صفحہ	مطالب کتاب	صفحہ	مطالب کتاب
١٠١١	سوال کرنے کی برائی۔	١٠٦٥	ہر شہر مین وہین کی رویت معتبر ہے
١٠١٦	جسکو سوال جائز ہے اوسکا بیان	١٠٦٦	چاند کے چھوٹے بڑے ہونیکا اعتبار نہین
١٠١٧	بے مانگے جو چیز آجاوے اُسکا لینا کیسا ہے	١٠٦٧	عید کے دو مہینے ناقص نہین ہوتے
١٠١٩	حرص دنیا کی مذمت	١٠٦٩	روزہ طلوع فجر سے شروع ہوتا ہے
١٠٢١	قناعت کی فضیلت	١٠٧١	سحر کی فضیلت
〃	دنیا کی زینت پر مغرور نہ ہونے کے بیان مین۔	١٠٧٢	روزہ تمام ہونے کا وقت
		١٠٧٤	صوم وصال کی ممانعت
١٠٢٤	صبر و قناعت کی فضیلت	١٠٧٧	روزے مین بوسہ لینا کیسا ہے۔
١٠٢٥	**باب** دل پرچانے والون کا اور خوارج کا بیان۔	١٠٨٠	روزے مین جنب کو اگر صبح ہوجاوے تو روزہ صحیح ہے اسکا بیان
١٠٥٠	**باب** زکوۃ حرام ہونے کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے اولاد پر اور وہ بنی ہاشم اور بنی عبد المطلب ہین۔	١٠٩٤	روزے مین جماع کی حرمت
		١٠٩٧	مسافر کے صوم اور افطار کا بیان۔
		١٠٩٤	حاجی کو عرفات مین افطار کرنا
١٠٥٥	**باب** ہدیہ حلال ہونے کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اور بنی ہاشم اور بنی عبد المطلب کے لیے اگرچہ ہدیہ دینے والا اُسکا صدقہ لیکر مالک ہوا ہو۔	١٠٩٥	صوم عاشورا کا بیان
		١١٠٣	عیدین مین روزہ حرام ہے
		١١٠٥	ایام تشریق مین روزہ حرام ہے۔
		〃	اکیلے جمعہ کو روزہ رکھنے کی کراہت
١٠٥٧	**باب** صدقہ لانیوالے کو دعا دینے کا	١١٠٧	وعلی الذین یطیقونہ کا نسخ
١٠٥٨	**باب** زکوۃ لینیوالے کو راضی رکھنے کا جب تک وہ مال حرام طلب نہ کرے	١١٠٩	ایک رمضان کی قضا دوسرے رمضان تک جائز ہے۔
١٠٥٩	**روزہ کی کتاب**	١١١٠	میت کیطرف سے روزہ رکھنے کا بیان
١٠٦٠	روزہ اور افطار چاند دیکھکر کرین۔	١١١٢	جب صائم کو کوئی کہانے کو بلاوے تو کیا کہے

صفحہ	مطالب کتاب
۱۱۱۴	روزے کی فضیلت کا بیان
۱۱۱۷	جہاد میں روزے کی فضیلت
〃	نیت کا بیان نفل روزے میں
۱۱۱۸	روزے میں بھولے سے کھانا یا پینا
۱۱۱۹	سوا رمضان کے اور روزوں کا بیان
۱۱۲۲	صوم دہر کی ممانعت اور صوم داؤدی کی فضیلت۔
۱۱۳۱	ہر ماہ میں تین روزوں کا استحباب
۱۱۳۴	شعبان کے روزوں کا بیان
۱۱۳۵	محرم کے روزے کا بیان
۱۱۳۶	ستہ شوال کا بیان۔
〃	شب قدر کی فضیلت
۱۱۴۴	کتاب اعتکاف کی
۱۱۴۷	رمضان کے اخیر دہے میں زیادہ کوشش کرنیکا بیان
۱۱۴۸	عشرہ ذیحجہ کے روزوں کا بیان
〃	کتاب الحج
۱۱۴۹	محرم کو کون سا لباس پہننا چاہیے
۱۱۵۴	حج کی میقاتوں کا بیان۔
۱۱۵۷	لبیک کا بیان
۱۱۵۹	کیفیت حج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
۱۱۶۱	مدینہ والوں کا میقات ذوالحلیفہ ہے
〃	احرام باندھنا اونٹ کے اٹھتے وقت
۱۱۶۴	احرام سے پہلے خوشبو لگانا۔

صفحہ	مطالب کتاب
۱۱۶۷	شکار حرام ہونا محرم کے لیے
۱۱۷۴	جن جانوروں کا مارنا محرم کو درست ہے اون کا بیان
۱۱۷۷	محرم کو عذر کی وجہ سے سر منڈانا جائز ہے
۱۱۷۹	محرم کو عذر کی وجہ سے پچھنے لگانا جائز ہے
۱۱۸۰	محرم کو آنکھوں کا علاج جائز ہے
۱۱۸۱	محرم کو بدن اور سر دھونا جائز ہے۔
۱۱۸۲	محرم مر جائے تو کیا کریں
۱۱۸۴	محرم بیماری میں احرام کھولنے کی شرط کر سکتا ہے۔
۱۱۸۶	حائضہ اور نفسا کا احرام
〃	بقیہ کیفیت حج رسول صلی اللہ علیہ وسلم
۱۱۸۸	احرام کی قسموں کا بیان۔
۱۲۰۰	حج کے مہینوں کے نام
۱۲۲۷	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کا بیان
۱۲۵۵	احرام میں ہی نیت کرنا کہ جو دوسرے نے کی وہی میری نیت ہے۔
۱۲۵۸	تمتع کا جواز
۱۲۶۳	تمتع میں قربانی واجب ہے
۱۲۶۶	قران میں احرام نہ کھولے جب تک حج تمام نہ ہو۔
۱۲۶۷	حاجی راہ میں معذور ہو جاوے تو وہ کیونکر

مطالب کتاب	صفحہ
احرام کہولے	
افراد اور قران کا بیان	۱۲۷۰
طواف قدوم اور سعی کا بیان	״
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول ہوتے ہوئے کسی کے قول پر عمل نہ کرنا چاہیے۔	۱۲۷۱
عمرے والے کا احرام سعی سے پہلے نہین کہلتا۔	۱۲۷۲
حج کے مہینون مین عمرہ کا جائز ہونا	۱۲۷۹
قربانی کا اشعار اور تقلید	۱۲۸۱
احلال کے باب مین ابن عباس کا فتوی	۱۲۸۲
بال کترنا بہی جائز ہے اور حلق واجب نہین	۱۲۸۴
تمتع اور قران کا جائز ہونا	۱۲۸۴
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنے عمرے کیے	۱۲۸۷
رمضان مین عمرے کی فضیلت	۱۲۹۰
مکہ مین کہان سے داخل ہو۔	۱۲۹۱
ذی طوی مین اوترنے کا بیان	۱۲۹۲
رمل کا مستحب ہونا طواف مین	۱۲۹۴
رکن یمانی کا بوسہ دینا طواف مین	۱۲۹۸
حجر اسود کے بوسہ کا بیان	۱۲۹۹
سواری پر طواف کرنا	۱۳۰۱
سعی کا رکن ہونا۔	۱۳۰۳
سعی دوبارہ نہین ہوتی	۱۳۰۷
حاجی لبیک کب موقوف کرے	۱۳۰۸
لبیک اور تکبیر جب منا سے عرفات کو جاوے۔	۱۳۱۱
عرفات سے مزدلفہ لوٹنے کا بیان	۱۳۱۲
مزدلفہ مین نماز صبح کی سویرے پڑہنا	۱۳۱۶
ضعیفون اور عورتون کو مزدلفہ سے سویرے روانہ کر دینا۔	۱۳۱۷
جمرہ عقبہ کی کنکریان مارنے کا بیان	۱۳۲۱
جمرہ عقبہ کی رمی سوار ہوکر کرنا	۱۳۲۳
کنکری مٹر کے برابر ہونا۔	۱۳۲۴
کون سے وقت رمی مستحب ہے	۱۳۲۵
کنکریون کے عدد کا بیان	״
حلق قصر سے افضل ہے	۱۳۲۶
پہلے رمی کرے پہر قربانی پہر حلق	۱۳۲۸
رمی سے پہلے ذبح کر دے یا حلق تو درست ہو جاوے گا	۱۳۳۰
طواف افاضہ یوم النحر کو کرے	۱۳۳۴
محصب مین اترنے کا بیان	״
ایام تشریق کی شب کو منا مین رہے۔	۱۳۳۷
حج مین پانی پلانے کی فضیلت	۱۳۳۸
قربانیون کی کہال وغیرہ صدقہ دینا	۱۳۳۹

صفحہ	مطالب کتاب
۱۳۴۰	قربانی مین شرکت کا بیان
۱۳۴۲	اونٹ کو کھڑے کر کے نحر کرنا
۱۳۴۳	قربانی کو حرم مین بھیجنے کا بیان
۳۴۵	قربانی کی اونٹ پر سواری کا بیان
۳۴۷	جب قربانی کا جانور راہ مین چل نہ سکے تو کیا کرے
۱۳۴۸	طواف وداع کا بیان
۱۳۵۱	کعبہ کے اندر جانا مستحب ہے
۱۳۵۶	کعبہ کو توڑ کر بنانے کا بیان
۱۳۶۳	بوڑھے اور میت کی طرف سے حج کرنے کا بیان
۱۳۶۵	حج ساری عمر مین ایک بار فرض ہے۔
۱۳۶۶	عورت بے محرم کے حج کے لیے سفر نہ کرے۔
۱۳۷۲	جب جانور پر سوار ہو تو کیا ذکر کرے
۱۳۷۴	سفر حج وغیرہ سے لوٹنے کا بیان
۱۳۷۵	بطحا ذوالحلیفہ مین اوترنے کا بیان
۱۳۷۶	مشرک کے حج اور برہنہ طواف کرنے کی نہی۔
۱۳۷۸	حج اور عمرے کی فضیلت کا بیان
۱۳۷۹	حاجیون کے اوترنے کا مکہ مین بیان

صفحہ	مطالب کتاب
۱۳۹۱	مہاجر کا مکہ مین رہنے کا بیان
۱۳۹۱	مکہ مین شکار کی حرمت
۱۳۹۶	تیار اٹھانا مکہ مین بے ضرورت منع ہے
〃	مکہ مین بے احرام کے جانا روا ہے۔
۱۳۹۸	مدینہ منورہ کی فضیلت
۱۴۰۲	مدینہ کی سکونت کی فضیلت
۱۴۰۳	طاعون سے مدینہ کا محفوظ ہونا
〃	مدینہ کا طابہ اور طیبہ نام ہونا
۱۴۰۵	مدینہ والون کی جو بدخواہی کرے اسکا بیان
۱۴۰۶	مدینہ مین رہنے کی ترغیب
۱۴۰۷	مدینہ کا چھوڑ دینا آخیر زمانہ مین
۱۴۰۸	قبر اور منبر کے درمیان جنت کی کیاری
〃	کوہ احد کی فضیلت
۱۴۰۹	مکہ کی مسجد اور مدینہ کی مسجد مین نماز کی فضیلت
۱۴۱۲	تین مسجدون کے سوا اور کہین سفر نہ کرنا
〃	تقوی پر کس مسجد کی بنا ہے
۱۴۱۳	مسجد قبا کی فضیلت
۱۴۱۴	

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد ثالث المعلم ترجمہ اردو صحیح مسلم

کتاب الزکوٰۃ

یہ کتاب ہے زکوۃ کے بیان مین زکوۃ لغت مین بڑہنے اور پاک کرنے کو کہتے ہین اور زکوۃ شرعی سے چونکہ مال کی ترقی اور برکت ہوتی ہے اور دینے والا اس کا گناہون سے اور رذائل اخلاق سے پاک ہوجاتا ہے اس لیے اس کو زکوۃ کہا اور بعضے لوگون نے کہا اسکا اجر بڑہتا ہے اس لیے زکوۃ کہا اور بعضون نے کہا زکوۃ اپنے دینے والے کا تزکیہ کرتی ہے یعنے گواہی دیتی ہے اس کے سچے ایمان کی جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَلصَّدَقَۃُ بُرْھَانٌ یعنے صدقہ دعوے ایمان کی دلیل ہے اور قاضی عیاض نے نقل کیا مازری رحمۃ اللہ علیہ سے کہ زکوۃ شرع مین مواساۃ کے لیئے ہے اور مواسات نہین ہوتی مگر بڑہتے ہوئے مال مین اسی لیے مال نصاب مین جو نامی یعنے بڑہنے والا ہو جیسے نقد اور کہیتی اور چارپایے ہین زکوۃ واجب ہوتی ہے اور اس قسم کے مال مین بالاجماع زکوۃ واجب ہے اور اس کے سوا اور مالون مین اختلاف ہے جیسے عروض وغیرہ مین یعنے سامان خانگی وغیرہ مین عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیْسَ فِیْمَا دُوْنَ خَمْسَۃِ اَوْسُقٍ صَدَقَۃٌ وَلَا فِیْمَا دُوْنَ خَمْسِ ذَوْدٍ صَدَقَۃٌ وَلَا فِیْمَا دُوْنَ خَمْسِ اَوَاقٍ صَدَقَۃٌ **ترجمہ** ابو سعید خدری نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ فرمایا پانچ ٹوکرون سے کم مین زکوۃ نہین اور نہ پانچ اونٹون سے کم مین زکوۃ ہے اور نہ پانچ اوقیہ سے کم مین **ف** نووی نے فرمایا ہے کہ وسق یعنے ٹوکرا ساٹہہ صاع کا ہوتا ہے اور ہر صاع پانچ رطل اور ثلث رطل کا بغدادی کے حساب سے اور بغداد کے رطل مین کئی قول ہین سب سے مشہور یہ ہے کہ رطل بغدادی ایکسو اٹہائیس درہم اور چار اسباع ایک درہم کے اور بعضون نے ایک سو تیس درہم کہے ہین غرض پانچ وسق اس حساب سے ایکہزار چہ سو رطل ہوئے اور حافظ ترمذی نے بہی فرمایا ہے کہ صاع نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا بہی پانچ رطل اور ثلث رطل کا ہوتا ہے اور صاع کوفہ والون کا آٹہہ رطل کا ہوتا ہے تمام ہوا کلام ترمذی کا مترجم کہتا ہے پانچ وسق تخمیناً پانچ من پختہ ہوئے اور من چالیس سیر کا اور امام نووی نے

فرمایا کہ اوقیہ شرعیہ باجماع محدثین وفقہا و اہل لغت کے چالیس درہم ہے اور یہی اوقیہ حجاز کا ہے اور
اصحاب شافعیہ نے باجماع کہا ہے کہ ہر درہم چھہ دانق ہے اور دس درہم کے سات مثقال ہوتے ہین اور
مثقال جاہلیت اور اسلام مین یکسان رہا ہے مترجم کہتا ہے اور پانچ اوقیہ کے دو سو درہم ہوتے ہین
اور تولون کے حساب سے دو سو درہم ساڑہے باون تولے ہوتے ہین اور یہہ نصاب چاندی کی ہے کہ اس سے
کم مین زکوۃ واجب نہین عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ ترجمہ عمرو بن یحیی نے
اس اسناد سے مثل اسکی روایت کی عَنْ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ
سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَأَشَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَفِّهِ
بِخَمْسِ أَصَابِعِهِ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ ترجمہ یحیی نے ابو سعید خدری سے انہون نے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ پانچ انگلیون سے اشارہ فرما کے وہی حدیث فرماتے تھے جو اوپر گذری
عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ
أَوْسُقٍ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ ذَوْدٍ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ أَوَاقٍ صَدَقَةٌ
ترجمہ ابی سعید راوی ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ وسق سے کم مین زکوۃ واجب نہین
اور نہ پانچ اونٹ سے کم مین اور نہ پانچ اوقیہ سے کم مین عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسَاقٍ مِنْ تَمْرٍ وَلَا حَبٍّ صَدَقَةٌ ترجمہ ابی
سعید نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ وسق (یعنی نو گرا یا گونی) سے کم مین کہجور مین زکوۃ
نہین اور نہ غلہ مین اس سے کم مین زکوۃ ہے عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ فِي حَبٍّ وَلَا تَمْرٍ صَدَقَةٌ حَتَّى يَبْلُغَ خَمْسَةَ أَوْسُقٍ وَلَا فِيمَا دُونَ خَمْسِ ذَوْدٍ
وَلَا فِيمَا دُونَ خَمْسِ أَوَاقٍ صَدَقَةٌ ترجمہ ابو سعید نے روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
غلہ اور کہجور مین زکوۃ نہین جب تک کہ پانچ وسق تک نہ ہو اور نہ پانچ اونٹون سے کم مین اور نہ پانچ اوقیہ
سے کم چاندی مین **ف** ہر اوقیہ چالیس درہم کا ہے پانچ اوقیہ کے دو سو درہم ہوئے اور اس زمانہ
مین کہ سن ایک ہزار تین سو چار ہے پانچ اوقیہ کے ساڑہے باون روپیہ کلدار ہوتے ہین اور تئیس
ریال فرانسہ مکہ مین ہوتا ہے اور مغربی ریال ساڑہے بائیس ہوتے ہین اور سونے کی نصاب بیس
دینار ہے اور دینار ساڑہے تین روپیہ کا ہوتا ہے اور درہم پانچ آنہ کچہ زیادہ کا ہوتا ہے اور وسق

فائدہ مقدار اوقیہ و درہم و مثقال

ساٹھہ صاع کا اور چار مد کا اور دو دو رطل کا اور رطل آدہ سیر آدہ پاؤ کا اور سیر اسی روپیہ کلدار کا یہ تفصیل روپیہ
کی مولانا اسحاق صاحب سے ہے اور باقی عبد اللہ سراج محدث مکہ زادہا اللہ شرفا وتعظیما سے خبر دی
اسکی مترجم کو مولوی محمد صاحب سہارنپوری مہاجر مکہ نے اللہ رحمت کرے انپر وقت قرأت مسلم کے
عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اُمَيَّةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَ حَدِيْثِ ابْنِ مَهْدِيٍّ ترجمہ اسمعیل سے بھی حدیث
مثل اوپر کی روایت کی عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ اَنَا الثَّوْرِيُّ وَمَعْمَرٌ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اُمَيَّةَ بِهٰذَا
الْاِسْنَادِ مِثْلَ حَدِيْثِ ابْنِ مَهْدِيٍّ وَيَحْيَى بْنِ اٰدَمَ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ بَدَلَ التَّمْرِ ثَمَرٌ ترجمہ
وہی ہے جو اوپر گذرا مگر اس میں تمر کی جگہہ ثمر کا لفظ ہے یعنے پہلوں میں زکوۃ نہیں جب تک پانچ وسق نہ
ہوں عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صلعم اَنَّهٗ قَالَ لَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسِ اَوَاقٍ لَيْسَ فِيْمَا
دُوْنَ خَمْسِ ذَوْدٍ مِّنَ الْاِبِلِ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ مِّنَ التَّمْرِ صَدَقَةٌ ترجمہ
وہی ہے جو اوپر گذرا اور اس میں پانچ اوقیہ ورق سے کم میں آپ نے فرمایا کہ زکوۃ نہیں **ف** ورق
بکسر راء مہملہ چاندی کو کہتے ہیں مضروب ہو خواہ غیر مضروب اور اہل لغت کا اس میں اختلاف ہے کہ
اصل اسکی کیا ہے بعضوں نے کہا ہر چاندی پر استعمال کرتے ہیں اور بعضوں نے کہا ورق اسیکو
بولینگے جبکہ سکہ ہو اور بے سکہ کی چاندی پر مجازاً بول سکتے ہیں اور اکثر اہل لغت کا یہی قول ہے اور
نصاب سونے کی کسی روایت صحیح میں وارد نہ ہوئی مگر بعض احادیث میں بیس مثقال مروی ہوا ہے
اگرچہ وہ روائتیں ضعیف ہیں مگر اوسپر اجماع ہوگیا ہے اور امت نے ان روایتوں کو قبول کرلیا ہے
اور یہ سب کا اتفاق ہوگیا ہے کہ چاندون میں اور سونے چاندی میں جب تک پورا سال نہ گذرے زکوۃ
واجب نہیں ہوتی سوا ان چیزوں کے جنمیں عشر لیا جاتا ہے اور اس حدیث سے استدلال کیا ہے شافعی نے
کہ جو چاندی دو سو درہم سے کم ہو اس میں زکوۃ نہیں اور حنفیہ نے اس میں خلاف کیا ہے مگر مذہب انکا
بے دلیل ہے اور یہ احادیث انپر حجت ہیں اور شافعی کا یہی قول ہے کہ دراہم مغشوشہ یعنے کہوٹے
روپیوں میں بھی زکوۃ واجب نہیں جب تک ان سے ساڑہے باون تولہ کو نہ پہونچے جو نصاب ہے
چاندی کی اور یہ حدیث ان کی موید ہے (نووی) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ يَذْكُرُ اَنَّهٗ سَمِعَ
النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْمَا سَقَتِ الْاَنْهَارُ وَالْغَيْمُ الْعُشُوْرُ وَفِيْمَا سُقِيَ بِالسَّانِيَةِ
نِصْفُ الْعُشْرِ ترجمہ جابر نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ فرماتے تھے جسمیں نہروں سے

اور مینہ سے پانی دیا جاوے اوسمین دسوان حصہ زکوۃ ہے اور جو اونٹ لگا کر سینچی جاوے اسمین بیسوان حصہ **ف** یہ حکم ہے زراعتون کا کہ اگر وہ آسمان کے یا ندی کے پانی سے پیدا ہون جس مین محنت کم ہوتی ہے تو دسوان حصہ زکوۃ ہے ورنہ بیسوان حصہ اور اسپر اتفاق ہے مگر اس مین اختلاف ہے کہ جتنی چیزین زمین سے نکلتی ہین جیسے پہل اور غلہ اور پہول وغیرہ سب مین زکوۃ ہے سوا گہانس اور لکڑی کے یا خاص چیزون مین ہے غرض ابوحنیفہ کے نزدیک ان سب مین ہے اور جمہور نے بعض مین زکوۃ خاص کی ہے جیسے گیہون اور جو اور جوار اور کہجور اور انگور ہے اور حضرت عمر اور علی اور عائشہ رضی اللہ تعالی عنہم کا قول ہے کہ سبز ترکاریون مین زکوۃ نہین اور زمین عشری (اسکے ساتھ) اسکا بہی حکم مینہ سے سینچی ہوئی کا ہے یعنی اوس مین بہی عشر دینا ہوتا ہے اور عثری وہ زمین ہے جس مین اوپر سے پانی دینے کی حاجت نہ ہو بلکہ اس کے درخت اپنی جڑون سے رطوبت زمین کی جذب کرین اور تروتازہ رہین **عَنْ** اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ فِي عَبْدِهٖ وَلَا فَرَسِهٖ صَدَقَةٌ **ترجمہ** ابوہریرہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ نے فرمایا کہ مسلمان کے غلام اور گہوڑے مین زکوۃ نہین **ف** نووی نے کہا ہے کہ یہ حدیث اصل ہے اس بات کی کہ ضروری چیزون مین زکوۃ نہین جیسے گہوڑے غلام ہین اور یہی قول ہے تمام علما کا سلف سے خلف تک مگر ابوحنیفہ اور ان کے شیخ حماد بن سلیمان اور امام زفر نے اسمین بہی زکوۃ واجب کہی ہے اور کہا ہے کہ جب گہوڑے نر مادہ ملے ہون یا صرف مادہ ہون تو ہر ایک مین ایک دینار زکوۃ دے یا نہین اوس کی قیمت کرکے ہر دو سو درہم مین پانچ درہم دے مگر اون کی کوئی حجت نہین اور یہ حدیث صریح اون کے مذہب کے رد کرنے والی ہے **عَنْ** اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ فِي عَبْدِهٖ وَلَا فَرَسِهٖ صَدَقَةٌ **ترجمہ** وہی ہے جو اوپر گذرا **عَنْ** اَبِي هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ فِي الْعَبْدِ صَدَقَةٌ اِلَّا صَدَقَةُ الْفِطْرِ **ترجمہ** ابوہریرہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غلام کی زکوۃ نہین مگر صدقہ فطر ہے **ف** نووی نے کہا اس سے ثابت ہوا کہ صدقہ فطر غلام کیطرف سے مالک کو دینا ضرور ہے خواہ غلام اپنی خدمت کے لیے ہو خواہ تجارت کے لیے اور امام مالک اور شافعی اور جمہور کا یہی مذہب ہے اور اہل کوفہ نے کہا ہے کہ تجارت کی غلامون مین صدقہ فطر واجب نہین اور داؤد ظاہری رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ مالک پر صدقہ غلام کا واجب نہین بلکہ

غلام اپنی مزدوری مین سے باجازت مالک کے ادا کرے اور قاضی نے ابی ثور سے بہی یہی نقل کیا ہے اور شافعی اور جمہور علماء کا مذہب مکاتب کے لیے یہ ہے کہ نہ اوسپر فطرہ واجب ہے نہ مالک پر اور عطا اور مالک اور ابی ثور کے نزدیک سید پر واجب ہے اور بعض اصحاب شافعی بہی اسی کے قائل ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مکاتب غلام ہے جبتک کہ اوسپر ایک درہم بہی باقی ہے اور مکاتب وہ غلام ہے کہ جسکو اسکے مالک نے کہا ہو کہ اتنا روپیہ مثلاً سو دو سو ہمکو کما کر دیدے تو تو آزاد ہے عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمَرَ عَلَى الصَّدَقَةِ فَقِيْلَ مَنَعَ ابْنُ جَمِيْلٍ وَخَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ وَالْعَبَّاسُ عَمُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَنْقِمُ ابْنُ جَمِيْلٍ اِلَّا اَنَّهٗ كَانَ فَقِيْرًا فَاَغْنَاهُ اللّٰهُ وَاَمَّا خَالِدٌ فَاِنَّكُمْ تَظْلِمُوْنَ خَالِدًا قَدِ احْتَبَسَ اَدْرَاعَهٗ وَاَعْتَادَهٗ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاَمَّا الْعَبَّاسُ فَهِيَ عَلَيَّ وَمِثْلُهَا مَعَهَا ثُمَّ قَالَ يَا عُمَرُ اَمَا شَعَرْتَ اَنَّ عَمَّ الرَّجُلِ صِنْوُ اَبِيْهِ ترجمہ ابو ہریرہؓ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر کو زکوۃ وصول کرنے کو بہیجا اور انہون نے آکر کہا کہ ابن جمیل اور خالد بن ولید اور عباس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا ان صاحبون نے زکوۃ نہین دی تو آپ نے فرمایا کہ ابن جمیل تو اس کا بدلا لیتا ہے کہ وہ محتاج تہا اللہ نے اسکو امیر کردیا اور خالد پر تم زیادتی کرتے ہو اسلیے کہ اوس نے تو زرہین اور ہتہیار تک اللہ کی راہ مین دیدیے ہین (یعنے پہر زکوۃ کیون نہ دیگا) اور رہے عباس سو انکی زکوۃ اور اتنی ہی اور میرے ذمہ ہے پہر آپنے فرمایا ای عمر چچا تو آدمی کے برابر ہے **ف** نووی نے فرمایا ہے کہ انہون خالد سے زکوۃ مانگی اس خیال سے کہ شاید وہ تجارت کے لیے ہین اور زکوۃ اس مین واجب ہے اور حضرتؐ نے فرمایا کہ وہ تو جہاد کے لیے ہین اور ابہی حول کان حول نہین ہوا اور یا یہ مراد ہے کہ جب اوس نے مال سارا اللہ کی راہ مین کردیا ہے تو زکوۃ واجبہ کیون نہ ادا کرے گا اور بعضون نے اس حدیث سے استدلال کیا ہے کہ مال تجارت پر زکوۃ واجب ہوتی ہے اور جمہور کا مذہب یہی ہے کہ مال تجارت مین زکوۃ واجب ہوتی ہے اور داؤد ظاہری نے کہا ہے کہ مال تجارت مین زکوۃ واجب نہین اور جناب مولینا مولوی صدیق حسن صاحب نے روضۃ الندیہ اسکی شرح مین لکہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک مین اگرچہ تجارت جاری تہی مگر کوئی دلیل جو تجارت کے مال مین زکوۃ واجب کرے وارد نہین ہوئی اور وہ جو ابو داؤد اور دارقطنی اور بزار نے جابر بن سمرہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمکو حکم فرماتے تہے کہ ہم زکوۃ دیتے رہین اون مالون کی جو بیچنے کے لیے رکہی ہین

تو اسکو ابن حجر نے تلخیص میں کہا ہے کہ اس کی اسناد میں جہالت ہے اور جو حاکم اور دارقطنی نے عمران سے
مرفوعا روایت کی ہے کہ اونٹ میں صدقہ ہے اور بکری میں صدقہ ہے اور بز میں صدقہ ہے اور بز زائی نقطہ
دار سے ضعیف ہے حافظ ابن حجر نے اسکو فتح الباری میں ضعیف کہا ہے اور کہا ہے کہ اوس کے سب طرق
ضعیف ہیں اور ایک سند کو اسکی کہا ہے کہ کچھ مضائقہ نہیں (یہ کہنا بھی ضعف ہونے سے خالی نہیں)
اور ایسی روایتوں سے حجت قائم نہیں ہوتی اور فرضیت قطعی ثابت نہیں ہو سکتی علی الخصوص ایسے
امور میں جو نہایت کثرت سے جاری ہیں اور ابن دقیق العید نے کہا ہے کہ مستدرک میں جو یہ حدیث آئی ہے
تو اس میں یہ لفظ ہے کہ بُر میں صدقہ ہے اور بُر بے نقطہ کی رائے سے گیہوں کے معنوں میں ہے اور کہا ہے کہ اگرچہ
دارقطنی نے اسکو نقطہ دار زا سے روایت کیا ہے مگر طرق اوس کے ضعیف ہیں اور حاکم نے اگرچہ اسکی
اسناد کی تصحیح کی ہے جیسے کہ محلی شرح منہاج میں ہے مگر جب اوس میں احتمال ہو گیا کہ وہ لفظ را سے ہے
یا زا معجمہ دار سے تو استدلال کے قابل نرہا اور حاکم کے مقابلہ میں حافظ ابن حجر اوس کے تضعیف کر رہے
ہیں اور ابوہریرہ سے اوپر مروی ہو چکا کہ حضرت نے فرمایا مسلمان کے غلام اور گھوڑے میں صدقہ نہیں اس
سے معلوم ہوا کہ کسی حال میں صدقہ نہیں اور ابن منذر نے اگرچہ نقل کیا ہے کہ مال تجارت میں زکوۃ واجب
ہونے پر اجماع ہوا ہے مگر یہ نقل اون کی صحیح نہیں اسلیے کہ اول تو ظاہریہ جو ایک فرقہ محدثین اسلام کا
ہے اس کے وجوب کا انکار کر رہا ہے پھر اجماع اس کے وجوب پر کیونکر ہو سکتا ہے اور یہ جو خالد کی روایت
سے استدلال کیا ہے کہ اون سے تجارت کا مال خیال ہو کے زکوۃ طلب کی (یعنے جیسے ابھی ازدی کی کلام میں
اسی فائدہ کے ابتدا میں گذرا) اس سے معلوم ہوا کہ مال تجارت میں زکوۃ واجب ہے یہ استدلال بھی صحیح نہیں
اسلیے کہ اول تو یہ ثابت نہیں کہ وہ تجارت کا تھا دوسرے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خود فرما دیا کہ اوس نے
خدا کی راہ میں وقف کر دیا ہے اور بعد وقف کے زکوۃ نہیں تیسرے یہ بھی ہو سکتا ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب
وہ ایسا سخی اور دل والا ہے کہ سب مال اپنا خدا کی راہ میں دے چکا ہے تو زکوۃ کیوں رکھیگا غرض اس سے
اموال تجارت میں زکوۃ کا وجوب نہیں ثابت ہوتا غرض وجوب زکوۃ پر تجارت کے مال میں کوئی دلیل قطعی
موجود نہیں اور اصل اشیا میں برات ہے جب تک دلیل وجوب کی ثابت نہو اور اجماع کا حجت ہونا اس کے درمیان
خود اختلاف ہے کہ حصول المامول اور ارشاد الفحول میں مذکور ہے تمام ہوا کلام مولانا صدیق حسن صاحب
کا مترجم کہتا ہے غرض یہ ہے کہ مال تجارت میں زکوۃ کی فرضیت قطعی نہیں ہے اسلیے اکابر نے تصحیح کی

ہے اس قول کی کہ منکر اس کا کافر نہیں اور موافقت جمہور اگر کوئی ادا کرے تو ثواب سے خالی نہیں مگر امام کو جبرا
وصول کرنا نہیں پہونچتا کہ اخذ مال المسلم بغیر حق لازم نہ آوے **باب زکوۃ الفطر** باب صدقہ فطر کے
بیان میں **عن** ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرض زکوۃ الفطر من
رمضان على الناس صاعا من تمر او صاعا من شعير على كل حر او عبد ذكر او انثى
من المسلمين ترجمہ عبد اللہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ فطر رمضان کے بعد لوگوں
پر ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو فرض کیا ہے ہر آزاد اور غلام مرد و عورت پر جو مسلمان ہو **ف**
صدقہ فطر جمہور سلف و خلف کے نزدیک فرض ہے اس حدیث کے ظاہر کی رو سے اور بعض اہل عراق
اور اصحاب مالک اور بعض اصحاب شافعی نے کہا ہے کہ سنت ہے واجب نہیں اور امام ابو حنیفہ نے فرمایا
ہے کہ واجب ہے فرض نہیں اسلیے کہ ان کے مذہب میں واجب اور فرض میں فرق ہے اور
قاضی عیاض نے کہا ہے کہ وہ منسوخ ہو گیا جب زکوۃ فرض ہوئی اور یہ غلط ہے اور ثواب یہ ہے کہ وہ فرض
واجب ہے (کذا قال النووی فی شرحہ) اور اس حدیث میں اشارہ ہے کہ وقت وجوب اوسکا رمضان کے
بعد ہے چنانچہ شافعی کا قول ہے کہ غروب شمس جب ہو پچھلی تاریخ میں رمضان کے اور رات شروع
ہو عید الفطر کی جب واجب ہوتا ہے اور ابو حنیفہ کے نزدیک طلوع فجر سے عید کے واجب ہوتا ہے۔
عن ابن عمر قال فرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زکوۃ الفطر صاعا من
تمر او صاعا من شعير على كل عبد او حر صغير او كبير ترجمہ ابن عمر نے کہا مقرر کیا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ فطر کا ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو ہر غلام اور آزاد پر چھوٹے
اور بڑے پر **عن** ابن عمر قال فرض النبی صلی اللہ علیہ وسلم صدقۃ رمضان على
الحر والعبد والذكر والانثى صاعا من تمر او صاعا من شعير قال فعدل الناس به
نصف صاع من بر ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عن** نافع ان عبد اللہ بن عمر قال ان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امر بزکوۃ الفطر صاع من تمر او صاع من شعير
قال ابن عمر فجعل الناس عدله مدين من حنطة ترجمہ نافع نے کہا کہ عبد اللہ بن عمر نے
کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا صدقہ فطر کا ایک صاع کھجور کا یا ایک صاع جو کا ابن
عمر نے کہا کہ پھر لوگوں نے ٹھہرا لیا کہ دو مد گیہوں کے قیمت میں اوسکے برابر ہوتے ہیں **ف**

جمہور کا مذہب یہی ہے کہ صدقہ فطر لڑکے کیطرف سے بھی دینا چاہیے جیسے اس کے اوپر کی حدیث مین ہو چکا اور ان
روایتون سے ثابت ہوا کہ جیسے شہر والون پر اسکا وجوب ہے ویسے ہی گاؤن والون پر اور جنگلیون پر اور یہی مذہب ہے مالک
اور ابو حنیفہ اور شافعی اور احمد اور جماہیر علمار کا اور عطا اور زہری اور ربیعہ اور لیث کا قول ہے کہ سوائے
شہر والون کے اورون پر نہین واجب ہوتا اور ان روایتون سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ جو اپنے اہل و عیال
کی قوت سے عید کے دن زیادہ رکھتا ہو اوسپر صدقہ واجب ہے اور یہی قول ہے امام شافعی کا اور ابو حنیفہ کا
قول ہے کہ جس کو زکوٰۃ لینا روا ہے اوسپر صدقہ واجب نہین اور امام مالک اور ان کے اصحاب مین اختلاف
ہے اور ان روایتون سے یہ بھی ثابت ہوا کہ زوجہ پر بھی واجب ہوتا ہے کہ وہ صدقہ اپنے مال سے ادا کرے
اور یہی مذہب ہے حنفیہ کا اور امام مالک اور شافعی اور جمہور کا قول ہے کہ شوہر اسکیطرف سے دیوے
جیسے عورت کو نفقہ دیتا ہے اور معلوم ہوا کہ یہ جو فرمایا باب کی پہلی روایت مین کہ جو مسلمان ہو اس سے کافر
نکل گئے غرض کسیکا غلام یا بیوی یا لڑکا یا باپ اگر کافر ہو تو اس کیطرف سے صدقہ فطر دینا واجب نہین
اگرچہ نفقہ ان کا واجب ہے اور یہی مذہب ہے امام مالک اور شافعی اور جماہیر علمار کا اور کوفیون اور اسحاق
اور بعض سلف کا قول یہ ہے کہ غلام کافر سے بھی دینا واجب ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ ہر آدمی کیطرف
سے ایک صاع واجب ہے پھر اگر وہ گیہون کے اور انگور خشک کے ہو تو بالاجماع ایک صاع واجب ہے اور اگر
گیہون اور انگور ہو تو مالک اور شافعی اور جمہور کے نزدیک جب بھی صاع ہی واجب ہے اور ابو حنیفہ اور
امام احمد حنبل کے نزدیک نصف صاع واجب ہے اور جمہور کی حجت ابو سعید کی روایت ہے جو آگے آتی
ہے کہ اوسمین ایک صاع انگور کا مذکور ہے اور اسی طرح ایک صاع طعام کا اور طعام اہل حجاز کی اصطلاح
مین گیہون کو کہتے ہین اور صاع کا بیان اسکے اوپر کے باب مین ہو چکا عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ
اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَرَضَ زَکٰوۃَ الْفِطْرِ مِنْ رَمَضَانَ عَلٰی کُلِّ نَفْسٍ
مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ حُرٍّ اَوْ عَبْدٍ اَوْ رَجُلٍ اَوِ امْرَاَۃٍ صَغِیْرٍ اَوْ کَبِیْرٍ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا
مِّنْ شَعِیْرٍ ترجمہ عبد اللہ بن عمر نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقرر کیا صدقہ فطر کا رمضان
کے بعد ہر ایک مسلمان پر آزاد ہو یا غلام مرد ہو یا عورت چھوٹا ہو یا بڑا ایک صاع کھجور کا یا جو کا۔
عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ یَقُوْلُ کُنَّا نُخْرِجُ زَکٰوۃَ الْفِطْرِ صَاعًا مِّنْ طَعَامٍ اَوْ صَاعًا
مِّنْ شَعِیْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ اَقِطٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ زَبِیْبٍ ترجمہ ابو سعید کہتے

تہے کہ ہم صدقہ فطر نکالتے تہے (یعنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین) ایک صاع طعام کا (یعنی گیہون
کا) یا ایک صاع جو کا یا کہجور کا یا پنیر کا یا انگور کا عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ کُنَّا
نُخْرِجُ اِذْ کَانَ فِیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ زَکٰوۃَ الْفِطْرِ عَنْ کُلِّ صَغِیْرٍ وَّ
کَبِیْرٍ حُرٍّ اَوْ مَمْلُوْکٍ صَاعًا مِّنْ طَعَامٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ اَقِطٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِیْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ
زَبِیْبٍ فَلَمْ نَزَلْ نُخْرِجُہٗ حَتّٰی قَدِمَ عَلَیْنَا مُعَاوِیَۃُ بْنُ اَبِیْ سُفْیَانَ حَاجًّا اَوْ مُعْتَمِرًا فَکَلَّمَ النَّاسَ عَلَی الْمِنْبَرِ
فَکَانَ فِیْمَا کَلَّمَ بِہِ النَّاسَ اَنْ قَالَ اِنِّیْ اَرٰی اَنَّ مُدَّیْنِ مِنْ زَکٰوتِہَا مِنْ سَمْرَاءِ الشَّامِ تَعْدِلُ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ فَ
اَخَذَ النَّاسُ بِذٰلِکَ قَالَ اَبُوْسَعِیْدٍ فَاَمَّا اَنَا فَلَا اَزَالُ اُخْرِجُہٗ کَمَا کُنْتُ اُخْرِجُہٗ اَبَدًا مَّا عِشْتُ ترجمہ ابوسعید خدری کہتے
ہین کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین صدقہ فطر ہر چھوٹے بڑے آزاد وغلام کیطرف سے ایک
صاع گیہون یا ایک صاع پنیر یا جو یا کہجور یا انگور نکالتے تہے پہر جب حضرت معویہ حج کو یا عمرے کو آئے
تو لوگون مین منبر پر وعظ کہا اور اس مین کہا کہ مین جانتا ہون کہ دو مد (یعنے نصف صاع) شام کے سرخ
گیہون کا برابر ہوتا ہے ایک صاع کہجور کے (یعنے قیمت مین) سو لوگون نے اسی کو لے لیا اور ابوسعید نے
کہا مین تو وہی نکالی جاؤن گا جو نکالتا تہا (یعنے ایک صاع) جب تک جیون گا (سبحان اللہ یہ اتباع تہا حدیث
کا اور نفرت تہی رائے اور قیاس سے عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ یَقُوْلُ کُنَّا نُخْرِجُ زَکٰوۃَ الْفِطْرِ وَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْنَا عَنْ کُلِّ صَغِیْرٍ وَّکَبِیْرٍ حُرٍّ وَّمَمْلُوْکٍ مِّنْ ثَلَاثَۃِ
اَصْنَافٍ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ صَاعًا مِّنْ اَقِطٍ صَاعًا مِّنْ شَعِیْرٍ فَلَمْ نَزَلْ نُخْرِجُہٗ کَذٰلِکَ حَتّٰی کَانَ
مُعَاوِیَۃُ فَرَاٰی اَنَّ مُدَّیْنِ مِنْ بُرٍّ تَعْدِلُ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ قَالَ اَبُوْسَعِیْدٍ فَاَمَّا اَنَا فَلَا اَزَالُ
اُخْرِجُہٗ کَذٰلِکَ ترجمہ مضمون اس کا وہی ہے جو اوپر گذرا مگر اس مین انگور کا ذکر نہین عَنْ اَبِیْ
سَعِیْدٍ قَالَ کُنَّا نُخْرِجُ زَکٰوۃَ الْفِطْرِ مِنْ ثَلَاثَۃِ اَصْنَافٍ اَلْاَقِطِ وَالتَّمْرِ وَالشَّعِیْرِ ترجمہ
ابوسعید نے کہا صدقہ فطر ہم دیتے تہے پنیر اور کہجور اور جو سے عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ
اَنَّ مُعَاوِیَۃَ لَمَّا جَعَلَ نِصْفَ الصَّاعِ مِنَ الْحِنْطَۃِ عِدْلَ صَاعٍ مِّنْ تَمْرٍ اَنْکَرَ ذٰلِکَ اَبُوْسَعِیْدٍ
وَقَالَ لَا اُخْرِجُ فِیْہَا اِلَّا الَّذِیْ کُنْتُ اُخْرِجُ فِیْ عَہْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ زَبِیْبٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِیْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ اَقِطٍ ترجمہ ابوسعید سے
کہا جب حضرت معاویہ نے نصف صاع گیہون کا مقرر کیا ایک صاع کہجور کے برابر تو ابوسعید نے انکار

کیا اور کہا کہ مین تو یہی دون گا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین دیتا تہا ایک صاع کہجور یا انگور
یا جو یا پنیر عن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امر بزکوۃ الفطر ان تؤدی قبل
خروج الناس الی الصلوۃ ترجمہ عبد اللہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حکم دیا کہ صدقہ فطر ادا
کیا جاوے نماز کو نکلنے سے پہلے **ف** اور بری روایتون پر اعتماد کیا ہے حنفیہ نے کہ نصف صاع
حنطہ صدقہ فطر مین دینا ان کے آگے کافی ہے حسب تجویز حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اور جمہور اس
کے خلاف مین ہین اور فرماتے ہین کہ یہ قول صحابی ہے اور ابو سعید وغیرہ نے جو مدت تک آن حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی خدمت مین رہے حضرت معاویہ کا خلاف کیا اور حضرت کے زمانہ کا جو معمول تہا اسکو سند
لائے پہر حضرت معاویہ کے قول کو کیونکر ترجیح ہو سکتی ہے آپ کے زمان مبارک کے معمول بات
پر دوسری یہ کہ حضرت معاویہ نے تصریح کر دی کہ یہ میری رائے ہے اور یہ اصول کا قاعدہ ہے کہ
جب صحابہ کا اختلاف ہو تو کسی کا قول اولے نہین ہو سکتا لہذا اب حدیث اور قیاس دونون کو دیکہنا
چاہیے تو دونون سے ثابت ہوا ایک صاع کا مشروط ہونا حدیث مین تو آ ہی چکا ہے اور قیاس یہی
چاہتا ہے کہ انگو کہجور کے برابر گیہون بہی یہی اور مستحب وقت یہی ہے کہ عیدگاہ جانے سے پہلے
ادا کر دیا جاوے جیسا حدیث مین آچکا عن عبد اللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم امر باخراج زکوۃ الفطر ان تؤدی قبل خروج الناس الی الصلوۃ ترجمہ عبد اللہ نے
کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ صدقہ فطر ادا کر دیا جاوے لوگون کے نماز کے جانے سے
پہلے **باب** اثم مانع الزکوۃ زکوۃ نہ دینے کا عذاب عن ابی ہریرۃ یقول قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من صاحب ذہب ولا فضۃ لا یؤدی منہا حقہا الا اذا
کان یوم القیمۃ صفحت لہ صفائح من نار فاحمی علیہا فی نار جہنم فیکوی بہا جنبہ
وجبینہ وظہرہ کلما ردت اعیدت لہ فی یوم کان مقدارہ خمسین الف سنۃ
حتی یقضی بین العباد فیری سبیلہ اما الی الجنۃ واما الی النار قیل یا رسول اللہ فالابل
قال ولا صاحب ابل لا یؤدی منہا حقہا ومن حقہا حلبہا یوم وردہا الا اذا کان یوم
القیمۃ بطح لہا بقاع قرقر اوفر ما کانت لا یفقد منہا فصیلا واحدا تطؤہ باخفافہا
وتعضہ بافواہہا کلما مر علیہ اولاہا رد علیہ اخراہا فی یوم کان مقدارہ خمسین

اَلفَ سَنَةٍ حَتّٰى يُقْضٰى بَيْنَ الْعِبَادِ فَيُرٰى سَبِيْلُهٗ اِمَّا اِلَى الْجَنَّةِ وَاِمَّا اِلَى النَّارِ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
فَالْبَقَرُ وَالْغَنَمُ قَالَ وَلَا صَاحِبُ بَقَرٍ وَّلَا غَنَمٍ لَّا يُؤَدِّيْ مِنْهَا حَقَّهَا اِلَّا اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ
بُطِحَ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ لَا يَفْقِدُ مِنْهَا شَيْئًا لَيْسَ فِيْهَا عَقْصَاءُ وَلَا جَلْحَاءُ وَلَا عَضْبَاءُ تَنْطَحُهٗ بِقُرُوْنِهَا
وَتَطَاؤُهٗ بِاَظْلَافِهَا كُلَّمَا مَرَّ عَلَيْهَا اُوْلٰهَا رُدَّ عَلَيْهَا اُخْرٰهَا فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِيْنَ
اَلْفَ سَنَةٍ حَتّٰى يُقْضٰى بَيْنَ الْعِبَادِ فَيُرٰى سَبِيْلُهٗ اِمَّا اِلَى الْجَنَّةِ وَاِمَّا اِلَى النَّارِ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
فَالْخَيْلُ قَالَ الْخَيْلُ ثَلٰثَةٌ هِيَ لِرَجُلٍ وِّزْرٌ وَّهِيَ لِرَجُلٍ سِتْرٌ وَّهِيَ لِرَجُلٍ اَجْرٌ فَاَمَّا الَّتِيْ هِيَ لَهٗ وِزْرٌ
فَرَجُلٌ رَبَطَهَا رِيَاءً وَّفَخْرًا وَّنِوَاءً عَلٰى اَهْلِ الْاِسْلَامِ فَهِيَ لَهٗ وِزْرٌ وَاَمَّا الَّتِيْ هِيَ لَهٗ سِتْرٌ فَرَجُلٌ
رَبَطَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ لَمْ يَنْسَ حَقَّ اللّٰهِ فِيْ ظُهُوْرِهَا وَلَا رِقَابِهَا فَهِيَ لَهٗ سِتْرٌ وَاَمَّا الَّتِيْ هِيَ لَهٗ اَجْرٌ
فَرَجُلٌ رَبَطَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لِاَهْلِ الْاِسْلَامِ فِيْ مَرْجٍ وَّرَوْضَةٍ فَمَا اَكَلَتْ مِنْ ذٰلِكَ الْمَرْجِ
وَالرَّوْضَةِ مِنْ شَيْءٍ اِلَّا كُتِبَ لَهٗ عَدَدُ مَا اَكَلَتْ حَسَنَاتٌ وَّكُتِبَ لَهٗ عَدَدُ اَرْوَاثِهَا وَاَبْوَالِهَا
حَسَنَاتٌ وَّلَا تَقْطَعُ طِوَلَهَا فَاسْتَنَّتْ شَرَفًا اَوْ شَرَفَيْنِ اِلَّا كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ عَدَدَ اٰثَارِهَا وَاَرْوَاثِهَا
حَسَنَاتٍ وَّلَا مَرَّ بِهَا صَاحِبُهَا عَلٰى نَهْرٍ فَشَرِبَتْ مِنْهُ وَلَا يُرِيْدُ اَنْ يَّسْقِيَهَا اِلَّا كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ عَدَدَ
مَا شَرِبَتْ حَسَنَاتٍ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَالْحُمُرُ قَالَ مَا اُنْزِلَ عَلَيَّ فِي الْحُمُرِ شَيْءٌ اِلَّا هٰذِهِ الْاٰيَةُ
الْفَاذَّةُ الْجَامِعَةُ مَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ ترجمہ ابوہریرہ
کہتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی چاندی سونے کا مالک ایسا نہیں کہ زکوۃ اس کی نہ دیتا
ہو مگر وہ قیامت کے دن ایسا ہوگا کہ اوسکی چاندی سونے کی تختے بنا کے جاوینگے آگ کے اور وہ جہنم کی آگ
مین گرم کیے جاوینگے پھر اسکا ماتھا اور کروٹین اس سے داغی جاوینگی اور اسکی پیٹھ اور جب وہ ٹھنڈی ہو جاوینگے
گے پھر گرم کیے جاوینگے پچاس ہزار برس کے دن پھر اسکو یہی عذاب ہوگا یہانتک کہ فیصلہ ہو اور بندون
کا اور اس کی کچھ راہ نکلے جنت یا دوزخ کیطرف اون سے عرض کیا کہ اے رسول اللہ کے پھر اونٹون کا
کیا حال ہوگا آپ نے فرمایا جو اونٹ والا اپنے اونٹون کا حق نہین دیتا اور اسکے حق مین سے ایک یہ بھی ہے
کہ دودھ دوہے جس دن انکو پانی پلاوے (عرب کا معمول تھا کہ تیسرے یا چوتھے دن اونٹون کو پانی پلانے
لے جاتے وہان مسکین جمع رہتے مالک اونٹون کے انکو دودھ دوھکر پلاتے حالانکہ یہ واجب نہین ہے
مگر آپ نے اونٹون کا ایک حق اسکو بھی قرار دیا ہے جب قیامت کا دن ہوگا تو وہ اوندھا لٹایا جاوے گا

ایک برابر زمین پر اور وہ اونٹ نہایت فربہ ہو کر آوین گے کہ ان مین سے کوئی بچہ بہی باقی نہ رہے گا اور
اسکو اپنے کہرون سے روندینگے اور مونہہ سے کاٹین گے پہر جب ان مین کا پہلا جانور روندتا چلا جاوے گا
پچہلا آجاویگا یون ہی عذاب ہوتا رہے گا سارے دن کہ پچاس ہزار برس کا ہوگا یہانتک کہ فیصلہ ہوجاوے
بندون کا پہر اوس کی کچہ راہ نکلے جنت یا دوزخ کیطرف پہر عرض کی اے رسول اللہ کے اور گاے بکری کا
کیا حال ہوگا آپ نے فرمایا کہ کوئی گاے بکری والا ایسا نہین جو اوس کی زکوۃ نہ دیتا ہو مگر جب قیامت کا دن
ہوگا تو وہ اوندہا لٹایا جاوے گا ایک چٹیل صاف زمین پر اور ان گاے بکریون مین سب آوین گی کوئی
باقی نہ رہے گی اور ایسے ہون گی کہ کوئی اون مین سینگ موڑی ہوئی نہ ہوگی نہ بے سینگ کی نہ سینگ
ٹوٹی اور اکر اوسکو مارین گی اپنے سینگون سے اور روندینگی اپنے کہرون سے جب اگلی اوسپر سے گذر جاوینگی
تو پچہلی پہر آوے گی یہی عذاب ہوگا اوسپر پچاس ہزار برس کے دن پہر یہانتک کہ فیصلہ ہوجاوے بندون
کا پہر اوس کی راہ کہی جاوے جنت یا دوزخ کیطرف پہر عرض کی کہ اے رسول اللہ کے اور گہوڑے آپ نے
فرمایا گہوڑے تین طرح پر ہین ایک اپنے مالک پر بار ہے یعنے وبال ہے دوسرا اپنے مالک کا عیب ڈہانپنے والا ہے
تیسرا اپنے مالک کے ثواب کا سامان ہے اب اوس وبال والے گہوڑے کا حال سنو جو باندہا ہے اس لیے کہ
لوگون کو دکہاوے اور لوگون مین بڑا بنے اور مسلمانون سے عداوت کرے سو یہ اپنے مالک کے حق مین
وبال ہے اور وہ جو عیب ڈہانپنے والا ہے وہ گہوڑا ہے کہ اوسکو اللہ کی راہ مین باندہا ہے (یعنے جہاد کے
لیے) اور اوسکی سواری مین اللہ کا حق نہین بہولتا اور نہ اوسکے گہانس چارے مین کمی کرتا ہے تو وہ اسکا عیب
ڈہانپنے والا ہے اور جو ثواب کا سامان ہے اسکا کیا کہنا وہ وہ گہوڑا ہے کہ باندہا اللہ کی راہ مین اہل اسلام
کی مدد اور حمایت کے لیے کسی چراگاہ یا باغ مین پہر اوس نے جو کہایا اس چراگاہ یا باغ سے اوسکی گنتی کے موافق
نیکیان اوس کے مالک کے لیے لکہی گئین اور اوس کی لید اور پیشاب تک نیکیون مین لکہا گیا اور جب وہ
اپنی لنبی رسی توڑ کر ایک دو ٹیلے پر چڑہ جاتا ہے تو اوس کے قدمون اور اوسکی لید کی گنتی کے موافق نیکیان
لکہی جاتی ہین اور جب اسکا مالک کسی ندی پر سے لیے جاتا ہے اور وہ گہوڑا اسمین سے پانی پی لیتا ہے
اگرچہ مالک کو پلانے کا ارادہ بہی نہ تہا تب بہی اوس کے لیے اوسکے قطرون کے موافق نیکیان لکہی جاتی ہین
جو اوسنے پیئے ہین اور یہ ثواب تو بے ارادہ پانی پی لینے مین ہے پہر جب پانی پلانے کے ارادہ سے
لے جاوے تو کیا کچہ ثواب نہ پاوے گا) پہر عرض کی کہ اے رسول اللہ کے اور گدہے کا حال فرمایئے آپ نے

فرمایا گدہون کے واسطے میرے اوپر کوئی حکم نہین اوترا الجز اس آیت کے جو بے مثل اور جمع کرنے والی ہے فَمَنْ يَّعْمَلْ آخر آیت تک یعنی جس نے ذرہ کے برابر نیکی کی وہ اسے دیکھیگا یعنے قیامت کے دن اور جس نے ذرہ برابر بدی کی وہ بہی اوسے دیکھیگا **ف** اس حدیث سے کئی فائدے معلوم ہوئے اول یہ کہ سزا جنس گناہ سے ہے دوسرے یہ کہ جو نعمت خدا کا حق نہ ادا کیا جاوے وہ باعث وبال ہے تیسرے وجوب ہونا زکوٰة کا گائے بیل مین اور یہ روایت اوسکے وجوب کی روایتون سب سے زیادہ صحیح ہے چوتھے استدلال کیا ہے اسی حدیث سے حنفیہ نے کہ گہوڑون مین بہی زکوٰة واجب ہے اور مذہب اون کا یہ ہے کہ اگر سب گہوڑے نر ہون تو زکوٰة نہین اور اگر نر و مادہ ملے ہوئے ہون یا صرف مادہ ہون تو اون مین زکوٰة ہے اور مالک کو اختیار ہے چاہے ہر گہوڑے کے بدلے ایک دینار دے چاہے انکی قیمت جوڑ کر چالیسوان حصہ قیمت کا ادا کرے اور امام مالک اور شافعی اور جماہیر علما کے نزدیک گہوڑون مین زکوٰة نہین اگلی حدیث کے موافق کہ آپنے فرمایا مسلمان پر اوسکے گہوڑے کی زکوٰة نہین اور جو حق اس حدیث مین مذکور ہے اس سے اسکی خبر گیری مراد ہے اور کسی دوست کو مانگی دینا پانچوین فضیلت مجاہد کے گہوڑے کی کہ مرد عابد زاہد گوشہ نشین چلہ کش سے ہزار درجہ اسکا گہوڑا افضل ہے چھٹی استدلال کیا ہے اس حدیث سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اجتہاد روا نہین آپ جو حکم فرماتے تھے وحی سے فرماتے تھے اسیلیے گدہون کے بارے مین آپنے فرمایا کہ مجھپر کچھ وحی نہین ہوئی مگر جمہور کا مذہب یہ ہے کہ آپ کو اجتہاد جائز تھا مگر گدہون کے بارے مین آپ کا اجتہاد یہی ٹہیرا کہ ان مین زکوٰة فرض نکی جاوے عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ حَفْصِ بْنِ مَيْسَرَةَ إِلٰى اٰخِرِهٖ غَيْرَ أَنَّهٗ قَالَ مَا مِنْ صَاحِبِ إِبِلٍ لَّا يُؤَدِّيْ حَقَّهَا وَلَمْ يَقُلْ مِنْهَا حَقَّهَا وَذَكَرَ فِيْهِ لَا يَفْقِدُ مِنْهَا فَصِيْلًا وَّاحِدًا وَّقَالَ يُكْوٰى بِهَا جَنْبَاهُ وَجَبْهَتُهٗ وَظَهْرُهٗ **ترجمہ** زید بن اسلم نے اسی اسناد سے یہی روایت بیان کی کہ اوس مین کچھ لفظون کا فرق ہے مطلب وہی ہے عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ صَاحِبِ كَنْزٍ لَّا يُؤَدِّيْ زَكٰوتَهٗ إِلَّا أُحْمِيَ عَلَيْهِ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ فَيُجْعَلُ صَفَائِحَ فَتُكْوٰى بِهَا جَنْبَاهُ وَجَبِيْنُهٗ حَتّٰى يَحْكُمَ اللّٰهُ بَيْنَ عِبَادِهٖ فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِيْنَ أَلْفَ سَنَةٍ ثُمَّ يُرٰى سَبِيْلُهٗ إِمَّا إِلَى الْجَنَّةِ وَإِمَّا إِلَى النَّارِ وَمَا مِنْ صَاحِبِ إِبِلٍ لَّا يُؤَدِّيْ زَكٰوتَهَا إِلَّا بُطِحَ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ كَأَوْفَرِ مَا كَانَتْ تَسْتَنُّ عَلَيْهِ كُلَّمَا مَضٰى عَلَيْهِ أُخْرَاهَا رُدَّتْ عَلَيْهِ أُوْلَاهَا حَتّٰى يَحْكُمَ اللّٰهُ بَيْنَ عِبَادِهٖ

فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ ثُمَّ يُرَى سَبِيلُهُ إِمَّا إِلَى الْجَنَّةِ وَإِمَّا إِلَى النَّارِ وَمَا مِنْ
صَاحِبِ غَنَمٍ لَا يُؤَدِّي زَكوتَهَا إِلَّا بُطِحَ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ كَأَوْفَرِ مَا كَانَتْ فَتَطَؤُهُ بِأَظْلَافِهَا وَ
تَنْطِحُهُ بِقُرُونِهَا لَيْسَ فِيهَا عَقْصَاءُ وَلَا جَلْحَاءُ كُلَّمَا مَضَى عَلَيْهِ أُخْرَاهَا رُدَّتْ عَلَيْهِ أُولَاهَا
حَتَّى يَحْكُمَ اللهُ بَيْنَ عِبَادِهِ فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ مِمَّا تَعُدُّونَ ثُمَّ يُرَى
سَبِيلُهُ إِمَّا إِلَى الْجَنَّةِ وَإِمَّا إِلَى النَّارِ قَالَ سُهَيْلٌ فَلَا أَدْرِي أَذَكَرَ الْبَقَرَ أَمْ لَا قَالُوا فَالْخَيْلُ
يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ الْخَيْلُ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ أَوْ قَالَ الْخَيْلُ مَعْقُودٌ فِي نَوَاصِيهَا قَالَ سُهَيْلٌ أَنَا
أَشُكُّ الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ الْخَيْلُ ثَلَاثَةٌ فَهِيَ لِرَجُلٍ أَجْرٌ وَلِرَجُلٍ سِتْرٌ وَلِرَجُلٍ وِزْرٌ فَأَمَّا الَّتِي
هِيَ لَهُ أَجْرٌ فَالرَّجُلُ يَتَّخِذُهَا فِي سَبِيلِ اللهِ وَيُعِدُّهَا لَهُ فَلَا تُغَيِّبُ شَيْئًا فِي بُطُونِهَا إِلَّا كَتَبَ
اللهُ لَهُ أَجْرًا وَلَوْ رَعَاهَا فِي مَرْجٍ مَا أَكَلَتْ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا كَتَبَ اللهُ لَهُ بِهَا أَجْرًا وَلَوْ
سَقَاهَا مِنْ نَهْرٍ كَانَ لَهُ بِكُلِّ قَطْرَةٍ تُغَيِّبُهَا فِي بُطُونِهَا أَجْرٌ حَتَّى ذَكَرَ الْأَجْرَ فِي أَبْوَالِهَا
وَأَرْوَاثِهَا وَلَوِ اسْتَنَّتْ شَرَفًا أَوْ شَرَفَيْنِ كُتِبَ لَهُ بِكُلِّ خَطْوَةٍ تَخْطُوهَا أَجْرٌ وَأَمَّا الَّتِي هِيَ لَهُ الَّذِي
سِتْرٌ فَالرَّجُلُ يَتَّخِذُهَا تَكَرُّمًا وَتَجَمُّلًا وَلَا يَنْسَى حَقَّ ظُهُورِهَا وَبُطُونِهَا فِي عُسْرِهَا وَيُسْرِهَا وَأَمَّا الَّتِي
هِيَ عَلَيْهِ وِزْرٌ فَالَّذِي يَتَّخِذُهَا أَشَرًا وَبَطَرًا وَبَذَخًا وَرِيَاءَ النَّاسِ فَذَاكَ الَّذِي هِيَ عَلَيْهِ
وِزْرٌ قَالُوا فَالْحُمُرُ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ مَا أَنْزَلَ اللهُ عَلَيَّ فِيهَا شَيْئًا إِلَّا هٰذِهِ الْآيَةَ الْجَامِعَةَ الْفَاذَّةَ
مَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ ترجمہ ابی ہریرہ نے کہا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کوئی صاحب کنز (یعنے خزانہ) والا ایسا نہیں ہے جو زکوۃ نہ دیتا ہو مگر گرم کیا جاوے گا
وہ خزانہ اسکا جہنم کی آگ میں اور اوس کے تختے بنائے جاوینگے پہر داغی جاوینگی اس سے دونو کروٹیں
اوسکی اور ماتہا اوسکا جب تک کہ فیصلہ کرے اللہ تعالے اپنے بندوں کا ایسے بڑے دن میں جسکا اندازہ پچاس
ہزار برس ہے پہر اوسکی راہ نکلے جنت کو جانے کی یا دوزخ کو اور اور جو اونٹ والا ایسا ہو کہ انکی زکوۃ نہ دیتا
ہو وہ لٹایا جاوے گا ایک چٹیل زمین ہموار میں اور وہ اونٹ آوینگے نہایت فربہ ہو کر جیسے دنیا میں بہت فربہ
کے وقت تہے اور وہ اسکو روندینگے اور جب ان میں کا پہلا اوسپر نکل جاوے گا اگلا پہر لوٹ آوے گا
یہی صحیح ہے اور اوپر کی روایت میں وارد ہوا ہے کہ جب ان میں کا پہلا روندتا چلا جاویگا پچھلا آجاوے
گا یہ راوی کی غلطی سبب اسلیے کہ اس میں معنے صحیح نہیں ہوتے (نووی) یہانتک کہ فیصلہ کرے اللہ تعالی

اپنے بندون کا اتنے بڑے دن مین جسکا اندازہ پچاس ہزار برس ہے پہر اوسکی راہ نکلے جنت مین جانے
کی یا دوزخ مین اور جو بکری والا ان کی زکوۃ نہین دیتا وہ لٹایا جاوے گا ایک چٹپر برابر زمین مین اور
وہ آوین گی بہت موٹی ہو کر جیسے دنیا مین تہین اور اسکو روندین گی اپنے کہرون سے اور کونچے گی
اپنے سینگون سے کہ ان مین کوئی سینگ مڑی ہوئی اور بے سینگ والی نہ ہو گی جب آدہر سے پچھلی
گذر جاوے گی اگلی پہر آجاوے گی یہی عذاب ہوتا رہیگا جبتک اللہ فیصلہ کرے اپنے بندون کا ایسے دن مین
جسکا اندازہ پچاس ہزار برس ہے تمہاری گنتی کے حساب سے پہر اسکی راہ نکالی جاوے گی جنت کیطرف یا
دوزخ کیطرف سہیل نے کہا اور مین نہین جانتا کہ بیل کا بہی ذکر آپ نے کیا یا نہین پہر عرض کی اور گہوڑے
اے رسول اللہ کے آپ نے فرمایا گہوڑون کی پیشانی مین بہتری یا فرمایا گہوڑے کی پیشانی مین بہتری بندہی ہے
سہیل نے کہا مجہے اوس مین شک ہے کہ آپ نے فرمایا   ان مین بہتری ہے قیامت کے دن تک (یعنے
جہاد کا بڑا سامان گہوڑا ہے اور بہتری دین دنیا کی جہاد مین ہے) پہر فرمایا گہوڑے تین قسم مین ایک تو
آدمی کے لیے ثواب ہے دوسرا پردہ ہے (اسکے عیبون کا) تیسرا وبال و عذاب ہے سو جو ثواب ہے وہ اوس شخص
کا جس نے گہوڑا باندہا اللہ کی راہ مین اور طیار رکھا اوسکے واسطے (یعنے جہاد کو) سو وہ تو جو غائب کرتا
ہے اپنے پیٹ مین اللہ اوسکے مالک کے لیے ثواب لکہتا ہے (یعنے اسکا دانہ چارہ سب موجب ثواب ہے) اور
اگر اوسکو کسی چراگاہ مین چرایا تو جو کچہ اوس نے کہایا اللہ نے اوسے ثواب مین لکہا یا جس نہر سے اسنے
پانی پلایا اوس کے ہر قطرہ پر جو اوس نے پیٹ مین اٹہایا ایک ثواب ہے یہانتک کہ اوسکی پیشاب اور لید
مین ثواب کا ذکر فرمایا اور اگر ایک دو ٹیلے پر کود گیا تو ہر قدم پر جو اوس نے دہرا ایک ثواب لکہا گیا اور جو مالک
کا پردہ ہے وہ اسکا گہوڑا ہے جس نے احسان کرنے کو اور اپنی نسل کے لیے باندہا اور اوسکی سواری کا حق
نہ بہولا (یعنے دوستون کو مانگے دیا کبہی کبہی غربا کو چڑہا لیا) اور نہ اوس کے پیٹ کا (یعنے دانے
چارے پانی مصالح کی خبر رکہے اوسکی تکلیف اور آرام مین اور جو وبال و عذاب ہے وہ اسکا گہوڑا ہے
جس سے اترانے اور سرکشی اور شرارت کے لیے اور لوگون کو دکہانے کے لیے باندہا سو وہ اوسپر وبال
ہے پہر عرض کی کہ گدہے کا حال فرمایئے اے رسول اللہ کے فرمایا اللہ نے مجہپر اوسکے لیے کوئی حکم نہین اوتارا
مگر یہ آیت جامع بے مثل فَمَنْ يَّعْمَلْ الآية عَنْ سُهَيْلٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَسَاقَ الْحَدِيْث
ترجمہ سہیل سے دوسری سند سے یہی روایت آئی ہے عَنْ سُهَيْلٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ بَدَلَ

عقصاء عضباء وقال فیکوی بها جنبہ وظہرہ ولم یذکر جبینہ ترجمہ سہیل سے اسیری سند سے بھی روایت آئی اور اوسمین عضباء کا لفظ ہے اور پیشانی کے داغ کا ذکر نہیں عن ابی ہریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال اذا لم یؤد المرء حق اللہ او الصدقۃ فی ابلہ و ساق الحدیث بنحو حدیث سہیل عن ابیہ ترجمہ ابی ہریرہ سے وہی روایت مروی ہوئی جو سہیل نے اپنے باپ سے اور روایت کی عن جابر بن عبد اللہ الانصاری یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما من صاحب ابل لا یفعل فیہا حقہا الا جاءت یوم القیمۃ اکثر ما کانت قط وقعد لہا بقاع قرقر تستن علیہ بقوائمہا واخفافہا ولا صاحب بقر لا یفعل فیہا حقہا الا جاءت یوم القیمۃ اکثر ما کانت وقعد لہا بقاع قرقر تنطحہ بقرونہا وتطؤہ بقوائمہا ولا صاحب غنم لا یفعل فیہا حقہا الا جاءت یوم القیمۃ اکثر ما کانت وقعد لہا بقاع قرقر تنطحہ بقرونہا وتطؤہ باظلافہا لیس فیہا جماء ولا منکسر قرنہا ولا صاحب کنز لا یفعل فیہ حقہ الا جاء کنزہ یوم القیمۃ شجاعا اقرع یتبعہ فاتحا فاہ فاذا اتاہ فر منہ فینادیہ خذ کنزک الذی خباتہ فانا عنہ غنی فاذا رای ان لا بد منہ سلک یدہ فی فیہ فیقضمہا قضم الفحل قال ابو الزبیر سمعت عبید بن عمیر یقول ھذا القول ثم سالنا جابر بن عبد اللہ عن ذلک فقال مثل قول عبید وقال ابو الزبیر سمعت عبید بن عمیر یقول قال رجل یا رسول اللہ ما حق الابل قال حلبہا علی الماء واعارۃ دلوہا واعارۃ فحلہا ومنیحتہا وحمل علیہا فی سبیل اللہ ترجمہ جابر نے کہا سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ جو اونٹ والا حق نہ ادا کرے وہ قیامت کے دن آوے گا اور وہ اونٹ بھی بہت سے بہت ہو کر آویں گے اور مالک انکا ایک چٹیل زمین پر بٹھایا جاوے گا اور وہ اوس پر اپنے پیروں اور کھروں سے کودیں گے اور جو گائے والا اسکا حق نہ ادا کرے گا وہ قیامت کے دن آویں گی بہت سی بہت اور اسکو بٹھا کر ایک چٹیل زمین میں اپنے سینگوں سے کوچیں گے اور پیروں سے روندینگی اور جو بکری والا اسکا حق ادا نہیں کرتا وہ بھی قیامت کے دن بہت سی بہت ہو کر آویں گی اور اسکو ایک چٹیل زمین میں بٹھا کر اپنے سینگوں سے کوچیں گی اور اپنے کھروں سے روندینگی اور ان میں بے سینگ کی کوئی نہ ہوگی اور نہ کوئی سینگ ٹوٹی اور جو خزانہ والا ایسا ہے کہ اسکا حق ادا نہیں کرتا وہ قیامت کے دن آوے گا

ایک گنجا اژدہا بن کر (یعنے جس کی زہر کی تیزی سے اوس کے کل بال جہڑ جاتے ہین اور اپنی دم پر تنا کہڑا ہو جاتا ہے کر سوار کے سر تک اوسکا موہنہ پہنچ جاتا ہے) اوراسکے پیچہے لگے گا موہنہ کہولکر جب اوس کے پاس آوے گا تو مالک اوس سے بہاگے گا اور وہ پکارے گا کہ لے اپنا خزانہ جو تو نے چہپا رکہا تہا کہ مجہے اوسکی حاجت نہین ہے (شاید یہ ندا اللہ کیطرف سے ہوگی) پہر جب وہ دیکہے گا کہ یہ مجہے نہین چہوڑتا تو اوس کے منہ مین ہاتہ ڈالدے گا اور وہ اسے ایسا چبا ئیگا جیسے اونٹ چباتا ہے ابو الزبیر نے کہا ہم نے سنا عبید بن عمیر سے کہ وہ یہی بات کہتے تہے پہر ہمنے جابر سے پوچہا تو وہ بہی بولے مثل عبید بن عمیر کی اور ابو الزبیر نے کہا سنا مین نے عبید بن عمیر سے کہ ایک شخص نے عرض کی اے رسول اللہ کے اونٹ کا حق کیا ہے فرمایا اسکو پانی پر دوہ لینا (کہ اسمین جانورون کو آرام ہوتا ہے اور فقیرون کو کچہ دودہ مل جاتا ہے) اور اسکا ڈول مانگے کو دینا (یعنے پانی پلانے کا) اور اسکی نر کو نطفہ لینے کے لیے مانگے دینا اور اسکو اللہ کی راہ مین سواری مین دینا (یعنے جہاد مین) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ صَاحِبِ اِبِلٍ وَّلَا بَقَرٍ وَّلَا غَنَمٍ لَا یُؤَدِّیْ حَقَّھَا اِلَّا اُقْعِدَ لَھَا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ بِقَاعٍ قَرْقَرٍ تَطَؤُہٗ ذَاتُ الظِّلْفِ بِظِلْفِھَا وَتَنْطَحُہٗ ذَاتُ الْقَرْنِ بِقَرْنِھَا لَیْسَ فِیْھَا یَوْمَئِذٍ جَمَّاءُ وَّلَا مَکْسُوْرَۃُ الْقَرْنِ قُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَمَا حَقُّھَا قَالَ اِطْرَاقُ فَحْلِھَا وَاِعَارَۃُ دَلْوِھَا وَمَنِیْحَتُھَا وَحَلَبُھَا عَلَی الْمَاءِ وَحَمْلٌ عَلَیْھَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَلَا مِنْ صَاحِبِ مَالٍ لَّا یُؤَدِّیْ زَکٰوتَہٗ اِلَّا تَحَوَّلَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ شُجَاعًا اَقْرَعَ یَتْبَعُ صَاحِبَہٗ حَیْثُ مَا ذَھَبَ وَھُوَ یَفِرُّ مِنْہُ یُقَالُ ھٰذَا مَالُکَ الَّذِیْ کُنْتَ تَبْخَلُ بِہٖ فَاِذَا رَاٰی اَنَّہٗ لَا بُدَّ مِنْہُ اَدْخَلَ یَدَہٗ فِیْ فِیْہِ فَجَعَلَ یَقْضَمُھَا کَمَا یَقْضَمُ الْفَحْلُ ترجمہ جابر بن عبداللہ نے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اونٹ والا اور گاے والا اور بکری والا اوس کی زکوۃ نہین دیتا وہ قیامت کے دن بٹہایا جاوے گا ایک چٹیل زمین پر اور کہرون والا جانور اسکو اپنے کہرون سے روندے گا اور سینگون والا اپنے سینگون سے کونچے گا اوسدن کوئی جانور بے سینگ کا نہوگا نہ کوئی سینگ ٹوٹا ہم نے عرض کی اے رسول اللہ کے کیا ہے حق انکا آپ نے فرمایا اسکے نر کو نطفہ کے لیے دینا اور اوسکی ڈول کو مانگے دینا اور اسکو دودہ پینے کے لیے مانگے دینا اور پانی جب پلادین اسکو دودہ لینا (اونٹون کو چوتہے پانچوین دن پانی پلانے کو لاتے مین اور وہان فقرا جمع ہوتے ہین پہر وہان دودہنے مین بہی جانورون کو آرام ہوتا ہے اور فقرا کو بہی دودہ ملجاتا ہے) اور اللہ کی راہ مین انکو سواری اور بوجہہ لادنے کو دینا اور جو صاحب مال اپنے مال کی زکوۃ نہین دیتا وہ مال اسکا قیامت کے دن ایک اژدہا گنجا

لابد لہ

بنجاوے گا اور اپنے ناک کے پیچے دوڑے گا جدہر وہ بہاگے گا اور وہ اس سے بہاگے گا پہر کہا جاویگا کہ یہ
وہی مال ہے جسمین تو بخیلی کرتا تہا یعنے زکوۃ ندیتا تہا صدقۂ فطر نہ ادا کرتا تہا پہر جب وہ دیکہیگا کہ یہ سر اپیچہا نہ
چہوڑے گا تو اوس کے مونہہ مین ہاتہہ ڈالدے گا اور وہ اژدہا اسکا ہاتہہ ایسا چبا ڈالے گا جیسے اونٹ چباتا ہے

باب ارضاء السعاية زکوۃ کے تحصیلداروں کے راضی کرنے کا بیان **عن** جرير بن عبد الله
قَالَ جَاءَ نَاسٌ مِّنَ الْأَعْرَابِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا اِنَّ نَاسًا مِّنَ الْمُصَدِّقِيْنَ
يَأْتُوْنَنَا فَيَظْلِمُوْنَنَا قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْضُوْا مُصَدِّقِيْكُمْ قَالَ جَرِيْرٌ
مَا صَدَرَ عَنِّيْ مُصَدِّقٌ مُنْذُ سَمِعْتُ هٰذَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا وَهُوَ عَنِّيْ
رَاضٍ **ترجمہ** جریر نے کہا چند لوگ گاؤن کے آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین اور عرض کی بعضے
تحصیلدار ہمارے پاس آتے ہین اور وہ ہمپر زیادتی کرتے ہین (یعنے جانور اچہے سے اچہا لیتے ہین حالانکہ
متوسط لینا چاہیے) تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم راضی کردیا کرو اپنے تحصیلدارون کو (یعنے
اگرچہ وہ تمپر زیادتی بہی کرین) جریر نے کہا جب سے مین نے یہ سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جب کوئی
تحصیلدار میرے پاس سے نہین گیا مگر خوش ہوکر **ف** یعنے اُن سے نرمی سے بات کرو تکرار نہ کرو جو حق
زکوۃ ہے اسکو بخوشی ادا کرو اور اُس زیادتی سے یہ تحصیلدارون کی وہ زیادتی مراد ہے جس سے فاسق نہ ہو
ورنہ درصورت فسق کے وہ قابل عزل ہے اور اس صورت مین حد شرعی سے زیادہ اوسکو دینا روا نہین
عن مُحَمَّدِ بْنِ اِسْمٰعِيْلَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **باب** تَغْلِيْظِ
عُقُوْبَةِ مَنْ لَّا يُؤَدِّي الزَّكٰوةَ زکوۃ نہ دینے کی سختی عذاب کی **عن** اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ انْتَهَيْتُ اِلَى
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ جَالِسٌ فِيْ ظِلِّ الْكَعْبَةِ فَلَمَّا رَاٰنِيْ قَالَ هُمُ الْاَخْسَرُوْنَ وَرَبِّ
الْكَعْبَةِ قَالَ فَجِئْتُ حَتّٰى جَلَسْتُ فَلَمْ اَتَقَارَّ اَنْ قُمْتُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فِدَاكَ اَبِيْ وَاُمِّيْ مَنْ
هُمْ قَالَ هُمُ الْاَكْثَرُوْنَ اَمْوَالًا اِلَّا مَنْ قَالَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ
وَمِنْ خَلْفِهٖ وَعَنْ يَّمِيْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ وَقَلِيْلٌ مَّا هُمْ مَا مِنْ صَاحِبِ اِبِلٍ وَّلَا بَقَرٍ وَّلَا غَنَمٍ لَّا
يُؤَدِّيْ زَكٰوتَهَا اِلَّا جَاءَتْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَعْظَمَ مَا كَانَتْ وَاَسْمَنَهٗ تَنْطَحُهٗ بِقُرُوْنِهَا وَ
تَطَاُهٗ بِاَظْلَافِهَا كُلَّمَا نَفِدَتْ اُخْرٰهَا عَادَتْ عَلَيْهِ اُوْلٰهَا حَتّٰى يُقْضٰى بَيْنَ النَّاسِ **ترجمہ**
ابوذر نے کہا مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہونچا اور آپ کعبہ کے سایہ مین بیٹہے ہوئے تہے

مُنْ

جب مجھکو دیکھا فرمایا وہی نقصان والے ہین رب کعبہ کی قسم تب مین آپکے پاس آیا اور بیٹھ گیا اور نہ ٹھہر سکا کہ کھڑا ہوگیا اور عرض کی اے رسول اللہ کہ میرے ماباپ آپ پر فدا ہون کون ہین آپنے فرمایا وہ بہت مال والے ہین مگر جسنے خرچ کیا ادہر اور اودہر اور جدہر مناسب ہوا اور دیا آگے سے اور پیچھے سے اور داہنے سے اور بائین سے اور ایسے لوگ تہوڑے ہین (یعنی جہان دین کی تائید اور خدا رسول کی مرضی دیکھی وہان بے تکلف خرچ کیا) اور جو اونٹ والا گائے والا بکری والا کہ اونکی زکوۃ نہین دیتا قیامت کے دن آوینگے وہ جانور اون سب دنون سے موٹے ہوکر اور جیسے بہلے جیسے دنیا مین تھے اور اپنے سینگ سے اسکو کوچین گے اور اپنے کہرون سے اسکو روندین گے جب پچھلا انکا گذر جاوے گا اگلا پھر اوسپر آجاوے گا یہی عذاب ہوتا رہے گا جب تک فیصلہ ہو بندون کا عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ انْتَهَيْتُ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ جَالِسٌ فِیْ ظِلِّ الْكَعْبَةِ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيْثِ وَكِيْعٍ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ مَا عَلَی الْاَرْضِ رَجُلٌ يَمُوْتُ فَيَدَعُ اِبِلًا اَوْ بَقَرًا اَوْ غَنَمًا لَمْ يُؤَدِّ زَكٰوتَهَا ترجمہ ابوذر سے دوسری سند سے وہی روایت مروی ہے مگر اسمین اتنا زیادہ ہے کہ آپ نے فرمایا قسم ہے اوس پروردگار کی کہ میرے جان اوس کے ہاتھ مین ہے کہ جو زمین پر مر جاوے اور اونٹ اور گائے اور بکری چھوڑ جاوے اور اوسکی زکوۃ نہ دیوے آگے وہی حدیث بیان کی عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا يَسُرُّنِیْ اَنَّ لِیْ اُحُدًا ذَهَبًا تَاْتِیْ عَلَیَّ ثَالِثَةٌ وَعِنْدِیْ مِنْهُ دِيْنَارٌ اِلَّا دِيْنَارًا اُرْصِدُهٗ لِدَيْنٍ عَلَیَّ ترجمہ ابوہریرہ نے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے یہ آرزو نہین کہ یہ احد کا پہاڑ میرے لیے سونا ہوجاے اور تین دن سے زیادہ میرے پاس ایک دینار بھی باقی رہے مگر وہ دینار کہ مین اپنے کسی قرضخواہ کے دینے کو اٹھا رکھون عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ كُنْتُ اَمْشِیْ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ حَرَّةِ الْمَدِيْنَةِ عِشَاءً وَنَحْنُ نَنْظُرُ اِلٰی اُحُدٍ فَقَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَا ذَرٍّ قَالَ قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ مَا اُحِبُّ اَنَّ اُحُدًا ذَاكَ عِنْدِیْ ذَهَبًا اُمْسِیْ ثَالِثَةً وَعِنْدِیْ مِنْهُ دِيْنَارٌ اِلَّا دِيْنَارًا اُرْصِدُهٗ لِدَيْنٍ اِلَّا اَنْ اَقُوْلَ بِهٖ فِیْ عِبَادِ اللّٰهِ هٰكَذَا حَثَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَهٰكَذَا عَنْ يَمِيْنِهٖ وَهٰكَذَا عَنْ شِمَالِهٖ قَالَ ثُمَّ مَشَيْنَا فَقَالَ يَا اَبَا ذَرٍّ قَالَ قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِنَّ الْاَكْثَرِيْنَ هُمُ الْاَقَلُّوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِلَّا مَنْ قَالَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا مِثْلَ مَا صَنَعَ فِی الْمَرَّةِ الْاُوْلٰی

قَالَ ثُمَّ مَشَيْنَا قَالَ يَا اَبَا ذَرٍّ كَمَا اَنْتَ حَتّٰى اٰتِيَكَ قَالَ فَانْطَلَقَ حَتّٰى تَوَارٰى عَنِّيْ قَالَ سَمِعْتُ لَغَطًا وَّسَمِعْتُ صَوْتًا قَالَ فَقُلْتُ لَعَلَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُرِضَ لَهٗ قَالَ فَهَمَمْتُ اَنْ اَتْبَعَهٗ قَالَ ثُمَّ ذَكَرْتُ قَوْلَهٗ لَا تَبْرَحْ حَتّٰى اٰتِيَكَ قَالَ فَانْتَظَرْتُهٗ فَلَمَّا جَآءَ ذَكَرْتُ لَهُ الَّذِيْ سَمِعْتُ فَقَالَ ذَاكَ جِبْرِيْلُ اَتَانِيْ فَقَالَ مَنْ مَّاتَ مِنْ اُمَّتِكَ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ قَالَ قُلْتُ وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ قَالَ وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ **ترجمہ** ابی ذر نے کہا میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا مدینہ کی کنکریلی زمین میں بعد دوپہر کے اور ہم احد کو دیکھ رہی تھے تب مجھسی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابوذر میں نے عرض کی حاضر ہون ای رسول اللہ کے آپ نے فرمایا میں نہیں چاہتا کہ یہ احد میرے پاس سونا ہو کر تین دن بھی اسمیں سے ایک دینار میرے پاس بچے مگر وہ دینار کہ میں کسی قرض کے سبب سے اٹھا رکھون اور اگر یہ سونا ہو جاوے تو مین اللہ کی بندونمین یون بانٹون اور آپنے اپنے آگے ایک لپ بھر کر اشارہ کیا اوسیطرح دہنے اور بائین اشارہ کیا ابوذر نے کہا پھر ہم چلے اور آپ نے فرمایا ای ابوذر اور مین نے عرض کی حاضر ہون اے رسول اللہ کے آپنے فرمایا بہت مال والے وہی ثواب کم پانے والے ہین قیامت کو ن یعنے زہد کی درجات عالیہ سی محروم رہینگے مگر جس نے خرچ کیا ادہر ادہر اور جدہر مناسب ہو آپنے پھر ویسا ہی اشارہ کیا جیسے پہلی کیا تھا پھر ہم چلے اور آپنے فرمایا اے ابوذر تم یونہی رہنا جیسے اب ہو یعنے یہان سے کہین جانا نہین جبتک مین نہ آؤن اور پھر آپ چل گئے یہانتک کہ میری نظرون سے غائب ہو گئے پھر مین نے کچھ گنگناہٹ اور آواز سنی اور دل مین کہا شاید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی دشمن ملا ہو اور مین نے ارادہ کیا کہ آپکے پیچھے جاؤن اتنے مین یاد آیا کہ آپنے فرمایا تھا نہین رہنا جب تک مین نہ آؤن تمہارے پاس غرض مین آپکا منتظر رہا پھر آپ جب تشریف لائے تو مین نے اس آواز کا جو سنی تھی آپسے ذکر کیا آپ نے فرمایا کہ وہ جبرئیل تھے ان کے اوپر سلامتی ہو اور وہ میرے پاس آئے اور انھون نے فرمایا کہ جو مرے آپ کی امت سے اور شریک نکیا ہو اوس نے اللہ کا کسی چیز کو (یعنے پنجہ شدہ جھنڈے تیرے گور دچلد نبی دولی بہوت دیری کو) وہ جنت مین جاویگا (یعنے بعد سزا پانے اپنے گناہون کے یا بخشے جانے کے بسبب رحمت کاملہ ارحم الراحمین کے یا بشفاعت انبیاء و اولیاء کے) مین نے کہا اگرچہ اوس نے زنا کی ہو اور چوری کی ہو جبرئیل نے کہا اگرچہ اوسنے زنا اور چوری ہی کی ہو **ف** اس حدیث مین ترغیب ہی صدقہ پر تمام امور خیر مین اور اشارہ

سے ہے اس طرف کہ کوئی امر خیر مین مال کو نہ دے بلکہ جو بات ترقی ایمان و اسلام اور رفاہ عام کی ہو سب مین بدل خوشی مال کو خرچ کرے یہی شکر یہ ہے بہت مال ہونے کا نہ یہ کہ اپنی ہوا ے نفسانی اور تقاضاے شیطانی مین اسراف نہ بیجا کرے اور اس روایت سے اور پچھلی روایتین گذرین ادن سے معلوم ہوا کہ قسم بغیر ضرورت کے تاکید کلام کے لیے بھی کھانا درست ہو اور احادیث صحیحہ مین ایسی قسمین بہت آئین ہین اور اہل سنت کا ایک بہت بڑا مسئلہ اس حدیث سے ثابت ہوا جسکا معتزلہ نے انکار کیا ہے اور وہ یہ ہے کہ اصحاب کبائر یعنی جو لوگ کبیرہ گناہون مین آلودہ ہوے ہین اور توحید پر مرے ہین وہ دوزخ سے نکلین گے اور جنت مین جاوینگے اگرچہ ایک مدت اپنے گناہون کی سزا پانے کو دوزخ مین مقیم و معذب ہون اور خوارج نے بھی اسکا انکار کیا ہے اور زنا اور چوری معلوم ہوا کہ تمام کبائر مین زیادہ بیحیائی کی بات ہے عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ خَرَجْتُ لَیْلَۃً مِّنَ اللَّیَالِیْ فَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَمْشِیْ وَحْدَہٗ لَیْسَ مَعَہٗ اِنْسَانٌ قَالَ فَظَنَنْتُ اَنَّہٗ یَکْرَہُ اَنْ یَّمْشِیَ مَعَہٗ اَحَدٌ قَالَ فَجَعَلْتُ اَمْشِیْ فِیْ ظِلِّ الْقَمَرِ فَالْتَفَتَ فَرَاٰنِیْ فَقَالَ مَنْ ھٰذَا فَقُلْتُ اَبُوْ ذَرٍّ جَعَلَنِیَ اللّٰہُ فِدَاءَکَ قَالَ یَا اَبَا ذَرٍّ تَعَالَہْ قَالَ فَمَشَیْتُ مَعَہٗ سَاعَۃً فَقَالَ اِنَّ الْمُکْثِرِیْنَ ھُمُ الْمُقِلُّوْنَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اِلَّا مَنْ اَعْطَاہُ اللّٰہُ خَیْرًا فَنَفَحَ فِیْہِ یَمِیْنَہٗ وَشِمَالَہٗ وَبَیْنَ یَدَیْہِ وَوَرَاءَہٗ وَعَمِلَ فِیْہِ خَیْرًا قَالَ فَمَشَیْتُ مَعَہٗ سَاعَۃً فَقَالَ اجْلِسْ ھٰھُنَا قَالَ فَاَجْلَسَنِیْ فِیْ قَاعٍ حَوْلَہٗ حِجَارَۃٌ فَقَالَ لِیَ اجْلِسْ ھٰھُنَا حَتّٰی اَرْجِعَ اِلَیْکَ قَالَ فَانْطَلَقَ فِی الْحَرَّۃِ حَتّٰی لَا اَرَاہُ فَلَبِثَ عَنِّیْ فَاَطَالَ اللُّبْثَ ثُمَّ اِنِّیْ سَمِعْتُہٗ وَھُوَ مُقْبِلٌ وَھُوَ یَقُوْلُ وَاِنْ سَرَقَ وَاِنْ زَنٰی قَالَ فَلَمَّا جَاءَ لَمْ اَصْبِرْ فَقُلْتُ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ جَعَلَنِیَ اللّٰہُ فِدَاءَکَ مَنْ تُکَلِّمُ فِیْ جَانِبِ الْحَرَّۃِ مَا سَمِعْتُ اَحَدًا یَرْجِعُ اِلَیْکَ شَیْئًا قَالَ ذَاکَ جِبْرِیْلُ عَرَضَ لِیْ فِیْ جَانِبِ الْحَرَّۃِ فَقَالَ بَشِّرْ اُمَّتَکَ اَنَّہٗ مَنْ مَاتَ لَا یُشْرِکُ بِاللّٰہِ شَیْئًا دَخَلَ الْجَنَّۃَ فَقُلْتُ یَا جِبْرِیْلُ وَاِنْ سَرَقَ وَاِنْ زَنٰی قَالَ نَعَمْ قَالَ قُلْتُ وَاِنْ سَرَقَ وَاِنْ زَنٰی قَالَ نَعَمْ قَالَ قُلْتُ وَاِنْ سَرَقَ وَاِنْ زَنٰی قَالَ نَعَمْ وَاِنْ شَرِبَ الْخَمْرَ ترجمہ ابوذر نے کہا مین نکلا ایک رات اور دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکیلے چلے جاتے ہین کوئی آپ کے ساتھ نہین ہے تو مین سمجھا کہ آپ کو منظور ہے کہ کوئی ساتھ نہ آوے (ورنہ کبھی یہ کب آپ کو اکیلا چھوڑتے تھے) تو مین یہ سمجھکر چاندنی کے سایہ مین چلنے لگا تاکہ حضرت انکو نہ دیکھین تو آپ نے میری طرف سر کر دیکھا اور فرمایا یہ کون ہے مین نے

عرض کی ابوذر امد مجھکو آپ پرسے فدا کرے آپنے فرمایا ابوذر اور پہر آپکے ساتھہ مین چلا تہوڑی دیر اور آپنے فرمایا
جو لوگ دنیا مین بہت مال والے ہین وہ کم درجہ والے ہین قیامت کے دن مگر جسکو اسد تعالی مال دیوے اور وہ پہونک
پہ اڑا دیوے داہنے اور بائین اور آگے اور پیچھے اور کرے اس مال سے بہت اچھے کام پھر انہون نے کہا پہر
آپکے ساتھہ تہوڑی دیر ٹہلتا رہا پہر آپنے فرمایا یہان بیٹہو اور مجہے ایک صاف زمین مین بٹہا دیا گرد اوسکے
کالے پتہر تہے اور مجہسے فرمایا تم یہین بیٹھے رہو جبتک مین لوٹ کر آؤن اور آپ چلے گئے اون پتہرون مین یہانتک
کہ مین آپ کو نہ دیکہتا تہا اور وہان بہت دیر تک ٹہیرے رہے پہر مین نے سنا کہ آپ کہتے آتے تہے کہ اگرچہ چوری
کرے اور زنا کرے پہر آئے تو مجہسے صبر نہ ہو سکا اور مین نے کہا ای نبی اسد کے اسد تعالی مجہے آپ پر فدا کرے
(سبحان اسد یہ کمال عشق اور محبت کا فقرہ ہے کہ صحابہ کے زبان زد رہتا تہا رضی اسد عنہم) کون تہا اون
کالے پتہرون مین مین نے تو کسی کو نہ دیکہا جو آپ کو جواب دیتا آپ نے فرمایا وہ جبرئیل علیہ السلام تہے کہ وہ
میرے آگے آئے ان پتہرون مین اور فرمایا بشارت دو اپنی امت کو کہ جو مرا اور اوس نے اسد کے ساتھہ
کسی چیز کو شریک نہ کیا داخل ہوگا وہ جنت مین مینے کہا اے جبرئیل اگرچہ وہ چوری کرے اور زنا کرے انہون
نے کہا ہان مین نے پہر دوبارہ کہا اگرچہ وہ چوری کرے یا زنا کرے انہون نے کہا ہان مین نے پہر تیسری بار
کہا اگرچہ وہ چوری اور زنا کرے انہون نے کہا ہان اگرچہ وہ شراب بہی پیے **ف** نووی نے کہا
اس سے شراب کی سخت مذمت معلوم ہوئی کہ گویا ذہن مین جبرئیل کے اور نبی صلے اسد علیہ وسلم کے یہ بہت
بڑا گناہ تہا اور چوری اور زنا سے بڑہکر تہا جب اسکو ذکر کیا آنحضرت صلی اسد علیہ وسلم کے تعجب دور کرنے
کو **عَن** الاحنف بن قیس قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ فَبَيْنَا اَنَا فِي حَلْقَةٍ فِيهَا مَلَأٌ مِنْ قُرَيْشٍ اِذْ
جَاءَ رَجُلٌ اَخْشَنُ الثِّيَابِ اَخْشَنُ الْجَسَدِ اَخْشَنُ الْوَجْهِ فَقَامَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ بَشِّرِ الْكَانِزِيْنَ
بِرَضْفٍ يُحْمٰى عَلَيْهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ فَيُوضَعُ عَلٰى حَلَمَةِ ثَدْيِ اَحَدِهِمْ حَتّٰى يَخْرُجَ مِنْ
نُغْضِ كَتِفَيْهِ وَيُوضَعُ عَلٰى نُغْضِ كَتِفَيْهِ حَتّٰى يَخْرُجَ مِنْ حَلَمَةِ ثَدْيَيْهِ يَتَزَلْزَلُ
قَالَ فَوَضَعَ الْقَوْمُ رُءُوسَهُمْ فَمَا رَاَيْتُ اَحَدًا مِنْهُمْ رَجَعَ اِلَيْهِ شَيْئًا قَالَ فَاَدْبَرَ وَاتَّبَعْتُهُ
حَتّٰى جَلَسَ اِلٰى سَارِيَةٍ فَقُلْتُ مَا رَاَيْتُ هٰؤُلَاءِ اِلَّا كَرِهُوا مَا قُلْتَ لَهُمْ فَقَالَ اِنَّ
هٰؤُلَاءِ لَا يَعْقِلُونَ شَيْئًا اِنَّ خَلِيلِي اَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَانِي فَاَجَبْتُهُ
فَقَالَ اَتَرٰى اُحُدًا فَنَظَرْتُ مَا عَلَيَّ مِنَ الشَّمْسِ وَاَنَا اَظُنُّ اَنَّهُ يَبْعَثُنِي فِي حَاجَةٍ لَهُ فَقُلْتُ

اراک قال ما یسرنی ان لی مثلہ ذہبا انفقہ کلہ الا ثلاثۃ دنانیر ثم ہؤلاء یجمعون
الدنیا لا یعقلون شیئا قال قلت ما لک ولاخوتک من قریش لا تعتریہم وتصیب منہم
قال لا وربک لا اسألہم عن دنیا ولا استفتیہم عن دین حتی الحق باللہ ورسولہ ترجمہ
احنف نے کہا مین مدینہ مین آیا اور ایک حلقہ مین بیٹھا تھا کہ اوس مین قریش کے سردار تھے کہ ایک شخص آیا
موٹے کپڑے پہنے ہوئے سخت جسم والا اور سخت چہرہ والا اور ان کے پاس کھڑا ہوا اور کہا کہ خوشخبری
دو مال جمع کرنے والون کو گرم پتھر کی جو جہنم کی آگ مین تپایا جاوے گا اور اوسکی چھاتی کی نوک پر رکھا
جاوے گا یہانتک کہ شانے کی ہڈی سے پھوٹ نکلیگا اور شانے کی ہڈی پر رکھا جاوے گا تو چھاتیون
کی نوک سے پھوٹ نکلیگا وہ پتھر ایسا ہی ہلتا ہوا آر پار ہوتا رہے گا کہا راوی نے پھر جھکا لیے لوگون نے
اپنے سر اور مین نے اون مین سے کسی کو نہ دیکھا کہ انکو کچھ جواب دیتا اور پھر وہ پھرے اور مین اُن کے
پیچھے ہوا (کیون نہون یہ طالب حدیث ہین) یہانتک کہ ایک کھنبے کے پاس بیٹھ گئے اور مین نے کہا کہ مین
تو یہی خیال کرتا ہون کہ آپ نے جو کچھ کہا انکو بہت برا لگا تو انہون نے فرمایا کہ یہ کچھ عقل نہین رکھتے (یعنے
دین کی) اور میرے دوست ابو القاسم صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھکو بلایا اور مین گیا اور فرمایا کہ تم کوہ احد کو
دیکھتے ہو مین نے اپنے اوپر کی دھوپ کو خیال کیا اور یہ سمجھا کہ شاید آپ مجھے کسی اپنے کام کو وہان بھیجا
چاہتے ہین اور مین نے عرض کی کہ ہان دیکھتا ہون آپنے فرمایا کہ مین یہ نہین چاہتا کہ اس پہاڑ کے
برابر سونا ہو اور اگر ہو بھی تو مین خرچ کر دون مگر تین دینار (یعنے جنکا اور یہ ذکر ہوا کہ قرض کے لیے رکھون)
پر یہ لوگ دنیا جمع کرتے ہین اور کچھ نہین سمجھتے پھر مین نے اون سے کہا کہ تمہارا اپنے بھائیون قریش کے ساتھ
کیا حال ہے کہ تم اُن کے پاس کسی حاجت کے لیے نہین جاتے اور نہ اون سے کچھ لیتے ہو انہون نے کہا مجھے
قسم ہے تمہارے رب کی کہ نہ مین اون سے دنیا مانگون گا نہ دین مین کچھ پوچھون گا (اس لیے
کہ مین ان سے زیادہ جانتا ہون) یہانتک کہ ملون گا مین اللہ سے اور اس کے رسول
صلی اللہ علیہ وسلم سے **ف** اس حدیث مین تعلیم ہے زہد اور بے رغبتی کی دنیا سے
اور تہدید اور تنبیہ ہے مانعان زکوۃ کو اور جمہور کے نزدیک کنز جسکی برائی قرآن مین ان الذین یکنزون
الذہب والفضۃ مین آئی ہے اور اسی طرح اس حدیث مین وہی جس مال کی زکوۃ نہ دیجاوے اور جب زکوۃ
دیا وے پھر وہ کنز نہ رہا خواہ وہ زیادہ ہو یا کم اور حضرت ابوذر امیر الزاہدین کا مذہب یہ تھا کہ جو اپنی حاجت

ضروری سے زیادہ آدمی رکھہ چھوڑے وہ سب کنز ہے غرض ان کا مذہب مشہور وہی ہے مگر صحیح وہی ہے
جو جمہور کا مذہب مذکور ہوا **عن** الاحنف بن قيس قال كنت في نفر من قريش فمر ابو ذر وهو يقول بشر الكانزين
بكي في ظهورهم يخرج من جنوبهم وبكي من قبل اقفائهم يخرج من جباههم قال ثم تنحى فقعد
قال قلت من هذا قالوا هذا ابو ذر قال فقمت اليه فقلت ما شيء سمعتك تقول
قبيل قال ما قلت الا شيئا قد سمعته من نبيهم صلى الله عليه وسلم قال قلت ما تقول
في هذا العطاء قال خذه فان فيه اليوم معونة فاذا كان ثمنا لدينك فدعه
ترجمہ احنف بن قیس نے کہا میں چند لوگوں میں قریش کے بیٹھا ہوا تھا اور ابوذر آئے اور فرمانے لگے
بشارت دو کنز جمع کرنے والوں کو ایسے داغ سے جو ان کے پیٹ پر لگائے جاوینگے اور ان کی گردنوں
سے نکل جاوینگے اور انکی گدیوں میں لگائے جاوینگے تو انکی پیشانیوں سے نکل آوینگے پھر وہ کنارے
ہو گئے اور میں نے لوگوں سے پوچھا کہ یہ کون ہیں لوگوں نے کہا یہ ابوذر ہیں اور میں ان کی طرف کھڑا ہوا
اور میں نے کہا یہ کیا تھا جو میں نے سنا کہ ابھی آپ کہہ رہے تھے انہوں نے کہا میں وہی کہہ رہا تھا
جو سنا میں نے ان کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پھر میں نے کہا آپ کیا فرماتے ہیں اس عطا میں (یعنی جو
مال غنیمت سے امرا مسلمانوں کو دیا کرتے ہیں) انہوں نے فرمایا تم اسکو لیتے رہو کہ اسمیں مدد خرچ ہے پھر جب
یہ تمہارے دین کی قیمت ہو جاوے تب چھوڑ دینا (یعنی دینے والے تم سے مداہنت فی الدین چاہیں تب لینا

باب الحث على النفقة وتبشير المنفق بالخلف باب سخاوت کی فضیلت میں **عن** ابی
هريرة يبلغ به النبي صلى الله عليه وسلم قال قال الله يا ابن ادم انفق انفق عليك وقال
يمين الله ملأى وقال ابن نمير ملآن سحاء لا يغيضها شيء الليل والنهار **ترجمہ** ابوہریرہ
نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ اللہ تعالی فرماتا ہے اے بیٹے آدم کے خرچ کر میں بھی تیرے
اوپر خرچ کروں اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ کا ہاتھ بھرا ہوا ہے رات دن کے خرچ کرنے
سے کچھ کم نہیں ہوتا **ف** اس حدیث سے ثابت ہوا کہ ہاتھ ایک چیز ہے بلا کیفیت کہ اللہ پاک کے لیے ثابت
ہے اور اسی سے خرچ فرماتا ہے اور پکڑتا ہے اور تولتا ہے اور دونوں ہاتھ اسکے قرآن سے ثابت ہیں کہ
فرماتا ہے لما خلقت بيدي اور فرماتا ہے بل يداه مبسوطتان اور ان آیتوں سے اور بہت سی حدیثوں سے
جنمیں دونوں ہاتھ کا ذکر ہے بخوبی ثابت ہوا کہ یہ صفت قدرت کی مغایر ہے ورنہ قدرت کا تثنیہ محال ہے

پس تاویل اُن کے قدرت سے باطل ہے اور یہ قول ہے جہمیہ اور معتزلہ کا چنانچہ تصریح کی اسکی امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ اپنے وصیت نامہ مین جو فقہ اکبر مشہور ہے عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَذَکَرَ اَحَادِیْثَ مِنْھَا وَقَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ قَالَ لِیْ اَنْفِقْ اُنْفِقْ عَلَیْکَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَمِیْنُ اللّٰہِ مَلْاٰی لَا یَغِیْضُھَا سَحَّاءُ اللَّیْلَ وَالنَّھَارَ اَرَاَیْتُمْ مَا اَنْفَقَ مُنْذُ خَلَقَ السَّمٰوٰاتِ فَاِنَّہٗ لَمْ یَغِضْ مَا فِیْ یَمِیْنِہٖ قَالَ وَعَرْشُہٗ عَلَی الْمَاءِ وَبِیَدِہِ الْاُخْرٰی الْقَبْضُ یَرْفَعُ وَیَخْفِضُ ترجمہ ابو ہریرہ نے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالی نے مجھہ سے فرمایا کہ تم لوگون پر خرچ کرو مین تمپر خرچ کرون اور فرمایا کہ اللہ کا سیدھا ہاتہہ بھرا ہوا ہے کم نہین ہوتا رات دن کے خرچ کرنے سے بہلا غور تو کرو کہ کیا کچھہ خرچ کیا ہوگا جب سے آسمان اور زمین کو بنایا تو اب تک ذرا بھی کم نہین ہوا جو اوس کے سیدھے ہاتہہ مین ہے اور عرش اسکا پانی پر ہے اور اوس کے دوسرے ہاتہہ مین موت ہے اور جسکو چاہتا ہے بلند کرتا ہے جسکو چاہتا ہے پست کرتا ہے ف اس حدیث مین تصریح ہے کہ اوس تعالی شانہ کے دو ہاتہہ ہین اور تاویل ہاتہہ کی قدرت سے باطل ہے اور صحابہ اور تابعین اور تمام اسلاف صالحین انپر بغیر تاویل ایمان لاتے رہے اور محالات سے ہے یہ امر کہ تاویل ضرور ہوتی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے نہ بیان فرماتے یہانتک کہ گلزار دنیا سے تشریف لیجاتے اور اصول مین ثابت ہوچکا ہے کہ تاخیر بیان کی اس کے وقت سے جائز نہین اور یہ بھی محال ہے کہ صحابہ کے کان مین لفظ ید کا جسکی اردو ہاتہہ ہے پڑتا اور ان کے عقیدون کے خلاف ہوتا اور وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکی یاد کہ جو حقیقت مین اس لفظ سے مباینت رکھتی ہوتی دریافت نہ کرتے اور سلف صالحین صحابہ سے نہ پوچھتے پس معلوم ہوا کہ یہ تاویل باطل ہے اور بہ تقلید فلاسفہ مسلمانون مین پھیلی ہے پس مومن کامل کو ضرور ہے کہ ان سب صفات پر جیسے کتاب و سنت مین وارد ہوئے ہین ایمان رکھے اور کیفیت اسکی خدا کے سپرد کرے یہی طریقہ ہے اسلاف صالحین کا صحابہ و تابعین سے اور ائمہ مجتہدین سے رضوان اللہ علیہم اجمعین اور اس روایت مین جو لفظ فیض وارد ہوا ہے یہ دو طرح مروی ہوا ایک قاف اور بے کے ساتھہ اور یہی مشہور روایت ہے اور معنے اس کے موت کے ہے جیسے ترجمہ مین مذکور ہوئے دوسری فا اور یے کے ساتھہ اسکے معنے احسان اور عطا اور رزق واسع کے ہین اور بلندی اور پستی

سے مراد کشادگی اور تنگی رزق کی ہے **باب** فضل النفقۃ علی العیال والمملوک واثم من ضیعھم او حبس نفقتھم عنھم باب اہل وعیال کے خرچ کے بیان مین **عن** ثوبان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افضل دینار ینفقہ الرجل دینار ینفقہ علی عیالہ ودینار ینفقہ الرجل علی دابتہ فی سبیل اللہ ودینار ینفقہ علی اصحابہ فی سبیل اللہ قال ابو قلابۃ وبدا بالعیال ثم قال ابو قلابۃ وای رجل اعظم اجرا من رجل ینفق علی عیال صغار یعفھم او ینفعھم اللہ بہ ویغنیھم **ترجمہ** ثوبان نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہتر اشرفی جسکو آدمی خرچ کرتا ہے وہ ہے جو اپنے گھر والون پر خرچ کرتا ہے (اسلیے کہ بعضے انمین سے ایسے ہین کہ ادن کا نفقہ فرض ہے جیسے بیوی صغیر اولاد) اور اسیطرح وہ اشرفی جسکو اپنے جانور پر خرچ کرتا ہے اللہ کی راہ مین (یعنے جہاد مین) اور وہ اشرفی جسکو خرچ کرتا ہے اپنے رفیقون پر اللہ کی راہ مین اور ابو قلابہ نے کہا شروع کیا عیال سے پھر کہا ابو قلابہ نے کہ اوس سے بڑھکر کسکا ثواب ہے جو اپنے چھوٹے بچون پر خرچ کرتا ہے یا نفع دیوے انکو اللہ پاک اوس کے سبب سے اور بے پرواہ کردے انکو **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ پہلے آدمی کو نفقات واجبہ مین خرچ کرنا ضرور ہے پھر نفقات مستحبہ مین جب واجبات سے فاضل ہو **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دینار انفقتہ فی سبیل اللہ ودینار انفقتہ فی رقبۃ ودینار تصدقت بہ علی مسکین ودینار انفقتہ علی اھلک اعظمھا اجرا الذی انفقتہ علی اھلک **ترجمہ** ابو ہریرہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک اشرفی تمنے اللہ کی راہ مین دی اور ایک اپنے غلام پر خرچ کی (یا کسی غلام کے آزاد ہونے مین دی) اور ایک مسکین کو دی اور ایک اپنے گھر والون پر خرچی تو ثواب کی رو سے بڑی وہی اشرفی ہے جو اپنے گھر والون پر خرچی **عن** خیثمۃ قال کنا جلوسا مع عبد اللہ بن عمرو اذ جاءہ قھرمان لہ فدخل فقال اعطیت الرقیق قوتھم قال لا قال فانطلق فاعطھم قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کفی بالمرء اثما ان یحبس عمن یملک قوتہ **ترجمہ** خیثمہ نے کہا ہم عبد اللہ بن عمرو کے پاس بیٹھے تھے کہ ان کا داروغہ آیا اور انہون نے پوچھا کہ تمنے غلامون کو خرچ دیدیا اوس نے کہا نہین انہون نے کہا دیدو اسلیے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آدمی کو اتنا ہی گناہ کافی ہے کہ جسکو خرچ دیتا ہے اوسکا خرچ روک رکھے **باب**

الابتداء في النفقة بالنفس ثم اهله ثم القرابة باب پہلے اپنے ذات پر پہر اپنے گہر والون پر پہر
قرابت والون پر خرچ کرنے کا بیان **عن** جابر انه قال اعتق رجل من بني عذرة عبدا
له عن دبر فبلغ ذلك رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال الك مال غيره قال لا قال
من يشتريه مني فاشتراه نعيم بن عبد الله العدوي بثمان مائة درهم فجاء بها
رسول الله صلى الله عليه وسلم فدفعها اليه ثم قال ابدأ بنفسك فتصدق عليها فان فضل شيء
فلاهلك فان فضل عن اهلك شيء فلذي قرابتك فان فضل عن ذي قرابتك شيء فهكذا
وهكذا يقول فبين يديك وعن يمينك وعن شمالك **ترجمہ** جابر نے کہا ایک شخص نے
ایک غلام آزاد کیا اپنے مرنے کے بعد (یعنے کہا کہ تو میرے مرنے کے بعد آزاد ہے) اور اسکی
کی خبر پہونچی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تو آپ نے فرمایا تیرے پاس اور مال ہے اوس کے سوا اوس نے
کہا نہین تب آپنے فرمایا کون خریدتا ہے اسکو مجہہ سے تو نعیم نے اوسکو آٹہہ سو درہم کو خرید لیا اور درہم
حضرت پاس لے آئے آپ نے مالک غلام کو دیے اور فرمایا کہ پہلے اپنی ذات پر خرچ کرو پہر اگر بچے تو اپنے
گہر والون پر پہر بچے تو اپنے ناطے والون پر پہر بچے تو ادہر اودہر اور اشارہ کرتے تھے آپ آگے اور داہنے
اور بائین **ف** نووی نے فرمایا اس حدیث مین کئی فائدے ہین ایک تو مال خرچ کرنے کی ترتیب
دوسرے جب دو خرچ آن پڑین تو اس مین سے جسکی تاکید زیادہ ہو اوسکو مقدم رکہے تیسرے یہ
کہ جب مال ضرورت سے زیادہ ہو تو جمیع انواع خیر مین خرچ کرے نہ ایک نوع خاص مین چوتہے یہ معلوم
ہوا کہ بیع مدبر کی روا ہے اور مدبر وہی غلام ہے جس سے میان کہے کہ میرے بعد تو آزاد ہے اور
یہی مذہب ہے امام شافعی کا کہ بیع مدبر روا ہے اور امام مالک اور ان کے اصحاب کا مذہب ہے کہ روا
نہین مگر جبکہ مالک پر قرض ہو اور یہ حدیث صاف انپر حجت ہے **عن** جابر ان رجلا من الانصار
يقال له ابو مذكور اعتق غلاما له عن دبر يقال له يعقوب وساق الحديث بمعنى
حديث الليث **ترجمہ** جابر سے دوسری سند مذکور ہے اور اس مین بہی وہی روایت مروی ہوئی
اتنی بات زیادہ ہے کہ اُس مالک کا نام ابو مذکور تہا اور غلام کا یعقوب **باب** فضل النفقة
والصدقة على الاقربين والزوج والاولاد والوالدين ولو كانوا مشركين **باب**
فضیلت مین خرچ اور صدقہ کے اقربا اور زوج اور اولاد اور ماباپ کے اگرچہ مشرک ہون

عن انس بن مالك يقول كان ابو طلحة اكثر انصاري بالمدينة مالا وكان احب اموالہ اليه بيرحاء وكانت مستقبلة المسجد وكان رسول اللہ صلى اللہ عليه وسلم يدخلها ويشرب من ماء فيها طيب قال انس فلما نزلت هذه الاية لن تنالوا البر حتى تنفقوا مما تحبون قام ابو طلحة الى رسول اللہ صلى اللہ عليه وسلم فقال ان اللہ يقول في كتابه لن تنالوا البر حتى تنفقوا مما تحبون وان احب اموالي الى بيرحاء وانها صدقة للہ ارجو برها وذخرها عند اللہ فضعها يا رسول اللہ حيث شئت قال رسول اللہ صلى اللہ عليه وسلم بخ ذلك مال رابح ذلك مال رابح قد سمعت ما قلت فيها واني ارى ان تجعلها في الاقربين فقسمها ابو طلحة في اقاربه وبني عمه **ترجمہ** انس نے کہا ابو طلحہ انصاری رضی اسد عنہ مدینہ مین بہت مالدار تہے اور بہت محبوب مال اون کا بیرحا ایک باغ تہا مسجد نبوی کے آگے اور رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم اوس مین جاتے تہے اور اسکا میٹہا پانی پیتے تہے انس نے کہا جب یہ آیت اوتری کہ نہ پہونچوگے تم نیکی کی حد کو جب تک نہ خرچ کروگے اپنی محبوب چیزون کو اسد کی راہ مین تو ابو طلحہ نے کہڑے ہوکر رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم سے عرض کی کہ اسد پاک فرماتا ہے کہ تم نیکی کی حد کو نہ پہونچوگے جب تک اپنے محبوب مال نہ خرچو اور میرے سب مالون مین زیادہ محبوب بیرحا ہے اور وہ اسد کی راہ مین صدقہ ہے اور مین اسد سے اسکے ثواب کا اور اس کے آخرت مین جمع ہوجانے کا اسد کے پاس امیدوار ہون سو اسکو آپ جہان چاہین رکہدین رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے فرمایا کیا خوب یہ تو بڑے نفع کا مال ہے یہ تو بڑے نفع کا مال ہے مین نے سُنا جو تمنے کہا اور مین مناسب جانتا ہون کہ تم اسے اپنے عزیزون مین بانٹ دو پہر اوسکو ابو طلحہ نے اپنے عزیزون اور چچازاد بہائیون مین بانٹ دیا **ف** نووی نے فرمایا اس سے کئی فائدے ہوئے اول یہ کہ جائز ہے یہ کہنا کہ اسد تعالیٰ فرماتا ہے اور مطرف بن عبد اسد بن شخیر کہتے تہے کہ یہ درست نہین بلکہ یون کہنا چاہیے کہ اللہ نے فرمایا اور مضارع کا صیغہ بولنا روا نہین غرض یہ حدیث اون پر حجت ہے دوسرے یہ معلوم ہوا کہ مستحب ہے صدقات اور خیرات مین اہل علم وفضل سے مشورہ لینا جیسے انہون نے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم سے مشورہ لیا۔ اور معلوم ہوا کہ صدقہ عزیزون قریبون کو دینا افضل ہے بہ نسبت غیرون کے جب عزیز محتاج ہون اور یہ بہی معلوم ہوا کہ جب قرابت قریبہ کے لوگ نہ ہون تو قرابت بعیدہ والون کو دے اس لیے کہ ابو طلحہ نے وہ

اللہ عزوجل

دا یا بر

باغ ابی بن کعب اور حسان بن ثابت کو تقسیم کیا اور وہ ان کی ساتوین دادا مین جا کر ملتے ہین چنانچہ آگے آتا ہے عَنْ اَنَسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ قَالَ اَبُوْ طَلْحَةَ اُرَاى رَبَّنَا يَسْاَلُنَا مِنْ اَمْوَالِنَا فَاُشْهِدُكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ قَدْ جَعَلْتُ اَرْضِيْ بَيْرَحَاءَ لِلّٰهِ قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْعَلْهَا فِيْ قَرَابَتِكَ قَالَ فَجَعَلَهَا فِيْ حَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ وَاُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ **ترجمہ** انس نے کہا جب آیتہ مذکور اتری ابوطلحہ نے کہا ہم دیکھتے ہین کہ ہمارا پالنے والا رزق دینے والا ہمارے مال طلب فرماتا ہے اور ہم کو نہایت فخر کی جگہہ ہے کہ شاہنشاہ عالی جاہ بے پرواہ ادنی غلام سے کوئی شے طلب فرماوے زہی ورنہ ہے قسمت) سو مین گواہ کرتا ہون آپ کو اے رسول اللہ کہ مین نے اپنی زمین جسکا نام بیرحا ہے اللہ کے نذر کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے قرابت والون کو دیدو سو انہون نے حسان اور ابی بن کعب کو بانٹ دیا عَنْ مَيْمُوْنَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ اَنَّهَا اَعْتَقَتْ وَلِيْدَةً فِيْ زَمَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَوْ اَعْطَيْتِهَا اَخْوَالَكِ كَانَ اَعْظَمَ لِاَجْرِكِ **ترجمہ** میمونہ سے روایت ہے کہ انہون نے ایک لونڈی آزاد کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین اور اسکا ذکر کیا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے تو آپ نے فرمایا اگر تم اوسکو اپنے ماموون کو دے دیتین تو بڑا ثواب ہوتا **ف** اور بخاری مین صیلی کی روایت مین اخواتک وارد ہوا ہے یعنی تم اگر اپنی بہنون کو دیتی تو بہت ثواب ہوتا اور دونون روایتین صحیح ہین اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دونون بار ایسا ہی فرمایا اور اس مین ماں کے اقارب کے ساتھ سلوک کرنا ہے کہ ماں کا حق بڑا ہے عَنْ زَيْنَبَ امْرَاَةِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَصَدَّقْنَ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ وَلَوْ مِنْ حُلِيِّكُنَّ قَالَتْ فَرَجَعْتُ اِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ فَقُلْتُ اِنَّكَ رَجُلٌ خَفِيْفُ ذَاتِ الْيَدِ وَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَمَرَنَا بِالصَّدَقَةِ فَاْتِهِ فَاسْاَلْهُ فَاِنْ كَانَ ذٰلِكَ يَجْزِيْ عَنِّيْ وَاِلَّا صَرَفْتُهَا اِلٰى غَيْرِكُمْ قَالَتْ فَقَالَ لِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بَلِ ائْتِيْهِ اَنْتِ قَالَتْ فَانْطَلَقْتُ فَاِذَا امْرَاَةٌ مِنَ الْاَنْصَارِ بِبَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاجَتِيْ حَاجَتُهَا قَالَتْ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اُلْقِيَتْ عَلَيْهِ الْمَهَابَةُ قَالَتْ فَخَرَجَ عَلَيْنَا بِلَالٌ فَقُلْنَا لَهُ ائْتِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

فَاَخْبِرْهُ اَنَّ امْرَاَتَيْنِ بِالْبَابِ يَسْاَلاَنِكَ اَتُجْزِيُ الصَّدَقَةُ عَنْهُمَا عَلٰى اَزْوَاجِهِمَا وَعَلٰى اَيْتَامٍ فِي حُجُورِهِمَا وَلَا تُخْبِرْهُ مَنْ نَحْنُ قَالَتْ فَدَخَلَ بِلَالٌ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ هُمَا فَقَالَ امْرَاَةٌ مِنَ الْاَنْصَارِ وَزَيْنَبُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ الزَّيَانِبِ قَالَ امْرَاَةُ عَبْدِ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُمَا اَجْرَانِ اَجْرُ الْقَرَابَةِ وَاَجْرُ الصَّدَقَةِ ترجمہ زینب عبد اسد کی بی بی نے کہا رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے فرمایا اے گروہ عورتون کے صدقہ دو اگرچہ اپنے زیور سے ہو انہون نے کہا پہر مین عبد اسد اپنے شوہر کے پاس آئی اور مین نے کہا کہ تم مفلس خالی ہاتہہ آدمی ہو اور رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہم لوگ صدقہ دین سو تم جاکر حضرت سے پوچھو کہ اگر مین تم کو دیدون اور صدقہ ادا ہو جاوے تو خیر ورنہ اور کسیکو دون تو عبد اسد نے مجہسے کہا کہ تم ہی جاکر حضرت سے پوچھو پہر مین آئی اور ایک عورت انصار کی حضرت کے دروازے پر کھڑی تہی اسکا بہی کام یہی تہا جو میرا تہا اور رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم کا رعب بہت تہا اور بلال نکلے تو ہم نے کہا تم رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم کے پاس جاؤ اور انکو خبر دو کہ دو عورتین دروازے پر پوچھتے ہین کہ اگر اپنے شوہرون کو صدقہ دین تو ادا ہو جاویگا یا نہین یا ان تیمیون کو دین جنکو وہ پالتے ہین اور حضرت کو یہہ خبر نہ دینا کہ ہم لوگ کون ہین زینب نے کہا پہر بلال گئے اور رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم سے پوچہا تو آپنے فرمایا وہ کون ہین تو بلال نے عرض کیا کہ ایک عورت ہے انصار کی اور زینب ہین آپنے فرمایا کون سی زینب ہین انہون نے کہا عبد اسد کی بی بی تب فرمایا بلال سے آپنے کہ انکو اس مین دو ثواب ہین ایک ثواب تو قرابت والون سے سلوک کرنیکا دوسرا صدقہ کا عَنْ زَيْنَبَ امْرَاَةِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ فَذَكَرْتُ لِاِبْرَاهِيْمَ فَحَدَّثَنِيْ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ زَيْنَبَ امْرَاَةِ عَبْدِ اللّٰهِ بِمِثْلِهِ سَوَاءً قَالَتْ كُنْتُ فِي الْمَسْجِدِ فَرَاٰنِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تَصَدَّقْنَ وَلَوْ مِنْ حُلِيِّكُنَّ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِنَحْوِ حَدِيْثِ اَبِي الْاَحْوَصِ ترجمہ زینب سے دوسری سند سے وہی مضمون مروی ہے اس مین یہ بات زیادہ ہے کہ مین مسجد مین تہی اور حضرت نے مجھے دیکھا اور فرمایا صدقہ دو اگرچہ اپنے زیور مین سے ہو عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ اُمِّ سَلَمَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ لِيْ اَجْرٌ فِيْ بَنِيْ اَبِيْ سَلَمَةَ اَنْفِقُ عَلَيْهِمْ وَلَسْتُ بِتَارِكَتِهِمْ هٰكَذَا وَهٰكَذَا اِنَّمَا هُمْ بَنِيَّ فَقَالَ نَعَمْ لَكِ فِيْهِمْ اَجْرُ مَا اَنْفَقْتِ عَلَيْهِمْ

زینب ام سلمہ سے روایت کرتی ہین کہ مین نے عرض کی کہ اے رسول اللہ کے کیا مجھے ابی سلمہ کے بیٹون پر خرچ کرنے سے ثواب ہے اور مین انکو چھوڑنے والی نہین کہ ادہر اودہر پریشان ہو جاوین اسلیے کہ وہ میرے بیٹے ہین آپ نے فرمایا بیشک جو تم انپر خرچ کرتی ہو اوسمین ثواب ہے عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ فِي هٰذَا الْاِسْنَادِ بِمِثْلِهٖ ترجمہ ہشام بن عروہ نے دوسرے اسناد سے اسی کی مثل روایت کی ہے۔ ف زینب کی ان سب روایتون سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ صدقہ تطوع تھا (النووی) عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدِ الْبَدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْلِمُ اِذَا اَنْفَقَ عَلٰى اَهْلِهٖ نَفَقَةً وَهُوَ يَحْتَسِبُهَا كَانَتْ لَهٗ صَدَقَةً ترجمہ ابی مسعود نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا جو خرچ کرتا ہے مسلمان اپنے گہر والون پر اور اس مین امید ثواب کی رکہتا ہے تو وہ صدقہ ہے اوس کے لیے عَنْ شُعْبَةَ فِيْ هٰذَا الْاِسْنَادِ ترجمہ شعبہ سے دوسری سند سے بہی مروی ہے عَنْ اَسْمَاءَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اُمِّيْ قَدِمَتْ عَلَيَّ وَهِيَ رَاغِبَةٌ اَوْ رَاهِبَةٌ اَفَاَصِلُهَا قَالَ نَعَمْ ترجمہ اسماء ابی بکر کی صاحبزادی نے عرض کی کہ اے رسول اللہ کے میری مان آئی ہے اور وہ دین سے بیزار ہے (دوسری روایتون مین آیا ہے کہ وہ مشرکہ ہے) کیا مین اس سے سلوک اور احسان کرون آپ نے فرمایا ہان عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَتْ قَدِمَتْ عَلَيَّ اُمِّيْ وَهِيَ مُشْرِكَةٌ فِيْ عَهْدِ قُرَيْشٍ اِذْ عَاهَدَهُمْ فَاسْتَفْتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ قَدِمَتْ عَلَيَّ اُمِّيْ وَهِيَ رَاغِبَةٌ اَفَاَصِلُ اُمِّيْ قَالَ نَعَمْ صِلِيْ اُمَّكِ ترجمہ اسماء نے عرض کی کہ میری مان آئی اور مشرکہ ہے جس زمانہ مین کہ آپ نے قریش سے صلح کی تہی پہر کیا مین اس سے احسان کرون آپ نے فرمایا ہان احسان کرو اپنی مان سے

باب وُصُوْلِ ثَوَابِ الصَّدَقَةِ عَنِ الْمَيِّتِ اِلَيْهِ میت کو ایصال ثواب کا بیان

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اُمِّيَ افْتُلِتَتْ نَفْسُهَا وَلَمْ تُوْصِ وَاَظُنُّهَا لَوْ تَكَلَّمَتْ تَصَدَّقَتْ اَفَلَهَا اَجْرٌ اِنْ تَصَدَّقْتُ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ ترجمہ حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ ایک شخص آئے اور انھون نے پوچہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ میری مان فوراً مر گئی اور وصیت نکرنے پائی اگر بولتے تو صدقہ دیتے تو اگر مین صدقہ دون اُسے ثواب ہے آپ نے فرمایا ہان ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صدقہ دینا میت کی

طرف سے میت کو منتفع ہوتا ہے اور اسکو باتفاق علمائے اہل سنت کے ثواب پہونچتا ہے اور اسیطرح دعا
کے پہونچنے مین بہی اجماع ہے اور دین کے ادا مین بہی اور ان سب مین نصوص وارد ہوئے ہین اور ایسے
ہی قرض کا بہی اور ایسے ہی حج تطوع کا بہی اگر اوسنے وصیت کی ہو اور اختلاف ہے روزون مین جو میت
کے ذمہ ہین اور مذہب ارجح اوسکا جواز ہے اسلیے کہ احادیث صحیحہ مین وارد ہو چکا ہے اور اصحاب شافعیہ کے
مذہب مین قرارت قرآن کا ثواب میت کو نہین پہونچتا اور ایک جماعت اس طرف گئی ہے کہ وہ بہی پہونچتا
ہے اور احمد بن حنبل کا مذہب یہی ہے اور باقی نماز اور تمام عبادتین اسکا ثواب شافعیہ اور جمہور کے
نزدیک نہین پہونچتا اور امام احمد نے فرمایا ہے کہ سب کا ثواب پہونچتا ہے حج کیطرح سے کذا قال النووی
مترجم کہتا ہے کہ ثواب کا وجود جب ہوگا کہ جب وہ مال حلال ہے اور کوئی بدعت اوسکے ساتھ مخلوط نہ
ہو جیسے سوم چہارم برسی ششماہی وغیرہ تاریخون کا اپنی جانب سے مقرر کرنا یا کہانے کے اقسام اپنی جانب
سے مقرر کرنا کہ بی بی کی صحنک وہی خشکہ ہی پر ہو اور نہ کہانے والی اپنی طرف سے مقرر کرنا کہ صحنک کو عورتین
کہاوین مرد نہ کہاوین دو خصمی نہ کہاوے شاہ عبدالحق کا توشہ حقہ پینے والے نکہاوین چاہین شراب
پینے والے کہاوین اور پہر اسمین نیت خالص اللہ کے واسطے ہو نہ یہ کہ برادری مین نام ہو کہ وہ صاحب باوفا
کا سوم کس دہوم سے کیا اور داوے کے چالیسوین مین خوب حصے بانٹے اور مصارف صدقات مین خرچ کیا
جاوے غرض جب یہہ امور موجود ہون گے جب وجود ثواب کا متحقق ہوگا پہر ایصال کا خیال بہی ہو سکتا
ہے ورنہ بغیر ان امور کے ثواب ہی نہین ایصال کا کیا ذکر ہے جیسے وضو نہین تو نماز کا کیا ذکر **عَنْ**
هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَفِيْ حَدِيْثِ اَبِيْ اُسَامَةَ وَلَمْ يُوْصِ كَمَا قَالَ ابْنُ بِشْرٍ وَلَمْ يَقُلْ ذٰلِكَ
الْبَاقُوْنَ ترجمہ ہشام نے دوسری اسناد سے بہی روایت کی اور ابی اسامہ کی روایت مین یہ ہے
کہ انہون نے وصیت نہین کی جیسے ابن بشر کی روایت مین ہے اور اور راویون نے اسکا ذکر نہین کیا

بَابُ بَيَانِ اَنَّ اسْمَ الصَّدَقَةِ يَقَعُ عَلٰى كُلِّ نَوْعٍ مِّنَ الْمَعْرُوْفِ ہر نیکی صدقہ ہے

عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ نَبِيُّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ ابْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ مَعْرُوْفٍ صَدَقَةٌ ترجمہ حذیفہ نے کہا تمہارے نبی صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نیکی صدقہ ہے **ف** یعنی مثل صدقہ کے ہر نیکی مین ثواب ہے اور
کسی نیکی مین بخل نہ کرنا چاہیے **عَنْ** اَبِي الْاَسْوَدِ الدِّيْلِيِّ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ اَنَّ نَاسًا مِّنْ اَصْحَابِ

النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالُوْا لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ ذَھَبَ اَھْلُ الدُّثُوْرِ
بِالْاُجُوْرِ یُصَلُّوْنَ کَمَا نُصَلِّیْ وَیَصُوْمُوْنَ کَمَا نَصُوْمُ وَیَتَصَدَّقُوْنَ بِفُضُوْلِ اَمْوَالِھِمْ
قَالَ اَوَلَیْسَ قَدْ جَعَلَ اللّٰہُ لَکُمْ مَا تَصَدَّقُوْنَ اِنَّ بِکُلِّ تَسْبِیْحَۃٍ صَدَقَۃً وَکُلِّ تَکْبِیْرَۃٍ صَدَقَۃٌ
وَکُلِّ تَحْمِیْدَۃٍ صَدَقَۃٌ وَکُلِّ تَھْلِیْلَۃٍ صَدَقَۃٌ وَاَمْرٌ بِالْمَعْرُوْفِ صَدَقَۃٌ وَنَھْیٌ عَنْ
مُنْکَرٍ صَدَقَۃٌ وَفِیْ بُضْعِ اَحَدِکُمْ صَدَقَۃٌ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَیَاْتِیْ اَحَدُنَا شَھْوَتَہٗ وَ
یَکُوْنُ لَہٗ فِیْھَا اَجْرٌ قَالَ اَرَاَیْتُمْ لَوْ وَضَعَھَا فِیْ حَرَامٍ اَکَانَ عَلَیْہِ فِیْھَا وِزْرٌ فَکَذٰلِکَ اِذَا
وَضَعَھَا فِی الْحَلَالِ کَانَ لَہٗ اَجْرٌ ترجمہ ابی الاسود دیلی سے روایت ہے کہ ابی ذر نے کہا کہ چند اصحاب
نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کی کہ اے رسول اللہ کے مال والے سب ثواب لوٹ لے گئے ہر
لیے کہ وہ نماز پڑھتے ہیں جیسے ہم پڑھتے ہیں اور روزہ رکھتے ہیں جیسے ہم روزہ رکھتے ہیں اور صدقہ دیتے ہیں
اپنے زائد مالون سے آپ نے فرمایا تمہارے لیے بھی تو اللہ تعالیٰ نے صدقہ کا سامان کر دیا ہے کہ ہر تسبیح صدقہ
ہے اور ہر تکبیر صدقہ ہے اور ہر تحمید صدقہ ہے اور ہر بار لا الہ الا اللہ کہنا صدقہ ہے اور اچھی بات سکھانا
صدقہ ہے اور بری بات سے روکنا صدقہ ہے اور ہر شخص کے بدن کے ٹکڑے مین صدقہ ہے لوگون نے
عرض کی کہ یا رسول اللہ ہم مین سے کوئی شخص اپنے بدن سے اپنی شہوت نکالتا ہے (یعنے اپنی بی بی سے
صحبت کرتا ہے) تو کیا اوس مین بھی ثواب ہے آپ نے فرمایا کیون نہین دیکھو تو اگر اوسے حرام مین صرف
کرے تو وبال ہو کہ نہین اسیطرح جب حلال مین صرف کرتا ہے ثواب ہوتا ہے عَنْ عَائِشَۃَ تَقُوْلُ
اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّہٗ خُلِقَ کُلُّ اِنْسَانٍ مِّنْ بَنِیْ اٰدَمَ عَلٰی سِتِّیْنَ
وَثَلٰثِ مِائَۃِ مَفْصِلٍ فَمَنْ کَبَّرَ اللّٰہَ وَحَمِدَ اللّٰہَ وَاسْتَغْفَرَ اللّٰہَ وَعَزَلَ حَجَرًا عَنْ طَرِیْقِ النَّاسِ
اَوْ شَوْکَۃً اَوْ عَظْمًا عَنْ طَرِیْقِ النَّاسِ وَاَمَرَ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ نَھٰی عَنْ مُنْکَرٍ عَدَدَ تِلْکَ
السِّتِّیْنَ وَالثَّلٰثِ مِائَۃِ السُّلَامٰی فَاِنَّہٗ یَمْشِیْ یَوْمَئِذٍ وَقَدْ زَحْزَحَ نَفْسَہٗ عَنِ النَّارِ قَالَ
اَبُوْ تَوْبَۃَ وَرُبَّمَا قَالَ یُمْسِیْ ترجمہ حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہین کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر آدمی کے بدن مین تین سو ساٹھ جوڑ ہین سو جس نے اللہ کی بڑائی کی اور اللہ
کی حمد کی اور لا الہ الا اللہ کہا اور سبحان اللہ کہا اور استغفر اللہ کہا اور پتھر لوگون کی راہ سے ہٹا دیا یا کوئی
کانٹا یا ہڈی راہ سے ہٹا دی یا اچھی بات سکھائی یا بری بات سے روکا اس تین سو ساٹھ جوڑون کی

گنتی کے برابر وہ اوس دن چل رہا ہے اور ہٹ گیا اپنی جان کو لیکر دوزخ سے ابو توبہ نے اپنی روایت میں کبھی کہا کہ شام کرتا ہے وہ اسی حال میں عَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ اَخْبَرَنِي اَخِي زَيْدٌ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ اَوْ اَمَرَ بِمَعْرُوْفٍ وَقَالَ فَاِنَّهُ يُمْسِي يَوْمَئِذٍ ترجمہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے بھی روایت کی دوسری اسناد سے اسی کی مثل صرف اتنا ہے کہ اَوْ اَمَرَ بِمَعْرُوْفٍ کہا یعنے واو عطف کی جگہ او کہا کہ وہ اس دن شام کرتا ہے عَنْ عَائِشَةَ تَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُلِقَ كُلُّ اِنْسَانٍ نَحْوَ حَدِيْثِ مُعَاوِيَةَ عَنْ زَيْدٍ وَقَالَ فَاِنَّهُ يَمْشِي يَوْمَئِذٍ ترجمہ حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ عنہا سے وہی روایت مروی ہوئی دوسری سند سے **ف** اس روایت سے معلوم ہوا کہ کسی نیکی کو حقیر سمجھنا چاہیے کیونکہ تمام ہوا یہ سبب دوزخ سے نجات دینے والیاں ہیں عَنْ اَبِي بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَةٌ قِيْلَ اَرَاَيْتَ اِنْ لَّمْ يَجِدْ قَالَ يَعْتَمِلُ بِيَدَيْهِ فَيَنْفَعُ نَفْسَهُ وَيَتَصَدَّقُ قَالَ قِيْلَ اَرَاَيْتَ اِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ قَالَ يُعِيْنُ ذَا الْحَاجَةِ الْمَلْهُوْفَ قَالَ قِيْلَ لَهُ اَرَاَيْتَ اِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ قَالَ يَاْمُرُ بِالْمَعْرُوْفِ اَوْ بِالْخَيْرِ قَالَ اَرَاَيْتَ اِنْ لَّمْ يَفْعَلْ قَالَ يُمْسِكُ عَنِ الشَّرِّ فَاِنَّهَا صَدَقَةٌ ترجمہ سعید بن ابی بردہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں وہ دادا سے وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ ہر مسلمان کے اوپر صدقہ ہے پھر عرض کی کہ اگر نہ ہوسکے تو آپ نے فرمایا کہ اپنے ہاتھ سے محنت کرکے کماوے اور اپنی جان کو نفع دے اور صدقہ بھی دے پھر عرض کی بھلا اگر یہ بھی نہ ہوسکے تو آپ نے فرمایا حاجت والے کی جو حسرت و افسوس کر رہا ہے مدد کرے پھر عرض کی بھلا اگر یہ بھی نہ ہوسکے تو آپ نے فرمایا دستور کی اور نیک بات سکھاوے پھر عرض کی بھلا اگر یہ بھی نہ ہوسکے تو فرمایا شر سے باز رہے کہ یہ بھی ایک صدقہ ہے **ف** ان سب صدقات سے صدقہ تطوع مراد ہے نہ صدقہ واجبہ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ ترجمہ عبد الرحمن نے شعبہ سے دوسری سند سے وہی روایت کی عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ مُحَمَّدٍ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ اَحَادِيْثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ سُلَامٰى مِنَ النَّاسِ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ كُلَّ يَوْمٍ تَطْلُعُ فِيْهِ الشَّمْسُ قَالَ تَعْدِلُ بَيْنَ الْاِثْنَيْنِ صَدَقَةٌ وَتُعِيْنُ الرَّجُلَ فِي دَابَّتِهِ فَتَحْمِلُهُ عَلَيْهَا اَوْ تَرْفَعُ لَهُ عَلَيْهَا مَتَاعَهُ صَدَقَةٌ قَالَ وَالْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ صَدَقَةٌ

وَبِكُلِّ خُطْوَةٍ يَمْشِيْهَا اِلَى الصَّلٰوةِ صَدَقَةٌ وَّتُمِيْطُ الْاَذٰى عَنِ الطَّرِيْقِ صَدَقَةٌ ترجمہ ابو ہریرہ نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت روایتین کین اونہی مین یہ بھی ہے کہ آپنے فرمایا کہ ہر آدمی کے ایک ایک جوڑ
پر صدقہ واجب ہوتا ہے ہر روز جب آفتاب نکلتا ہے تو دو آدمیون مین انصاف کر دینا یہ بھی ایک صدقہ ہے
کسی کی مدد کر دینا اتنی ہی کہ اوسی سواری پر چڑہا دیا یا اسکا مال لادو دیا یہ بھی ایک صدقہ ہے اور فرمایا کہ عمدہ
بات یہ بھی ایک صدقہ ہے اور ہر قدم جو وہ مسجد کو جاتے رکہتا ہے نماز کے لیے یہ بھی ایک صدقہ ہے اور
تکلیف کی چیز راہ سے ہٹا دینا یہ بھی ایک صدقہ ہے عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ يَوْمٍ يُصْبِحُ الْعِبَادُ فِيْهِ اِلَّا مَلَكَانِ يَنْزِلَانِ
فَيَقُوْلُ اَحَدُهُمَا اَللّٰهُمَّ اَعْطِ مُنْفِقًا خَلَفًا وَّيَقُوْلُ الْاٰخَرُ اَللّٰهُمَّ اَعْطِ مُمْسِكًا تَلَفًا ترجمہ
ابو ہریرہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسدن بندے صبح کرتے ہین دو فرشتے اوترتے
ہین اور ایک تو یہ کہتا ہے کہ یا اللہ خرچ کرنے والے کو اور دے اور دوسرا کہتا ہے کہ یا اللہ بخیل کو
تباہ کر ف معلوم ہوا کہ بخیل کو فرشتے بھی کوستے ہین آدمی نے کوسا تو کیا برا کیا عَنْ حَارِثَةَ
ابْنِ وَهْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ تَصَدَّقُوْا
فَيُوْشِكُ الرَّجُلُ يَمْشِيْ بِصَدَقَتِهٖ فَيَقُوْلُ الَّذِيْ اُعْطِيَهَا لَوْ جِئْتَنِيْ بِهَا بِالْاَمْسِ قَبِلْتُهَا
وَاَمَّا الْاٰنَ فَلَا حَاجَةَ لِيْ بِهَا فَلَا يَجِدُ مَنْ يَّقْبَلُهَا ترجمہ حارثہ بن وہب کہتے تہے سنا مین نے
رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تہے صدقہ دو کہ قریب ہے کہ ایسا وقت آجاویگا کہ آدمی اپنا صدقہ
لیکر نکلیگا اور جسکو دینے لگے گا وہ کہیگا کہ اگر تم کل لاتے تو مین لے لیتا مگر آج تو مجھے حاجت نہین ہے
غرض کوئی نہ ملیگا جو اسے قبول کرے ف اس حدیث مین اشارہ ہے کہ صدقہ دینے مین دیر
نہ کرو جو کچھ دینا ہو آج دے لو کل پر مت رکھو اور ڈراتا ہے آخر زمانے کے حال سے کہ اسوقت مال کی
کثرت ہوگی اور خزانے زمین کے نکل پڑینگے اور برکتون کا مینہ برسیگا اور یہ یاجوج وماجوج کے
ہلاک کے بعد ہوگا جب حضرت عیسی علیہ السلام کی کفش برداری اور مہدی علیہ السلام دین کی
خدمت گذاری سے اس امت کو شرف حاصل ہوگا عَنْ اَبِیْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيَأْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَطُوْفُ الرَّجُلُ فِيْهِ بِالصَّدَقَةِ مِنَ
الذَّهَبِ ثُمَّ لَا يَجِدُ اَحَدًا يَّاْخُذُهَا مِنْهُ وَيُرَى الرَّجُلُ الْوَاحِدُ يَتْبَعُهٗ اَرْبَعُوْنَ امْرَاَةً

يَلُذْنَ بِهٖ مِنْ قِلَّةِ الرِّجَالِ وَكَثْرَةِ النِّسَآءِ وَفِيْ رِوَايَةِ ابْنِ بَرَّادٍ وَتَرَى الرَّجُلَ **ترجمہ** ابو موسے
سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آوے گا کہ آدمی اپنا سونے
کا صدقہ لیکر پھرے گا اور کوئی نہ ملے گا کہ اسکو قبول کرے اور ایک ایک آدمی کو دیکھنے والا دیکھے
گا کہ اوس کے پیچھے چالیس چالیس عورتیں لگیں ہوگین اور پناہ پکڑینگی اوس کی مردون کے کم ہونے
سے اور عورتون کے زیادہ ہونے سے اور ابن براد کی روایت مین یہ ہے کہ دیکھے گا تو **ف**
اس حدیث مین خبر ہے بڑی بڑی لڑائیون کی اور نہایت درجہ کثرت سے قتال کی کہ مردان مین
کام آوین گے عورتین رہ جاوین گی کہ اپنے سود سلف کام کاج کے لیے ایک مرد سے زیادہ نہ
پاوین گی اور یہ حال وہی دجال ملعون کے بعد ہوگا جب حضرت عیسی علیہ السلام رونق افروز دنیا ہون گے
اور پروردگار اون کے دیدار فرحت آثار سے الصبار امت مرحومہ کو پر انوار کرے گا اور سونے کی قید
اس لیے لگائی کہ جب سونا لینے والا کوئی نہ ہوگا تو چاندی تانبے یعنے روپیہ پیسے کو کون پوچھے گا **عن**
اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ
حَتّٰی يَكْثُرَ الْمَالُ وَيَفِيْضَ حَتّٰی يَخْرُجَ الرَّجُلُ بِزَكٰوةِ مَالِهٖ فَلَا يَجِدُ اَحَدًا يَقْبَلُهَا مِنْهُ وَحَتّٰی
تَعُوْدَ اَرْضُ الْعَرَبِ مُرُوْجًا وَّاَنْهَارًا **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے روایت کی کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت نہ آویگی جب تک کہ مال بہت نہ ہوجاوے اور بہ نہ نکلے یہانتک کہ
آدمی اپنی زکوۃ لیکر نکلے اور کسیکو نپاوے گا جو اوسکو قبول کرے یہانتک کہ زمین عرب کی چراگاہ
اور نہرین ہوجاوے **ف** یعنی قلت سی مردون کے زمین مین کوئی زراعت نہ کرے اور زمین بنجر پڑجاوی
کہ جانورون کی چرائی کے سوا اور کسی کام کی نرہی اور یہ لڑائی کی کثرت اور قتل کی شدت کے سبب سے ہو۔
عن اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی يَكْثُرَ فِيْكُمُ الْمَالُ
فَيَفِيْضَ حَتّٰی يُهِمَّ رَبَّ الْمَالِ مَنْ يَّقْبَلُهُ مِنْهُ صَدَقَةً وَّيُدْعٰی اِلَيْهِ الرَّجُلُ فَيَقُوْلُ لَا اَرَبَ
لِیْ فِيْهِ **ترجمہ** ابی ہریرہ نے روایت کی کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت نہ آویگی جب تک مال
بہت ہوکر بہ نہ نکلے اور یہانتک کثرت ہو کہ مال والا سوچے کہ اسکا صدقہ کون لے گا اور آدمی صدقہ لینے کو
بلایا جاوے تو وہ کہے کہ مجھے تو اس کی حاجت نہیں ہے **عن** اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقِيْءُ الْاَرْضُ اَفْلَاذَ كَبِدِهَا اَمْثَالَ الْاُسْطُوَانِ

مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ فَيَجِيءُ الْقَاتِلُ فَيَقُولُ فِي هٰذَا قَتَلْتُ وَيَجِيءُ الْقَاطِعُ فَيَقُولُ فِي هٰذَا قَطَعْتُ رَحِمِي وَيَجِيءُ السَّارِقُ فَيَقُولُ فِي هٰذَا قُطِعَ يَدِي ثُمَّ يَدَعُونَهُ فَلَا يَأْخُذُونَ مِنْهُ شَيْئًا

ابوہریرہ نے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زمین اپنے کلیجے کے ٹکڑون کو قے کردیگی جیسے بڑے کھنبے ہوتے ہین سونے سے اور چاندی کے اور خونی آوے گا اور کہیگا کہ اسکی لیے مین نے خون کیا تہا اور ناتون کا کاٹنے والا آوے گا اور کہیگا کہ اسی کے لیے مین اپنے ناتے والون کا حق کاٹ لیا اور چور آوے گا اور کہے گا کہ اسی کے واسطے میرا ہاتہہ کاٹا گیا پہر سب کے سب اسے چہوڑ دینگے اور کوئی اس مین سے کچہہ نہ لیگا **ف** اس حدیث مین خبر ہے کہ قیامت کے قریب زمین اپنے خزانے اوگل دے گی اور ہر شخص اوس کی برائی بیان کرے گا اور اسکی آفتون اور بلاؤن کو یاد کرے گا اور کوئی نہ لیگا۔

عن اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَصَدَّقَ اَحَدٌ بِصَدَقَةٍ مِنْ طَيِّبٍ وَلَا يَقْبَلُ اللّٰهُ اِلَّا الطَّيِّبَ اِلَّا اَخَذَهَا الرَّحْمٰنُ بِيَمِينِهِ وَاِنْ كَانَتْ تَمْرَةً فَتَرْبُو فِي كَفِّ الرَّحْمٰنِ سُبْحَانَهُ حَتّٰى تَكُونَ اَعْظَمَ مِنَ الْجَبَلِ كَمَا يُرَبِّي اَحَدُكُمْ فَلُوَّهُ اَوْ فَصِيلَهُ **ترجمہ** ابوہریرہ نے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص صدقہ دیتا ہے پاک مال سے اور اللہ قبول نہین کرتا مگر پاک مال کو (یعنے حلال کو) پہر جب کوئی پاک مال سے صدقہ دیتا ہے تو رحمن اپنے داہنے کے ہاتہہ مین اسکو لیتا ہے اگرچہ وہ ایک کہجور ہی ہو (عرب مین اس سے حقیر کوئی شے نہین) اور وہ رحمن کی ہتہیلی مین بڑہتی رہتی ہے یہانتک کہ پہاڑ کے برابر ہو جاتی ہے جیسے کوئی اپنے گہوڑے کے بچہڑے کو پالتا ہے یا اونٹ کے بچے کو **ف** اس سے معلوم ہوا کہ اللہ پاک کے ہاتہہ مین اور اس مین چیزون کو لیتا ہے اور پالتا ہے پرورش کرتا ہے اور بلا کیفیت اوسپر ایمان لانا ہر مومن پر ضرور ہے اور جو کیفیت اس کے وہم مین آوے اس سے اس تعالی شانہ کی ذات و صفات کو منزہ جانے یہی تصدیق انبیا ہے اور سوا اس کے اور جو سیگویان مقلدان فلاسفہ ملاعنہ کے ہین نعوذ باللہ منہا

عن اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَتَصَدَّقُ اَحَدٌ بِتَمْرَةٍ مِنْ كَسْبٍ طَيِّبٍ اِلَّا اَخَذَهَا اللّٰهُ بِيَمِينِهِ فَيُرَبِّيهَا كَمَا يُرَبِّي اَحَدُكُمْ فَلُوَّهُ اَوْ قَلُوصَهُ حَتّٰى تَكُونَ مِثْلَ الْجَبَلِ اَوْ اَعْظَمَ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے وہی مضمون روایت کیا

دوسری سند سے مگر اس مین اونٹ کے بچے کی جگہہ جوان اونٹنی مذکور ہے عن سہیل بہذا
الاسناد فی حدیث روح من الکسب الطیب فیضعہا فی حقہا وفی حدیث سلیمان فیضعہا
فی موضعہا ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا مگر اوس مین پاک کسب کا ذکر ہے اور یہ زیادہ ہے کہ اس صدقہ
کو اپنے حق کی جگہہ مین خرچ کرے عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ عن النبی صلی اللہ
علیہ وسلم بنحو حدیث یعقوب عن سہیل ترجمہ ابی ہریرہ سے وہی مضمون بسند دیگر مروی ہوا
عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایہا
الناس ان اللہ طیب لا یقبل الا طیبا وان اللہ امر المومنین بما امر بہ المرسلین فقال
یا ایہا الرسل کلوا من الطیبات واعملوا صالحا انی بما تعملون علیم وقال یا ایہا الذین
امنوا کلوا من طیبات ما رزقناکم ثم ذکر الرجل یطیل السفر اشعث اغبر
یمد یدیہ الی السماء یا رب یا رب ومطعمہ حرام ومشربہ حرام وملبسہ حرام و
غذی بالحرام فانی یستجاب لذلک ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے روایت کی کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے لوگو اللہ تعالی پاک ہے (یعنے صفات حدوث اور سمات نقص و زوال
سے) اور نہین قبول کرتا مگر پاک مال کو (یعنے حلال کو) اور اللہ پاک نے مومنون کو وہی حکم کیا جو مرسلین
کو حکم کیا اور فرمایا اے رسولو کہاؤ پاکیزہ چیزین اور نیک عمل کرو مین تمہارے کامون کو جانتا ہون اور
فرمایا ای ایمان والو کہاؤ پاک چیزین جو ہم نے تم کو دین پہر ذکر کیا ایسے مرد کا جو کہ لنبے لنبے سفر
کرتا ہے اور گرد وغبار مین بہرا ہے اور پہر ہاتہہ آسمان کیطرف اوٹہاتا ہے اور کہتا اے
رب اے رب اور حالانکہ کہانا اوس کا حرام ہے اور پینا اسکا حرام ہے اور کپڑا اسکا حرام ہے اور غذا اوس کی
حرام ہے پہر اوسکی دعا کیونکر قبول ہو ف یہ حدیث بڑی جڑ ہے ایمان واسلام کی اور اس سے
معلوم ہوا کہ آدمی کو کہانا کپڑا گہر مکان سب حلال کمانا ضرور ہے ورنہ اسکی مقبولیت سے ہاتہہ دہونا چاہیے
اور معلوم ہوا کہ حرام خور بہی اللہ کو اوپر ہی جانتے ہین کہ دعا مین ہاتہہ آسمان کیطرف اوٹہاتے ہین پہر جو
اس کے بہی منکر ہین وہ حرام خورون سے بہی بدتر ہین اور حلال خورون سے بہی کہتر **باب**
الحث علی الصدقۃ ولو بشق تمرۃ او کلمۃ طیبۃ وانہا حجاب من النار ایک کہجور یا ایک
کام کی بات بہی صدقہ ہے اور دوزخ سے آڑ کرنے والا ہے عن عدی بن حاتم قال سمعت

النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ اَنْ يَّسْتَتِرَ مِنَ النَّارِ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَلْيَفْعَلْ
ترجمہ عدی نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جو کر سکے تم میں سے کہ بچے آگ سے
اگرچہ ایک کھجور کا ٹکڑا ہی دیکر ہو تو بھی کر گذرے ف یعنی اسکو بھی حقیر جانے اور خوشی سے بجا لاوے
کہ وہ بھی اگر مقبول ہو جاوے تو کافی ہے نجات کے لیے عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ اِلَّا سَيُكَلِّمُهُ اللّٰهُ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ تَرْجُمَانٌ
فَيَنْظُرُ اَيْمَنَ مِنْهُ فَلَا يَرٰى اِلَّا مَا قَدَّمَ وَيَنْظُرُ اَشْاَمَ مِنْهُ فَلَا يَرٰى اِلَّا مَا قَدَّمَ وَيَنْظُرُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلَا يَرٰى اِلَّا النَّارَ تِلْقَاءَ وَجْهِهٖ
فَاتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ زَادَ ابْنُ حُجْرٍ قَالَ الْاَعْمَشُ وَحَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ عَنْ خَيْثَمَةَ مِثْلَهُ وَزَادَ
فِيْهِ وَلَوْ بِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ وَقَالَ اِسْحَاقُ قَالَ الْاَعْمَشُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ خَيْثَمَةَ ترجمہ
عدی نے سنا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے ہر شخص کو اللہ تعالی سے بات کرنی ہوگی
اس طرح کہ اللہ کے اور اس کے بیچ میں کوئی ترجمہ کرنے والا نہ ہوگا اور آدمی داہنی طرف دیکھیگا تو
اس کے اگلے بچھلے عمل نظر آوینگے اور بائیں دیکھیگا تو وہی نظر آوینگے اور آگے دیکھیگا تو کچھ نہ سوجھے
گا سوا دوزخ کے جو اوس کے موہنہ کے سامنے ہوگی سو بچو آگ سے اگرچہ ایک کھجور کا ٹکڑا دیکر ہی ہو اور
دوسری روایت میں یہ زیادہ ہے کہ اگرچہ ایک پاکیزہ بات ہی کہکر ہو ف اس سے معلوم
ہوا کہ کلمہ طیبہ بھی سبب نجات کا ہے اور کلمہ طیبہ سے یا تو کلمہ توحید مراد ہے یا جو بات ایسی ہو کہ اس سے
کسی نیک بندہ کا جی خوش ہو اور وہ خوشی مباح یا مستحب ہو اور اس میں ترغیب ہے صدقہ کی اور
تعلیم ہے کہ صدقہ قلیل دینے میں آدمی عار نکرے اور نہ لینے والا اس سے شرماوے عَنْ عَدِيِّ
ابْنِ حَاتِمٍ قَالَ ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّارَ فَاَعْرَضَ وَاَشَاحَ ثُمَّ
قَالَ اتَّقُوا النَّارَ ثُمَّ اَعْرَضَ وَاَشَاحَ حَتّٰى ظَنَنَّا اَنَّهُ كَاَنَّمَا يَنْظُرُ اِلَيْهَا ثُمَّ قَالَ اتَّقُوا
النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ لَمْ يَذْكُرْ اَبُوْ كُرَيْبٍ كَاَنَّمَا وَقَالَ حَدَّثَنَا
اَبُوْ مُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ ترجمہ عدی نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذکر کیا دوزخ
کا اور موہنہ پھیر لیا اور بہت موہنہ پھیرا اور فرمایا بچو تم دوزخ سے پھر موہنہ پھیرا اور بہت موہنہ پھیرا یہانتک
کہ گمان کیا ہم نے کہ گویا وہ اسکی طرف دیکھ رہے ہیں پھر فرمایا بچو تم دوزخ سے اگرچہ ایک کھجور کا ٹکڑا دیکر ہو
اور یہ بھی نہ پاوے تو اچھی کوئی بات کہکر ہی اور ابوکریب کی روایت میں گویا کا لفظ نہیں ہے —

ف سبحان اللہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم اور طرز کلام تہا کہ صحبیون کو کمال خوف و خطر
دوزخ کا ہو جاوے اور شاید اللہ تعالی نے آپ کی سامنے دوزخ کر دی ہو یہ بہی کچہ بعید نہین اس لیے کہ دوزخ
اور جنت دونون موجود ہین اور جو موجود ہو اسکا دیکہنا محال نہین ہم نے ایسے لوگون کو دیکہا ہے جنہون
نے بارہا دوزخ اور جنت کی بیداری مین سیر کی ہے **عن** عدی بن حاتم رضی اللہ تعالی عنہ
عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ ذکر النار فتعوذ منہا واشاح بوجہہ ثلاث
مرات ثم قال اتقوا النار ولو بشق تمرۃ فان لم تجدوا فبکلمۃ طیبۃ **ترجمہ** عدی نے
کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوزخ کا ذکر کیا اور اوس سے پناہ مانگی اور تین بار مونہہ پہیرا اور فرمایا
بچو تم آگ سے اگرچہ ایک کہجور کا ٹکڑا دیکر ہو اور اگر وہ بہی نہ ملے تو اچہی بات کہکر **عن** منذر بن جریر
عن ابیہ رضی اللہ تعالی عنہ قال کنا عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی صدر النہار
قال فجاءہ قوم حفاۃ عراۃ مجتابی النمار او العباء متقلدی السیوف عامتہم من مضر
بل کلہم من مضر فتمعر وجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما رای بہم من
الفاقۃ فدخل ثم خرج فامر بلالا رضی اللہ تعالی عنہ فاذن واقام فصلی ثم خطب فقال
یا ایہا الناس اتقوا ربکم الذی خلقکم من نفس واحدۃ الی اخر الایۃ ان اللہ کان
علیکم رقیبا والایۃ التی فی الحشر اتقوا اللہ ولتنظر نفس ما قدمت لغد تصدق
رجل من دینارہ من درہمہ من ثوبہ من صاع برہ من صاع تمرہ حتی قال ولو بشق تمرۃ
قال فجاء رجل من الانصار بصرۃ کادت کفہ تعجز عنہا بل قد عجزت قال ثم تتابع الناس
حتی رایت کومین من طعام وثیاب حتی رایت وجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتہلل
کانہ مذہبۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سن فی الاسلام سنۃ حسنۃ
فلہ اجرہا واجر من عمل بہا بعدہ من غیر ان ینقص من اجورہم شیء ومن سن فی
الاسلام سنۃ سیئۃ کان علیہ وزرہا ووزر من عمل بہا من بعدہ من غیر ان ینقص
من اوزارہم شیء **ترجمہ** منذر بن جریر اپنے باپ سے روایت کرتے ہین کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے پاس تہے دن کے شروع مین سو کچہ لوگ آئے ننگے پیر ننگے بدن گلے مین چمڑے کے کفنیان ڈالی
ہوئی یا چمڑے کی عبائین پہنی ہوئی اپنی تلوارین لٹکائی ہوئی اکثر بلکہ سب ان مین قبیلہ مضر کے لوگ

تہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ بدل گیا اون کے فقر و فاقہ کو دیکھکر اور آپ اندر گئے پہر باہر آئے
(یعنے پریشان ہوگئے) سبحان اللہ کیا شفقت تہی اور کیسی ہمدردی تہی) اور بلال کو حکم فرمایا کہ اذان
کہو اور تکبیر کہی اور نماز پڑہی اور خطبہ پڑہا اور یہ آیت پڑہی کہ اے لوگو ڈرو اللہ سے جس نے تم کو بنایا ایک جان
سے (یہ اس لیے پڑہی کہ معلوم ہو کہ ساری بنی آدم آپس مین بہن بہائی ہین) اِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَلَیْکُمْ رَقِیْبًا
تک پہر سورۂ حشر کی آیت پڑہی اے ایمان والو ڈرو اللہ سے اور غور کرو کہ تمنے اپنی جانون کے لیے
کیا بہیج رکہا ہے جو کل کام آوے (پہر تو صدقات کا بازار گرم ہوا) اور کسینے اشرفی کسی نے درہم کسی نے
کپڑا کسی نے ایک گیہون کسینے ایک صاع کہجور دینا شروع کیے یہانتک کہ آپ نے فرمایا ایک ٹکڑا ہی
کہجور کا ہو (جب ہی لاؤ) پہر انصار مین سے ایک شخص ایک توڑا لایا کہ اسکا ہتہ تہکا جاتا تہا بلکہ تہک گیا
تہا (واہ واہ شاباش جوان مرد اللہ ایسی ہی توفیق دے سب مسلمانون کو) پہر تو لوگون نے تار باندہ دیا یہانتک
کہ مین نے دو ڈہیر دیکہے کہانے اور کپڑے کے اور یہانتک (صدقات جمع ہوئے) کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک کو مین دیکہتا تہا کہ چمکنے لگا تہا گویا کہ سونے کا ہو گیا جیسے کندن پہر فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے اسلام مین آکر نیک بات (یعنے کتاب وسنت کی بات) جاری
کی اوس کے لیے اپنے عمل کا بہی ثواب ہی اور جو لوگ اس کے بعد عمل کرین (اوسکی دیکہا دیکہی) اون کا
بہی ثواب ہی اور بغیر اسکے کہ ان لوگون کا کچہ ثواب گہٹے اور جس نے اسلام مین آکر بری چال ڈالی (یعنے
جس سے کتاب وسنت نے روکا ہے) اوس کے اوپر اوس کے عمل کا بہی بار ہے اور اون لوگون کا بہی جو
اوس کے بعد عمل کرین بغیر اس کے کہ اون لوگون کا بار کچہ گہٹے **ف** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشی
لوگون کی ہمدردی دیکہہ کر ہوئی اور غریبون کی پرورش اور لوگون کا خرچ کرنا بے دریغ اللہ کی راہ مین
اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمانبرداری اور مسلمانون کی شفقت اپنے بہائیون پر دیکہہ کر اور ایسے
مقام مین ہر مسلمان کو شادی مبارک چاہیے اور اس حدیث سے اہل بدعت جنکو مذاق حدیث نہین ہے
اپنی احداث بدعات پر استدلال کرتے ہین اور کہتے ہین کہ یہ روایت مخصص ہے کل بدعۃ ضلالۃ کی اور
مراد اس سے محدثات باطلہ ہین اور بدعۃ مذمومہ اور غرض اون کی یہ ہے کہ جو بدعات اپنے نفس کے
موافق ہون انکو اس کلیہ سے خارج کر کے جاری رکہین حالانکہ یہ استدلال اور تقریر اون کے محض باطل
ہے کئی وجہ سے اول یہ کہ یہان حضرت نے کسی نئے احداث کا ذکر نہین کیا جو یہ حدیث احداث کی

مختص ہو تا ثانیاً یہ کہ صحابہ نے اُسوقت کوئی نئی بات نہین کی تہی کہ جسپر آپنے یہ فرمایا ہو پس اس سے نئی بات مراد لینا محض سیاق وسیاق کلام سے موہنہ موڑنا ہے ثالثاً یہ کہ سن درسنت کے معنی طریقہ مسلوکہ مین لغت مین نہ احداث امر جدید تو اب اس حدیث مین دہی طریقہ مسلوکہ کو جاری کر دینا مراد ہے نہ یہ کہ کوئی نئی بات نکالنا رابعاً یہ کہ صدہا حدیثون مین احداث اور بدعت کی برائی آئی ہے پہر اس مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسکو حسن کیون فرماتے اور جب یہ بات ثابت ہو چکی تو اب یہ سمجھنا چاہیے کہ جو سنتین اور مستحبات ایسی ہین کہ جن پر لوگون نے التفات اور عمل چھوڑ دیا اس پر جس نے عمل جاری کیا وہ سنت حسنہ کا جاری کرنا ہوا اور اسیطرح جو مکروہات ومحرمات شرعی کے ترویج کرنے لگا وہ قول ثانی مین داخل ہو اس صورت مین کل محدثہ بدعۃ کی تاویل بھی نہین کرنی پڑتی اور نہ کلام شارع مین منافات لازم آتی ہے اب باقی رہی وہ امور جو بعد سلف صالحین کے بضرورت جاری ہوئے جیسے کلام اللہ کے اعراب وغیرہ ان کو بدعت کہنا بھی بے ادبی ہے بلکہ بضرورت شرعی ان کو ملحق بالسنۃ کہنا چاہیے اسی طرح جو امور بعینہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور خیر القرون مین پائے گئے وہ سنت اور جنکا نظیر پایا گیا اور بعینہ نہ پائے گئے وہ ملحق بالسنۃ کہہ جاوین تو نہ منافات کلام شارع مین آتی ہے نہ کسی کلیہ کی تاویل کرنی پڑتی ہے اور نہ خرابیان لازم آتی ہین وذلک تحقیق انیق **عَنْ** مُنْذِرِ بْنِ جَرِيرٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدْرَ النَّهَارِ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ جَعْفَرٍ وَفِي حَدِيثِ مُعَاذٍ مِنَ الزِّيَادَةِ قَالَ ثُمَّ صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ خَطَبَ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اس روایت مین اتنی بات زیادہ ہے کہ پہر آپنے ظہر کی نماز پڑہی اور خطبہ پڑھا **عَنْ** الْمُنْذِرِ بْنِ جَرِيرٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَاهُ قَوْمٌ مُجْتَابِي النِّمَارِ وَسَاقُوا الْحَدِيثَ بِقِصَّتِهِ وَفِيهِ فَصَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ صَعِدَ مِنْبَرًا صَغِيرًا فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ اللَّهَ أَنْزَلَ فِي كِتَابِهِ يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ **ترجمہ** منذر بن جریر نے وہی روایت کی اتنی بات زیادہ ہے کہ پہر آپ نے ظہر پڑہی اور چھوٹے منبر پر چڑہے اور اللہ تعالی کی حمد وثنا کی اور اما بعد کہا اور فرمایا کہ اللہ تعالے نے اپنی کتاب مین اوتارا ہے آخر حدیث تک۔ **عَنْ** جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ جَاءَ نَاسٌ مِنَ الْأَعْرَابِ إِلَى

منیحہ عرب میں کہتے ہیں دودہ والے جانور کو چند روز دینا کہ پھر دودہ پیکر پھیر دیں یا بالکل ہی دے ڈالنا کہ پھر نہ پھیرے عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى فَذَكَرَ خِصَالًا وَقَالَ مَنْ مَنَحَ مَنِيحَةً غَدَتْ بِصَدَقَةٍ وَرَاحَتْ بِصَدَقَةٍ صَبُوحِهَا وَغَبُوقِهَا ترجمہ ابی ہریرہ نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ آپ نے کئی باتوں سے منع فرمایا اور فرمایا کہ جس نے منیحہ دیا اوس کے لیے ایک صدقہ کا ثواب صبح کو ہوا ایک شام کو صبح کا صبح کے پینے سے اور شام کا شام کے دودہ پینے سے

باب مَثَلِ الْمُنْفِقِ وَالْبَخِيلِ ۔ سخی اور بخیل کے مثال میں

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الْمُنْفِقِ وَالْمُتَصَدِّقِ كَمَثَلِ رَجُلٍ عَلَيْهِ جُنَّتَانِ أَوْ جُبَّتَانِ مِنْ لَدُنْ ثُدِيِّهِمَا إِلَى تَرَاقِيهِمَا فَإِذَا أَرَادَ الْمُنْفِقُ وَقَالَ الْآخَرُ فَإِذَا أَرَادَ الْمُتَصَدِّقُ أَنْ يَتَصَدَّقَ سَبَغَتْ عَلَيْهِ أَوْ مَدَّتْ وَإِذَا أَرَادَ الْبَخِيلُ أَنْ يُنْفِقَ قَلَصَتْ عَلَيْهِ وَأَخَذَتْ كُلُّ حَلْقَةٍ مَوْضِعَهَا حَتَّى تُجِنَّ بَنَانَهُ وَتَعْفُوَ أَثَرَهُ قَالَ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ فَقَالَ يُوَسِّعُهَا وَلَا تَتَّسِعُ ترجمہ ابو ہریرہ نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ فرمایا مثال خرچ کرنے والے کی اور صدقہ دینے والے کی (یہاں راوی سے غلطی ہوئی اور صحیح یہ ہے کہ مثال بخیل کی اور صدقہ دینے والے کی) مانند اس شخص کی ہے کہ اوپر اوس کے دو کرتے ہوں یا دو زرہیں (راوی کو شک ہے مگر دو زرہیں صحیح ہے) اون دونوں کی چہاتی سے گلے تک پہر جب خرچ کرنے والا چاہے اور دوسرے راوی نے کہا کہ جب صدقہ دینے والا صدقہ دینا چاہے تو وہ زرہ کشادہ ہو جاوے اور اس کے سارے بدن پہ پہیل جاوے (یعنی اسی طرح صدقہ دینے والے کا دل کشادہ ہوتا ہے اور جی کہول کر خدا کی راہ میں خرچ کرتا ہے) اور جب بخیل خرچ کرنا چاہے تو وہ زرہ اوس پر تنگ ہو جاوے اور ہر حلقہ اپنی جگہہ پر پھنس جاوے یہانتک کہ ڈہانپ لیوے اوس کے پوروں تک کو اور مٹا دیوے اس کے قدموں کی نشان کو جو زمین پہ ہوں اور ابوہریرہ نے کہا کہ وہ اسکو کشادہ کرنا چاہتا ہے مگر کشادہ نہیں ہوتا ف یہ فقرہ یہانتک کہ ڈہانپ لیوے اوس کے پوروں کو اور مٹا دیوے اوسکے نشان قدم کو) یہ سخی کے شان میں ہے کہ اسکی زرہ اتنی کشادہ ہو جاتی ہے مگر یہ راوی سے غلطی ہوئی کہ اس نے بخیل کی شان میں ذکر کر دیا اور اسکے بعد کا فقرہ کہ اسکو کشادہ کرنا چاہتا ہے مگر کشادہ نہیں ہوتا یہ بخیل کی شان میں ہے جیسے اگلی روایت میں ہے

ذکر ہے عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ ضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ مَثَلَ الْبَخِیْلِ وَالْمُتَصَدِّقِ کَمَثَلِ رَجُلَیْنِ عَلَیْهِمَا جُنَّتَانِ مِنْ حَدِیْدٍ قَدِ اضْطُرَّتْ
اَیْدِیْهِمَا اِلٰی ثُدِیِّهِمَا وَتَرَاقِیْهِمَا فَجَعَلَ الْمُتَصَدِّقُ کُلَّمَا تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ انْبَسَطَتْ
عَنْهُ حَتّٰی تُغَشِّیَ اَنَامِلَهٗ وَتَعْفُوَ اَثَرَهٗ وَجَعَلَ الْبَخِیْلُ کُلَّمَا هَمَّ بِصَدَقَةٍ قَلَصَتْ وَ
اَخَذَتْ کُلُّ حَلْقَةٍ مَکَانَهَا قَالَ فَاَنَا رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ
بِاِصْبَعِهٖ فِیْ جَیْبِهٖ فَلَوْ رَاَیْتَهٗ یُوَسِّعُهَا وَلَا تَوَسَّعُ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بخیل اور صدقہ دینے والے کی مثال بیان فرمائی کہ انکی مثال دو آدمیون
کی سی ہے کہ اون دونون پر دو زرہین ہون لوہے کی کہ اون دونون کے ہاتھ انکی چھاتیون مین بندھے
ہون اور ان کے گلون مین پھر صدقہ دینے والا جب ارادہ کرے صدقہ دینے کا تو وہ زرہ اوسکی کشادہ
ہوجاوے یہانتک کہ اسکی پورون کو ڈہانپ لے (اور اوس کے ہاتھ بھی کھل جاوین اسکی کشادہ ہونیسے)
اور اُس کے قدم کے نشان جو زمین پر ہون اوسکو بھی مٹاوے (یعنے سخی کے عیب سخاوت سے
ڈہنپ جاتے ہین یا گناہ معاف ہوجاتے ہین اور وہ زرہ گویا زمین پر لٹکتی ہے کہ اوس کے قدمون
کے نشانون کو مٹاتی ہے) اور بخیل کا حال ایسا ہے کہ جب ارادہ کرتا ہے صدقہ کا زرہ اوسکی تنگ
ہوجاتی ہے اور ہر حلقہ اس کا اپنی جگہہ پر پہنس جاتا ہے اور کہا راوی نے کہ مین نے دیکھا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ اپنے گریبان مین ہاتھ سے اشارہ کرتے تھے (تاکہ سامعین کے ذہن مین
اوس کے تنگ ہونے کی تصویر بن جاوے) اور اگر تم ان کو دیکھتے تو کہتے کہ وہ کشادہ کرنا چاہتے تھے
اور زرہ کشادہ نہ ہوتی تھی **ف** اس حدیث سے ثابت ہوا کرتا پہننا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور
بخاری نے یہی باب بنایا ہے کہ گریبان کرتے کا سینہ پر رکھنا چاہیے اس لیے کہ اس قصہ سے ایسا ہی
کرنا آپ کا معلوم ہوتا ہے **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْبَخِیْلِ وَالْمُتَصَدِّقِ مَثَلُ رَجُلَیْنِ عَلَیْهِمَا جُنَّتَانِ مِنْ حَدِیْدٍ اِذَا
هَمَّ الْمُتَصَدِّقُ بِصَدَقَةٍ اتَّسَعَتْ عَلَیْهِ حَتّٰی تُعَفِّیَ اَثَرَهٗ وَاِذَا هَمَّ الْبَخِیْلُ بِصَدَقَةٍ
تَقَلَّصَتْ عَلَیْهِ وَانْضَمَّتْ یَدَاهُ اِلٰی تَرَاقِیْهِ وَانْقَبَضَتْ کُلُّ حَلْقَةٍ اِلٰی صَاحِبَتِهَا قَالَ
فَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ فَیَجْهَدُ اَنْ یُّوَسِّعَهَا فَلَا یَسْتَطِیْعُ ترجمہ

ابوہریرہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بخیل اور صدقہ دینے والے کی مثال ایسی ہے
جیسے دو آدمی کہ ان پر زرہ ہو لوہے کی پھر جب سخی نے چاہا صدقہ دیوے زرہ اوسکی کشادہ ہو گئی یہانتک
کہ اوس کے قدموں کا اثر مٹانے لگی اور جب بخیل نے چاہا کہ صدقہ دیوے وہ تنگ ہو گئی اور اس کے ہاتھ
اس کے گلے میں پھنس گئے اور ہر حلقہ اپنے دوسرے حلقہ میں کس گیا راوی نے کہا میں نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ فرماتے تھے پھر وہ کوشش کرتا ہے کہ کشادہ ہو مگر وہ نہیں کشادہ ہوتی

باب ثُبُوتِ اَجْرِ الْمُتَصَدِّقِ وَاِنْ وَقَعَتِ الصَّدَقَةُ فِیْ یَدِ فَاسِقٍ وَنَحْوِهٖ صدقہ دینے
والے کو ثواب ہے اگرچہ صدقہ فاسق وغیرہ کو پہونچے **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ
النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لَاَتَصَدَّقَنَّ اللَّیْلَةَ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهٖ
فَوَضَعَهَا فِیْ یَدِ زَانِیَةٍ فَاَصْبَحُوْا یَتَحَدَّثُوْنَ تُصُدِّقَ اللَّیْلَةَ عَلٰی زَانِیَةٍ قَالَ اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ
عَلٰی زَانِیَةٍ لَاَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهٖ فَوَضَعَهَا فِیْ یَدِ غَنِیٍّ فَاَصْبَحُوْا یَتَحَدَّثُوْنَ
تُصُدِّقَ اللَّیْلَةَ عَلٰی غَنِیٍّ قَالَ اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلٰی غَنِیٍّ لَاَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهٖ
فَوَضَعَهَا فِیْ یَدِ سَارِقٍ فَاَصْبَحُوْا یَتَحَدَّثُوْنَ تُصُدِّقَ عَلٰی سَارِقٍ فَقَالَ اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ
عَلٰی زَانِیَةٍ وَعَلٰی غَنِیٍّ وَعَلٰی سَارِقٍ فَاُتِیَ فَقِیْلَ لَهٗ اَمَّا صَدَقَتُكَ فَقَدْ قُبِلَتْ اَمَّا الزَّانِیَةُ
فَلَعَلَّهَا تَسْتَعِفُّ بِهَا عَنْ زِنَاهَا وَلَعَلَّ الْغَنِیَّ یَعْتَبِرُ فَیُنْفِقُ مِمَّا اَعْطَاهُ اللّٰهُ وَلَعَلَّ السَّارِقَ
یَسْتَعِفُّ بِهَا عَنْ سَرِقَتِهٖ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا کہ ایک
شخص نے کہا میں آج کی رات کچھ صدقہ دوں سو وہ اپنا صدقہ لیکر نکلا (یہ صدقہ کو چھپانا منظور تھا کہ رات کو
لیکر نکلا) اور ایک زناکار عورت کے ہاتھ میں دیدیا پھر صبحکو لوگ چرچا کرنے لگے کہ آج کی رات ایک شخص
زناکار کے ہاتھ صدقہ دے گیا اوس نے کہا یا اللہ تیرے کو ہیں سب خوبیاں کہ میرا صدقہ زناکار کو جا پڑا
اور پھر اوس نے کہا کہ آج اور صدقہ دوں پھر نکلا اور ایک غنی مالدار کو دیدیا اور لوگ صبحکو چرچا
کرنے لگے کہ آج کوئی مالدار کو صدقہ دیگیا اوس نے کہا اللہ تجھی کو ہیں سب خوبیاں میرا صدقہ مالدار کے
ہاتھ جا پڑا تیسرے دن پھر اوس نے کہا کہ میں صدقہ دوں اور وہ نکلا اور صدقہ ایک چور کے ہاتھ میں دیدیا
اور صبحکو لوگ چرچا کرنے لگے کہ آج کوئی چور کو صدقہ دے گیا اوس نے کہا اللہ تجھی کو ہیں سب خوبیاں میرا
صدقہ زناکار عورت اور مالدار مرد اور چور کے ہاتھ میں جا پڑا پھر اس کے پاس ایک شخص آیا (یعنی

فرشتہ یا نبی اوس زمانے کے علیہ السلام) اور اس نے کہا کہ تیرے سب صدقے قبول ہو گئے زناکار عورت کا
تو اس نظر سے کہ شاید وہ اوس دن زنا سے باز رہی ہو اسلیے کہ پیٹ کے لیے زنا کرتی تھی) اور غنی اسکا اسلیے
قبول ہوا کہ شاید اوسے شرم آوے اور عبرت ہو کہ اور لوگ صدقہ دیتے ہیں لاؤ میں بھی دون اور
وہ خرچ کرے اللہ تعالے کے دیے ہوئے مال سے اور چور کا صدقہ اس لیے کہ شاید وہ اس شب کو چوری ہی
نہ کرے اس لیے کہ آج کا خرچ تو ہو گیا) **ف** یہ صدقہ نفل تھا کہ اس میں جسکا کلیجہ تر ہو ثواب ہی مگر
زکوٰۃ فرض غنی کو دے گا تو زکوٰۃ ادا نہ ہو گی **باب** اَجْرِ الْخَازِنِ الْاَمِيْنِ وَالْمَرْاَةِ اِذَا تَصَدَّقَتْ
مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا غَيْرَ مُفْسِدَةٍ بِاِذْنِهِ الصَّرِيْحِ اَوِ الْعُرْفِيِّ خازن امانت دار اور عورت کو صدقہ
کا ثواب ملنا جب وہ اپنے شوہر کی اجازت سے خواہ صاف اجازت ہو یا دستور کے راہ سے اجازت ہو صدقہ دیوے **عَنْ**
اَبِيْ مُوْسٰى اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْخَازِنَ الْمُسْلِمَ الْاَمِيْنَ الَّذِيْ يُنْفِذُ وَ
رُبَّمَا قَالَ يُعْطِيْ مَا اُمِرَ بِهِ فَيُعْطِيْهِ كَامِلًا مُوَفَّرًا طَيِّبَةً بِهِ نَفْسُهُ فَيَدْفَعُهُ اِلَى
الَّذِيْ اُمِرَ لَهُ بِهِ اَحَدُ الْمُتَصَدِّقَيْنِ **ترجمہ** ابو موسیٰ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم نے فرمایا کہ جو خزانچی مسلمان امانت دار ہو جو خرچ کرتا ہو اور کبھی فرمایا دیتا ہو جسکا حکم ہوا ہو
اور پوری رقم دیتا ہو (یعنے تحریر یا رشوت نکالتا ہو) اور پوری چیز دیتا ہو اپنے دل کی خوشی کے
ساتھ اور جسکو حکم ہوا ہو اوس کو پہونچا دے وہ بھی ایک صدقہ دینے والا ہے **عَنْ** عَائِشَةَ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَنْفَقَتِ الْمَرْاَةُ مِنْ
طَعَامِ بَيْتِهَا غَيْرَ مُفْسِدَةٍ كَانَ لَهَا اَجْرُهَا بِمَا اَنْفَقَتْ وَلِزَوْجِهَا اَجْرُهُ بِمَا كَسَبَ
وَلِلْخَازِنِ مِثْلُ ذٰلِكَ لَا يَنْقُصُ بَعْضُهُمْ اَجْرَ بَعْضٍ شَيْئًا **ترجمہ** حضرت عائشہ ام المومنین رضی
اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب عورت اپنے گھر کے اناج سے
خرچ کرے بغیر فساد کے (یعنے جتنا دستور ہے جیسے فقیر کو ٹکڑا یا سائل کو ایک مٹھی جس میں شوہر کی رضا عادۃً سے
معلوم ہوتی ہے) تو ہو گا اسکو ثواب اوس کے خرچ کرنے کا اور شوہر کو اس کے کمانے کا اور خزانچی کو بھی
اسی کی مثل کہ ایک کے ثواب سے دوسرے کا ثواب نہ گھٹے گا (یعنے ہر ایک کو خداوند تعالیٰ ایک ثواب دیگا)
نہ یہ کہ ایک کے ثواب سے دوسرے کو شریک کر دے **عَنْ** مَنْصُوْرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ مِنْ طَعَامِ زَوْجِهَا
ترجمہ منصور نے اسی اسناد سے روایت کی فرق اتنا ہے کہا طعام خاوند اپنے سے **عَنْ** عَائِشَۃَ

قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَنْفَقَتِ الْمَرْاَۃُ مِنْ بَیْتِ زَوْجِھَا غَیْرَ مُفْسِدَۃٍ کَانَ لَھَا اَجْرُھَا وَلَہٗ مِثْلُہٗ بِمَا اکْتَسَبَ وَلَھَا بِمَا اَنْفَقَتْ وَلِلْخَازِنِ مِثْلُ ذٰلِکَ مِنْ غَیْرِ اَنْ یَّنْقُصَ مِنْ اُجُوْرِھِمْ شَیْئًا ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہو کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب عورت اپنے خاوند کے گھر سے خرچ کرے بغیر فساد کے تو ہوگا واسطے عورت کے اجر اوسکا اور واسطے خاوند کے مثل اُس کی بہ سبب کمانے اس کے کے اور واسطے عورت کی بہ سبب خرچ کرنے اس کے کے ۔ اور خزانچی کو بھی مثل اسکی سوا اس بات کے کہ کم کیا جاوے اجر اون کے سے کوئی چیز حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَہٗ ترجمہ اعمش سے اسکی مثل مروی ہوا عَنْ عُمَیْرٍ مَوْلٰی اٰبِی اللَّحْمِ قَالَ کُنْتُ مَمْلُوْکًا فَسَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَتَصَدَّقُ مِنْ مَالِ مَوَالِیَّ بِشَیْءٍ قَالَ نَعَمْ وَالْاَجْرُ بَیْنَکُمَا نِصْفَانِ ترجمہ عمیر جو غلام آزاد ہین ابی اللحم کے انہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ مین اپنے مالکون کے مال سے کچھ صدقہ دون تو آپ نے فرمایا ہان اور ثواب اوس کا تم دونون کو ہی آدھا آدھا **ف** ابی اللحم کے معنے گوشت سے انکار کرنے والا یہ صحابی تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور نام اون کا عبد اللہ تہا یا خلف یا حویرث اور انہون نے ایام جاہلیت مین قبل اسلام کے اون جانورون کا گوشت کہانا چہوڑ دیا تہا جو بتون کے اوپر چڑہائے جاتے تہے اور یہ حنین مین شہید ہوئے **لطیفہ** سبحان اللہ صحابہ کا کیا حال تہا کہ قبل اسلام بہی ایک فطری تقوے رکہتے تہے ایک زمانہ کے مسلمان ہین کہ سیکڑون بکرے شیخ سدو کے ہضم کر جاتے ہین اور ڈکار تک بہی نہین لیتے عَنْ عُمَیْرٍ مَوْلٰی اٰبِی اللَّحْمِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ اَمَرَنِیْ مَوْلَایَ اَنْ اُقَدِّدَ لَحْمًا فَجَاءَنِیْ مِسْکِیْنٌ فَاَطْعَمْتُہٗ مِنْہُ فَعَلِمَ بِذٰلِکَ مَوْلَایَ فَضَرَبَنِیْ فَاَتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَذَکَرْتُ ذٰلِکَ لَہٗ فَدَعَاہُ فَقَالَ لِمَ ضَرَبْتَہٗ فَقَالَ یُعْطِیْ طَعَامِیْ بِغَیْرِ اَنْ اٰمُرَہٗ قَالَ الْاَجْرُ بَیْنَکُمَا ترجمہ عمیر سے جو غلام آزاد ہین ابی اللحم کے انہون نے کہا مجھے حکم دیا میرے مالک نے کہ گوشت سکہاون اور ایک فقیر آگیا سو مین نے اسے کہانے کے موافق دیدیا اور جب مالک کو خبر ہوئی تو مجھے مارا اور مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ سے ذکر کیا سبحان اللہ آپ امان تہے یتیمون اور بیوون اور مظلومون کے آپ نے انکو بلایا اور فرمایا اسکو کیون مارا انہون نے عرض کی کہ یہ میرا کہانا میرے بغیر حکم کے

دے دیتا ہے تو آپ نے فرمایا تو ثواب تم دونوں کو ہے **ف** غرض اذن دو طرح کا ہے ایک تو زبان سے مالک
نے یا شوہر نے کہدیا ہو کہ اس سائل کو یہ دیدو یا عادت سے مالک اور شوہر کے معلوم ہو کہ وہ سائل اور فقیر
کے دینے سے ناراض نہین ہوتا یہ اذن عرفی ہے غرض جب تک ان دونون قسم مین سے کسی قسم کا
اذن نہ ہو تو اوس کے مال مین دوسرے کو خواہ بی بی ہو یا لونڈی غلام تصرف روا نہین اور عمیر سے
جو یہ فعل واقعہ ہوا تو انکو خیال ہوا کہ مولی اس سے مانع نہون گے اسی خیال سے دیدیا بعد معلوم ہوا کہ
وہ راضی نتھی اس لیے عمیر کو اجر ہوا کہ انہون نے مولی کی رضامندی کے خیال سے کیا تہا اور ثواب
دونون کو ہے اس سے مراد یہ ہے کہ دونوں کو الگ الگ ثواب ہو نہ یہ کہ ایک ہی ثواب مین دونون کا حصہ
ہے جیسا ظاہر سے مفہوم ہوتا ہے اور یہی تاویل اس حدیث کی معتبر ہے **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ
اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنْ مُحَمَّدٍ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ اَحَادِیْثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَصُمِ الْمَرْاَةُ وَبَعْلُهَا شَاهِدٌ اِلَّا بِاِذْنِهٖ وَلَا تَاْذَنْ فِیْ بَیْتِهٖ وَهُوَ شَاهِدٌ
اِلَّا بِاِذْنِهٖ وَمَا اَنْفَقَتْ مِنْ كَسْبِهٖ مِنْ غَیْرِ اَمْرِهٖ فَاِنَّ نِصْفَ اَجْرِهٖ لَهٗ **ترجمہ** ابو ہریرہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت
کی اور کئی حدیثین ذکر کین اون مین سے یہ بھی ہے کہ آپ نے فرمایا کوئی عورت روزہ (نفل) نہ رکھے اور
شوہر اسکا حاضر ہو مگر اس کے حکم سے اور نہ اوس کے گھر مین کسی (اپنے محرم کو) آنے دے جب وہ حاضر
ہو مگر اس کے حکم سے (پہر جب وہ حاضر نہ ہو تو بدرجہ اولی اوس کے بغیر حکم اور رضا کے جو پہلے سے
معلوم نہ ہو چکی ہو کسیکو آنے نہ دینا چاہیے) اور جو خرچ کرتی ہے اسکی کمائی سے بغیر اوس کے حکم
(خاص) کے (اگرچہ حکم عرفی موجود ہے) تو اس مین سے بھی اوسکے مرد کو آدہا ثواب ہے (یعنے مرد
کو کمانے کا عورت کو دینے کا) **ف** یعنے نامحرم کو آنے دینا ہی نہ چاہیے اور محرم کو جب شوہر
نہو تو آنا جانا منع ہے رہا جب وہ حاضر ہو یعنے گھر مین ہو یا شہر مین اور اس کی مرضی بھی معلوم
ہو تو مضائقہ نہین اور روزہ سے جسکی دن معین نہین جیسے قضا کے روزے یا نفل کے سوا رمضان
کے اور یہ نہی روزے سے شافعیہ کے نزدیک نہی تحریمی ہے یعنے جب تک شوہر اجازت نہ دے تو ایسا
روزہ حرام ہے اور سبب اسکا یہ ہے کہ مرد کو ہر وقت حق ہے کہ جب چاہے اس سے صحبت کرے
اور عورت کو ضرور ہے کہ اوس کی فرمانبرداری کرے بغیر تاخیر و تامل کے اور روزہ کے سبب سے اسکا خیر
مین خلل واقعہ ہوتا ہے لہذا بغیر اوس کے حکم کے جائز نہین سبحان اللہ اس شریعت عزّہ اور ملت بیضا

مین ہرایک کے حق کی کیا رعایت ہی واہ واہ) **باب** فَضْلِ مَنْ ضَمَّ اِلَى الصَّدَقَةِ غَيْرَهَا مِنْ اَنْوَاعِ الْبِرِّ صدقہ سے اور چیز ملانے کا بیان **عَنْ** اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَنْفَقَ زَوْجَيْنِ مِنْ مَالِهِ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ نُوْدِيَ فِي الْجَنَّةِ يَا عَبْدَ اللّٰهِ هٰذَا خَيْرٌ فَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الصَّلٰوةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّلٰوةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الْجِهَادِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الْجِهَادِ وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الصَّدَقَةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الصِّيَامِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الرَّيَّانِ قَالَ اَبُوْ بَكْرِ الصِّدِّيْقُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا عَلٰى اَحَدٍ يُّدْعٰى مِنْ تِلْكَ الْاَبْوَابِ مِنْ ضَرُوْرَةٍ فَهَلْ يُدْعٰى اَحَدٌ مِّنْ تِلْكَ الْاَبْوَابِ كُلِّهَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ وَاَرْجُوْ اَنْ تَكُوْنَ مِنْهُمْ **ترجمہ** ابو ہریرہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے خرچ کیا ایک جوڑا (یعنے دو پیسے یا دو روپیہ یا دو اشرفی) اپنے مال سے اللہ کی راہ میں پکارا جاوے گا جنت میں کہ اے بندہ اللہ کے یہاں آ تیرے لیے یہاں خیر وخوبی ہے پھر جو نماز کا عاشق ہے وہ نماز کے دروازے سے پکارا جائیگا اور جو جہاد کا عاشق ہے وہ جہاد کے دروازے سے اور جو صدقہ کا وہ صدقہ کے دروازے سے اور جو روزہ کا وہ ریان کے دروازے سے ابوبکر نے عرض کی کہ اے رسول اللہ کے جو ایک دروازے سے پکارا جاویگا اسکو کیا کام کہ ناظر رہے کیا کوئی ایسا ہو جو سب دروازون سے پکارا جاویگا آپ نے فرمایا کہ ہان اور مین (اللہ کے فضل سے) امید رکھتا ہون کہ تم انہی مین ہو **ف** یون تو ہر مومن سب قسم کی نیکیان بجالاتا ہے مگر ہر شخص کی طبیعت مین ایک قسم کی نیکی کا شوق ذوق زیادہ ہوتا ہے جیسے بہادر کو جہاد کا سخی کو صدقہ کا تو وہ اسے نیکی والون مین گنا جاوے گا اور اس حدیث نے کمر توڑ دی روافض کی جو طعن کرتے ہین ابوبکر صدیق پر یعنے یہ صاف نص اور تصریح ہے اس کی کہ خاتمہ آپ کا حسن اور خوبی پر ہوگا اور جنت مین ہر دروازے کے لوگ مشتاق ہون گے کہ آپ ادھر سے آوین تو ہم کو فخر ہووے پھر جو جنت والون کے باعث افتخار ہو مرا جانے وہ آفت نار مین پڑ کر خوار ہو اور ریان کے معنے سیر وآسودہ اور خنک کر دینے والا چونکہ روزہ دار بھوکے پیاسے رہتے ہین اس لیے وہ دروازہ ان کے لیے خاص ہوا **عَنْ** الزُّهْرِيِّ بِاِسْنَادِ يُوْنُسَ وَمَعْنٰى حَدِيْثِهِ **ترجمہ** زہری سے یہی معنے مروی ہوا **عَنْ** اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَنْفَقَ زَوْجَيْنِ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ دَعَاهُ خَزَنَةُ الْجَنَّةِ كُلُّ خَزَنَةِ بَابٍ اَیْ فُلُ هَلُمَّ

فَقَالَ اَبُوْبَکْرٍ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ ذَاکَ الَّذِیْ لَاتَوٰی عَلَیْہِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ لَاَرْجُوْا اَنْ تَکُوْنَ مِنْھُمْ **ترجمہ** روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے ایک جوڑا خرچ کیا اللہ کی راہ میں بلاتے ہیں اوس کو سب خزانچی جنت کے ہر دروازے کے اور کہتے ہیں کہ اے فلانے آؤ تو ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ ایسے شخص پر تو پھر کوئی خرابی نہیں آنے کی یا ایسے شخص کو تو کچھ مشکل نہیں آپ نے فرمایا میں امید رکھتا ہوں کہ تم بھی ان میں ہو (یعنے سب دروازوں سے جنت کو پکارے جاؤ) **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَصْبَحَ مِنْکُمُ الْیَوْمَ صَائِمًا قَالَ اَبُوْبَکْرٍ اَنَا قَالَ فَمَنْ تَبِعَ مِنْکُمُ الْیَوْمَ جَنَازَۃً قَالَ اَبُوْبَکْرٍ اَنَا قَالَ فَمَنْ اَطْعَمَ مِنْکُمُ الْیَوْمَ مِسْکِیْنًا قَالَ اَبُوْبَکْرٍ اَنَا قَالَ فَمَنْ عَادَ مِنْکُمُ الْیَوْمَ مَرِیْضًا قَالَ اَبُوْبَکْرٍ اَنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا اجْتَمَعْنَ فِیْ امْرِءٍ اِلَّا دَخَلَ الْجَنَّۃَ **ترجمہ** ابوہریرہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کون تم میں سے آج روزہ دار ہے ابوبکر نے کہا میں آپ نے فرمایا کون جنازہ کے ساتھ گیا ابوبکر نے کہا میں آپ نے فرمایا کس نے مسکین کو آج کھانا کھلایا ہے ابوبکر نے کہا میں آپ نے فرمایا کون آج مریض کی عیادت کو گیا تھا ابوبکر نے کہا میں تب رسول اللہ صلعم نے فرمایا یہ سب کام ایک شخص میں جب جمع ہوتے ہیں تو وہ ضرور جنت میں جاتا ہے **ف** اس حدیث میں بعضے جاہل واعظ جو جمعہ کے دن کی قید لگاتے ہیں وہ محض بے اصل ہے

بَابُ الْحَثِّ عَلَی الْاِنْفَاقِ وَکَرَاھَۃِ الْاِحْصَاءِ باب خرچ کرنے کی فضیلت اور گنکر رکھنے کی کراہت میں **عَنْ** اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِیْ بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْفِقِیْ اَوِ انْضَحِیْ اَوِ انْفَحِیْ وَلَا تُحْصِیْ فَیُحْصِیَ اللّٰہُ عَلَیْکِ **ترجمہ** اسما ابی بکر کی صاحبزادی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سالی نے کہا کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خرچ کر اور گن گن کر رکھ ورنہ اللہ بھی تجھے گن کر دے گا (یعنے کم دے گا)۔ **ف** راوی کو شک ہے کہ انفقی کہا یا اوس کے سوا اور لفظ کہا **عَنْ** اَسْمَاءَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنْفَحِیْ اَوِ انْضَحِیْ اَوْ اَنْفِقِیْ وَلَا تُحْصِیْ فَیُحْصِیَ اللّٰہُ عَلَیْکِ وَلَا تُوْعِیْ فَیُوْعِیَ عَلَیْکِ **ترجمہ** وہی ہے جو اوپر گذرا اتنی بات زیادہ ہے کہ نہ سینت رکھ نہیں تو اللہ تجھ پر سینت رکھے گا (یعنے نہ دیگا) **عَنْ** اَسْمَاءَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی

قَالَ

عن اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما انہا جاءت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالت یا نبی اللہ لیس لی شیء الا ما ادخل علی الزبیر فہل علی جناح ان ارضخ مما یدخل علی فقال ارضخی ما استطعت ولا توعی فیوعی اللہ علیک ترجمہ اسماء بی بکر کی صاحبزادی رضی اللہ تعالیٰ عنہا آئین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کیخدمت مین اور عرض کی کہ یا رسول اللہ میرے پاس تو کچھ ہی نہین مگر جو زبیر میرے کر دیتے ہین تو کیا مجھے گناہ ہوگا اگر مین اسمین سے کچھ صدقہ دون آپنے فرمایا جبقدر تم دے سکو اوتنا دو اور ست بند کر رکھو نہین تو اللہ بھی تمہے ندے کر سمیٹ رکھیگا ف زبیر کے دینے کو یہ مراد ہے کہ جو ان کے خرچ کو دیتے ہون کہ اسمین انہی اختیار ہے یا اذن عرفی اون کا ہو خرچ کرنے اور صدقہ دینے کے لیے جیسے ہم اوپر کہہ آئے ہین باب الحث علی الصدقۃ ولو بالقلیل و لا تمتنع من القلیل لاحتقارہ تھوڑے صدقہ کی فضیلت اور اوس کو حقیر نجاننے کا بیان عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یقول یا نساء المسلمات لا تحقرن جارۃ لجارتہا ولو فرسن شاۃ ترجمہ ابوہریرہ راوی ہین کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے مسلمان عورتو کوئی تم مین سے اپنے ہمسائے کو حقیر نجانے اگرچہ ایک بکری کا کھر ہی دے (یعنی نہ لینے والا اوسکو حقیر سمجھکر انکار کرے نہ دینے والا شرمندہ ہوکر دینے سے باز رہے) باب فضل اخفاء الصدقۃ صدقہ چھپا کر دینے کی فضیلت عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی علیہ وسلم قال سبعۃ یظلہم اللہ فی ظلہ یوم لا ظل الا ظلہ الامام العادل وشاب نشا بعبادۃ اللہ ورجل قلبہ معلق فی المساجد ورجلان تحابا فی اللہ اجتمعا علیہ وتفرقا علیہ ورجل دعتہ امراۃ ذات منصب و جمال فقال انی اخاف اللہ ورجل تصدق بصدقۃ فاخفاہا حتی لا تعلم یمینہ ما تنفق شمالہ ورجل ذکر اللہ تعالیٰ خالیا ففاضت عیناہ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سات شخص ہین کہ اللہ اُن کو اپنے سایہ مین جگہہ دے گا (یعنے عرش کے نیچے) جسدن اوس کے سوا اور کوئی سایہ نہوگا ایک تو حاکم منصف (جو کتاب و سنت کے مطابق فیصلہ کرے خواہ بادشاہ ہو خواہ کوتوال وغیرہ) دوسرے وہ جوان جو

اللہ کی عبادت کے ساتھہ بڑہا ہو تیسرے وہ شخص جو مسجد سے نکلے اور دل اوسکا مسجد مین لگا رہے
چوتھے وہ دو شخص کہ محبت کرین آپس مین اللہ کے واسطے اوسی کے لیے ملین اور اسی کے لیے جدا ہون
پانچوین جو مرد ایسا متقی ہو کہ اوسے کوئی عورت حسب نسب والی مالدار زنا کے لیے بلاوے اور وہ
کہے مین اللہ سے ڈرتا ہون (اور زنا سے باز رہے چھٹی جو صدقہ دے ایسا چھپا کر کہ داہنے کو خبر نہ
ہو کہ بائین ہاتھہ نے کیا خرچ کیا اور یہ تصحیف ہے صحیح یہ ہے کہ بائین ہاتھہ کو خبر نہ ہو کہ داہنا
کیا خرچ کرتا ہے) ساتوین جو اللہ کو اکیلے مین یاد کرے اور اوس کی آنسو ٹپک پڑین (یعنی اللہ
کی محبت یا خوف سے) **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ عُبَيْدِ اللّٰهِ وَقَالَ رَجُلٌ مُعَلَّقٌ بِالْمَسْجِدِ اِذَا خَرَجَ
مِنْهُ حَتّٰى يَعُوْدَ اِلَيْهِ **ترجمہ** ابوہریرہ سے وہی روایت دوسری سند سے مروی ہوئی اور
اوس مین یہ ہے کہ جو شخص مسجد سے نکلے اور دل اُس کا مسجد مین لگا ہو جب تک پھر لوٹ کر نجاوے

باب بَيَانِ اَنَّ اَفْضَلَ الصَّدَقَةِ صَدَقَةُ الصَّحِيْحِ الشَّحِيْحِ افضل صدقہ کس کا ہے

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ اَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ
اللّٰهِ اَیُّ الصَّدَقَةِ اَعْظَمُ قَالَ اَنْ تَصَدَّقَ وَاَنْتَ صَحِيْحٌ شَحِيْحٌ تَخْشَى الْفَقْرَ وَتَاْمُلُ الْغِنٰى
وَلَا تُمْهِلَ حَتّٰى اِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ قُلْتَ لِفُلَانٍ كَذَا وَلِفُلَانٍ كَذَا اَلَا وَقَدْ كَانَ لِفُلَانٍ
ترجمہ ابوہریرہ نے کہا ایک شخص آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کی اے
رسول اللہ کے افضل اور ثواب مین بڑا صدقہ کون سا ہے آپ نے فرمایا کہ صدقہ دیوے تو اور تو
تندرست ہو اور حریص ہو اور خوف کرتا ہو محتاجی کا اور امید رکھتا ہو امیری کی وہ افضل ہے
اور یہانتک صدقہ دینے مین دیر نہ کرے کہ جب جان حلق مین آجاوے تو کہنے لگے یہ فلانے
کا ہے یہ مال فلانے کو دو اور وہ تو خود اب فلانے کا ہو چکا (یعنے تیرے مرتے ہی وارث لوگ
لے لین گے) **ف** ایسا صدقہ دینا گویا حلوائی کی دکان دادی کی فاتحہ ہے **عَنْ** اَبِیْ هُرَيْرَةَ
رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَیُّ
الصَّدَقَةِ اَعْظَمُ اَجْرًا قَالَ اَمَا وَاَبِيْكَ لَتُنَبَّاَنَّهٗ اَنْ تَصَدَّقَ وَاَنْتَ صَحِيْحٌ شَحِيْحٌ تَخْشَى
الْفَقْرَ وَتَاْمُلُ الْبَقَاءَ وَلَا تُمْهِلَ حَتّٰى اِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ قُلْتَ لِفُلَانٍ كَذَا وَلِفُلَانٍ كَذَا وَقَدْ كَانَ

لِتَلَاَنِ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا اتنا فرق ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جب پوچھا تو آپ نے فرمایا آگاہ ہو قسم ہے تیرے باپ کی باقی حدیث وہی ہے **ف** اور حدیثوں میں اللہ کے سوا اور کسی کی قسم کہانے کو منع اور شرک فرمایا ہے اور یہاں جو آپ سے قسم اس کے باپ نکل گئی یہ عادت کی راہ سے زبان پر جاری ہوگئی تعمدا اور قصدًا نہیں تھی قصدًا ایسی قسم کہانا منع ہے **عَنْ** عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيْثِ جَرِيْرٍ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ اَيُّ الصَّدَقَةِ اَفْضَلُ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اسمیں یہ ہے کہ کون سا صدقہ افضل ہے

بَابُ بَيَانِ اَنَّ الْيَدَ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ السُّفْلٰى وَاَنَّ الْيَدَ الْعُلْيَا هِيَ الْمُنْفِقَةُ وَاَنَّ الْيَدَ السُّفْلٰى هِيَ الْاٰخِذَةُ اسباب میں یہ بیان ہے کہ اوپر کا ہاتھ نیچے کے ہاتھ سے بہتر ہے اور اس بیان میں کہ اوپر کا ہاتھ خرچ کرنے والا ہے اور نیچے کا ہاتھ پکڑنے والا ہے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَذْكُرُ الصَّدَقَةَ وَالتَّعَفُّفَ عَنِ الْمَسْئَلَةِ الْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ السُّفْلٰى وَالْيَدُ الْعُلْيَا الْمُنْفِقَةُ وَالسُّفْلٰى السَّائِلَةُ ترجمہ عبداللہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور آپ منبر پر صدقہ کا ذکر کرتے تھے اور کسی سے سوال نہ کرنے کا اور فرمایا کہ اوپر کا ہاتھ بہتر ہے نیچے کے ہاتھ سے اور اوپر کا ہاتھ خرچ کرنے والا ہے اور نیچے کا ہاتھ مانگنے والا ہے **عَنْ** حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ حَدَّثَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَفْضَلُ الصَّدَقَةِ اَوْ خَيْرُ الصَّدَقَةِ عَنْ ظَهْرِ غِنًى وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ السُّفْلٰى وَابْدَاْ بِمَنْ تَعُوْلُ ترجمہ حکیم بن حزام نے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا افضل صدقہ وہی جس کے بعد صدقہ دینے والا غنی رہے یعنے یہ نہیں کہ سب مال لٹا کر آپ فقیر ہو بیٹھے اور اوپر کا ہاتھ بہتر ہے نیچے کے ہاتھ اور صدقہ پہلے اوسکو دے جس کا نان نفقہ اپنے ذمہ ہے (جیسے لونڈی غلام نوکر چاکر) **عَنْ** حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَعْطَانِيْ ثُمَّ سَاَلْتُهٗ فَاَعْطَانِيْ ثُمَّ سَاَلْتُهٗ فَاَعْطَانِيْ ثُمَّ قَالَ اِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ فَمَنْ اَخَذَهٗ بِطِيْبِ نَفْسٍ بُوْرِكَ لَهٗ فِيْهِ وَمَنْ اَخَذَهٗ بِاِشْرَافِ نَفْسٍ لَمْ يُبَارَكْ لَهٗ فِيْهِ وَكَانَ كَالَّذِيْ يَاْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ

مِنَ الْیَدِ السُّفْلٰی ترجمہ حکیم نے کہا مین نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مال مانگا تو آپ نے دیا مین نے پہر مانگا پہر دیا پہر مانگا پہر دیا پہر فرمایا کہ یہ مال ہرا ہرا میٹھا میٹھا ہے سو جس نے اسکو لیا بغیر مانگے یا لیا دینے والے کی خوشی سے نہ آپ زبردستی تقاضا کر کے اوس مین برکت ہوتی ہے اور جس نے اپنے نفس کو ذلیل کر کے لیا (یعنے سوال کر کے لجاجت کر کے) اوس برکت نہین ہوتی اور اُسکا حال ایسا ہوتا ہے کہ کہاتا ہے اور سیر نہین ہوتا اور اوپر کا ہاتہ عمدہ ہے نیچے کے ہاتہ سے **عَنْ** اَبِیْ اُمَامَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا ابْنَ اٰدَمَ اِنَّکَ اَنْ تَبْذُلَ الْفَضْلَ خَیْرٌ لَّکَ وَاِنْ تُمْسِکْہُ شَرٌّ لَّکَ وَلَا تُلَامُ عَلٰی کَفَافٍ وَّابْدَأْ بِمَنْ تَعُوْلُ وَالْیَدُ الْعُلْیَا خَیْرٌ مِّنَ الْیَدِ السُّفْلٰی ترجمہ ابی امامہ رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے بیٹے آدم کے تو جو چیز ضرورت سی زیادہ ہو اوس کو خرچ کرتا رہ یہ بہتر ہے تیرے لیے اور اگر اوسکو بہی روک رکھی جیسے ضرورت کے موافق کو روکتا ہے تو برائی تیرے حق مین اور تجہپر ملامت نہین ضروری خرچ کے موافق رکھنے مین اور صدقہ پہلے اسکو دے جسکا خرچہ تیرے ذمہ پر ہو اور اوپر کا ہاتہ بہتر ہے نیچے کے ہاتہ سے **باب** النَّہْیِ عَنِ الْمَسْئَلَۃِ سوال کرنے کی برائی **عَنْ** مُعَاوِیَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ یَقُوْلُ اِیَّاکُمْ وَاَحَادِیْثَ اِلَّا حَدِیْثًا کَانَ فِیْ عَہْدِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فَاِنَّ عُمَرَ کَانَ یُخِیْفُ النَّاسَ فِی اللّٰہِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ یَقُوْلُ مَنْ یُّرِدِ اللّٰہُ بِہٖ خَیْرًا یُّفَقِّہْہُ فِی الدِّیْنِ وَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّمَا اَنَا خَازِنٌ فَمَنْ اَعْطَیْتُہٗ عَنْ طِیْبِ نَفْسٍ فَمُبَارَکٌ لَّہٗ فِیْہِ وَمَنْ اَعْطَیْتُہٗ عَنْ مَّسْئَلَۃٍ وَّشَرَہٍ کَانَ کَالَّذِیْ یَاْکُلُ وَلَا یَشْبَعُ ترجمہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا بچو تم حدیث کی روایت سی مگر وہ حدیثین جو حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ کے زمانہ مین تہین اسلیے کہ حضرت عمر لوگون کو ڈرایا کرتے تھے اللہ پاک سے اور سنا ہی مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے اللہ تعالی جس کی بہلائی چاہتا ہے اوسکو دین کی سمجہ دیتا ہے اور سنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے مین تو فقط خزانچی ہون پہر جسکو مین دل کی خوشی سے دون (یعنے بغیر سوال اور لجاجت سائل کے) تو اوسمین اسکو برکت ہوتی ہے اور جس کو مین مانگنے سے اور اوسکے ستانے سے دون اسکا حال ایسا ہے کہ گویا

کہاتا ہے اور پیٹ نہیں بہرتا **ف** حضرت معاویہ کے زمانہ مین ممالک یہود و نصاریٰ کی فتح ہوئی
اور روایات اہل کتاب کی لوگون مین کثرت سی پہیلی اس لیے آپنے یہ حکم کیا کہ حضرت عمر کے زمانہ
کی روایات کیطرف رجوع کرو کہ وہ زمانہ ربط وضبط کا تہا اور غیر قومون سے اختلاط نہ تہا اور بعد
اون کے پہر کتب حدیث مدون ہو گئی اور علم من جمیع الوجوہ محفوظ ہو گیا **عن** مُعَاوِيَةَ رَضِيَ
اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تُلْحِفُوْا فِی الْمَسْئَلَۃِ فَوَاللّٰہِ لَا یَسْأَلُنِیْ
اَحَدٌ مِّنْکُمْ شَیْئًا فَتُخْرِجَ لَہٗ مَسْئَلَتُہٗ مِنِّیْ شَیْئًا وَّاَنَا لَہٗ کَارِہٌ فَیُبَارَکَ لَہٗ فِیْمَا
اَعْطَیْتُہٗ **ترجمہ** حضرت معاویہ نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم سوال مین ہٹ نکیا
کرو اسلیے کہ اللہ کی قسم مجہ سے جو مانگتا ہے کوئی چیز اور اُس کے سوال کی سبب سے میرے پاس سے چیز
خرچ ہوتی ہے اور مین اوسکو برا جانتا ہون تو اوس مین برکت کیونکر ہو گی **عن** عَمْرِو بْنِ دِیْنَارٍ
عَنْ وَّہْبِ بْنِ مُنَبِّہٍ وَّدَخَلْتُ عَلَیْہِ فِیْ دَارِہٖ بِصَنْعَاءَ فَاَطْعَمَنِیْ مِنْ جَوْزَۃٍ فِیْ دَارِہٖ عَنْ اَخِیْہِ
قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِیَۃَ بْنَ اَبِیْ سُفْیَانَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ فَذَکَرَ مِثْلَہٗ **ترجمہ** عمرو بن دینار نے وہب بن منبہ سے روایت کی
اور کہا کہ مین انکے گہر گیا صنعا مین اور مجہے انہون نے اپنے احاطہ کے جوز کہلائے اور ان کے بہائی
نے روایت کی کہ مین نے سنا معاویہ بن ابی سفیان سے کہ سُنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم سے پہر روایت بیان کی مثل اوسکی جو اوپر گذری **عن** مُعَاوِیَۃَ بْنِ اَبِیْ سُفْیَانَ وَھُوَ یَخْطُبُ
یَقُوْلُ اِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ یُّرِدِ اللّٰہُ بِہٖ خَیْرًا یُّفَقِّھْہُ فِی الدِّیْنِ
وَاِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ وَّیُعْطِی اللّٰہُ **ترجمہ** حضرت معاویہ خطبہ پڑہتے تہے اور روایت کی کہ سنا مین نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تہے جس کی اللہ تعالیٰ بہلائی چاہتا ہے اسکو دین میں
سمجہ دیتا ہے اور مین تو بانٹنے والا ہون اور دیتا تو اللہ ہے **ف** اس حدیث مین معلوم ہوا
کہ دین مین سمجہ پیدا ہونے سے بہتری کوئی نہین کہ اوس سے آدمی کی دنیا و آخرت دونون درست
ہو جاتی ہے پس ہر مسلمان کو اس مین زیادہ کوشش کرنی چاہیے اور معلوم ہوا کہ دینے والا اللہ کے
سوا کوئی نہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بہی باوجود علو مرتبت اور رفع منزلت کے بانٹنے ہی والے
ہین پہر بہلا وہ شخص کدہر رہی پہر یہ نادان لوگ جو اولیا انبیا سے اپنی حاجات طلب کرتے ہین اور

جو روالمتی ہین محض بے دین اور جاہل ہین عَنْ اَبِی ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیْسَ الْمِسْکِیْنُ بِھٰذَا الطَّوَّافِ الَّذِیْ یَطُوْفُ عَلَی النَّاسِ فَتَرُدُّہُ اللُّقْمَۃُ وَاللُّقْمَتَانِ وَالتَّمْرَۃُ وَالتَّمْرَتَانِ قَالُوْا فَمَا الْمِسْکِیْنُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ الَّذِیْ لَایَجِدُ غِنًی یُغْنِیْہِ وَلَا یُفْطَنُ لَہٗ فَیُتَصَدَّقَ عَلَیْہِ وَلَا یَسْأَلُ النَّاسَ شَیْئًا ترجمہ ابوہریرہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسکین وہ نہین جو گھومتا رہتا ہے اور لوگون کے گرد رہتا ہے اور ایک دو لقمہ یا ایک دو کھجور لیکر لوٹ جاتا ہے پہر لوگون نے عرض کی کہ مسکین کون ہے اے رسول اللہ کے آپ نے فرمایا جسکو اتنا خرچ نہین ملتا جو اوس کی ضروریات بشری کو کفایت کرتا ہو اور نہ لوگ اوسے مسکین جانتے ہین کہ اُس کو کچھ صدقہ دین اور نہ وہ لوگون سے کچھ مانگتا ہے ف بہت سو اہل وعیال والے غریب مسلمان ایسے ہی ہین کہ باوجود محنت ومشقت کے اون کے ضروریات کے موافق نہین ملتا اور تنگ دست قرضدار رہتے ہین ایسون کو دینا اور ایسون کی دلجوئی اور مدد کرنا ہزار مسکین کے دینے سے اولی ہے ہر مالدار کو اُسکا خیال ضروری ہے عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیْسَ الْمِسْکِیْنُ بِالَّذِیْ تَرُدُّہُ التَّمْرَۃُ وَالتَّمْرَتَانِ وَلَا اللُّقْمَۃُ وَاللُّقْمَتَانِ اِنَّ الْمِسْکِیْنَ الْمُتَعَفِّفُ اِقْرَؤُا اِنْ شِئْتُمْ لَا یَسْئَلُوْنَ النَّاسَ اِلْحَافًا ترجمہ ابوہریرہ روایت کرتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسکین وہ نہین ہے جو ایک دو کھجور یا ایک دو لقمہ لیکر لوٹ جاتا ہے مسکین وہ ہے جو سوال نہین کرتا تمہارا جی چاہے تو یہ آیت پڑہ لو کہ اللہ تعالی فرماتا ہے کہ وہ لوگون سے مانگتے نہین لپٹ کر عَنْ عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ عَمْرَۃَ اَنَّھُمَا سَمِعَا اَبَا ھُرَیْرَۃَ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِیْثِ اِسْمٰعِیْلَ ترجمہ وہی حدیث جو اوپر گذری دوسری سند سے مروی ہوئی عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَزَالُ الْمَسْئَلَۃُ بِاَحَدِکُمْ حَتّٰی یَلْقَی اللّٰہَ وَلَیْسَ فِیْ وَجْھِہٖ مُزْعَۃُ لَحْمٍ ترجمہ عبداللہ نے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمیشہ تم مین کا آدمی مانگتا رہیگا یہانتک کہ اللہ سے ملیگا اور اُس کے موہنہ پر ایک ٹکڑا بھی گوشت کا نہ ہوگا یعنے حشر مین ف گوشت کا نہ ہونا چہرہ پر عبارت ہی گویا بے آبرو ہونے اور کمرو اور ذلیل ہونے

سے یعنے سوال موجب ذلت و بے آبروئی ہے عَنْ اَخِی الزُّهْرِیِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ وَلَمْ یَذْکُرْ مُزْعَةَ ترجمہ زہری کے بھائی سے یہی روایت مروی ہوئی مگر اُس مین گوشت کے ٹکڑے کا ذکر نہین عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَاهُ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُمَا یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا یَزَالُ الرَّجُلُ یَسْاَلُ النَّاسَ حَتّٰی یَاْتِیَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ لَیْسَ فِیْ وَجْهِهٖ مُزْعَةُ لَحْمٍ ترجمہ حمزہ رضی اللہ عنہ نے اپنے باپ سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی ہمیشہ لوگون سے سوال کرتا رہتا یہانتک کہ قیامت کے دن آوے گا اور اوس کے مونہہ پر ایک بوٹی گوشت کی نہ ہوگی عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَاَلَ النَّاسَ اَمْوَالَهُمْ تَکَثُّرًا فَاِنَّمَا یَسْاَلُ جَمْرًا فَلْیَسْتَقِلَّ اَوْ لِیَسْتَکْثِرْ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو لوگون سے مانگتا رہتا ہے اون کے مال اپنا مال بڑہانے (یعنے نہ ضرورت اور کفاف کر لیے) تو وہ چنگاریان مانگتا ہے پھر چاہے کم لے چاہے زیادہ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَاَنْ یَّغْدُوَ اَحَدُکُمْ فَیَحْتَطِبَ عَلٰی ظَهْرِهٖ فَیَتَصَدَّقَ بِهٖ وَیَسْتَغْنِیَ بِهٖ مِنَ النَّاسِ خَیْرٌ مِّنْ اَنْ یَّسْاَلَ رَجُلًا اَعْطَاهُ اَوْ مَنَعَهٗ ذٰلِکَ فَاِنَّ الْیَدَ الْعُلْیَا اَفْضَلُ مِنَ الْیَدِ السُّفْلٰی وَابْدَاْ بِمَنْ تَعُوْلُ ترجمہ ابوہریرہ نے کہا مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے اگر کوئی صبحکو جا کر ایک گٹھا لکڑی کا اپنی پیٹھ پر لادے اور اُس سے صدقہ دے اور اپنا کام بھی نکالے کہ لوگون کا محتاج نہ ہو یہ اُس کے لیے اس سے بہتر ہے کہ لوگون سے مانگتا پھرے کہ وہ دیوین یا نہ دیوین اور بلا شبہہ اوپر کا ہاتھ افضل ہے نیچے کے ہاتھ سے اور پہلے صدقہ اوسکو دے جو تیرے سر روٹی کہاتا ہے عَنْ قَیْسِ بْنِ اَبِیْ حَازِمٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ اَتَیْنَا اَبَا هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُ فَقَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰہِ لَاَنْ یَّغْدُوَ اَحَدُکُمْ فَیَحْتَطِبَ عَلٰی ظَهْرِهٖ فَیَبِیْعَهٗ ثُمَّ ذَکَرَ بِمِثْلِ حَدِیْثِ بَیَانٍ ترجمہ قیس نے کہا ہمارے پاس ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ آئے اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کی قسم اگر کوئی صبحکو جاوے اور اپنی پیٹھ پر لکڑیان لادے اور بیچے آگے وہی روایت کی جو اوپر گذری عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَاَنْ یَّحْتَزِمَ اَحَدُ

كُلَّ حُزْمَةً مِنْ حَطَبٍ فَيَحْمِلُهَا عَلَى ظَهْرِهِ فَيَبِيعُهَا خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَسْأَلَ رَجُلًا أَعْطَاهُ أَوْ مَنَعَهُ
ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کوئی لکڑی کا گٹھا لادے اپنی پیٹھ پر اور اسکو بیچے تو یہ اوس کے حق میں بہتر ہے سوال کرنے سے کسی شخص سے کہ معلوم نہیں کہ وہ دیوے یا نہ دیوے عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ أَبِي مُسْلِمٍ الْخَوْلَانِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي الْحَبِيبُ الْأَمِينُ أَمَّا هُوَ فَحَبِيبٌ إِلَيَّ وَأَمَّا عِنْدِي فَأَمِينٌ عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيُّ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِسْعَةً أَوْ ثَمَانِيَةً أَوْ سَبْعَةً فَقَالَ أَلَا تُبَايِعُونَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُنَّا حَدِيثَ عَهْدٍ بِبَيْعَةٍ فَقُلْنَا قَدْ بَايَعْنَاكَ يَا رَسُولَ اللهِ ثُمَّ قَالَ أَلَا تُبَايِعُونَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَبَسَطْنَا أَيْدِيَنَا وَقُلْنَا قَدْ بَايَعْنَاكَ يَا رَسُولَ اللهِ فَعَلَامَ نُبَايِعُكَ قَالَ أَنْ تَعْبُدُوا اللهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَالصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ وَتُطِيعُوا وَأَسَرَّ كَلِمَةً خَفِيَّةً وَلَا تَسْأَلُوا النَّاسَ شَيْئًا فَلَقَدْ رَأَيْتُ بَعْضَ أُولَئِكَ النَّفَرِ يَسْقُطُ سَوْطُ أَحَدِهِمْ فَمَا يَسْأَلُ أَحَدًا يُنَاوِلُهُ إِيَّاهُ ترجمہ ابی ادریس خولانی ابو مسلم خولانی سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے مجہہ سے کہا کہ روایت کی مجہسے ایک دوست امانتدار نے اور بیشک وہ میرے دوست اور میرے نزدیک امانتدار ہیں عوف بن مالک اشجعی انہوں نے کہا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے نو یا آٹھہ یا سات آدمی اور آپ نے فرمایا تم بیعت نہیں کرتے رسول اللہ صلعم سے اور ہم ابہیں دنون بیعت کر چکے تہے تو ہمنے عرض کی کہ ہم تو آپسے بیعت کر چکے ہیں اے رسول اللہ تعالیٰ کے پھر آپنے فرمایا تم بیعت نہیں کرتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہمنے عرض کی کہ ہم آپسے بیعت کر چکے ہیں آپنے پھر فرمایا تم بیعت نہیں کرتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پھر ہمنے اپنے ہاتھہ بڑھائے اور عرض کیا کہ ہم تو بیعت اول کر چکے ہیں اب کس بات کی بیعت کریں آپ نے فرمایا کہ عبادت کرو اللہ کی اور نہ شریک کرو اوسکے ساتھہ کسی کو اور نمازوں کی پنجگانہ اور اللہ کی فرمانبرداری کرو اور ایک بات چپکے سی کہی کہ لوگوں سے کچہہ نہ مانگو تو میں نے اون میں سے بعضوں کو دیکھا کہ اون کا کوڑا گر پڑتا تہا یعنے اونٹ پر سے تو کسی سے سوال نکرتے کہ وہ اٹھا دیوے ف یہ کمال ایفائے بیعت تہی اور نہایت درجہ کی پرہیزگاری اور اطاعت تہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور یہہ بہت بڑا درجہ ہے اور ابو مسلم جو اس حدیث کے راوی ہیں وہ بڑے زاہد ہیں اور

بعطیہ او عمیقہ

اور کرامات اون کے مشہور ہین اسلام لائے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین اور اسود عنسی مردود جو دعوے نبوت کا کرتا تھا اوس نے اون کو آگ مین ڈالدیا اور وہ نہ جلے پھر اوس نے ہو کر اُن کو چھوڑ دیا اور وہ ہجرت کر کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف چلے کہ آپ نے وفات فرمائی اور بڑے بڑے صحابہ سے ملاقات کی ہے مثل ابی بکر صدیق وغیرہ رضی اللہ عنہ کی اور ہسپر اتفاق ہے محدثین اور مورخین اور ارباب سیر کا اور سمعانی نے انساب مین جو نقل کیا ہے کہ وہ حضرت معاویہ کے زمانہ مین ایمان لائے یہ غلط ہے باتفاق مورخین وغیرہم کے (النووی)

باب مَنْ تَحِلُّ لَهُ الْمَسْأَلَةُ جسکو سوال جائز ہے اوسکا بیان **عَنْ** قَبِيصَةَ بْنِ مُخَارِقٍ الْهِلَالِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ تَحَمَّلْتُ حَمَالَةً فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْأَلُهُ فِيهَا فَقَالَ أَقِمْ حَتَّى تَأْتِيَنَا الصَّدَقَةُ فَنَأْمُرَ لَكَ بِهَا قَالَ ثُمَّ قَالَ يَا قَبِيصَةُ إِنَّ الْمَسْأَلَةَ لَا تَحِلُّ إِلَّا لِأَحَدِ ثَلَاثَةٍ رَجُلٍ تَحَمَّلَ حَمَالَةً فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ حَتَّى يُصِيبَهَا ثُمَّ يُمْسِكُ وَرَجُلٍ أَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ اجْتَاحَتْ مَالَهُ فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ حَتَّى يُصِيبَ قِوَامًا مِنْ عَيْشٍ أَوْ قَالَ سِدَادًا مِنْ عَيْشٍ وَرَجُلٍ أَصَابَتْهُ فَاقَةٌ حَتَّى يَقُومَ ثَلَاثَةٌ مِنْ ذَوِي الْحِجَى مِنْ قَوْمِهِ لَقَدْ أَصَابَتْ فُلَانًا فَاقَةٌ فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ حَتَّى يُصِيبَ قِوَامًا مِنْ عَيْشٍ أَوْ قَالَ سِدَادًا مِنْ عَيْشٍ فَمَا سِوَاهُنَّ مِنَ الْمَسْأَلَةِ يَا قَبِيصَةُ سُحْتًا يَأْكُلُهَا صَاحِبُهَا سُحْتًا

ترجمہ قبیصہ نے کہا مین قرضدار ہو گیا تھا ایک بڑی رقم کا (یعنے دو قبیلون کی اصلاح وغیرہ کے لیے یا کسی اور امر خیر کے واسطے) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ سے سوال کیا آپ نے فرمایا تم ٹھیرو کہ ہمارے پاس صدقات کا مال آوے تو ہم اس مین سے کچھ تمکو دین پھر آپ نے فرمایا اے قبیصہ سوال حلال نہین مگر تین شخصون کو ایک تو وہ جو قرضدار ہو جاوے (یعنے کسی امر خیر مین) تو حلال ہو جاتا ہے اوسکو سوال یہانتک کہ ملجاوے اوسکو اوتنا مال پھر سوال سے باز رہے دوسرے وہ شخص کہ پہونچی ہو آفت اوس کے مال مین کہ ضائع ہو گیا ہو مال اُسکا تو حلال ہو جاتا ہے سوال اُسکو یہانتک کہ ملجاوے اُسکو اتنی رقم کہ درست ہو جاوے اوسکی گذران راوی کو شک ہے کہ قواما فرمایا یا سدادا معنی دو نون کے ایک ہین تیسرا وہ کہ بھوکا ہو اوسکو فاقہ اور تین شخص عقلوالون مین سے اوسکی قوم کے گواہی دین کہ اُسکو بیشک فاقہ پہونچا ہے اسکو بھی سوال جائز ہے جبتک کہ اپنی

گذران درست ہونے کے موافق نہ پائے اور سوا ان لوگون کے ای قبیصہ سوال حرام ہے اور سوا ان کے جو سوال کرنے والا ہے وہ حرام کہاتا ہے **باب** جَوَازِ الْاَخْذِ بِغَيْرِ سُؤَالٍ وَّلَا تَطَلُّعٍ بے مانگے جو چیز آجائے اسکا لینا کیا ہے **عَنْ** سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ قَدْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِي الْعَطَاءَ فَاَقُوْلُ اَعْطِهِ اَفْقَرَ اِلَيْهِ مِنِّيْ حَتّٰى اَعْطَانِيْ مَرَّةً مَالًا فَقُلْتُ اَعْطِهِ اَفْقَرَ اِلَيْهِ مِنِّيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ خُذْهُ وَمَا جَاءَكَ مِنْ هٰذَا الْمَالِ وَاَنْتَ غَيْرُ مُشْرِفٍ وَّلَا سَائِلٍ فَخُذْهُ وَمَا لَا فَلَا تُتْبِعْهُ نَفْسَكَ **ترجمہ** سالم نے اپنے باپ سے اُنھون نے حضرت عمر سے روایت کی کہ حضرت عمر نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے کچھہ مال دیا کرتے تھے اور مین کہتا تھا کہ جو مجھسے زیادہ احتیاج رکھتا ہو اوسکو عنایت کیجیے یہانتک کہ ایک بار مجھے آپ نے کچھہ مال دیا اور مین نے عرض کیا کہ جسے مجھہ سے زیادہ حاجت ہو اوسے عنایت فرمائے آپ نے فرمایا اس کو لے لو اور اس مال مین سے جو تمہارے پاس بغیر لالچ کے اور بغیر مانگے آجادے اوسکو لے لیا کرو اور جو اس طرح نہ آوے اوسکا خیال بھی نہ کرو **ف** شاید یہ مثل اسی حدیث سے نکلی ہے مصرع چیز یکہ بے سوال رسد دادہ خدا است اور اس حدیث سے کمال زہد اور بے رغبتی اور لا طمعی اور ایثار حضرت عمر کا معلوم ہوتا ہے اور اس مین علماء کا اختلاف ہے کہ جسکو مال آجاوے اوسے قبول کرنا چاہیے یا نہین اور اسمین تین مذہب ہین اور صحیح و مشہور مذہب یہ ہے کہ سوا سلطان کے اور کا مال قبول کرنا مستحب ہے اور جمہور کا یہی قول ہے اور عطیہ سلطان کا سو بعضون نے اسکو حرام کہا ہے اور بعضون نے حلال اور صحیح یہ ہے کہ عطایائے سلطانی مین مال حرام غالب ہے غرض اگر مال حرام غالب ہو تو لینا روا نہین ورنہ خیر مباح ہے اور ایسا ہے جو ایسے شخص کے پاس مال آوے جو اُسکا مستحق نہین اور اُسمین مال حرام غالب نہین تو لینا روا ہے اگر لینے والے مین کوئی مانع شرعی موجود نہ ہو اور بعضون نے اس مباح کو واجب کہا ہے خواہ سلطان سے ہو یا اوس کے غیر سے اور بعضون نے مستحب کہا ہے سلطان کے عطیہ کو نہ اور کے **عَنْ** سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعْطِيْ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ الْعَطَاءَ فَيَقُوْلُ لَهُ عُمَرُ اَعْطِهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفْقَرَ اِلَيْهِ مِنِّيْ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذْهُ فَتَمَوَّلْهُ

أَوْ تَصَدَّقْ بِهِ وَمَا جَاءَكَ مِنْ هٰذَا الْمَالِ وَأَنْتَ غَيْرُ مُشْرِفٍ وَّلَا سَائِلٍ فَخُذْهُ وَمَا لَا فَلَا تُتْبِعْهُ نَفْسَكَ قَالَ سَالِمٌ فَمِنْ أَجْلِ ذٰلِكَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا لَا يَسْأَلُ أَحَدًا شَيْئًا وَّلَا يَرُدُّ شَيْئًا أُعْطِيَهُ ترجمہ سالم بن عبداللہ اپنے باپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عمر بن خطاب کو کچھ مال دیا کرتے تھے اور وہ عرض کرتے تھے کہ یا رسول اللہ کسی ایسے شخص کو عنایت کیجیے جو مجھ سے زیادہ احتیاج رکھتا ہو تو ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ مال لے لو اور اپنے پاس رکھو خواہ صدقہ دیدو اور جو اس قسم کے مال سے تمہارے پاس آوے اور تم نے اوس کی خواہش نہ کی ہو اور نہ مانگا ہو تو اوسکو لے لیا کرو اور اپنے دل سے خواہش نہ کیا کرو سالم نے کہا اسی سبب سے ابن عمر کسی سے کچھ نہ مانگتے تھے اور اگر کوئی دیتا تھا تو پھیر نہ دیتے تھے عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِمِثْلِ ذٰلِكَ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ السَّعْدِيِّ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ یہی روایت اس سند سے مروی ہوئی عَنِ ابْنِ السَّاعِدِيِّ الْمَالِكِيِّ أَنَّهُ قَالَ اسْتَعْمَلَنِيْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَلَى الصَّدَقَةِ فَلَمَّا فَرَغْتُ مِنْهَا وَأَدَّيْتُهَا إِلَيْهِ أَمَرَ لِيْ بِعُمَالَةٍ فَقُلْتُ إِنَّمَا عَمِلْتُ لِلّٰهِ وَأَجْرِيْ عَلَى اللّٰهِ فَقَالَ خُذْ مَا أُعْطِيْتَ فَإِنِّيْ عَمِلْتُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَمَّلَنِيْ فَقُلْتُ مِثْلَ قَوْلِكَ فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُعْطِيْتَ شَيْئًا مِّنْ غَيْرِ أَنْ تَسْأَلَ فَكُلْ وَتَصَدَّقْ ترجمہ ابن ساعدی سے روایت ہے کہ انہون نے کہا مجھے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے صدقہ کا عامل کیا جب مین فارغ ہوا اور صدقہ کا مال انکو لاکر دیدیا تو مجھے کچھ اجرت دینے کا حکم کیا مین نے کہا مین نے تو اللہ کے واسطے یہ کام کیا ہے اور مزدوری میری اللہ پر ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا مین جو دیتا ہون لے لو ایک بار مین نے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین صدقہ تحصیلا تھا اور آپ نے مجھے بھی کچھ اجرت دی اور مین نے بھی ایسا ہی کہا جیسا تم نے کہا سو مجھ سے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب بغیر مانگے تمہاری کچھ ملے تو کہاؤ اور صدقہ دو عَنْ بُكَيْرِ ابْنِ الْأَشَجِّ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنِ ابْنِ السَّعْدِيِّ أَنَّهُ قَالَ اسْتَعْمَلَنِيْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَلَى الصَّدَقَةِ بِمِثْلِ حَدِيْثِ اللَّيْثِ ترجمہ یہی روایت اس

دوسری سندسے مروی ہوئی **باب** كراهة الحرص على الدنيا حرص دنیا کی مذمت **عن** ابی هريرة رضى الله تعالى عنه يبلغ به النبي صلى الله عليه وسلم قال قلب الشيخ شاب على حب اثنتين حب العيش والمال **ترجمہ** ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بوڑھے کہ جینے اور مال کی حرص جوان ہے **ف** یہ مصرع اس حدیث کے موافق ہے مصرع مرد چون پیر شود حرص جوان گردد **عن** ابی هريرة رضى الله تعالى عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال قلب الشيخ شاب على حب اثنتين طول الحيات وحب المال **ترجمہ** ابو ہریرہ سے وہی روایت مروی ہوئی اسمین طول کا لفظ زیادہ ہے **عن** انس رضى الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يهرم ابن ادم ويشب منه اثنتان الحرص على العمر **ترجمہ** مضمون وہی ہے **عن** انس بن مالك رضى الله تعالى عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم بنحوه **ترجمہ** وہی روایت ہے **عن** انس رضى الله تعالى عنه ان نبي الله صلى الله عليه وسلم قال بمثله **ترجمہ** وہی روایت ہے **عن** انس رضى الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لو كان لابن ادم واديان من مال لابتغى واديا ثالثا ولا يملأ جوف ابن ادم الا التراب ويتوب الله على من تاب **ترجمہ** انس نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر آدمی کی دو جنگل ہوں مال کے تو بھی وہ تیسرا ڈھونڈھتا ہے اور پیٹ نہیں بھرتی آدمی کا مگر مٹی اور رجوع ہوتا ہے اللہ اوسپر جو توبہ کرے (یعنی جو دنیا کی حرص سے باز آوے اوسے گنج قناعت عطا فرماتا ہے) **ف** یہ شعر اس حدیث کے موافق ہے **شعر** چشم تنگ کور دنیا دار را   یا قناعت پر کند یا خاک گور **عن** انس بن مالك رضى الله تعالى عنه قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول فلا ادرى اشيء انزل ام شيء كان يقوله بمثل حديث ابى عوانة **ترجمہ** انس رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے یہ مجھے معلوم نہیں کہ یہ آپ پر یہ بات اوتری تھی یا خود فرماتے تھے پھر بیان کی روایت ابو عوانہ کی جو اوپر گذری **عن** انس بن مالك رضى الله تعالى عنه عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انه قال لو كان لابن ادم واد من ذهب احب ان له واديا اخر ولن يملأ

اثنتين

فَاهُ اِلَّا التُّرَابُ وَاللّٰهُ يَتُوبُ عَلٰى مَنْ تَابَ ترجمہ حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ فرمایا اگر آدمی کو ایک جنگل سونے کا ہو تو بھی آرزو کرے کہ دوسرا اور ہو اور اسکا مونھہ نہین بھرتی مگر مٹی (گور کی) اور اللہ رجوع کرتا ہے اوس کیطرف جو توبہ کرے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَوْ اَنَّ لِابْنِ اٰدَمَ مِلْاَ وَادٍ مَالًا لَاَحَبَّ اَنْ يَكُونَ اِلَيْهِ مِثْلُهُ وَلَا يَمْلَاُ نَفْسَ ابْنِ اٰدَمَ اِلَّا التُّرَابُ وَاللّٰهُ يَتُوبُ عَلٰى مَنْ تَابَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَلَا اَدْرِي اَمِنَ الْقُرْاٰنِ هُوَ اَمْ لَا قَالَ وَفِي رِوَايَةِ زُهَيْرٍ قَالَ فَلَا اَدْرِي اَمِنَ الْقُرْاٰنِ لَمْ يَذْكُرِ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا ترجمہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما نے کہا مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ اگر آدمی کا ایک میدان مال سے بھرا ہو تو بھی چاہے کہ اوسی کے برابر اور ہو اور آدمی کا جی کسی چیز سے نہین بھرتا سوا مٹی کے اور رجوع ہوتا ہے اللہ اوسپر جو توبہ کرے ابن عباس نے کہا مین نہین جانتا کہ یہ قرآن مین سے ہے یا نہین اور زہیر کے روایت مین یہ ہے کہ مین نہین جانتا قرآن مین سے ہے یا نہین اور ابن عباس کا نام نہین لیا

عَنْ اَبِي الْاَسْوَدِ قَالَ بُعِثَ اَبُو مُوسَى الْاَشْعَرِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اِلٰى قُرَّاءِ اَهْلِ الْبَصْرَةِ فَدَخَلَ اِلَيْهِ ثَلَاثُ مِائَةِ رَجُلٍ قَدْ قَرَؤُا الْقُرْاٰنَ فَقَالَ اَنْتُمْ خِيَارُ اَهْلِ الْبَصْرَةِ وَقُرَّاؤُهُمْ فَاتْلُوهُ وَلَا يَطُولَنَّ عَلَيْكُمُ الْاَمَدُ فَتَقْسُوَ قُلُوبُكُمْ كَمَا قَسَتْ قُلُوبُ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ وَاِنَّا كُنَّا نَقْرَاُ سُورَةً كُنَّا نُشَبِّهُهَا فِي الطُّولِ وَالشِّدَّةِ بِبَرَاءَةَ فَاُنْسِيتُهَا غَيْرَ اَنِّي قَدْ حَفِظْتُ مِنْهَا لَوْ كَانَ لِابْنِ اٰدَمَ وَادِيَانِ مِنْ مَالٍ لَابْتَغٰى وَادِيًا ثَالِثًا وَلَا يَمْلَاُ جَوْفَ ابْنِ اٰدَمَ اِلَّا التُّرَابُ وَكُنَّا نَقْرَاُ سُورَةً كُنَّا نُشَبِّهُهَا بِاِحْدَى الْمُسَبِّحَاتِ فَاُنْسِيتُهَا غَيْرَ اَنِّي قَدْ حَفِظْتُ مِنْهَا يَا اَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا لِمَ تَقُولُونَ مَا لَا تَفْعَلُونَ فَتُكْتَبُ شَهَادَةً فِي اَعْنَاقِكُمْ فَتُسْاَلُونَ عَنْهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ

ترجمہ ابی الاسود نے کہا ابو موسی اشعری رضی اللہ تعالی عنہ نے بصرہ کے قاریون کو بلوا بھیجا اور وہ سب تین سو قاری اُنکے پاس آئے اور اُنہون نے قرآن پڑھا اور ابو موسی نے اُن سے کہا کہ تم بصرہ کے سب لوگون سے بہتر ہو اور وہان کے قاری ہو سو قرآن پڑھتے رہو اور بہت مدت گذر جانے سے سست نہ ہو جاؤ کہ تمہارے دل سخت ہو جاوین جیسے تم سے اگلون کے دل سخت ہو گئے

اور ہم ایک سورۃ پڑھا کرتے تھے جو طول میں اور سخت وعیدوں میں برارت کی برابر تھی پھر میں اُسے
بھول گیا مگر اتنی بات یاد رہی کہ اگر آدمی کے دو میدان ہوتے مال کے تب بھی تیسرا ڈھونڈھتا رہتا
اور آدمی کا پیٹ نہیں بھرتا مگر مٹی سے اور ہم ایک سورت اور پڑھتے تھے اور اُسکو مسبحات میں کی
ایک سورت کی برابر جانتے تھے میں وہ بھی بھول گیا مگر اُسمیں سے یہ آیت یاد ہے اے ایمان والو
کیوں کہتے ہو وہ بات جو کرتے نہیں اور جو بات ایسی کہتے ہو کہ کرتے نہیں وہ تمھاری گردنوں میں
لکھ دی جاتی ہے گواہی کے طور پر کہ اُسکا سوال ہوگا تم سے قیامت کے دن **ف** ان سب حدیثوں
میں مذمت دنیا کی حرص کی اور برائی ہے دنیا کی بہت چاہنے کی اور کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے
شعر اہل دنیا کافران مطلق اند ❊ روز و شب در زق زق و در بق بق اند ❊ اور بشارت ہے حضرت
انسان کو کہ بے مرے ان کا پیٹ نہیں بھرتا اگرچہ سونے کی اینٹوں سے انکا گھر بھر جاوے **باب**
فَضْلِ الْقَنَاعَةِ وَالْحَثِّ عَلَيْهَا قناعت کی فضیلت **عَنْ** اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ الْغِنٰى عَنْ كَثْرَةِ الْعَرَضِ وَلٰكِنَّ الْغِنٰى
غِنَى النَّفْسِ **ترجمہ** روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا امیری سامان بہت ہونے سے نہیں ہے بلکہ امیری دل سے ہے **ف** یعنی سامان دنیا
بہت ہو مگر آدمی پر حرص غالب ہو جب بھی امیر نہیں اور دل غنی ہے تو بے مال کے بھی بے پرواہ
ہے **باب** التَّحْذِيْرِ مِنَ الْاِغْتِرَارِ بِزِيْنَةِ الدُّنْيَا وَمَا يُبْسَطُ مِنْهَا دنیا کی زینت پر مغرور نہ
ہونے کے بیان میں **عَنْ** اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ قَامَ رَسُوْلُ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ لَا وَاللهِ مَا اَخْشٰى عَلَيْكُمْ اَيُّهَا النَّاسُ اِلَّا مَا يُخْرِجُ اللهُ
لَكُمْ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللهِ اَيَاْتِي الْخَيْرُ بِالشَّرِّ فَصَمَتَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ كَيْفَ قُلْتَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ اَيَاْتِي الْخَيْرُ بِالشَّرِّ فَقَالَ
لَهُ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْخَيْرَ لَا يَاْتِي اِلَّا بِخَيْرٍ اَوَخَيْرٌ هُوَ اِنَّ كُلَّ مَا
يُنْبِتُ الرَّبِيْعُ يَقْتُلُ حَبَطًا اَوْ يُلِمُّ اِلَّا اٰكِلَةَ الْخَضِرِ اَكَلَتْ حَتّٰى اِذَا امْتَلَأَتْ خَاصِرَتَاهَا
اسْتَقْبَلَتِ الشَّمْسَ ثَلَطَتْ اَوْ بَالَتْ ثُمَّ اجْتَرَّتْ فَعَادَتْ فَاَكَلَتْ فَمَنْ يَاْخُذُ مَالًا
بِحَقِّهٖ يُبَارَكْ لَهٗ فِيْهِ وَمَنْ يَاْخُذُ مَالًا بِغَيْرِ حَقِّهٖ فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ الَّذِيْ يَاْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ

ترجمہ ابو سعید نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہڑے ہوکر لوگون مین وعظ کہا اور فرمایا اللہ
کی قسم اے لوگو مین تمہارے لیے اور کسی چیز سے نہین ڈرتا ہون مگر اُس سے جو اللہ نکالتا ہے تمہارے
لیے دنیا کی زینت تو ایک شخص نے عرض کی کہ یا رسول اللہ کیا خیر کا نتیجہ شر بہی ہوتا (یعنے
دنیا کی دولت اور حکومت آنا اور اسلام کی ترقی ہونا تو خیر ہے اسکا نتیجہ برا کیونکر ہوگا) پہر رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چپ ہو رہے تہوڑی دیر پہر فرمایا تونے کیا کہا پہر اوس کے سوال کو دوہرا
لیا کہ کہین بہول نگیا ہو تو مطابقت جواب کی سوال کے ساتہہ اوسکی سمجہہ مین نہ آوے) اوس نے
عرض کی اے رسول اللہ کے کیا خیر کا نتیجہ شر بہی ہوتا ہے آپنے فرمایا کہ نہین خیر کا نتیجہ تو
خیر ہی ہوتا ہے مگر اتنی بات ہے کہ بہار کے دنون مین جو سبزہ اوگتا ہے (اور اوسے تم خیر ہی
جانتے ہو) وہ نہین مارتا ہے ہیضہ سے اور نہ قریب المرگ کرتا ہے مگر ہرا چرنے والے کو کہ
وہ کہا جاتا ہے یہانتک کہ اوس کی کوکہین پہول جاتی ہین اور سورج کے سامنے ہوکر پتلا ہگنے
لگتا ہے یا موتنے لگتا ہے پہر جگالی کرنے لگتا ہے اور پہر چرنے جاتا ہے (یہانتک کہ اسی لوٹ
پوٹ مین ایکدن مرجاتا ہے) یہی حال اُس مال کا ہے کہ جو اسکو حق کے ساتہہ لیتا ہے اوسکو
برکت ہوتی ہے اور جو ناحق طور پر لیتا ہے اوس کی مثال ایسی ہی ہوتی ہے کہ کہاتا جاتا ہے اور
پیٹ نہین بہرتا (جیسے اوس ہری چرنے والی کا) عَنْ اَبِی سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَخْوَفُ مَا اَخَافُ عَلَیْکُمْ مَا یُخْرِجُ اللّٰہُ لَکُمْ مِنْ زَہْرَۃِ الدُّنْیَا قَالُوْا
وَمَا زَہْرَۃُ الدُّنْیَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ بَرَکَاتُ الْاَرْضِ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَہَلْ یَاْتِی الْخَیْرُ بِالشَّرِّ
قَالَ لَا یَاْتِی الْخَیْرُ اِلَّا بِالْخَیْرِ لَا یَاْتِی الْخَیْرُ اِلَّا بِالْخَیْرِ لَا یَاْتِی الْخَیْرُ اِلَّا بِالْخَیْرِ اِنَّ کُلَّ مَا اَنْبَتَ الرَّبِیْعُ یَقْتُلُ اَوْ یُلِمُّ اِلَّا
اٰکِلَۃَ الْخَضِرِ فَاِنَّہَا تَاْکُلُ حَتّٰی اِذَا امْتَدَّتْ خَاصِرَتَاہَا اسْتَقْبَلَتِ الشَّمْسَ ثُمَّ اجْتَرَّتْ
وَبَالَتْ وَثَلَطَتْ ثُمَّ عَادَتْ فَاَکَلَتْ اِنَّ ہٰذَا الْمَالَ خَضِرَۃٌ حُلْوَۃٌ فَمَنْ اَخَذَہٗ بِحَقِّہٖ وَ
وَضَعَہٗ فِیْ حَقِّہٖ فَنِعْمَ الْمَعُوْنَۃُ ہُوَ وَمَنْ اَخَذَہٗ بِغَیْرِ حَقِّہٖ کَانَ کَالَّذِیْ یَاْکُلُ وَلَا یَشْبَعُ
ترجمہ وہی روایت دوسری سند سے مروی ہوئی اتنی بات زیادہ ہے کہ آپ نے تین بار فرمایا
کہ خیر کا نتیجہ خیر ہی ہوتا ہے اور اخیر مین فرمایا جس نے اُسکو (یعنے مال کو) حق کی راہ سے لیا اور
راہ حق مین رکہا تو کیا خوب مدد اوس سے ملتی ہے (یعنے درجات عالیہ صدقات وخیرات اور

مبرات کی اوسکو عنایت ہوتے ہین) باقی مضمون وہی ہے جو اوپر گذرا **عن** ابی سعید الخدریؓ قال
جلس رسول الله صلی الله علیه وسلم علی المنبر وجلسنا حوله فقال ان مما اخاف علیکم
بعدی ما یفتح الله علیکم من زهرة الدنیا وزینتها فقال رجل او یاتی الخیر بالشر
یا رسول الله قال فسکت عنه رسول الله صلی الله علیه وسلم فقیل ما شانک تکلم رسول
فقیل لہ
الله صلی الله علیه وسلم ولا یکلمک قال ورأینا انه ینزل علیه فافاق یمسح عنه
الرحضاء وقال این هذا السائل وکانه حمده فقال انه لا یاتی الخیر بالشر وان مما ینبت
آتی
الربیع یقتل او یلم الا آکلة الخضرة فانها اکلت حتی اذا امتلأت خاصرتاها
استقبلت عین الشمس فثلطت وبالت ثم رتعت وان هذا المال خضر حلو ونعم صاحب
المسلم هو لمن اعطی منه المسکین والیتیم وابن السبیل او کما قال رسول الله صلی الله
علیه وسلم وانه من یاخذه بغیر حقه کالذی یاکل ولا یشبع ویکون علیه شهیدا یوم
القیامة **ترجمہ** ابوسعید نے وہی روایت بیان کی مگر یہ بات زیادہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
منبر پر بیٹھے تھے اور ہم آپ کے گرد بیٹھے اور آگے آپ نے وہی مضمون فرمایا دنیا کی زینت کا تب ایک شخص
نے عرض کی کہ کیا خیر کا نتیجہ شر ہوتا ہے آپ چپ ہو رہے لوگون نے اوس شخص سے کہا تو نے کیون
ایسی بات کہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تجھ سے بات نکی اور ہم کو خیال ہوا کہ آپ پر وحی اترتی
ہے اتنے مین آپ نے پسینہ پونچھا اور فرمایا اوس سائل نے اچھی بات کہی پھر آپ نے وہی مثال سبزہ چرنے
والی کی بیان کی اور فرمایا یہ مال ہرا ہے میٹھا ہے اور بہت اچھا رفیق ہے اوس مسلمان کا جو مسکین
کو اور یتیم اور مسافر کو دیا اور کچھ فرمایا اخیر مین یہ فرمایا کہ وہ مال اوسپر قیامت کے دن گواہ ہوگا باقی
مضمون وہی ہے جو اوپر گذرا **ف** اسمین آپ نے اپنی امت مرحومہ کو دنیا کی زینت اور
کثرت سے ڈرایا اور اون کو ڈرایا جنکو مال حلال ہاتھ آوے اور راہ حق مین خرچ ہو اون ملاعین دنیا کا
تو ذکر ہی نہین جو مال حرام اکٹھا کرتے ہین اور اپنے پیٹون مین آگ بھرتے ہین اور سائل نے پوچھا
کہ خیر کا انجام شر کیونکر ہو سکتا ہے آپ نے فرمایا کہ ہان یہ ٹھیک ہے مگر دنیا کی زینت خیر حقیقی نہین بلکہ
اسمین بندون کا امتحان اور فتنہ ہے کہ اسمین مشغول ہو کر ہزارون خدا کو بھول جاتے ہین اور
آپسمین بغض اور نفسانیت پیدا کرتے ہین پھر اوسپر سبزہ کی مثال فرمائی کہ گو بظاہر پانی کا برسنا

سبزہ کا ہونا زندگی کا باعث ہی مگر بد پرہیز جانورون کے لیے وہی سبب ہلاکت کا ہوتا ہے **باب**
فَضْلِ التَّعَفُّفِ وَالصَّبْرِ وَالْقَنَاعَةِ وَالْحَثِّ عَلٰى كُلِّ ذٰلِكَ صبر و قناعت کی فضیلت **عَنْ**
**اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ نَاسًا مِّنَ الْاَنْصَارِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ سَاَلُوْا رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَعْطَاهُمْ ثُمَّ سَاَلُوْهُ فَاَعْطَاهُمْ حَتّٰى اِذَا نَفِدَ مَا عِنْدَهٗ قَالَ مَا
يَكُنْ عِنْدِيْ مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ اَدَّخِرَهٗ عَنْكُمْ وَمَنْ يَّسْتَعْفِفْ يُعِفَّهُ اللّٰهُ وَمَنْ يَّسْتَغْنِ يُغْنِهِ
اللّٰهُ وَمَنْ يَّتَصَبَّرْ يُصَبِّرْهُ اللّٰهُ وَمَا اُعْطِيَ اَحَدٌ مِّنْ عَطَاءٍ خَيْرٌ وَّاَوْسَعُ مِنَ الصَّبْرِ** **ترجمہ** ابوسعید
نے کہا چند لوگون نے انصار کے کچھہ مانگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپنے انکو دیا انہون نے
پھر مانگا پھر دیا یہانتک کہ جب تمام ہو گیا جو کچھ آپ کے پاس تہا تو آپنے فرمایا میرے پاس جو مال ہوتا ہے
تو مین تم سے دریغ نہین کرتا اور جو سوال سے بچے اللہ اوسے بچاتا ہے اور جو اپنے دل کو بے پرواہ
رکہے اللہ اسکو بے پرواہ کر دیتا ہے اور جو صبر کی عادت ڈالی اللہ اوسپر صبر آسان کر دیتا ہے اور
کوئی عطائے الٰہی بہتر اور کشادگی والی صبر سے زیادہ نہین **ف** اس حدیث مین قناعت اور صبر
اور تنگی دنیا پر راضی رہنے کی تعلیم اور ترغیب ہی **عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ** **ترجمہ**
زہری سے دوسری سند کے وہی روایت مروی ہوئی **عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ
تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ اَسْلَمَ وَرُزِقَ كَفَافًا وَّ
قَنَّعَهُ اللّٰهُ بِمَا اٰتَاهُ** **ترجمہ** عبداللہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مراد کو پہونچا
اور چھٹکارا پایا اوس نے جو اسلام لایا اور موافق ضرورت کے رزق دیا گیا اور اللہ تعالیٰ نے اُسکو اپنی روزی
پر قناعت دی **عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ رِزْقَ اٰلِ مُحَمَّدٍ قُوْتًا** **ترجمہ** حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے
کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی کہ یا اللہ محمد کے تابعون کی روزی موافق ضرورت کے رکھہ
ف یعنی دنیا کی طوم و ترایق اور ساز و براق اور حمل اثقال کے تحمل شاق اور زبردستی کی دہوم
دہام اور ہجوم عوام اور ناحق کے زق زق اور اہل معاملات کی بق بق سے محفوظ رکہہ اور اس حدیث
سے معلوم ہوا کہ موافق ضرورت کے روٹی ملنا فقر اور غنی دونون سے افضل ہے خیر الامور اوسطہا اور
قوت اہل لغت کی نزدیک رمق کو کہتے ہین اور اس سے دنیا کم رکہنے کی فضیلت ثابت ہوئی اور کفایت

کرنے کی قوت لائیت پر **باب** اِعْطَاءِ الْمُؤَلَّفَۃِ وَمَنْ یُّخَافُ عَلٰی اِیْمَانِہٖ اِنْ لَّمْ یُعْطَ وَاحْتِمَالِ مَنْ سَاَلَ بِجَفَاءٍ لِجَہْلِہٖ وَبَیَانِ الْخَوَارِجِ وَاَحْکَامِھِمْ باب دل پرچانے والون کا اور خوارج کا بیان

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَسَمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَسْمًا فَقُلْتُ وَاللّٰہِ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ لَغَیْرُ ھٰؤُلَاءِ کَانَ اَحَقُّ بِہٖ مِنْھُمْ قَالَ اِنَّھُمْ خَیَّرُوْنِیْ اَنْ یَّسْاَلُوْنِیْ بِالْفُحْشِ اَوْ یُبَخِّلُوْنِیْ فَلَسْتُ بِبَاخِلٍ **ترجمہ** حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھہ صدقہ کا مال تقسیم کیا اور مین نے عرض کی کہ یا رسول اللہ قسم اللہ کی اوس کے مستحق اور لوگ تھے آپ نے فرمایا اُنہون نے مجھے مجبور کیا دو باتون مین کہ یا تو مجھسے بیحیائی سے مانگین یا مین اُن کے آگے بخیل ٹھیرون سو مین بخل کرنے والا نہین ہون **ف** غرض یہ کہ انہون نے مجھسے بہت الحاح سے سوال کیا بہ سبب ضعف ایمان کے اور اگر مین انکو نہ دیتا تو بخیل کہتے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جاہلون اور سخت دل اور ضعیف الایمان لوگون سے مدارات کرنا ضرور ہے اور اس مصلحت سے اُنکو مال دینا روا ہے عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ کُنْتُ اَمْشِیْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعَلَیْہِ رِدَاءٌ نَجْرَانِیٌّ غَلِیْظُ الْحَاشِیَۃِ فَاَدْرَکَہٗ اَعْرَابِیٌّ فَجَبَذَہٗ بِرِدَائِہٖ جَبْذَۃً شَدِیْدَۃً فَنَظَرْتُ اِلٰی صَفْحَۃِ عُنُقِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَدْ اَثَّرَتْ بِھَا حَاشِیَۃُ الرِّدَاءِ مِنْ شِدَّۃِ جَبْذَتِہٖ ثُمَّ قَالَ یَا مُحَمَّدُ مُرْ لِیْ مِنْ مَّالِ اللّٰہِ الَّذِیْ عِنْدَکَ فَالْتَفَتَ اِلَیْہِ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَضَحِکَ ثُمَّ اَمَرَ لَہٗ بِعَطَاءٍ **ترجمہ** انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ چلا جاتا تہا اور آپ ایک نجران (شہر کا نام ہے) کے چادر اوڑہی ہوئی تہی جسکا کنارہ موٹا تہا اور آپ کو ایک گاؤن کا آدمی ملا اور آپ کو چادر سمیت کہینچا بہت زور سے کہ مین نے دیکھا آپکی گردن کے موڑے پہ چادر کا نشان بن گیا اور اُسکا حاشیہ گڑ گیا اوس کے زور سے کہینچنے کے سبب سے پہر کہا اے محمد حکم کرو میرے لیے اس مال مین سے کچھ دینے کا جو اللہ کا دیا آپکے پاس ہے سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس کیطرف دیکھا اور ہنسے اور حکم کیا اُسکو کچھہ دینے کا **ف** اور اُسکی اس گاؤن وری پہ کچھہ غصہ نہ فرمایا یہ کمال خلق اور حلم تہا آپکا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جاہلون کی گستاخیون اور بے ادبیون پر حلم وصبر و درگذر کرنا اور اُن کے سوء ادب کے بدلے مین اُن سے احسان کرنا چاہیے اور خوش خلقی برتنا چاہیے جیسے آپ ہنس

دیے اور اس کو کچھ دلوا بھی دیا اور اس سے ہنسنے کا جواز بھی سمجھا گیا عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ
طَلْحَۃَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِھٰذَا الْحَدِیْثِ
وَفِیْ حَدِیْثِ عِکْرِمَۃَ بْنِ عَمَّارٍ مِنَ الزِّیَادَۃِ قَالَ ثُمَّ جَبَذَہٗ اِلَیْہِ جَبْذَۃً رَجَعَ نَبِیُّ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ نَحْرِ الْاَعْرَابِیِّ وَفِیْ حَدِیْثِ ھَمَّامٍ فَجَاذَبَہٗ حَتّٰی انْشَقَّ الْبُرْدُ وَحَتّٰی بَقِیَتْ
حَاشِیَتُہٗ فِیْ عُنُقِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ترجمہ اسحق سے بذریعہ انس کے وہی روایت
مروی ہے اور عکرمہ بن عمار کی روایت مین یہ مضمون زیادہ ہے کہ اُس اعرابی نے ایسا کھینچا کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوس اعرابی کے گلے سے لگ گئے اور ہمام کی روایت مین یہ ہے کہ ایسا کھینچا
کہ چادر مبارک پھٹ گئی اور کنارہ اوس کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گلے مین رہ گیا باقی مضمون
وہی ہے جو اوپر گذرا عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّہٗ قَالَ قَسَمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَقْبِیَۃً وَّلَمْ یُعْطِ مَخْرَمَۃَ شَیْئًا فَقَالَ مَخْرَمَۃُ یَا بُنَیَّ انْطَلِقْ بِنَا اِلٰی رَسُوْلِ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَانْطَلَقْتُ مَعَہٗ قَالَ ادْخُلْ فَادْعُہٗ لِیْ قَالَ فَدَعَوْتُہٗ لَہٗ فَخَرَجَ
اِلَیْہِ وَعَلَیْہِ قَبَاءٌ مِّنْھَا فَقَالَ خَبَأْتُ ھٰذَا لَکَ قَالَ فَنَظَرَ اِلَیْہِ فَقَالَ رَضِیَ مَخْرَمَۃُ
ترجمہ مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ تقسیم کین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبائین
اور مخرمہ کو کوئی نہ دی تب مخرمہ نے کہا ای میرے بیٹے میرے ساتھ چلو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
تک سو مین اُن کے ساتھ گیا اور اُنھون نے کہا تم گھر مین جاکر اونہین بلاؤ مین نے حضرت کو بلایا آپ
نکلے اونہین کی ایک قبا اوڑھی ہوئی اور فرمایا کہ یہ مین نے تمھارے واسطے رکھ چھوڑی تھی اور پھر آپ نے
مخرمہ کو دیکھا اور فرمایا مخرمہ خوش ہو گئے عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَدِمَتْ
عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَقْبِیَۃٌ فَقَالَ لِیْ اَبِیْ مَخْرَمَۃُ انْطَلِقْ بِنَا اِلَیْہِ عَسٰی اَنْ یُّعْطِیَنَا
مِنْہُ شَیْئًا قَالَ فَقَامَ اَبِیْ عَلَی الْبَابِ فَتَکَلَّمَ فَعَرَفَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَوْتَہٗ فَخَرَجَ مَعَہٗ
قَبَاءٌ وَھُوَ یُرِیْہِ مَحَاسِنَہٗ وَھُوَ یَقُوْلُ خَبَأْتُ ھٰذَا لَکَ خَبَأْتُ ترجمہ مسور نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کے پاس کچھ قبائین آئین اور مجھ سے میرے باپ مخرمہ نے کہا اے میرے بیٹے میرے ساتھ چلو شاید
ہمکو بھی اُس مین سے کچھ دین غرض میرے باپ دروازہ پر کھڑے رہے اور بات کی اور حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے اُن کی آواز پہچانی اور نکلے اور آپ کے پاس ایک قبا تھی اور آپ اسکے پھول بوٹون کی

طرف نظر کرتے تھے اور فرماتے تھے یہ مین نے تمہارے لیے اُٹھا رکھی تھی یہ مین نے تمہارے لیے اُٹھا رکھی تھی **ف** اسمین سخاوجود و بذل و عطا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معلوم ہوتی ہے اور اپنے یارون کا خیال رکھنا اور اُنکی دلجوئی اور مدارات **عن** سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ اعطی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رھطا وانا جالس فیھم قال فترک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منھم رجلا لم یعطہ وھو اعجبھم الی فقمت الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فساررتہ فقلت یا رسول اللہ ما لک عن فلان واللہ انی لاراہ مؤمنا قال او مسلما فسکت قلیلا ثم غلبنی ما اعلم منہ فقلت یا رسول اللہ ما لک عن فلان فواللہ انی لاراہ مؤمنا قال او مسلما فسکت قلیلا ثم غلبنی ما اعلم فیہ فقلت یا رسول اللہ ما لک عن فلان فواللہ انی لاراہ مؤمنا قال او مسلما قال انی لاعطی الرجل وغیرہ احب الی منہ خشیۃ ان یکب فی النار علی وجھہ وفی حدیث الحلوانی تکرار القول مرتین **ترجمہ** سعد نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چند لوگون کو کچھ مال دیا اور مین بھی اون مین بیٹھا تھا اور آپنے ایک شخص کو چھوڑ دیا جو میرے نزدیک اُن سب سے اچھا تھا سو مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے کھڑا ہوا اور عرض کی کہ یا رسول اللہ مین اُسکو مومن سمجھتا ہون آپ اُسکو کیون نہین دیتے مین تو اُسے اللہ کی قسم مومن جانتا ہون آپنے فرمایا شاید مسلم ہو پھر مین تھوڑی دیر چپ رہا اور پھر اوس کی خوبی نے جو مجھے معلوم تھی غلبہ کیا اور مین نے پھر عرض کی کہ یا رسول اللہ آپ اُسے کیون نہین دیتے اُسکو اللہ کی قسم مین مومن جانتا ہون آپنے فرمایا شاید مسلم ہو پھر مین چپ رہا اور پھر اوس کی خوبی نے جو مجھے معلوم تھی مجھ پر غلبہ کیا اور مین نے پھر عرض کی کہ یا رسول اللہ کہ آپ اُسے کیون نہین دیتے اللہ کی قسم مین اُسے مومن جانتا ہون آپنے فرمایا شاید مسلم ہو پھر تیسری بار مین آپنے فرمایا کہ مین اکثر ایک کو دیتا ہون اور دوسرا میرے نزدیک اُس سے اچھا ہوتا ہے اس خیال سے کہ اگر مین اُسے نہ دونگا تو یہ اوندھے مونھ دوزخ مین چلا جائیگا اور حلوانی کی روایت مین وہ قول جو تین بار مروی ہوا دو ہی بار ہے **ف** اسمین صاف تصریح ہے کہ ضعیف الایمان لوگون کو تسلی دیتا ہون کہ وہ تکلیف پاکر ایمان سے پھر نہ جائیں اور حالانکہ کامل الایمان موجود ہوتے ہین کہ وہ ہرگز تکلیف کے خوف سے دین سے پھرنیوالے نہین اور انہین کو مؤلفۃ القلوب کہتے ہین **عن** الزھری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھذا الاسناد علی معنی حدیث صالح عن الزھری **ترجمہ** زہری سے دوسری

فواللہ

سند سے یہی مضمون مروی ہوا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ بِحَدِیْثِ ھٰذَا یَعْنِیْ حَدِیْثَ الزُّھْرِیِّ الَّذِیْ ذَکَرْنَا فَقَالَ فِیْ حَدِیْثِہٖ فَضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِیَدِہٖ بَیْنَ عُنُقِیْ وَکَتِفِیْ ثُمَّ قَالَ اَقِتَالًا اَیْ سَعْدُ اِنِّیْ لَاُعْطِی الرَّجُلَ ترجمہ محمد بن سعد سے یہی روایت زہری کی مروی ہوئی اُس مین اتنی بات زیادہ ہی کہ رسول اسد صلی اللہ علیہ وسلم نے میری گردن اور شانے کے بیچ مین ہاتھ مارا اور فرمایا کیا لڑتے ہوا ے سعد پھر آگے وہی بات فرمائی یعنی آپ نے محبت سے فرمایا کہ کیا تم ہم سے لڑتے ہو حالانکہ اونکی کیا مجال تھی جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے لڑتے عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ نَاسًا مِّنَ الْاَنْصَارِ قَالُوْا یَوْمَ حُنَیْنٍ حِیْنَ اَفَآءَ اللّٰہُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ مِنْ اَمْوَالِ ھَوَازِنَ مَا اَفَآءَ فَطَفِقَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُعْطِیْ رِجَالًا مِّنْ قُرَیْشٍ الْمِائَۃَ مِنَ الْاِبِلِ فَقَالُوْا یَغْفِرُ اللّٰہُ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُعْطِیْ قُرَیْشًا وَیَتْرُکُنَا وَسُیُوْفُنَا تَقْطُرُ مِنْ دِمَآئِھِمْ قَالَ اَنَسٌ فَحُدِّثَ ذٰلِکَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ قَوْلِھِمْ فَاَرْسَلَ اِلَی الْاَنْصَارِ فَجَمَعَھُمْ فِیْ قُبَّۃٍ مِّنْ اَدَمٍ فَلَمَّا اجْتَمَعُوْا جَآءَھُمْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا حَدِیْثٌ بَلَغَنِیْ عَنْکُمْ فَقَالَ لَہٗ فُقَھَآءُ الْاَنْصَارِ اَمَّا ذَوُوْ رَاْیِنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَلَمْ یَقُوْلُوْا شَیْئًا وَّاَمَّا اُنَاسٌ مِّنَّا حَدِیْثَۃٌ اَسْنَانُھُمْ قَالُوْا یَغْفِرُ اللّٰہُ لِرَسُوْلِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُعْطِیْ قُرَیْشًا وَیَتْرُکُنَا وَسُیُوْفُنَا تَقْطُرُ مِنْ دِمَآئِھِمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاِنِّیْ اُعْطِیْ رِجَالًا حَدِیْثِیْ عَھْدٍ بِکُفْرٍ اَتَاَلَّفُھُمْ اَفَلَا تَرْضَوْنَ اَنْ یَّذْھَبَ النَّاسُ بِالْاَمْوَالِ وَتَرْجِعُوْنَ اِلٰی رِحَالِکُمْ بِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَوَاللّٰہِ لَمَا تَنْقَلِبُوْنَ بِہٖ خَیْرٌ مِّمَّا یَنْقَلِبُوْنَ بِہٖ فَقَالُوْا بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَدْ رَضِیْنَا قَالَ فَاِنَّکُمْ سَتَجِدُوْنَ اَثَرَۃً شَدِیْدَۃً فَاصْبِرُوْا حَتّٰی تَلْقَوُا اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ فَاِنِّیْ عَلَی الْحَوْضِ قَالُوْا سَنَصْبِرُ ترجمہ انس رضی اسد تعالی عنہ نے کہا چند لوگون انصار کی حنین کے دن کہا جب اسد تعالی نے اپنے رسول کو اموال ہوازن مین سے کچھہ مال بغیر لڑے بھڑے دلوادیا اور رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے چند آدمیون کو قریش مین سے سو اونٹ دیے تو انصار کے لوگ کہنے لگے اسد اپنے رسول کو بخشے کہ وہ قریش کو دیتے ہین ہمین چھوڑ کر اور ہماری تلوارین ابھی تک قریش کا خون ٹپکا رہی ہین انس بن مالک نے کہا کہ اسکی خبر رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم کو پہونچی اور آپ نے انصار کو بلا بھیجا اور اُن کو ایک چمڑے کے خیمہ مین جمع کیا پھر جب سب جمع ہو گئے تو رسول اسد صلی اسد

علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا یہ کیا بات ہے جو تمہاری طرف سے مجھے پہونچی ہے تب اُن مین سے سمجہ دار لوگون نے کہا کہ جو ہم مین فہمیدہ لوگ ہین یارسول اللہ اونہون نے تو کچھ بہی نہین کہا اور بعض کم سن لوگ ہم مین کے بولے اللہ بخشے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ قریش کو دیتے ہین اور ہم کو نہین دیتے اور ہماری تلوارین اون کے خون سے ابھی تک ٹپکارہی ہین تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین بعض ایسے لوگون کو دیتا ہون جو ابھی کافر تھے اُن کا دل خوش کرنے کو اور تم لوگ خوش نہین ہوتے اس سے کہ لوگ تو مال لیکر اپنے گھر چلے جاوین اور تم اللہ کے رسول کو لیکر اپنے گھر جاؤ سو البتہ قسم ہے اللہ تعالیٰ کی کہ تم جو لیکر گہر جاؤگے وہ اُس سے بہتر ہے جو وہ لیکر گھر جائین گے (البتہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دامن سارے دنیا سے بہتر ہے) پہر سب انصار نے کہا ہان یارسول اللہ ہم راضی ہوئے پہر آپ نے فرمایا آگے تم پر اور کتنے لوگ مقدم کیے جاوین گے (یعنے تمہین چھوڑ کر اورون کو دین گے) تو تم صبر کرنا یہانتک کہ ملاقات کرو تم اللہ سے اور اس کے رسول سے کہ مین حوض (کوثر) پر ہون گا انہون نے کہا اب ہم صبر کرین گے (العون اللہ وقوتہ) **فائدہ** نووی نے کہا کہ قاضی عیاض نے ذکر کیا کہ اس حدیث مین یہ تصریح نہین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون کو خمس (یعنی پانچوان حصہ) نکالنے کے قبل دیا یا جو دیا اوسکو خمس مین نہین گنا اور باقی روایتون سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے انکو خمس مین سے دیا ہے اور اُن سے معلوم ہوتا ہے کہ امام کو خمس کا اختیار ہے کہ جس طرح چاہے خرچ کرے اور جس کو چاہے اُسمین سے زیادہ دے یا ایک شخص کو اُس مین سے بہت کچھ دیدے اور اسیطرح امام کو اختیار ہے کہ خمس کو مصالح مومنین مین خرچ کرے اور چاہے تو کسی مالدار کو بہت کچھ دے دے کسی مصلحت کی نظر سے اور حضرت نے انصار سے فرمایا کہ آگے جو حکام ہونگے وہ تم کو چھوڑ کر اورون کو تین اموال دنیاوی بانٹینگے سو تم کو ضرور ہے کہ نعماء اُخروی پر نظر رکھو اور مجھسے حوض کوثر پر ملنے کا خیال باندہے رہو اور ابھی سے صبر کی عادت ڈالو **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ لَمَّا اَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰی رَسُوْلِهٖ مَا اَفَاءَ مِنْ اَمْوَالِ هَوَازِنَ وَاقْتَصَّ الْحَدِيْثَ بِمِثْلِهٖ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ قَالَ اَنَسٌ فَلَمْ نَصْبِرْ وَقَالَ فَاَمَّا اُنَاسٌ حَدِيْثَةٌ اَسْنَانُهُمْ **ترجمہ** انس بن مالک سے وہی روایت دوسری سند سے مروی ہوئی اوسی روایت کی مثل جو گذری اس مین اتنا زیادہ ہے کہ انس نے کہا پہر ہم لوگ صبر نہ کرسکے اور اُناسٌ حدیثۃ کی جگہ مین مِنّا کا لفظ نہین کہا باقی مضمون وہی ہے کہا مسلم اور روایت کی ہمسے زہیر بن حرب نے اون سے یعقوب نے اون سے ابن شہاب کی بھتیجے نے اون سے اُن کے چچا نے

اُن سے انس بن مالک نے اور روایت کی حدیث مثل اُسکی (جو گذری) اور اوس مین یہ بھی ہے کہ انس نے کہا ہم
ہم صبر نہ کر سکے جیسے روایت یونس کی ہے زہری سے (جو اوس کے اوپر گذری) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ
اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ جَمَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاَنْصَارَ فَقَالَ اَفِيْكُمْ اَحَدٌ مِّنْ غَيْرِكُمْ
قَالُوْا لَا اِلَّا ابْنُ اُخْتٍ لَنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ ابْنَ اُخْتِ الْقَوْمِ مِنْهُمْ فَقَالَ
اِنَّ قُرَيْشًا حَدِيْثُ عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ وَمُصِيْبَةٍ وَاِنِّيْ اَرَدْتُ اَنْ اَجْبُرَهُمْ وَاَتَأَلَّفَهُمْ اَمَا
تَرْضَوْنَ اَنْ يَّرْجِعَ النَّاسُ بِالدُّنْيَا وَتَرْجِعُوْنَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى بُيُوْتِكُمْ لَوْ
سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا وَسَلَكَ الْاَنْصَارُ شِعْبًا لَسَلَكْتُ شِعْبَ الْاَنْصَارِ **ترجمہ** حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ
عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کو ایک جگہہ جمع کیا اور فرمایا تم مین کوئی غیر ہے اُنہون نے
کہا نہین مگر ایک ہماری بہن کا لڑکا آپنے فرمایا بہن کا لڑکا قوم مین داخل ہے پھر فرمایا قریش ہنوز ابھی جاہلیت
کو چھوڑا ہے اور ابھی مصیبت سے نجات پائی ہے اور مین چاہتا ہون کہ انکی فریاد رسی کرون اور اون کی دلجوئی
کرون اور کیا تم خوش نہین ہوتے ہو کہ لوگ دنیا لیکر چلے جاوین اور تم اللہ کے رسول کو لیکر اپنے گھر جاؤ (رہ گئی
رہی میری محبت اور رفاقت تمہارے ساتھ وہ تو ایسی ہے) کہ اگر سب لوگ ایک میدان کی راہ لین اور انصار
ایک گھاٹی کی (جو دو پہاڑون کے بیچ مین ہو) تو مین انصار ہی کی گھاٹی مین جاؤن (اور اُن کا ساتھ
کبھی نہ چھوڑون) **ف** اس حدیث مین فضیلت انصار کی اور محبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اُن کے
ساتھ معلوم ہوئی عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ لَمَّا فُتِحَتْ مَكَّةُ قُسِمَ الْغَنَائِمُ
فِيْ قُرَيْشٍ فَقَالَتِ الْاَنْصَارُ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْعَجَبُ اِنَّ سُيُوْفَنَا تَقْطُرُ مِنْ دِمَائِهِمْ وَاِنَّ غَنَائِمَنَا
تُرَدُّ عَلَيْهِمْ فَبَلَغَ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَمَعَهُمْ فَقَالَ مَا الَّذِيْ بَلَغَنِيْ
عَنْكُمْ قَالُوْا هُوَ الَّذِيْ بَلَغَكَ وَكَانُوْا لَا يَكْذِبُوْنَ قَالَ اَمَا تَرْضَوْنَ اَنْ يَّرْجِعَ النَّاسُ
بِالدُّنْيَا اِلٰى بُيُوْتِهِمْ وَتَرْجِعُوْنَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى بُيُوْتِكُمْ لَوْ سَلَكَ
النَّاسُ وَادِيًا اَوْ شِعْبًا وَسَلَكَتِ الْاَنْصَارُ وَادِيًا اَوْ شِعْبًا لَسَلَكْتُ وَادِيَ الْاَنْصَارِ وَشِعْبَ
الْاَنْصَارِ **ترجمہ** حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا جب مکہ فتح ہوا تو غنیمت قریش مین بانٹی گئی اور انصار
نے کہا یہ بڑی تعجب کی بات ہے کہ ہماری تو تلوارین خون بہاوین اور غنیمت یہ لوگ لیجاوین اور یہ خبر حضرت
کو پہنچی سو آپنے اُنکو اکٹھا کیا اور فرمایا کہ یہ کیا بات ہے جو مجھے تم سے پہونچی ہے اُنہون نے عرض کی کہ ہان

وہی بات ہے جو آپکو پہونچی اور وہ لوگ کبھی جھوٹ نہین بولتے تہے تب آپنے فرمایا کیا تمکو خوش نہین آتا
کا ور لوگ دنیا لیکر اپنے گہر جاوین اور تم اللہ کے رسول کو لیکر اپنے گھر جاؤ اور میرا حال تو یہ ہی کہ اگر اور لوگ
ایک میدان کی راہ لین یا گھاٹی کی اور انصار ایک وادی یا گہاٹی کی تو مین انصار کی وادی مین چلون یا
اونہی کی گہاٹی مین عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ حُنَيْنٍ اَقْبَلَتْ هَوَازِنُ وَغَطَفَانُ وَغَيْرُهُمْ
بِذَرَارِيِّهِمْ وَنَعَمِهِمْ وَمَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلعم يَوْمَئِذٍ عَشَرَةُ اٰلَافٍ وَمَعَهُ الطُّلَقَاءُ فَاَدْبَرُوْا عَنْهُ حَتّٰى
بَقِيَ وَحْدَهٗ قَالَ فَنَادٰى يَوْمَئِذٍ نِدَائَيْنِ لَمْ يَخْلِطْ بَيْنَهُمَا شَيْئًا قَالَ اِلْتَفَتَ عَنْ يَمِيْنِهٖ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ قَالُوْا
لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَبْشِرْ نَحْنُ مَعَكَ قَالَ ثُمَّ الْتَفَتَ عَنْ يَسَارِهٖ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ قَالُوْا لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَبْشِرْ نَحْنُ
مَعَكَ قَالَ وَهُوَ عَلٰى بَغْلَةٍ بَيْضَاءَ فَنَزَلَ فَقَالَ اَنَا عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ فَانْهَزَمَ الْمُشْرِكُوْنَ وَاَصَابَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَنَائِمَ كَثِيْرَةً فَقَسَمَ فِي الْمُهَاجِرِيْنَ وَالطُّلَقَاءِ وَلَمْ يُعْطِ الْاَنْصَارَ
شَيْئًا فَقَالَتِ الْاَنْصَارُ اِذَا كَانَتِ الشِّدَّةُ فَنَحْنُ نُدْعٰى وَتُعْطَى الْغَنَائِمُ غَيْرَنَا فَبَلَغَهٗ ذٰلِكَ فَجَمَعَهُمْ
فِيْ قُبَّةٍ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ مَا حَدِيْثٌ بَلَغَنِيْ عَنْكُمْ فَسَكَتُوْا فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ
اَمَا تَرْضَوْنَ اَنْ يَّذْهَبَ النَّاسُ بِالدُّنْيَا وَتَذْهَبُوْنَ بِمُحَمَّدٍ تَحُوْزُوْنَهٗ اِلٰى بُيُوْتِكُمْ قَالُوْا بَلٰى يَا
رَسُوْلَ اللّٰهِ رَضِيْنَا قَالَ فَقَالَ لَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا وَسَلَكَتِ الْاَنْصَارُ شِعْبًا لَاَخَذْتُ شِعْبَ
الْاَنْصَارِ قَالَ هِشَامٌ فَقُلْتُ يَا اَبَا حَمْزَةَ اَنْتَ شَاهِدٌ ذَاكَ قَالَ وَاَيْنَ اَغِيْبُ عَنْهُ ترجمہ
انس نے کہا جب حنین کا دن ہوا ہوازن اور غطفان اور اور قبیلون کے لوگ اپنی اولاد اور جانورون کو لیکر
آئے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ دس ہزار غازی تہے اور مکہ کے لوگ بہی جنکو طلقا کہتے ہین پہر یہ سب
ایکبار پیٹھہ دے دیے یہانتک کہ حضرت اکیلے رہ گئے اور اسدن دو آوازین دین کہ اون کے بیچ مین
کچھہ نہین کہا پہلے داہنی طرف آپنے مونہہ کیا اور پکارا کہ اے گروہ انصار کے تو انصار نے جواب دیا
کہ ہم حاضر ہین اے رسول اللہ کے آپ خوش ہون کہ ہم آپکے ساتھہ ہین پہر آپ نے بائین طرف مونہہ کیا اور
پکارا اے گروہ انصار کے تو اونہون نے پہر جواب دیا اور کہا کہ ہم حاضر ہین اے رسول اللہ کے آپ خوش
ہون کہ ہم آپکے ساتھہ ہین اور آپ ایک سفید خچر پر سوار تہے اوس دن اور اوتر پڑے اور فرمایا کہ مین اللہ کا
بندہ ہون (مقام بندگی سے بڑہکر کوئی فخر کا مقام نہین شیخ اکبر نے اسکی خوب تصریح کی ہے کہ مقام
عبدیت خاص ہے انبیا کے واسطے اور کسیکو اس مقام مین مشارکت نہین سبحان اللہ اللہ کا بندہ ہونا کتنی

النبی

بڑی نعمت ہی کیا خوب کہا ہے ایک شاعر نے بیت داغ غلامیت کرد پابہ خسرو بلند + صدر ولایت
شود بندہ کہ سلطان خریدہ اوسا اوسکا رسول اور شکست کہا گئی مشرک لوگ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کو بہت لوٹ کا مال ہاتھہ آیا اور آپ نے اوسکو مہاجرین مین تقسیم کر دیا اور مکہ کے لوگون مین اور انصار کو اُس
مین سے کچہہ ندیا تب انصار نے کہا کہ کہٹن گھڑی مین تو ہم بلائے جاتے اور لوٹ کا مال اورون کو دیا
جاتا ہے اور آپ کو یہ خبر لگی سو آپنے انکو ایک خیمہ مین اکٹھا کیا اور فرمایا کہ اے گروہ انصار کے یہ کیا
بات ہی جو مجھکو تم سے پونچی ہے تب وہ چپ ہو رہے آپنے فرمایا اے گروہ انصار کے کیا تم خوش نہین ہوتے
ہو اس پر کہ لوگ دنیا لیکر چلے جاوین گے اور تم محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو لیجاکر اپنے گہر مین رکھہ
چھوڑو گے اُنھون نے کہا کہ بیشک اے رسول اللہ کے ہم راضی ہو گئے پہر آپنے فرمایا اگر لوگ ایک گہاٹی
مین چلے اور انصار دوسری مین تو مین انصار کی گہاٹی کی راہ لون ہشام نے کہا مین نے کہا
اے ابو حمزہ تم اُسوقت حاضر تہے اُنہون نے کہا مین آپ کو چھوڑ کر کہان جاتا عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ افْتَتَحْنَا مَكَّةَ ثُمَّ اِنَّا غَزَوْنَا حُنَيْنًا قَالَ فَجَاءَ الْمُشْرِكُوْنَ بِاَحْسَنِ صُفُوْفٍ
رَاَيْتُ قَالَ فَصُفَّتِ الْخَيْلُ ثُمَّ صُفَّتِ الْمُقَاتِلَةُ ثُمَّ صُفَّتِ النِّسَاءُ مِنْ وَرَاءِ ذٰلِكَ ثُمَّ صُفَّتِ الْغَنَمُ
ثُمَّ صُفَّتِ النَّعَمُ قَالَ وَنَحْنُ بَشَرٌ كَثِيْرٌ قَدْ بَلَغْنَا سِتَّةَ اٰلَافٍ وَعَلٰى مُجَنِّبَةِ خَيْلِنَا خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ
قَالَ فَجَعَلَتْ خَيْلُنَا تَلُوْذُ خَلْفَ ظُهُوْرِنَا فَلَمْ نَلْبَثْ اَنِ انْكَشَفَتْ خَيْلُنَا وَفَرَّتِ الْاَعْرَابُ وَ
مَنْ نَعْلَمُ مِنَ النَّاسِ قَالَ فَنَادٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا لَلْمُهَاجِرِيْنَ يَا لَلْمُهَاجِرِيْنَ
ثُمَّ يَا لَلْاَنْصَارِ يَا لَلْاَنْصَارِ قَالَ قَالَ اَنَسٌ هٰذَا حَدِيْثُ عُمِّيَّةٍ قَالَ قُلْنَا لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
قَالَ فَتَقَدَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاَيْمُ اللّٰهِ مَا اَتَيْنَاهُمْ حَتّٰى هَزَمَهُمُ اللّٰهُ
قَالَ فَقَبَضْنَا ذٰلِكَ الْمَالَ ثُمَّ انْطَلَقْنَا اِلَى الطَّائِفِ فَحَاصَرْنَاهُمْ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً ثُمَّ رَجَعْنَا اِلٰى مَكَّةَ
قَالَ فَنَزَلْنَا قَالَ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِي الرَّجُلَ الْمِائَةَ ثُمَّ ذَكَرَ بَاقِيَ الْحَدِيْثِ
كَنَحْوِ حَدِيْثِ قَتَادَةَ وَاَبِي التَّيَّاحِ وَهِشَامِ بْنِ زَيْدٍ ترجمہ حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا
ہمنے مکہ فتح کیا (بعونہ تعالی) پہر جہاد کیا حنین پر اور مشرک خوب صفین باندہ کر آئے جو مین نے دیکہین
اور پہلے گھوڑون نے صف باندہی (یعنے سوارون نے) پہر لڑنے لوگون نے پہر عورتون نے
اُن کے پیچہے پہر صف باندہی بکریون نے پہر چارپایون نے اور ہم بہت لوگ تہے کہ چھہ ہزار پہونچ گئے تہے

چھہ ہزار کو (اور یہ راوی کی غلطی ہے حقیقت مین اوسدن بارہ ہزار آدمی تھے جیسا اوپر کی روایت مین
گذرا) اور ہماری ایک جانب کی سوار دستہ خالد بن ولید رسالدار تھے اور ایک بار گی ہمارے گھوڑے پیٹھہ کیطرف
جھکنے لگے اور ہم نہ ٹھہرے یہانتک کہ ننگے ہوے گھوڑے ہماری اور گاؤن کے لوگ بہاگنے لگے اور جن
لوگون کو کہ مین جانتا ہون اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ڈانٹا کہ ہان ای مہاجرین ہان ای مہاجرین
پھر ڈانٹا کہ اے انصاری انصار اور انس نے کہا یہ حدیث ایک جماعت کی ہے ایا کہا یہ حدیث میرے چچاؤن
کی ہے پھر ہمنے کہا حاضر ہین ہم اے رسول اللہ کے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آگے بڑہے اور کہا انس
نے اللہ کی قسم کہ ہم پہونچے نہین تھے کہ اللہ تعالے نے انکو شکست دیدی اور ہمنے ان کا سب مال لے لیا
پھر ہم طائف کیطرف چلے اور انکو چالیس روز تک گھیرا پھر مکہ لوٹ آئے اور اوترے اور رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم ایک ایک کو سو اونٹ عنایت فرمانے لگے پھر آگے باقی حدیث ذکر کی جیسے روایت قتادہ
اور ابی التیاح اور ہشام بن زید کی اوپر گذری **عن** رافع بن خدیج رضی اللہ تعالی عنہ قال اعطی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابا سفیان بن حرب وصفوان بن امیة وعیینة بن حصن
والاقرع بن حابس کل انسان منھم مائة من الابل واعطی عباس بن مرداس دون ذلک
فقال عباس بن مرداس **شعر** اتجعل نھبی ونھب العبید بین عیینة و
الاقرع فما کان بدر ولا حابس یفوقان مرداس فی المجمع وما کنت دون امرئ منھما
ومن تخفض الیوم لا یرفع قال فاتم له رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مائة **ترجمہ**
حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوسفیان اور صفوان
اور عیینہ اور اقرع ان سب کو سو سو اونٹ دیے اور عباس بن مرداس کو کچھہ کم دیے تو عباس نے یہ شعر
کہین جو اوپر مذکور ہوئین تب آپ نے ان کے سو اونٹ پورے کردیے **ف** اور مضمون ان شعرون کا
یہ ہے کہ آپ میرا اور میرے گھوڑے کا حصہ جسکا نام عبید تھا عیینہ اور اقرع کے بیچ مین کرتے ہین حالانکہ
عیینہ اور اقرع دونون مرداس سے یعنی مجھسے کسی مجمع مین بڑہ نہین سکتے اور مین اندونون سے کچھہ کم
نہین ہون اور آج جس کی بات نیچی ہوگئی وہ پھر اوپر نہوگی **عن** عمر بن سعید بن مسروق
بھذا الاسناد ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قسم غنائم حنین فاعطی ابا سفیان بن حرب
مائة من الابل وساق الحدیث بنحوہ وزاد واعطی علقمة بن علاثة مائة **ترجمہ**

عمر بن سعید بن مسروق نے دوسری اسناد سے یہی روایت کی کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے غنائم حنین تقسیم کیے اور ابوسفیان کو سو اونٹ دیے اور حدیث بیان کی مانند اوسکی اور علقمہ بن علاثہ کو سو دیے عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي الْحَدِيثِ عَلْقَمَةَ بْنَ عُلَاثَةَ وَلَا صَفْوَانَ بْنَ أُمَيَّةَ وَلَمْ يَذْكُرِ الشِّعْرَ فِي حَدِيثِهِ ترجمہ عمر بن سعید سے اس سند سے یہی روایت مروی ہوئی اور اوسمین علقمہ بن علاثہ اور صفوان بن امیہ کا ذکر نہین نہ شعرون کا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا فَتَحَ حُنَيْنًا قَسَمَ الْغَنَائِمَ فَأَعْطَى الْمُؤَلَّفَةَ قُلُوبُهُمْ فَبَلَغَهُ أَنَّ الْأَنْصَارَ يُحِبُّونَ أَنْ يُصِيبُوا مَا أَصَابَ النَّاسُ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَطَبَهُمْ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ أَلَمْ أَجِدْكُمْ ضُلَّالًا فَهَدَاكُمُ اللَّهُ بِي وَعَالَةً فَأَغْنَاكُمُ اللَّهُ بِي وَمُتَفَرِّقِينَ فَجَمَعَكُمُ اللَّهُ بِي وَيَقُولُونَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَمَنُّ فَقَالَ أَلَا تُجِيبُونِي فَقَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَمَنُّ فَقَالَ أَمَا إِنَّكُمْ لَوْ شِئْتُمْ أَنْ تَقُولُوا كَذَا وَكَذَا وَكَانَ مِنَ الْأَمْرِ كَذَا وَكَذَا لِأَشْيَاءَ عَدَّدَهَا زَعَمَ عَمْرٌو أَنْ لَا يَحْفَظُهَا فَقَالَ أَلَا تَرْضَوْنَ أَنْ يَذْهَبَ النَّاسُ بِالشَّاءِ وَالْإِبِلِ وَتَذْهَبُونَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى رِحَالِكُمُ الْأَنْصَارُ شِعَارٌ وَالنَّاسُ دِثَارٌ وَلَوْلَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَأً مِنَ الْأَنْصَارِ وَلَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا وَشِعْبًا لَسَلَكْتُ وَادِيَ الْأَنْصَارِ وَشِعْبَهُمْ إِنَّكُمْ سَتَلْقَوْنَ بَعْدِي أَثَرَةً فَاصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوْنِي عَلَى الْحَوْضِ ترجمہ عبداللہ بن زید نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حنین فتح کیا اور غنیمت تقسیم کی اور مولفۃ القلوب کو مال دیا تو آپ کو خبر لگی کہ انصار چاہتے ہین کہ جیسا اور لوگون کو حصہ ملا ہے ویسا ہی ہم کو بھی ملے تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑھا اور اللہ کی حمد و ثنا کی پھر فرمایا اے گروہ انصار کے کیا مین نے تم کو گمراہ نہین پایا پھر اللہ نے تم کو ہدایت کی میرے سبب سے اور کیا مین نے محتاج نہین پایا تم کو پھر اللہ نے میرے سبب سے تم کو غنی کیا اور کیا مین نے تم کو متفرق نہین پایا پھر اللہ نے اکٹھا کر دیا تم کو (انصار مین دو قبیلے بہت بڑے تھے ایک اوس دوسرے خزرج اون مین سو برس سے برابر لڑائی چلی آتی تھی حضرت کے سبب سے اللہ تعالی نے اوسے دور کیا) اور وہ کہتے تھے اللہ اور رسول اوسکا نہایت امانت دار ہے (یعنے جو آپ نے کیا وہی حق ہے اور ہم اوس پر راضی ہین) پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم مجھے جواب نہین دیتے اونھون نے عرض کی کہ اللہ اور رسول اوسکا بہت امانت دار ہے پھر آپ نے فرمایا کہ

کہ اگر تم چاہو کہ ایسا ایسا لکھو اور کام ایسا ایسا ہو کئی چیزون کا آپنے ذکر کیا کہ عمرو کہتے ہین میں انکو بہول گیا (تو یہہ نہین ہو سکتا) پہر فرمایا کہ تم اس سے خوش نہین ہوتے کہ لوگ بکریان اور اونٹ لیکر اپنے گہر جاوین اور تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو لیکر اپنے گہر جاؤ پہر فرمایا انصار استر ہین (یعنے بدن سے ہمارے لگی ہوئے ہین جیسے استر لگا ہوتا ہے) اور باقی لوگ ابرہ ہین (یعنی بہ نسبت انصار کی ہمسے دور ہین جیسے ابرہ بدن سے دور ہوتا ہے) اور اگر ہجرت نہوتی تو مین انصار مین کا ایک آدمی ہوتا اور اگر لوگ ایک میدان اور گہاٹی مین جاوین تو مین انصار کی وادی اور گہاٹی مین جاؤن اور میرے بعد لوگ تم کو پیچہے ڈالین گے (یعنے تم کو نہ دیکر اورون کو دین گے) تو تم صبر کرنا یہانتک کہ ملنا مجہسے حوض پر ہو **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ حُنَيْنٍ اٰثَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاسًا فِي الْقِسْمَةِ فَاَعْطَى الْاَقْرَعَ ابْنَ حَابِسٍ مِائَةً مِّنَ الْاِبِلِ وَاَعْطٰى عُيَيْنَةَ مِثْلَ ذٰلِكَ وَاَعْطٰى اُنَاسًا مِّنْ اَشْرَافِ الْعَرَبِ وَاٰثَرَهُمْ يَوْمَئِذٍ فِي الْقِسْمَةِ فَقَالَ رَجُلٌ وَاللّٰهِ اِنَّ هٰذِهٖ لَقِسْمَةٌ مَّا عُدِلَ فِيْهَا وَمَا اُرِيْدَ فِيْهَا وَجْهُ اللّٰهِ قَالَ فَقُلْتُ وَاللّٰهِ لَاُخْبِرَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاَتَيْتُهٗ فَاَخْبَرْتُهٗ بِمَا قَالَ فَتَغَيَّرَ وَجْهُهٗ حَتّٰى كَانَ كَالصِّرْفِ ثُمَّ قَالَ فَمَنْ يَّعْدِلُ اِذَا لَمْ يَعْدِلِ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ ثُمَّ قَالَ يَرْحَمُ اللّٰهُ مُوْسٰى قَدْ اُوْذِيَ بِاَكْثَرَ مِنْ هٰذَا فَصَبَرَ قَالَ قُلْتُ لَاجَرَمَ لَا اَرْفَعُ اِلَيْهِ بَعْدَهَا حَدِيْثًا **ترجمہ** عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا جب حنین کا دن ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چند لوگون کو غنیمت کا مال زیادہ دیا چنانچہ اقرع بن حابس کو سو اونٹ دیے اور عیینہ کو بہی ایسے ہی اور چند آدمیون کو سرداران عرب سے ایسا ہی کچہہ دیا اور اور لوگون سے ان کو مقدم کیا تقسیم مین سو ایک شخص نے کہا اللہ کی قسم یہ تقسیم ایسی ہے کہ اسمین عدل نہین ہے اور اسمین اللہ کی رضامندی مقصود نہین تو مین اپنے دل مین کہا کہ اللہ کی قسم مین اسکی خبر دونگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور مین آپکے پاس آیا اور مین نے آپکو خبر دی تو آپ کا چہرہ بدل گیا جیسے خون ہوتا ہے پہر آپنے فرمایا کہ کون عدل کرے گا اگر اللہ تعالی اور رسول اسکا عدل نہ کرے پہر فرمایا آپنے کہ اللہ تعالی رحم کرے موسی علیہ الصلوۃ والسلام پر کہ ان کو اس سے زیادہ ستایا مگر انہون نے صبر کیا اور مین نے اپنے دل مین کہا کہ آج سے مین آپکو کسی بات کی خبر نہ دونگا اسلیے کہ آپکو اس مین تکلیف ہوتی ہے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَسَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَسْمًا فَقَالَ رَجُلٌ اِنَّهَا لَقِسْمَةٌ مَا اُرِيْدَ بِهَا وَجْهُ اللّٰهِ قَالَ فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَارَرْتُهُ فَغَضِبَ مِنْ ذٰلِكَ غَضَبًا شَدِيْدًا وَاحْمَرَّ وَجْهُهُ حَتّٰى تَمَنَّيْتُ اَنِّيْ لَمْ اَذْكُرْهُ
لَهُ قَالَ ثُمَّ قَالَ قَدْ اُوْذِيَ مُوْسٰى بِاَكْثَرَ مِنْ هٰذَا فَصَبَرَ **ترجمہ** عبداللہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے کچھ مال بانٹا اور ایک شخص نے کہا یہ تقسیم ایسی ہے کہ اللہ کی رضامندی اس سے مقصود نہین
پھر مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آکر چپکے سے کہدیا اور آپ بہت غصہ ہوئے اور چہرہ آپکا
لال ہوگیا اور مین نے آرزو کی کہ کاش اسکا ذکر نکیا ہوتا تو خوب ہوتا پھر آپنے فرمایا موسی علیہ السلام کو
اس سے زیادہ ستایا اور انھون نے صبر کیا حضرت موسی علیہ السلام پردہ مین چھپکر نہاتے تھے جاہلون
نے کہا ان کے انثیین بڑے ہین ایک بار پتھر پر کپڑے رکھدیے وہ لے بھاگا آپ اوس کے پیچھے دوڑے
لوگون نے دیکھ لیا کہ کچھ عیب نہین اور جب حضرت ہارون کا انتقال ہوا اون کا جنازہ آسمان پر
ملائکے لے گئے جاہلون نے کہا اونھون نے انکو حسد سے مار ڈالا آخر وہ ایک تخت پر آسمان سے ظاہر ہوئے
اور انھون نے کہا کہ موسی علیہ السلام نے مجھے نہین مارا غرض اسطرح ہمیشہ جاہل لوگ انبیا و علما کو بدنام
کرتے چلے آئے ہین خدام حدیث اور وارثان علم رسول ہمیشہ صبر کرتے رہے ہین) **عن**
جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ اَتٰى رَجُلٌ بِالْجِعْرَانَةِ مُنْصَرَفَهُ مِنْ حُنَيْنٍ وَفِيْ ثَوْبِ
بِلَالٍ فِضَّةٌ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْبِضُ مِنْهَا يُعْطِي النَّاسَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اعْدِلْ
قَالَ وَيْلَكَ وَمَنْ يَعْدِلُ اِذَا لَمْ اَكُنْ اَعْدِلُ لَخِبْتُ وَخَسِرْتُ اِنْ لَمْ اَكُنْ اَعْدِلُ فَقَالَ
عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ دَعْنِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَقْتُلَ هٰذَا الْمُنَافِقَ فَقَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ
اَنْ يَتَحَدَّثَ النَّاسُ اَنِّيْ اَقْتُلُ اَصْحَابِيْ اِنَّ هٰذَا وَاَصْحَابَهُ يَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ
يَمْرُقُوْنَ مِنْهُ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ **ترجمہ** جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالی عنہ نے
کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جعرانہ مین تھے جب حنین سے لوٹے تھے اور بلال کے کپڑے مین کچھ چاندی تھی اور
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مٹھی سی لے لیکر بانٹتے تھے اور لوگون کو دیتے تھے تو ایک شخص آیا اور
اوس نے کہا عدل کرو اے محمد آپ نے فرمایا کون عدل کریگا اگر مین عدل نکرون اور تو تو بڑا بد
نصیب اور بڑا نقصان والا ہوگیا اگر مین عدل نہ کرون (یعنے تب مجھے نبی سمجھکر ایمان لایا اور جب مین
ظالم ٹھیرا تو تیرا کہان ٹکانا لگے گا) اسپر حضرت عمر نے عرض کی کہ مجھے فرمایے کہ مین اس منافق کو

مار ڈالون اے رسول اللہ کے آپنے فرمایا پناہ اللہ صاحب کی لوگ کہینگے کہ مین اپنے رفیقون کو مارتا ہون
(معلوم ہوا زبان خلق سے بچنا چاہیے) اور یہ شخص اور اوسکے یار قرآن کو پڑہینگے اور قرآن اونکی گلون
سے نہ اترے گا (یعنے دل مین اثر نہ کرے گا) اور قرآن سے ایسا نکل جاوینگے جیسے تیر نکل جاتا ہے شکار سے
(بعض وقت زور سے تیر مارو تو پار ہو جاتا ہے اور اوس مین خون تک نہین بہرتا) عن جابر بن عبد اللہ أن
النبي صلى الله عليه وسلم كان يقسم مغانم وساق الحديث ترجمہ وہی ہے دوسری سند سے
عن أبي سعيد الخدري رضي الله تعالى عنه قال بعث علي رضي الله تعالى عنه وهو باليمن
بذهبة في تربتها إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقسمها رسول الله صلى الله عليه وسلم
بين أربعة نفر الأقرع بن حابس الحنظلي وعيينة بن بدر الفزاري وعلقمة بن علاثة العامري
ثم أحد بني كلاب وزيد الخير الطائي ثم أحد بني نبهان قال فغضبت قريش فقالوا
يعطي صناديد نجد ويدعنا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم إني إنما فعلت ذلك
لأتألفهم فجاء رجل كث اللحية مشرف الوجنتين غائر العينين ناتئ الجبين
محلوق الرأس فقال اتق الله يا محمد قال فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم فمن يطع الله
إن عصيته أيأمنني على أهل الأرض ولا تأمنوني قال ثم أدبر الرجل فاستأذن رجل من
القوم في قتله يرون أنه خالد بن الوليد رضي الله تعالى عنه فقال رسول الله صلى الله عليه
وسلم إن من ضئضئ هذا قوما يقرؤون القرآن لا يجاوز حناجرهم يقتلون أهل الإسلام
ويدعون أهل الأوثان يمرقون من الإسلام كما يمرق السهم من الرمية لئن أدركتهم
لأقتلنهم قتل عاد ترجمہ ابو سعید رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا حضرت علی نے یمن سے کچھ سونا بہیجا مٹی مین ملا
(یعنے کہان سے جیسا نکلا تہا ویسا ہی تہا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور آپنے اوسے چار
شخصون مین بانٹا اقرع بن حابس اور عیینہ بن بدر اور علقمہ بن علاثہ عامری اور ایک شخص بنی کلاب کے
قبیلے کا اور دیا زید الخیر طائی کو پہر ایک اور شخص کو بنی نبہان سے اور اوسپر قریش بہت جلے اور کہنے لگے
آپ نجد کے سردارون کو دیتے ہین اور ہم کو نہین دیتے اوسپر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین
انکو اس لیے دیتا ہون کہ انکے دلون مین اسلام کی محبت پیدا ہو اتنے مین ایک شخص آیا کہ اوسکی
داڑہی گہنی تہی گال پہولی تہی آنکہین گڑہے مین گہسی ہوئین تہین ماتہا اونچا تہا سر منڈا ہوا تہا اور اوسنے

کہ قرآن کا ترجمہ پڑہنے سے آدمی گمراہ ہوجاتا ہے پہر قرآن کا مضمون کیون کر گلے اوترے ا نکل جاوین گے
دین سے جیسے تیر نکل جاتا ہے شکار سے (یعنی تمام اعمال صالحہ خیر و صدقات صلوٰۃ و زکوٰۃ حج و صیام سب کچھ
بجالاتے ہین مگر شرک و بدعت کی شومی سے جو اُن کے عقائد و اعمال مین گہسی ہوئی ہے کوئی نیکی قبول نہو
جیسے تیر نکل گیا تو اوس مین خون بہی نہین بہرتا) راوی نے کہا مین گمان کرتا ہون کہ آپ نے یہ بہی فرمایا
کہ اگر مین انکو پاؤن تو ثمود کیطرح قتل کرون **ف** آخر حضرت علی نے وہی کیا جزاہ اللہ عنا خیر الجزاء
آمین اور زید جاہلیت مین زید الخیل کہا کرتے تہے پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون کا نام اسلام
مین زید الخیر رکہدیا اسیلیے بعضے نسخون مین زید الخیر آیا ہے اور دونون صحیح ہین اور ان روایتون سے
معلوم ہوا کہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو برا کہے شرع کا حکم ہے کہ وہ قتل کیا جاوے اور وہ کافر ہے
اور ان روایتون مین اُسکا قتل جو مروی نہین اُسکی وجہہ خود حضرت نے اپنے فرمادی کہ لوگ کہین گے کہ محمد صلی اللہ
علیہ وسلم اپنے یارون کو قتل کرتے ہین اور یہ امر لوگون کے بہاگنے اور نفرت کا سبب ہوگا اور آپ نے
تمام منافقون کے ساتہہ بہی سلوک کیا تاکہ اورون کو الفت ہو اور شاید انکو بعد چندے ہدایت
ان روایتون مین سے کسی مین اجازت مانگنا حضرت عمر کا مروی ہے کسی مین خالد بن ولید کا اور دونو
صحیح ہین اسلیے کہ ہوسکتا ہے کہ دونون نے اجازت مانگی ہو اوسکے قتل کی اور نووی نے فرمایا ہے کہ
کا گلے سے نہ اوترنا مراد اوس سے یہ ہے کہ سوا لفظون کے تلاوت کے اوس کے معانی سے انکو کچھ حصہ نہین
اور یہ قول نووی کا بہی مؤید ہے ہماری تصریح کا جو ہم اوپر کہہ آئے ہین کہ مراد اوس سے وہ ہین جو ترجمہ
قرآن سے نفور ہین اور ان حدیثون سے اُن لوگون نے استدلال کیا ہے جو خوارج کو کافر کہتے ہین اور
عیاض نے فرمایا ہے کہ مازری نے لکہا ہے کہ خوارج کی تکفیر مین علماء کا اختلاف ہے اور یہ مسئلہ نہایت مشکل
ہے اس لیے کہ داخل کرنا کافر کا ملت مین اور خارج کرنا مسلمان کا ملت سے نہایت امر دشوار ہے اور
باقلانی کے اقوال اس مین مضطرب ہین اور انہون نے کہا ہے کہ یہ امر بہت مشکل ہے اسلیے کہ قوم نے
کے کفر کی تصریح نہین کی اور سبب اشکال کا یہ ہے کہ مثلا معتزلہ کہتا ہے کہ اللہ عالم ہے مگر اسے
نہین اور زندہ ہے مگر اوسکو حیوۃ نہین اور اسیلیے اوس کے کفر مین شک پڑجاتا ہے اس لیے کہ
مین یہ بات تو معلوم ہے کہ جو کہے کہ عالم نہین ہے یا حی نہین ہے وہ کافر ہے اور یہ بہی حجت قطعی
معلوم ہوچکا ہے کہ ایک ذات کا عالم ہونا اس طرح پر کہ اوسے علم نہ ہو یا حی ہونا اس طرح کہ

نہ ہو محال ہے ابہم اگر یہ کہین کہ معتزلے نے حسب علم الٰہی کی نفی کی تو اسکے عالم ہونے کی نفی کی اور یہ بالاجماع کفر ہے اور اس صورت مین اُسکا عالم کہنا مفید نہین اور اگر یہ کہین کہ وہ علم کی نفی کرتا ہے اور اسکے عالم ہونے کا اقرار کرتا ہے تو وہ کافر نہ ہوا اگرچہ علم کی نفی سے عالم ہونے کی نفی لازم آتی ہے غرض یہی مقام اشکال کا ہے یہ کلام ہے مازری کا اور مذہب شافعی اور جماہیر علمار کا یہ ہے کہ خوارج کی تکفیر نہ کیجاوے اور ایسی ہی قدریہ اور معتزلہ ہین اور تمام اہل اہوار و بدع اور امام شافعی نے کہا ہے کہ مین گواہی تمام اہل ہوا کی قبول کرتا ہون مگر خطابیہ کی اور وہ ایک گروہ ہین رافضیون مین سے کہ وہ اپنے ہم مذہب کی گواہی جھوٹی دینا جائز جانتے ہین تمام ہوا مضمون نووی کا ساتھ تقدیم و تاخیر اور ایک نوع اختصار کے اور غنیۃ الطالبین مین جناب مستطاب مولٰنا شاہ عبدالقادر جیلانی محبوب سبحانی رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہین کہ خطابیہ منسوب ہین ابی الخطاب کیطرف اور اُن کا عقیدہ ہے کہ ہر زمانہ مین ایک نبی ناطق ہوتا ہے ایک صامت یعنی چپ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم نبی ناطق تھے اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ نبی صامت غرض اُنکی گواہی مقبول نہین **عن** عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ قَالَ وَعَلْقَمَةُ بْنُ عُلَاثَةَ وَلَمْ يَذْكُرْ عَامِرَ ابْنَ الطُّفَيْلِ وَقَالَ نَاتِئُ الْجَبْهَةِ وَلَمْ يَقُلْ نَاشِزُ وَزَادَ فَقَامَ اِلَيْهِ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا اَضْرِبُ عُنُقَهٗ قَالَ لَا ثُمَّ اَدْبَرَ فَقَامَ اِلَيْهِ خَالِدٌ سَيْفُ اللّٰهِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا اَضْرِبُ عُنُقَهٗ قَالَ لَا وَقَالَ اِنَّهٗ سَيَخْرُجُ مِنْ ضِئْضِئِ هٰذَا قَوْمٌ يَتْلُوْنَ كِتَابَ اللّٰهِ لَيِّنًا رَطْبًا وَقَالَ قَالَ عُمَارَةُ حَسِبْتُهٗ قَالَ لَئِنْ اَدْرَكْتُهُمْ لَاَقْتُلَنَّهُمْ قَتْلَ ثَمُوْدَ **ترجمہ** وہی مضمون ہے جو اگلی روایتون مین گذرا دوسری سند سے مروی ہوا ہے **عن** عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ بَيْنَ اَرْبَعَةِ نَفَرٍ زَيْدِ الْخَيْرِ وَالْاَقْرَعِ بْنِ حَابِسٍ وَعُيَيْنَةَ بْنِ حِصْنٍ وَعَلْقَمَةَ بْنِ عُلَاثَةَ اَوْ عَامِرِ بْنِ الطُّفَيْلِ وَقَالَ نَاشِزُ الْجَبْهَةِ كَرِوَايَةِ عَبْدِ الْوَاحِدِ وَقَالَ اِنَّهٗ سَيَخْرُجُ مِنْ ضِئْضِئِ هٰذَا قَوْمٌ وَلَمْ يَذْكُرْ لَئِنْ اَدْرَكْتُهُمْ لَاَقْتُلَنَّهُمْ قَتْلَ ثَمُوْدَ **ترجمہ** عمارہ سے وہی مضمون مروی ہوا اور اسمین یہ ذکر نہین کہ مین اُنکو اگر پاؤن تو ثمود کیطرح قتل کردن **عن** اَبِيْ سَلَمَةَ وَعَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ اَنَّهُمَا اَتَيَا اَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَسَاَلَاهُ عَنِ الْحَرُوْرِيَّةِ هَلْ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلعم يَذْكُرُهَا فَقَالَ لَا اَدْرِيْ مَنِ الْحَرُوْرِيَّةُ وَلٰكِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَخْرُجُ فِيْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ وَلَمْ يَقُلْ مِنْهَا قَوْمٌ تَحْقِرُوْنَ صَلٰوتَكُمْ مَعَ صَلٰوتِهِمْ فَيَقْرَؤُنَ

القرآن لا يجاوز حلوقهم او حناجرهم يمرقون من الدين مروق السهم من الرمية فينظر الرامي
الى سهمه الى نصله الى رصافه فيتمارى في الفوقة هل علق بها من الدم شيء **ترجمہ** ابوسلمہ اور
عطاء دونوں ابوسعید کے پاس آئے اور کہا کہ حروریہ کی بابت تم نے کچھ سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
کہ آپ ان کا کچھ ذکر کرتے تھے انہوں نے کہا میں نہیں جانتا کہ حروریہ کون ہیں مگر میں نے آپ سے سنا ہے
کہ فرماتے تھے اس امت میں ایک قوم نکلے گی اور یہ نہیں فرمایا کہ اس امت سے ہوگی غرض وہ ایسے ہونگے
کہ حقیر جانوگے تم اپنی نماز کو ان کی نماز کے آگے اور قرآن پڑھیں گے کہ ان کے حلقوں سے یا فرمایا
گلوں سے نیچے نہ اترے گا دین سے ایسے نکل جاوینگے جیسے تیر شکار سے کہ شکاری دیکھتا ہے اپنے تیر کی لکڑی
کو اور اوسکی پھال کو اور اوسکی پر کو اور غور کرتا ہے اوسکے کنارہ اخیر کو جو اوسکی چٹکیوں میں تھا کہ کہیں
اوسکی کسی چیز میں کچھ خون بھرا ہے (تو دیکھتا ہے کہ کہیں بھی نہیں بھرا) **عن** ابی سعید الخدری
رضی الله تعالى عنه قال بينما نحن عند رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو يقسم قسما اتاه
ذو الخويصرة وهو رجل من بني تميم فقال يا رسول الله اعدل فقال رسول الله صلى الله
عليه وسلم ويلك ومن يعدل اذا لم اعدل قد خبت وخسرت ان لم اعدل فقال عمر
ابن الخطاب رضي الله تعالى عنه يا رسول الله ائذن لي فيه اضرب عنقه قال رسول الله صلى
الله عليه وسلم دعه فان له اصحابا يحقر احدكم صلوته مع صلوتهم وصيامه مع صيامهم
يقرؤن القرآن لا يجاوز تراقيهم يمرقون من الاسلام كما يمرق السهم من الرمية
ينظر الى نصله فلا يوجد فيه شيء ثم ينظر الى رصافه فلا يوجد فيه شيء ثم ينظر الى
نضيه فلا يوجد فيه شيء وهو القدح ثم ينظر الى قذذه فلا يوجد فيه شيء سبق الفرث
والدم آيتهم رجل اسود احدى عضديه مثل ثدي المرأة او مثل البضعة تدردر يخرجون
على حين فرقة من الناس قال ابوسعيد فاشهد اني سمعت هذا من رسول الله صلى
الله عليه وسلم واشهد ان علي بن ابي طالب رضي الله تعالى عنه قاتلهم وانا معه
فامر بذلك الرجل فالتمس فوجد فاتي به حتى نظرت اليه على نعت رسول الله صلى الله
عليه وسلم الذي نعت **ترجمہ** ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے پاس تھے اور آپ کچھ بانٹ رہے تھے کہ ذوالخویصرہ آیا ایک شخص بنی تمیم کا اور اوس نے

کہاکہ اے رسول اللہ کے عدل کر تب فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خرابی ہے تیری جب مین عدل
نکرونگا تو کون کریگا اور تو بالکل بدنصیب اور محروم ہوگیا اگر مین نے عدل نکیا اوسپر حضرت عمر نے
عرض کی کہ اے رسول اللہ کے مجھے اجازت دیجیے کہ اوس کی گردن مارون آپنے فرمایا جانے دو اسلیے کہ اوسکے
چند یار ہونگے کہ تم حقیر سمجھوگے اپنی نماز کو انکی نماز کے آگے اور اپنے روزے کو انکے روزے کے
آگے قرآن پڑہینگے کہ اونکے گلون سے نہ اتریگا اسلام سے ایسا نکل جائینگے کہ جیسے تیر شکار سے
کہ دیکہتا ہے تیر انداز اوس کے پیکان کو تو اوس مین کچہہ لگا نہین ہے پہر دیکہتا ہے اوسکی پیکان کی جڑ کو
تو اوسمین بہی کچہہ نہین پہر دیکہتا ہے اوسکی لکڑی کو تو اوسمین بہی کچہہ نہین پہر دیکہتا ہے اوسکی پر کو تو اوسمین بہی کچہہ نہین اور تیر اوس شکار کی بیٹ اور
خون سے نکل گیا اور نشانی اوس گروہ کی یہ ہے کہ اون مین ایک کالا آدمی ہوگا کہ ایک شانہ عورت کی
پستان کا سا ہوگا یا فرمایا جیسے گوشت کا لوتہڑا تہلتہلاتا ہوا اور وہ گروہ اسوقت نکلیگا جب لوگون
مین پہوٹ ہوگی ابوسعید کہتے ہین کہ مین گواہی دیتا ہون کہ مینے سنا ہے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے اور گواہی دیتا ہون کہ حضرت علی رضی اللہ تعالے عنہ اون سے لڑے اور مین آپکے ساتھہ تہا اور
آپنے حکم فرمایا اوس کے ڈہونڈہنیکا اور وہ ملا اور حضرت علی کے پاس لایا گیا اور مینے اوس کو دیکہا
کہ جیسا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تہا ویسا ہی تہا **ف** ان روایتون مین کئی معجزے
کہلے کہلے ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ جنکی آپ نے پہلے سے خبر دی اور ویسا ہی واقع ہوا
اول یہ کہ آپ نے فرمایا پہوٹ کے وقت نکلیگا چنانچہ ویسا ہی ہوا کہ جب حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی نزاع
تہی اور دونون تحکیم پر راضی ہوئے جب ہی ایک گروہ دس ہزار کا دونون لشکرون سے جدا ہوگیا اور
دونون گروہون کی تکفیر کرنے لگا اور جب حضرت علی نے بشارت دی کہ مین نے سنا ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم سے کہ اگر تم اوس گروہ سے لڑوگے تو اون مین دس بہی نہ بچینگے اور تم مین کے دس بہی
نہ مارے جاوینگے چنانچہ ویسا ہی ہوا پہر آگے روایتون مین آپ نے فرمایا کہ انکو قتل وہ فرقہ کریگا جو
حق سے قریب ہوگا یعنے حضرت علیکا فرقہ اور انہون نے ہی قتل کیا اور ان روایتون سے معلوم ہوا
کہ حضرت علی حق پر تہے اور جن لوگون نے ان سے خلاف کیا وہ باغی تہے اور یہ روایتین حجت ہین اہل
سنت کی اور ان روایتون سے یہ بہی معلوم ہوا کہ امت آپکی آپکے بعد باقی رہیگی اور اون مین شوکت اور
قوت ہوگی اور یہ بہی ثابت ہوا کہ فرقہ مارقہ تشدد کرینگی بے موقع کہ جہان تشدد ضرور نہین اور ویسا ہی

ہوا اور فرمایا کہ ایک مرد ایسا ہوگا اور اسکا ہاتھ ایسا ہوگا چنانچہ ویسا ہی نکلا اور یہ بات ایسی ہے کہ کوئی فیلسوف
یا عقیل ہرگز عقل سے نہیں کہہ سکتا بجز وحی الٰہی کے اور جو منکر نبوت اس مین غور کرے گا اور انصاف سے دیکھے
گا تصدیق رسالت کرے گا وللہ الحمد عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ
سَلَّمَ ذَکَرَ قَوْمًا یَکُوْنُوْنَ فِیْ اُمَّتِہٖ یَخْرُجُوْنَ فِیْ فُرْقَۃٍ مِّنَ النَّاسِ سِیْمَاھُمُ التَّحَالُقُ قَالَ ھُمْ
شَرُّ الْخَلْقِ اَوْمِنْ اَشَرِّ الْخَلْقِ یَقْتُلُھُمْ اَدْنَی الطَّائِفَتَیْنِ اِلَی الْحَقِّ قَالَ فَضَرَبَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ لَھُمْ مَثَلًا اَوْ قَالَ قَوْلًا اَلرَّجُلُ یَرْمِی الرَّمِیَّۃَ اَوْقَالَ الْغَرَضَ فَیَنْظُرُ فِی النَّصْلِ فَلَا یَرٰی بَصِیْرَۃً
وَیَنْظُرُ فِی النَّضِیِّ فَلَا یَرٰی بَصِیْرَۃً وَیَنْظُرُ فِی الْفُوْقِ فَلَا یَرٰی بَصِیْرَۃً قَالَ قَالَ اَبُوْ سَعِیْدٍ وَاَنْتُمْ
قَتَلْتُمُوْھُمْ یَا اَھْلَ الْعِرَاقِ ترجمہ ابی سعید نے کہا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک قوم کا ذکر کیا جو آپ
کی امت مین ہوگی اور وہ لوگ نکلین گے جبکہ لوگون مین پھوٹ ہوگی اور نشانی اُنکی سر مونڈانا ہوگی اور
فرمایا آپ نے کہ وہ بدترین خلق ہین قتل کرینگے اُنکو وہ لوگ دونون گروہون مین سے جو نزدیک ہونگے حق
کے (اور وہ گروہ حضرت علی کا تھا) اور اُنکی ایک مثال آپنے بیان فرمائی یا ایک بات کہی کہ آدمی تیر مارتا
ہے شکار کو یا فرمایا نشانہ کو اور نظر کرتا ہے بھال کو تو اُس مین کچھ اثر نہین دیکھتا اور نظر کرتا ہے تیر کی
لکڑی مین تو کچھ اثر نہین دیکھتا اور نظر کرتا ہے سوفار مین جو تیر انداز کی چٹکی مین رہتا ہے تو کچھ اثر نہین پاتا
ہے ابو سعید نے کہا کہ ای عراق والون تم ہی نے تو انکو قتل کیا ہے (یعنے حضرت علی کے ساتھ ہوکر) عَنْ
اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَمْرُقُ مَارِقَۃٌ عِنْدَ فُرْقَۃٍ مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ
یَقْتُلُھَا اَوْلَی الطَّائِفَتَیْنِ بِالْحَقِّ ترجمہ ابو سعید خدری نے کہا کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ایک فرقہ جدا ہوجاوے
گا جب مسلمانون مین پھوٹ ہوگی اور اوسکو قتل کرے گا وہ گروہ جو قریب ہوگا دونون گروہون مین حق سے
عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَکُوْنُ
فِیْ اُمَّتِیْ فِرْقَتَیْنِ فَتَخْرُجُ مِنْ بَیْنِھِمَا مَارِقَۃٌ یَلِیْ قَتْلَھُمْ اَوْلَاھُمْ بِالْحَقِّ ترجمہ ابو سعید نے
کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت مین دو گروہ ہوجاوینگے اور اُن دونون مین
ایک فرقہ جدا ہووے گا اور انکو قتل کرے گا وہ گروہ جو حق سے قریب ہوگا عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ
رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ تَمْرُقُ مَارِقَۃٌ فِیْ فُرْقَۃٍ مِّنَ
النَّاسِ فَیَلِیْ قَتْلَھُمْ اَوْلَی الطَّائِفَتَیْنِ بِالْحَقِّ ترجمہ اسکا وہی جو ہوچکا عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ

عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ فِی حَدِیثٍ ذَکَرَ فِیْہِ قَوْمًا یَخْرُجُوْنَ عَلٰی فُرْقَۃٍ مُخْتَلِفَۃٍ تَقْتُلُہُمْ
اَقْرَبُ الطَّائِفَتَیْنِ مِنَ الْحَقِّ ترجمہ اسکا بھی وہی ہے عَنْ سُوَیْدِ بْنِ غَفَلَۃَ قَالَ قَالَ عَلِیٌّ
رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اِذَا حَدَّثْتُکُمْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ فَلَاَنْ اَخِرَّ مِنَ
السَّمَآءِ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ اَقُوْلَ عَلَیْہِ مَا لَمْ یَقُلْ وَاِذَا حَدَّثْتُکُمْ فِیْمَا بَیْنِیْ وَبَیْنَکُمْ فَاِنَّ
الْحَرْبَ خُدْعَۃٌ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ سَیَخْرُجُ فِیْ آخِرِ الزَّمَانِ
قَوْمٌ اَحْدَاثُ الْاَسْنَانِ سُفَہَآءُ الْاَحْلَامِ یَقُوْلُوْنَ مِنْ خَیْرِ قَوْلِ الْبَرِیَّۃِ یَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ
لَا یُجَاوِزُ حَنَاجِرَہُمْ یَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّیْنِ کَمَا یَمْرُقُ السَّہْمُ مِنَ الرَّمِیَّۃِ فَاِذَا لَقِیْتُمُوْہُمْ
فَاقْتُلُوْہُمْ فَاِنَّ فِیْ قَتْلِہِمْ اَجْرًا لِمَنْ قَتَلَہُمْ عِنْدَ اللّٰہِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ ترجمہ سوید بن غفلہ نے
کہا کہ حضرت علی نے فرمایا جب مین تم سے روایت کرون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تو اگر مین آسمان
سے گر پڑون تو اس سے بہتر ہے کہ رسول اللہ پر وہ بات باندہون جو آپ نے نہین فرمائی اور جب مین
تمہارے اور اپنے بیچ مین کچہ بات کرون تو جان لو کہ لڑائی مین حیلہ اور فریب روا ہے اب سنو کہ
مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ فرماتے تہے اخیر زمانہ مین ایک قوم نکلے گی
کہ اُن کے لوگ کم سن ہون اور کم عقل بات تو سب مخلوقات سے اچہی کہین گے اور قرآن ایسا پڑہین گے
کہ اون کے گلون سے نیچے اوترے گا اور دین سے ایسا نکل جاوین گے جیسے تیر شکار سے پہر جب تم اُن سے
ملو تو اُن کو مارو اس لیے کہ اون کے مارنے سے تمکو قیامت کے دن اللہ کے پاس ثواب ملیگا **ف**
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صحابہ اپنے مناقشات مین یہ بات نہ تہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ
باندہ دین بلکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم پر جہوٹ باندہنا بڑا گناہ جانتے تہے اور اپنی ہلاکت
کا موجب سمجہتے تھے اسی لیے صحابہ نہایت عدول ہین کہ کوئی اون مین ضعیف نہین ہے نہ قابل جرح
عَنِ الْاَعْمَشِ بِہٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَہٗ ترجمہ وہی روایت دوسری سند سے مذکور ہوئی عَنِ
الْاَعْمَشِ بِہٰذَا الْاِسْنَادِ لَیْسَ فِیْ حَدِیْثِہِمَا یَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّیْنِ کَمَا یَمْرُقُ السَّہْمُ مِنَ الرَّمِیَّۃِ
ترجمہ اعمش سے اس سند سے وہی روایت مروی ہوئی اور اسمین یہ مضمون نہین ہے کہ دین سے
ایسا نکل جاوینگے جیسے تیر شکار سے عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ ذَکَرَ الْخَوَارِجَ فَقَالَ
فِیْہِمْ رَجُلٌ مُخْدَجُ الْیَدِ اَوْ مُوْدَنُ الْیَدِ اَوْ مَثْدُوْنُ الْیَدِ لَوْلَا اَنْ تَبْطَرُوْا لَحَدَّثْتُکُمْ بِمَا

یخرج

وَعَدَ اللهُ الَّذِينَ يَقْتُلُونَهُمْ عَلٰى لِسَانِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُ اَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِيْ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ اِيْ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ ترجمہ حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ نے ذکر کیا خوارج کا فرمایا کہ اون مین ایک شخص ہوگا جسکا ہاتھ ناقص ہوگا یا پستان زن کے برابر ہوگا اور کہا کہ اگر تم فخر نکرو تو مین بیان کرون جسکا وعدہ کیا اللہ تعالی نے اُن کے قتل کرنیوالون سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے راوی کہتا ہے کہ مین نے کہا تمنے سنا ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے اُنھون نے کہا ہان قسم ہے رب کعبہ کی ہان قسم ہے رب کعبہ کی عَنْ عُبَيْدَةَ قَالَ لَا اُحَدِّثُكُمْ اِلَّا مَا سَمِعْتُ مِنْهُ فَذَكَرَ عَنْ عَلِيٍّ نَحْوَ حَدِيْثِ اَيُّوْبَ مَرْفُوْعًا ترجمہ وہی روایت جو مروی ہوئی عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ الْجُهَنِيِّ اَنَّهُ كَانَ فِي الْجَيْشِ الَّذِيْ كَانُوْا مَعَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ الَّذِيْنَ سَارُوْا اِلَى الْخَوَارِجِ فَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَخْرُجُ قَوْمٌ مِنْ اُمَّتِيْ يَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ لَيْسَ قِرَاءَتُكُمْ اِلٰى قِرَاءَتِهِمْ بِشَيْءٍ وَلَا صَلٰوتُكُمْ اِلٰى صَلٰوتِهِمْ بِشَيْءٍ وَلَا صِيَامُكُمْ اِلٰى صِيَامِهِمْ بِشَيْءٍ يَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ يَحْسَبُوْنَ اَنَّهُ لَهُمْ وَهُوَ عَلَيْهِمْ لَا تُجَاوِزُ صَلٰوتُهُمْ تَرَاقِيَهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الْاِسْلَامِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ لَوْ يَعْلَمُ الْجَيْشُ الَّذِيْنَ يُصِيْبُوْنَهُمْ مَا قُضِيَ لَهُمْ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّهِمْ لَا تَّكَلُوْا عَنِ الْعَمَلِ وَاٰيَةُ ذٰلِكَ اَنَّ فِيْهِمْ رَجُلًا لَهُ عَضُدٌ لَيْسَ لَهُ ذِرَاعٌ عَلٰى رَاْسِ عَضُدِهِ مِثْلُ حَلَمَةِ الثَّدْيِ عَلَيْهِ شَعَرَاتٌ بِيْضٌ فَتَذْهَبُوْنَ اِلٰى مُعَاوِيَةَ وَاَهْلِ الشَّامِ وَتَتْرُكُوْنَ هٰؤُلَاءِ يَخْلُفُوْنَكُمْ فِيْ ذَرَارِيْكُمْ وَاَمْوَالِكُمْ وَاللهِ اِنِّيْ لَاَرْجُوْا اَنْ يَّكُوْنُوْا هٰؤُلَاءِ الْقَوْمَ فَاِنَّهُمْ قَدْ سَفَكُوا الدَّمَ الْحَرَامَ وَاَغَارُوْا فِيْ سَرْحِ النَّاسِ فَسِيْرُوْا عَلَى اسْمِ اللهِ قَالَ سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ فَنَزَّلَنِيْ زَيْدُ بْنُ وَهْبٍ مَنْزِلًا حَتّٰى قَالَ مَرَرْنَا عَلٰى قَنْطَرَةٍ فَلَمَّا الْتَقَيْنَا وَعَلَى الْخَوَارِجِ يَوْمَئِذٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ الرَّاسِبِيُّ فَقَالَ لَهُمْ اَلْقُوا الرِّمَاحَ وَسُلُّوْا سُيُوْفَكُمْ مِنْ جُفُوْنِهَا فَاِنِّيْ اَخَافُ اَنْ يُّنَاشِدُوْكُمْ كَمَا نَاشَدُوْكُمْ يَوْمَ حَرُوْرَاءَ فَرَجَعُوْا فَوَحَّشُوْا بِرِمَاحِهِمْ وَسَلُّوا السُّيُوْفَ وَشَجَرَهُمُ النَّاسُ بِرِمَاحِهِمْ قَالَ وَقُتِلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ وَمَا اُصِيْبَ مِنَ النَّاسِ يَوْمَئِذٍ اِلَّا

رجلان فقال علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ التمسوا فیہم المخدج فالتمسوا فلم یجدوہ فقام علی
رضی اللہ تعالیٰ عنہ بنفسہ حتی اتی ناسا قد قتل بعضہم علی بعض فقال اخروہم
فوجدوہ مما یلی الارض فکبر ثم قال صدق اللہ وبلغ رسولہ قال فقام الیہ عبیدۃ
السلمانی فقال یا امیر المومنین اللہ الذی لا الہ الا ہو لسمعت ہذا الحدیث من رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ای واللہ الذی لا الہ الا ہو حتی استحلفہ ثلاثا وہو
یحلف لہ ترجمہ زید سے روایت ہے کہ وہ اوس لشکر مین تہے جو حضرت علی کے ساتھ خوارج پر گیا تہا اونہون
نے کہا کہ حضرت علی نے فرمایا اے لوگو مین نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تہے
ایک قوم نکلے گی میری امت سے کہ قرآن پڑہین گے ایسا کہ تمہارا پڑہنا اون کے آگے کچہ نہ ہوگا اور
نہ تمہاری نماز اونکی نماز کے آگے کچہ ہوگی اور نہ تمہارا روزہ اُن کے روزون کے آگے کچہ ہوگا
قرآن پڑہکر سمجہین گے کہ ہمارا اسمین فائدہ ہے اور وہ اُن کا ضرر ہوگا نماز اون کے گلون سے نہ اوترے
گی نکل جاوین گے اسلام سے جیسے تیر شکار سے اگر وہ لشکر جو اون پر جاویگا جان لے اس بشارت کو جو کہ
بیان فرمایا گیا ہے تمہارے نبی کی زبان مبارک پر تو بہروسا کرے اسی عمل پر (یہ سمجہ لے کہ اب عمل
کی حاجت نہین اتنا ثواب اون کے قتل مین ہے) اور نشانی اُنکی یہ ہے کہ اُن مین آدمی ہے کہ اوسکے
شانہ کے سر پر عورت کے سر پستان کی مثل ہے اور اُسپر بال ہین سفید رنگ اور حضرت علی نے فرمایا کہ تم
جاتے ہو معاویہ کیطرف اور اہل شام پر اور انکو چہوڑے جاتے ہو کہ یہ تمہارے پیچہے تمہاری اولاد
اور اموال کو ایذا دین اور مین اللہ سے امید رکہتا ہون کہ یہ وہی قوم ہے اسلیے کہ اُنہون نے
خون بہایا حرام اور لوٹ لیا مواشی کو لوگون کی سو ان پر چلو اللہ کا نام لیکر سلمہ بن کہیل نے کہا کہ
پہر بیان کیا مجہہ سے زید نے ایک ایک منزل کا یہانتک کہ کہا اونہون نے کہ گذرے ہم ایک پل پر
(اور وہ پل تہا دبرخان کا چنانچہ نسائی کی روایت مین وارد ہوا ہے) پہر جب دونون لشکر ملے
اُسدن خوارج کا سپہسالار عبد اللہ بن وہب راسبی تہا اور اوس نے حکم دیا اُنکو کہ اپنے نیزے پہینک دو
اور تلوارین میان سے نکال لو اسلیے کہ مین ڈرتا ہون کہ یہ لوگ تمہیں ویسا ہی پوچہار نہ کرین جیسے حرورا کے
دن کی تہی سو وہ پہرے اور اپنے نیزے پہینکدیے اور تلوارین میان سے نکال لین اور لوگ
اون سے جا ملے اور انکو اپنے نیزون سے کونچ لیا اور ایک پر دوسرا مقتول ہوا اور حضرت علی کے

لشکر سے صرف دو آدمی کام آئے پھر حضرت علی نے فرمایا کہ ڈھونڈو اوس مین مخدج کو اور اسکو ڈھونڈا اور نہ پایا پھر حضرت علی خود کھڑے ہوے اور اون مقتولون کے پاس گئے جو ایک دوسرے پر پڑے ہوئے تھے اور آپنے فرمایا کہ انکو ہٹاؤ پھر اوسکو پایا زمین سے لگا ہوا اور آپ نے کہا اللہ اکبر پھر فرمایا کہ سچا ہے اللہ تعالی اور پیغام پونچایا اوس کے رسول نے کہا راوی نے کہ پھر کھڑے ہوے عبیدہ سلمانی اور عرض کیا کہ اے امیر المومنین قسم ہے اللہ تعالی کی کہ اوس کے سوا کوئی معبود نہین کہ آپ نے سنا ہے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپنے فرمایا کہ ہان قسم ہے اللہ پاک کی کہ نہین معبود ہے کوئی سوا اوس کے یہانتک کہ تین بار اوس نے آپ کو قسم دی اور آپ نے قسم کھائی اسپر کہ سنا ہے مین نے اس حدیث کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے **ف** یہ قسم دلانا انکا صرف اس لیے تھا کہ لوگون کو یقین آجاوے اور اس بشارت سے خوش ہون اور معجزہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بخوبی معلوم ہوجاوے اور یہہ بھی معلوم ہو کہ حضرت علی اور اُنکے رفیق حقپر ہین اور وہ اس جنگ مین شاب ہین اور بر صواب **عَنْ** عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ مَوْلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ الْحَرُورِيَّةَ لَمَّا خَرَجَتْ وَهُوَ مَعَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالُوا لَا حُكْمَ إِلَّا لِلّٰهِ قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ كَلِمَةُ حَقٍّ أُرِيدَ بِهَا بَاطِلٌ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَفَ نَاسًا إِنِّي لَأَعْرِفُ صِفَتَهُمْ فِي هٰؤُلَاءِ يَقُولُونَ الْحَقَّ بِأَلْسِنَتِهِمْ لَا يَجُوزُ هٰذَا مِنْهُمْ وَأَشَارَ إِلَى حَلْقِهِ مِنْ أَبْغَضِ خَلْقِ اللّٰهِ إِلَيْهِ مِنْهُمْ أَسْوَدُ إِحْدَى يَدَيْهِ طُبْيُ شَاةٍ أَوْ حَلَمَةُ ثَدْيٍ فَلَمَّا قَتَلَهُمْ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ انْظُرُوا فَنَظَرُوا فَلَمْ يَجِدُوا شَيْئًا فَقَالَ ارْجِعُوا فَوَاللّٰهِ مَا كَذَبْتُ وَلَا كُذِبْتُ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا ثُمَّ وَجَدُوهُ فِي خَرِبَةٍ فَأَتَوْا بِهِ حَتّٰى وَضَعُوهُ بَيْنَ يَدَيْهِ قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ أَنَا حَاضِرُ ذٰلِكَ مِنْ أَمْرِهِمْ وَقَوْلِ عَلِيٍّ فِيهِمْ زَادَ يُونُسُ فِي رِوَايَتِهِ قَالَ بُكَيْرٌ وَحَدَّثَنِي رَجُلٌ عَنِ ابْنِ حُنَيْنٍ أَنَّهُ قَالَ رَأَيْتُ ذٰلِكَ الْأَسْوَدَ **ترجمہ** عبید اللہ جو مولی ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اون سے روایت ہے کہ حروریہ جب نکلے اور وہ حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ کے ساتھہ تھے تو حروریون نے کہا لَا حُكْمَ إِلَّا لِلّٰهِ یعنے حکم نہین کسیکا سوا اللہ کے تو حضرت علی نے فرمایا کہ یہ کلمہ ایسا ہے کہ حق ہے مگر ارادہ اُن کا اس سے باطل ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کیا تھا ایک لوگون کا کہ مین انکا

حال بخوبی جانتا ہون اور اُن کی نشانیان اُن لوگون مین پائی جاتی ہین اور وہ اپنی زبانون سے حق کہتے ہین مگر وہ اُس سے تجاوز نہین کرتا ہے اور اشارہ کیا عبید اللہ نے اپنے حلق کیطرف (یعنے حق بات حلق سے نیچے نہین اُترتی) اور اللہ کی مخلوق مین بڑے دشمن اللہ کے یہی ہین اون مین ایک شخص اسود ہے کہ ایک ہاتھہ اُسکا ایسا ہے جیسے چوچے بکری کے یا سر پستان فرمایا پہر جب قتل کیا اُنکو علی بن ابیطالب نے تو فرمایا دیکھو پہر دیکھا تو وہ نہ ملا پہر فرمایا اُنھون نے کہ پہر جاؤ سو قسم ہے اللہ پاک کی کہ مین نے جہوٹ نہین کہا اور نہ مجھسے جہوٹ کہا گیا ہے (یعنے نبی نے مجھسے جہوٹ نہین فرمایا مین نے تم سے جہوٹ کہا) دو بار یا تین بار یہی کہا پہر پایا اوسکو ایک کہنڈر مین اور لائے اُسکو یہانتک کہ رکھدیا لاشہ اُسکا حضرت علی کے آگے اور عبید اللہ نے کہا کہ مین حاضر تہا اوس جگہہ جب اُنھون نے یہ کام کیا اور حضرت علی نے اُسکے حق مین یہ فرمایا اور یونس کی روایت مین اتنی بات زیادہ ہے کہ بکیر نے کہا اور روایت کی مجھہ سے ایک شخص نے ابن حنین نے کہ اُنھون نے کہا کہ مین نے دیکھا ہے اوس اسود کو **عن** اَبِی ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ بَعْدِیْ مِنْ اُمَّتِیْ اَوْ سَیَکُوْنُ بَعْدِیْ مِنْ اُمَّتِیْ قَوْمٌ یَّقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ لَا یُجَاوِزُ حَلَاقِیْمَهُمْ یَخْرُجُوْنَ مِنَ الدِّیْنِ کَمَا یَخْرُجُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِیَّةِ ثُمَّ لَا یَعُوْدُوْنَ فِیْهِ وَهُمْ شَرُّ الْخَلْقِ وَالْخَلِیْقَةِ فَقَالَ ابْنُ الصَّامِتِ فَلَقِیْتُ رَافِعَ بْنَ عَمْرٍو الْغِفَارِیَّ اَخَا الْحَکَمِ الْغِفَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قُلْتُ مَا حَدِیْثٌ سَمِعْتُهُ مِنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کَذَا وَکَذَا فَذَکَرْتُ لَهٗ هٰذَا الْحَدِیْثَ فَقَالَ وَاَنَا سَمِعْتُهٗ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** ابوذر رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بعد میرے میری امت سے یا فرمایا اب ہوگی بعد میرے میری امت مین وہ قوم کہ قرآن پڑہین گے اور اُن کے حلقومون سے نیچے نہ اوترے گا دین سے وہ ایسا نکل جاوینگے جیسے کہ تیر نکلتا ہے شکار سے اور پھر نہ آوینگے وہ دین مین وہ ساری مخلوق سے بدتر ہین ابن صامت نے کہا کہ پہر مین ملا رافع بن عمرو غفاری سے جو حکم غفاری کے بہائی ہین اور مین نے کہا وہ کیا حدیث ہے جو تمنے سنی ہے ابوذر سے ایسے ایسے اور ذکر کی مین نے یہ حدیث تو اُنھون نے کہا مین نے سنی ہے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے **عن** سَهْلِ بْنِ حُنَیْفٍ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَذْکُرُ الْخَوَارِجَ فَقَالَ سَمِعْتُهٗ وَاَشَارَ بِیَدِهٖ نَحْوَ الْمَشْرِقِ قَوْمٌ یَّقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ بِاَلْسِنَتِهِمْ

لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّيْنِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ **وَحَدَّثَنَاهُ** اَبُوْكَامِلٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ الشَّيْبَانِيُّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ يَخْرُجُ مِنْهُ اَقْوَامٌ **ترجمہ** سہل نے کہا سنا مین نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ ذکر کرتے تھے آپ خوارج کا اور کہا اونہون نے کہ سنا مین نے آپکو کہ اشارہ کرتے تھے مشرق کیطرف اور فرماتے تھے کہ وہ ایسی قوم ہے کہ قرآن پڑھتے ہین اپنی زبانون سے اور اوترتا نہین ہے اونکے گلون سے نکل جاتے ہین وہ دین سے جیسا نکل جاتا ہے تیر شکار سے اور روایت کی ہم سے یہ ابو کامل نے اونہون نے عبد الواحد سے اونہون نے سلیمان سے اسی اسناد سے اور اس مین یہ ہے کہ آپ نے فرمایا نکلین گے اون سے کئی قومین **عَنْ** سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَتِيْهُ قَوْمٌ قِبَلَ الْمَشْرِقِ مُحَلَّقَةٌ رُؤُوْسُهُمْ **ترجمہ** سہل نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا ایک قوم نکلیگی مشرق کیطرف سے سر مونڈاے ہوئے

بَابُ تَحْرِيْمِ الزَّكٰوةِ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَهُمْ بَنُوْ هَاشِمٍ وَبَنُو الْمُطَّلِبِ دُوْنَ غَيْرِهِمْ **باب** زکوۃ حرام ہونے کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی اولاد پر اور وہ بنی ہاشم اور بنی عبد المطلب ہین **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ اَخَذَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا تَمْرَةً مِنْ تَمْرِ الصَّدَقَةِ فَجَعَلَهَا فِيْ فِيْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَخٍ كَخٍ اِرْمِ بِهَا اَمَا عَلِمْتَ اَنَّا لَا نَاْكُلُ الصَّدَقَةَ **ترجمہ** ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ حسن بن علی نے ایک کھجور صدقہ کی اپنے مونہہ مین لیکر ڈال لی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھو تھو پھینکدے اوسکو کیا تو نہین جانتا کہ ہم لوگ صدقہ نہین کھاتے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ جس سے بڑون کو بچانا واجب ہے اس سے چھوٹون کو بھی بچانا واجب ہے اور یہ ان کے دلیون کو ضرور ہے اور اس سے تحریم صدقہ کی آپ پر اور آپ کی اولاد پر ثابت ہوئی اور وہ بنو ہاشم اور بنو عبد المطلب ہین یہ مذہب ہے شافعی علیہ الرحمۃ کا اور جو اونکے موافق ہین اور یہی قول ہے بعض مالکیہ کا اور مالک اور ابو حنیفہ کا قول ہے کہ وہ صرف بنو ہاشم ہین اور قاضی نے کہا کہ بعض علماء کے نزدیک سب قریش اس مین داخل ہین اور اصبغ مالکی نے کہا وہ اولاد ہین قصے کی اور دلیل شافعی کی یہ ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بنی ہاشم اور بنی عبد المطلب ایک ہی ہین اور آپنے حصہ ذوی القربے کا انہین مین تقسیم کیا اور یہ حکم زکوۃ مفروضہ کا ہے اور صدقہ تطوع مین امام شافعی کے تین قول ہین اصح یہ ہے

کہ وہ بھی آپ پر حرام ہے اور آپ کی اولاد کو حلال ہے اور دوسرا قول یہ ہے کہ دونون پر حرام ہے۔
تیسرا یہ ہے کہ دونون پر حلال ہے اور بنی ہاشم اور بنی المطلب کی موالی مین بھی شافعیہ کے دو قول ہین اور
صحیح یہی ہے کہ انپر بھی حرام ہے اسحدیث کی روسے اور جو ابو رافع سے آگے آتی ہے اور دوسرا
یہ ہے کہ اُن کو حلال ہے اور کوفیون اور ابو حنیفہ کا قول بھی یہی ہے کہ حرام ہے اور بعض مالکیہ بھی یہی
کہتے ہین اور مالک سے اباحت کا بیان کیا ہے اور دعویٰ کیا ہے ابن بطال مالکی نے کہ یہ اختلاف صرف موالی
بنی ہاشم مین ہے اور اون کے سوا اوروں کے موالی مین اختلاف نہین یعنے اُنکو حلال ہے بالاجماع اور یہ
بات اُنکی کچھ نہین بلکہ اصحاب شافعیہ کے نزدیک بنی ہاشم اور بنی المطلب دونو کے موالی پر حرام ہے اور
اُن مین کسی طرح کا فرق نہین ہے (نووی) عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ اِنَّا لَا تَحِلُّ لَنَا
الصَّدَقَةُ ترجمہ شعبہ سے یہی روایت آئی ہے اور اس مین یہ ہے کہ آپنے فرمایا ہمکو صدقہ حلال نہین عَنْ شُعْبَةَ
فِي هٰذَا الْاِسْنَادِ كَمَا قَالَ ابْنُ مُعَاذٍ اِنَّا لَا نَاْكُلُ الصَّدَقَةَ ترجمہ شعبہ سے اس روایت مین
یہ ہے کہ آپ نے فرمایا ہم صدقہ نہین کہاتے عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ اِنِّي لَاَنْقَلِبُ اِلٰى اَهْلِي فَاَجِدُ التَّمْرَةَ سَاقِطَةً عَلٰى فِرَاشِي ثُمَّ
اَرْفَعُهَا لِاٰكُلَهَا ثُمَّ اَخْشٰى اَنْ تَكُوْنَ صَدَقَةً فَاُلْقِيْهَا ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین اپنے گھر جاتا ہون اور اپنے بچھونے پر کھجور
پڑی پاتا ہون اور اُٹھاتا ہون کہ کھاؤن پر پھر ڈرتا ہون کہ صدقہ کی نہ ہو اور پھینکدیتا ہون۔
فائدہ اب عوام بلکہ خواص مین بھی اوسکے خلاف ہو رہا ہے تفصیل اس کی یہ ہے کہ شارع نے
طہارت ظاہری مین تخفیف فرمائی کہ جب تک نجاست معلوم نہ ہو تطہیر واجب نہین بخلاف طہارت
لقمہ کے کہ اس سے بچنے کو صرف احتمال کافی رکھا اور لوگون کا قاعدہ اوسکے خلاف ہے کہ لقمہ حرام باوجود
یقین کے بھی نہ چھوڑین گے اور طہارت ظاہری مین وہ وساوس پیدا کرینگے کہ معاذ اللہ عَنْ
اَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ مُحَمَّدٍ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ اَحَادِيْثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ اِنِّي لَاَنْقَلِبُ اِلٰى اَهْلِي فَاَجِدُ التَّمْرَةَ سَاقِطَةً عَلٰى فِرَاشِي
وَفِي بَيْتِي فَاَرْفَعُهَا لِاٰكُلَهَا ثُمَّ اَخْشٰى اَنْ تَكُوْنَ صَدَقَةً فَاُلْقِيْهَا ترجمہ وہی ہے جو اوپر
مذکور ہوا عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اور ون کو ملجاتا ہے (تاکہ ہماری نکاح کا خرچ نکل آوے) پہر حضرت چپ ہو رہے بڑی دیر تک یہان تک کہ ہم نے چاہا کہ پہر کچہ کہین اور ام المومنین زینب ہم سے پردہ کی آڑ سے اشارہ فرماتی تہین کہ اب کچہ نہ کہو پہر آپ نے فرمایا کہ زکوۃ آل محمد کے لائق نہین یہ تو لوگون کا میل ہے (شاید یہ مثل یہین سے ہے کہ روپیہ پیسہ ہاتہہ کی میل ہے) اگر تم میرے پاس محمیہ کو بلا لاؤ (یہ نام تہا آپکے خزانچی کا) اور وہ خمس کے اوپر مقرر تہے اور بلا لاؤ نوفل بن حارث بن عبد المطلب کو کہا راوی نے کہ پہر یہ دونو حاضر ہوئے اور آپنے محمیہ سے فرمایا کہ تم اپنے لڑکے اس لڑکے فضل بن عباس کو بیاہ دو اور نوفل بن حارث سے فرمایا کہ تم اپنی لڑکی اس لڑکے سے بیاہ دو یعنی مجہہ سے (یعنے عبد المطلب بن ربیعہ سے جو راوی حدیث ہین) الغرض میرا نکاح کر دیا آپنے اور محمیہ سے فرمایا کہ ان دونون کا مہر خمس سے ادا کر دو اتنا اتنا زہری نے کہا کہ مجہسے عبد اللہ بن عبد اللہ میرے شیخ نے تعداد مہر کی نہین فرمائی

ف قرآن مجید مین بلوغ کو نکاح فرمایا ہے حَتّٰی اِذَا بَلَغُوا النِّكَاحَ ویسا ہی اس روایت مین بہی ہے اور حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنے کپڑے یا ہاتہہ سے اشارہ فرمایا ہوگا اس لیے کہ لمع لغت مین اسیکو کہتے ہین اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ زکوۃ کا مال سادات کو مطلقاً حرام ہے خواہ کسی خدمت کے عوض مین دیا جاوے خواہ یون دیا جاوے غرض آٹہون اسباب جو قبول زکوۃ کے ہین اُن سب مین سے کوئی وجہ ہو اُن کو لینا اوسکا روا نہین اور یہی صحیح ہے اصحاب شافعیہ کے نزدیک اور احادیث بہی اسی کی موید ہین اور بعض لوگون نے جو اجازت دی ہے اجرت تحصیل مین وہ ضعیف مذہب ہی بلکہ باطل ہے اور یہ حدیث صریح اس مذہب کو رد کرتی ہے اور اس مال کو میل جو فرمایا اس مین علت اُسکی حرمت کی بیان کر دی اور وہ میل اسلیے ہین کہ زکوۃ کے نکالنے سے اون کا بقیہ مال پاک ہو جاتا ہے جیسے اللہ پاک فرماتا ہے خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيهِمْ بِهَا عَنْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ رَبِيعَةَ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اَخْبَرَهُ اَنَّ اَبَاهُ رَبِيعَةَ بْنَ الْحَارِثِ وَالْعَبَّاسَ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ قَالَا لِعَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ رَبِيعَةَ وَلِلْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اِئْتِيَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِنَحْوِ حَدِيْثِ مَالِكٍ وَقَالَ فَاَلْقٰى عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ رِدَاءَهُ ثُمَّ اضْطَجَعَ عَلَيْهِ وَقَالَ اَنَا اَبُوْ حَسَنٍ الْقَرْمُ وَاللّٰهِ لَا اُرِيْمُ مَكَانِيْ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلَيْكُمَا

اَبْنَاءَ كُمَا بِحُوْرِ مَا يَعْتَمَّا بِهِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ فِي الْحَدِيْثِ ثُمَّ قَالَ
لَنَا اِنَّ هٰذِهِ الصَّدَقَاتِ اِنَّمَا هِيَ اَوْسَاخُ النَّاسِ وَاِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ وَلَا لِاٰلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ اَيْضًا ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ اُدْعُوْا لِيْ مَحْمِيَةَ بْنَ جَزْءٍ وَهُوَ رَجُلٌ مِّنْ بَنِيْ اَسَدٍ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ اسْتَعْمَلَهٗ عَلَى الْاَخْمَاسِ **ترجمہ** عبد المطلب بن ربیعہ نے کہا کہ اونکے باپ ربیعہ اور ابن عباس
دونوں نے عبد المطلب اور فضل بن عباس سے کہا کہ تم دونوں جاؤ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
پاس اور حدیث بیان کی جیسے اوپر گذری اور اس میں یوں ہے کہ حضرت علی نے اپنی چادر بچھائی
اور لیٹ رہے اور کہا کہ میں باپ ہوں حسن کا اور سید ہوں قسم ہے اللہ تعالیٰ کی کہ اس جگہہ سے نہ
جاؤں گا جب تک تمہارے بیٹے نہ لوٹیں تمہاری بات کا جواب لیکر جو تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے کہلا بھیجی ہے پھر یہ فرمایا یہ میل ہیں لوگوں کی اور یہ محمد اور آل محمد کو جائز نہیں اور فرمایا بلاؤ
میرے پاس محمیہ بن جزء کو اور وہ ایک آدمی تھے قبیلہ بنی اسد کے کہ آپ نے اون کو تحصیلدار کیا تھا
خمسوں پر **بَابُ** اِبَاحَةِ الْهَدِيَّةِ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِبَنِيْ هَاشِمٍ وَلِبَنِيْ
عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَاِنْ كَانَ الْمُهْدِيْ مَلَكَهَا بِطَرِيْقِ الصَّدَقَةِ وَبَيَانِ اَنَّ الصَّدَقَةَ اِذَا
قَبَضَهَا الْمُتَصَدِّقُ عَلَيْهِ زَالَ عَنْهَا وَصْفُ الصَّدَقَةِ وَحَلَّتْ لِكُلِّ اَحَدٍ مِّمَّنْ كَانَتِ الصَّدَقَةُ
مُحَرَّمَةً عَلَيْهِ **باب** ہدیہ حلال ہونیکا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اور بنی ہاشم اور بنی عبد المطلب
کے لیے اگرچہ ہدیہ دینے والا اوس کا صدقہ لیکر مالک ہوا ہو **عَنْ** جُوَيْرِيَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا فَقَالَ
هَلْ مِنْ طَعَامٍ قَالَتْ لَا وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا عِنْدَنَا طَعَامٌ اِلَّا عَظْمٌ مِّنْ شَاةٍ اُعْطِيَتْهُ مَوْلَاتِيْ
مِنَ الصَّدَقَةِ فَقَالَ قَرِّبِيْهِ فَقَدْ بَلَغَتْ مَحِلَّهَا **ترجمہ** جویریہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی اور
مسلمانوں کی ماں نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں آئے اور فرمایا کچھ کھانا ہے تو
انہوں نے عرض کی کہ نہیں قسم ہے اللہ کی اے رسول اللہ تعالےٰ کے ہمارے پاس کچھ کھانا نہیں
ہے مگر چند ہڈیاں بکری کی جو میری آزاد لونڈی کو صدقہ میں ملی ہیں آپنے فرمایا لاؤ اس لیے کہ صدقہ تو
اپنی جگہہ تک پہونچ گیا **فائدہ** یعنے جب صدقہ جسکو دینا تھا اوس تک پہونچ گیا اور اوس نے

دوسرے کو ہدیہ دیا تو اب حرمت اوسکی جو سادات پر تھی باقی نرہی اسلیے کہ اب وہ ہدیہ ہوگیا اور صدقہ نہ رہا اور اس مین دلیل ہے شافعی اور انکے موافقین کو کہ گوشت قربانی کا جب کسی نے لے لیا تو اب اُسکا بیچنا اوسکو درست ہوگیا اور اگر کسی ایسے شخص کو ہدیہ دیا جسکو صدقہ لینا درست نہ تھا تو بھی اوسکو حلال ہوگیا اور بعض مالکیہ نے کہا ہے کہ بیع اوس گوشت کی روا نہین مگر دلیل اُن کی معلوم نہین اور ظاہرًا اس روایت کے خلاف معلوم ہوتا ہے (نووی) **عَنِ** الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ **ترجمہ** وہی روایت جو اوپر گذری **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ اَهْدَتْ بَرِيْرَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَحْمًا تُصُدِّقَ بِهٖ عَلَيْهَا فَقَالَ هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ **ترجمہ** انس نے کہا ہدیہ دیا بریرہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کچھ گوشت کہ اُسکو کسینے صدقہ دیا تھا تو آپ نے لیا اور فرمایا اُن کو صدقہ ہے اور ہم کو ہدیہ ہے **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا وَاُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَحْمِ بَقَرٍ فَقِيْلَ هٰذَا مَا تُصُدِّقَ بِهٖ عَلٰى بَرِيْرَةَ فَقَالَ هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ **ترجمہ** حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ کچھ گوشت گائے کا لائے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کسینے کہا کہ یہ گوشت صدقہ کا ہے جو بریرہ کو ملا تھا تو آپ نے فرمایا اون پر صدقہ ہے اور ہم کو ہدیہ **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آپ نے گائے کا گوشت کھایا ہے اور یہ روایت مسلم ہی مین ہے **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ فِيْ بَرِيْرَةَ ثَلَاثُ قَضِيَّاتٍ كَانَ النَّاسُ يَتَصَدَّقُوْنَ عَلَيْهَا وَتُهْدِيْ لَنَا فَذَكَرْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هُوَ عَلَيْهَا صَدَقَةٌ وَلَكُمْ هَدِيَّةٌ فَكُلُوْهُ **ترجمہ** حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ تعالے عنہا سے روایت ہے کہ انھون نے فرمایا کہ بریرہ کے مقدمہ سے تین حکم شرعی ثابت ہوئے لوگ اوس کو صدقہ دیتے اور وہ ہم کو ہدیہ دیتی تو ذکر کیا ہم نے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اُسکا تو آپنے فرمایا وہ اوسپر صدقہ ہے اور تمکو ہدیہ ہے سو تم کھاؤ **ف** یہان ایک حکم بیان کیا دوسرا یہ ہے کہ ولا اُسی کو ہے جو آزاد کرے اور لونڈی جب آزاد ہو تو اوس کو اپنے خاوند کے پاس رہنے کا اختیار ہے **عَنِ** الْقَاسِمِ يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ ذٰلِكَ **ترجمہ** قاسم سے وہی روایت مذکور ہے **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ ذٰلِكَ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ وَهُوَ لَنَا مِنْهَا هَدِيَّةٌ **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا

سے وہی روایت مروی ہے مگر اوس مین یہ فرمایا کہ وہ ہمارے لیے اُس کیطرف سے ہدیہ ہے **عَنْ** اُمِّ عَطِیَّۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا قَالَتْ بَعَثَ اِلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِشَاۃٍ مِّنَ الصَّدَقَۃِ فَبَعَثْتُ اِلٰی عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا مِنْہَا بِشَیْءٍ فَلَمَّا جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلٰی عَائِشَۃَ قَالَ ہَلْ عِنْدَکُمْ شَیْءٌ قَالَتْ لَا اِلَّا اَنَّ نُسَیْبَۃَ بَعَثَتْ اِلَیْنَا مِنَ الشَّاۃِ الَّتِیْ بَعَثْتُمْ بِہَا اِلَیْہَا قَالَ اِنَّہَا قَدْ بَلَغَتْ مَحِلَّہَا **ترجمہ** ام عطیہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ اُنہون نے کہا بہیجا میرے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بکری کو صدقہ کی تو مین نے اُس مین سے تہوڑا گوشت حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کو بہیجا پہر آپ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کے پاس تشریف لائے اور فرمایا تمہارے پاس کچہ کہانا ہے اُنہون نے عرض کی کہ نہین مگر نسیبہ نے (یعنے ام عطیہ نے) ہمارے پاس کچہ گوشت بہیجا ہے اوس بکری مین سے جو آپ نے اُن کے پاس بہیجی تہی آپ نے فرمایا وہ اپنی جگہہ پہونچ گئی **ف** یعنے صدقہ ام عطیہ کے واسطے تہا اُنکو پہونچ گیا اب تمہارے لیے ہدیہ ہے اب کہاؤ اور ہمین کہلاؤ **عَنْ** اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا اُتِیَ بِطَعَامٍ سَاَلَ عَنْہُ فَاِنْ قِیْلَ ہَدِیَّۃٌ اَکَلَ مِنْہَا وَاِنْ قِیْلَ صَدَقَۃٌ لَمْ یَاْکُلْ مِنْہَا **ترجمہ** ابوہریرہ نے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی عادت تہی کہ جب کہانا آتا پوچہہ لیتے اگر ہدیہ ہوتا تو کہاتے اور صدقہ ہوتا تو نہ کہاتے **ف** یہ پوچہنا آپ کا ورع کی راہ سے تہا اور جب تک کہ لوگون کو خوب معلوم نہ تہا کہ آپ صدقہ نہین کہاتے اور اس سے اصل ماکل ومشارب کا دریافت کرنا ہوا

بَابُ الدُّعَاءِ لِمَنْ اَتٰی بِصَدَقَتِہٖ

باب صدقہ لانے والے کو دعا دینے کا **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ اَوْفٰی قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَتَاہُ قَوْمٌ بِصَدَقَتِہِمْ قَالَ اَللّٰہُمَّ صَلِّ عَلَیْہِمْ فَاَتَاہُ اَبِیْ اَبُوْ اَوْفٰی بِصَدَقَتِہٖ فَقَالَ اَللّٰہُمَّ صَلِّ عَلٰی اٰلِ اَبِیْ اَوْفٰی **ترجمہ** عبد اللہ بن ابی اوفی نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت مبارک تہی جب کوئی قوم صدقہ لاتی تہی تو آپ اُن کے لیے فرماتے تہے یا اللہ رحمت کر اُن کے اوپر پہر آئے میرے باپ ابو اوفی اپنا صدقہ لیکر تو آپ نے فرمایا یا اللہ رحمت کر ابی اوفی کی آل پر **ف** یہ دعا فرمانا آپ کا موجب اس آیت شریف کے تہا کہ اللہ پاک نے فرمایا وَصَلِّ عَلَیْہِمْ اِنَّ صَلٰوتَکَ سَکَنٌ لَّہُمْ اور مذہب مشہور علماء کا یہی ہے کہ یہ دعا زکوۃ دینے والے کو دینا مستحب ہے اور ظاہریہ کا قول ہے کہ واجب

ہے اور بعض اصحاب شافعیہ بھی اسیطرف گئے اور جمہور نے کہا ہے کہ یہ امر آیت مبارک کا ہمارے نزدیک استحباب
مستحب ہے اس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ کو یمن کیطرف بھیجا زکوۃ لینے کو اور انکو دعا کا
حکم نہیں دیا اور جواب اس کا یہ ہے کہ دعا کا حکم اون کو قرآن شریف سے خود معلوم تھا اور جمہور نے اس کے
جواب میں کہا ہے کہ دعا نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی باعث انکی تسکین کی تھی بخلاف اوروں کے اور امام شافعی
نے دعا میں کہا ہے کہ مستحب ہے کہ یوں کہے اٰجَرَكَ اللّٰهُ فِيْمَآ اَعْطَيْتَ وَجَعَلَهٗ لَكَ طَهُوْرًا وَبَارَكَ لَكَ فِيْمَآ اَبْقَيْتَ مگر
جب تک یہ الفاظ کسی روایت کے ثابت نہوں مجرد قول کسی کا ثبت استحباب نہیں ہو سکتا اور تحصیلدار کا یہ
کہنا کہ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى فُلَانٍ اسکو جمہور شافعیہ نے مکروہ کہا ہے اور یہی مذہب ہے ابن عباس اور امام مالک
اور ابن عیینہ کا اور ایک جماعت سلف کا اور ایک جماعت نے اسکو جائز کہا ہے اسی حدیث کے رو سے
اور جنھوں نے مکروہ کہا ہے کہ صلوۃ کا لفظ غیر انبیا کے لیے جائز نہیں مگر انبیا کی ذیل میں اس لیے
کہ صلوۃ لسان سلف میں مخصوص بانبیا تھی جیسے عزوجل کا لفظ ہے اللہ پاک کیواسطے اور جیسے یہ نہیں کہہ سکتے
کہ محمد عزوجل اگرچہ آپ بھی عزیز و جلیل ہیں اسیطرح یہ نہیں کہہ سکتے کہ ابوبکر صلی اللہ علیہ وسلم اور اگرچہ
معنی اس کے بھی صحیح ہیں اور ہمارے اصحاب کا اختلاف ہے اسمیں کہ یہ نہی تنزیہیہ ہے یا تحریم یا مجرد ادب
ہے اور قول اصح اور مشہور یہ ہے کہ یہ مکروہ ہے بکراہت تنزیہی اسلیے کہ یہہ شعار ہے اہل بدع کا اور ان کے شعار
سے ہم منع کیے گئے ہیں اور اتفاق ہے اسپر کہ غیر انبیا کے لیے لفظ صلوۃ بشرکت انبیا جائز ہے جیسے آیا
ہے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّاتِهٖ وَاَتْبَاعِهٖ اور شیخ ابو محمد جوینی جو اصحاب شافعیہ
سے ہیں اونہوں نے کہا ہے کہ سلام بھی بمعنے صلوۃ ہے اور اسکو اکیلا استعمال نہ کرے سوا انبیا کے
اس لیے کہ اللہ تعالی نے صلوۃ و سلام کو قرین کیا غرض یوں نہ کہنا چاہیے کہ فلان علیہ السلام نے
(مثلا کہیں کہ عبد الکریم علیہ السلام نے فرمایا) مگر مخاطبہ کے طور سے حی و میت سے کہنا درست ہے جیسے کہیں السلام علیکم
یا السلام علیک واللہ اعلم (النووی) **عَنْ** شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ صَلِّ عَلَيْهِمْ ترجمہ
شعبہ سے بہ سند ثانی یوں ہی مروی ہے مگر اسمیں یہ ہے کہ آپ نے فرمایا کہ یا اللہ رحمت کر ان پر **بَابُ**
اِرْضَاءِ السَّاعِيْ مَا لَمْ يَطْلُبْ حَرَامًا **باب** تحصیلدار زکوۃ کو راضی رکھنے کا جب تک وہ کچھ مال حرام
طلب نہ کرے **عَنْ** جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَتَاكُمُ الْمُصَدِّقُ فَلْيَصْدُرْ عَنْكُمْ وَهُوَ عَنْكُمْ رَاضٍ ترجمہ

جریر نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب زکوۃ لینے والا تمہارے پاس آوے تو چاہیے کہ راضی جاوے **ف** مقصود حدیث یہ ہے کہ حاکمون کی اطاعت کرو اُن کو راضی رکھو بات چیت نشست و برخاست مین اُنکو رنج نہ دو کہ اس مین صلاح ذات البین ہے اور اجماع مسلمین ہے اور یہہ سب امور جب ہی تک ہین کہ تم سے جبر اور ظلم کی راہ سے طلب نہ کرے کوئی چیز

کتاب الصیام

روزہ کی کتاب

فائدہ صوم اور صیام لغت مین مطلق امساک کے معنے مین ہے اور شرع مین امساک مخصوص ہے زمان مخصوص مین شخص مخصوص کا اوسکی شرائط کے ساتھہ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالیٰ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا جَاءَ رَمَضَانُ فُتِّحَتْ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَغُلِّقَتْ اَبْوَابُ النَّارِ وَصُفِّدَتِ الشَّیَاطِیْنُ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب رمضان آتا ہے توکھل جاتے ہین دروازے جنت کے اور بند ہوجاتے ہین دروازے دوزخ کے اور زنجیرون مین کس دیے جاتے ہین شیاطین **ف** یہ حدیث دلیل ہے ایک بڑے مذہب صحیح کی اور اسیطرف گئی ہین محققین اور بخاری علیہ الرحمۃ اور وہ یہہ ہے کہ فقط رمضان کہنا روا ہے بغیر لفظ شہر کے اور اس مین کچہ کراہت نہین ہے اور اس مین تین مذہب ہین اول یہہ کہ کسی حال مین صرف رمضان کہنا روا نہین اور یہ قول ہے اصحاب مالک کا اور ان لوگون نے دعوی کیا کہ رمضان نام ہے اللہ تعالی کا پس اُسکا اطلاق غیر پر بلا قید روا نہین اور اکثر اصحاب شافعی اور ابن باقلانی کا قول یہ ہے کہ یہان ایک قرینہ ہے کہ اوس سے معلوم ہوجاتا ہے کہ یہان اللہ پاک مراد نہین او رمہینا مراد ہے پس اسمین کراہت نہین اور اگر قرینہ نہ ہو تو مکروہ ہے غرض جیسے لوگ کہتے ہین ہم نے رمضان کا روزہ رکھا رمضان مین قیام شب کیا یہ مکروہ نہین مگر یہ کہنا کہ رمضان آیا یا رمضان گیا یہہ مکروہ ہے اور یہ دوسرا قول ہے اور تیسرا وہی جسطرف بخاری وغیرہ گئے ہین کہ خواہ قرینہ ہو یا نہ ہو رمضان کا اطلاق بلا کراہت روا ہے اور یہی صحیح اور صواب ہے اور اول کے دونو مذہب فاسد ہین اور کہلنا اور بند ہونا دروازون کا اور قید ہوجانا شیاطین کا حقیقت ہے مجاز نہین یہی مذہب حق ہے

عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا کَانَ رَمَضَانُ فُتِحَتْ اَبْوَابُ الرَّحْمَۃِ وَغُلِّقَتْ اَبْوَابُ جَہَنَّمَ وَسُلْسِلَتِ الشَّیَاطِیْنُ **ترجمہ**
حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب رمضان ہوتا ہے دروازے رحمت کے کھل جاتے ہیں اور دروازے دوزخ کے بند ہو جاتے ہیں اور شیطان زنجیروں میں باندھے جاتے ہیں عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّعَمْ اِذَا دَخَلَ رَمَضَانُ مِثْلَہٗ وہی مضمون ہے جو اوپر گذرا **بَابُ** وُجُوْبِ صَوْمِ رَمَضَانَ لِرُؤْیَۃِ الْہِلَالِ وَالْفِطْرِ لِرُؤْیَۃِ الْہِلَالِ وَاَنَّہٗ اِذَا غُمَّ فِیْ اَوَّلِہٖ اَوْ اٰخِرِہٖ اُکْمِلَتْ عِدَّۃُ الشَّہْرِ ثَلَاثِیْنَ یَوْمًا **باب** اس بیان میں کہ روزہ اور افطار چاند دیکھ کر کریں اور اگر بدلی ہو تو تیس تاریخ پوری کریں
عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ ذَکَرَ رَمَضَانَ فَقَالَ لَا تَصُوْمُوْا حَتّٰی تَرَوُا الْہِلَالَ وَلَا تُفْطِرُوْا حَتّٰی تَرَوْہُ فَاِنْ اُغْمِیَ عَلَیْکُمْ فَاقْدُرُوْا لَہٗ
ترجمہ روایت ہے عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ذکر کیا رمضان کا اور فرمایا کہ نہ روزہ رکھو اور نہ افطار کرو جب تک کہ چاند نہ دیکھو پھر اگر بدلی ہو جاوے تمہارے تو تیس دن پورے کرو یعنے شعبان کے خواہ رمضان کے عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذَکَرَ رَمَضَانَ فَضَرَبَ بِیَدَیْہِ فَقَالَ الشَّہْرُ ہٰکَذَا وَہٰکَذَا وَہٰکَذَا ثُمَّ عَقَدَ اِبْہَامَہٗ فِی الثَّالِثَۃِ صُوْمُوْا لِرُؤْیَتِہٖ وَاَفْطِرُوْا لِرُؤْیَتِہٖ فَاِنْ اُغْمِیَ عَلَیْکُمْ فَاقْدُرُوْا لَہٗ ثَلَاثِیْنَ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذکر کیا رمضان کا اور اشارہ کیا اپنے دونوں ہاتھوں سے (یعنے دس انگلیوں سے) اور فرمایا کہ مہینا ایسا ہے ایسا ہے ایسا ہے اور بند کرلیا اپنے انگوٹھے کو تیسری بار (یعنے انتیس دن کا ہوتا ہے) میں اور فرمایا روزہ رکھو چاند دیکھ کر اور افطار کرو چاند دیکھ کر پھر اگر تم پر بدلی ہو تو گن لو پورے تیس دن **فائدہ** یعنے انتیس کو شعبان کی مثلاً ابر ہو تو تیس شعبان کی پوری کر لو بعد اوس کے روزہ رکھو اسیطرح اگر انتیس رمضان کو بدلی ہو اور بسبب بدلی کے رویت نہ ہو تو تیس روزے پورے کر لو اور بعد اس کے عید فطر کرو جمہور نے اس حدیث کے یہی معنے کیے ہیں اور احادیث اور روایات بھی اسی کے موید ہیں عَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ بِہٰذَا الْاِسْنَادِ قَالَ فَاِنْ غُمَّ عَلَیْکُمْ فَاقْدُرُوْا ثَلَاثِیْنَ نَحْوَ حَدِیْثِ

ابی اسامۃ وہی مضمون ہے جو اوپر مذکور ہوا ہے عن عبید اللہ بھذا الاسناد و قال
ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان فقال الشھر تسع و عشرون الشھر ھکذا
وھکذا وھکذا وقال فاقدروا لہ ولم یقل ثلاثین **ترجمہ** عبید اللہ نے روایت کی کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کا ذکر کیا اور فرمایا کہ مہینا انتیس کا بھی ہوتا ہے اور ہاتھ سے اشارہ
کیا کہ ایسا ایسا ایسا اور فرمایا کہ اندازہ کرو اسکا اور تیس کا لفظ نہیں فرمایا **عن** ابن عمر رضی
اللہ تعالی عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما الشھر تسع و عشرون فلا
تصوموا حتی تروہ ولا تفطروا حتی تروہ فان غم علیکم فاقدروا لہ وہی مضمون
ہے **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم الشھر تسع و عشرون فاذا رأیتم الھلال فصوموا واذا رأیتموہ فافطروا فان
غم علیکم فاقدروا لہ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** عبد اللہ بن عمر قال سمعت رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذا رأیتموہ فصوموا واذا رأیتموہ فافطروا فان غم
علیکم فاقدروا لہ وہی مضمون ہے جو اوپر کئی بار ترجمہ ہو چکا **عن** ابن عمر رضی اللہ
تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الشھر تسع و عشرون لیلۃ لا تصوموا
حتی تروہ ولا تفطروا حتی تروہ الا ان یغم علیکم فان غم علیکم فاقدروا لہ
وہی مضمون ہے **عن** ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما یقول سمعت النبی صلی اللہ علیہ
وسلم یقول الشھر ھکذا وھکذا وھکذا وقبض ابھامہ فی الثالثۃ **ترجمہ**
ابن عمر نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے مہینا ایسا ایسا ایسا ہے اور انگوٹھے کو کم کر دیا
تیسری بار میں یعنے انتیس کا بھی ہوتا ہے **عن** ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما یقول سمعت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول الشھر تسع و عشرون **ترجمہ** ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما نے
آپ سے سنا کہ فرماتے تھے مہینا انتیس کا بھی ہوتا ہے **ف** اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ انتیس
کا رمضان ہونے سے اسکا اجر بھی نہیں گھٹتا اس لیے کہ وہ بھی مہینہ کامل ہے نہ ناقص **عن**
عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الشھر
ھکذا وھکذا عشرا وعشرا وتسعا **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر رضی

اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مہینا ایسا ہے ایسا ہے ایسا ہے یعنی دس اور دس اور نو دن کا عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّهْرُ كَذَا وَكَذَا وَصَفَّقَ بِيَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ بِكُلِّ اَصَابِعِهِمَا وَنَقَصَ فِي الصَّفْقَةِ الثَّالِثَةِ اِبْهَامَ الْيُمْنٰى اَوِ الْيُسْرٰى ترجمہ عبداللہ عمر کے بیٹے رضی اللہ عنہما فرماتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مہینا ایسا ایسا ہے اور اپنے دونوں ہاتھ مارے دو بار اور سب انگلیاں کھلی کہیں اور تیسری بار میں انگوٹھا داہنا یا بایاں کم کر لیا یعنی بند کر دیا اور اشارہ ہوا انتیس کا عَنْ ابْنِ عُمَرَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُوْنَ وَطَبَّقَ شُعْبَةُ يَدَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَكَسَرَ الْاِبْهَامَ فِي الثَّالِثَةِ قَالَ عُقْبَةُ وَاَحْسِبُهُ قَالَ الشَّهْرُ ثَلَاثُوْنَ وَطَبَّقَ كَفَّيْهِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ترجمہ عبداللہ بن عمر نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مہینا انتیس کا ہوتا ہے اور شعبہ نے دونوں ہاتھ اپنے ملا کر اشارہ کیا اور تیسری بار میں انگوٹھے کو موڑ لیا عقبہ نے کہا میں گمان کرتا ہوں کہ انہوں نے کہا کہ مہینہ تیس کا ہوتا ہے اور دونوں ہتھیلیوں کو تین بار ملایا عَنْ ابْنِ عُمَرَ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّا اُمَّةٌ اُمِّيَّةٌ لَا نَكْتُبُ وَلَا نَحْسُبُ الشَّهْرُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا وَعَقَدَ الْاِبْهَامَ فِي الثَّالِثَةِ وَالشَّهْرُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا يَعْنِيْ تَمَامَ ثَلَاثِيْنَ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم لوگ امی ہیں نہ لکھتے ہیں نہ حساب کرتے ہیں مہینا تو ایسا ہوتا ہے ایسا ہوتا ہے ایسا ہوتا ہے اور تیسری بار میں انگوٹھا بند کر لیا اور مہینا ایسا ہوتا ہے ایسا ہوتا ہے ایسا ہوتا ہے یعنے تیس دن پورے ہوتے ہیں **ف** قربان اس نبی امی کے کہ اپنی امت مرحومہ کو ایسا تعلیم کیا کہ تمام جہان کے حساب والے گرد ہیں اور ایک ذراسی بات کو کس کس طرح سے ان کے ذہن نشین کر دیا اور رحمت کرے اللہ تعالےٰ محدثین کو کہ انہوں نے کیسے آپ کی تعلیمات و ارشادات کی حفاظت کی کہ ایک ایک بات کو اسانید متعددہ سے اور اسالیب مختلفہ سے جس جس طرح وارد ہوئے خوب یاد رکھا اور ایسی حفاظت کی کہ کسی بات کو نصیب نہ ہوئی الحمد للہ علے ذلک عَنْ الْاَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرِ الشَّهْرَ الثَّانِيَ ثَلَاثِيْنَ ترجمہ اسود سے اس اسناد سے بھی مروی ہوئی مگر اس میں ذکر تیس دن کے

مہینے کا ذکر نہیں عن سعد بن عبیدۃ قال سمع ابن عمر رجلا یقول اللیلۃ النصف فقال له ما یدریک ان اللیلۃ النصف سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول الشہر هکذا وهکذا واشار باصابعه العشر مرتین وهکذا فی الثالثۃ واشار باصابعه کلها وحبس او خنس ابهامه ترجمہ سعد بن عبیدہ نے کہا کہ سنا ابن عمر نے ایک آدمی کو کہ کہتا تھا کہ آج کی رات آدھا مہینا ہو گیا تو عبد اللہ نے فرمایا تو نے کیا جانا کہ آجکی رات آدھا مہینا ہوا سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے مہینا ایسا ہوتا ہے اور اشارہ کیا اپنی انگلیوں سے دو بار اور ایسا ہی تیسری بار کیا اور سب انگلیوں سے اشارہ کیا اور بند کر لیا یا جھکا لیا اپنے انگوٹھے کو ف یعنے تم نے کیونکر جانا کہ آج کی رات آدھا مہینا ہوا اس لیے کہ مہینہ کبھی اونتیس ہی کا ہوتا ہے پھر جب تک ماہ تمام نہ ہو اور معلوم نہ ہو کہ اونتیس کا ہوا یا تیس کا تب تک کیونکر معلوم ہو کہ نصف ماہ کون سی رات کو ہوا عن ابی هریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا رایتم الهلال فصوموا واذا رایتموہ فافطروا فان غم علیکم فصوموا ثلثین یوما ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم چاند دیکھو تو روزہ رکھو اور جب تم اوسکو دیکھو تب ہی افطار بھی کرو پھر اگر بدلی ہو جاوے تو تیس روزے پورے رکھ لو (پھر اس کے بعد عید کرو) عن ابی هریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ ان النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم قال صوموا لرؤیته وافطروا لرؤیته فان غم علیکم فاکملوا العدد ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ نے کہا کہ فرمایا نبی صلے اللہ تعالی علیہ وسلم نے کہ روزہ رکھو چاند دیکھکر اور افطار کرو چاند دیکھکر اور اگر بدلی ہو جاوے تو گنتی پوری کردو یعنے تیس کی عن ابی هریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صوموا لرؤیته وافطروا لرؤیته فان غمی علیکم الشهر فعدوا ثلثین ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن ابی هریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ قال ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الهلال فقال اذا رایتموہ فافطروا فان اغمی علیکم فعدوا ثلثین ترجمہ وہی جو اوپر گذرچکا عن ابی هریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم قال لا تقدموا رمضان بصوم یوم ولا یومین الا رجل کان

يَصُومُ صَوْمًا فَلْيَصُمْهُ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
رمضان سے پہلے ایک دو روزہ مت رکھو مگر وہ شخص جو ہمیشہ ایک دن میں روزہ رکھا کرتا تھا اور وہی
دن آگیا تو خیر وہ رکھے اپنے مقرر دن میں مثلاً جمعرات اور جمعہ کو روزہ رکھتا تھا اور اونتیس اور تیس تاریخ
میں شعبان کے وہی دن آگئے تو خیر کہ رکھ لے عَنْ يَحْيَى بْنِ كَثِيرٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ ترجمہ یحیی سے
اس اسناد سے مانند اسکی مروی ہے عَنِ الزُّهْرِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقْسَمَ اَنْ
لَا يَدْخُلَ عَلٰى اَزْوَاجِهٖ شَهْرًا قَالَ الزُّهْرِيُّ فَاَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى
عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا مَضَتْ تِسْعٌ وَعِشْرُوْنَ لَيْلَةً اَعُدُّهُنَّ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَتْ بَدَاَ بِيْ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّكَ اَقْسَمْتَ اَنْ لَا تَدْخُلَ عَلَيْنَا شَهْرًا وَاِنَّكَ
دَخَلْتَ مِنْ تِسْعٍ وَعِشْرِيْنَ اَعُدُّهُنَّ فَقَالَ اِنَّ الشَّهْرَ تِسْعٌ وَعِشْرُوْنَ ترجمہ زہری نے
کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے قسم کھائی تہی کہ اپنی بی بیون پاس نہ آوین گے ایک ماہ تک زہری نے
کہا پہر خبر دی مجھکو عروہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کی زبانی کہ انہون نے فرمایا کہ جب انتیس
روز گذرے اور مین گنتی تہی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی
عنہا نے فرمایا کہ پہلے میرے پاس تشریف لائے اور یہ فخریہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے ارشاد
کیا اور اس مین کمال محبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اون کے ساتھ ثابت ہوئی پہر مین نے عرض
کی یارسول اللہ آپ نے تو قسم کھائی تھی کہ ہمارے پاس نہ آوینگے مہینا بہر تک اور آپ انتیسوین ہی
دن تشریف لے آئے اور مین دن گنتی تہی تو آپ نے فرمایا مہینا انتیس کا بھی تو ہوتا ہے عَنْ جَابِرٍ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْتَزَلَ نِسَاءَهٗ شَهْرًا
فَخَرَجَ اِلَيْنَا فِيْ تِسْعٍ وَعِشْرِيْنَ فَقُلْنَا اِنَّمَا الْيَوْمُ تِسْعَةٌ وَعِشْرُوْنَ فَقَالَ اِنَّمَا الشَّهْرُ وَصَفَّقَ
بِيَدَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَحَبَسَ اِصْبَعًا وَاحِدَةً فِي الْاٰخِرَةِ ترجمہ جابر نے کہا کہ رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے کنارہ کیا اپنی بیبیون سے ایک مہینہ کو پہر نکلے ہمارے طرف انتیسوین دن سو
ہمنے عرض کی کہ آج تو انتیسوان دن ہے تو آپ نے فرمایا مہینا اتنا ہی ہوتا ہے اور دونون ہاتھ ملائے تین
بار اور بند کرلی ایک انگلی پچھلی بار مین یعنے انتیس کا اشارہ فرمایا عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا يَقُوْلُ اعْتَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءَهٗ شَهْرًا فَخَرَجَ اِلَيْنَا صَبَاحَ

تِسۡعٍ وَّعِشۡرِیۡنَ فَقَالَ بَعۡضُ الۡقَوۡمِ یَارَسُوۡلَ اللّٰہِ اِنَّمَا اَصۡبَحۡنَا لِتِسۡعٍ وَّعِشۡرِیۡنَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّہۡرَ یَکُوۡنُ تِسۡعًا وَّعِشۡرِیۡنَ ثُمَّ طَبَّقَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ بِیَدَیۡہِ ثَلَاثًا
مَرَّتَیۡنِ بِاَصَابِعِ یَدَیۡہِ کُلِّہَا وَالثَّالِثَۃَ بِتِسۡعٍ مِّنۡہَا ترجمہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کنارہ
کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی عورتون سے ایک ماہ کا اور نکلے آپ انتیسوین کی صبحکو سو
بعضے لوگون نے عرض کی کہ اے رسول اللہ تعالیٰ کے آج تو ہماری انتیسوین دن کی صبح ہے تو آپ نے
فرمایا کہ مہینا انتیس کا بھی ہوتا ہے پھر ملائے آپ نے دونو ہاتھ تین بار دو بار تو سب انگلیون کے ساتھ
اور تیسری بار نو انگلیون سے عَنۡ اُمِّ سَلَمَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہَا اَخۡبَرَتۡہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ
وَسَلَّمَ حَلَفَ اَنۡ لَّا یَدۡخُلَ عَلٰی بَعۡضِ اَہۡلِہٖ شَہۡرًا فَلَمَّا مَضٰی تِسۡعٌ وَّعِشۡرُوۡنَ یَوۡمًا غَدَا عَلَیۡہِمۡ اَوۡ
رَاحَ فَقِیۡلَ لَہٗ حَلَفۡتَ یَانَبِیَّ اللّٰہِ لَا تَدۡخُلُ عَلَیۡنَا شَہۡرًا قَالَ اِنَّ الشَّہۡرَ یَکُوۡنُ تِسۡعًا وَّعِشۡرِیۡنَ یَوۡمًا ترجمہ
وہی جو اوپر گذرا عَنِ ابۡنِ جُرَیۡجٍ بِہٰذَا الۡاِسۡنَادِ مِثۡلَہٗ وہی مضمون ہے جو اوپر گذر چکا
عَنۡ سَعۡدِ بۡنِ اَبِیۡ وَقَّاصٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ قَالَ ضَرَبَ رَسُوۡلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ
بِیَدِہٖ عَلَی الۡاُخۡرٰی فَقَالَ الشَّہۡرُ ہٰکَذَا وَہٰکَذَا ثُمَّ نَقَصَ فِی الثَّالِثَۃِ اِصۡبَعًا ترجمہ
سعد سے بھی وہی انتیس کا اشارہ مروی ہوا عَنۡ سَعۡدٍ عَنۡ اَبِیۡہِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ
وَسَلَّمَ قَالَ الشَّہۡرُ ہٰکَذَا وَہٰکَذَا عَشۡرًا وَّعَشۡرًا وَّتِسۡعًا مَرَّۃً ترجمہ سعد نے کہا نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا مہینا ایسا ہے ایسا ہے ایسا ہے دس دس اور نو ایک بار عَنۡ اِسۡمٰعِیۡلَ بۡنِ اَبِیۡ
خَالِدٍ فِیۡ ہٰذَا الۡاِسۡنَادِ بِمَعۡنٰی حَدِیۡثِہِمَا ترجمہ اسمعیل سے وہی مضمون مروی ہے **باب**
بَیَانِ اَنَّ لِکُلِّ بَلَدٍ رُؤۡیَتَہُمۡ وَاَنَّہُمۡ اِذَا رَاَوُا الۡہِلَالَ بِبَلَدٍ لَّا یَثۡبُتُ حُکۡمُہٗ لِمَا بَعُدَ
عَنۡہُمۡ **باب** اس بیان مین کہ ہر شہر مین وہین کی رویت معتبر ہے اور دوسرے شہر کی رویت
وہان کام نہین آتی عَنۡ کُرَیۡبٍ اَنَّ اُمَّ الۡفَضۡلِ بِنۡتَ الۡحَارِثِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہَا
بَعَثَتۡہُ اِلٰی مُعَاوِیَۃَ بِالشَّامِ قَالَ فَقَدِمۡتُ الشَّامَ فَقَضَیۡتُ حَاجَتَہَا وَاسۡتُہِلَّ عَلَیَّ رَمَضَانُ
وَاَنَا بِالشَّامِ فَرَاَیۡتُ الۡہِلَالَ لَیۡلَۃَ الۡجُمُعَۃِ ثُمَّ قَدِمۡتُ الۡمَدِیۡنَۃَ فِیۡ اٰخِرِ الشَّہۡرِ فَسَاَلَنِیۡ عَبۡدُ اللّٰہِ
ابۡنُ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُمَا ثُمَّ ذَکَرَ الۡہِلَالَ فَقَالَ مَتٰی رَاَیۡتُمُ الۡہِلَالَ فَقُلۡتُ رَاَیۡنَاہُ
لَیۡلَۃَ الۡجُمُعَۃِ فَقَالَ اَنۡتَ رَاَیۡتَہٗ فَقُلۡتُ نَعَمۡ وَرَاٰہُ النَّاسُ وَصَامُوۡا وَصَامَ مُعَاوِیَۃُ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ

فَقَالَ لٰكِنَّا رَأَيْنَاهُ لَيْلَةَ السَّبْتِ فَلَا نَزَالُ نَصُومُ حَتّٰى نُكْمِلَ الثَّلَاثِيْنَ أَوْ نَرَاهُ فَقُلْتُ أَفَلَا تَكْتَفِيْ بِرُؤْيَةِ مُعَاوِيَةَ وَصِيَامِهِ فَقَالَ لَا هٰكَذَا أَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَكَّ يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى فِيْ نَكْتَفِيْ أَوْ تَكْتَفِيْ **ترجمہ** کریب کو ام الفضل بنت حارث نے معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کیطرف بہیجا شام کو اونہون نے کہا کہ مین گیا شام کو اور اُن کا کام نکال دیا اور مین نے چاند دیکہا رمضان کا شام ہی جمعہ کی شب کو (یعنے پنجشنبہ کی شام کو) پہر مدینہ آیا آخر ماہ مین اور عبداللہ بن عباس نے پوچھا مجھسے اور ذکر کیا چاند کا کہ تم نے کب دیکہا مین نے کہا جمعہ کی شب کو انہون نے کہا تم نے خود دیکہا مین نے کہا ہان اور اور لوگون نے بہی دیکہا اور روزہ رکہا حضرت معاویہ اور اور لوگون نے تو ابن عباس نے فرمایا کہ ہمنے تو ہفتہ کی شب کو دیکہا اور ہم پورے تیس روزے رکہینگے یا چاند دیکہہ لینگے تو مین نے کہا آپ کافی نہین جانتے دیکہنا معاویہ کا اور اون کا روزہ رکہنا آپنے فرمایا نہین ایساہی حکم کیا ہے ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور یحییٰ بن یحییٰ کو شک ہے کہ نکتفی کہا یا تکتفی **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رویت ہلال کی عام نہین ہوتی یعنے جس شہر والے دیکہین وہ روزہ رکہین یا افطار کرین اور دوسرے دن کو اونکی رویت پر اعتماد ضرور نہین اور یہی مذہب صحیح ہے اصحاب شافعیہ کے نزدیک بلکہ نووی نے لکہا ہے کہ جہانتک قصر نہین ہوتا ہے نماز مین وہین تک رویت کا بہی اعتبار ہے اور بعضون نے کہا کہ اگر مطلع متفق ہو تو دوسرون کو بہی اعتبار ضرور ہے اور بعضون نے کہا ایک اقلیم تک اگر اتفاق ہے تو اعتبار ہے ورنہ نہین اور بعض کا قول ہے کہ رویت ایک جگہہ کی تمام روئے زمین کو کافی ہے اور انہون نے اس حدیث کا یہ جواب دیا ہے کہ ابن عباس نے اوس ایک شخص کی گواہی قبول نہین کی مگر ظاہر حدیث اسپر دال ہے کہ اونہون نے رویت بعیدہ کا اعتبار نہین کیا (نووی) **بَابُ** بَيَانِ أَنَّهُ لَا اِعْتِبَارَ بِكِبَرِ الْهِلَالِ وَصِغَرِهِ وَأَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى أَمَدَّهُ لِلرُّؤْيَةِ فَإِنْ غُمَّ فَلْيُكْمَلْ ثَلَاثُوْنَ **باب** اس بیان مین کہ چاند کے چہوٹے بڑے ہونے کا اعتبار نہین اور جب بدلی ہو تو تیس کی گنتی پوری کرے **عَنْ** أَبِي الْبَخْتَرِيِّ قَالَ خَرَجْنَا لِلْعُمْرَةِ فَلَمَّا نَزَلْنَا بِبَطْنِ نَخْلَةَ تَرَاءَيْنَا الْهِلَالَ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ هُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ هُوَ ابْنُ لَيْلَتَيْنِ قَالَ فَلَقِيْنَا ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا فَقُلْنَا إِنَّا رَأَيْنَا الْهِلَالَ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ هُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ هُوَ ابْنُ لَيْلَتَيْنِ فَقَالَ أَيَّ لَيْلَةٍ رَأَيْتُمُوْهُ قَالَ

فَقُلْنَا لَيْلَةَ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَدَّهُ لِلرُّؤْيَةِ فَهُوَ لِلَيْلَةِ رَأَيْتُمُوْهُ ترجمہ ابو البختری نے کہا کہ ہم عمرہ کو نکلے اور جب بطن نخلہ کو پہونچے (کہ ایک مقام کا نام ہے) تو سب نے چاند دیکھنا شروع کیا اور بعضوں نے دیکھکر کہا کہ یہ تین رات کا چاند ہے (یعنے بڑا ہونے کے سبب سے) اور بعضون نے کہا دو رات کا ہے پھر ملے ہم ابن عباس سے اور اُن سے ذکر کیا کہ ہم نے چاند دیکھا اور کسینے کہا تین رات کا ہے اور کسینے کہا دو رات کا ہے تب اُنہون نے پوچھا کہ تم نے کون سی رات مین دیکھا تو ہمنے کہا فلان فلان رات مین اونھون نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالی نے اُسکو بڑھا دیا دیکھنے کے لیے اور وہ اسی رات کا تھا جس رات تم نے دیکھا

ف اس سے معلوم ہوا کہ چھوٹا بڑا ہونیکا اعتبار نہین جب دیکھا ہو اُسی شب کا ہے خواہ اونتیسوین ہو یا تیسوین عَنْ اَبِي الْبَخْتَرِيِّ قَالَ اَهْلَلْنَا رَمَضَانَ وَنَحْنُ بِذَاتِ عِرْقٍ فَاَرْسَلْنَا رَجُلًا اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا يَسْاَلُهُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَمَدَّهُ لِرُؤْيَتِهِ فَاِنْ اُغْمِيَ عَلَيْكُمْ فَاَكْمِلُوا الْعِدَّةَ ترجمہ وہی ہے مگر اس مین اتنا ہے کہ ذات عرق مین چاند دیکھا اور چھوٹے بڑے کی تصریح نہین

بَابُ بَيَانِ مَعْنَى قَوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرَا عِيْدٍ لَا يَنْقُصَانِ

دو مہینے عید کے ناقص نہین ہوتے اسکا بیان عَنْ اَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ شَهْرَا عِيْدٍ لَا يَنْقُصَانِ رَمَضَانُ وَذُو الْحِجَّةِ ترجمہ ابی بکرہ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو ماہ عیدون کے ناقص نہین ہوتے ایک رمضان شریف دوسرا ذیحجہ

ف صحیح اور معتبر معنے تو اس کے یہی ہین کہ ان دونون ماہ کا ثواب کسی طرح نہین گھٹتا خواہ انتیس کے ہون خواہ تیس کے غرض یہ ہے کہ ایک تاریخ کے کم ہونے سے ثواب کم نہین ہوتا اور بعضون نے کہا کہ ایک سال مین دونون ماہ اونتیس کے نہین ہوتے اگر ایک اونتیس کا ہوتا تو دوسرا تیس کا ہوتا ہے اور بعضون نے کہا کہ دونون ثواب مین برابر ہین ایک دوسرے سے کم نہین یعنے اگر رمضان مین روزے ہین تو ذیحجہ مین مناسک حج ہین اور یہ سب قول ضعیف ہین صحیح وہی ہے جو اول گذرا

بَابُ بَيَانِ اَنَّ الدُّخُوْلَ فِي الصَّوْمِ يَحْصُلُ بِطُلُوْعِ الْفَجْرِ وَاَنَّ لَهُ الْاَكْلَ وَغَيْرَهُ حَتّٰى يَطْلُعَ الْفَجْرُ

وَبَيَانُ صِفَةِ الْفَجْرِ الَّذِي يَتَعَلَّقُ بِهِ الْاَحْكَامُ مِنَ الدُّخُوْلِ فِي الصَّوْمِ وَدُخُوْلِ

وَقْتِ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَغَيْرِ ذٰلِكَ وَهُوَ الْفَجْرُ الثَّانِيْ وَيُسَمّٰى الصَّادِقَ وَالْمُسْتَطِيْرَ وَاَنَّهٗ لَا اَثَرَ لِلْفَجْرِ الْاَوَّلِ فِي الْاَحْكَامِ وَهُوَ الْفَجْرُ الْكَاذِبُ الْمُسْتَطِيْلُ بِاللَّامِ كَذَنَبِ السِّرْحَانِ وَهُوَ الذِّئْبُ

باب اس بیان مین کہ روزہ طلوع فجر سے شروع ہوجاتا ہے اور اس بیان مین کہ کہانا پینا وغیرہ جائز ہے واسطے سحری کہانے والے کے فجر کے طلوع ہونے تک اور فجر کی صفت کے بیان مین جس سے احکام تعلق رکہتے ہین روزہ دن مین دخول کرنے اور صبح کے وقت کے داخل ہونے وغیرہ سے اور وہ فجر دوسری ہے جس کا نام صادق اور مستطیر ہے اور اس بیان مین کہ پہلی فجر کو احکام مین کچھ اثر نہین اور وہ صبح کاذب ہے **عَنْ** عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ قَالَ لَهٗ عَدِيٌّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اَجْعَلُ تَحْتَ وِسَادَتِيْ عِقَالَيْنِ عِقَالًا اَبْيَضَ وَعِقَالًا اَسْوَدَ اَعْرِفُ اللَّيْلَ مِنَ النَّهَارِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ وِسَادَكَ لَعَرِيْضٌ اِنَّمَا هُوَ سَوَادُ اللَّيْلِ وَبَيَاضُ النَّهَارِ **ترجمہ** عدی بن حاتم نے کہا کہ جب یہ آیت اوتری حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمْ یعنے کہاتے پیتے رہو جب تک کہ ظاہر ہوجاوے سفید دہاگا کالے دہاگے سے صبح کے تو عدی نے عرض کی کہ اے رسول اللہ کے مین اپنے تکیہ کے نیچے دو رسیان رکہتا ہون ایک سفید ایک کالی اوسی سے مین پہچان لیتا ہون رات کو دن سے تب آپ نے فرمایا تمہارا تکیہ تو بڑا چوڑا ہے (یہہ مزاح کی راہ سے فرمایا کہ اتنا چوڑا ہے کہ صبح اوسکے نیچے سے ہوتی ہے) اس آیت مین تو سیاہی رات کی اور سفیدی دن کی مراد ہے **ف** غرض یہ ہے کہ دہاگے سے مراد رات اور دن ہے اور شاید عدی کی زبان مین یہ مجاز مستعمل نہ ہوگا اس لیے اون کو دہوکا ہوا ابو عبید نے کہا ہے کہ خیط ابیض سے صبح صادق مراد ہے اور اس آیت سے اور روایت سے معلوم ہوا کہ صبح صادق سے اول سب رات ہے اور اس سے دن کا آغاز ہے غرض صبح صادق اور رات مین کوئی فاصل نہین اور یہی مذہب صحیح ہے اور یہی قول ہے جماہیر علما کا۔

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ قَالَ كَانَ الرَّجُلُ يَاْخُذُ خَيْطًا اَبْيَضَ وَخَيْطًا اَسْوَدَ فَيَاْكُلُ حَتّٰى يَسْتَبِيْنَهُمَا حَتّٰى اَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنَ الْفَجْرِ فَبَيَّنَ ذٰلِكَ **ترجمہ** سہل بن سعد نے کہا جب یہ آیت اوتری كُلُوْا وَاشْرَبُوْا الی آخرہ کہاتے تہے آدمی پکڑتے دو تاگے سفید اور سیاہ پہر کہاتے صبح کے روشن ہونے تک یہان تک کہ اتارا اللہ تعالیٰ نے مِنَ الْفَجْرِ پہر وہ (التباس) ظاہر ہوگیا **عَنْ** سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ

قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ
قَالَ فَكَانَ الرَّجُلُ اِذَا اَرَادَ الصَّوْمَ رَبَطَ اَحَدُهُمْ فِيْ رِجْلَيْهِ الْخَيْطَ الْاَسْوَدَ وَالْخَيْطَ الْاَبْيَضَ
فَلَا يَزَالُ يَأْكُلُ وَيَشْرَبُ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَهٗ رِئْيُهُمَا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ بَعْدَ ذٰلِكَ مِنَ الْفَجْرِ فَعَلِمُوْا
اَنَّمَا يَعْنِيْ بِذٰلِكَ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ ترجمہ سہل بن سعد نے کہا جب یہ آیت اوتری کلوا واشربوا
تو آدمی جبتک روزہ رکھنے کا ارادہ کرتا تو دو تاگے اپنے پیر مین باندہ لیتا ایک سفید دوسرا سیاہ اور
کہاتا پیتا رہتا یہانتک کہ اوس کو دیکھنے مین کالے اور سفید کے فرق معلوم ہونے لگتا تب اللہ پاک نے
اوسکے بعد مِنَ الْفَجْرِ کا لفظ اوتارا تب لوگون کو معلوم ہوا کہ تاگون سے مراد رات اور دن ہے۔
ف ان روایتون سے یہ بہی معلوم ہوا کہ صبح صادق تاگے کیطرح عرض مشرق مین مستطیل
ہوتی ہے اور جو عمود کیطرح بلند ہو وہ صبح کاذب ہے اور وہ رات مین داخل ہے عَنْ
عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّ بِلَالًا يُؤَذِّنُ
بِلَيْلٍ فَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى تَسْمَعُوْا تَاذِيْنَ ابْنِ اُمِّ مَكْتُوْمٍ ترجمہ عبداللہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ بلال رات سے اذان دینے مین تاکہ مسجد مین بیٹہنے والے کہانے کو جاوین اور سحر سے
فارغ ہو جاوین اسوقت کہاتے پیتے رہا کرو یہانتک کہ ابن ام مکتوم کی اذان سنو اور وہ نابینا تہے
جب لوگ کہتے کہ صبح ہوئی صبح ہوئی جب اذان دیتے عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ سَمِعْتُ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ بِلَالًا يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ فَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى
تَسْمَعُوْا اَذَانَ ابْنِ اُمِّ مَكْتُوْمٍ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا
قَالَ كَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُؤَذِّنَانِ بِلَالٌ وَابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ الْاَعْمٰى فَقَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ بِلَالًا يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ فَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يُؤَذِّنَ ابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ
قَالَ وَلَمْ يَكُنْ بَيْنَهُمَا اِلَّا اَنْ يَنْزِلَ هٰذَا وَيَرْقٰى هٰذَا ترجمہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالے عنہ سے
روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دو موذن تہے بلال اور ام مکتوم نابینا تو آپ نے فرمایا
بلال رات سے اذان دیتا ہے سو تم کہاتے پیتے رہو یہانتک کہ اذان دیوین ابن ام مکتوم اور کہا
راوی نے کہ دونون کی اذان مین کچھ بیچ مین نہ ہوتی تہی اتنا ہی تہا کہ یہ اوترا وہ چڑہا فائدہ
مراد یہ ہے کہ بلال اذان دیتے تہے قبل فجر کے اور انتظار کرتے تہے طلوع فجر کا اور وہین کہڑے ہوئے

کچھ پڑہتے رہتے پھر جب اور عبد اللہ ابن ام مکتوم کو خبر کر دیتے کہ تم اذان دو پھر ابن ام مکتوم طہارت وغیرہ کر کے چڑہتے اور اذان دیتے طلوع فجر کی قبل **عَنْ** عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بھی وہی روایت مروی ہوئی ہے **عَنْ** عُبَيْدِ اللّٰهِ بِالْاِسْنَادَيْنِ كِلَيْهِمَا نَحْوَ حَدِيْثِ ابْنِ نُمَيْرٍ **ترجمہ** وہی جو اوپر مذکور ہوا **عَنِ** ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَمْنَعَنَّ اَحَدًا مِنْكُمْ اَذَانُ بِلَالٍ اَوْ قَالَ نِدَاءُ بِلَالٍ مِنْ سُحُوْرِهِ فَاِنَّهُ يُؤَذِّنُ اَوْ قَالَ يُنَادِيْ لِيَرْجِعَ قَائِمَكُمْ وَيُوْقِظَ نَائِمَكُمْ وَقَالَ لَيْسَ اَنْ يَقُوْلَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَصَوَّبَ يَدَهُ وَرَفَعَهَا حَتّٰى يَقُوْلَ هٰكَذَا وَفَرَّجَ بَيْنَ اِصْبَعَيْهِ **عبد اللہ** بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی باز نہ رہے تم میں سے اپنی سحر کھانے سے بلال کی اذان سنکر اس لیے کہ وہ اسو اسطے اذان دیتے ہیں رات میں کہ پھر جاوے جو نماز پر کھڑا ہے تم میں سے اور جاگ جاوے سونیوالا اور فرمایا کہ صبح وہ نہیں ہے جو ایسی ہو اور بلند کیا آپ نے ہاتھ کو (یعنے جو روشنی نیزہ کی طرح اوپر کو بلند ہوتی ہے وہ صبح صادق نہیں ہے) جبتک کہ ایسی نہ ہو اور کھولدیا آپ نے انگلیوں کو (یعنے جبتک کنارون میں نہ کے منتشر نہ ہو وہ صبح صادق نہیں) **عَنْ** سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ اِنَّ الْفَجْرَ لَيْسَ الَّذِيْ يَقُوْلُ هٰكَذَا وَجَمَعَ اَصَابِعَهُ ثُمَّ نَكَسَهَا اِلَى الْاَرْضِ وَلٰكِنِ الَّذِيْ يَقُوْلُ هٰكَذَا وَوَضَعَ الْمُسَبِّحَةَ عَلَى الْمُسَبِّحَةِ وَمَدَّ يَدَيْهِ **سلیمان** تیمی سے اس اسناد سے مروی ہے وہی روایت جو اوپر گذری مگر اس میں ایسا ہے کہ آپ نے فرمایا کہ فجر وہ نہیں ہے جو ایسی ہو اور آپ نے سب انگلیوں کو جمع کیا اور انکو زمین کی طرف جھکایا (یعنے جو روشنی اوپر سے نیچے کو آوے وہ صبح صادق نہیں ہے بلکہ صبح صادق وہ ہے جو ایسی ہو اور آپ نے کلمہ کی انگلی کلمہ کی انگلی پر رکھی اور دونوں ہاتھوں کو پھیلایا (یعنے اشارہ کیا کہ آسمان کے کنارون میں پھیلے) **عَنْ** سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَانْتَهٰى حَدِيْثُ الْمُعْتَمِرِ عِنْدَ قَوْلِهِ يُنَبِّهُ نَائِمَكُمْ وَيَرْجِعُ قَائِمَكُمْ وَقَالَ اِسْحَاقُ قَالَ جَرِيْرٌ فِيْ حَدِيْثِهِ وَلَيْسَ اَنْ يَقُوْلَ هٰكَذَا وَلٰكِنْ يَقُوْلُ هٰكَذَا يَعْنِي الْفَجْرَ هُوَ الْمُعْتَرِضُ وَلَيْسَ بِالْمُسْتَطِيْلِ **ترجمہ** **سلیمان** تیمی سے اس اسناد سے وہی روایت مروی ہوئی اور تمام ہوئی روایت معتمر کی یہین تک کہ آپ نے فرمایا اذان بلال کی اسلیے ہے کہ جگادے تمہارے سوتون کو اور لوٹے تمہارے تہجد پڑہنے والا اور اسحاق نے کہا کہ

جریر نے کہا اپنی حدیث مین اور صبح وہ نہیں جو ایسی ہو لینے اونچی) ولیکن وہ وہ ہے جو ایسی ہو یعنی پہیلی
ہوئی) عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ يَقُولُ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَا يَغُرَّنَّ اَحَدَكُمْ نِدَاءُ بِلَالٍ مِنَ السَّحُوْرِ وَلَا هٰذَا الْبَيَاضُ حَتّٰى يَسْتَطِيْرَ ترجمہ سمرہ بیٹے جندب کے
کہتے تہے مین نے سنا ہے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کوئی بلال کی اذان سے
دہوکا کہا کر سحری کہانے سے باز نہ رہے اور نہ یہ سفیدی (جو مینار کیطرح بلند ہے) صبح ہے بلکہ
صبح وہ ہے جو پہیلی ہو عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَغُرَّنَّكُمْ اَذَانُ بِلَالٍ وَلَا هٰذَا الْبَيَاضُ لِعَمُوْدِ الصُّبْحِ حَتّٰى يَسْتَطِيْرَ ترجمہ
سمرہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دہوکا نہ دے تم کو اذان بلال کی اور یہ سفیدی صبح کا
ستون جب تک کہ وہ اسطرح چوڑی نہ ہو جاوے عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَغُرَّنَّكُمْ مِنْ سُحُوْرِكُمْ اَذَانُ بِلَالٍ وَلَا بَيَاضُ الْاُفُقِ
الْمُسْتَطِيْلُ هٰكَذَا حَتّٰى يَسْتَطِيْرَ هٰكَذَا وَحَكَاهُ حَمَّادٌ بِيَدَيْهِ قَالَ يَعْنِيْ مُعْتَرِضًا ترجمہ
وہی جو اوپر گذرا عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ وَهُوَ يَخْطُبُ يُحَدِّثُ عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ لَا يَغُرَّنَّكُمْ نِدَاءُ بِلَالٍ وَلَا هٰذَا الْبَيَاضُ حَتّٰى يَبْدُوَ الْفَجْرُ
اَوْ قَالَ حَتّٰى يَنْفَجِرَ الْفَجْرُ ترجمہ اسکا اوپر کی روایتوں سے معلوم ہو سکتا ہے مضمون وہی ہے عَنْ
سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ترجمہ وہی جو اوپر
گذرا بَابُ فَضْلِ السُّحُوْرِ وَاسْتِحْبَابِهِ وَاسْتِحْبَابِ تَاْخِيْرِهِ وَتَعْجِيْلِ الْفِطْرِ سحری کی فضیلت
اور اوس کی دیر مین کہانے کی فضیلت اور افطار جلدی کرنے کی فضیلت عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسَحَّرُوْا فَاِنَّ فِي السُّحُوْرِ بَرَكَةً ترجمہ فرمایا سحر کہانے مین
برکت ہے عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
فَصْلُ مَا بَيْنَ صِيَامِنَا وَصِيَامِ اَهْلِ الْكِتَابِ اَكْلَةُ السَّحَرِ ترجمہ فرمایا ہمارے اور اہل کتاب
کے روزہ مین سحر کے لقمہ کا فرق ہے عَنْ مُوْسَى بْنِ عَلِيٍّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ ترجمہ وہی
روایت موسی سے مروی ہوئی عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ تَسَحَّرْنَا مَعَ
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قُمْنَا اِلَى الصَّلٰوةِ قُلْتُ كَمْ كَانَ قَدْرُ مَا بَيْنَهُمَا قَالَ

خَمْسِيْنَ اٰيَةً ترجمہ زید نے کہا سحری کی ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پھر کھڑے ہوئے نماز
صبح کو میں نے کہا دونوں میں بیچ میں کتنی دیر ہوئی اونہوں نے کہا پچاس آیت کے موافق عَنْ قَتَادَةَ
بِهٰذَا الْاِسْنَادِ قتادہ سے بھی یہی روایت آئی ہے عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ
اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَا عَجَّلُوا الْفِطْرَ ترجمہ سہل سے
مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمیشہ لوگ خیر پر رہیں گے جب تک افطار جلد کریں گے
عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ ترجمہ سہل سے وہی مضمون مروی ہوا
جو اوپر گذرا عَنْ اَبِيْ عَطِيَّةَ قَالَ دَخَلْتُ اَنَا وَمَسْرُوْقٌ عَلٰى عَائِشَةَ فَقُلْنَا يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ رَجُلَانِ مِنْ اَصْحَابِ
مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَدُهُمَا يُعَجِّلُ الْاِفْطَارَ وَيُعَجِّلُ الصَّلٰوةَ وَالْاٰخَرُ يُؤَخِّرُ الْاِفْطَارَ وَيُؤَخِّرُ الصَّلٰوةَ قَالَتْ
اَيُّهُمَا الَّذِيْ يُعَجِّلُ الْاِفْطَارَ وَيُعَجِّلُ الصَّلٰوةَ قَالَ قُلْنَا عَبْدُ اللّٰهِ يَعْنِي ابْنَ مَسْعُوْدٍ قَالَتْ كَذٰلِكَ كَانَ
يَصْنَعُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَادَ اَبُوْ كُرَيْبٍ وَالْاٰخَرُ اَبُوْ مُوْسٰى ترجمہ ابو عطیہ سے روایت ہے
کہ اونہوں نے کہا میں اور مسروق حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے
اور عرض کی کہ اے مسلمانوں کی ماں دو شخص ہیں اصحاب سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ ایک
تو اول وقت افطار کرتے ہیں اور اول ہی وقت نماز پڑھتے ہیں اور دوسرے افطار اور نماز میں دیر
کرتے ہیں تو آپ نے پوچھا وہ کون ہیں جو اول وقت افطار کرتے ہیں اور اول ہی وقت نماز پڑھتے ہیں
تو ہم نے کہا وہ عبد اللہ یعنی ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہما ہیں اور آپ نے فرمایا رسول کریم صلی اللہ علیہ
وسلم بھی ایسا ہی کرتے تھے زیادہ کیا ابو کریب نے اپنی روایت میں کہ کہا دوسرے ابو موسی ہیں ف
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اول وقت افطار کرنا اور اول ہی وقت نماز پڑھنا بھی مسنون ہے اور یہی
ہدی ہے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی اور یہی لازم ہے ہر متبع سنت کو عَنْ اَبِيْ عَطِيَّةَ
قَالَ دَخَلْتُ اَنَا وَمَسْرُوْقٌ عَلٰى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا فَقَالَ لَهَا مَسْرُوْقٌ رَجُلَانِ مِنْ
اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِلَاهُمَا لَا يَاْلُوْ عَنِ الْخَيْرِ اَحَدُهُمَا يُعَجِّلُ الْمَغْرِبَ
وَالْاِفْطَارَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَقَالَتْ هٰكَذَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ ترجمہ
مضمون وہی ہے جو اوپر مذکور ہوا صرف اتنا ہی فرق ہے کہ اس میں افطار اور مغرب کی تاخیر
مذکور ہوئی ہے بَابُ بَيَانِ وَقْتِ انْقِضَاءِ الصَّوْمِ وَخُرُوْجِ النَّهَارِ باب وقت وزہ

تمام ہونے کا اور دن کے ختم ہونے کا عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اِذَا اَقْبَلَ اللَّيْلُ وَاَدْبَرَ النَّهَارُ وَغَابَتِ الشَّمْسُ فَقَدْ اَفْطَرَ الصَّائِمُ وَلَمْ يَذْكُرِ ابْنُ نُمَيْرٍ
فَقَدْ ترجمہ عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب رات آئی اور دن
گیا اور سورج ڈوبا پس روزہ دار نے افطار کیا اور ابن نمیر کی روایت مین فقد کا لفظ نہین ہے ف
یعنے غروب آفتاب کے بعد پھر تاخیر نہ کرے افطار مین جیسے بعضے وسواسی کہتے ہین کہ ذرا ٹھیرو کیا بیتابی
ہے اور کیا بے صبری ہے اور یہہ نہین جانتے کہ افطار اول ہی وقت مسنون ہے اور غروب آفتاب آنا
رات کا آنا دن کا جانا تینون ایک ہی وقت مین ہوتا ہے مگر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے توضیح کے لیے
تینون کو جمع فرمایا اور بعض مقام ایسے ہوتے ہین کہ غروب آفتاب نہین معلوم ہوتا ہے تو وہان کا اندھیرا
وقت افطار بتاتا ہے عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ اَوْفٰى رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ فَلَمَّا غَابَتِ الشَّمْسُ قَالَ يَا فُلَانُ انْزِلْ فَاجْدَحْ
لَنَا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ عَلَيْكَ نَهَارًا قَالَ انْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا قَالَ فَنَزَلَ فَجَدَحَ فَاَتَاهُ بِهٖ فَشَرِبَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ بِيَدِهٖ اِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ مِنْ هٰهُنَا وَجَاءَ اللَّيْلُ مِنْ هٰهُنَا
فَقَدْ اَفْطَرَ الصَّائِمُ ترجمہ عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے
سفر مین رمضان کے مہینے مین پھر جب آفتاب ڈوبا تو آپ نے فرمایا اے فلانے اترو اور ہمارے لیے
ستو گھولو انہون نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ابھی آپ پر دن ہے (یعنے اون صحابی کو یہ خیال ہوا کہ جب
غروب کے بعد جو سرخی ہے وہ جاتی رہی جب دن جاتا ہے حالانکہ یہہ غلط ہے) آپنے پھر فرمایا کہ اترو یعنے
اونٹ پر سے اور ہمارے لیے ستو گھولو پھر وہ اوترے اور ستو گھولے اور آپکے پاس لائے اور آپ نے پیے اور
پھر اپنے ہاتھ سے اشارہ فرمایا کہ جب سورج ڈوب جاوے اس طرف کو (یعنے مغرب مین) اور آجاوے
رات اس طرف سے (یعنے مشرق سے) پس روزہ کھل چکا صائم کا عَنْ ابْنِ اَبِيْ اَوْفٰى رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى
عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَلَمَّا غَابَتِ الشَّمْسُ قَالَ لِرَجُلٍ
اِنْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْ اَمْسَيْتَ قَالَ انْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا قَالَ اِنَّ عَلَيْنَا نَهَارًا
فَنَزَلَ فَجَدَحَ لَهٗ فَشَرِبَ ثُمَّ قَالَ اِذَا رَاَيْتُمُ اللَّيْلَ قَدْ اَقْبَلَ مِنْ هٰهُنَا وَاَشَارَ بِيَدِهٖ نَحْوَ الْمَشْرِقِ
فَقَدْ اَفْطَرَ الصَّائِمُ ترجمہ عبد اللہ سے وہی مضمون مروی ہے مگر اتنا فرق ہے کہ اونہون نے عرض

کی کہ اگر آپ شام ہونے دیں تو خوب ہو اور آپ نے آخر میں فرمایا ہاتھ سے مشرق کی طرف اشارہ کر کے کہ جب رات
کو دیکھو کہ ادہر آئی تو افطار کر چکا صائم عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى يَقُولُ سِرْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ صَائِمٌ فَلَمَّا غَرَبَتِ الشَّمْسُ قَالَ يَا فُلَانُ انْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا بِمِثْلِ حَدِيثِ
ابْنِ مُسْهِرٍ وَعَبَّادِ بْنِ الْعَوَّامِ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ
اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَى حَدِيثِ ابْنِ مُسْهِرٍ وَعَبَّادٍ وَعَبْدِ الْوَاحِدِ
وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ أَحَدٍ مِنْهُمْ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ وَلَا قَوْلُهُ وَجَاءَ اللَّيْلُ مِنْ هٰهُنَا إِلَّا فِي رِوَايَةِ هُشَيْمٍ
وَحْدَهُ ترجمہ شیبانی نے ابن ابی اوفی سے وہی روایت بیان کی جیسے ابن مسہر اور عباد اور عبد الواحد
کی روایتیں اوپر مذکور ہوئیں اور ان میں سے کسی میں یہ نہیں ہے کہ وہ مہینا رمضان کا تھا (یعنی اس
میں یہ مذکور نہیں) اور یہ قول ہے کہ جب آئی رات اس طرف سے مگر یہ مذکور صرف ہشیم کی روایت میں ہے

بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْوِصَالِ باب صوم وصال کی نہی میں عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى
عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْوِصَالِ قَالُوا إِنَّكَ تُوَاصِلُ قَالَ إِنِّي لَسْتُ
كَهَيْئَتِكُمْ إِنِّي أُطْعَمُ وَأُسْقَى ترجمہ عبد اللہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا وصال
سے (یعنی روزہ پر روزہ رکھنے سے کہ جس کے بیچ میں افطار نہ ہو) تو لوگوں نے عرض کی کہ آپ تو وصال
کرتے ہیں آپ نے فرمایا کہ میں تمہاری طرح نہیں ہوں مجھے تو کھلایا جاتا ہے اور پلایا جاتا ہے (یعنی
پروردگار کی طرف سے) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَاصَلَ فِي رَمَضَانَ فَوَاصَلَ النَّاسُ فَنَهَاهُمْ قِيلَ لَهُ أَنْتَ تُوَاصِلُ قَالَ إِنِّي لَسْتُ مِثْلَكُمْ
إِنِّي أُطْعَمُ وَأُسْقَى ترجمہ مضمون وہی فقط اتنا فرق ہے کہ آپ نے رمضان میں وصال کیا اور لوگوں
نے بھی پھر آپ نے انکو منع فرمایا عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ وَلَمْ يَقُلْ رَمَضَانَ ترجمہ ابن عمر سے وہی مضمون مروی ہوا مگر اس میں رمضان کا ذکر نہیں ہے
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوِصَالِ
فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَإِنَّكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ تُوَاصِلُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ
أَيُّكُمْ مِثْلِي إِنِّي أَبِيتُ يُطْعِمُنِي رَبِّي وَيَسْقِينِي فَلَمَّا أَبَوْا أَنْ يَنْتَهُوا عَنِ الْوِصَالِ وَاصَلَ بِهِمْ
يَوْمًا ثُمَّ يَوْمًا ثُمَّ رَأَوُا الْهِلَالَ فَقَالَ لَوْ تَأَخَّرَ الْهِلَالُ لَزِدْتُكُمْ كَالْمُنَكِّلِ لَهُمْ حِينَ

اَبَوْا اَنْ یَّنْتَھُوْا ترجمہ ابوہریرہ نے کہا کہ منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وصال سے تب ایک شخص
نے عرض کی کہ یا رسول اللہ آپ تو وصال کر لیتے ہیں تو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تم میں سے
کون ہے برابر میرے میں تو رات کو رہتا ہوں کہ کھلاتا ہے مجھے پروردگار میرا اور پلاتا ہے پھر جب لوگ
باز نہ رہے (یہ کمال محبت اور اطاعت تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحابہ کی اور انہوں نے
اس نہی کو براہ شفقت سمجھا) وصال سے تو آپ نے انکے ساتھ وصال کیا ایک روز پھر دوسرے روز پھر
چاند دیکھا گیا اور فرمایا آپ نے کہ اگر چاند نہ ہوتا تو میں زیادہ وصال کرتا اور یہ فرمانا آپ کا زجر و
توبیخ کی راہ سے تھا جب وہ باز نہ رہے وصال سے ف متفق ہیں علما وصال کی نہی پر اور وہ
روزہ پر روزہ رکھنا ہے بغیر اسکے کہ بیچ میں کچھ کھاوے یا پیوے اور امام شافعی اور اُن کے
اصحاب نے تصریح کی ہے اس کی کراہت پر اور صحیح یہ ہے کہ کراہت تحریمی ہے اور ایک قول تنزیہی
کا بھی ہے مگر نہی کے جمہور علما قائل ہیں اور قاضی عیاض نے کہا ہے کہ علما مختلف ہیں احادیث
وصال میں سو بعضوں نے کہا ہے کہ نہی اُس سے بسبب رحمت اور شفقت کے ہے امت پر اور ایک جماعت
نے سلف میں وصال فرمایا ہے پھر جو قادر ہو اوسکو مضائقہ نہیں اور ابن وہب اور احمد اور اسحاق
نے وصال کا جواز فرمایا سحر تک پھر نقل کی قاضی نے اکثر لوگوں سے کراہت اسکی اور خطابی وغیرہ
نے کہا کہ وصال خصائص میں سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور حرام ہے امت پر اور
جن لوگوں نے جواز کا قول لیا ہے انہوں نے استدلال کیا ہے کہ بعض طرق مسلم میں وارد ہوا ہے
کہ آپنے لوگوں کو منع فرمایا بسبب رحمت کے اور یہ روایت بھی جس کی ذیل میں فائدہ ہے اُسکی
جواز پر دلالت کرتی ہے ورنہ صحابہ کبھی اسکے مرتکب نہوتے بعد نہی کے عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ
رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِیَّاکُمْ وَالْوِصَالَ قَالُوْا فَاِنَّکَ تُوَاصِلُ
یَارَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ اِنَّکُمْ لَسْتُمْ فِیْ ذٰلِکَ مِثْلِیْ اِنِّیْ اَبِیْتُ یُطْعِمُنِیْ رَبِّیْ وَیَسْقِیْنِیْ فَاکْلَفُوْا مِنَ الْاَعْمَالِ
مَا تُطِیْقُوْنَ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دور رہو وصال
سے تو بعضی عرض کی کہ آپ وصال کرتے ہیں آپنے فرمایا تم میرے برابر نہیں ہو میں تو رات کاٹتا ہوں اس
لطف میں کہ کھلاتا ہے مجھکو پروردگار میرا اور پلاتا ہے اور تم اوتنے ہی اعمال بجالاؤ جتنی طاقت رکھتے
ہو عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ غَیْرِ

اَنَّہٗ قَالَ فَاکْلَفُوا مَا لَکُمْ بِہٖ طَاقَۃٌ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وہی مضمون مروی ہو اگر اس
مین یہ ہے کہ آپنے فرمایا کہ اتنی تکلیف اٹھاؤ جتنی تم کو طاقت ہو عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی
عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ نَھٰی عَنِ الْوِصَالِ بِمِثْلِ حَدِیْثِ عُمَارَۃَ عَنْ اَبِیْ زُرْعَۃَ
ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا وصال سے اور باقی
وہی مضمون ہے جو عمارہ نے ابی زرعہ سے روایت کیا عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ کَانَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ فِیْ رَمَضَانَ فَجِئْتُ فَقُمْتُ اِلٰی جَنْبِہٖ وَجَاءَ رَجُلٌ فَقَامَ
اَیْضًا حَتّٰی کُنَّا رَھْطًا فَلَمَّا حَسَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّا خَلْفَہٗ جَعَلَ یَتَجَوَّزُ فِی
الصَّلٰوۃِ ثُمَّ دَخَلَ رَحْلَہٗ فَصَلّٰی صَلٰوۃً لَا یُصَلِّیْھَا عِنْدَنَا قَالَ قُلْنَا لَہٗ حِیْنَ اَصْبَحْنَا اَفَطِنْتَ لَنَا
اللَّیْلَۃَ فَقَالَ نَعَمْ ذَاکَ الَّذِیْ حَمَلَنِیْ عَلٰی الَّذِیْ صَنَعْتُ قَالَ فَاَخَذَ یُوَاصِلُ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَذَاکَ فِیْ اٰخِرِ الشَّھْرِ فَاَخَذَ رِجَالٌ مِّنْ اَصْحَابِہٖ یُوَاصِلُوْنَ فَقَالَ النَّبِیُّ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا بَالُ رِجَالٍ یُوَاصِلُوْنَ اِنَّکُمْ لَسْتُمْ مِثْلِیْ اَمَا وَاللّٰہِ لَوْ تَمَادَّ لِیَ الشَّھْرُ
لَوَاصَلْتُ وِصَالًا یَدَعُ الْمُتَعَمِّقُوْنَ تَعَمُّقَھُمْ ترجمہ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان مین نماز پڑہتے تھے (یعنے رات کو) سو مین آیا اور آپکے بازو پر کھڑا ہو گیا اور
دوسرا شخص آیا وہ بھی کھڑا ہو گیا یہانتک کہ ایک جماعت جمع ہو گئی (یعنے دس سے کم) پھر جب آپ نے
ہماری سن گن پائی تو نماز ہلکی پڑہنے لگے (سبحان اللہ کیا شفقت تھی امت پر) پھر اپنے گھر مین
تشریف لیگئے اور وہان ایسی نماز پڑہی (یعنے بہت لمبی) کہ ہمارے ساتھ نہ پڑہتے تھے پھر ہم نے
صبح کو ذکر کیا کہ آپ کو کیا خبر ہو گئی تھی رات کو ہماری اقتدا کی آپنے فرمایا کہ ہان اسی سبب سے تو مین نے
کیا جو کچھ کیا (یعنے نماز ہلکی کی) پھر آپ وصال کرنے لگے اور وہ دن آخر ماہ کے تھے تو اور لوگ بھی
وصال کرنے لگے تو آپ نے فرمایا کیا حال ہے لوگون کا کہ وصال کرتے ہین تم میری مثل نہین ہو اللہ کی
قسم اگر مہینا زیادہ ہوتا تو مین ایسا وصال کرتا کہ زیادتی کرنے والے اپنی زیادتی چھوڑ دیتے عَنْ
اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ وَاصَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ اَوَّلِ شَھْرِ رَمَضَانَ
فَوَاصَلَ نَاسٌ مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ فَبَلَغَہٗ ذٰلِکَ فَقَالَ لَوْ مُدَّ لَنَا الشَّھْرُ لَوَاصَلْنَا وِصَالًا یَدَعُ
الْمُتَعَمِّقُوْنَ تَعَمُّقَھُمْ اِنَّکُمْ لَسْتُمْ مِثْلِیْ اَوْ قَالَ اِنِّیْ لَسْتُ مِثْلَکُمْ اِنِّیْ اَظَلُّ یُطْعِمُنِیْ رَبِّیْ

وَیَسْقِیْنِیْ ترجمہ انس نے کہا وصال کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اول رمضان میں اور اور لوگوں نے
بھی اور آپکو خبر پہونچی تو آپ نے فرمایا کہ اگر مہینا لنبا ہوتا تو میں ایسا وصال کرتا کہ حاسد اپنی
زیادتی چھوڑ دیتے یعنے ہار جاتے اور حقیقت یہ ہے کہ ہم سب آپکے لڑکے ہوئے ہیں تم تو میرے برابر نہیں
ہو یا فرمایا میں تمہاری مثل نہیں ہوں سچ ہے چہ نسبت خاک را با عالم پاک میں سطح رہتا ہوں کہ
مجھے سیر اب کہلاتا ہے اور پلاتا ہے عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا قَالَتْ نَھٰی ھُمُ النَّبِیُّ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوِصَالِ رَحْمَۃً لَّھُمْ فَقَالُوْا اِنَّکَ تُوَاصِلُ قَالَ اِنِّیْ لَسْتُ کَھَیْئَتِکُمْ
اِنِّیْ یُطْعِمُنِیْ رَبِّیْ وَیَسْقِیْنِیْ ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا
منع کیا لوگوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وصال سے رحمت کے نظر سے اور عرض کی لوگوں
نے کہ آپ تو وصال فرماتے ہیں تو آپ نے فرمایا میں تمہاری طرح کا نہیں ہوں مجھے تو کھلاتا ہے رب
سیر اور پلاتا ہے یہاں پہ مولف علیہ الرحمۃ نے بیاض چھوڑ
دی ہے ف سبحان اللہ محدثین کی احتیاط کا کیا کہنا کہ آٹھ نو سو برس سے جو مؤلف کی کتاب
میں بیاض چلی آتی ہے تو اوسکو نقل کرتے جاتے ہیں اور اپنی طرف سے تصرف نہیں کرتے یہ کسی اور
کو کہاں نصیب ہے فائدہ زاد المعاد میں ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے وصال کی تحقیق میں پورا کلام
کیا ہے کہ زیادہ اوس سے ممکن نہیں جسکو مزید تحقیق درکار ہو اوسے ملاحظہ فرما دے **باب**
بَیَانِ اَنَّ الْقُبْلَۃَ فِی الصَّوْمِ لَیْسَتْ مُحَرَّمَۃً عَلٰی مَنْ لَّمْ تُحَرِّکْ شَھْوَتَہٗ **باب** روزہ کی حالت
میں بوسہ کے بیان میں عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ یُقَبِّلُ اِحْدٰی نِسَائِہٖ ثُمَّ تَضْحَکُ ترجمہ حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے
روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ایک بی بی صاحبہ کو بوسہ لیتے تھے اور آپ روزے سے ہوتے
تھے بی بی صاحبہ یہ فرماتی تھیں اور ہنستی تھیں عَنْ سُفْیَانَ قَالَ قُلْتُ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ
اَسَمِعْتَ اَبَاکَ یُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
کَانَ یُقَبِّلُھَا وَھُوَ صَائِمٌ فَسَکَتَ سَاعَۃً ثُمَّ قَالَ نَعَمْ ترجمہ سفیان نے کہا کہ میں نے
عبد الرحمن قاسم کے بیٹے سے پوچھا کہ کیا تم نے اپنے باپ سے سنا ہے کہ وہ بیان کرتے تھے حضرت
عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کی زبانی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اون کو بوسہ لیتے تھے روزے

مین تو وہ تھوڑی دیر چپ ہو رہے پھر کہا کہ ہان عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُقَبِّلُنِیْ وَھُوَ صَائِمٌ وَاَیُّکُمْ یَمْلِکُ اِرْبَہٗ کَمَا کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَمْلِکُ اِرْبَہٗ ترجمہ حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ تعالی عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بوسہ لیتے تھے میرا اور وہ روزے سے ہوتے تھے اور کون اپنی شہوت ایسی روک سکتا ہے جیسے آپ روکتے تھے عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُقَبِّلُ وَھُوَ صَائِمٌ وَیُبَاشِرُ وَھُوَ صَائِمٌ وَلٰکِنَّہٗ اَمْلَکُکُمْ لِاِرْبِہٖ ترجمہ حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ تعالی عنہا سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بوسہ لیتے تھے اور وہ روزے سے تھے اور اپنی حاجت کو خوب قابو مین رکھنے والے تھے عَنْ عَائِشَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یُقَبِّلُ وَھُوَ صَائِمٌ وَکَانَ اَمْلَکَکُمْ لِاِرْبِہٖ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا عَنْ عَائِشَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یُبَاشِرُ وَھُوَ صَائِمٌ ترجمہ حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مباشرت (یعنی بوس وکنار) کرتے تھے اور وہ روزہ دار ہوتے تھے عَنِ الْاَسْوَدِ قَالَ انْطَلَقْتُ اَنَا وَمَسْرُوْقٌ اِلٰی عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فَقُلْنَا لَہَا اَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُبَاشِرُ وَھُوَ صَائِمٌ قَالَتْ نَعَمْ وَلٰکِنَّہٗ کَانَ اَمْلَکَکُمْ لِاِرْبِہٖ اَوْ مِنْ اَمْلَکِکُمْ لِاِرْبِہٖ شَکَّ اَبُوْعَاصِمٍ ترجمہ اسود نے کہا میں اور مسروق حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کی خدمت مین حاضر ہوئے اور ہم نے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزے مین مباشرت کرتے تھے اونھون نے فرمایا کہ ہان مگر وہ بہت اپنی حاجت کو روکنے والے تھے عَنِ الْاَسْوَدِ وَمَسْرُوْقٍ اَنَّہُمَا دَخَلَا عَلٰی اُمِّ الْمُؤْمِنِیْنَ لِیَسْاَلَاھَا فَذَکَرَ نَحْوَہٗ ترجمہ اسود سے وہی مضمون مروی ہے جو اوپر گذرا عَنْ عُرْوَۃَ بْنِ الزُّبَیْرِ اَخْبَرَہٗ اَنَّ عَائِشَۃَ اُمَّ الْمُؤْمِنِیْنَ اَخْبَرَتْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلعم کَانَ یُقَبِّلُہَا وَھُوَ صَائِمٌ ترجمہ عروہ سے روایت ہے کہ خبر دی ان کو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو بوسہ لیا اور آپ روزے سے تھے عَنْ یَحْیَی بْنِ اَبِیْ کَثِیْرٍ بِہٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَہٗ یحیی بن ابی کثیر سے اس اسناد سے یہی مضمون مروی ہوا عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُقَبِّلُنِیْ

فِيْ شَهْرِ الصَّوْمِ ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بوسہ لیتے
تھے روزہ کے مہینے میں عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُ فِيْ رَمَضَانَ وَهُوَ صَائِمٌ وہی مضمون ہے عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُقَبِّلُ وَهُوَ صَائِمٌ حفصہ سے وہی مضمون مروی ہوا عَنْ
حَفْصَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ حفصہ سے وہی مضمون مروی ہوا عَنْ عُمَرَ
بْنِ اَبِيْ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّهٗ سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُقَبِّلُ الصَّائِمُ فَقَالَ
لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلْ هٰذِهٖ لِاُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا فَاَخْبَرَتْهُ اَنَّ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ ذٰلِكَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ
مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَا وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَتْقَاكُمْ
لِلّٰهِ وَاَخْشَاكُمْ ترجمہ عمر بن ابی سلمہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ صائم بوسہ لیوے
تو آپنے فرمایا ام سلمہ سے پوچھو ام سلمہ نے خبر دی کہ ہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی بوسہ لیتے ہیں
تب عمر بن ابی سلمہ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ اللہ تعالے نے آپکے تو اگلے پچھلے گناہ سب معاف
کر دیلے ہیں تو آپ نے فرمایا کہ آگاہ ہو میں تم سب سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والا اور خوف کرنیوالا ہوں
فائدہ غرض ان روایتوں سے بوسہ لینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور جواز اوس کا امت
کے لیے ثابت ہوا اور ابوداؤد نے جو حضرت عائشہ سے روایت کیا ہے کہ آپ اُن کی زبان چوستے تھے
اس میں مصدع راوی ضعیف ہے کہ سعدی نے کہا ہے کہ وہ کجروطریق سے پھرا ہوا ہے اور اسی طرح
محمد بن دینار بھی اوس میں ضعیف ہے کہ یحیی نے اوسے ضعیف کہا ہے اور ابن ماجہ اور احمد نے جو میمونہ
رضی اللہ تعالے عنہا سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا اوس عورت
و مرد کو کہ روزہ دار تھے اور انہوں نے بوسہ لیا تو آپنے فرمایا کہ روزہ اُن کا کھل گیا تو یہ روایت صحیح نہیں
اور اُس میں ابی یزید ضبی راوی ہے اور ابو یزید مجہول ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مطلقاً
جواز بوسہ کا مذکور ہے کچھ جوان اور بوڑھے کی قید صحیح نہیں ہوئی آپ سے اور اُن کا فرق کسی حدیث
صحیح سے ثابت نہیں اور اس باب میں جو روایت ابو داؤد نے ذکر کی ابو ہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے
کہ ایک شخص نے پوچھا آپ سے کہ مباشرت صائم کو روا ہے یا نہیں تو آپ نے اجازت دی اور دوسرے نے

وہی مضمون ہے عن حفصۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقبل وھو صائم

پوچھا تو اوسکو منع فرمایا پھر جس کو رخصت دی تھی وہ بوڑھا تھا اور جسکو اجازت نہین دی تھی وہ جوان تھا اس مین اسرائیل راوی ہے اور اگرچہ اوس سے بخاری اور مسلم احتجاج کرتے ہین مگر اسرائیل اور اغر کے بیچ مین ابو العنبس عدوی کوفی ہے اور وہ ایسا شخص ہے کہ اوس کی حدیث لینے سے محدثین ساکت ہو گئے اور نام اوسکا حارث بن عبید ہے غرض یہ فرق بھی قابل تسلیم نہین کذا فی زاد المعاد اور نووی نے فرمایا ہے کہ امام شافعی اور سائر کے اصحاب کا مذہب ہے کہ بوسہ روزہ مین لینا حرام نہین اوس شخص کو جس کی شہوت حرکت مین نہ آوے مگر اوسکا ترک اولی ہے اور مکروہ نہین ہے بوسہ اون کے نزدیک اور جسکی شہوت حرکت مین آوے اوس کو حرام ہے اور خوف ہو اسکو کہ جماع کر بیٹھے گا اور بعض نے اوس کے حق مین مکروہ کہا ہے اور قاضی نے کہا ہے کہ اسکی اباحت کی قائل ہے ایک جماعت صحابہ و تابعین سے اور یہی مذہب ہے احمد اور اسحاق اور داؤد کا اور مطلق مکروہ کہا ہے امام مالک نے اور ابن عباس اور ابو حنیفہ اور ثوری اور اوزاعی اور شافعی نے کہا ہے کہ جوان کو مکروہ ہے بوڑھے کو مباح اور امام مالک سے بھی ایک روایت ایسی ہی ہے اور روایت کی ابن وہب نے مالک سے اباحت اس کے عموم نفل میں نہ فرض مین اور اس مین اتفاق ہے کہ بوسے لینے سے روزہ باطل نہین ہوتا مگر جب انزال ہو جاوے اور احتجاج کیا ہے اوس پر اس حدیث سے جو سنن مین مشہور ہے کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھلا دیکھو تو اگر کوئی کلی کرے اور مراد یہ ہے کہ جیسے کلی مقدمہ ہے پینے کا اور مبطل روزہ کا نہین ویسے ہی بوسہ مقدمہ ہے جماع کا اور مبطل روزہ کا نہین انتہی

باب صِحَّةِ صَوْمِ مَنْ طَلَعَ عَلَيْهِ الْفَجْرُ وَهُوَ جُنُبٌ یعنی جنب کا اگر صبح ہو جاوے تو روزہ صحیح ہے اسکا بیان

عن اَبِیْ بَکْرٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ يَقُصُّ يَقُوْلُ فِيْ قَصَصِهِ مَنْ اَدْرَكَهُ الْفَجْرُ جُنُبًا فَلَا يَصُمْ قَالَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِاَبِيْهِ فَاَنْكَرَ ذٰلِكَ فَانْطَلَقَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَانْطَلَقْتُ مَعَهُ حَتّٰى دَخَلْنَا عَلٰى عَائِشَةَ وَاُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا فَسَاَلَهُمَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ ذٰلِكَ قَالَ فَكِلْتَاهُمَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصْبِحُ جُنُبًا مِنْ غَيْرِ حُلُمٍ ثُمَّ يَصُوْمُ قَالَ فَانْطَلَقْنَا حَتّٰى دَخَلْنَا عَلٰى مَرْوَانَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فَقَالَ مَرْوَانُ عَزَمْتُ عَلَيْكَ اِلَّا مَا ذَهَبْتَ اِلٰى اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ فَرَدَدْتَ عَلَيْهِ مَا يَقُوْلُ قَالَ فَجِئْنَا اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ وَ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ حَاضِرُ ذٰلِكَ كُلِّهِ قَالَ فَذَكَرَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ

اَهُمَا قَالَتَاهُ لَكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ هُمَا اَعْلَمُ ثُمَّ رَدَّ اَبُوْهُرَيْرَةَ مَا كَانَ يَقُوْلُ فِيْ ذٰلِكَ اِلَى الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَقَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ سَمِعْتُ ذٰلِكَ مِنَ الْفَضْلِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَلَمْ اَسْمَعْهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَرَجَعَ اَبُوْهُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَمَّا كَانَ يَقُوْلُ فِيْ ذٰلِكَ قُلْتُ لِعَبْدِ الْمَلِكِ اَقَالَتَا فِيْ رَمَضَانَ قَالَ كَذٰلِكَ يُصْبِحُ جُنُبًا مِنْ غَيْرِ حُلُمٍ ثُمَّ يَصُوْمُ ترجمہ ابوہریرہ اپنی روایتون مین کہتے تہے کہ جسکو فجر ہو جاوے حالت جنابت میں وہ روزہ نرکہے سو مین نے (یہہ مقولہ ہے ابی بکر بن عبدالرحمن کا) عبدالرحمن سے کہا جو میرے باپ تہے انہون نے اسکا انکار کیا اور ہم دونو (یعنے ابوبکر اور عبدالرحمن) حضرت عائشہ اور ام سلمہ کے پاس گئے اور عبدالرحمن نے اُن سے پوچہا تو دونون نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حالت جنابت مین صبح ہو جاتی تھی اور پھر روزہ رکھتے تہے اور جنابت بغیر احتلام کے ہوتی تہی (اس لیے کہ انبیا کو احتلام نہین ہوتا یعنی صحبت سے بیبیون کے جنب ہوتی تھی) کہا ابی بکر نے پہر ہم گئے مروان کے پاس اور عبدالرحمن نے اون سے ذکر کیا سو مروان نے کہا مین تم کو قسم دیتا ہون کہ تم ابوہریرہ کے پاس جاؤ اور اُنکی بات کا جواب دیدو پھر ہم ابوہریرہ کے پاس آئے اور ابوبکر ان سب باتون مین حاضر تھا اور ذکر کیا عبدالرحمن نے ابوہریرہ نے کہا کہ اون دونون بیبیون نے یہ فرمایا تم سے اونہون نے کہا ہان تو ابوہریرہ نے کہا کہ بیشک وہ اور لوگون سے زیادہ جانتی ہین پہر ابوہریرہ نے اس قول کی نسبت فضل بن عباس کیطرف کی اور کہا ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے کہ مین نے یہ بات فضل سے سنی تہی تو اوس کو مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نہین سنا غرض ابوہریرہ نے اُس بات سے رجوع کیا جو وہ اس مسئلہ مین کہا کرتے تھے پھر مین نے (یہہ مقولہ ہے ابن جریج کا) عبدالملک سے کہا کہ کیا اون دونو بیبیون نے رمضان کے روزے کو کہا اُنہون نے کہا کہ ایسا فرمایا بیبیون نے کہ صبح ہوتی تہی آپ کو حالت جنابت مین بغیر احتلام کے پھر آپ روزہ رکھتے تہے **ف** ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے اس قول کی نسبت فضل کیطرف کی الخ یعنے ابوہریرہ نے فضل سے روایت کی ہے مرفوعاً کہ جو جنب ہوا اور صبح ہو جاوے وہ روزہ نرکہے اور مذہب صحیح یہی ہے کہ روزہ درست ہو اس لیے کہ اللہ پاک نے فرمایا کہ مباشرت کرو اُن سے اور ڈہونڈہو جو لکہا اللہ تعالی نے تمہارے لیے اور کہاؤ پیو جب تک کہ ظاہر ہو سفید دہاگہ فجر کا آخر تک پس جب فجر تک مباشرت یعنی جماع جائز ہوا تو خواہ مخواہ طلوع فجر کے بعد غسل ہوگا اب رہا جواب

فضل کی روایت کا اور اسکے کئی جواب ہیں اول یہ کہ وہ بات فضل کی ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو فجر کے
طلوع کے بعد نہاتے یہ بیان جواز کے لیے تھا مگر افضل فجر کے قبل سے نہانا ہے دوسرے یہ کہ شاید فضل کی غرض
میں جنب سے وہ شخص مراد ہو جو جماع کر رہا ہے کہ بیشک اسکا روزہ نہ ہوگا اب ان میں توفیق ہوگئی اور تعارض
بھی نرہا اور تیسرے یہ کہ ابو الفضل کی روایت منسوخ ہے اور وجہ بھی یہ بات ہو سبب جماع شب کو بھی حرام تھا
پھر جب یہ آیہ اتری جو ہم اوپر بیان کی تب یہ امر منسوخ ہوگیا ابن منذر نے کہا ہے یہ جواب بہت اچھا ہے
(خلاصہ یہ کہ اب صحیح بات یہی ہے کہ جنب اگر بعد طلوع فجر کے بھی نہاوے جب بھی روزہ صحیح ہے اسی پر
دال ہے قرآن مجید و حدیث شریف دونو اور یہی مذہب ہے جماہیر صحابہ اور تابعین کا اور رجوع کیا اسی کیطرف
ابو ہریرہ نے اگرچہ پہلے فساد صوم کے قائل تھے اور یہی حکم ہے حائض اور نفسا کا جب خون انکا رات کو
بند ہوجاوے اور بعد طلوع فجر کے غسل کریں کہ روزہ اون کا صحیح ہے) عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ قَدْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُدْرِكُهُ الْفَجْرُ فِيْ رَمَضَانَ وَهُوَ
جُنُبٌ مِنْ غَيْرِ حُلُمٍ فَيَغْتَسِلُ وَيَصُوْمُ ترجمہ حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ تعالی عنہا نے فرمایا کہ
رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کو صبح ہوجاتی تھی رمضان میں اور آپ جنب ہوتے تھے بغیر احتلام کے (یعنی
صحبت سے جنب ہوتے تھے نہ احتلام سے کہ اوس سے انبیا پاک ہیں) پھر غسل فرماتے تھے اور روزہ رکھتے تھے
عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبٍ الْحِمْيَرِيِّ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ حَدَّثَهُ اَنَّ مَرْوَانَ اَرْسَلَهُ اِلٰى اُمِّ سَلَمَةَ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا يَسْاَلُ عَنِ الرَّجُلِ يُصْبِحُ جُنُبًا اَيَصُوْمُ فَقَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصْبِحُ جُنُبًا مِنْ جِمَاعٍ لَا حُلُمٍ ثُمَّ لَا يُفْطِرُ وَلَا يَقْضِيْ ترجمہ عبد اللہ بن کعب
رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ ابو بکر بن عبد الرحمن نے اون سے بیان کیا کہ مروان نے انکو بھیجا ام سلمہ
کیطرف کہ پوچھیں کہ جو شخص صبح کرے جنابت میں آیا وہ روزہ رکھے یا نہیں انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم جنابت میں صبح کرتے تھے جماع کے سبب سے نہ احتلام سے اور پھر نہ افطار کرتے تھے نہ قضا
کرتے تھے (یعنی روزہ کو صحیح جانتے تھے) ف اس سے رد ہوگیا وہ قول جو حسن بصری اور نخعی کی
طرف منسوب ہے کہ روزہ نفل میں کچھ امر جائز ہے اور فرض میں روا نہیں اور وہ قول بھی جو سالم بن عبد اللہ
اور حسن بصری اور حسن بن صالح کیطرف منسوب ہے کہ روزہ تو رکھ لے مگر قضا بھی کرے غرض اب اختلاف
اس مسئلہ میں جاتا رہا اور اتفاق ہوگیا اسپر کہ جو جنب ہوجاوے اور صبح کے طلوع کے بعد نہاوے

روزہ اوسکا صحیح ہے خواہ فرض ہو یا نفل اسمد نہ اوسپر قضا ہے نہ اور کوئی بلا عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ
اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا وَاُمِّ سَلَمَةَ زَوْجَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُمَا قَالَتَا اِنْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُصْبِحُ جُنُبًا مِنْ جِمَاعٍ غَيْرِ اِحْتِلَامٍ فِيْ رَمَضَانَ ثُمَّ يَصُوْمُ ترجمہ حضرت عائشہ اور
حضرت ام سلمہ دونون بیبیون سے رسول اسمد صلی اسمد علیہ وسلم کے مذکور ہو کہ دونون نے فرمایا کہ رسول اسمد صلی
اسمد علیہ وسلم کو صبح ہو جاتی تہی بغیر احتلام کے رمضان مین اور پہر روزہ رکہتے تہے عَنْ عَائِشَةَ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا اَنَّ رَجُلًا جَاءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَفْتِيْهِ وَهِيَ تَسْمَعُ مِنْ وَرَاءِ
الْبَابِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تُدْرِكُنِي الصَّلٰوةُ وَاَنَا جُنُبٌ فَاَصُوْمُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا تُدْرِكُنِي الصَّلٰوةُ وَاَنَا جُنُبٌ فَاَصُوْمُ فَقَالَ لَسْتَ مِثْلَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ
غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ فَقَالَ وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَرْجُوْا اَنْ اَكُوْنَ اَخْشَاكُمْ
لِلّٰهِ وَاَعْلَمَكُمْ بِمَا اَتَّقِيْ ترجمہ حضرت عائشہ رضی اسمد تعالی عنہا سے روایت ہو کہ ایک شخص نے آپ سے
پوچہا اور حضرت عائشہ رضی اسمد تعالی عنہا دروازہ کی اوٹ سے سنتی تہین غرض اوس نے عرض کی کہ اے
رسول اسمد کے مجہے نماز صبح کا وقت آجاتا ہے اور مین جنب ہوتا ہون کیا مین روزہ رکہون آپنے فرمایا مجہے
بہی نماز کا وقت آجاتا ہے اور مین جنب ہوتا ہون پہر مین روزہ رکہتا ہون اوسنے عرض کی کہ آپ اور ہم
برابر نہین ہین اے رسول اسمد کے اس لیے کہ اسمد پاک نے آپکے اگلے پچہلے گناہ بخشدیے مین آپ نے فرمایا کہ
قسم ہے اسمد تعالے کی مین امید رکہتا ہون کہ مین تم سبسے زیادہ اسمد سے ڈرنے والا
ہون اور تم سب سے زیادہ ہون جاننے والا اون چیزون کا جس سے بچنا ضرور ہے غرض
اوس سائل کو یہ گمان ہوا کہ شاید یہ حکم آپکے ساتہہ خاص ہو مگر آپ نے فرمادیا کہ یہہ حکم مجہکو تمکو سب کو
برابر ہے اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بندہ کسی حالت مین تکلیف شرعی سے اور لوازم عبدیت سے باہر
نہین ہو سکتا اور حضرت صلی اسمد علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین امید رکہتا ہون یہ کمال عبدیت ہو ورنہ واقع
مین حضرت کا مرتبہ ایسا ہی ہے کہ ساری جہان سے اعلم واتقے ہین عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ اَنَّهُ
سَاَلَ اُمَّ سَلَمَةَ عَنِ الرَّجُلِ يُصْبِحُ جُنُبًا اَيَصُوْمُ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصْبِحُ
جُنُبًا مِنْ غَيْرِ اِحْتِلَامٍ ثُمَّ يَصُوْمُ سلیمان سے روایت ہو کہ ام سلمہ رضی اسمد تعالی عنہا سے
انسینے پوچہا کہ جو شخص صبح کرے جنابت مین وہ روزہ رکہے تو انہون نے فرمایا کہ رسول اسمد صلی اسمد علیہ

وسلم صبح کرتے تھے جنابت مین بغیر احتلام کے اور پھر روزہ رکھتے تھے **باب** تغلیظ تحریم الجماع فی نہار رمضان علی الصائم ووجوب الکفارۃ الکبری فیہ وبیانہا وانہا تجب علی الموسر والمعسر وتثبت فی ذمۃ المعسر حتی یستطیع جماع کا رمضان مین دنکو حرام ہونا روزہ دار پر اور بیان کفارہ کا اور اُسکے وجوب کا **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ قال جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ھلکت یا رسول اللہ قال وما اھلکک قال وقعت علی امراتی فی رمضان قال ھل تجد ما تعتق رقبۃ قال لا قال فھل تستطیع ان تصوم شھرین متتابعین قال لا قال فھل تجد ما تطعم ستین مسکینا قال لا قال ثم جلس فاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعرق فیہ تمر فقال تصدق بھذا قال افقر منا فما بین لابتیہا اھل بیت احوج الیہ منا فضحک النبی صلی اللہ علیہ وسلم حتی بدت انیابہ ثم قال اذھب فاطعمہ اھلک **ترجمہ** ابو ہریرہ نے کہا کہ ایک شخص آیا نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا کہ مین ہلاک ہوگیا یا رسول اللہ آپنے فرمایا کس نے ہلاک کیا تجھکو اوس نے عرض کی کہ مین اپنی بیوی پر جا پڑا رمضان مین (یعنے جماع کر بیٹھا) آپنے فرمایا تو ایک غلام یا لونڈی آزاد کر سکتا ہے اوس نے کہا نہین آپنے فرمایا دو مہینے کے روزہ برابر رکھ سکتا ہے اوس نے کہا نہین آپنے فرمایا ساٹھ مسکینون کو کھلا سکتا ہے اوس نے کہا نہین پھر وہ بیٹھا رہا یہانتک کہ حضرت کے پاس ایک ٹوکرا کھجور کا آیا آپنے فرمایا جا اوسکو صدقہ دیدے مسکینون کو اوس نے کہا کہ مجھ سے بڑھکر کوئی مسکین ہے مدینہ کے دونو کنکریلی کالے پتھرون والے زمینون کے بیچ مین کہ اُن مین کوئی گھروالا مجھ سے بڑھکر محتاج نہین تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہنس پڑے (قربانت شوم وفدایت گردم وگرد سرت گردم) یہانتک کہ آپکی کچلیان کھل گئین پھر آپنے فرمایا کہ لی اُسکو اور کھلا اپنے گھروالون کو **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو رمضان کے دن مین جماع کرے اور روزہ رمضان توڑ ڈالے جماع سے اوسپر کفارہ واجب ہے اور نووی نے فرمایا ہے کہ یہی مذہب ہے ہمارا اور مذہب کافہ علماء کا جب جماع قصداً واقع ہو جان بوجھکر اور کفارہ یہی ہے کہ ایک گردن آزاد کرنا جو مومن مسلمان ہو اور سلیم ہو عیوب سے جو محنت اور خدمت مین خلل انداز ہوتی مثلاً لنگڑا لولا نہو پھر اگر اُس کی طاقت نہو تو دو ماہ کے برابر پے در پے روزے پھر اگر یہ بھی نہوسکے تو اطعام ساٹھ مساکین کا ہر مسکین کو ایک سیر کھانا جیسے عرب کی ہر روز

ہوتا ہے پہر اگر یہ تینون کی طاقت اُسوقت نہ ہو تو شافعی کے دو قول ہین اوّل یہ کہ اوسپر کچھہ واجب نہین
ہے اداگر اُس کے بعد طاقت بہی ہو جب بہی اوسپر کچھہ واجب نہین اور اوس کی دلیل یہی حدیث ہی
کہ اوس مین جب اوس سائل نے اپنی عدم استطاعت بیان فرمائی تو آپ نے یہ نہین فرمایا کہ
جب تجہی طاقت ہو جب کفارہ ادا کرنا اور دوسرا قول یہ ہی کہ وقت استطاعت اوسپر ادای کفارہ
واجب ہے اور اسکو نووی نے صحیح و مختار کہا ہے اور دلیل اوسکی یہ ہے کہ جب آپکے پاس ٹوکرا آیا
تو آپ نے اُس سے فرمایا کہ صدقہ دے حالانکہ پہلے اوسکی عدم استطاعت تینون باتون مین ظاہر ہو
چکی تہی اس سے معلوم ہوا کہ مثل سائر دیون کے وقت استطاعت اوسکی ادا ضرور ہے اور کفارہ
اوس کے ذمہ باقی رہا اور عرق جو حدیث مین وارد ہوا ہے وہ فقہا کی نزدیک پندرہ صاع کا ہوتا ہے جسکے ساٹہہ
مد ہوتے پس ہر مسکین کو ایک مد پہونچا ضرور ہی **عن** محمد بن مسلم الزهري بهذا
الاسناد مثل رواية ابن عيينة وقال بعرق فيه تمر وهو الزنبيل ولم يذكر فضحك
النبي صلى الله عليه وسلم حتى بدت انيابه ترجمہ محمد بن مسلم زہری نے اسی اسناد سے یہی
حدیث روایت کی جیسی ابن عیینہ نے روایت کی اور کہا اوس مین کہ ایک عرق (یعنے ٹوکرا) اور وہ ہی
زنبیل ہے اور اُس مین حضرت کی ہنسی کا ذکر نہین **عن** ابي هريرة رضي الله تعالى عنه ان
رجلا وقع بامراته في رمضان فاستفتى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن ذلك فقال
هل تجد رقبة قال لا قال فهل تستطيع صيام شهرين قال لا قال فاطعم ستين
مسكينا ابو ہریرہ نے کہا ایک شخص جماع کر بیٹہا رمضان مین اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
سے پوچہا تو آپ نے فرمایا تو ایک غلام یا لونڈی آزاد کر سکتا ہے اُس نے کہا نہین آپ نے فرمایا دو مہینے روزے
رکھہ سکتا ہے اوس نے کہا نہین آپنے فرمایا ساٹہہ مسکینون کو کہانا کہلا دے **فائدہ** اس حدیث سے
استدلال کیا ہے حنفیہ نے کہ کفارہ رمضان مین کافر غلام آزاد کرنا بہی روا ہے اور ایسا ہی کفارہ
ظہار مین اور مومن رقبہ صرف کفارہ قتل مین ضرور ہے اسلیے کہ اس مین ایمان کی شرط منصوص قرآنی
ہے مگر جمہور کا مذہب یہ ہی کہ جمیع کفارون مین رقبہ مومنہ ضرور ہی اسلیے کہ جہان مطلق رقبہ مذکور ہے
اوسکو حمل کرتے ہین رقبہ مومنہ پر اوسی قید کی لحاظ سے جو قرآن مین کفارہ قتل مین مذکور ہے اور
قاعدہ اصول کا یہی ہے کہ مطلق کو مقید پر محمول کرتے ہین کذا قال النووی فی شرح المسلم۔

عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ اَنَّ رَجُلًا اَفْطَرَ فِيْ رَمَضَانَ فَاَمَرَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اَنْ يُّكَفِّرَ بِعِتْقِ رَقَبَةٍ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ ترجمہ زہری سے یہی روایت
مروی ہے اس اسناد سے جیسے ابن عیینہ سے اوپر روایت کی عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ
حَدَّثَهٗ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ رَجُلًا اَفْطَرَ فِيْ رَمَضَانَ اَنْ يُّعْتِقَ رَقَبَةً اَوْ
يَصُوْمَ شَهْرَيْنِ اَوْ يُطْعِمَ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت کی کہ نبی
صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا ایک شخص کو کہ اوس نے روزہ توڑ ڈالا تھا رمضان میں کہ آزاد کرے ایک
بردہ یا روزے رکھے دو ماہ یا کھلاوے ساٹھ مسکینوں کو عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ
حَدِيْثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ زہری سے اس اسناد سے مروی ہوئی عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا
اَنَّهَا قَالَتْ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ احْتَرَقْتُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَ قَالَ وَطِئْتُ امْرَاَتِيْ فِيْ رَمَضَانَ نَهَارًا قَالَ تَصَدَّقْ تَصَدَّقْ قَالَ مَا
عِنْدِيْ شَيْءٌ فَاَمَرَهٗ اَنْ يَّجْلِسَ فَجَاءَهٗ عَرَقَانِ فِيْهِمَا طَعَامٌ فَاَمَرَهٗ اَنْ يَّتَصَدَّقَ بِهٖ
حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ انھوں نے فرمایا ایک شخص آیا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا کہ میں جل گیا آپ نے فرمایا کیوں اوس نے عرض کی کہ میں نے جماع کیا رمضان
شریف میں اپنی عورت سے دن کو آپ نے فرمایا صدقہ دے صدقہ دے اوس نے عرض کی کہ میرے
پاس تو کچھ موجود نہیں ہے اتنے میں آپ کے پاس دو گونیاں آئیں کھانے کی (یعنے غلہ یا کھجور کی) آپ نے
فرمایا لے یہ صدقہ کر دے **فائدہ** صدقہ دے یعنی وہی ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا جیسا اوپر
مذکور ہوا دوسری روایتوں میں اس صدقہ کی تفصیل آچکی اور یہ جو اوس نے کہا کہ میں جل گیا اس سے
استعمال مجاز کا روا ہوا عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا تَقُوْلُ اَتٰى رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ وَلَيْسَ فِيْ اَوَّلِ الْحَدِيْثِ تَصَدَّقْ تَصَدَّقْ وَلَا قَوْلُهٗ
نَهَارًا حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک شخص آیا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور اس حدیث کو ذکر کیا اخیر تک جیسے اوپر گذری مگر اس کے اول میں صدقہ
دے صدقہ دے نہیں ہے اور نہ دن کا لفظ ہے عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ تَقُوْلُ اَتٰى رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ فِيْ رَمَضَانَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ

اللهِ احْتَرَقْتُ احْتَرَقْتُ فَسَأَلَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَأْنُهُ فَقَالَ أَصَبْتُ أَهْلِي قَالَ تَصَدَّقْ فَقَالَ وَاللهِ يَا نَبِيَّ اللهِ مَا لِي شَيْءٌ وَمَا أَقْدِرُ عَلَيْهِ قَالَ اجْلِسْ فَبَيْنَا هُوَ كَذَلِكَ أَقْبَلَ رَجُلٌ يَسُوقُ حِمَارًا عَلَيْهِ طَعَامٌ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْنَ الْمُحْتَرِقُ آنِفًا فَقَامَ الرَّجُلُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَصَدَّقْ بِهَذَا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ أَغَيْرَنَا فَوَاللهِ إِنَّا لَجِيَاعٌ مَا لَنَا شَيْءٌ قَالَ فَكُلُوهُ ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک شخص آیا نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس مسجد میں رمضان میں اور عرض کی کہ یا رسول اللہ میں جل گیا میں جل گیا آپ نے فرمایا کیا حال ہے اوسکا اوس نے عرض کی کہ میں نے اپنی بی بی سے صحبت کی آپنے فرمایا صدقہ دے اوس نے عرض کی کہ قسم اللہ تعالیٰ کی اے نبی اللہ کے میرے پاس کچھ نہیں ہے اور نہ میں کچھ دے سکتا ہوں آپنے فرمایا بیٹھ وہ بیٹھ گیا اور وہ اسی حال میں تھا کہ آدمی آیا اور ایک گدھے کو ہانکتا ہوا لایا کہ اوس پر کچھ غلہ تھا آپ فرمایا وہ جلنے والا کہاں ہے جو ابھی یہاں تھا اور وہ کھڑا ہوا اور آپنے فرمایا لے اوس کو صدقہ دے اوس نے عرض کی کہ کیا میرے سوا اوسکا مستحق کوئی اور ہے اللہ کی قسم ہم لوگ بھوکے ہیں اور ہمارے پاس کچھ نہیں آپ نے فرمایا لو اسے کھالو

بَابُ جَوَازِ الصَّوْمِ وَالْفِطْرِ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ لِلْمُسَافِرِ فِي غَيْرِ مَعْصِيَةٍ إِذَا كَانَ سَفَرُهُ مَرْحَلَتَيْنِ فَأَكْثَرَ مسافر کے صوم اور افطار کا بیان

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَامَ الْفَتْحِ فِي رَمَضَانَ فَصَامَ حَتَّى بَلَغَ الْكَدِيدَ ثُمَّ أَفْطَرَ قَالَ وَكَانَ صَحَابَةُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَّبِعُونَ الْأَحْدَثَ فَالْأَحْدَثَ مِنْ أَمْرِهِ ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے جس سال مکہ فتح ہوا رمضان میں اور آپنے روزہ رکھا یہانتک کہ جب کدید میں پہونچے (نام مقام کا ہے کہ وہاں ایک نہر ہے اور مدینہ سے سات منزل ہے اور وہاں سے مکہ دو منزل رہتا ہے قاضی عیاض نے کہا ہے کہ کدید ایک نہر ہے بیالیس میل مکہ سے) تو افطار کیا اور صحابہ کرام کی عادت تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نئی سے نئی بات جو ہوتی اوسکا اتباع کرتے **ف** علماء کا اختلاف ہے سفر میں روزہ رکھنے میں چنانچہ اہل ظاہر کا مذہب ہے کہ رمضان میں سفر میں روزہ رکھنا صحیح نہیں اور اگر کسی نے رکھا بھی تو درست نہیں ہوتا اور اوسکی قضا واجب ہے دلیل انکی ظاہر آیت و حدیث ہے اور حدیث یہ ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا لیس من البر الصیام فی السفر اور دوسری حدیث میں آیا ہے کہ روزہ رکھنے والوں کو آپ نے عصاۃ یعنے نافرمان فرمایا اور جماہیر علماء اور جمیع اہل فتوی کا قول ہے کہ مسافر کو روزہ روا ہے اور اگر رکھے تو درست ہوتا ہے اور اس میں بھی اختلاف ہے کہ روزہ افضل ہے یا افطار یا دونوں برابر ہیں پس امام مالک اور ابو حنیفہ اور شافعی رضی اللہ عنہم اور اکثر لوگوں کا قول ہے کہ روزہ افضل ہے اوسکو جسے طاقت ہو اور بے مشقت رکھ سکے اور کچھ ضرر نہ ہو پھر اگر ضرر ہو تو افطار افضل ہے اور دلیل انکی یہ ہے کہ روزہ رکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور عبد اللہ بن رواحہ وغیرہ صحابہ نے اور اور بہت سی روایتوں میں روزہ صحابہ کا مذکور ہے اور اسلیے بھی روزہ افضل ہے کہ اس سے برات ذمہ فی الحال حاصل ہو جاتی ہے اور سعید بن مسیب اور اوزاعی اور احمد اور اسحاق وغیرہم کا قول ہے کہ افطار بہر حال افضل ہے اور بعضوں نے ایک قول امام شافعی کا بھی ایسا ہی نقل کیا ہے مگر وہ قول غریب ہے اور انکی دلیلیں بھی وہی روایات ہیں جو اہل ظاہر کے دلائل ہیں اور دلیل حمزہ بن عمرو اسلمی کے لیے جو مسلم کے آخر باب میں آتی ہے اور بعض کا قول ہے کہ افطار و صوم دونوں برابر ہیں اور صحیح قول اکثر لوگوں کا قول ہے عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهٗ قَالَ يَحْيٰى قَالَ سُفْيَانُ لَا أَدْرِيْ مِنْ قَوْلِ مَنْ هُوَ يَعْنِيْ يُؤْخَذُ بِالْاٰخِرِ مِنْ قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ زہری سے اس اسناد سے مثل اسی کی مروی ہے یحیے نے کہا کہ سفیان نے کہا کہ میں نہیں جانتا کہ یہ قول کسکا ہے (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا آخر قول لیا جاتا ہے) یعنے اول قول منسوخ ہوتا ہے عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ الزُّهْرِيُّ كَانَ الْفِطْرُ اٰخِرَ الْأَمْرَيْنِ وَإِنَّمَا يُؤْخَذُ مِنْ أَمْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْاٰخِرِ فَالْاٰخِرِ قَالَ الزُّهْرِيُّ فَصَبَّحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ لِثَلَاثَ عَشْرَةَ خَلَتْ مِنْ رَمَضَانَ ترجمہ زہری نے اس اسناد سے کہا ہے کہ روزہ رکھنا اور افطار کرنا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اخیر کی بات ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اخیر ہی بات پر عمل ضرور ہے اور زہری نے کہا کہ صبح کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تیرھویں رمضان کی مکہ میں عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَافَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ رَمَضَانَ فَصَامَ حَتّٰى بَلَغَ عُسْفَانَ ثُمَّ دَعَا بِإِنَاءٍ فِيْهِ شَرَابٌ فَشَرِبَهٗ نَهَارًا لِيَرَاهُ النَّاسُ ثُمَّ أَفْطَرَ حَتّٰى دَخَلَ مَكَّةَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا فَصَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَفْطَرَ فَمَنْ شَاءَ صَامَ وَمَنْ شَاءَ أَفْطَرَ ترجمہ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما نے کہا سفر کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

... ترجمہ زہری نے اس اسناد
مروی ہے کہ انہوں نے مثل حدیث لیث روایت کی ہے اور ابن شہاب نے کہا کہ صحابہ حضرت کی نئی سے نئی بات اختیار کرتے ہے اور نئی بات کو ناسخ اور محکم جانتے (یعنے آپ نے روزہ رکھا اور پھر افطار کیا ... اور افطار کو ناسخ جانتے ہیں اور روزہ رکھنے کو منسوخ)

رمضان میں روزہ رکھا یہانتک کہ عسفان میں پہونچے پھر آپ نے ایک پیالہ منگایا کہ اُس میں کوئی پینے
کی چیز تھی اور اُس کو پیا دن کو تاکہ سب لوگ آپ کو دیکھیں پھر افطار کرتے رہے یہانتک کہ مکہ میں پہونچے
ابن عباس نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ بھی رکھا اور افطار بھی کیا سو جسکا جی چاہے
روزہ رکھے جسکا جی چاہے افطار کرے **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ لَا تَعِبْ عَلٰى
مَنْ صَامَ وَلَا عَلٰى مَنْ اَفْطَرَ قَدْ صَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السَّفَرِ وَاَفْطَرَ عبد اللہ
بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما نے کہا کہ ہم برا نہیں کہتے اوسکو جو روزہ رکھے (یعنی سفر میں) اور نہ اوسکو
جو افطار کرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر میں روزہ بھی رکھا اور افطار بھی کیا **فائدہ**
ان روایتوں میں دلیل ہے مذہب جمہور کی کہ روزہ اور فطار دونوں روا ہیں **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ
اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَامَ الْفَتْحِ اِلٰى مَكَّةَ فِيْ رَمَضَانَ فَصَامَ حَتّٰى بَلَغَ
كُرَاعَ الْغَمِيْمِ فَصَامَ النَّاسُ ثُمَّ دَعَا بِقَدَحٍ مِنْ مَاءٍ فَرَفَعَهُ حَتّٰى نَظَرَ النَّاسُ اِلَيْهِ ثُمَّ شَرِبَ
فَقِيْلَ لَهُ بَعْدَ ذٰلِكَ اِنَّ بَعْضَ النَّاسِ قَدْ صَامَ فَقَالَ اُولٰٓئِكَ الْعُصَاةُ اُولٰٓئِكَ الْعُصَاةُ ترجمہ
جابر رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے جس سال کہ فتح ہوا رمضان میں مکہ کیطرف
اور روزہ رکھا یہانتک کہ جب کراع غمیم تک پہونچے (کراع غمیم مقام کا نام ہے کہ مدینہ سے سات منزل زیادہ
ہے) اور لوگوں نے روزہ رکھا پھر آپ نے ایک پیالہ پانی کا منگایا اسکو بلند کیا یہانتک کہ لوگوں نے اسکیطرف دیکھا پھر آپ نے پی لیا اور لوگوں
نے اُس کے بعد آپ سے عرض کی کہ بعضے لوگ روزہ رکھے ہیں آپ نے فرمایا وہی نافرمان ہیں وہی نافرمان
ہیں **ف** شاید اس سے وہ لوگ مراد ہوں جن کو روزہ ضرر کرتا ہے **عَنْ** جَعْفَرٍ بِهٰذَا
الْاِسْنَادِ وَزَادَ فَقِيْلَ لَهُ اِنَّ النَّاسَ قَدْ شَقَّ عَلَيْهِمُ الصِّيَامُ وَاِنَّمَا يَنْظُرُوْنَ فِيْمَا فَعَلْتَ
فَدَعَا بِقَدَحٍ مِنْ مَاءٍ بَعْدَ الْعَصْرِ ترجمہ جعفر نے اس اسناد سے یہی روایت کی اور اوس میں اتنی
بات زیادہ کی کہ لوگوں نے آپ سے عرض کی کہ لوگوں پر روزہ شاق ہوا اور وہ منتظر ہیں کہ آپ نے کیا کیا
پھر آپ نے ایک پیالہ پانی کا منگایا بعد عصر کے آگے وہی مضمون ہے **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَرَاٰى رَجُلًا قَدِ اجْتَمَعَ النَّاسُ عَلَيْهِ وَقَدْ ظُلِّلَ عَلَيْهِ
فَقَالَ مَا لَهُ قَالُوْا رَجُلٌ صَائِمٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تَصُوْمُوْا فِي
السَّفَرِ ترجمہ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں تھے

کہ ایک شخص پر لوگوں کی بھیڑ دیکھی اور اس پر سایہ کیے ہوئے تھے آپ نے پوچھا کہ اس کو کیا ہوا لوگوں نے عرض کی کہ ایک روزہ دار ہے آپ نے فرمایا سفر میں روزہ رکھنا خوب نہیں **ف** یعنے جب ضرر ہو اور ایسی تکلیف ہو پہنچے تو ترک کیا چاہیے۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْحَسَنِ يُحَدِّثُ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ يَقُولُ رَأَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا بِمِثْلِهِ **ترجمہ** جابر سے وہی مروی ہے۔ عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَزَادَ قَالَ شُعْبَةُ وَكَانَ يَبْلُغُنِي عَنْ يَحْيَى ابْنِ أَبِي كَثِيرٍ أَنَّهُ كَانَ يَزِيدُ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ وَفِي هٰذَا الْإِسْنَادِ أَنَّهُ قَالَ عَلَيْكُمْ بِرُخْصَةِ اللهِ الَّذِي رَخَّصَ لَكُمْ قَالَ فَلَمَّا سَأَلْتُهُ لَمْ يَحْفَظْهُ **ترجمہ** شعبہ سے اسی اسناد سے مانند اسی کی مروی ہے اور زیادہ کیا شعبہ نے کہ مجھے خبر لگی ہے یحییٰ بن ابی کثیر سے کہ وہ زیادہ کرتے تھے اس حدیث میں اور اس اسناد میں کہ آپ نے فرمایا اللہ کی رخصت قبول کرو جو تمہارے لیے دی ہے اور کہا راوی نے پھر جب میں نے ان سے پوچھا تو ان کو یاد نہیں ہے۔ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِسِتَّ عَشْرَةَ مَضَتْ مِنْ رَمَضَانَ فَمِنَّا مَنْ صَامَ وَمِنَّا مَنْ أَفْطَرَ فَلَمْ يَعِبِ الصَّائِمُ عَلَى الْمُفْطِرِ وَلَا الْمُفْطِرُ عَلَى الصَّائِمِ **ترجمہ** ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ جہاد کیا ہم نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سولھویں رمضان کو تو ہم میں کوئی روزے سے تھا اور کوئی افطار کیے تھا اور روزہ دار افطار کرنے والے پر عیب نہ کرتا تھا نہ افطار کرنے والا روزہ دار پر۔ عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ هَمَّامٍ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ التَّيْمِيِّ وَعُمَرَ بْنِ عَامِرٍ وَهِشَامٍ لِثَمَانَ عَشْرَةَ خَلَتْ وَفِي حَدِيثِ سَعِيدٍ فِي ثِنْتَيْ عَشْرَةَ وَشُعْبَةَ لِسَبْعَ عَشْرَةَ أَوْ تِسْعَ عَشْرَةَ **ترجمہ** قتادہ سے اس اسناد سے مانند روایت ہمام کے مروی ہے مگر تیمی اور عمر بن عامر اور ہشام کی روایت میں اٹھارھویں تاریخ اور سعید کی روایت میں بارھویں اور شعبہ کی روایت میں سترھویں یا انیسویں مذکور ہے **ف** بارھویں سے شاید انیسویں تک وہ ممتد ہوا ہو پھر کسی نے اول تاریخ بیان کی کسی نے آخر۔ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ قَالَ كُنَّا نُسَافِرُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ فَمَا يُعَابُ عَلَى الصَّائِمِ صَوْمُهُ وَلَا عَلَى الْمُفْطِرِ إِفْطَارُهُ **ترجمہ** ابو سعید نے کہا کہ ہم سفر کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رمضان مبارک میں تو نہ روزہ دار کے روزے پر کوئی عیب لگاتا ہے نہ مفطر کے افطار پر **ف** اس سے مسلک انصاف معا

کا ظاہر ہے اور یہی سبیل مومنین ہے اور یہی مذہب اقرب بدلائل ہے کہ جو چاہے رخصت پر عمل کرے جو طاقت
رکھے عزیمت پر اور دین میں حرج نہیں عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ کُنَّا
نَغْزُوْا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ رَمَضَانَ فَمِنَّا الصَّائِمُ وَمِنَّا الْمُفْطِرُ فَلَا یَجِدُ الصَّائِمُ
عَلَی الْمُفْطِرِ وَلَا الْمُفْطِرُ عَلَی الصَّائِمِ یَرَوْنَ اَنَّ مَنْ وَجَدَ قُوَّۃً فَصَامَ فَاِنَّ ذٰلِکَ حَسَنٌ وَیَرَوْنَ
اَنَّ مَنْ وَجَدَ ضُعْفًا فَاَفْطَرَ فَاِنَّ ذٰلِکَ حَسَنٌ ترجمہ ابو سعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا ہم
جہاد کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رمضان میں اور کوئی ہم میں سے روزہ دار ہوتا اور
کوئی صاحب افطار اور نہ صائم مفطر پر غصہ کرتا اور نہ مفطر صائم پر اور جانتے تھے کہ جسمیں قوت ہو وہ روزہ
رکھے یہ بہی خوب ہے اور جس میں ضعف ہو وہ افطار کرے یہ بہی خوب ہے عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ
رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَا سَافَرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
فَیَصُوْمُ الصَّائِمُ وَیُفْطِرُ الْمُفْطِرُ فَلَا یَعِیْبُ بَعْضُہُمْ عَلٰی بَعْضٍ ابو سعید اور جابر بن عبد اللہ دونو
نے کہا ہمنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کیا اور روزہ رکہنیوالا روزہ رکہتا تہا افطار والا
افطار کرتا تہا اور کوئی کسیپر عیب نہ کرتا تہا عَنْ حُمَیْدٍ قَالَ سُئِلَ اَنَسٌ عَنِ الصَّوْمِ رَمَضَانَ
فِی السَّفَرِ فَقَالَ سَافَرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ رَمَضَانَ فَلَمْ یَعِبِ الصَّائِمُ
عَلَی الْمُفْطِرِ وَلَا الْمُفْطِرُ عَلَی الصَّائِمِ ترجمہ حمید نے کہا کہ انس سے کسی نے پوچھا صوم رمضان کو سفر
میں تو کہا انہوں نے کہ سفر کیا ہمنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رمضان میں تو نہ برا کہا صائم
نے مفطر کو نہ مفطر نے صائم کو عَنْ حُمَیْدٍ قَالَ خَرَجْتُ فَصُمْتُ فَقَالُوْا لِیْ اَعِدْ قَالَ فَقُلْتُ اِنَّ
اَنَسًا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَخْبَرَنِیْ اَنَّ اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانُوْا
یُسَافِرُوْنَ فَلَا یَعِیْبُ الصَّائِمُ عَلَی الْمُفْطِرِ وَلَا الْمُفْطِرُ عَلَی الصَّائِمِ فَلَقِیْتُ ابْنَ اَبِیْ مُلَیْکَۃَ
فَاَخْبَرَنِیْ عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا بِمِثْلِہٖ ترجمہ حمید نے کہا نکلا میں سفر میں اور میں نے روزہ رکھا
تو لوگوں نے کہا تم دوبارہ روزہ رکھو (یعنے سفر کا روزہ صحیح نہیں ہوا) تو میں نے کہا کہ انس نے مجھے خبر دی
ہے کہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سفر کرتے تہے اور صائم مفطر پر طعنہ نہ کرتا تہا نہ مفطر صائم
پر اور پہر ملا میں ابن ابی ملیکہ سے اور خبر دی مجہے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے
مثل اسکی عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ کُنَّا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ

السفر فمنا الصائم ومنا المفطر قال فنزلنا منزلا في يوم حار اكثرنا ظلا صاحب الكساء فمنا
من يتقي الشمس بيده قال فسقط الصوام وقام المفطرون فضربوا الابنية وسقوا الركاب
فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ذهب المفطرون اليوم بالاجر ترجمہ انس نے کہا ہم نبی
صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے سفر میں سو کوئی ہم میں صائم تھا کوئی مفطر اور ایک منزل میں اترے گرمی
کے دنوں میں اور سب سے زیادہ سایے میں وہ صاحب کے پاس چادر تھی اور کتنی تو ایسے تھے کہ ہاتھ ہی سے دھوپ
کی آڑ کیے ہوئے اور روزہ دار جتنے تھے سب منزل پر جا کر پڑ گئے اور افطار والوں نے کھڑے ہو کر خیمے لگائے اور
اونٹوں کو پانی پلایا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا افطار کرنیوالے آج بہت سا ثواب لے گئے

ف معلوم ہوا کہ سفر میں بھائیوں کی خدمت کرنا بھی بڑا ثواب ہے **عن** انس رضی اللہ تعالی عنہ
قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم في سفر فصام بعض وافطر بعض فتحزم المفطرون
وعملوا وضعف الصوام عن بعض العمل قال فقال في ذلك ذهب المفطرون اليوم بالاجر
ترجمہ انس رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں تھے اور بعض صحابہ صائم تھے بعض
مفطر پھر کمر خدمت چست باندھی مفطروں نے اور محنت کی اور ضعیف ہو گئے صائم لوگ بعضے کاموں سے سو اس
وقت فرمایا آپ نے کہ آج مفطر لوگ ثواب کما لے گئے **عن** قزعة قال اتيت ابا سعيد الخدري
رضي الله تعالى عنه وهو مكثور عليه فلما تفرق الناس عنه قلت اني لا اسالك عما
يسالك هؤلاء عنه سالته عن الصوم في السفر فقال سافرنا مع رسول الله صلى الله عليه
وسلم الى مكة ونحن صيام قال فنزلنا منزلا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم انكم قد
دنوتم من عدوكم والفطر اقوى لكم فكانت رخصة فمنا من صام ومنا من افطر ثم
نزلنا منزلا آخر فقال انكم مصبحو عدوكم والفطر اقوى لكم فافطروا وكانت عزمة
فافطرنا ثم لقد رايتنا نصوم مع رسول الله صلى الله عليه وسلم بعد ذلك في السفر
ترجمہ قزعہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا میں ابی سعید کے پاس آیا اور ان پر لوگوں کا ہجوم تھا پھر جب
بھیڑ چھٹ گئی تو میں نے کہا میں آپ سے وہ نہیں پوچھتا جو یہ لوگ پوچھتے تھے اور میں نے ان سے سفر میں
روزے کو پوچھا انہوں نے فرمایا سفر کیا ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ کو اور ہم روزہ دار تھے
پھر ایک منزل میں اترے اور آپ نے فرمایا تم اب دشمن سے قریب ہو گئے اور افطار میں تمہاری قوت زیادہ ہوگی

پس رخصت ہوئی افطار کی تب بعضے ہم مین سے روزہ دار تھے اور بعضے مفطر پہر ہم آگے کی منزل مین اترے اور آپنے فرمایا تم صبح کو اپنے غنیم سے ملنے والے ہو تو افطار تمہاری قوت بڑہا دیگا سو تم سب افطار کرو اور یہہ فرمانا آپ کا حکم قطعی تہا پہر ہم سب لوگون نے افطار کیا پہر اوس کے بعد (یعنے بعد فراغ مقابلہ غنیم ہمنے اپنے لشکر کو دیکہا کہ ہم روزہ رکہتے تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ سفر مین عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ سَأَلَ حَمْزَةُ بْنُ عَمْرٍو الْأَسْلَمِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصِّيَامِ فِي السَّفَرِ فَقَالَ إِنْ شِئْتَ فَصُمْ وَإِنْ شِئْتَ فَأَفْطِرْ ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے کہا کہ حمزہ بن عمرو نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچہا روزے کو سفر مین آپنے فرمایا چاہو روزہ رکہہ چاہے افطار کر عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّ حَمْزَةَ بْنَ عَمْرٍو الْأَسْلَمِيَّ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي رَجُلٌ أَسْرُدُ الصَّوْمَ فَأَصُومُ فِي السَّفَرِ قَالَ صُمْ إِنْ شِئْتَ وَأَفْطِرْ إِنْ شِئْتَ ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ حمزہ بن عمرو اسلمی نے پوچہا نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ مین بہت پے در پے روزہ رکہتا ہون تو کیا سفر مین بہی رکہا کرون آپنے فرمایا چاہو رکہو چاہو نہ رکہو **ف** اس حدیث مین بہی صاف دلالت ہے مذہب جمہور پر کہ خواہ سفر مین روزہ رکہے خواہ نہ رکہے عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَ حَدِيثِ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ إِنِّي رَجُلٌ أَسْرُدُ الصَّوْمَ ترجمہ ہشام سے بہی روایت مروی ہوئی مثل حدیث حماد کی جو اوپر گذری عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ أَنَّ حَمْزَةَ قَالَ إِنِّي رَجُلٌ أَصُومُ أَفَأَصُومُ فِي السَّفَرِ ترجمہ ہشام سے اس اسناد سے بہی روایت مروی ہوئی کہ حمزہ نے کہا مین روزے رکہتا ہون کیا سفر مین بہی رکہون آخر تک عَنْ حَمْزَةَ ابْنِ عَمْرٍو الْأَسْلَمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَجِدُ بِي قُوَّةً عَلَى الصِّيَامِ فِي السَّفَرِ فَهَلْ عَلَيَّ جُنَاحٌ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِيَ رُخْصَةٌ مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَمَنْ أَخَذَ بِهَا فَحَسَنٌ وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَصُومَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ قَالَ هَارُونُ فِي حَدِيثِهِ هِيَ رُخْصَةٌ وَلَمْ يَذْكُرْ مِنَ اللّٰهِ ترجمہ حمزہ اسلمی نے عرض کی کہ یا رسول اللہ مین اپنے مین قوت پاتا ہون روزہ کی سفر مین تو مین اگر روزہ رکہون تو کیا کچہہ گناہ ہے آپنے فرمایا کہ یہہ رخصت ہے اللہ کیطرف سے سو جسنے اوس کو لیا خوب کیا اور جسنے چاہا روزہ رکہنا تو اوسپر گناہ نہین اور ہارون نے اپنی روایت مین اللہ کیطرف سے ذکر نہین کیا عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شَهْرِ

رمضان فی حرٍّ شدیدٍ حتّی اِنْ کانَ اَحَدُنَا لَیَضَعُ یَدَہٗ عَلیٰ رَاْسِہٖ مِنْ شِدَّۃِ الْحَرِّ وَمَا مِنَّا اَحَدٌ صَائِمٌ اِلَّا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعَبْدُ اللّٰہِ بْنُ رَوَاحَۃَ ترجمہ ابی درداء نے کہا نکلے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رمضان میں سخت گرمی میں یہانتک کہ کوئی کوئی ہم میں سے اپنا ہاتھ سر پر رکھے ہوئے تھا گرمی کی سختی سے اور کوئی ہم میں سے روزہ دار نہ تھا سوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور عبداللہ بن رواحہ کے عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ لَقَدْ رَاَیْتُنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ بَعْضِ اَسْفَارِہٖ فِیْ یَوْمٍ شَدِیْدِ الْحَرِّ اِنَّ الرَّجُلَ لَیَضَعُ یَدَہٗ عَلیٰ رَاْسِہٖ مِنْ شِدَّۃِ الْحَرِّ وَمَا مِنَّا اَحَدٌ صَائِمٌ اِلَّا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعَبْدُ اللّٰہِ بْنُ رَوَاحَۃَ ترجمہ ابی الدرداء نے وہی مضمون روایت کیا مگر اس میں رمضان کا ذکر نہیں

بَابُ اِسْتِحْبَابِ الْفِطْرِ لِلْحَاجِّ بِعَرَفَاتٍ یَوْمَ عَرَفَۃَ

عرفات میں حاجی کو افطار مستحب ہونے کے بیان میں عَنْ اُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ اَنَّ نَاسًا تَمَارَوْا عِنْدَہَا یَوْمَ عَرَفَۃَ فِیْ صِیَامِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَعْضُہُمْ ھُوَ صَائِمٌ وَقَالَ بَعْضُہُمْ لَیْسَ بِصَائِمٍ فَاَرْسَلْتُ اِلَیْہِ بِقَدَحِ لَبَنٍ وَّھُوَ وَاقِفٌ عَلیٰ بَعِیْرِہٖ بِعَرَفَۃَ فَشَرِبَہٗ ترجمہ ام الفضل حارث کی بیٹی کہتی ہیں کہ لوگوں نے تکرار کی عرفہ کو (عرفات میں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روزے میں کسی نے کہا آپ روزے سے ہیں کسی نے کہا نہیں تب انہوں نے ایک دودھ کا پیالہ آپ کی خدمت شریف میں بھیجا اور آپ عرفات میں اپنے اونٹ پر وقوف کیے ہوئے تھے پھر آپ نے پی لیا **ف** نووی نے فرمایا مذہب شافعی کا اور مالک اور ابو حنیفہ اور جمہور علماء کا یہی ہے کہ افطار عرفہ میں مستحب ہے حاجی کو اور ابن منذر نے یہی حکایت کیا ہے ابوبکر و عمر اور عثمان اور ابن عمر اور ثوری سے اور کہا ہے کہ ابن زبیر اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روزہ رکھتی تہیں اور عمر بن خطاب اور عثمان بن ابی العاص سے بھی یہی مروی ہے اور اسحاق کا میلان بھی اسی طرف تھا اور عطا جاڑے میں روزہ رکھتے تھے گرمی میں نہیں اور قتادہ نے روزے میں کچھ مضائقہ نہیں دیکھا اگر دعا میں ضعیف نہ ہو اور جمہور نے احتجاج کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے افطار سے اور اس سے بھی استدلال کیا ہے کہ اسمیں آسانی ہے حاجی کو اداب وقوف اور ادائے مناسک میں اور دوسروں نے اور احادیث مطلقہ سے استدلال کیا ہے جنمیں مطلق مذکور ہے کہ عرفہ کا روزہ دو برس کا کفارہ ہے اور جمہور نے ان حدیثوں سے اسکو مراد لیا ہے جو عرفات میں نہ ہو عَنْ اَبِی النَّضْرِ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَمْ یَذْکُرْ وَھُوَ وَاقِفٌ عَلیٰ بَعِیْرِہٖ وَقَالَ عَنْ عُمَیْرٍ مَوْلیٰ اُمِّ الْفَضْلِ ترجمہ ابی النضر سے اسی اسناد سے بھی یہی روایت

مروی ہوئی مگر اس میں یہ ذکر نہیں کہ آپ اپنے اونٹ پر وقوف کیے ہوئے تھے اور سند میں یہ ہے کہ روایت
ہے عمیر سے جو مولی ہیں ام الفضل کے عَنْ اَبِی النَّضْرِ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِیْثِ ابْنِ عُیَیْنَةَ وَقَالَ
عَنْ عُمَیْرٍ مَوْلٰی اُمِّ الْفَضْلِ ترجمہ سالم ابی النضر سے اس اسناد سے مانند روایت ابن عیینہ کے مروی ہے
اور اس میں یہی راوی نے کہا کہ روایت ہے عمیر سے جو مولی ہیں ام الفضل کے عَنْ عُمَیْرٍ مَوْلَی ابْنِ
عَبَّاسٍ حَدَّثَہٗ اَنَّہٗ سَمِعَ اُمَّ الْفَضْلِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا تَقُوْلُ شَکَّ نَاسٌ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ صِیَامِ یَوْمِ عَرَفَةَ وَنَحْنُ بِھَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
فَاَرْسَلْتُ اِلَیْہِ بِقَعْبٍ فِیْہِ لَبَنٌ وَّھُوَ بِعَرَفَةَ فَشَرِبَہٗ ترجمہ عمیر ابن عباس کے مولی سے روایت ہے
کہ انہوں نے ام الفضل سے سنا لوگوں نے شک کیا اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں سے دن عرفہ کے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روزے میں تب انہوں نے ایک پیالہ دودھ کا بھیج دیا اور آپ عرفات میں تھے
پھر آپ نے پی لیا عَنْ مَیْمُوْنَةَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّھَا قَالَتْ اِنَّ النَّاسَ شَکُّوْا
فِیْ صِیَامِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ عَرَفَةَ فَاَرْسَلَتْ اِلَیْہِ مَیْمُوْنَةُ بِحِلَابِ اللَّبَنِ
وَھُوَ وَاقِفٌ فِی الْمَوْقِفِ فَشَرِبَ مِنْہُ وَالنَّاسُ یَنْظُرُوْنَ اِلَیْہِ ترجمہ میمونہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کی بی بی مسلمانوں کی ماں نے فرمایا کہ لوگوں نے شک کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روزے میں عرفہ
کے دن (میدان عرفات میں) سو بھیجا میمونہ رضی اللہ تعالی عنہا نے ایک لوٹا دودھ کا اور آپ وقوف کیے
ہوئے تھے موقف میں اور آپ نے پی لیا اور سب لوگ دیکھتے تھے آپ کو **ف** ان روایتوں سے کئی امور
ثابت ہوئے اول مستحب ہونا افطار کا عرفات میں دوسرے مستحب ہونا وقوف کا سواری پر اور
یہی صحیح ہے مذہب شافعی میں تیسرے جواز کھڑے ہو کر پینے کا اور سوار ہو کر بھی چوتھے مباح ہونا
قبول ہدیہ کا آپ کے واسطے **باب** صَوْمِ یَوْمِ عَاشُوْرَاءَ عاشورے کے روزے کا بیان
عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ کَانَتْ قُرَیْشٌ تَصُوْمُ یَوْمَ عَاشُوْرَاءَ فِی الْجَاھِلِیَّةِ وَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
یَصُوْمُہٗ فَلَمَّا ھَاجَرَ اِلَی الْمَدِیْنَةِ صَامَہٗ وَاَمَرَ بِصِیَامِہٖ فَلَمَّا فُرِضَ شَھْرُ رَمَضَانَ قَالَ مَنْ شَاءَ صَامَہٗ وَمَنْ شَاءَ
تَرَکَہٗ ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے فرمایا کہ قریش عاشورے کے دن روزہ رکھتے تھے
ایام جاہلیت میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی پھر جب آپ نے مدینہ کو ہجرت کی روزہ رکھا اور اس
دن روزے کا حکم فرمایا پھر جب رمضان فرض ہوا آپ نے فرمایا جو چاہے اب عاشورے کو روزہ رکھے جو چاہے

چھوڑدے **ف** نووی نے کہا ہو کہ علمانے اتفاق کیا ہو کہ اب عاشوریکا روزہ سنت ہو واجب نہین اور اول اسلام مین اسکا کیا حکم تہا اس مین اختلاف ہو یعنے رمضان فرض ہونیسے قبل سو ابو حنیفہ کا قول ہے کہ واجب تہا اور اصحاب شافعی مین اختلاف ہو مشہور قول یہ ہے کہ ہمیشہ سنت تہا کبہی واجب نہین ہوا مگر استحباب اُسکا موکد تہا پہر جب رمضان فرض ہوا استحباب گیا موکد نرہا **عن** هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي اَوَّلِ الْحَدِيْثِ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُهٗ وَقَالَ فِي اٰخِرِ الْحَدِيْثِ وَتَرَكَ عَاشُوْرَاءَ فَمَنْ شَاءَ صَامَهٗ وَمَنْ شَاءَ تَرَكَهٗ وَلَمْ يَجْعَلْهُ مِنْ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَرِوَايَةِ جَرِيْرٍ **ترجمہ** ہشام نے اس اسنادسے یہی روایت کی اور اول حدیث مین یہ نہین کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عاشوریکا روزہ رکہتے تہے اور آخر مین یہ کہا کہ آپ نے عاشوریکا روزہ چھوڑدیا پہر جسکا جی چاہے روزہ رکہے اور جسکا جی چاہے چھوڑدے اور اس بات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قول نہین ٹہیرایا جیسے جریر کی روایت مین تہا **عن** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ كَانَ يُصَامُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَلَمَّا جَاءَ الْاِسْلَامُ مَنْ شَاءَ صَامَهٗ وَمَنْ شَاءَ تَرَكَهٗ **ترجمہ** حضرت عائشہ رض نے فرمایا کہ عاشوریکا روزہ جاہلیت مین رکہا جاتا تہا پہر جب اسلام آیا تو اب جاہے کوئی رکہے جاہے چھوڑدے

ف جو چاہے رکہے جو چاہے چھوڑدے اس سے حنفیہ استدلال کرتے ہین واجب ہونے پر اور شافعیہ استدلال کرتے ہین موکد نہونے پر اور بہرحال اب وہ سنت مستحبہ ہو غیر موکدہ **عن** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُ بِصِيَامِهٖ قَبْلَ اَنْ يُفْرَضَ رَمَضَانُ فَلَمَّا فُرِضَ رَمَضَانُ كَانَ مَنْ شَاءَ صَامَ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ وَمَنْ شَاءَ اَفْطَرَ **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہانے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حکم فرماتے تہے اوسکے روزے کا (یعنی عاشوریکا) جب رمضان فرض نہین ہوا تہا پہر جب رمضان فرض ہوا تو یہ حکم ہوا کہ جسکا جی چاہے عاشوری کا روزہ رکہے اور جسکا جی چاہے نہ رکہے **عن** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَخْبَرَتْهُ اَنَّ قُرَيْشًا كَانَتْ تَصُوْمُ عَاشُوْرَاءَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ ثُمَّ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصِيَامِهٖ حَتّٰى فُرِضَ رَمَضَانُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَاءَ فَلْيَصُمْهُ وَمَنْ شَاءَ فَلْيُفْطِرْهُ **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہانے فرمایا کہ قریش عاشورے کو روزہ رکہتے تہے جاہلیت مین پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہی حکم فرمایا اوس کے روزے کا یہانتک کہ جب رمضان فرض ہوا تو آپ نے فرمایا جی چاہے

یفترض

روزہ رکھے جو چاہے افطار کرے عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان اهل الجاهلیۃ کانوا یصومون یوم عاشوراء وان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صامہ والمسلمون قبل ان یفترض رمضان فلما افترض رمضان قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان عاشوراء یوم من ایام اللہ فمن شاء صامہ ومن شاء ترکہ ترجمہ عبد اللہ بن عمر نے فرمایا کہ اہل جاہلیت عاشورے کو روزہ رکھتے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی رکھا اور مسلمان بھی رمضان شریف فرض ہونے سے پہلے رکھتے تھے پھر جب رمضان فرض ہوا تو آپ نے فرمایا عاشورہ اللہ تعالیٰ کے دنوں سے ایک دن ہے جو چاہے اوس میں روزہ رکھے جو چاہے چھوڑ دے عن عبید اللہ بهذا الاسناد عبید اللہ نے اس اسناد سے یہی روایت کی عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ ذکر عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم عاشوراء فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یوما یصومہ اهل الجاهلیۃ فمن احب منکم ان یصومہ فلیصمہ ومن کرہ فلیدعہ ترجمہ عبد اللہ بن عمر نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ذکر ہوا عاشورے کا تو آپ نے فرمایا اوس دن میں اہل جاہلیت روزہ رکھتے تھے سو جس کا جی چاہے روزہ رکھے اور جی نہ چاہے جس کا تو چھوڑ دے عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما حدثنا انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول فی یوم عاشوراء ان هذا یوم کان یصومہ اهل الجاهلیۃ فمن احب ان یصومہ فلیصمہ ومن احب ان یترکہ فلیترکہ وکان عبد اللہ لا یصومہ الا ان یوافق صیامہ ترجمہ عبد اللہ بن عمر نے روایت کی کہ سنا انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے عاشورے کا دن ایسا ہے کہ اوس میں اہل جاہلیت روزہ رکھتے تھے سو جس کا جی چاہے روزہ رکھے اور جس کا جی چاہے چھوڑ دے اور عبد اللہ روزہ نہیں رکھتے تھے مگر جبکہ موافق پڑ جاوے اون دنوں کے جن میں انکی عادت تھی روزہ رکھنے کی عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ذکر عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم صوم یوم عاشوراء فذکر مثل حدیث اللیث بن سعد سواء ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے وہی روایت برابر مذکور ہوئی جو اوپر آچکی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ذکر ہوا عاشورے کا عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال ذکر عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم عاشوراء فقال ذاک یوم کان یصومہ اهل الجاهلیۃ فمن

شَاءَ صَامَہٗ وَمَنْ شَاءَ تَرَکَہٗ وہی مضمون ہے جو اوپر مذکور ہوا عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ
یَزِیْدَ قَالَ دَخَلَ الْاَشْعَثُ بْنُ قَیْسٍ عَلٰی عَبْدِ اللّٰہِ وَھُوَ یَتَغَدّٰی فَقَالَ یَا اَبَا مُحَمَّدٍ اُدْنُ اِلَی
الْغَدَاءِ فَقَالَ اَوَلَیْسَ الْیَوْمُ یَوْمَ عَاشُوْرَاءَ قَالَ وَھَلْ تَدْرِیْ مَا یَوْمُ عَاشُوْرَاءَ قَالَ وَمَا
ھُوَ قَالَ اِنَّمَا ھُوَ یَوْمٌ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَصُوْمُہٗ قَبْلَ اَنْ یَّنْزِلَ شَھْرُ
رَمَضَانَ فَلَمَّا نَزَلَ شَھْرُ رَمَضَانَ تُرِکَ وَقَالَ اَبُوْ کُرَیْبٍ تَرَکَہٗ ترجمہ عبدالرحمن بن یزید
نے کہا اشعث بن قیس عبد اللہ کے پاس آئے اور وہ ناشتا کرتے تھے صبحکو تو کہا اونہوں نے کہ ای ابومحمد
آؤ ناشتا کرو تو اونہوں نے کہا کہ آج کیا عاشوری کا دن نہیں ہے تو عبد اللہ نے کہا کہ تم جانتے ہو عاشوری
کا دن کیا ہے تو اشعث نے کہا وہ کیا دن ہے تو عبد اللہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوس دن روزہ
رکھتے قبل رمضان فرض ہونے کے پھر جب رمضان کی فرضیت اوتری تو آپ نے روزہ چھوڑ دیا اور
ابوکریب کی روایت میں ہے کہ اوس کو چھوڑ دیا عَنِ الْاَعْمَشِ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَا فَلَمَّا نَزَلَ رَمَضَانُ
تَرَکَہٗ ترجمہ اعمش سے وہی مضمون مروی ہوا اوس میں یہ ہے کہ جب رمضان کی فرضیت اوتری
اوسے چھوڑ دیا عَنْ قَیْسِ بْنِ سَکَنٍ اَنَّ الْاَشْعَثَ بْنَ قَیْسٍ دَخَلَ عَلٰی عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ
رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا یَوْمَ عَاشُوْرَاءَ وَھُوَ یَاْکُلُ فَقَالَ یَا اَبَا مُحَمَّدٍ اُدْنُ فَکُلْ قَالَ اِنِّیْ صَائِمٌ
قَالَ کُنَّا نَصُوْمُہٗ ثُمَّ تُرِکَ ترجمہ قیس نے کہا اشعث آئے عبد اللہ کے پاس اور وہ کہانا کہا رہے تھے عاشوری
کے دن اونہوں نے کہا آؤ ای ابومحمد اور نزدیک آؤ اور کہاؤ تو اونہوں نے کہا میں روزے سے ہوں انہوں
نے کہا ہم روزہ رکھتے تھے اسمیں پھر چھوڑ دیا گیا عَنْ عَلْقَمَۃَ قَالَ دَخَلَ اَشْعَثُ بْنُ قَیْسٍ عَلَی
ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا وَھُوَ یَاْکُلُ یَوْمَ عَاشُوْرَاءَ فَقَالَ یَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ
اِنَّ الْیَوْمَ عَاشُوْرَاءُ فَقَالَ قَدْ کَانَ یُصَامُ قَبْلَ اَنْ یَّنْزِلَ رَمَضَانُ فَلَمَّا نَزَلَ رَمَضَانُ تُرِکَ
فَاِنْ کُنْتَ مُفْطِرًا فَاطْعَمْ ترجمہ علقمہ نے کہا کہ اشعث ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہما کے پاس آئے
اور وہ عاشوری کے دن کہانا کہا رہے تھے تو اونھوں نے کہا ای ابوعبدالرحمن آج عاشوری کا دن ہے
اونہوں نے کہا اسکا روزہ رکھا جاتا تہا قبل رمضان کے پھر جب رمضان فرض ہوا وہ چھوڑ دیا گیا تو اگر تم
روزے سے نہ ہو تو کہاؤ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَاْمُرُ بِصِیَامِ یَوْمِ عَاشُوْرَاءَ وَیَحُثُّنَا عَلَیْہِ وَیَتَعَاھَدُنَا عِنْدَہٗ

فَلَمَّا فُرِضَ رَمَضَانُ لَمْ يَأْمُرْنَا وَلَمْ يَنْهَنَا عَنْهُ وَلَمْ يَتَعَاهَدْنَا عِنْدَهُ ترجمہ جابر بن سمرہ نے کہا کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حکم فرماتے تھے عاشورے کے روزے کا اور اسکی ترغیب دیتے تھے اور اسکا خیال رکھتے
تھے وہ ہمارے لیے پھر جب رمضان فرض ہوا نہ آپ نے اسکا حکم فرمایا نہ اوس سے منع کیا نہ اسکا خیال رکھا آپ نے ہمارے
لیے عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ بْنَ اَبِي سُفْيَانَ خَطِيبًا بِالْمَدِينَةِ يَعْنِي فِي
قَدْمَةٍ قَدِمَهَا خَطَبَهُمْ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ فَقَالَ اَيْنَ عُلَمَاؤُكُمْ يَا اَهْلَ الْمَدِينَةِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لِهٰذَا الْيَوْمِ هٰذَا يَوْمُ عَاشُوْرَاءَ وَلَمْ يَكْتُبِ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ
صِيَامَهُ وَاَنَا صَائِمٌ فَمَنْ اَحَبَّ مِنْكُمْ اَنْ يَصُوْمَ فَلْيَصُمْ وَمَنْ اَحَبَّ اَنْ يُفْطِرَ فَلْيُفْطِرْ ترجمہ
عبد الرحمن نے کہا سنا مین نے معاویہ بن ابی سفیان سے کہ انہون نے خطبہ پڑھا مدینہ مین اپنی ایک آمد مین جب مدینہ
آئے تھے اور دن عاشورے کے خطبہ مین کہا کہ تمہارے علما کہان ہین اے اہل مدینہ مین نے سنا ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ اسدن کو فرماتے تھے کہ یہ عاشورے کا دن ہے اللہ نے اس کا روزہ تم پر فرض نہین کیا
اور مین روزے سے ہون پھر جو چاہے روزہ رکھے جو چاہے افطار کرے عَنِ ابْنِ شِهَابٍ فِي هٰذَا الْاِسْنَادِ
بِمِثْلِهِ ابن شہاب سے یہی مضمون مروی ہوا عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ سَمِعَ النَّبِيَّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِي مِثْلِ هٰذَا الْيَوْمِ اِنِّي صَائِمٌ فَمَنْ شَاءَ اَنْ يَصُوْمَ فَلْيَصُمْ وَلَمْ
يَذْكُرْ بَاقِيَ حَدِيثِ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ وَيُوْنُسَ ترجمہ زہری سے اس اسناد سے مروی ہے کہ حضرت
معاویہ نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے آج کے دن کے لیے کہ مین روزے سے ہون پھر جو
چاہے روزہ رکھے اور باقی حدیث مالک و یونس کی انہون نے بیان نہین کی عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ
قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ فَوَجَدَ الْيَهُوْدَ يَصُوْمُوْنَ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ فَسُئِلُوْا
عَنْ ذٰلِكَ فَقَالُوْا هٰذَا الْيَوْمُ الَّذِي اَظْهَرَ اللّٰهُ فِيهِ مُوْسٰى وَبَنِي اِسْرَائِيلَ عَلٰى فِرْعَوْنَ فَنَحْنُ
نَصُوْمُهُ تَعْظِيمًا لَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْنُ اَوْلٰى بِمُوْسٰى مِنْكُمْ فَاَمَرَ بِصَوْمِهِ
ترجمہ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ مین
تشریف لائے تو یہود کو دیکھا کہ عاشورے کے دن روزہ رکھتے ہین اور لوگون نے ان سے پوچھا کہ کیون روزہ
رکھتے ہو تو انہون نے کہا کہ یہ وہ دن ہے کہ اوسی دن اللہ تعالی نے موسی اور بنی اسرائیل کو فرعون پر غلبہ دیا
اس لیے ہم آج روزہ رکھتے ہین اوسکی تعظیم کے لیے (یعنی اللہ پاک کی) تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

سے تم سے زیادہ دوست ہین اور قریب ہین موسیٰ علیہ السلام کے پھر حکم دیا آپ نے اوس دن کے روزہ کا عَنِ
ابْنِ بِشْرٍ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ فَسَاَلَھُمْ عَنْ ذٰلِکَ ترجمہ بشر سے اس اسناد سے وہی روایت مروی ہوئی
مگر اس مین یون ہے کہ آپ نے پوچھا یہود سے سبب اس روزہ کا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ
اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَدِمَ الْمَدِیْنَۃَ فَوَجَدَ الْیَھُوْدَ صِیَامًا یَوْمَ عَاشُوْرَآءَ فَقَالَ
لَھُمْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا ھٰذَا الْیَوْمُ الَّذِیْ تَصُوْمُوْنَہٗ فَقَالُوْا ھٰذَا یَوْمٌ عَظِیْمٌ
اَنْجَی اللّٰہُ فِیْہِ مُوْسٰی وَقَوْمَہٗ وَغَرَّقَ فِرْعَوْنَ وَقَوْمَہٗ فَصَامَہٗ مُوْسٰی شُکْرًا فَنَحْنُ نَصُوْمُہٗ فَقَالَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَنَحْنُ اَحَقُّ وَاَوْلٰی بِمُوْسٰی مِنْکُمْ فَصَامَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَمَرَ بِصِیَامِہٖ وہی مضمون ہے مگر اتنا زیادہ ہے کہ موسیٰ علیہ السلام نے بھی
اوس دن شکریہ نجات مین روزہ رکھا عَنْ اَیُّوْبَ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ اِلَّا اَنَّہٗ قَالَ عَنِ ابْنِ سَعِیْدِ بْنِ
جُبَیْرٍ لَمْ یُسَمِّہٖ ایوب سے یہی مضمون اس اسناد سے مروی ہوا مگر اسکی اسناد مین یہ ہے کہ روایت ہے
ابن سعید سے اور اون کا نام نہین لیا عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ کَانَ یَوْمُ عَاشُوْرَآءَ یَوْمًا یُعَظِّمُہٗ
الْیَھُوْدُ وَتَتَّخِذُہٗ عِیْدًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صُوْمُوْہُ اَنْتُمْ ترجمہ ابوموسیٰ نے
کہا عاشورہ کے دن کی تعظیم یہود کرتے تھے اور اسکو عید ٹھیراتے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا تم اوس دن روزہ رکھو عَنْ قَیْسٍ فَذَکَرَ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَہٗ وَزَادَ قَالَ اَبُوْ اُسَامَۃَ
فَحَدَّثَنِیْ صَدَقَۃُ بْنُ اَبِیْ عِمْرَانَ عَنْ قَیْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِھَابٍ عَنْ اَبِیْ
مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ کَانَ اَھْلُ خَیْبَرَ یَصُوْمُوْنَ یَوْمَ عَاشُوْرَآءَ یَتَّخِذُوْنَہٗ
عِیْدًا وَیُلْبِسُوْنَ نِسَآءَھُمْ فِیْہِ حُلِیَّھُمْ وَشَارَتَھُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
فَصُوْمُوْہُ اَنْتُمْ ترجمہ قیس سے اس اسناد سے مروی ہے کہ اوس مین یہ مضمون زائد ہے کہ ابواسامہ نے
کہا روایت کی مجھ سے صدقہ بن ابی عمران نے قیس بن مسلم سے اونہون نے طارق سے اونہون نے
ابوموسیٰ سے کہ کہا ابوموسیٰ نے خیبر کے یہود روزہ رکھتے تھے عاشورے کے دن اور اوس دن عید
ٹھیراتے تھے اور اپنی عورتون کو زیور پہناتے تھے اور انکو سنوارتے تھے اور سنگارتے تھے تو رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگ روزہ رکھو **ف** اوپر کی روایتون سے معلوم ہو چکا ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مین بھی روزہ رکھتے تھے عاشورے کا پھر جب مدینہ مین آئے تو یہود کو دیکھا اور رکھنے

قالوا

لئے شاید جو مین ترک کردیا ہو یا یہود کے قول کے موافق وحی اوتری ہو یا یہود مین سے جو مسلمان ہو گئے ہون انکی تصدیق آپ نے کی ہو یا یہ تواتر اُسکا علم آپ کو ہوا یہود سے اور صرف اخبار آحاد سے آپ نے روزہ نہین رکھا
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا وَسُئِلَ عَنْ صِيَامِ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ فَقَالَ مَا عَلِمْتُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَامَ يَوْمًا يَطْلُبُ فَضْلَهٗ عَلَى الْاَيَّامِ اِلَّا هٰذَا الْيَوْمَ وَلَا شَهْرًا اِلَّا هٰذَا الشَّهْرَ يَعْنِي رَمَضَانَ ترجمہ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سوال کیا عاشورے کے روزے کا تو اُنہون نے فرمایا مین نہین جانتا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ رکھا ہو کسی دن کا اور دنون مین سے اس دن کی بزرگی ڈھونڈھ کر سوا اس دن کے اور نہ کسی ماہ مین روزہ رکھا اوس ماہ کی بزرگی ڈھونڈھنے کو سوا ماہ رمضان کے (یعنی دنون مین عاشورہ مہینون مین رمضان کو بزرگ جانتے تھے)
عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ يَزِيْدَ فِيْ هٰذَا الْاِسْنَادِ بِمِثْلِهٖ وہی روایت اس سند سے بھی مروی ہوئی عَنِ الْحَكَمِ بْنِ الْاَعْرَجِ قَالَ انْتَهَيْتُ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ رِدَاءَهٗ فِيْ زَمْزَمَ فَقُلْتُ لَهٗ اَخْبِرْنِيْ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ فَقَالَ اِذَا رَاَيْتَ هِلَالَ الْمُحَرَّمِ فَاعْدُدْ وَاَصْبِحْ يَوْمَ التَّاسِعِ صَائِمًا قُلْتُ هٰكَذَا كَانَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُهٗ قَالَ نَعَمْ ترجمہ حکم بن اعرج نے کہا مین ابن عباس کے پاس پہونچا اور وہ تکیہ لگائے بیٹھے تھے اپنی چادر پر زمزم کے کنارے سو مین نے کہا خبر دیجیے مجھکو عاشورے کے روزے سے اونہون نے فرمایا جب تم چاند دیکھو محرم کا تو تاریخین گنتے رہو پھر جب نوین تاریخ ہو اوس دن روزہ رکھو مین نے کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہی کرتے تھے اونہون نے کہا ہان ف ابن عباس رضی اللہ عنہما کا مذہب یہی ہے کہ عاشورا نوین تاریخ ہے محرم کی اور ابن عباس سے یہی مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عاشورے کے دن روزہ رکھا اور لوگون نے عرض کی کہ اوس دن کی تعظیم تو یہود نصاریٰ کرتے ہین تو آپ نے فرمایا اگر سال آئندہ آوینگا تو ہم انشاء اللہ تعالیٰ نوین تاریخ روزہ رکھینگے پھر آپ کا انتقال ہو گیا غرض انکا مذہب یہی ہے کہ عاشورہ نوین کو ہے اور جماہیر علمائے سلف و خلف کا مذہب یہ ہے کہ عاشورا دسوین تاریخ ہے اور یہی قول ہے سعید بن مسیب اور حسن بصری اور مالک اور احمد اور اسحاق کا اور یہی ظاہر احادیث ہے اور یہی مقتضی لفظ ہے اسلیے کہ عاشورا عشر سے مشتق ہے اور عشر دس کو کہتے ہین اور امام شافعی اور اونکے اصحاب اور احمد اور اسحاق اور دوسرے علماء کا قول ہے کہ نوین اور دسوین دونون کا روزہ مستحب ہے اس لیے کہ آپ نے دسوین

کا روزہ رکھا تھا اور نوین کی نیت کی تھی کہ آخر میں وفات ہو گئی اور حدیث مسلم میں گذرا ہے کہ افضل صیام بعد رمضان کے صیام شہر اللہ محرم ہے اور علماء نے کہا ہے کہ نوین تاریخ کے روزہ ملانیسے غرض تھی کہ اکیلا دسوین کے روزے میں یہود کی مشابہت تھی عَنِ الْحَكَمِ بْنِ الْأَعْرَجِ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ رِدَاءَهُ عِنْدَ زَمْزَمَ عَنْ صَوْمِ عَاشُورَاءَ بِمِثْلِ حَدِيثِ حَاجِبِ بْنِ عُمَرَ ترجمہ حکم بن اعرج نے کہا پوچھا میں نے ابن عباس سے اور وہ تکیہ لگائے ہوئے تھے زمزم کے پاس عاشورے کے روزہ کو پھر بیان کیا روایت مثل روایت حاجب بن عمر کی عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا يَقُولُ حِينَ صَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّهُ يَوْمٌ يُعَظِّمُهُ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا كَانَ الْعَامُ الْمُقْبِلُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ صُمْنَا الْيَوْمَ التَّاسِعَ قَالَ فَلَمْ يَأْتِ الْعَامُ الْمُقْبِلُ حَتَّى تُوُفِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ عبد اللہ بن عباس کہتے تھے جب روزہ رکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عاشورے کے دن کا اور حکم کیا اوس کے روزے کا تو لوگوں نے عرض کی کہ اے رسول اللہ کہ یہ دن تو ایسا ہے کہ اسکی تعظیم کرتے ہیں یہود و نصاریٰ تو آپنے فرمایا جب اگلا سال آویگا تو انشاء اللہ تعالیٰ ہم نوین تاریخ روزہ رکھیں گے آخر اگلا سال نہ آنے پایا کہ آپ نے وفات فرمائی عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَئِنْ بَقِيتُ إِلَى قَابِلٍ لَأَصُومَنَّ التَّاسِعَ وَفِي رِوَايَةِ أَبِي بَكْرٍ قَالَ يَعْنِي يَوْمَ عَاشُورَاءَ ترجمہ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر میں باقی رہا سال آیندہ تک تو روزہ رکھوں گا میں نوین تاریخ کو اور ابو بکر کی روایت میں یہ ہے کہ اونھوں نے کہا مراد اس سے یوم عاشورا ہے عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِنْ أَسْلَمَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ فَأَمَرَهُ أَنْ يُؤَذِّنَ فِي النَّاسِ مَنْ كَانَ لَمْ يَصُمْ فَلْيَصُمْ وَمَنْ كَانَ أَكَلَ فَلْيُتِمَّ صِيَامَهُ إِلَى اللَّيْلِ ترجمہ سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلم کے قبیلہ سے ایک آدمی کو روانہ کیا عاشورے کے دن اور حکم کیا کہ لوگوں کو پکار دے کہ جس نے نہ رکھا ہو وہ رکھ لے اور جو کھا چکا ہو وہ اپنا اساک پورا کرے رات تک عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَاءَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ أَرْسَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدَاةَ

عَاشُوْرَاءَ اِلٰی قُرَی الْاَنْصَارِ الَّتِیْ حَوْلَ الْمَدِیْنَۃِ مَنْ کَانَ اَصْبَحَ صَائِمًا فَلْیُتِمَّ صَوْمَہٗ وَمَنْ
کَانَ اَصْبَحَ مُفْطِرًا فَلْیُتِمَّ بَقِیَّۃَ یَوْمِہٖ فَکُنَّا بَعْدَ ذٰلِکَ نَصُوْمُہٗ وَنُصَوِّمُ صِبْیَانَنَا الصِّغَارَ
مِنْھُمْ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ وَنَذْھَبُ اِلَی الْمَسْجِدِ فَنَجْعَلُ لَھُمُ اللُّعْبَۃَ مِنَ الْعِھْنِ فَاِذَا بَکٰی اَحَدُھُمْ
عَلَی الطَّعَامِ اَعْطَیْنَاھَا اِیَّاہُ عِنْدَ الْاِفْطَارِ ترجمہ ربیع معوذ کی بیٹی سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عاشورہ کی صبح کو حکم بھیجا انصار کے گاؤں میں مدینہ کے گرد کہ جس نے روزہ رکھا وہ
اپنا روزہ پورا کرے اور جس نے صبح سے افطار کیا ہو وہ باقی دن پورا کرے (یعنے اب کچھ نہ کھاوے)
پھر اس کے بعد ہم روزہ رکھا کرتے تھے اور اپنے چھوٹے لڑکوں کو بھی روزہ رکھواتے تھے اگر اللہ چاہتا
تھا اور مسجد کو جاتے تھے اور لڑکوں کے لیے گڑیاں بناتے تھے اون کی پھر جب کوئی رونے لگتا تھا تو اس
کو وہی کھلونے دیدیتے تھے یہاں تک کہ افطار کا وقت آجاتا تھا **ف** مراد ان دونوں روایتوں کی
یہ ہے کہ جو روزہ دار ہو روزہ پورا کرے اور جس نے کھا لیا ہو وہ اس دن کے ادب سے پھر افطار کے وقت تک کچھ نہ
کھاوے جیسے یوم الشک میں جو روزہ کی شروع میں کچھ کھا چکا ہوا اور پھر معلوم ہو جاوے کہ یہ دن رمضان کا
ہے اس کو بھی شام تک کچھ نہ کھانا چاہیے اور چھوٹے لڑکوں کو اس لیے روزہ رکھوانا ہے کہ عادت پڑے عبادت
کی اگرچہ وہ غیر مکلف ہیں عَنْ خَالِدِ بْنِ ذَکْوَانَ قَالَ سَاَلْتُ الرُّبَیِّعَ بِنْتَ مُعَوِّذٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی
عَنْھَا عَنْ صَوْمِ عَاشُوْرَاءَ قَالَتْ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رُسُلَہٗ فِیْ قُرَی الْاَنْصَارِ
فَذَکَرَ بِمِثْلِ حَدِیْثِ بِشْرٍ غَیْرَ اَنَّہٗ قَالَ وَنَصْنَعُ لَھُمُ اللُّعْبَۃَ مِنَ الْعِھْنِ فَنَذْھَبُ
بِہٖ مَعَنَا فَاِذَا سَاَلُوْنَا الطَّعَامَ اَعْطَیْنَاھُمُ اللُّعْبَۃَ تُلْھِیْھِمْ حَتّٰی یُتِمُّوْا صَوْمَھُمْ ترجمہ
خالد بن ذکوان نے پوچھا ربیع بنت معوذ بن عفراء سے عاشورہ کے روزہ کو تو انہوں نے کہا بھیجا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کے گاؤں میں اور ذکر کی حدیث مانند بشر کی مگر اس میں اتنا کہا کہ
بنا دیتے تھے ہم لڑکوں کے لیے کھلونا اون سے اور ان کو اپنے ساتھ لے جاتے تھے پھر جب وہ کھانا مانگتے
تھے تو ہم وہی کھلونا انکو دیدیتے تھے اور وہ ان کو غافل کر دیتا تھا یہاں تک کہ وہ اپنا روزہ پورا کر لیتے
تھے **بَابُ تَحْرِیْمِ صَوْمِ یَوْمَیِ الْعِیْدَیْنِ** عیدین میں روزہ حرام ہونے کا بیان **عَنْ**
اَبِیْ عُبَیْدٍ مَوْلَی ابْنِ اَزْھَرَ اَنَّہٗ قَالَ شَھِدْتُ الْعِیْدَ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی
عَنْہُ فَجَاءَ فَصَلّٰی ثُمَّ انْصَرَفَ فَخَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ اِنَّ ھٰذَیْنِ یَوْمَانِ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ

صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صِیَامِ هٰذَیْنِ الْیَوْمَیْنِ اَمَّا یَوْمُ فِطْرِکُمْ مِنْ صِیَامِکُمْ وَالْاٰخَرُ یَوْمٌ تَاْکُلُوْنَ فِیْهِ مِنْ نُسُکِکُمْ **ترجمہ** ابی عبید مولی ابن ازہر نے کہا کہ حاضر ہوا مین عید مین عمر بن خطاب کی ساتھ اور آپ آئے اور نماز پڑہی پہر فارغ ہوئے اور خطبہ پڑہا لوگون پر اور فرمایا کہ یہ دونون دن ایسے ہین کہ منع کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون مین روزہ رکہنے سے اور یہ دن آجکا تمہاری افطار کا ہے بعد روزون کے (یعنی رمضان کے) اور دوسرا دن ایسا ہے کہ تم اُس مین اپنی قربانیون کا گوشت کہاتے ہو **ف** روزہ عید فطر اور عید اضحی کا باجماع علما حرام ہے ہر حال مین خواہ روزہ نذر کا ہو یا نفل کا یا کفارہ وغیرہ کا اور اگر خاص اونہی کیطرف تعیین کرکے نذر کرے قصداً تو امام شافعی اور جمہور کے نزدیک نذر اوسکی منعقد نہین ہوتی اور نہ اوسکی قضا لازم ہوتی ہے اور ابو حنیفہ کے نزدیک نذر لازم ہوتی ہے اور قضا اوس کی واجب ہے اور اگر اُسی دن روزہ رکہ لے تو نذر پوری ہوجاتی ہے اور یہ تمام ائمہ کے خلاف ہے (کذا قال النووی) **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنْ صِیَامِ یَوْمَیْنِ یَوْمِ الْاَضْحٰی وَیَوْمِ الْفِطْرِ **ترجمہ** ابو ہریرہ نے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا دو دن کے روزون سے ایک عید النحر اور دوسری عید الفطر مین **عَنْ** قَزَعَةَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ مِنْهُ حَدِیْثًا فَاَعْجَبَنِیْ فَقُلْتُ لَهٗ اَنْتَ سَمِعْتَ هٰذَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاَقُوْلُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا لَمْ اَسْمَعْ قَالَ سَمِعْتُهٗ یَقُوْلُ لَا یَصْلُحُ الصِّیَامُ فِیْ یَوْمَیْنِ یَوْمِ الْاَضْحٰی وَیَوْمِ الْفِطْرِ مِنْ رَمَضَانَ **ترجمہ** قزعہ نے ابی سعید سے روایت کی کہ اونہون نے کہا سنا مین نے اون سے ایک حدیث کو کہ مجہے بہت پسند آئی اور مین نے کہا اون سے کہ کیا تمنے سنا ہے اُسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تو اونہون نے کہا کہ کیا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر ایسی بات کہون کہ جو آپ نے نہین فرمائی اور جو مین نے نہین سنی کہا اونہون نے کہ سنا مین نے اُن کو کہ فرماتے تہے کہ روزہ درست نہین ان دو دن مین ایک عید اضحی مین اور دوسرے عید الفطر مین رمضان کی **عَنْ** اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنْ صِیَامِ یَوْمَیْنِ یَوْمِ الْفِطْرِ وَیَوْمِ النَّحْرِ **ترجمہ** ابو سعید رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا دو دن کے روزون سے عید فطر اور عید اضحی کے **عَنْ** زِیَادِ بْنِ جُبَیْرٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَی ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

فَقَالَ اِنِّیْ نَذَرْتُ اَنْ اَصُوْمَ یَوْمًا فَوَافَقَ یَوْمَ اَضْحٰی اَوْ فِطْرٍ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا اَمَرَ اللّٰہُ بِوَفَاءِ النَّذْرِ وَنَہٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ صَوْمِ ہٰذَا الْیَوْمِ

ترجمہ زیاد بن جبیر نے کہا ایک شخص آیا ابن عمر کے پاس اور کہا کہ میں نے نذر کی ہے کہ ایک دن روزہ رکھوں اور وہ دن موافق ہوا عید ضحی یا فطر کے تو ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما نے فرمایا کہ اللہ پاک نذر پورا کرنے کا حکم فرماتا ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم اُس دن کے روزہ رکھنے سے منع فرماتے ہیں **ف** یعنی ابن عمر نے اُس کے جواب سے کنارہ کیا اور بیان فرمایا کہ اس میں دلیلیں معارض ہیں اور جو عید کے دن کی نذر معین کرے اوس کی تحقیق اوپر ابھی بیان ہو چکی ہے **عَنْ** عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا قَالَتْ نَہٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ صَوْمَیْنِ یَوْمِ الْفِطْرِ وَیَوْمِ الْاَضْحٰی **حضرت** عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ منع فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عید فطر اور عید اضحی کے روزے سے

بَابُ تَحْرِیْمِ صَوْمِ اَیَّامِ التَّشْرِیْقِ وَبَیَانِ اَنَّہَا اَیَّامُ اَکْلٍ وَشُرْبٍ وَذِکْرِ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ

ایام تشریق میں روزہ حرام ہونیکا بیان **عَنْ** نُبَیْشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیَّامُ التَّشْرِیْقِ اَیَّامُ اَکْلٍ وَشُرْبٍ **ترجمہ** نبیشہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایام تشریق کے کھانے پینے کے دن ہیں **عَنْ** خَالِدِ الْحَذَّاءِ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ قِلَابَۃَ عَنْ اَبِی الْمَلِیْحِ عَنْ نُبَیْشَۃَ قَالَ خَالِدٌ فَلَقِیْتُ اَبَا الْمَلِیْحِ فَسَاَلْتُہٗ فَحَدَّثَنِیْ بِہٖ فَذَکَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِیْثِ ہُشَیْمٍ وَزَادَ وَذِکْرِ اللّٰہِ تَعَالٰی **ترجمہ** ابو الملیح نے وہی مضمون روایت کیا مگر اس میں یہ ہے کہ یہ دن کھانے پینے کے ہیں اور یاد الٰہی کے **عَنْ** کَعْبِ بْنِ مَالِکٍ عَنْ اَبِیْہِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَعَثَہٗ وَاَوْسَ بْنَ الْحَدَثَانِ اَیَّامَ التَّشْرِیْقِ فَنَادٰی اَنَّہٗ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ اِلَّا مُؤْمِنٌ وَاَیَّامُ مِنًی اَیَّامُ اَکْلٍ وَشُرْبٍ **ترجمہ** کعب کو اور اوس بن حدثان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایام تشریق میں بھیجا کہ پکار دیں کہ جنت میں کوئی نہ جاویگا سوا مومن کے اور منی کے دن کھانے پینے کے ہیں **عَنْ** اِبْرَاہِیْمَ بْنِ طَہْمَانَ بِہٰذَا الْاِسْنَادِ غَیْرَ اَنَّہٗ قَالَ فَنَادِیَا **ابراہیم** سے یہی مضمون مروی ہوا مگر اوس میں یہ ہے کہ آپ نے فرمایا تم دونوں پکار دینا

بَابُ کَرَاہَۃِ اِفْرَادِ یَوْمِ الْجُمُعَۃِ بِصَوْمٍ لَا یُوَافِقُ عَادَتَہٗ اکیلے جمعہ کو روزہ رکھنے کی کراہت **عَنْ** مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ سَاَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

وهو يطوف بالبيت انهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن صيام يوم الجمعة فقال نعم
ورب هذا البيت ترجمہ محمد نے کہا پوچھا مین نے جابر سے اور وہ طواف کرتے تھے بیت اللہ کا کہ کیا منع
فرمایا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے روزے سے انہون نے کہا کہ ہان قسم ہے اس بیت کے رب کی
عن محمد بن عباد بن جعفر انه سال جابر بن عبد الله بمثله عن النبي صلى الله عليه
وسلم وہی مضمون دوسری سند سے مروی ہوا عن ابی هريرة رضي الله تعالى عنه قال
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يصم احدكم يوم الجمعة الا ان يصوم قبله او
يصوم بعده ابو ہریرہ نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی روزہ نہ رکھے اکیلے جمعہ کا
مگر آگے اوسکے بھی رکھے یا اوسکے پیچھے بھی عن ابی هريرة رضي الله تعالى عنه عن النبي صلى
الله عليه وسلم قال لا تختصوا ليلة الجمعة بقيام من بين الليالي ولا تخصوا يوم الجمعة بصيام
من بين الايام الا ان يكون في صوم يصومه احدكم ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے روایت
کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا کوئی خاص نہ کرے جمعہ کی رات کو سب راتون مین جاگنے اور
نماز کے ساتھہ اور نہ خاص کرے اوس کے دن کو سب دنون مین روزے کے ساتھہ مگر یہ کہ روزہ رکھتا ہو وہ ہمیشہ
اور اس مین جمعہ آجاوے **ف** نووی نے فرمایا ہے کہ جمہور اصحاب شافعی کا قول یہی ہے کہ خاص جمعہ کے
دن روزہ رکھنا مکروہ ہے مگر ایسا ہو کہ کسی تاریخ مین وہ ہمیشہ روزہ رکھتے تھے اور اوس دن جمعہ آگیا تو
مضائقہ نہین اور اسی طرح مثلا اوس نے نذر کی کہ جسدن بیمار اچھا ہوگا روزہ رکھون گا اور وہ شفیا
جمعہ کو اچھا ہوگیا تو حرج نہین یا ایک روزہ اوس کے آگے یا ایک پیچھے ملا لیا تو بھی مکروہ نہین اور امام مالک نے
جو موطا مین کہا ہے کہ مین نے کسی اہل علم سے نہین سنا جو جمعہ کے روزے کو منع کرتا ہو تو شاید اون کو
یہ حدیثین نہ پہونچی ہون پس وہ معذور ہین اور ہم کو اتباع حدیث ضرور ہے نہ اتباع کسی امام کا علی الخصوص
جب حدیث کے خلاف ہو چنانچہ داودی نے جو امام مالک کے شاگردون مین ہین انہون نے تصریح کی
ہے کہ یہ حدیث انکو نہین پہونچی اگر پہونچتی تو وہ اوس کے خلاف کبھی نہ کرتے اور یہی گمان ہین سب اماموں
کے ساتھہ جو مسائل انکے حدیث کے خلاف ہین ورنہ کوئی اون مین جان بوجھہ کر مخالفت حدیث کی نہین
کرتا اور امت کو ضرور ہے کہ جب حدیث نبی معصوم ملجاوے پھر کسی کی تقلید نہ کرے یہی سبیل مومنین
ہے اور یہی طریق منصفین اگرچہ جو چڑے برا مانین متعصبین اور حکمت اس نہی مین شاید یہ ہو کہ یہ دن

دعا اور ذکر وعبادت اور نہانے اور نہلانے کا ہے اور نماز کو سویرے جانے کا اس لیے افطار بہتر ہوا کہ یہہ
وظائف بخوبی ادا ہوں اور یہ دن گویا نظیر ہے عرفہ کے عرفات والوں کے لیے کہ اسدن بہی حاجیوں
کو افطار اولی ہے پس اس میں بہی افطار مستحب ہے اور جب ایک دن قبل یا بعد اس کے روزہ رکھہ لیا تو یہ
روزہ گویا کفارہ ہو گیا اون وظیفوں کا جن میں بسبب روزے کے قصور ہوا پس کراہت جاتی رہی اور اس
حدیث میں تصریح ہے کہ تخصیص شب جمعہ کی بہی نہ کرے کہ اس شب میں قیام کرے اور نماز پڑہے اور اور دنوں
میں نہ کرے اور معلوم ہوا اس سے صلوۃ الرغائب کا بدعت ہونا اللہ تعالی اوسکی احداث کرنیوالے کو برباد
کرے اور معلوم ہوا کہ وہ نماز بدعت اور جہالت ہے اور سے ریا تک ضلالت ہے اور اس میں بہت منکرات
و محدثات ہیں اور ایک جماعت نے اماموں کی اوسکی بدعت اور قباحت میں تصانیف نفیسہ کیے ہیں اور
اوس کو سراپا فسق و گمراہی اور ضلالت و موجب ویسا ہی لکہا ہے اور اس کے مرتکب کو سراپا ضال اور
اہل ضلال لکہا ہے انتہے ما فی النووی بنوع تغیر **مترجم** کہتا ہے یہی حکم ہے اون اوراد و
وظائف کا جو لوگوں نے احداث کر لیے اور شارع علیہ الرحمۃ سے اوسکی کوئی سند نہیں جیسے دعائے
گنج العرش اور دعائے سیفی اور درود اکبر اور دلائل الخیرات اور حزب البر اور حزب البحر وغیرہ کہ ان سب
سے مومن متبع سنت کو اجتناب لازم ہے اور اسکو منجملہ وظائف و اوراد سمجہنا اور عبادۃً انکی قرارت
کرنا اور اوس پر امیدوار ثواب ہونا گویا گہوڑا کہو کر اضافہ کے فرو گذر انا ہے **باب** بیانِ
نسخِ قولِ اللہِ تعالیٰ وَعَلَی الَّذِیْنَ یُطِیْقُوْنَہٗ فِدْیَۃٌ طَعَامُ مِسْکِیْنٍ اس آیت کے منسوخ ہونیکا بیان
وَعَلَی الَّذِیْنَ یُطِیْقُوْنَہٗ **عَنْ** سَلَمَۃَ بْنِ الْاَکْوَعِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ ھٰذِہِ الْاٰیَۃُ وَعَلَی الَّذِیْنَ یُطِیْقُوْنَہٗ
فِدْیَۃٌ طَعَامُ مِسْکِیْنٍ کَانَ مَنْ اَرَادَ اَنْ یُّفْطِرَ وَیَفْتَدِیَ حَتّٰی نَزَلَتِ الْاٰیَۃُ الَّتِیْ بَعْدَھَا فَنَسَخَتْھَا
سلمہ بن الاکوع سے نے کہا جب یہ آیت اوتری وَعَلَی الَّذِیْنَ یُطِیْقُوْنَہٗ فِدْیَۃٌ طَعَامُ مِسْکِیْنٍ یعنے جن
لوگوں کو طاقت ہے روزے کی وہ فدیہ دیدیں ہر روزہ کے بدلے ایک مسکین کو کہانا تو جو چاہتا تہا افطار کرتا
تہا یعنے رمضان میں اور فدیہ دے دیتا تہا اور یہی حکم رہا یہانتک کہ اسکے بعد کی آیت اوتری اور
اُس نے اس آیت کو منسوخ کر دیا یعنے اب روزہ ضرور رکہنا ہوا طاقت والے کو اور فدیہ دینا درست نہیں۔
عَنْ سَلَمَۃَ بْنِ الْاَکْوَعِ اَنَّہٗ قَالَ کُنَّا فِیْ رَمَضَانَ عَلٰی عَھْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ
سَلَّمَ مَنْ شَآءَ صَامَ وَمَنْ شَآءَ اَفْطَرَ فَافْتَدٰی بِطَعَامِ مِسْکِیْنٍ حَتّٰی اُنْزِلَتْ ھٰذِہِ الْاٰیَۃُ

فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ سلمہ بن اکوع نے کہا کہ ہم رمضان مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے زمانہ مبارک مین یہ عادت رکھتے تھے کہ جس نے چاہا روزہ رکھا اور جس نے چاہا افطار کیا اور فدیہ
دیا ایک مسکین کا کھانا یہانتک کہ اوسکے بعد کی آیت اوتری فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ یعنے جو
شخص اس مہینہ کو پاوے ضرور ہے کہ روزہ ہی رکھے ف یعنے اس بعد کی آیت سے وہ فدیہ والی آیت
منسوخ ہوگئی اور جمہور کا یہی قول ہے جیسے سلمہ کی روایت مین ہے اور ابن عمر اور جمہور کا یہ بھی قول ہے
کہ جو طاقت روزہ کی نہ رکھتا ہو بسبب بوڑھاپے کے وہ فدیہ دیدیوے اور ایک جماعت کا سلف کا اور
مالک اور ابوثور اور داؤد کا قول ہے کہ فدیہ دینا مطلق منسوخ ہوگیا خواہ بوڑھا ہو یا جوان اور جو بوڑھا ایسا
ہو کہ روزہ کی طاقت نہین رکھتا او سپر بھی کھانا دینا مسکین کو واجب نہین اور مالک نے اوس کے لیے کھانا
دینا مستحب کہا ہے اور قتادہ نے کہا یہ رخصت تھی بوڑھے کے لیے جو قدرت روزہ کی رکھتا تھا پھر بعد رخصت
منسوخ ہوگئی اور اوسی کے حق مین یہ رخصت باقی رہی جو طاقت نہین رکھتا اور ابن عباس وغیرہ نے کہا ہے
کہ نازل ہوئی ہے یہ آیۃ فدیہ کی بوڑھے اور بیمار کے لیے جو روزہ نہین رکھہ سکتے اور انکو فدیہ دینا چاہیے
اور اس صورت مین گویا لفظ لا یہان محذوف ہوگا یعنے وَعَلَى الَّذِينَ لَا يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ اور
اور اس صورت مین آیت محکم ہوگی منسوخ نہ ہوگی مگر مریض جب اچھا ہوجاوے تو قضا کرے اگر بوڑھا ہے تو قضا
واجب نہین صرف فدیہ ہی کافی ہے اور اکثر علما کا قول ہے کہ بیمار کو فدیہ دینا ضرور نہین صرف قضا
اوسپر واجب ہے کہ بعد صحت کے قضا کرے اور زید بن اسلم اور زہری اور مالک نے کہا ہے کہ یہ آیت محکم ہے اور
نازل ہوئی ہے مریض کے حق مین جو افطار کرے اور پھر اچھا ہوجاوے اور قضا نہ کرے یہانتک کہ دوسرا رمضان
آجاوے پھر دوسرے رمضان کے روزے رکھلے اور بعد رمضان کے قضا بھی کرے اور فدیہ بھی دیوے
اور فدیہ ہر روزے کے بدلے ایک مد گیہون ہے جو قریب ایک سیر کے ہے مگر جو مریض ایسا ہو کہ ایک رمضان
مین روزہ قضا کیا اور بیماری اوسکی دوسرے رمضان تک برابر رہی تو وہ فدیہ نہ دے صرف قضا ہی روزہ
کی کافی ہے اور ان سب صورتون مین يُطِيقُونَهُ کی ضمیر صوم کیطرف راجع ہے اور حسن بصری وغیرہ نے
کہا ہے کہ ضمیر اوسکی راجع ہے اطعام کیطرف یعنی جو لوگ اطعام کی طاقت رکھتے ہین وہ فدیہ دیوین اور
روزہ کیطرف راجع نہین اور اون کے نزدیک یہ آیت منسوخ ہے اور عام اور جمیع علما کا قول ہے کہ
اطعام ہر روزہ کا ایک مد ہے اور ابو حنیفہ رضی اللہ تعالی عنہ نے دو مد کہے ہین اور صاحبین کا بھی

قول یہی ہی اور اشہب مالکی نے کہا ہی کہ ایک مدار و تلت مدکا ہی اہل مدینہ کو سوا اور جمہور علمار کا قول ہی کہ وہ مرض جسمین افطار روا ہی ایسا ہونا ضرور ہی کہ روزی سی اوس مین مشقت ہو اور بعض نے کہا ہی کہ ہر بعض کو افطار روا ہے کذا قال القاضی عیاض علی ما نقلہ النووی **بَابُ** جَوَازِ تَاخِيرِ قَضَاءِ رَمَضَانَ مَا لَمْ يَجِئْ رَمَضَانُ اٰخَرُ لِمَنْ اَفْطَرَ بِعُذْرٍ كَمَرَضٍ وَسَفَرٍ وَحَيْضٍ وَنَحْوِ ذٰلِكَ ایک رمضان کی قضا مین دوسرے رمضان تک تاخیر روا ہونیکا بیان اوس شخص کے لیے جو کسی عذر سے چھوڑ دے مثل مرض اور سفر اور حیض وغیرہ کے **عَنْ** اَبِي سَلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا تَقُوْلُ كَانَ يَكُوْنُ عَلَيَّ الصَّوْمُ مِنْ رَمَضَانَ فَمَا اَسْتَطِيْعُ اَنْ اَقْضِيَهُ اِلَّا فِي شَعْبَانَ الشُّغْلُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابی سلمہ نے کہا سنا مین نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے کہ فرماتی تھین کہ مجھپر جو رمضان کے روزے قضا ہوتے تھے تو مین اون کو قضا کر سکتی تھی مگر شعبان مین اور وجہ اسکی یہ تھی کہ مین مشغول رہتی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین اور فرصت نہ پاتی تھی **عَنْ** يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ وَذٰلِكَ لِمَكَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ یحیی سے یہی روایت مذکور ہوئی اسی سند سے مگر اوس مین یہ ہی کہ یہ تاخیر قضا کی رمضان کی شعبان تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کے سبب تھی **عَنْ** يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ قَالَ فَظَنَنْتُ اَنَّ ذٰلِكَ لِمَكَانِهَا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْيٰى يَقُوْلُهُ ترجمہ یحیی سے اس اسناد سے یہی مروی ہوا اور اوسمین یحیی نے کہا کہ مین گمان کرتا ہون کہ یہ تاخیر انکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کے سبب ہوتی ہوگی **عَنْ** يَحْيٰى بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي الْحَدِيْثِ الشُّغْلُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ یحیی سے یہی روایت مروی ہوئی مگر اوسمین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اور مشغولی کا ذکر نہین **عَنْ** عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ اِنْ كَانَتْ اِحْدَانَا لَتُفْطِرُ فِي زَمَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا تَقْدِرُ عَلٰى اَنْ تَقْضِيَهُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى يَاْتِيَ شَعْبَانُ ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے کہا کہ ہمسے ایک ایسی تھی کہ افطار کرتی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک مین اور قضا نہ کر سکتی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ یہانتک کہ شعبان آجاتا تھا **فائدہ** یعنے جناب ام المومنین رضی اللہ عنہن

بہتیں حضرت کی خدمت میں حاضر رہتی تہیں اور مترصد استمتاع رہا کرتی تہیں ہر وقت میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیخدمت بجالاویں اور یہ معلوم نہ تہا کہ آپ کسوقت اون کا ارادہ فرماتے ہیں اور اجازت روزے کی اس لیے نہ لیتی تہیں کہ شاید آپ اجازت تو دیدیں مگر پہر آپ کو حاجت ہو اور آپ کو اوس سے تکلیف گذرے اور یہ کمال ادب تہا آپ کا اور کمال رضاجوئی تہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور علما کا اتفاق ہے کہ عورت کو نفل روزہ جائز نہیں جب اوس کا شوہر گھر میں ہو مگر اوسکی اجازت سے اور حضرت ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا شعبان میں اسلیے فرصت پاتی تہیں کہ آپ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوس میں اکثر روزے رکہتے تہے اور تاخیر قضا کی مدت بہی قریب اختتام پہونچتی تہی اور مذہب امام مالک اور ابی حنیفہ اور شافعی اور احمد اور جماہیر سلف و خلف کا یہی ہے کہ قضا رمضان کا پورا کرنا تاخیر کے ساتھ جائز ہے یعنی یہ واجب نہیں کہ اول شوال ہی میں اوسے پورا کرے بلکہ پورے سال میں جب چاہے ادا کر لے اور اس فرض کو اپنے ذمہ پر سے جب چاہے اوتار لے اور ان لوگوں کا قول ہے کہ تاخیر اوس کی شعبان سے آگے روا نہیں اسلیے کہ اوس کے بعد رمضان ایسا مہینہ ہے کہ اوس میں قضا نہیں ہو سکتی اور داؤد ظاہری کا مذہب ہے کہ عید کے دوسرے ہی روز سے قضا کے روزے رکہنا فرض ہے اور روایت ام المومنین حضرت عائشہ کی اللہ راضی ہو اون سے داؤد پر حجت ہے اور جمہور نے کہا ہے کہ البتہ جلدی کرنا قضا میں مستحب ہے اور جس نے افطار کیا رمضان میں کسی عذر کے سبب اور وہ عذر اوسکا مثلاً بیماری یا حیض و نفاس وغیرہ یہانتک باقی رہا کہ وہ مرگیا یا مرگئی تو اوس پر نہ روزہ ہے نہ فدیہ نہ اوسکی طرف سے دوسرا کوئی روزہ رکہے نہ دوسرا فدیہ دیوے اور جو رمضان کی قضا رکہے تو مستحب ہے کہ پے در پے رکہے اور اگر الگ الگ بہی رکہا تو عند الجمہور جائز ہے اس لیے کہ روزے کا اطلاق اوس پر بہی ہے

باب قضاء الصوم عن المیت
میت کیطرف سے روزے رکہنے کا بیان

عن عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من مات وعلیہ صیام صام عنہ ولیہ۔ **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو مر جاوے اور اوس پر روزے ہوں اوسکا ولی اوسکی طرف سے روزے رکہے **عن** ابن عباس رضی اللہ عنہما ان امرأۃ اتت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالت ان امی ماتت وعلیہا صوم شہر فقال ارأیت لو کان علیہا دین اکنت تقضینہ قالت نعم قال

فَدَيْنُ اللّٰهِ اَحَقُّ بِالْقَضَاءِ ابن عباس نے کہا کہ ایک عورت آئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور
اوس نے عرض کی کہ میری ماں مر گئی ہے اور اوس پر ایک ماہ کے روزے تھے آپ نے فرمایا کہ بھلا دیکھ تو اگر اوس پر
کچھ قرض ہوتا تو تو ادا کرتی اوس نے عرض کی کہ ہاں آپ نے فرمایا کہ پھر اللہ تعالیٰ کا قرض سب سے پہلے ادا کرنا
ضرور ہے عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنَّ اُمِّي مَاتَتْ وَعَلَيْهَا صَوْمُ شَهْرٍ اَفَاَقْضِيهِ عَنْهَا فَقَالَ لَوْ كَانَ عَلٰى
اُمِّكَ دَيْنٌ اَكُنْتَ قَاضِيَهُ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَدَيْنُ اللّٰهِ اَحَقُّ اَنْ يُقْضٰى قَالَ
سُلَيْمَانُ فَقَالَ الْحَكَمُ وَسَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ جَمِيعًا وَنَحْنُ جُلُوسٌ حِينَ حَدَّثَ مُسْلِمٌ بِهٰذَا
الْحَدِيثِ فَقَالَا سَمِعْنَا مُجَاهِدًا يَذْكُرُ هٰذَا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا ترجمہ
ابن عباس نے کہا ایک شخص نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کی کہ اے رسول اللہ کے میری
ماں مر گئی ہے اور اوس پر ایک ماہ کے روزے ہیں کیا میں اوس کی قضا رکھوں آپ نے فرمایا کہ اگر تمہاری
ماں پر قرض ہوتا تو تم ادا کرتے یا نہیں اوس نے کہا کہ ہاں ادا کرتا آپ نے فرمایا پھر اللہ تعالیٰ کا قرض
تو ضرور ادا کرنا چاہیے اور سلیمان نے کہا کہ حکم اور سلمہ بن کہیل دونوں نے کہا کہ ہم بیٹھے ہوئے
تھے جب یہ حدیث بیان کی مسلم البطین نے تو اون دونوں نے کہا سنا ہم نے مجاہد سے کہ وہ بیان کرتے
تھے یہی روایت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَمُجَاهِدٍ وَعَطَاءٍ
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا الْحَدِيثِ سعید اور مجاہد اور عطا
نے ابن عباس سے یہی روایت بیان فرمائی عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى
عَنْهُمَا قَالَ جَاءَتِ امْرَاَةٌ اِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنَّ
اُمِّي مَاتَتْ وَعَلَيْهَا صَوْمُ نَذْرٍ اَفَاَصُومُ عَنْهَا قَالَ اَرَاَيْتِ لَوْ كَانَ عَلٰى اُمِّكِ دَيْنٌ فَقَضَيْتِيهِ
اَكَانَ يُؤَدِّي ذٰلِكِ عَنْهَا قَالَتْ نَعَمْ قَالَ فَدَيْنُ اللّٰهِ اَحَقُّ اَنْ يُقْضٰى قَالَ فَصُومِي عَنْ اُمِّكِ سعید بن جبیر نے ابن عباس
رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ ایک عورت آئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض
کی کہ یا رسول اللہ میری ماں مر گئی اور اوس پر نذر کا روزہ تھا کیا میں اوس کی طرف سے روزہ رکھوں
پھر آپ نے وہی قرض کی مثال فرمائی جو اوپر گذری عَنْ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيهِ قَالَ بَيْنَا اَنَا جَالِسٌ
عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَتْهُ امْرَاَةٌ فَقَالَتْ اِنِّي تَصَدَّقْتُ عَلٰى اُمِّي

اِنَّهَا مَاتَتْ قَالَ فَقَالَ وَجَبَ اَجْرُكِ وَرَدَّهَا عَلَيْكِ الْمِيرَاثُ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهُ كَانَ
عَلَيْهَا صَوْمُ شَهْرٍ اَفَاَصُوْمُ عَنْهَا قَالَ صُوْمِيْ عَنْهَا قَالَتْ اِنَّهَا لَمْ تَحُجَّ قَطُّ اَفَاَحُجُّ عَنْهَا
قَالَ حُجِّيْ عَنْهَا ترجمہ بریدہ نے کہا ہم بیٹھے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کہ ایک عورت
آئی اور اُس نے عرض کی کہ میں نے ایک لونڈی خیرات میں دی تھی اپنی ماں کو اور میری ماں مرگئیں آپ
نے فرمایا کہ تیرا ثواب ہوگیا اور پھر وہ لونڈی تیرے پاس آگئی بسبب میراث کے اوس نے عرض کی
کہ یا رسول اللہ میری ماں پر ایک ماہ کے روزے تھے کیا میں اُسکی طرف سے روزہ رکھوں آپ نے فرمایا کہ ان
روزے رکھو اوسکی طرف سے اوس نے عرض کی کہ میری ماں نے حج نہیں کیا تھا آپ نے فرمایا اوسکی طرف
سے حج بھی کرو عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ ابْنِ مُسْهِرٍ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ صَوْمُ شَهْرَيْنِ عبد اللہ بن بریدہ سے
اپنے باپ سے وہی روایت کی مگر اسمیں دو ماہ کے روزے مذکور ہیں عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَطَاءٍ عَنِ
ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ جَاءَتِ امْرَاَةٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ بِمِثْلِهِ
وَقَالَ صَوْمُ شَهْرٍ وہی مضمون ہے مگر اس میں دو ماہ کے روزے مروی ہیں عَنْ سُفْيَانَ
بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ صَوْمُ شَهْرَيْنِ سفیان سے وہی روایت مروی ہے مگر اسمیں دو ماہ کے
روزے مروی ہیں عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اَتَتِ امْرَاَةٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيْثِهِمْ وَقَالَ صَوْمُ شَهْرٍ سلیمان سے وہی روایت مروی ہوئی اور
اوس میں ایک ماہ کے روزے مروی ہیں ف امام شافعی کا ایک قول یہ ہے کہ مستحب ہے ولی میت کو
میت کی طرف سے روزہ رکھنا اور جب ولی نے روزہ رکھ لیا تو اطعام مسکین کی کچھ ضرورت نہیں اور
میت بری الذمہ ہوگیا اور یہی قول صحیح اور مختار ہے اور اسی قول کو اون اصحاب شافعی نے صحیح
محقق کہا ہے جو فقہ اور حدیث دونوں کے جامع ہیں اور یہی قول موافق ہے ان حدیثوں کے جو صحیح
ہیں اور صریح اوسپر دلالت کرتی ہیں اور یہ جو حدیث میں آیا ہے کہ جو مرجاوے اور اوسپر روزے ہوں تو
اوسکی طرف سے کھانا کھلایا جاوے یہ حدیث ثابت نہیں اور اگر ثابت بھی ہو تو اس کی تطبیق اس طرح
ہے کہ دونوں امر جائز ہوں اور ولی مختار ہو کہ چاہے اطعام کرے چاہے روزہ رکھے اور ولی سے مراد قریب
ہے خواہ عصبہ ہو خواہ وارث ہو یا اور کوئی ہو اور ان روایتوں سے کئی امور معلوم ہوئے اول

جواز صوم کا میت کیطرف سے دوسری اجنبیہ عورت کی بات سننی ضرورت شرعی مین تیسری صحت
قیاس کی اسلیے کہ آپ نے حقوق الٰہی کو حقوق عباد پر یعنی دین پر قیاس کیا اور اس سے میت کیطرف سے
ادا سے دین بہی ثابت ہوا اور اوسپر اجماع امت ہے اور ادا ہو دین اگر غیر قرابت والے کیطرف سے
ہو جب بہی روا ہے چوتہی یہ بہی معلوم ہوا کہ جب چیز کسی غریب پر صدقہ کرے اور پہر وہ میراث کی سبب سے
لوٹ آوے تو اسکا لینا روا ہے بلا کراہت بخلاف اس کے کہ اس چیز کو خرید کرے کہ یہ منع ہے پانچوین معلوم
ہوا کہ نیابت میت کی حج مین جائز ہے اور اسیطرح نیابت اوسکی جو ایسا بیمار ہو کہ امید صحت نہ رکہتا ہو

باب تَنْدُبُ لِلصَّائِمِ اِذَا دُعِيَ اِلٰى طَعَامٍ وَلَمْ يُرِدِ الْاِفْطَارَ اَوْ شُوتِمَ اَوْ قُوتِلَ اَنْ يَقُولَ
اِنِّيْ صَائِمٌ وَاَنَّهُ يُنَزِّهُ صَوْمَهُ عَنِ الرَّفَثِ وَالْجَهْلِ وَنَحْوِهِ صائم کو مستحب ہے کہ جب کہانیکو بلایا جاوے
یا کوئی گالی دیوے یا لڑنے آوے تو کہدے کہ مین صائم ہون اور اپنے روزے کو بیہودہ باتون وغیرہ سے
پاک رکہے عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا دُعِيَ
اَحَدُكُمْ اِلٰى طَعَامٍ وَهُوَ صَائِمٌ فَلْيَقُلْ اِنِّيْ صَائِمٌ ابی ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت
ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کسی کو بلاوین کہانے کو اور وہ روزے سے ہو تو کہدے کہ مین روزے
سے ہون عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ رِوَايَةً اِذَا اَصْبَحَ اَحَدُكُمْ يَوْمًا صَائِمًا فَلَا
يَرْفُثْ وَلَا يَجْهَلْ فَاِنِ امْرُؤٌ شَاتَمَهُ اَوْ قَاتَلَهُ فَلْيَقُلْ اِنِّيْ صَائِمٌ ترجمہ ابوہریرہ
رضی اللہ عنہ نے روایت کی کہ جو شخص روزے سے ہو وہ فحش نہ بکے اور جہالت نہ کرے اور اگر کوئی اسکو
برا کہے یا لڑے تو کہدے کہ مین روزے سے ہون مین روزے سے ہون **ف** یعنی اوس کو خبر دیدے
کہ مین گالی گلوج کے لائق نہین اور اگر دعوت مین کوئی بلاوے تو بہی عذر روزے کا بیان کردے پہر اگر وہ
نہ مانے اور بلاوے تو جانا لازم ہے اور کہانا نہ کہاوے اور روزہ اوس کے نہ کہانیکا عذر ہے اور جسکو
روزہ نہ ہو اوسکو کہانے مین کچہہ عذر نہین اور اسکو کہانا لازم ہے اور اصحاب شافعیہ کا یہ بہی قول ہے
کہ اگر صاحب خانہ جبر کرے اور روزہ نفل ہو تو افطار کر ڈالنا مستحب ہے اور اگر صوم واجب ہو تو فطر حرام
ہے اور اس سے یہ بہی معلوم ہوا کہ اظہار عبادات نافلہ کا خواہ صوم ہو یا صلوٰۃ وغیرہ وقت ضرورت کے
جائز ہے اور بےضرورت اظہار نہ ہو تو اخفا اوسکا مستحب ہے اور اس مین حسن معاشرت اور اصلاح ذات البین
اور دلخوشی ہے دوستون کی اور یہ جو فرمایا کہ جو لڑے اس سے یہ کہدے کہ مین روزے سے ہون اس مین

اوسکا باز رہنا ہے زیادتی سے اور غالبًا وہ چپ ہوجاتا ہے اور گالی گلوج سے ہر شخص کو بچنا ضرور ہے مگر
روزہ دار کو اور بھی زیادہ تاکید ہے اس سے دور رہنی کی **باب** فَضْلِ الصِّيَامِ روزی کی فضیلت
کا بیان عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ كُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ لَهُ إِلَّا الصِّيَامَ هُوَ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ فَوَالَّذِي
نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَخُلْفَةُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ ترجمہ ابوہریرہ نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ اللہ تعالی فرماتا ہے کہ ہر عمل آدمی کا اوسکے لیے ہے مگر روزہ کہ
وہ خاص میرے واسطے ہے اور میں اوس کا بدلا دیتا ہوں اور قسم ہے اوس خدا کی کہ جان محمد کی اوسکے
ہاتھ میں ہے کہ بو روزہ دار کے مونہہ کی اللہ تعالی کے نزدیک مشک سے بھی زیادہ اچھی ہے عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصِّيَامُ جُنَّةٌ
ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روزہ سپر ہے **ف**
یعنی بچاتا ہے شہوت وغضب کرنا سے عَنْ أَبِي صَالِحٍ الزَّيَّاتِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ
اللهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ لَهُ
إِلَّا الصِّيَامَ فَإِنَّهُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ وَالصِّيَامُ جُنَّةٌ فَإِذَا كَانَ يَوْمُ صَوْمِ أَحَدِكُمْ
فَلَا يَرْفُثْ يَوْمَئِذٍ وَلَا يَسْخَبْ فَإِنْ سَابَّهُ أَحَدٌ أَوْ قَاتَلَهُ فَلْيَقُلْ إِنِّي امْرُؤٌ صَائِمٌ إِنِّي صَائِمٌ
وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَخُلُوفُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنْ
رِيحِ الْمِسْكِ وَلِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ يَفْرَحُهُمَا إِذَا أَفْطَرَ فَرِحَ بِفِطْرِهِ وَإِذَا لَقِيَ رَبَّهُ
فَرِحَ بِصَوْمِهِ ابوصالح زیات سے روایت ہے کہ اونہوں نے سنا ابوہریرہ سے کہ فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرماتا ہے اللہ تعالی کہ یون تو ہر عمل بنی آدم کا اوسکے لیے ہے مگر روزہ کہ وہ فقط
میرے لیے ہے اور میں ہی اوسکا بدلا دونگا اور روزہ سپر ہے پہر جب کسیکو روزہ ہو تو اوس دن کا لیاں
نہ بکے اور آواز بلند نہ کرے پہر اگر کوئی اوسے گالی دے یا لڑنے کو آوے تو کہدے کہ میں روزے
سے ہوں اور قسم ہے اوس پروردگار کی کہ محمد کی جان اوسکے ہاتھ میں ہے کہ بیشک بو صائم کے منہ
کی اللہ تعالی کے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے قیامت کے دن مشک کی خوشبو سے اور صائم کو دو خوشیان
ہیں جن سے وہ خوش ہوتا ہے ایک وہ اپنے افطار سے دوسری خوش ہوگا وہ جب ملیگا اپنے پروردگار

ے انوروز کے سبب عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کل عمل ابن آدم یضاعف الحسنۃ عشر امثالھا الی سبع مائۃ ضعف قال اللہ الا
الصوم فانہ لی وانا اجزی بہ یدع شھوتہ وطعامہ من اجلی للصائم فرحتان
فرحۃ عند فطرہ وفرحۃ عند لقاء ربہ ولخلوف فیہ اطیب عند اللہ من ریح المسک

ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہر عمل آدمی کا دونا
ہوتا ہے اسطرح کہ ایک نیکی دس تک ہوجاتی ہے یہانتک کہ سات سوتک بڑھتی ہے اور اللہ صاحب نے
فرمایا ہے کہ روزہ سووہ خاص میرے لیے ہے اور مین خود اوسکا بدلہ دیتا ہون اس لیے کہ بندہ میرا
اپنی خواہشین اور کہانا میرے لیے چھوڑ دیتا ہے اور روزہ دار کو دو خوشیان ہین ایک خوشی
اوسکے افطار کی وقت دوسری خوشی ملاقات پروردگار کیوقت اور البتہ بو روزہ دار کے
مونہہ کی اللہ تعالی کو زیادہ پسند ہے بوئے مسک سے **فائدہ** اللہ کے لیے روزہ خاص ہے یعنے اس چیز
چونکہ ظاہر مین کوئی صورت نہین صرف ایک امر عدمی ہے اسلیے اس مین ریا وسمعہ کو دخل بہت کم
ہے اور نفس کو اسمین مطلق حظ نہین اور گویا تشبیہ ہے ملائکہ کے ساتھ بلکہ رب العلمین کے ساتھ کہ
کہانے پینے سے بے پرواہ ہونا اوسی کی شان ہے اور اس سے بڑی عظمت روزے کی معلوم ہوئی اور بو کو
اوسکی مسک سے زیادہ پسندیدہ فرمایا جیسے شہیدون کے خون کو فرمایا کہ رنگ خون کا ہوگا اور بو مسک کی اور
قسم فرمائی اللہ پاک کے ہاتھہ کی معلوم ہوا کہ اوس تعالی کو ہاتھہ ہے مین اور نافی اسکا منکر احادیث ہے اور جہمی
اور اسکا ہاتھہ ویسا ہی ہے جیسی اسکی ذات ہے یعنے کیفیت اسکی ذات کی معلوم نہین اور تاویل اوسکی
قدرت وغیرہ سے باطل ہے اور قول ہے معتزلہ کا اور قدریہ کا جیسی وصیت کی امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے
فقہ اکبر مین اور اس تاویل سے ابطال اوسکی صفات کا لازم آتا ہے غرض مومن کو ضرور ہے کہ ہاتھہ
اور قدم اور ساق وغیرہ جو قرآن وحدیث مین آئے ہین ان سبکے ظاہر معنے پر ایمان رکہنا اور اوسکی
کیفیت خدا کو سونپنا اور بلا تاویل وبلا تعطیل اوس پر ایمان لانا یہی سلف کا طریقہ ہے اور حضرت صلی
اللہ علیہ وسلم اکثر قسم یونہی کہا کرتے پہر کسی روایت مین کسی صحابی سے یہ مروی نہین کہ اونہون نے
پوچھا ہو یا تعجب کیا ہو ہاتھہ پر اللہ پاک کے یا آپ نے کوئی تاویل اصحاب کو بتلائی ہو یا کسی سلف
صحابہ وتابعین نے کوئی تاویل کی غرض صحابہ وتابعین سے ایک حرف بھی اوسکی تاویل مین مروی نہین۔

حالانکہ سب اُن آیات و احادیث کو عوام و خواص میں بلا تکلف روایت کرتے چلے آئے ہیں پس جو وہ لوگ معنے سمجھتے تھے وہی ٹھیک ہیں اور وہی مراد الٰہی اور مقصود رسالت پناہی ہے ورنہ شارع کو ضرور تھا اگر کچھ اور مراد ہوتا تو اوسکو بیان فرماتے ومن ادعی خلاف ہذا فعلیہ البیان عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ وَاَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یَقُوْلُ اِنَّ الصَّوْمَ لِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِہٖ اِنَّ لِلصَّائِمِ فَرْحَتَیْنِ اِذَا اَفْطَرَ فَرِحَ وَاِذَا لَقِیَ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ فَرِحَ وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِہٖ لَخُلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ اَطْیَبُ عِنْدَ اللّٰہِ مِنْ رِیْحِ الْمِسْکِ ترجمہ ابوہریرہ اور ابوسعیدؓ نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالی فرماتا ہے کہ روزہ میرے لیے ہے اور میں اوسکا بدلا دونگا اور روزہ دار کو دو خوشیاں ہیں اول جب افطار کرتا ہے خوش ہوتا ہے دوسرے جب ملاقات کرتا ہے اللہ عزوجل سے جب خوش ہوتا ہے اور قسم ہے اس پروردگار کی کہ جان محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اوسکے ہاتھ میں ہے کہ بو روزہ دار کے مونہہ کی اللہ تعالی کے نزدیک مشک سے زیادہ پاکیزہ ہے فائدہ افطار کیوقت یہ خوشی ہے کہ پروردگار کی تائید اور توفیق سے ایسی عمدہ عبادت کو سرانجام پایا اور نعماء دنیوی سے فی الحال حلال ہوئی اور لذائذ اخروی کا امیدوار بنایا اور پروردگار کی ملاقات کے وقت یہ خوشی ہوتی ہے کہ اللہ تعالی نے اپنے فضل و کرم سے اس عبادت کو قبول کیا اور جس اجر و ثواب کا وعدہ تھا وہ پورا ہوا عَنْ ضِرَارِ بْنِ مُرَّۃَ وَھُوَ اَبُوْسِنَانٍ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ قَالَ وَقَالَ اِذَا لَقِیَ اللّٰہَ فَجَزَاہُ فَرِحَ ضرار سے یہی روایت مروی ہوئی اور اس میں یہ ہے کہ آپ نے فرمایا کہ جب ملاقات کریگا اللہ پاک سے اور اللہ تعالی اوسکو بدلا دیوے گا وہ خوش ہوگا عَنْ سَھْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِی الْجَنَّۃِ بَابًا یُقَالُ لَہُ الرَّیَّانُ یَدْخُلُ مِنْہُ الصَّائِمُوْنَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ لَا یَدْخُلُ مَعَھُمْ اَحَدٌ غَیْرُھُمْ یُقَالُ اَیْنَ الصَّائِمُوْنَ فَیَدْخُلُوْنَ مِنْہُ فَاِذَا دَخَلَ اٰخِرُھُمْ اُغْلِقَ فَلَا یَدْخُلُ مِنْہُ اَحَدٌ ترجمہ سہل بن سعد رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں ایک دروازہ ہے اسے ریان کہتے ہیں یعنے سیراب کرنے والا اسی میں سے جاوینگے روزہ دار قیامت کے دن اور کوئی اُن کے سوا اوس میں سے نجانے پاویگا اور پکارا جاوے گا کہ روزہ دار کہاں ہیں پھر وہ سب اوس میں سے چلے جاوینگے پھر جب اُن میں کا اخیر آدمی بھی داخل ہو جاوے گا وہ بند ہو جاویگا کہ اور کوئی اس میں

نجات ہوگی **ف** یعنی روایتوں میں آیا ہے کہ جب اون میں کا اول آدمی داخل ہو جاوے گا جب بند ہوگا
اور یہ وہم ہے چنانچہ تصریح کی ہے اوسکی قاضی عیاض نے (نووی) اور اس میں بڑی فضیلت اور
کرامت روزہ کی مذکور ہوئی **باب** فَضْلِ الصِّيَامِ فِي سَبِيلِ اللهِ لِمَنْ يُطِيقُهُ بِلَا ضَرَرٍ وَلَا تَفْوِيتِ
حَقٍّ جہاد میں جو طاقت رکھتا ہو اوسکو روزہ کی فضیلت **عَنْ** أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى
عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ عَبْدٍ يَصُومُ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللهِ إِلَّا
بَاعَدَ اللهُ بِذَلِكَ الْيَوْمِ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ سَبْعِينَ خَرِيفًا **ابو سعید** رضی اللہ تعالی عنہ نے
کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی شخص ایسا نہیں جو ایک دن روزہ رکھے اسکی راہ میں (یعنے
جہاد میں) مگر دور کر دیتا ہے اللہ پاک اوس دن کی برکت سے اوس کے مونہہ کو ستر برس کی راہ دوزخ سے
عَنْ سُهَيْلٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ **سہیل** سے بھی یہی روایت اس اسناد سے مروی ہوئی **عَنْ**
أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ صَامَ يَوْمًا فِي سَبِيلِ
اللهِ بَاعَدَ اللهُ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ سَبْعِينَ خَرِيفًا **ابو سعید** نے کہا سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
کہ فرماتے تھے جو روزہ رکھے ایک دن اللہ کی راہ میں دور کرتا ہے اللہ اوس کے مونہہ کو ستر برس کی راہ تک دوزخ
سے **ف** فی سبیل اللہ سے ہر جگہہ جہاد مراد ہے اور روزہ اوسیکا افضل ہے جو طاقت رکھتا ہو کہ باوجود
روزے کے غزو کے کاروبار میں سست نہو **باب** جَوَازِ صَوْمِ النَّافِلَةِ بِنِيَّةٍ مِنَ النَّهَارِ قَبْلَ
الزَّوَالِ وَجَوَازِ فِطْرِ الصَّائِمِ نَفْلًا مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ وَالْأَوْلَى إِتْمَامُهُ روزہ نفل کی نیت دن سے
درست ہونا قبل زوال کے اور روزہ نفل کا توڑنا جائز ہونا بغیر عذر کے اور پورا کرنا اوسکا اولی ہے اس کا
بیان **عَنْ** عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ يَا عَائِشَةُ هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ مَا عِنْدَنَا
شَيْءٌ قَالَ فَإِنِّي صَائِمٌ قَالَتْ فَخَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُهْدِيَتْ لَنَا
هَدِيَّةٌ أَوْ جَاءَنَا زَوْرٌ قَالَتْ فَلَمَّا رَجَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ
أُهْدِيَتْ لَنَا هَدِيَّةٌ أَوْ جَاءَنَا زَوْرٌ وَقَدْ خَبَأْتُ لَكَ شَيْئًا قَالَ مَا هُوَ قُلْتُ حَيْسٌ
قَالَ هَاتِيهِ فَجِئْتُ بِهِ فَأَكَلَ ثُمَّ قَالَ قَدْ كُنْتُ أَصْبَحْتُ صَائِمًا قَالَ طَلْحَةُ فَحَدَّثْتُ
مُجَاهِدًا بِهَذَا الْإِسْنَادِ فَقَالَ ذَاكَ بِمَنْزِلَةِ الرَّجُلِ يُخْرِجُ الصَّدَقَةَ مِنْ مَالِهِ فَإِنْ شَاءَ أَمْضَاهَا

وَاِنِّیْ صَائِمٌ اٰمَنْتُ گیا حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا مسلمانون کی مان فرماتی ہین کہ مجہہ سی ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ای عائشہ تمہاری پاس کچہ کہانا ہے تو مین نے عرض کی کہ یا رسول اللہ کچہہ نہین ہے تو آپنے فرمایا کہ مین روزہ سے ہون پہر آپ باہر تشریف لیگئے اور ہماری پاس کچہ حصہ آیا ہدیہ کے طور سی اور آگئے ہماری پاس کچہ مہمان (کہ اون مین بڑا حصہ اوس ہدیہ کا خرچ ہوگیا) اور کچہ تہوڑا اسامین نے آپ کے لیے چہپا رکہا ہے پہر آپنے پوچہا کہ وہ کیا ہے مین نے کہا حیس (حیس وہ کہانا ہے کہ کہجور اور گہی اور اقط یعنی سوکہا دہی ملا کر بناتے ہین) آپنے فرمایا لاؤ پہر مین لائی اور آپ نے کہایا پہر فرمایا کہ مین روزہ سی تہا صبحکو طلحہ نے کہا مین نے یہ حدیث مجاہد سی بیان کی تو اونہون نے کہا یہ ایسی بات ہے (یعنی نفل روزہ ہونا) جیسے کوئی صدقہ نکالے اپنے مال سی تو اوسکو اختیار ہے چاہے دیدے چاہے پہیر رکہ لے **عَنْ** عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فَقَالَ هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ فَقُلْنَا لَا قَالَ فَاِنِّيْ صَائِمٌ ثُمَّ اَتَانَا يَوْمًا اٰخَرَ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُهْدِيَ لَنَا حَيْسٌ فَقَالَ اَرِيْنِيْهِ فَلَقَدْ اَصْبَحْتُ صَائِمًا فَاَكَلَ **ترجمہ** حضرت ام المومنین رضی اللہ تعالی عنہا نے فرمایا کہ ایک دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس آئے اور فرمایا کہ تمہارے پاس کچہ ہے ہمنے کہا کچہ نہین ہے آپنے فرمایا مین تو روزہ سے ہون پہر آئے ہمارے پاس دوسرے دن پہر ہمنے عرض کی یا رسول اللہ حیس ہمارے پاس آیا ہے ہدیہ مین تو آپنے فرمایا مجہے دکہاؤ اور مین صبحکو روزہ سے تہا پہر آپنے کہایا **فائدہ** ان حدیثون سی معلوم ہوا کہ نیت روزہ نفل کی دن کو بہی جائز ہے جبتک زوال شمس نہ ہو اور یہی مذہب ہے جمہور کا اور ان مین یہ بہی تصریح ہے کہ نفل روزے کا توڑ ڈالنا بہی اور دن کو کہا لینا بہی درست ہے اور یہی مذہب ہے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا اور جیسے اسکا شروع کرنا انسان کی خوشی سے تہا ویسی ہی اوسکا تمام کرنا بہی اوسکے اختیار پر ہے اور یہی قول ہے ایک جماعت کا صحابہ سی اور احمد اور اسحاق کا اور ان سب لوگون کے نزدیک اوسکا پورا کرنا مستحب ہے اور ابو حنیفہ اور مالک کے نزدیک توڑنا اسکا جائز نہین اور توڑنے والا اسکا گنہگار ہوتا ہے اور حسن بصری اور امام نخعی اور مکحول کا قول ہے کہ قضا اوسکی واجب ہے اوسپر جسنے بلا عذر افطار کر ڈالا اور ابن عبد البر نے کہا ہے کہ اجماع ہے اوسپر کہ جسنے عذر کے سبب سی کہول ڈالا مثلاً بیماری یا حیض وغیرہ اوسپر قضا نہین **بَابٌ** تَرْكِ الْحَجِّ وَشَرْبِهٖ لَا يُفْطِرُ پہولے سی کہا لینے اور پینے سے اور جماع سی روزہ نہ جانے کا بیان **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ

رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَسِيَ وَهُوَ صَائِمٌ فَأَكَلَ
أَوْ شَرِبَ فَلْيُتِمَّ صَوْمَهُ فَإِنَّمَا أَطْعَمَهُ اللّٰهُ وَسَقَاهُ **ترجمہ** ابوہریرہؓ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا جو بھول کر کہا لیوی یا پی لیوے اور وہ روزہ دار ہو تو وہ اپنا روزہ پورا کر لیوی اسلیے کہ اوسکو اللہ
تعالیٰ نے کہلا یا پلا دیا **ف** یہی ہے مذہب اکثر لوگون کا کہ روزہ دار جب بہولے سے کہا لے یا پی
لے یا جماع کرے تو اوسکا روزہ نہین جاتا اور یہی قول ہے امام شافعی اور امام ابو حنیفہ اور داؤد کا اور ربیعہ
اور مالک نے کہا ہے کہ روزہ جاتا رہتا ہے اور اوسپر قضا ہے کفارہ نہین اور عطا اور اوزاعی اور لیث
نے کہا ہے کہ جماع مین تو قضا ہے اور کہانے مین قضا نہین اور احمد کا قول ہے کہ جماع مین قضا اور کفارہ
دونون ہین اور کہانے پینے مین کچھ نہین (نووی) اور قوی وہی مذہب اول معلوم ہوتا ہے **باب**
صِيَامِ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَيْرِ رَمَضَانَ وَاسْتِحْبَابِ أَنْ لَا يُخْلِيَ شَهْرًا مِنْ صَوْمٍ
نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے روزے کا بیان سوا رمضان کے اور مستحب ہے کہ کوئی مہینہ روزے سے خالی نہ چھوڑے
عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا هَلْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ شَهْرًا مَعْلُوْمًا سِوٰی رَمَضَانَ قَالَتْ وَاللّٰهِ إِنْ صَامَ شَهْرًا مَعْلُوْمًا
سِوٰی رَمَضَانَ حَتّٰی مَضٰی لِوَجْهِهِ وَلَا أَفْطَرَهُ حَتّٰی يُصِيْبَ مِنْهُ **ترجمہ** عبد اللہ نے کہا مین نے حضرت
عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کبھی کسی پورے مہینے کے روزے رکہتے تہے
رمضان مبارک کے سوا تو انہون نے فرمایا کہ اللہ کی قسم کسی ماہ کے پورے روزے آپنے نہین رکھے سوا رمضان
شریف کے یہانتک کہ دنیا سے تشریف لیگئے اور نہ کسی پورے مہینے کا افطار کیا تہا یہانتک کہ کچھ دن روزہ نہ رکھا ہو **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ
شَقِيقٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ أَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ
شَهْرًا كُلَّهُ قَالَتْ مَا عَلِمْتُهُ صَامَ شَهْرًا كُلَّهُ إِلَّا رَمَضَانَ وَلَا أَفْطَرَهُ كُلَّهُ حَتّٰی يَصُوْمَ
مِنْهُ حَتّٰی مَضٰی لِسَبِيْلِهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** عبد اللہ بن شقیق نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ
عنہا سے عرض کی کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم روزہ رکہتے تہے کسی ماہ کے پورے دن کا تو انہون نے فرمایا کہ
مین نہین جانتی کہ آپ نے سوا رمضان کے کسی ماہ کے پورے روزے رکھے ہون اور نہ کوئی ماہ پورے افطار
کیا جب تک کہ ایک دو روز روزہ نہ رکہا اور یہین یہانتک کہ آپ گذر دنیا سے تشریف لیگئے سلام اللہ تعالیٰ
کا اور رحمت اوپر **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ صَوْمِ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ كَانَ يَصُومُ حَتّٰى نَقُولَ قَدْ صَامَ قَدْ صَامَ وَيُفْطِرُ حَتّٰى نَقُولَ قَدْ اَفْطَرَ قَدْ اَفْطَرَ
قَالَتْ وَمَا رَأَيْتُهُ صَامَ شَهْرًا كَامِلًا مُنْذُ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ رَمَضَانَ ترجمہ عبداللہ بن شقیق
نے کہا کہ میں نے پوچھا حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے روزوں کو تو آپ نے فرمایا کہ روزہ
رکھتے تھے آپ یہانتک کہ ہم کہتے تھے کہ آپ نے خوب روزے رکھے خوب روزے رکھے اور افطار کرتے تھے ایسا کہ ہم
کہتے تھے آپ نے بہت دن افطار کیا بہت دن افطار کیا اور فرمایا کہ میں نے آپ کو کبھی نہیں دیکھا کہ پورے ماہ روزہ
رکھا ہو کبھی جب سے آپ مدینہ تشریف لائے مگر رمضان کا۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا مِثْلَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي الْاِسْنَادِ هِشَامًا وَلَا مُحَمَّدًا ترجمہ عبداللہ بن شقیق سے وہی
مضمون مروی ہوا اور اس سند میں ہشام اور محمد کا ذکر نہیں راویوں میں سے۔ عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ حَتّٰى نَقُوْلَ لَا يُفْطِرُ وَيُفْطِرُ
حَتّٰى نَقُوْلَ لَا يَصُوْمُ وَمَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَكْمَلَ صِيَامَ شَهْرٍ قَطُّ اِلَّا رَمَضَانَ
وَمَا رَاَيْتُهُ فِيْ شَهْرٍ اَكْثَرَ مِنْهُ صِيَامًا فِيْ شَعْبَانَ ترجمہ حضرت عائشہ ام المومنین نے اللہ تعالیٰ عنہا سے
روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہانتک روزے رکھتے تھے کہ ہم کہتے تھے کہ اب افطار نہ
کریں گے اور افطار یہانتک کرتے تھے کہ ہم کہتے تھے کہ اب روزہ نہ رکھیں گے اور میں نے پورے مہینے کے روزے
رکھتے ہوئے انکو کبھی نہ دیکھا سوا رمضان کے اور کسی مہینے میں شعبان سے زیادہ روزے نہ دیکھا۔ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ
قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا عَنْ صِيَامِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ كَانَ يَصُوْمُ
حَتّٰى نَقُوْلَ قَدْ صَامَ وَيُفْطِرُ حَتّٰى نَقُوْلَ قَدْ اَفْطَرَ وَلَمْ اَرَهُ صَائِمًا مِنْ شَهْرٍ قَطُّ اَكْثَرَ مِنْ صِيَامِهِ
مِنْ شَعْبَانَ كَانَ يَصُوْمُ شَعْبَانَ كُلَّهُ كَانَ يَصُوْمُ شَعْبَانَ اِلَّا قَلِيْلًا ترجمہ ابی سلمہ سے کہا میں نے پوچھا
حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزے کیونکر رکھتے تھے انہوں نے فرمایا کہ اتنے
روزے رکھتے تھے کہ ہم کہتے تھے کہ آپ نے بہت روزے رکھے اور اتنا افطار کرتے تھے کہ ہم کہتے تھے کہ آپ نے بہت
افطار کیا اور میں نے انکو جتنا شعبان میں روزے رکھتے دیکھا اتنا اور کسی ماہ میں نہیں دیکھا گویا آپ پورے
شعبان روزے رکھتے تھے پورے شعبان روزے رکھتے سوا چند روز کے۔ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى
عَنْهَا قَالَتْ لَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ شَهْرٍ مِنَ السَّنَةِ اَكْثَرَ صِيَامًا مِنْهُ
فِيْ شَعْبَانَ وَكَانَ يَقُوْلُ خُذُوْا مِنَ الْاَعْمَالِ مَا تُطِيْقُوْنَ فَاِنَّ اللّٰهَ لَنْ يَمَلَّ حَتّٰى تَمَلُّوْا وَكَانَ يَقُوْلُ

أَحَبُّ الْعَمَلِ إِلَى اللّٰهِ مَا دَاوَمَ عَلَيْهِ صَاحِبُهُ وَإِنْ قَلَّ ترجمہ ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی کہ انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی ماہ میں سال بھر کے شعبان سے زیادہ روزے نہ رکھتے تھے اور فرماتے تھے کہ اتنی ہی عبادت کرو جتنی تم کو طاقت ہو کہ اللہ پاک ثواب دینے سے نہیں تھکیگا اور تم عبادت کرتے کرتے تھک جاؤ گے اور فرماتے تھے کہ سب سے زیادہ پیارا اللہ پاک کے نزدیک وہ کام ہے جو ہمیشہ چلا جاوے اگرچہ تھوڑا ہی ہو۔ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا صَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا كَامِلًا قَطُّ غَيْرَ رَمَضَانَ وَكَانَ يَصُومُ إِذَا صَامَ حَتَّى يَقُولَ الْقَائِلُ لَا وَاللّٰهِ لَا يُفْطِرُ وَيُفْطِرُ حَتَّى يَقُولَ الْقَائِلُ لَا وَاللّٰهِ لَا يَصُومُ ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کسی پورے مہینے کے روزے نہیں رکھے سوا رمضان کے اور آپ کی عادت مبارک تھی کہ روزے رکھتے تھے یہاں تک کہ کہنے والا کہتا کہ اللہ کی قسم اب افطار نہ کریں گے اور افطار کرتے کہ کہنے والا کہتا کہ اللہ کی قسم اب روزہ نہ رکھیں گے ف اس سے یہی معلوم ہوا کہ بارہ ماہ برابر روزے رکھنا خلاف سنت ہے اور اسکو محبوب جاننا بدعت ہے اور آنحضرت کی رویہ کے خلاف اور یہ قسم کھانا قائل کے بر سبیل عادت ہے اسی کو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِي أَيْمَانِكُمْ یعنے اس میں مواخذہ نہیں عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ شَهْرًا مُتَتَابِعًا مُنْذُ قَدِمَ الْمَدِينَةَ ترجمہ شعبہ نے ابی بشر سے بھی روایت کی اس اسناد سے اور اس میں یہ ہے کہ پے درپے کسی ماہ کے روزے نہیں رکھے جب سے مدینہ تشریف لائے باقی مضمون وہی ہے عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ سَأَلْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ عَنْ صَوْمِ رَجَبٍ وَنَحْنُ يَوْمَئِذٍ فِي رَجَبٍ فَقَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ حَتَّى نَقُولَ لَا يُفْطِرُ وَيُفْطِرُ حَتَّى نَقُولَ لَا يَصُومُ ترجمہ عثمان حکیم انصاری کے بیٹے سے روایت ہے کہ انہوں نے سعید بن جبیر سے پوچھا رجب کے روزوں کو اور یہ سوال ماہ رجب میں کیا تو سعید نے کہا میں نے سنا ہے ابن عباس سے کہ فرماتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزے رکھتے تھے یہاں تک کہ ہم کہتے تھے اب افطار نہ کریں گے اور افطار کرتے تھے یہاں تک کہ ہم کہتے تھے کہ اب روزہ نہ رکھیں گے عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ فِي هَذَا بِمِثْلِهِ عثمان نے اس اسناد سے بھی یہی مضمون مروی ہوا عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَصُومُ حَتَّى يُقَالَ قَدْ صَامَ قَدْ صَامَ وَيُفْطِرُ حَتَّى يُقَالَ قَدْ أَفْطَرَ قَدْ أَفْطَرَ ترجمہ انس نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہاں تک روزے رکھتے تھے کہ لوگ کہتے تھے کہ خوب روزے رکھے اور یہاں تک افطار

کرتے تھے کہ لوگ کہتے تھے خوب افطار کیا خوب افطار کیا ف ان حدیثون سے کئی باتین معلوم ہوئین ایک یہہ
کہ مستحب ہی کہ کوئی مہینہ روزے سے خالی نرہے دوسرے یہہ کہ نفل روزے کا کوئی زمانہ معین نہین جب چاہے رکھ
سکتا ہے سوای رمضان وعیدین وایام تشریق کے جن مین منع ہے تیسرے یہہ کہ شعبان مین آپ بہ نسبت اور
ایام کے زیادہ روزے رکھتے چوتھے یہہ کہ کوئی ماہ سوا رمضان کے پورے روزے سے نہین صرف ہوتا تہا
کہ کہین امت کو وجوب کا شبہ ہو جاوے اور مثل رمضان کی فرض ہو جاوے یا مشابہت رمضان کی لازم نہ آوے
اور صوم رجب کی نہ نہی ثابت ہوئی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ استحباب اور تخصیص رجب میں نفل
روزے مستحب ہین سب اوقات مین پس ہے رجب بہی ہے اور سنن ابی داود مین اتنا آیا ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسند وسیاہی میرے نزدیک روزے رکھو حرام کے مہینون کے اور رجب بہی انہین مین داخل
ہے کذا قال النووی فی شرح مسلم **باب** النَّهْيِ عَنْ صَوْمِ الدَّهْرِ لِمَنْ تَضَرَّرَ بِهِ أَوْ فَوَّتَ بِهِ حَقًّا
أَوْ لَمْ يُفْطِرِ الْعِيدَيْنِ وَالتَّشْرِيقَ وَبَيَانِ تَفْضِيلِ صَوْمِ يَوْمٍ وَإِفْطَارِ يَوْمٍ **ترجمہ** صوم دہر کی نہی اور
صوم داودی کی فضیلت **عن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ أُخْبِرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَنَّهُ يَقُولُ لَأَقُومَنَّ اللَّيْلَ وَلَأَصُومَنَّ النَّهَارَ مَا عِشْتُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آنْتَ
الَّذِي تَقُولُ ذٰلِكَ فَقُلْتُ لَهُ قَدْ قُلْتُهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّكَ لَا
تَسْتَطِيعُ ذٰلِكَ فَصُمْ وَأَفْطِرْ وَنَمْ وَقُمْ وَصُمْ مِنَ الشَّهْرِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَإِنَّ الْحَسَنَةَ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا وَذٰلِكَ
مِثْلُ صِيَامِ الدَّهْرِ قَالَ قُلْتُ فَإِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ صُمْ يَوْمًا وَأَفْطِرْ يَوْمَيْنِ قَالَ
قُلْتُ فَإِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ صُمْ يَوْمًا وَأَفْطِرْ يَوْمًا وَذٰلِكَ صِيَامُ دَاوُدَ وَهُوَ أَعْدَلُ الصِّيَامِ قَالَ قُلْتُ
فَإِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ
عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو لَأَنْ أَكُونَ قَبِلْتُ الثَّلَاثَةَ الْأَيَّامَ الَّتِي قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَهْلِي وَمَالِي **ترجمہ** عبد اللہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر لگی کہ مین کہتا
ہون کہ مین ساری رات جاگا کرونگا اور ہمیشہ دن کو روزہ رکہا کرونگا جب تک جیونگا سبحان اللہ کیا
شوق تہا عبادت کا اور جوانی مین یہ شوق یہ تاثیر تہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحبت وخدمت کی پس
فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تمنے ایسا کہا مینے عرض کی کہ ہان یا رسول اللہ مینے ایسا ہی کہا ہے
تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اوسکی طاقت نہین رکھہ سکتے اس لیے تم روزے بہی رکہو اور

افطار بھی کرو اور رات کو نماز بھی پڑھو اور سو بھی رہو اور ہر ماہ میں تین دن روزے رکھ لیا کرو اسلیے کہ ہر
نیکی دس گنے لکھی جاتی ہے تو یہ گویا ہمیشہ کے روزے ہوئے (اسلیے کہ تین دہائے تیس ہو گئے) تب میں نے
عرض کی کہ میں اس سے زیادہ طاقت رکھتا ہوں اے رسول اللہ کے آپ نے فرمایا کہ اچھا ایک دن روزہ رکھو اور
دو دن افطار کرو پھر میں نے عرض کی کہ میں اس سے زیادہ طاقت رکھتا ہوں یا رسول اللہ تو آپ نے فرمایا ایک
دن روزہ رکھو اور ایک دن افطار کرو اور یہ روزہ ہے حضرت داؤد علیہ السلام کا (یعنے اُن کی عادت یہی
تھی) اور یہ سب روزوں سے عمدہ ہے اور معتدل میں نے پھر عرض کی کہ میں اس سے زیادہ طاقت رکھتا ہوں
آپ نے فرمایا ان روزوں سے افضل کوئی روزہ نہیں ہے عبد اللہ بن عمرو فرماتے ہیں کہ اگر میں یہ فرمانا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ تین دن روزے ہر ماہ میں رکھ لیا کرو قبول کر لیتا تو یہ مجھے اپنے گھر بار و مال و متاع
سے بھی زیادہ پیارا معلوم ہوتا ہے اور یہ فرمانا اُنکا ایام پیری میں تھا کہ جب ضعف محسوس ہوا عن
يحيى قال انطلقت انا وعبد الله بن يزيد حتى ناتي ابا سلمة فارسلنا اليه رسولا فخرج علينا
واذا عند باب داره مسجد قال فكنا في المسجد حتى خرج الينا فقال
ان تشاؤا ان تدخلوا وان تشاؤا ان تقعدوا ههنا فقلنا لا بل نقعد ههنا فحدثنا قال حدثني
عبد الله بن عمرو بن العاص رضي الله تعالى عنهما قال كنت اصوم الدهر واقرأ القران كل
ليلة قال فاما ذكرت للنبي صلى الله عليه وسلم واما ارسل الي فاتيته فقال لي الم اخبر
انك تصوم الدهر وتقرأ القران كل ليلة فقلت بلى يا نبي الله ولم ارد بذلك الا الخير
قال فان بحسبك ان تصوم من كل شهر ثلاثة ايام قلت يا نبي الله اني اطيق افضل من
ذلك قال فان لزوجك عليك حقا ولزورك عليك حقا ولجسدك عليك حقا قال فصم
صوم داود نبي الله صلى الله عليه وسلم فانه كان اعبد الناس قال قلت يا نبي الله وما صوم
داود قال كان يصوم يوما ويفطر يوما قال واقرأ القران في كل شهر قال قلت يا نبي
الله اني اطيق افضل من ذلك قال فاقرأه في كل عشرين قال قلت يا نبي الله اني اطيق افضل من
ذلك قال فاقرأه في عشر قال قلت يا نبي الله اني اطيق افضل من ذلك قال فاقرأه في سبع
ولا تزد على ذلك فان لزوجك عليك حقا ولزورك عليك حقا ولجسدك عليك حقا قال
فشددت فشدد علي قال وقال لي النبي صلى الله عليه وسلم انك لا تدري لعلك يطول

يَطُولُ بِكَ عُمُرٌ قَالَ فَصِرْتُ اِلَى الَّذِي قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا كَبِرْتُ وَدِدْتُ اَنِّي كُنْتُ قَبِلْتُ رُخْصَةَ نَبِيِّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ یحیی سے روایت ہے کہ مین اور عبداسر بن یزید دونو ابوسلمہ کے پاس گئے اور ایک آدمی ان کے پاس بہیجا اور وہ گہر سے نکلے اور ان کے دروازہ پر ایک مسجد تہی کہ جب وہ نکلے تو ہم سب مسجد مین تہے اور اونہون نے کہا کہ چاہو گہر چلو چاہو یہان بیٹہو ہمنے کہا یہین بیٹہین گے اور آپ ہم سے حدیثین بیان فرماتی انہون نے کہا روایت کی مجہسے عبداسد بن عمرو بن العاص نے اور کہا کہ مین ہمیشہ روزی رکہتا تہا اور ہر شب قرآن پڑہتا تہا (یعنے ساری رات) اور کہا کہ یا تو میرا ذکر آیا نبی صلے اسد علیہ وسلم کے پاس یا آپ نے مجہی بلا بہیجا غرض مین آپ کی خدمتمین حاضر ہوا اور آپنے فرمایا کہ ہم کو کیا خبر نہین لگی ہے کہ تم ہمیشہ روزی رکہتی ہو اور ساری رات قرآن پڑہتے ہو مین نے کہا ہان یا رسول اسد اور مین اس سے بہلائی چاہتا ہون (یعنے ریا وسمعہ مقصود نہین) تب آپنے فرمایا تم کو اتنا کافی ہے کہ ہر ماہ مین تین روزی رکہہ لیا کرو مین نے عرض کی کہ اے نبی اسد کے مین اس سے زیادہ طاقت رکہتا ہون آپنے فرمایا کہ تمہاری بی بی کا حق ہے تمپر اور تمہاری ملاقاتیون کا حق ہے اور تمہاری جسم کا بہی حق ہے تمپر تو اس لیے تم داؤد علیہ السلام کا روزہ اختیار کرو جو بہی تہے اسد تعالی کے اور سب لوگون سے زیادہ اسد کی عبادت کرنیوالے تہے اونہونے کہا کہ مینے عرض کی کہ اے نبی اسد تعالی کے داؤد کا روزہ کیا تہا آپ نے فرمایا کہ وہ ایک دن روزہ رکہتے تہے اور ایک دن افطار کرتے تہے اور آپنے فرمایا کہ قرآن ہر ماہ مین ایک بار ختم کیا کرو مینے عرض کی کہ مین اس سے زیادہ طاقت رکہتا ہون اے نبی اسد تعالی کے تو آپ نے فرمایا کہ بیس روز مین ختم کیا کرو مین نے عرض کی کہ اے نبی اسد تعالی کے مین اس سے زیادہ طاقت رکہتا ہون آپنے فرمایا کہ دس روز مین ختم کرو مین نے عرض کی کہ اے نبی اسد کے مین اس سے زیادہ طاقت رکہتا ہون آپنے فرمایا کہ سات روز مین ختم کرو اور اس سے زیادہ نہ پڑہو (اسلیے کہ اس سے کم مین تدبر اور تفکر قرآن مین مگر نہین) اسلیے کہ تمہاری بی بی کا حق بہی ہے تمپر اور تمہاری ملاقاتیون کا حق ہے تمپر اور تمہاری بدن کا حق ہے تمپر اور مینے تشدد کیا سو مجہپر تشدد ہوا اور نبی صلی اسد علیہ وسلم نے مجہہ سے فرمایا کہ تم نہین جانتے شاید تمہاری عمر دراز ہو تو اتنا بار تمپر گران ہوگا اور امور دین مین خلل آویگا سبحان اسد یہ آپ کی شفقت اور انجام بینی تہی اور آخر وہی ہوا) کہا عبداسد نے کہ پہر مین اسی حال کو پہونچا جسکا آپنے مجہہ سے ذکر کیا تہا اور جب مین بوڑہا ہوا تو آرزو کی مین نے کہ کاش مین نبی صلے اسد علیہ وسلم کی رخصت قبول کر لیتا

عن يحيى بن ابي كثير بهذا الاسناد وزاد فيه بعد قوله من كل شهر ثلاثة ايام فان
بكل حسنة عشر امثالها فذلك الدهر كله وقال في الحديث قلت وما صوم نبي الله داود
قال نصف الدهر ولم يذكر في الحديث من قراءة القرآن شيئا ولم يقل وان لزورك عليك
حقا ولكن قال وان لولدك عليك حقا ترجمہ یحیی سے اس اسناد سے بھی روایت مروی ہوئی اور اوس مین تین
دن کے روزون کے بعد یہ بات زیادہ ہے کہ ہر نیکی دس گنے ہوتی ہے اور یہ ثواب مین ہمیشہ کا روزہ ہے اور حدیث
مین یہ بھی ہے کہ عبداللہ نے کہا مین نے عرض کی کہ داؤد نبی اللہ کا روزہ کیا ہے تو آپنے فرمایا سب دنون
کا آدھا یعنے وہی ایک دن روزہ ایک دن افطار اور اس روایت مین قراءت قرآن مجید کا مطلق ذکر نہین
اور ملاقاتیون کے حق بھی مذکور نہین اور یہ ہے کہ تمہارے بچہ کا تم پر حق ہے عن ابي سلمة عن عبد الله
ابن عمرو بن العاص قال قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم اقرا القرآن في كل شهر
قال قلت اني اجد قوة قال فاقراه في عشرين ليلة قال قلت اني اجد قوة قال فاقراه
في سبع ولا تزد على ذلك ترجمہ ابی سلمہ نے عبداللہ سے روایت کی کہ انہون نے کہا مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا قرآن ختم کرو ہر ماہ مین ایک بار مین نے کہا مجھ مین قوت اور ہے آپنے فرمایا بیس دن مین
مین نے کہا اور قوت ہے آپنے فرمایا ختم کرو سات دن مین اور اس سے زیادہ قراءت نہ کرو **فائدہ** ان روایتون
سے معلوم ہوا کہ ایک شب ختم جو رمضان شریف مین رائج ہے اور حافظون کو اوس پر ناز ہے یہ خلاف سنت
اور حقیقت مین بدعت ہے اور اوس پر ناز سراپا حماقت ہے عن ابي سلمة بن عبد الرحمن
عن عبد الله بن عمرو بن العاص رضي الله تعالى عنهما قال قال رسول الله صلى الله عليه
وسلم يا عبد الله لا تكن مثل فلان كان يقوم الليل فترك قيام الليل ترجمہ ابی سلمہ راوی
ہین کہ عبداللہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ای عبداللہ ایسا نہ ہو کہ تم فلانے کے مثل ہو جاؤ کہ وہ
شخص رات کو اٹھا کرتا تھا پھر اوس نے اٹھنا چھوڑ دیا یعنے بہت جاگنے سے کہین دب نہ جاؤ عن
عبد الله بن عمرو بن العاص رضي الله عنهما يقول بلغ النبي صلى الله عليه وسلم اني اصوم اسرد
واصلي الليل فاما ارسل الي واما لقيته فقال الم اخبر انك تصوم ولا تفطر وتصلي الليل
فلا تفعل فان لعينك حظا ولنفسك حظا ولاهلك حظا فصم وافطر وصل ونم وصم من
كل عشرة ايام يوما ولك اجر تسعة قال اني اجدني اقوى من ذلك يا نبي الله قال فصم صيام

دَاوٗدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ وَكَيْفَ كَانَ دَاوٗدُ يَصُوْمُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ قَالَ كَانَ يَصُوْمُ يَوْمًا وَّيُفْطِرُ يَوْمًا وَّلَا يَفِرُّ اِذَا لَاقٰى قَالَ مَنْ لِّيْ بِهٰذِهٖ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ قَالَ عَطَاءٌ فَلَا اَدْرِيْ كَيْفَ ذَكَرَ صِيَامَ الْاَبَدِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَامَ مَنْ صَامَ الْاَبَدَ **ترجمہ** عبد اللہ کہتے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر پہونچی کہ مین برابر روزے رکہی جاتا ہون اور ساری رات نماز پڑہتا ہون تو آپ نے کسی کو میرے پاس بہیجا یا مین آپ سے ملا تو آپنے فرمایا کہ مجھے خبر لگی ہے کہ تم برابر روزے رکہتے ہو اور بیچ مین افطار نہین کرتے اور ساری رات نماز پڑہتے ہو تو ایسا مت کرو کہ اس لیے کہ تمہاری آنکہون کا بہی کچھ حصہ ہے اور تمہاری ذات کا بہی حصہ ہے اور تمہاری بی بی کا بہی سو تم روزہ رکہو اور افطار بہی کرو اور نماز بہی پڑہو سو بہی ہر دس دن مین ایک دن روزہ رکہہ لیا کرو کہ تمکو ان نو دنون کا بہی ثواب ملے تو مین نے عرض کی کہ مین اپنے مین اس سے زیادہ قوت پاتا ہون اے نبی اللہ تعالی کے آپنے فرمایا کہ خیر داؤد علیہ السلام کا روزہ رکہو سو مین نے کہا کہ ان کا روزہ کیا تہا اے نبی اللہ تعالی کے آپنے فرمایا وہ ایک دن روزہ رکہتے تہے اور ایک دن افطار کرتے تہے اور جب دشمن کے مقابل ہوتے تو کبہی نہ بہاگتے (یعنے جہاد سے) تو عبد اللہ نے کہا یہ دشمن سے نہ بہاگنا مجہکو کہان نصیب ہو سکتا ہے اے نبی اللہ تعالے کے (یعنے یہ بڑی قوت و شجاعت کی بات ہے) عطانے کہا جو راوی حدیث ہین کہ پہر مین نہین جانتا کہ ہمیشہ روزون کا کیون کر ذکر آیا اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اوس پر فرمایا کہ جسنے ہمیشہ روزہ رکہے اوسنے روزہ ہی نہین رکہا (یعنے مطلق ثواب نہ پایا) جس نے ہمیشہ روزہ رکہا اوس نے روزہ ہی نہ رکہا جس نے ہمیشہ روزہ رکہا اوسنے روزہ ہی نہ رکہا **مسلم** رحمۃ اللہ علیہ مؤلف کتاب فرماتے ہین کہ روایت کی مجہسے محمد بن حاتم نے اون سے محمد بن بکر نے اون سے ابن جریج نے اس اسناد سے اور کہا کہ ابو العباس شاعر نے انکو خبر دی مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ابو العباس ابن سائب ابن فروخ اہل مکہ سے ہین اور ثقہ اور عدل ہین **مترجم** کہتا ہے ابو العباس اوپر کی روایت کے راوی تہے اس لیے مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے انکی توثیق فرمائی **عَنْ** حَبِيْبٍ سَمِعَ اَبَا الْعَبَّاسِ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو اِنَّكَ لَتَصُوْمُ الدَّهْرَ وَتَقُوْمُ اللَّيْلَ وَاِنَّكَ اِذَا فَعَلْتَ ذٰلِكَ هَجَمَتْ لَهُ الْعَيْنُ وَنَهَكَتْ لَا صَامَ مَنْ صَامَ الْاَبَدَ صَوْمُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ مِّنَ الشَّهْرِ صَوْمُ الشَّهْرِ كُلِّهٖ قُلْتُ فَاِنِّيْ اُطِيْقُ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ فَصُمْ صَوْمَ دَاوٗدَ كَانَ يَصُوْمُ يَوْمًا وَّيُفْطِرُ يَوْمًا وَّلَا يَفِرُّ اِذَا لَاقٰى **ترجمہ**

حبیب سے روایت ہی کہ انہون نے ابو العباس سے سنا کہ عبد اللہ بن عمرو نے کہا کہ مجھسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ اے عبد اللہ تم ہمیشہ روزے رکھتے ہو اور ساری رات جاگتے ہو اور تم جب ایسا کروگے تو آنکھین بہر آئین گی
اور ضعیف ہو جاینگی اور جسنے ہمیشہ روزہ رکھا اوسنے تو روزہ ہی نہین رکھا اور ہر ماہ مین تین دن روزہ رکھنا
گویا پورے ماہ کا رکھنا ہے (یعنے ثواب کی راہ سے) تو مینے عرض کیا کہ مین اس سے زیادہ طاقت رکھتا ہون
تو آپنے فرمایا اچھا صوم داودی رکھا کرو اور وہ یہ ہے کہ داود علیہ السلام ایک دن روزہ رکھتے تھے ایک دن
افطار کرتے تھے اور پھر بھی جب دشمن کے آگے ہوتے تو کبھی نہ بھاگتے (یعنے اتنی قوت پر بھی ہمیشہ روزہ نہ رکھتے
تھے جیسے تمنے اختیار کیا ہے) عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِيْ ثَابِتٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ نَفِهَتِ النَّفْسُ
ترجمہ حبیب سے اس اسناد سے بھی روایت مروی ہے اور اس مین یہ ہے کہ تمہاری جان تھک جاوے گی
عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَمْ اُخْبَرْ
اَنَّكَ تَقُوْمُ اللَّيْلَ وَتَصُوْمُ النَّهَارَ قَالَ اِنِّيْ اَفْعَلُ ذٰلِكَ فَاِنَّكَ اِذَا فَعَلْتَ ذٰلِكَ هَجَمَتْ عَيْنَاكَ
نَفِهَتْ نَفْسُكَ لِعَيْنِكَ حَقٌّ وَلِنَفْسِكَ حَقٌّ وَلِاَهْلِكَ حَقٌّ قُمْ وَنَمْ وَصُمْ وَاَفْطِرْ ترجمہ عبد اللہ نے
کہا مجھسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا مجھے خبر نہین لگی کہ تم رات بھر جاگتے ہو اور ہمیشہ دن کو روزہ
رکھتے ہو مینے عرض کی کہ ہان مین ایسا کرتا ہون آپنے فرمایا کہ اگر تم ایسا کروگے تو تمہاری آنکھین بہر آوینگی
اور جان تھک جاوے گی اور تمہاری آنکھہ کا بھی آخر تجھپر حق ہے اور تمہاری جان کا بھی حق ہے اور تمہارے
گھر والون کا بھی سو تم جاگو بھی سوؤ بھی روزہ بھی رکھو اور افطار بھی کرو عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَحَبَّ الصِّيَامِ اِلَى اللّٰهِ صِيَامُ دَاوٗدَ وَاَحَبَّ الصَّلٰوةِ اِلَى اللّٰهِ صَلٰوةُ
دَاوٗدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَنَامُ نِصْفَ اللَّيْلِ وَيَقُوْمُ ثُلُثَهٗ وَيَنَامُ سُدُسَهٗ وَكَانَ يَصُوْمُ يَوْمًا
وَّيُفْطِرُ يَوْمًا ترجمہ عبد اللہ بن عمرو نے کہا کہ مجھسے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سب قسم کے روزون
سے زیادہ پیارا روزہ اللہ کو داود علیہ السلام کا ہے اور سب سے زیادہ پیاری اللہ کو داود علیہ السلام کی نماز ہے
(یعنے رات کی) کہ وہ سوتے تھے آدھی رات تک اور جاگتے تھے تہائی حصہ اور پھر سو جاتے تھے (یعنے تہجد پڑھ کر)
چھٹے حصہ مین رات کے اور ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن افطار کرتے تھے عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ
عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَحَبُّ الصِّيَامِ اِلَى اللّٰهِ
صِيَامُ دَاوٗدَ كَانَ يَصُوْمُ نِصْفَ الدَّهْرِ وَاَحَبُّ الصَّلٰوةِ اِلَى اللّٰهِ صَلٰوةُ دَاوٗدَ كَانَ يَرْقُدُ شَطْرَ

اللَّيْلِ ثُمَّ يَقُومُ ثُمَّ يَرْقُدُ آخِرَهُ فَيَقُومُ ثُلُثَ اللَّيْلِ بَعْدَ شَطْرِهِ قُلْتُ لِعَمْرِو بْنِ دِينَارٍ أَعَمْرُو
ابْنُ أَوْسٍ كَانَ يَقُولُ يَقُومُ ثُلُثَ اللَّيْلِ بَعْدَ شَطْرِهِ قَالَ نَعَمْ **ترجمہ** عبداسد نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ
سلم نے فرمایا کہ روزون مین پیارہ روزہ اسد تعالی کے نزدیک داؤد علیہ السلام کا روزہ ہے کہ وہ آدہی زمانہ
مین روزہ رکہتے تہے اور سب سے زیادہ پیاری نماز انکی نماز ہے کہ وہ آدہی رات تک پہلے سو جاتے تہے اور
پہر اوٹہتے تہے اور اخیر مین پہر سو جاتے تہے اور آدہی رات کے بعد جو تہجد تو ثلث شب تک نماز پڑہتے
الا ابن جریج راوی نے کہا کہ مین نے پوچہا عمرو بن دینار سے (یہ ان کے شیخ ہین اس روایت مین) کہ
کیا عمرو بن اوس نے یہ کہا کہ پہر جاگتے تہے اور نماز پڑہتے تہے تہائی رات تک آدہی رات کے بعد تو انہون نے
کہا کہ ہان **عَنْ** أَبِي قِلَابَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو الْمَلِيحِ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ أَبِيكَ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
عَمْرٍو فَحَدَّثَنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذُكِرَ لَهُ صَوْمِي فَدَخَلَ عَلَيَّ فَأَلْقَيْتُ
لَهُ وِسَادَةً مِنْ أَدَمٍ حَشْوُهَا لِيفٌ فَجَلَسَ عَلَى الْأَرْضِ وَصَارَتِ الْوِسَادَةُ بَيْنِي وَبَيْنَهُ فَقَالَ
لِي أَمَا يَكْفِيكَ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ خَمْسًا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ
قَالَ سَبْعًا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ سَبْعًا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ تِسْعًا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ
قَالَ أَحَدَ عَشَرَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَوْمَ فَوْقَ صَوْمِ
دَاوُدَ شَطْرَ الدَّهْرِ صِيَامُ يَوْمٍ وَإِفْطَارُ يَوْمٍ **ترجمہ** ابو قلابہ نے کہا مجہے خبر دی ابو الملیح نے کہ
مین داخل ہوا تمہارے باپ کے ساتہہ عبداسد بن عمر کے پاس او ر انہون نے بیان کیا کہ رسول اسد
صلے اسد علیہ وسلم کے آگے میرے روزون کا ذکر ہوا کہ آپ میرے پاس تشریف لائے اور مین آپ کے لیے
ود تکیے ڈالے کہ وہ چمڑے کے تہے اور اس مین کہجور کا کہوجا بہرا ہوا تہا پہر آپ زمین پر بیٹہ گئے
اور وہ تکیہ میرے اور آپ کے بیچ مین ہو گیا پہر آپنے فرمایا کیا تم کو تین روزے ہر ماہ مین کافی نہین مین نے
عرض کیا کہ یا رسول اسد (یعنے مین اس سے زیادہ قوی ہون) پہر آپنے فرمایا پانچ سہی مین نے عرض کیا یا
رسول اسد آپ نے فرمایا سات مین نے عرض کی یا رسول اسد آپ نے فرمایا نو تین نے عرض کی یا رسول اسد آپنے
فرمایا گیارہ مین نے عرض کی یا رسول اسد آپنے فرمایا داؤد کے روزے کے برابر کوئی روزہ نہین کہ وہ آدہے
ایام روزہ رکہتے تہے اس طرح کہ ایک دن روزہ ہوتا ایک دن افطار ہوتا **عَنْ** عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ صُمْ يَوْمًا وَلَكَ أَجْرُ مَا بَقِيَ قَالَ إِنِّي أُطِيقُ أَكْثَرَ

مِنْ ذٰلِكَ قَالَ صُمْ يَوْمَيْنِ وَلَكَ اَجْرُ مَا بَقِيَ قَالَ اِنِّيْ اُطِيْقُ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ صُمْ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ وَلَكَ الْاَجْرُ مَا بَقِيَ قَالَ اِنِّيْ اُطِيْقُ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ صُمْ اَرْبَعَةَ اَيَّامٍ وَلَكَ الْاَجْرُ مَا بَقِيَ قَالَ اِنِّيْ اُطِيْقُ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ صُمْ اَفْضَلَ الصِّيَامِ عِنْدَ اللّٰهِ صَوْمَ دَاؤُدَ كَانَ يَصُوْمُ يَوْمًا وَّيُفْطِرُ يَوْمًا ترجمہ عبد اللہ بن عمر نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ ایک دن روزہ رکھو اور تم کو دوسرے دن کا بھی ثواب ہے تو عبد اللہ نے کہا میں اس سے زیادہ طاقت رکھتا ہوں آپ نے فرمایا کہ دو دن روزہ رکھو اور تم کو باقی دنوں کا بھی ثواب ہے انہوں نے پھر کہا کہ میں اس سے زیادہ قوت رکھتا ہوں آپ نے فرمایا تین دن روزہ رکھو اور تم کو باقی دنوں کا ثواب ہے اور انہوں نے کہا میں اس سے زیادہ کی قوت رکھتا ہوں آپ نے فرمایا کہ چار دن روزہ رکھو اور تم کو باقی دنوں کا بھی ثواب ہے انہوں نے عرض کی میں اس سے زیادہ قوت رکھتا ہوں آپ نے فرمایا سب روزوں سے افضل روزہ اور روزہ اللہ کے نزدیک صوم داؤد علیہ السلام ہے کہ وہ ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن افطار کرتے تھے **عن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو بَلَغَنِيْ اَنَّكَ تَصُوْمُ النَّهَارَ وَتَقُوْمُ اللَّيْلَ فَلَا تَفْعَلْ فَاِنَّ لِجَسَدِكَ عَلَيْكَ حَظًّا وَلِعَيْنِكَ عَلَيْكَ حَظًّا وَاِنَّ لِزَوْجِكَ عَلَيْكَ حَظًّا صُمْ وَاَفْطِرْ صُمْ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ فَذٰلِكَ صَوْمُ الدَّهْرِ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ بِيْ قُوَّةً قَالَ فَصُمْ صَوْمَ دَاؤُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ صُمْ يَوْمًا وَّاَفْطِرْ يَوْمًا فَكَانَ يَقُوْلُ يَا لَيْتَنِيْ اَخَذْتُ بِالرُّخْصَةِ ترجمہ عبد اللہ بن عمرو نے کہا کہ مجھ سے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مجھے خبر پہونچی ہے کہ تم ہمیشہ روزے رکھتے ہو دن کو اور ساری رات جاگتے ہو سو ایسا نہ کرو اسلیے کہ تمہارے بدن کا تمپر حق ہے اور تمہاری آنکھ کا حصہ ہے اور تمہاری بیوی کا تمپر حصہ ہے تم روزہ رکھو اور افطار کرو اور روزہ رکھو تین دن ہر ماہ میں سو یہی ہمیشہ کا روزہ ہے یعنے ثواب کی رو سے میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ مجھے قوت اس سے زیادہ ہے اور روزہ رکھو تم داؤد علیہ السلام کا ایک دن روزہ رکھو اور ایک دن افطار کرو تو عبد اللہ آخر عمر میں کہتے تھے کہ کاش میں رخصت قبول کرتا تو خوب ہوتا **ف** ان سب روایتوں سے عبد اللہ بن عمرو کے کئی امور ثابت ہوئے اول رفق اور نرمی اور شفقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنی امت پر ہے اور ارشاد انکی صلاح وخیر کا اور تعلیم وتلقین آپ کی ان کے آرام ورحمت کے لیے اور کمال اہتمام جناب رسالت مآب کا اس باب میں اور روکنا نہایت تعمق اور استغراق سے عبادات شاقہ میں کہ وہ مانع ہو جاتا ہے اداے حقوق آخر سے اور سنت ہمیشہ متوسط ہے

ہے جیسے ایمان و اسلام سب ادیان مین متوسط ہے اور یہ جو فرمایا آپ نے کہ فلان شخص کی مثل نہو کہ وہ رات کو جاگتا
تہا پہر جاگنا چہوڑ دیا اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالی نے مذمت کی ہے اون لوگون کی جو عبادات شاقہ کرتے
ہین اور پہر اُس سے بیزار ہو کر چہوڑ دیتے ہین جیسے فرمایا وَرَهْبَانِيَّةً ابْتَدَعُوهَا دوسری یہ کہ ان
روایتون مین صوم الدہر کی نہی وارد ہوئی اور ظاہریہ کا مذہب بہی ہے کہ صوم دہر ممنوع ہے بلحاظ انہی
روایتون کے اور جمہور کے نزدیک اگر ایام منہی عنہ مین یعنے عیدین مین اور ایام تشریق مین روزہ نہ رکہے
تو روا ہے اور مذہب شافعی کا یہی ہے کہ اگر سب دن روزے رکہے سوا ان پانچ دن کے تو کراہت نہین ہے بلکہ
مستحب ہے مگر شرط یہ ہے کہ اور حقوق مین کمی نہو اور اگر اور حقوق معاش وغیرہ مین کمی ہو تو مکروہ ہے اور
ان کی دلیل حدیث حمزہ بن عمر ہے کہ اونہون نے عرض کی کہ یا رسول اللہ مین برابر روزے رکہتا ہون تو کیا سفر
مین بہی رکہون آپنے فرمایا کہ چاہو تو رکہو اور اسکو بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے غرض یہ کہ اگر یہ مکروہ ہوتا
تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اجازت ندیتے علی الخصوص سفر مین اور ابن عمر رضی اللہ عنہ سے بہی مروی ہے کہ وہ
برابر روزے رکہتے تہے یعنے عمر خطاب کے صاحبزادے اور ایسے ہی ابو طلحہ اور حضرت عائشہ اور اکثر سلف سے مروی ہے
اور یہ جو حدیث مین وارد ہوا ہے کہ آپنے فرمایا جس نے ہمیشہ روزے رکہے اوس نے روزہ ہی نہین رکہا اُس کے
بہت جواب دیے ہین اول یہ کہ مراد اس سے وہی شخص ہے جو ان پانچ دنون مین بہی روزہ رکہے اور یہ جواب حضرت عائشہ
رضی اللہ تعالی عنہا سے مروی ہے دوسرا جواب یہ ہے کہ مراد اُس سے وہ شخص ہے جس سے اور حقوق واجبہ مین خلل واقع
ہووے اور مسلم نے ذکر کیا ہے کہ عبد اللہ بن عمرو بن العاص بہی آخر عمر مین نادم ہوئے اور ضعف انکو بہی لاحق
ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جانا تہا کہ اُن کو ضعف ہو جاویگا پس نہی اوسی کے ساتہہ خاص ہے جسکو ضعف
ہو جاوے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہی کہ یہ تم سے نہین ہو سکیگا اس مین اشارہ تہا اون کے عجز
کی طرف باقی رہا ساری رات نماز پڑہنا اوسکو نووی نے علی الاطلاق مکروہ لکہا ہے
اور اسکو علماء رضی اللہ عنہم نے مکروہ لکہا ہے اسلیے کہ ساری رات جاگنے مین ضرر یقینی ہے
بخلاف روزے کے اور جو رات بہر جاگے گا تو خواہ نخواہ دن کو سوویگا اور اس مین حقوق کا اتلاف ضرور
ہوگا اور اگر دن کو بہی مطلق نہ سویا تو موت یقینی ہے اور ان احادیث مین تصریح ہے کہ صوم داؤد علیہ السلام
افضل صیام ہے اور یہی مذہب ہے متولی کا جو اصحاب شافعی مین سے ہین کہ اُن کے نزدیک دائما روزے سے صوم
داؤدی افضل ہے اور بعضون نے علی الدوام روزے کو افضل کہا ہے اور کہا ہے کہ یہ روایتین خاص ہین عبد اللہ

بن عمرو بن العاص کے واسطے مگر احادیث سے قبول دل کو ترجیح معلوم ہوتی ہے یعنی صوم داؤدی افضل صیام ہے
اور قرأت ختم قرآن میں صحابہ مختلف تہے بعض ایک ماہ میں ختم کرتے بعض بیس روز میں بعض دس دن میں بعض
سات دن میں بعض تین دن میں بعض ایک رات ایک دن میں بعض ہر رات میں بعض ایک رات ایک دن میں
تین ختم فرماتے اور ان کے نامون کی تفصیل نووی نے بخوبی کی ہے اپنی کتاب آداب القراء میں اور مذہب
مختار یہ ہے کہ جس پر دوام ہو سکے وہ اولی ہے اور جسقدر میں نشاط باقی رہے اور دل بیزار نہ ہوا اور اگر اس
کے ساتھ زیادہ قرأت بہی ہو تو نور علی نور ہے اور عبد اللہ بن عمرو نے جو قبول کی آرزو رخصت کی اس سے
معلوم ہوا کہ عمدہ عبادت وہی ہے جس پر ساری عمر قیام ہو سکے اور یہی منطوق ہے احادیث صحیحہ کا اور یہہ
جو فرمایا کہ تیری اولاد کا حق ہے تجہپر اس سے معلوم ہوا کہ باپ کو تعلیم اولاد کی ضرور ہے اگر باپ نہ ہو تو ماں
کو تعلیم دینی ضرور ہے اور انکو اس تعلیم میں اجر ہے **باب** اِسْتِحْبَابِ صِيَامِ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ مِّنْ كُلِّ
شَهْرٍ وَّصَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ وَعَاشُوْرَاءَ وَالْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسِ ہر ماہ میں تین روزے اور عرفہ کے روزے
اور عاشورے کے روزے اور پیر اور جمعرات کے روزے کی فضیلت کا بیان **عَنْ** مُعَاذَةَ الْعَدَوِيَّةِ اَنَّهَا
سَاَلَتْ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ
مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ قَالَتْ نَعَمْ فَقُلْتُ مِنْ اَيِّ اَيَّامِ الشَّهْرِ كَانَ يَصُوْمُ قَالَتْ لَمْ يَكُنْ يُبَالِيْ
مِنْ اَيِّ اَيَّامِ الشَّهْرِ يَصُوْمُ **ترجمہ** معاذہ عدویہ نے پوچہا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ کیا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ہر ماہ میں تین روزے رکہتے تہے انہون نے فرمایا کہ ہاں پہر پوچہا کن دنون میں انہون نے فرمایا
کچہ پروا نہ کرتے تہے کسی دنون میں بہی رکہہ لیتے تہے **ف** اس سے مستحب ہونا ہر ماہ میں تین روزے
کا ثابت ہوا **عَنْ** عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ لَهٗ اَوْ قَالَ لِرَجُلٍ وَّهُوَ يَسْمَعُ يَا فُلَانُ اَصُمْتَ مِنْ سُرَّةِ هٰذَا الشَّهْرِ قَالَ لَا قَالَ فَاِذَا
اَفْطَرْتَ فَصُمْ يَوْمَيْنِ **عمران** نے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا یا اور کسی سے فرمایا اور
یہہ سنتے تہے غرض آپ نے فرمایا کہ اے فلانے تمنے اس ماہ کے بیچ میں روزے رکہے انہون نے کہا نہیں تب آپ
نے فرمایا پہر جب تم افطار کرو تو دو روزا اور روزہ رکہو **عَنْ** اَبِيْ قَتَادَةَ رَجُلٌ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَيْفَ تَصُوْمُ فَغَضِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قَوْلِهٖ فَلَمَّا
رَاٰى عُمَرُ غَضَبَهٗ قَالَ رَضِيْنَا بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ نَّبِيًّا نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ غَضَبِ اللّٰهِ

وَغَضَبَ رَسُوْلِهٖ فَجَعَلَ عُمَرُ يُرَدِّدُ هٰذَا الْكَلَامَ حَتّٰى سَكَنَ غَضَبُهٗ فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ مَنْ يَّصُوْمُ الدَّهْرَ كُلَّهٗ قَالَ لَا صَامَ وَلَا اَفْطَرَ اَوْ قَالَ لَمْ يَصُمْ وَلَمْ يُفْطِرْ قَالَ كَيْفَ مَنْ يَّصُوْمُ يَوْمَيْنِ وَيُفْطِرُ يَوْمًا قَالَ وَيُطِيْقُ ذٰلِكَ اَحَدٌ قَالَ كَيْفَ مَنْ يَّصُوْمُ يَوْمًا وَّيُفْطِرُ يَوْمًا قَالَ ذَاكَ صَوْمُ دَاوٗدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ كَيْفَ مَنْ يَّصُوْمُ يَوْمًا وَّيُفْطِرُ يَوْمَيْنِ قَالَ وَدِدْتُّ اَنِّيْ طُوِّقْتُ ذٰلِكَ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثٌ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ وَّرَمَضَانُ اِلٰى رَمَضَانَ فَهٰذَا صِيَامُ الدَّهْرِ كُلِّهٖ وَصِيَامُ يَوْمِ عَرَفَةَ اَحْتَسِبُ عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُّكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِيْ قَبْلَهٗ وَالسَّنَةَ الَّتِيْ بَعْدَهٗ وَصِيَامُ يَوْمِ عَاشُوْرَآءَ اَحْتَسِبُ عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُّكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِيْ قَبْلَهٗ ترجمہ ابوقتادہ نے روایت کی کہ ایک شخص آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کی کہ آپ کیونکر روزہ رکہتے ہین تو سنکر آپ غصے ہوگئے (یعنے اس لیے کہ یہ سوال بے موقع تہا اسکو لازم تہا کہ یون پوچہتا کہ مین روزہ کیونکر رکہون) پہر جب حضرت عمر نے آپ کا غصہ دیکہا تو عرض کرنے لگے مین راضی ہوا اللہ تعالی کے معبود ہونے پر اور اسلام کے دین ہونے پر اور محمد کے نبی ہونے پر اور پناہ مانگتی مین ہم اللہ کے غصہ سے اللہ کے ساتہہ اور اسکے رسول کے غصہ سے غرض حضرت عمر بار بار ان کلمات کو کہتے تہے یہانتک کہ غصہ آپکا تہم گیا پہر حضرت عمر نے عرض کی کہ اے رسول اللہ کے جو ہمیشہ روزہ رکہے وہ کیسا ہے آپ نے فرمایا نہ اوسنے روزہ رکہا نہ افطار کیا پہر کہا جو دو دن روزہ رکہے اور ایک دن افطار کرے وہ کیسا آپنے فرمایا ایسی طاقت کسکو ہے (یعنی اگر طاقت ہو تو خوب ہے) پہر کہا جو ایک دن روزہ رکہے ایکدن افطار کرے آپ نے فرمایا یہہ روزہ ہے داؤد علیہ السلام کا پہر کہا جو ایکدن روزہ رکہے اور دو دن افطار کرے آپنے فرمایا مین آرزو رکہتا ہون کہ مجہے اتنی طاقت ہو (یعنے یہ بہی بہت خوب ہے اگر طاقت ہو) پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین روزے ہر ماہ مین اور رمضان کے روزے ایک رمضان کے بعد دوسرے رمضان تک یہ ہمیشہ کا روزہ ہے (یعنے ثواب مین) اور عرفہ کے دن کا روزہ ایسا ہے کہ مین امیدوار ہون اللہ پاک سے کہ ایک سال اگلے اور ایک سال پچہلے گناہون کا کفارہ ہوجاوے **ف** اس حدیث سے عرفہ اور عاشورہ کے روزے کی فضیلت معلوم ہوئی اور ہر ماہ مین تین روزے رکہنے سے معلوم ہوا کہ سال بہر کے روزون کا ثواب ملتا ہے **عَنْ** اَبِيْ قَتَادَةَ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ صَوْمِهٖ قَالَ فَغَضِبَ

فَغَضِبَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ رَضِیْنَا بِاللّٰہِ رَبًّا وَّ
بِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ ... رَسُوْلًا وَّبِبَیْعَتِنَا بَیْعَۃً قَالَ فَسُئِلَ عَنْ صِیَامِ الدَّھْرِ فَقَالَ لَا
صَامَ وَلَا اَفْطَرَ اَوْمَا صَامَ وَمَا اَفْطَرَ قَالَ فَسُئِلَ عَنْ صِیَامِ یَوْمَیْنِ وَاِفْطَارِ یَوْمٍ قَالَ وَمَنْ یُّطِیْقُ
ذٰلِکَ قَالَ وَسُئِلَ عَنْ صَوْمِ یَوْمٍ وَّاِفْطَارِ یَوْمَیْنِ قَالَ لَیْتَ اَنَّ اللّٰہَ قَوَّانَا لِذٰلِکَ قَالَ وَسُئِلَ
عَنْ صَوْمِ یَوْمٍ وَّاِفْطَارِ یَوْمٍ قَالَ ذَاکَ صَوْمُ اَخِیْ دَاوٗدَ عَلَیْہِ السَّلَامُ قَالَ وَسُئِلَ عَنْ صَوْمِ
الْاِثْنَیْنِ قَالَ ذَاکَ یَوْمٌ وُّلِدْتُ فِیْہِ وَیَوْمٌ بُعِثْتُ اَوْ اُنْزِلَ عَلَیَّ فِیْہِ قَالَ فَقَالَ صَوْمُ ثَلٰثَۃٍ
مِّنْ کُلِّ شَھْرٍ وَّرَمَضَانَ اِلٰی رَمَضَانَ صَوْمُ الدَّھْرِ قَالَ وَسُئِلَ عَنْ صَوْمِ یَوْمِ عَرَفَۃَ قَالَ
یُکَفِّرُ السَّنَۃَ الْمَاضِیَۃَ وَالْبَاقِیَۃَ قَالَ وَسُئِلَ عَنْ صَوْمِ یَوْمِ عَاشُوْرَآءَ فَقَالَ یُکَفِّرُ السَّنَۃَ
الْمَاضِیَۃَ وَفِیْ ھٰذَا الْحَدِیْثِ فِیْ رِوَایَۃِ شُعْبَۃَ قَالَ وَسُئِلَ عَنْ صَوْمِ یَوْمِ الْاِثْنَیْنِ وَالْخَمِیْسِ
فَسَکَتْنَا عَنْ ذِکْرِ الْخَمِیْسِ لِمَا نُرَاہُ وَھْمًا ۔ ترجمہ ابوقتادہ سے وہی مضمون مروی ہوکہ آپ سے کسی نے
آپکے روزون کو پوچھا اور آپ غصہ ہوئے پہر حضرت عمر نے وہی عرض کیا جو اوپر مذکور ہوا اور اس مین اتنا زیادہ
ہے کہ راضی ہوئے ہم اپنی بیعت سے کہ وہی بیعت ہی اور سوال ہوا صیام الدہر کا تو آپنے فرمایا نہ اوس نے روزہ
رکہا نہ افطار کیا پہر سوال ہوا دو روز روزہ اور ایک روز افطار سے تو آپنے فرمایا اُسکی طاقت کسکو ہی پہر
سوال ہوا ایک دن افطار اور دو دن روزہ سے تو آپ نے فرمایا کاشکے اللہ تعالیٰ ہم کو ایسی قوت دیوے اور سوال
ہوا ایک دن افطار اور ایک دن روزے سے تو فرمایا یہ میرے بہائی داؤد علیہ السلام کا روزہ ہی اور سوال ہوا
دوشنبہ کے روزے کا تو فرمایا مین اُسیدن پیدا ہوا ہون اور اُسیدن نبی ہوا ہون یا فرمایا اوسیدن مجہہ پر
وحی اوتری ہے اور فرمایا رمضان کے روزے اور ہر ماہ مین تین روزے یہ صوم الدہر ہے اور عرفہ کے روزہ
کو پوچہا تو فرمایا کہ ایک سال گذرا ہوا اور ایک سال آگے آنیوالے کا کفارہ ہی اور عاشورے کے روزےکو پوچہا تو
فرمایا ایک سال گذرے ہوئے کا کفارہ ہے مسلم نے فرمایا اسیدیث مین شعبہ کی روایت مین کہ پوچہا آپ
سے دوشنبہ اور پنجشنبہ کے روزےکو تو ہمنے پنجشنبہ کا ذکر نہین کیا اسلیے کہ اس مین وہم ہے **ف**
اس روایت مین مسلم نے فرمایا کہ ہم نے پنجشنبہ کے ذکر کو وہم سمجہا اس لیے ذکر نہین کیا وجہ اسکی یہ ہے کہ دو
شنبہ کے سوال مین اگر پنجشنبہ کا بہی ذکر ہو تو آگے جو مذکور ہوتا ہے کہ مین اُسیدن پیدا ہوا اوسی دن نبی ہوا
اسکو ربط نہین رہتا اس لیے کہ یہ سب دوشنبہ ہی کو ہوا ہے اور قاضی عیاض نے فرمایا کہ ممکن ہے کہ

روایت شعبہ کی صحیح ہوا اور پنجشنبہ کا ذکر بھی اس مین ہو گر ولادت آپ کی دوشنبہ ہی سے متعلق ہوا اور کفارہ
گناہون کا جو حدیث شریف مین مذکور ہو مراد اس سے گناہان صغیرہ نہین ہین تو کبیرہ مین بھی کچھ تخفیف ہوتی
ہے اور اگر کبیرہ صغیرہ دونون نہین ہین تو عبادات سے رفع درجات ہوتے ہین اور تین روزے جو مذکور ہوئے
ہر ماہ مین انکو ایام بیض کہتے ہین اور ایک جماعت صحابہ و تابعین سے مروی ہے کہ ایام بیض تیرہوین چودہوین
پندرہوین ہین کہ انہی مین حضرت عمر اور ابن مسعود اور ابو ذر ہین اور بعضون نے آخر ماہ کہے ہین اور
بعضون نے تین دن اول کے کہے ہین اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا اور بعض اور علما نے
اختیار کیا ہے کہ ایک ماہ مین ہفتہ اور یکشنبہ اور دوشنبہ کو روزہ رکھے اور دوسرے مین سہ شنبہ اور چہارشنبہ
اور پنجشنبہ کو رکھے غرض اسی طرح اور بھی اقوال ہین اور پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی عادت مبارک یہ تھی کہ ان
کے لیے کوئی دن مقرر نہ فرماتے تھے جیسا اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے مروی ہو چکا ہے
عَنْ شُعْبَةَ فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ شعبہ سے یہی روایت اس سند سے مروی ہوئی ہے عَنْ
غَيْلَانَ بْنِ جَرِيرٍ فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِ حَدِيثِ شُعْبَةَ غَيْرَ أَنَّهُ ذَكَرَ فِيهِ الْإِثْنَيْنِ وَ
لَمْ يَذْكُرِ الْخَمِيسَ ترجمہ غیلان نے یہی روایت اس اسناد سے بیان فرمائی مگر اس مین دوشنبہ
کے بعد پنجشنبہ کا ذکر نہین ہے عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ
صَوْمِ يَوْمِ الْإِثْنَيْنِ فَقَالَ فِيهِ وُلِدْتُ وَفِيهِ أُنْزِلَ عَلَيَّ ابو قتادہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا دوشنبہ کے روزے کو تو آپ نے فرمایا مین اسی دن پیدا ہوا ہون اور اسی دن مجھ
وحی اتری ہے **باب** صَوْمِ سَرَرِ شَعْبَانَ شعبان کے روزون کا بیان عَنْ عِمْرَانَ
ابْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ أَوْ لِآخَرَ أَصُمْتَ مِنْ
سَرَرِ شَعْبَانَ قَالَ لَا قَالَ إِذَا أَفْطَرْتَ فَصُمْ يَوْمَيْنِ ترجمہ عمران نے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ تم نے شعبان کے اول مین کچھ روزے رکھے انہون نے کہا نہین آپ نے فرمایا جب
تم افطار کر دن تمام کر لو تو دو روز روزہ رکھو **فائدہ** سرر کے معنی اوزاعی اور ابو عبید اور جمہور
علما نے آخر ماہ کہے ہین اس لیے کہ وہ استسرار سے مشتق ہے اور استسرار چھپانا ہے اور ان دنون مین
قمر چھپ جاتا ہے اور بعضون کا قول ہے کہ مراد اس سے مہینے کا بیچ ہے اور ابو داود نے اوزاعی سے نقل
کیا کہ مراد اس سے اول ماہ ہے اور اس سے معلوم ہوا کہ جس کو عادت ہو آخر ماہ مین روزے رکھنے کی وہ

رمضان کے قبل رکھہ سکتا ہے اور جسکو عادت نہ ہو اسکو ایک دو دن پیشگی رمضان سے روزہ منع ہے عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلٍ هَلْ صُمْتَ مِنْ سَرَرِ هٰذَا الشَّهْرِ شَيْئًا فَقَالَ لَا قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا اَفْطَرْتَ مِنْ رَمَضَانَ فَصُمْ يَوْمَيْنِ مَكَانَهٗ ترجمہ عمران بن حصین نے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے فرمایا کہ تم نے اس مہینے کے آخر میں روزے رکھے یعنے شعبان میں) اسنے کہا نہیں آپنے فرمایا جب تم رمضان کے روزون سے فارغ ہو تو دو روزے رکھہ لو اُس کے عوض میں عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلٍ هَلْ صُمْتَ مِنْ سَرَرِ هٰذَا الشَّهْرِ يَعْنِيْ شَعْبَانَ شَيْئًا قَالَ لَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا اَفْطَرْتَ مِنْ رَمَضَانَ فَصُمْ يَوْمًا اَوْ يَوْمَيْنِ شُعْبَةُ الَّذِيْ شَكَّ فِيْهِ قَالَ وَاَظُنُّهٗ قَالَ يَوْمَيْنِ ترجمہ عمران سے وہی مضمون مروی ہے صرف اتنا فرق ہے کہ فرمایا آپ نے کہ بعد رمضان کے ایک یا دو روزے رکھہ لو اور یہ شبہ شعبہ کا ہے عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ هَانِئِ ابْنِ اَخِيْ مُطَرِّفٍ فِيْ هٰذَا الْاِسْنَادِ بِمِثْلِهٖ ترجمہ عبداللہ سے اس اسناد سے وہی مضمون مروی ہے

بَابُ فَضْلِ صَوْمِ الْمُحَرَّمِ محرم کے روزے کی فضیلت

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ الصِّيَامِ بَعْدَ رَمَضَانَ شَهْرُ اللهِ الْمُحَرَّمُ وَاَفْضَلُ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْفَرِيْضَةِ صَلٰوةُ اللَّيْلِ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ افضل سب روزون میں رمضان کے بعد محرم کے روزے ہین جو اللہ کا مہینہ ہے اور بعد نماز فرض کے تہجد کی نماز ہے **ف** اس سے محرم کے روزون کی اور تہجد کی فضیلت ثابت ہوئی اور اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ رات کی نفل دن کے نفل سے افضل ہین اور اسپر اتفاق ہے علماء کا عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَرْفَعُهٗ قَالَ سُئِلَ اَيُّ الصَّلٰوةِ اَفْضَلُ بَعْدَ الْمَكْتُوْبَةِ وَاَيُّ الصِّيَامِ اَفْضَلُ بَعْدَ شَهْرِ رَمَضَانَ قَالَ اَفْضَلُ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ الْمَكْتُوْبَةِ الصَّلٰوةُ فِيْ جَوْفِ اللَّيْلِ وَاَفْضَلُ الصِّيَامِ بَعْدَ شَهْرِ رَمَضَانَ صِيَامُ شَهْرِ اللهِ الْمُحَرَّمِ ترجمہ ابوہریرہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے پوچھا کہ بعد فرض نماز کے کون سی نماز افضل ہے اور بعد ماہ رمضان کے کون سے روزے افضل ہین تو آپنے فرمایا نماز رات کی اور روزے محرم کے عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ فِيْ ذِكْرِ الصِّيَامِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ ترجمہ عبدالملک سے اس اسناد سے وہی

مروی ہوئی **باب** استحباب صوم ستۃ ایام من شوال اتباعاً لرمضان ستہ شوال کے روزوں کی فضیلت **عن** ابی ایوب الانصاری رضی اللہ تعالی عنہ انہ حدثہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من صام رمضان ثم اتبعہ ستا من شوال کان کصیام الدھر **ابو ایوب** انصاری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو روزہ رکھے رمضان کے اور اسکے ساتھ لگا دے چھہ روزے شوال کے تو اسکو ہمیشہ کے روزوں کا ثواب ہوگا **عن** ابی ایوب الانصاری قال سمعت رسول اللہ صلعم یقول بمثلہ ابی ایوب سے اسی سند سے بھی روایت مروی **عن** عمر ابن ثابت قال سمعت ابا ایوب یقول قال رسول اللہ صلعم بمثلہ وہی روایت ہے **ف** اس روایت سے استحباب ان روزوں کا ثابت ہوا اور یہی مذہب ہے امام شافعی اور احمد اور داؤد اور انکے موافقین کا اور امام مالک اور ابو حنیفہ کے نزدیک یہ مکروہ ہیں اور مالک نے موطا میں کہا ہے کہ میں نے کسی اہل علم کو نہیں دیکھا کہ وہ یہ روزے رکھتا ہو اور یہ روایتیں انکی حجت ہیں اور قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے کسی کا قول نہیں سنا جاتا اور شمس کے آگے چراغ جلانا حماقت ہے **باب** فضل لیلۃ القدر وبیان محلھا **فضیلت** شب قدر اور اسکی تعین کا ذکر **عن** ابن عمر ان رجالا من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم اروا لیلۃ القدر فی المنام فی السبع الاواخر فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اری رؤیاکم قد تواطأت فی السبع الاواخر فمن کان متحریھا فلیتحرھا فی السبع الاواخر **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ چند اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دکھلایا گیا کہ شب قدر ہفتہ آخر میں (یعنے رمضان کے) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارا خواب میں دیکھنا ہوں کہ موافق و مطابق ہوا آخر رمضان کی سات تاریخوں سے پھر جو اس شب کا تلاش کرنے والا ہو وہ انہی راتوں میں تلاش کرے **عن** ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال تحروا لیلۃ القدر فی السبع الاواخر **عبد اللہ** نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ فرمایا آپ نے تلاش کرو شب قدر کو سات راتوں میں اخیر کے **عن** سالم عن ابیہ قال رای رجل ان لیلۃ القدر لیلۃ سبع وعشرین فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اری رؤیاکم فی العشر الاواخر فاطلبوھا فی الوتر منھا **ترجمہ** سالم نے اپنے باپ سے روایت کی کہ ایک شخص نے شب قدر کو ستائیسویں شب کو دیکھا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں دیکھتا ہوں کہ خواب

تمہارا اخیر وہی مین واقعہ ہوا ہے تو اس کو طاق راتون مین اخیر دہی کے تلاش کرو **عن** سالم عن ابیہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول للیلۃ القدر ان ناسا منکم قد اروا انھا فی السبع الاول واری ناس منکم انھا فی السبع الغوابر فالتمسوھا فی العشر الغوابر **ترجمہ** سالم نے اپنے باپ سے سنا کہ انہون نے کہا سنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ چند لوگون نے تم مین سے شب قدر کو سات تاریخون مین اول کے دیکہا ہے یعنی خواب مین اور چند لوگون نے سات تاریخون مین آخر کے دیکہا ہے سو تم اخیر کے دس تاریخون مین ڈھونڈو **عن** ابن عمر یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم التمسوھا فی العشر الاواخر یعنی لیلۃ القدر فان ضعف احدکم او عجز فلا یغلبن علی السبع البواقی **ترجمہ** عبداللہ بن عمر فرماتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ڈھونڈھو شب قدر کو اخیر دہے مین پہر اگر کوئی بوڈاین کرے یا عاجز ہو جاوے تو سات راتون مین اخیر کے سستی نہ کرے **عن** ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما یحدث عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال من کان ملتمسھا فلیلتمسھا فی العشر الاواخر **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لیلۃ القدر کے ڈھونڈنے والے کو اخیر دس تاریخون مین ڈھونڈھنا چاہیے **عن** ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تحینوا لیلۃ القدر فی العشر الاواخر او قال فی السبع الاواخر **ترجمہ** عبداللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ڈھونڈھو شب قدر کو اخیر دہے مین یا فرمایا اخیر ہفتہ مین **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اریت لیلۃ القدر ثم ایقظنی بعض اھلی فنسیتھا فالتمسوھا فی العشر الغوابر وقال حرملۃ فنسیتھا **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا مجہے خواب مین شب قدر دکہائی دی پہر مجہے کسی میرے گہر والے نے جگا دیا سو مین اُس کو بہلا دیا گیا اور حرملہ کی روایت مین ہے کہ مین اسکو بہول گیا **عن** ابی سعید الخدری قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یجاور فی العشر التی فی وسط الشھر فاذا کان من حین تمضی عشرون لیلۃ ویستقبل احدی وعشرین یرجع الی مسکنہ ورجع من کان یجاور معہ ثم انہ اقام فی شھر جاور فیہ تلک اللیلۃ التی کان یرجع فیھا فخطب الناس

فَامَرَهُمْ بِمَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ قَالَ اِنِّیْ كُنْتُ اُجَاوِرُ هٰذِهِ الْعَشْرَ ثُمَّ بَدَا لِیْ اَنْ اُجَاوِرَ هٰذِهِ الْعَشْرَ الْاَوَاخِرَ فَمَنْ كَانَ اعْتَكَفَ مَعِیَ فَلْیَبِتْ فِیْ مُعْتَكَفِهٖ وَقَدْ رَاَیْتُ هٰذِهِ اللَّیْلَةَ فَاُنْسِیْتُهَا فَالْتَمِسُوْهَا فِی الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ فِیْ كُلِّ وِتْرٍ وَقَدْ رَاَیْتُنِیْ اَسْجُدُ فِیْ مَاءٍ وَّطِیْنٍ قَالَ اَبُوْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیُّ مُطِرْنَا لَیْلَةَ اِحْدٰی وَعِشْرِیْنَ فَوَكَفَ الْمَسْجِدُ فِیْ مُصَلّٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَنَظَرْتُ اِلَیْهِ وَقَدِ انْصَرَفَ مِنْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ وَوَجْهُهٗ مُبْتَلٌّ طِیْنًا وَّمَاءً

ترجمہ ابوسعید خدری نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف کرتے تھے ہر مہینے کے بیچ کے دہے میں (یعنے رمضان کے) پہر جب بیس راتیں گذر جاتی تہیں رمضان کی اور اکیسویں آنیکو ہوتی تہی تو اپنے گہر لوٹ آتے تھے اور جو آپکے ساتھ معتکف ہوتے تھے وہ بہی لوٹ آتے تھے پہر ایک ماہ میں اسیطرح اعتکاف کیا اور جس رات میں گہر آتے تو تھے خطبہ پڑہا اور لوگوں کو حکم کیا جو منظور الٰہی تہا پہر فرمایا کہ میں اس عشرے میں اعتکاف کرتا تہا پہر مجھے مناسب معلوم ہوا کہ میں اس عشرہ اخیر میں بہی اعتکاف کروں سو جو میرے ساتھ اعتکاف کرنے والا ہو وہ رات کو اپنے معتکف ہی میں رہے (اور گہر نہ جاوے) اور میں نے خواب میں اس شبقدر کو دیکہا مگر بہلا دیا گیا سو اسے اخیر کی دس راتوں میں ڈہونڈہو ہر طاق رات میں اور میں اپنے کو خواب میں دیکہتا ہوں کہ سجدہ کر رہا ہوں پانی اور کیچڑ میں یعنے اس رات کی آخر میں ایسا ہوگا یہ بات خواب کی آپکو یاد رہی تہی) پہر ابوسعید خدری نے کہا کہ اکیسویں شبکو ہمپر مینہ برسا اور مسجد حضرت کی مصلی کی جگہہ پر ٹپکی اور میں نے آپکو دیکہا جب آپ صبح کی نماز سے سلام پہیر کہ آپکے مبارک موںہہ میں کیچڑ اور پانی بہرا ہوا تہا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مصلی کو مسنون ہے کہ اپنی پیشانی نماز کے اندر نہ پونچھے

عن اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُجَاوِرُ فِیْ رَمَضَانَ الْعَشْرَ الَّتِیْ فِیْ وَسَطِ الشَّهْرِ وَسَاقَ الْحَدِیْثَ بِمِثْلِهٖ غَیْرَ اَنَّهٗ قَالَ فَلْیَثْبُتْ فِیْ مُعْتَكَفِهٖ وَقَالَ وَجَبِیْنُهٗ مُمْتَلِئًا طِیْنًا وَّمَاءً ترجمہ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے اس سند سے وہی روایت مروی ہوئی مگر اس میں یہ ہے کہ آپنے فرمایا کہ جس نے ہمارے ساتھ اعتکاف کیا ہے وہ ثابت رہے اپنے معتکف میں اور آخر میں کہا کہ پیشانی میں آپکے کیچڑ اور پانی بہرا ہوا تہا

عن اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اعْتَكَفَ الْعَشْرَ الْاَوَّلَ مِنْ رَمَضَانَ ثُمَّ اعْتَكَفَ الْعَشْرَ الْاَوْسَطَ فِیْ قُبَّةٍ تُرْكِیَّةٍ

على سدتها حصير قال فأخذ الحصير بيده فنحاها في ناحية القبة ثم أطلع رأسه فكلم
الناس فدنوا منه فقال إني أعتكف العشر الأول ألتمس هذه الليلة ثم اعتكفت العشر الأوسط ثم أتيت فقيل لي
إنها في العشر الأواخر فمن أحب منكم أن يعتكف فليعتكف فاعتكف الناس معه قال وإني أريتها ليلة وتر وا
أني أسجد صبيحتها في طين وماء فأصبح من ليلة إحدى وعشرين وقد قام إلى الصبح فمطرت
السماء فوكف المسجد فأبصرت الطين والماء فخرج حين فرغ من صلوة الصبح وجبينه
وروثة أنفه فيهما الطين والماء وإذا هي ليلة إحدى وعشرين من العشر الأواخر ترجمہ
ابوسعید خدری نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اعتکاف فرمایا عشرہ اول مین رمضان کے پھر
اعتکاف فرمایا عشرہ اوسط مین ایک ترکی قبہ مین (اس سے کفار کی چیزون کا استعمال روا ہوا) کہ اوس کے دروازے
پر ایک حصیر لٹکا ہوا تھا پردہ کے لیے) تو آپ نے وہ حصیر اپنے ہاتھ سے ہٹایا اور ایک کونے مین قبہ کے
کر دیا پھر اپنا سر نکالا اور لوگون سے باتین کین اور وہ آپ کے نزدیک آگئے تب آپ نے فرمایا کہ مین عشرہ اول کا
اعتکاف کرتا تھا اور اس رات کو ڈھونڈھتا تھا پھر مین نے عشرہ اوسط کا اعتکاف کیا پھر میرے پاس کوئی
آیا (یعنی فرشتہ) اور مجھ سے کہا گیا کہ وہ عشرہ اخیر مین ہے پھر جو چاہے تم مین سے وہ پھر اعتکاف کرے
یعنی عشرہ اخیر مین بھی معتکف رہے پھر لوگ معتکف ہوے اور فرمایا آپ نے مجھے دکھایا گیا کہ وہ طاق رات
مین ہے اور مین اوسکی صبح کو پانی اور مٹی مین سجدہ کر رہا ہون پھر آپ کو صبح ہوئی اکیسوین شب کی صبح ہوئی اور
اس رات آپ صبح تک نماز پڑھتے رہے اور رات کو مینہ برسا اور مسجد ٹپکی اور مین نے دیکھا مٹی اور پانی
کو پھر جب صبح کی نماز پڑھ کر نکلے تو آپ کی پیشانی اور ناک کے بانسے پر مٹی اور پانی کا نشان تھا اور وہ رات
اکیسوین تھی اور عشرہ اخیر کی رات تھی عن أبي سلمة قال تذاكرنا ليلة القدر فأتيت أبا
سعيد الخدري وكان لي صديقا فقلت ألا تخرج بنا إلى النخل فخرج وعليه خميصة
فقلت له سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يذكر ليلة القدر فقال نعم
اعتكفنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم العشر الوسطى من رمضان فخرجنا صبيحة
عشرين فخطبنا رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال إني أريت ليلة القدر وإني نسيتها
أو أنسيتها فالتمسوها في العشر الأواخر من كل وتر وإني أريت أني أسجد في ماء و
طين فمن كان اعتكف مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فليرجع

قَالَ فَرَجَعْنَا وَمَا نَرَى فِي السَّمَاءِ قَزَعَةً قَالَ وَجَاءَتْ سَحَابَةٌ فَمُطِرْنَا حَتَّى سَالَ سَقْفُ الْمَسْجِدِ
وَكَانَ مِنْ جَرِيدِ النَّخْلِ فَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْجُدُ فِي
الْمَاءِ وَالطِّينِ قَالَ حَتَّى رَأَيْتُ أَثَرَ الطِّينِ فِي جَبْهَتِهِ **ابوسلمہ** سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا ہمنے
آپسمین ذکر کیا شبقدر کا تو مین ابوسعید خدری کے پاس آیا اور وہ میرے دوست تھے اور مین نے ان سے
کہا کہ تم ہمارے ساتھ کھجور کے باغ مین نہین چلتے اور وہ ایک چادر اوڑھے ہوئے نکلے اور مین نے کہا آپ
نے کچھ سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ ذکر کرتے ہون شبقدر کا انہون نے کہا کہ ہان ہمنے
اعتکاف کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیچ کے عشرہ مین رمضان کے اور ہم بیسوین کی صبح
کو نکلے (یعنے اعتکاف سے) پھر خطبہ پڑھا ہمپر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور فرمایا کہ مجھے دکھائی دی
شبقدر اور مین اسے بھول گیا یا فرمایا بھلا دیا گیا سو تم اسکو اخیر کی دس تاریخون مین طاق راتون مین
ڈھونڈو اور فرمایا کہ مین اپنے تئین دیکھتا ہون کہ پانی اور مٹی مین سجدہ کر رہا ہون پھر جسنے اعتکاف
کیا ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تو وہ پھر جاوے (یعنے اپنے معتکف مین) اور ہم لوگ پھر معتکف
مین آگئے اور ہم آسمان مین کوئی بدلی کا ٹکڑا تک نہین دیکھتے تھے کہ اتنے مین ابر آیا اور ہمپر مینہ برسا
یہان تک کہ مسجد کی چھت بہنے لگی اور کھجور کی ڈالیون سے بٹی ہوئی تھی اور نماز صبح کی تکبیر ہوئی اور مین نے
آپ کو دیکھا کہ سجدہ کرتے ہین پانی اور کیچڑ مین (یعنے جو خواب مین دیکھا تھا وہ صحیح ہوا) یہانتک کہ
دیکھا مین نے اثر کیچڑ کا آپ کی پیشانی مین **عن** يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ
وَفِي حَدِيثِهِمَا وَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ انْصَرَفَ وَعَلَى جَبْهَتِهِ وَأَرْنَبَتِهِ
أَثَرُ الطِّينِ **یحیی** سے اس اسناد سے یہی روایت مروی ہوئی اور اس مین یہ ہے کہ دیکھا مین نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو جب لوٹے یعنی (فارغ ہوئے) نماز سے تو آپ کی پیشانی پر اور ناک کی نوک پر اثر تھا کیچڑ کا۔

عن أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ اعْتَكَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الْعَشْرَ الْأَوْسَطَ مِنْ رَمَضَانَ يَلْتَمِسُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ قَبْلَ أَنْ تُبَانَ لَهُ فَلَمَّا انْقَضَيْنَ أَمَرَ
بِالْبِنَاءِ فَقُوِّضَ ثُمَّ أُبِينَتْ لَهُ أَنَّهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ فَأَمَرَ بِالْبِنَاءِ فَأُعِيدَ ثُمَّ خَرَجَ عَلَى
النَّاسِ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهَا كَانَتْ أُبِينَتْ لِي لَيْلَةُ الْقَدْرِ وَإِنِّي خَرَجْتُ لِأُخْبِرَكُمْ بِهَا
فَجَاءَ رَجُلَانِ يَحْتَقَّانِ مَعَهُمَا الشَّيْطَانُ فَنُسِّيتُهَا فَالْتَمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ

اِلْتَمِسُوْهَا فِي التَّاسِعَةِ وَالسَّابِعَةِ وَالْخَامِسَةِ قَالَ قُلْتُ يَا اَبَا سَعِيْدٍ اِنَّكُمْ اَعْلَمُ بِالْعَدَدِ مِنَّا قَالَ اَجَلْ نَحْنُ اَحَقُّ بِذٰلِكَ مِنْكُمْ قَالَ قُلْتُ مَا التَّاسِعَةُ وَالسَّابِعَةُ وَالْخَامِسَةُ قَالَ اِذَا مَضَتْ وَاحِدَةٌ وَّعِشْرُوْنَ فَالَّتِيْ تَلِيْهَا اِثْنَتَيْنِ وَعِشْرِيْنَ وَهِيَ التَّاسِعَةُ فَاِذَا مَضَى ثَلَاثٌ وَّعِشْرُوْنَ فَالَّتِيْ تَلِيْهَا السَّابِعَةُ فَاِذَا مَضَى خَمْسٌ وَّعِشْرُوْنَ فَالَّتِيْ تَلِيْهَا الْخَامِسَةُ وَقَالَ ابْنُ خَلَّادٍ مَكَانَ يَحْتَقَّانِ يَخْتَصِمَانِ ترجمہ ابوسعید خدری نے کہا کہ اعتکاف کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ کے عشرہ میں رمضان کے ڈھونڈتے تھے آپ شبقدر کو قبل اس کے کہ ظاہر ہو شبقدر آپ پر پھر جب عشرہ اوسط کی راتیں گذر گئیں تو آپ نے فرمایا کہ خیمہ کھول ڈالیں پھر آپ کو معلوم ہوا کہ وہ اخیر عشرہ میں ہے اور حکم کیا آپ نے خیمہ کا کہ پھر لگایا گیا پھر آپ نکلے اور فرمایا اے لوگو مجھے شبقدر معلوم ہوئی تھی اور میں نکلا تھا کہ تم کو خبر دوں پھر دو شخص آپس میں جھگڑتے ہوئے آ گئے کہ اُن کے ساتھ شیطان بھی تھا پھر میں بھول گیا تو اسکو تلاش کرو تم عشرہ آخر میں رمضان کے اور ڈھونڈھو اوسکو نویں اور ساتویں اور پانچویں راتوں میں راوی نے کہا کہ میں ابوسعید سے کہا کہ تم گنتی زیادہ جانتے ہو ہم لوگوں سے تو انھوں نے کہا کہ ہاں ہم اس کے زیادہ مستحق ہیں بہ نسبت تمہاری پھر میں نے پوچھا نویں ساتویں پانچویں سے کیا مراد ہے انہوں نے فرمایا کہ جب اکیسویں گذر جاوے تو اوس کے بعد جو آوے یا ئیسویں وہی نویں رات مراد ہے نویں سے اور جب تئیسویں گزر جاویں تو اوس کے بعد جو رات آوے یعنے چوبیسویں وہی ساتویں سے مراد ہے اور جب پچیسویں گذر جاوے تو اُس کے بعد جو رات آوے یعنے چھبیسویں وہی مراد ہے پانچویں سے اور خلاد نے یحتقان کی جگہہ یختصمان کہا

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُنَيْسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُرِيْتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ ثُمَّ اُنْسِيْتُهَا وَاَرَانِيْ صُبْحَهَا اَسْجُدُ فِيْ مَاءٍ وَّطِيْنٍ قَالَ فَمُطِرْنَا لَيْلَةَ ثَلَاثٍ وَّعِشْرِيْنَ فَصَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْصَرَفَ وَاِنَّ اَثَرَ الْمَاءِ وَالطِّيْنِ عَلٰى جَبْهَتِهٖ وَاَنْفِهٖ قَالَ وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اُنَيْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ ثَلَاثٍ وَّعِشْرِيْنَ ترجمہ عبداللہ بن انیس نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے دکھائی گئی شبقدر پھر میں بھول گیا اور میں نے دیکھا کہ اوس کی صبح کو میں پانی اور کیچڑ میں سجدہ کر رہا ہوں اور راوی نے کہا کہ مینہ برسا ہماری اوپر تئیسویں شب کو اور نماز پڑھی ہمارے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور جب پھر آپ نماز پڑھکر (یعنے صبح کی) تو آپ کی پیشانی اور ناک پر اثر پانی اور کیچڑ کا تھا اور عبداللہ بن انیس

بیسوین رات کو شبقدر کہا کرتے تھے عن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
قال ابن نمير التمسوا وقال وكيع تحروا ليلة القدر في العشر الاواخر من رمضان ترجمہ
حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ڈھونڈھو شبقدر کو عشرہ
اخیر میں رمضان کے عن زر بن حبيش يقول سألت أبي بن كعب رضي الله تعالى عنه
فقلت إن أخاك ابن مسعود رضي الله تعالى عنهما يقول من يقم الحول يصب ليلة القدر
فقال رحمه الله أراد أن لا يتكل الناس أما إنه قد علم أنها في رمضان وأنها في العشر
الأواخر وأنها ليلة سبع وعشرين ثم حلف لا يستثني أنها ليلة سبع وعشرين فقلت
بأي شيء تقول ذلك يا أبا المنذر قال بالعلامة أو بالآية التي أخبرنا رسول الله صلى
الله عليه وسلم أنها تطلع يومئذ لا شعاع لها ترجمہ زر بن حبیش کہتے تھے کہ میں نے ابی بن کعب
سے پوچھا کہ تمہارے بھائی ابن مسعود کہتے ہیں کہ جو سال بھر برابر جاگے وہ شبقدر پاوے تو انہوں نے
کہا اللہ رحمت کرے ان پر اس کہنے سے انکی غرض یہ تھی کہ لوگ ایک ہی رات پر بھروسا کر رہیں بلکہ ہمیشہ عبادت
میں مشغول رہیں) اور وہ خوب جانتے تھے کہ وہ رمضان میں ہے اور وہ عشرہ اخیر میں ہے اور وہ ستائیسویں
شب ہی ہے پھر وہ قسم کھاتے تھے اور انشاء اللہ بھی نہ کہتے تھے (یعنے ایسا اپنی قسم پر یقین تھا) اور
کہتے تھے کہ وہ ستائیسویں شب ہے میں نے ان سے کہا کہ تم اے ابو المنذر کیونکر یہ دعویٰ کرتے ہو انہوں نے
کہا کہ ایک نشان یا علامت کی وجہ سے جسکی خبر دی ہے ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور وہ یہ
کہ اس کی صبح کو آفتاب جو نکلتا ہے تو اسمیں شعاع نہیں ہوتی (مگر افسوس ہے کہ یہ علامت بعد زوال شب
کے ظاہر ہوتی ہے) عن زر بن حبيش عن أبي بن كعب رضي الله تعالى عنه قال قال
أبي في ليلة القدر والله إني لأعلمها قال شعبة وأكبر علمي هي الليلة التي أمرنا
رسول الله صلى الله عليه وسلم بقيامها هي ليلة سبع وعشرين وإنما شك شعبة في
هذا الحرف هي الليلة التي أمرنا بها رسول الله صلى الله عليه وسلم قال و
حدثني بها صاحب لي عنه ترجمہ زر نے ابی بن کعب سے روایت کی کہ ابی نے کہا شبقدر کے
باب میں کہ قسم ہے اللہ کی میں اسے جانتا ہوں شعبہ نے کہا کہ اکثر روایتیں مجھ کو ایسی پہونچی ہیں کہ وہ
وہی رات تھی جس میں حکم فرمایا ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جاگنے کا اور وہ ستائیسویں شب

ہے اور شک کیا شعبہ نے اس بیان مین کہ حکم کیا ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جاگنے کا اوس شب مین اور
کہا کہ یہ عبارت مجھسے ایک معتبر رفیق نے بیان کی عبدہ سے جو اون کے شیخ ہین **عَنْ** اَبِی ہُرَیْرَۃَ رَضِیَ
اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنْہُ قَالَ تَذَاکَرْنَا لَیْلَۃَ الْقَدْرِ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
اَیُّکُمْ یَذْکُرُ حِیْنَ طَلَعَ الْقَمَرُ وَھُوَ مِثْلُ شِقِّ جَفْنَۃٍ **ابوہریرہ** رضی اللہ تعالے عنہ سے
روایت ہے کہ ایک بار ذکر کیا ہمنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے شبقدر کا تو آپ نے فرمایا کون تم
مین سے یاد رکھتا ہے شبقدر اوس راتمین کہ طلوع کرتا ہے چاند اور وہ ایسا ہوتا ہے جیسے ایک ٹکڑا
طشت کا **فائدہ** شب قدر کو شبقدر اس لیے کہتے ہین کہ اوس مین اندا
زرقون کے اور اندازِ عمرون کے ملائکہ کو لکھدیے جاتے ہین جو سال مین ہونے
والے ہین اور فرشتون کو معلوم ہو جاتا ہے جو اوس سال مین ہونیوالا ہے اور اجماع ہے معتبر لوگون
کا کہ وہ شب قیامت تک باقی ہے اس امت مین اور اوس کے محل مین البتہ اختلاف ہے بعضون نے کہا
کہ وہ ہر سال مین بدلتی رہتی ہے اور اس صورت مین سب حدیثون مین تطبیق ہو جاتی ہے اور حدیث
مین جو تاریخ مذکور ہے جائز ہے کہ اوس سال مین اوسی تاریخ مین واقعہ ہوئی ہو پس روایتون مین تعارض
نرہا اور اسیکی مانند ہے قول امام مالک اور ثوری اور احمد اور اسحٰق کا اور ابی ثور وغیرہم کا کہ ان سب
نے کہا ہے کہ عشرہ اخیرہ مین رمضان کے ادلتی بدلتی رہتی ہے اور ایک قول ضعیف یہ بھی ہے کہ
سال بھر کی راتون مین بدلتی رہتی ہے مگر یہ قول احادیث کی رو سے بہت بعید معلوم ہوتا ہے اور بعضون
کا قول ہے کہ وہ ایک شب معین ہے کہ منتقل نہین ہوتی اور اس مین کئی قول ہین ایک یہ کہ وہ سال بھر مین
ایک رات ہے اور یہ قول ہے ابن مسعود اور ابو حنیفہ اور صاحبین کا اور دوسرا یہ ہے کہ وہ ساری رمضان
مین ہے اور یہ قول ابن عمر کا ہے اور ایک جماعت صحابہ کا اور تیسرا یہ ہے کہ وہ عشرہ اوسط اور عشرہ اخیر
مین ہے اور چوتھا یہ ہے کہ خاص عشرہ اخیر مین ہے اور پانچوان قول ہے کہ وہ عشرہ اخیرہ کی راتون کی
طاق راتون مین ہے اور ایک قول ضعیف یہ ہے کہ جفت راتون مین ہے مگر یہ حدیث صحیحہ کے خلاف
ہے گو حدیث ابی سعید کی اسکی مشعر ہے اور ایک قول یہ ہے کہ وہ تیئیسوین [۲۳] ہے اور ایک یہ کہ وہ ستائیسوین [۲۷]
اور یہ قول ابن عباس کا ہے اور بعضون نے سترہوین [۱۷] اور بعضون نے اکیسوین [۲۱] اور تیئیسوین [۲۳] مین منحصر
کو کہا ہے اور یہ قول حضرت علی اور ابن مسعود سے مروی ہے اور بعضون نے انیسوین [۱۹] کہا ہے

شب قدر کا بیان

اور یہ قول ہے اکثر صحابہ وغیرہم کا اور ایک قول چوبیسوین کا بہی ہے اور یہ بلال اور ابن عباس اور حسن اور قتادہ کیطرف منسوب ہے اور ایک قول تیئسوین کا ہے اور یہ قول ایک جماعت صحابہ کا اور بعضون نے سترہوین کہا ہے اور وہ زید بن ارقم اور ابن مسعود کیطرف منسوب ہے اور بعضون نے انیسوین کہا ہے کہ وہ ابن مسعود سے منقول ہے اور حضرت علی سے بہی اور بعضون نے کہا اخیر رات رمضان کی قاضی عیاض نے کہا کہ ایک قول شاذ یہ ہے کہ وہ مرفوع ہوگئی اب باقی نہین ہے اور یہ قول خطا ہے اور شعاع سے مراد وہ دہاریان نورانی ہین جو آفتاب سے دیکہنے والے کی آنکہہ ممتد نظر آتی ہین اور وہ آفتاب مین شب قدر کی صبح کو نہین ہوتین یہ ایک نشانی ہے کہ اللہ تعالے نے مقرر کر دی ہے اور قاضی عیاض نے جو کہا ہے کہ رویت شب قدر کی حقیقۃ ممکن نہین یہ غلط ہے اسلیے کہ رویت اوس کی اخبار صالحین سے ثابت ہے جو بکثرت مروی ہین اور معتبر تران سب اقوال مین فقیر کے نزدیک ستائیسوین رات ہے اور ابن عباس سے ایک نکتہ بہی اس بارہ مین مروی ہے کہ لیلۃ القدر کا لفظ قرآن شریف مین تین جگہہ وارد ہوا ہے سورہ انا انزلنا مین اور اس مین نو حرف ہین پہر تین بار کہو تو ستائیس ہوتے ہین اسمین اشارہ ہے کہ شب قدر ستائیسوین شب ہے اور ابی بن کعب اسپر قسم کہاتے تہے چنانچہ روایت انکی اوپر گذر چکی ہے اور اسکی علامت بہی وہ بیان کر چکے ہین واللہ اعلم

كِتَابُ الْاِعْتِكَافِ

اعتکاف کی کتاب

ف لغت مین اعتکاف کے معنی حبس اور مکث اور لزوم کے ہین اور شرع مین مکث مسلم کا مسجد مین بصفت مخصوصہ اور اعتکاف کو جوار بہی کہتے ہین ۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَعْتَكِفُ فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ ۔ ترجمہ عبداللہ بن عمر نے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشرہ اخیرہ مین رمضان کے اعتکاف فرمایا کرتے تہے ۔ ف اس حدیث سے استحباب اعتکاف کا ثابت ہوا اور اسپر اجماع ہے مسلمانون کا اور یہ کہ واجب نہین اور یہہ بہی معلوم ہوا کہ عشرہ اخیرہ مین رمضان کے متاکد ہے اور مذہب امام شافعی اور ان کے اصحاب کا یہ ہے کہ اعتکاف کے لیے روزہ شرط نہین بلکہ افطار کی حالت مین اعتکاف روا ہے اور ایک ساعت کا بہی ہو سکتا ہے بلکہ ایک لحظہ کا اور انکے نزدیک ضابطہ اسکا یہ ہے کہ اتنا ٹہیرنا ہو جتنا رکوع مین طمانینت کے لیے ٹہیرنا ہوتا ہے اور اس سے کچہ زیادہ ہو پس وہ اعتکاف ہے

اور ان کا صحیح مذہب یہی ہے اور یہی قول مشہور ہے پس مسجد مین آنے والے کو لازم ہے کہ جب آدمی
اور نماز کا منتظر ہو نیت اعتکاف کی کرے تاکہ ثواب پاوے پھر اگر باہر نکلے تو پھر جب داخل ہو دوبارہ تجدید
نیت کرے اور نیت سے یہ مراد نہین کہ زبان سے کچھ کہے کہ یہ تو بدعت ہے اور اگر دنیا کی کوئی بات کرے یا کوئی
کام کرے مثلاً سیوے یا پڑھے لکھے تو اعتکاف فاسد نہین ہوتا اور مالک اور ابو حنیفہ کا قول ہے کہ اعتکاف
مین روزہ شرط ہے اور اعتکاف مفطر کا صحیح نہین اور اُن لوگون نے انہی روایتون سے استدلال کیا
ہے جنمین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اعتکاف رمضان کا مذکور ہے اور شافعی نے حدیث سے استدلال
کیا ہے جسمین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اول شوال کا اعتکاف مذکور ہے چنانچہ وہ روایت آگے آتی ہے
اور اسکو بخاری اور مسلم دونون نے ذکر کیا ہے اور استدلال کیا ہے حضرت عمر کی حدیث سے کہ انہون نے
عرض کی کہ یا رسول اللہ مین نے ایام جہالت مین نذر کی تھی اعتکاف کی تو آپ نے فرمایا اپنی نذر پوری کرو اور
اسمین روزہ کا ذکر نہین ہے غرض ان روایتون سے معلوم ہوا کہ روزہ شرط صحت اعتکاف نہین مگر مسجد
مین ہونا شرط ہے اسلیے کہ اصحاب و ازواج مطہرات سب مساجد مین اعتکاف کرتے رہے حالانکہ اس مین حرج
اور مشقت ظاہر ہے اور یہی مذہب ہے امام مالک اور شافعی اور احمد اور داؤد اور جمہور کا کہ سوا مسجد کے
جائز نہین اور ابو حنیفہ کا قول ہے کہ عورت نے جو جگہ نماز کی اپنے گھر مین مقرر کر لی ہے اُسمین اعتکاف
روا ہے اور مرد کو اپنے گھر مین اُسجگہ مین روا نہین اور امام شافعی کا ایک قول قدیم یہی ہے پھر اس
مین اختلاف ہے کہ مسجد عام شرط ہے یا جامع کہ جہان جمعہ ہوتا ہو امام شافعی اور مالک اور جمہور کا قول یہ ہے
کہ ہر مسجد مین جائز ہے اور امام احمد کا قول ہے کہ مسجد جامع ضرور ہے کہ جسمین جمعہ ہوتا ہو اور ابو حنیفہ کا
قول ہے کہ ایسی مسجد ہو کہ سب نمازین اُسمین ہوتی ہون اور زہری اور دوسرے لوگون کا قول ہے کہ جس
مین جمعہ ہوتا ہو اور حذیفہ بن الیمان صحابی سے مروی ہے کہ تین مسجدون کے سوا اعتکاف کہین درست
ہی نہین ایک مدینہ طیبہ کی مسجد نبوی دوسری مسجد اقصی تیسری مسجد الحرام مگر یہ قول شاذ ہے اور اجماع ہے
اسپر کہ اعتکاف کی زیادت مدت کی کچھ حد نہین مترجم کہتا ہے کہ باجماع امت یہ امر ثابت ہے کہ اعتکاف
عبادت ہے اور عبادت خاص ہے حقتعالی کے لیے اور جب مسجد جامع کے سوا کہین جائز ہونا اسکا مختلف فیہ ہے
حالانکہ وہ خانہ خدا ہے پھر قبر پر مشائخون کے تو بدرجہ اولی ناجائز ہوگا اور چونکہ عبادت ہے اس لیے
کہ قبور پر بتعظیم میت کے لیے محض شرک ہے اگرچہ نام اسکا بدل ڈالین اور یہ بھی معلوم ہو چکا کہ اعتکاف

کو جوار بھی بولتے ہین تو مجاور کے و معتکف کیمعنی ایک ہے اور مجاور قید بالبنہ معتکف تنہو بہرا اور یہ شرک ہے معاذ اللہ من ذلک اور اسکو عبادت اور موجب قربت سمجھنے والا اجہل خلق اللہ ہے اور العبد عبادت شرک انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام ہے اور یہ اس زمانہ مین ایسی بلا عام ہے کہ عوام کالانعام کا تو کیا ذکر ہے خاصان اما بھی اس سے غافل ہین و ذلک لجہلہم بالشریعۃ وحقیقۃ العبادۃ **عن** عبدِ اللہِ بنِ عمرَ رضی اللہُ تعالیٰ عنہما اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہُ علیہِ وسلّم کان یَعتکِفُ فی العشرِ الاواخرِ مِن رمضانَ قال نافعٌ وقد ارانی عبدُ اللہِ المکانَ الذی کان یعتکفُ فیہِ رسولُ اللہِ صلی اللہُ علیہِ وسلّم مِن المسجدِ عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم عشرہ آخر رمضان مین اعتکاف فرماتے نافع نے کہا مجھے مسجد مین وہ جگہہ دکھائی عبد اللہ نے جہان آپ اعتکاف کرتے تھے **عن** عائشۃَ رضی اللہُ تعالیٰ عنہا قالت کان رسولُ اللہِ صلی اللہُ علیہِ وسلّم یعتکفُ العشرَ الاواخرَ مِن رمضانَ ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بھی وہی روایت کی **عن** عائشۃَ قالت کان رسولُ اللہِ صلی اللہُ علیہِ وسلّم یعتکفُ العشرَ الاواخرَ مِن رمضانَ اسکا بھی وہی مضمون ہے **عن** عائشۃَ رضی اللہُ تعالیٰ عنہا اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہُ علیہِ وسلّم کان یعتکفُ العشرَ الاواخرَ مِن رمضانَ حتّٰی توفّاہُ اللہُ ثمّ اعتکفَ ازواجُہٗ مِن بعدِہٖ ترجمہ حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم ہمیشہ اخیر عشرہ مین رمضان کے اعتکاف فرماتے رہے یہانتک کہ آپ نے وفات فرمائی پھر آپکے بعد آپ کی بی بی صاحبون نے اعتکاف فرمایا **عن** عائشۃَ رضی اللہُ تعالیٰ عنہا قالت کان رسولُ اللہِ صلی اللہُ علیہِ وسلّم اذا ارادَ ان یعتکفَ صلّی الفجرَ ثمّ دخلَ معتکفَہٗ وانّہٗ امرَ بخبائہٖ فضُرِبَ ارادَ الاعتکافَ فی العشرِ الاواخرِ مِن رمضانَ فامرت زینبُ بخبائہا فضُرِبَ وامرَ غیرُہا مِن ازواجِ النّبیِّ صلی اللہُ علیہِ وسلّم بخبائہٖ فضُرِبَ فلمّا صلّی رسولُ اللہِ صلی اللہُ علیہِ وسلّم الفجرَ نظرَ فاذا الاخبیۃُ فقال آلبِرَّ یُرِدنَ فامرَ بخبائہٖ فقُوِّضَ وترکَ الاعتکافَ فی شہرِ رمضانَ حتّٰی اعتکفَ فی العشرِ الاوّلِ مِن شوّالٍ ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب ارادہ کرتے اعتکاف کا تو صبح کی نماز پڑھ کر اعتکاف کی جگہہ مین داخل ہو جاتے اور ایک بار آپ نے حکم فرمایا

[حاشیہ: ... عشر ...]

اپنا خیمہ لگانیکا یعنے مسجد مین اور وہ لگا دیا گیا اور آپنے عشرہ اخیر مین ارادہ کیا رمضان کے پہر زینب نے کہا انکا
بہی خیمہ لگا دیا اور اور بیبیون نے کہا اون کے بہی خیمے لگا دیے پہر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجر
کی نماز پڑھ چکے تو سب خیمون کو دیکھا اور فرمایا کہ ان لوگون نے کیا نیکی کا ارادہ کیا ہے (یعنے اسمین
بوے ریا پائی جاتی ہے) اور آپنے اپنے خیمہ کو حکم دیا کہ کہول ڈالا جاوے اور اعتکاف ترک کیا رمضان مین
یہانتک کہ پہر عشرہ اول مین شوال کے اعتکاف کیا **ف** اسحدیث سے امام شافعی نے استدلال
کیا ہے کہ روزہ اعتکاف مین شرط نہین **عن** یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ عَنْ عَمْرَۃَ عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ
اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمَعْنٰی حَدِیْثِ اَبِیْ مُعَاوِیَۃَ وَفِیْ حَدِیْثِ ابْنِ
عُیَیْنَۃَ وَعَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ وَابْنِ اِسْحَاقَ ذِکْرُ عَائِشَۃَ وَحَفْصَۃَ وَزَیْنَبَ رَضِیَ اللّٰہُ
تَعَالٰی عَنْہُنَّ اَنَّہُنَّ ضَرَبْنَ الْاَخْبِیَۃَ لِلْاِعْتِکَافِ **یحیی** نے عمرہ سے اونہون نے حضرت عائشہ
رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت کی ہے وہی حدیث جو اوپر گذری اور ابن عیینہ اور عمرو بن حارث اور
ابن اسحاق نے ذکر کیا کہ وہ خیمے حضرت عائشہ و حفصہ اور زینب رضی اللہ عنہن کے لیے لگائی گئی تہی
ف اس اہتمام کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیال کیا کہ اس مین شمول نفسانیت کا ہو گیا
اور حقانیت نہی بلکہ ایک کے دیکہا دیکہی دوسرے کرنے لگے اسلیے آپنے اپنا اعتکاف بہی موقوف
کیا اور ماہ شوال مین اسکا عوض پورا کیا **باب** الْاِجْتِہَادِ فِی الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ
عشرہ اخیرہ مین رمضان کے زیادہ عبادت مین کوشش کرنیکا بیان **عن** عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی
عَنْہَا قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ اَحْیَی اللَّیْلَ وَاَیْقَظَ اَہْلَہٗ
وَجَدَّ وَشَدَّ الْمِئْزَرَ **ترجمہ** حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ تعالی عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کی عادت مبارک تہی کہ جہان عشرہ اخیر رمضان آیا اور آپنے رات بہر جاگنا اور اپنے گہروالون
کو جگانا اور نہایت کوشش کرنا عبادات مین اور کمر ہمت باندہنا شروع کیا **فائدہ** یعنے اور معمولی
عبادتون سے زیادہ کوشش کرنے لگے اور ساری رات جاگنے لگے اس حدیث سے زیادتی عبادات کی
عشرہ اخیرہ مین ثابت ہوئی اور ساری رات جاگنے کی جو کراہت آئی ہے سو مراد اس سے دوام جاگنے
کا ہے نہ خاص اس عشرہ مین **عن** عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَجْتَہِدُ فِی الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مَا لَا یَجْتَہِدُ فِیْ غَیْرِہٖ **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی

نے کہا ہے کہ واجب ہے اور بعضوں نے کہا مستحب ہے اور شافعی کے دو قول ہیں اس بارہ میں اصح یہ ہے کہ واجب ہے اور اجماع ہے اس پر کہ حج و عمرہ انسان کی عمر میں ایک ہی بار واجب ہوتا ہے مگر یہ کہ کوئی نذر کرے کہ اس کی وفا بھی واجب ہو جاتی ہے مگر جب مکہ میں داخل ہو یا حد حرم میں کسی کام کے لیے کہ وہ بار بار نہیں جیسے تجارت ہے یا زیارت ہو تو وجوب احرام میں حج کے اور عمرہ کے اختلاف ہے اور صحیح قول امام شافعی کا یہ ہے کہ مستحب ہے کہ جب داخل ہو احرام باندھ کر جاوے عمرہ کا بہ شرطیکہ قتال کے لیے نہ جاتا ہو یا ہمیشہ نہ جاتا ہو اور اس میں اختلاف ہے کہ وجوب حج کا مع التراخی ہے یا علی الفور پس امام شافعی اور ابو یوسف اور ایک گروہ کا قول ہے کہ وجوب اس کا مع التراخی ہے مستحب ایسی حالت پر پہونچ جاوے کہ گمان اس کے فوت کا ہو جاوے اگر تاخیر کرے تو اس وقت علی الفور واجب ہو جاتا ہے اور ابو حنیفہ اور مالک اور دوسرے فقہا کا مذہب ہے کہ علی الفور واجب ہوتا ہے

باب ما يباح للمحرم بحج او عمرة لبسه وما لا يباح

محرم کو کونسا لباس درست ہے اور کونسا درست نہیں ہے

عن ابن عمر رضي الله تعالى عنهما ان رجلا سال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما يلبس المحرم من الثياب فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تلبسوا القمص ولا العمائم ولا السراويلات ولا البرانس ولا الخفاف إلا أحد لا يجد النعلين فليلبس الخفين وليقطعهما أسفل من الكعبين ولا تلبسوا من الثياب شيئا مسه الزعفران ولا الورس **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ محرم کیا پہنے کپڑوں کی قسم سے تو آپ نے فرمایا کرتے نہ پہنو نہ عمامے باندھو نہ پاجامے پہنو نہ باران کوٹ اور نہ موزے پہنو مگر جو نعل نہ پاوے وہ موزہ پہنے مگر ٹخنوں کے نیچے سے کاٹ ڈالے اور نہ پہنو وہ کپڑے جس میں زعفران لگی ہے یا ورس میں رنگا ہوا ہو

ف اجماع ہے تمام علما کا کہ ان کپڑوں میں سے کوئی حالت احرام میں پہننے روا نہیں بلکہ حرام ہے اور غرض یہی ہے کہ جو کپڑا سیا ہوا ہو اور محیط ہو سارے بدن کا یا ایک عضو کا جیسے کرتا اور تنبان اور دستانہ یا عمامہ وغیرہ میں اس کو منع فرما دیا اور باران کوٹ میں شامل ہو گیا وہ کپڑا جو سر کو ڈھانپے جیسے پگڑی وغیرہ یا ٹوپی یا پٹی اور خفاف میں یعنی موزوں میں آگیا وہ کپڑا جو پیروں کو ڈھانپے جیسے پائتابہ یہاں تک کہ سر میں پٹی باندھنا بھی حرام ہے اور اگر ضرورت ہو شاید زخم ہے یا درد سر ہے تو باندھ لے اور فدیہ دیوے اور یہ سب حکم مردوں کے واسطے ہے بخلاف عورتوں کے کہ ان کو سب کپڑا پہننا اور سارا بدن ڈھانپنا

مباح ہے سوا مونہہ اور سر کے اسکا ڈھانپنا حرام ہے خواہ کسی ڈھانپنے والی چیز سے ہو اور ہاتھون کے ڈھانپنے مین دستانون
سے اختلاف ہے اور امام شافعی کے بھی اس مین دو قول ہین اصح یہ ہے کہ حرام ہے اور ورس اور زعفران کو جو
منع فرمایا تو اس مین سب خوشبوئین داخل ہو گئی اور ورس ایک گھانس ہے خوشبودار یمین مین ہوتی ہے غرض
خوشبوئین سب قسم کی عورت اور مرد دونو کو منع ہین اور مراد اس سے وہ چیزین ہین جو خاص خوشبو کے لیے
استعمال ہوتی ہین باقی رہے فواکہ اور میوے جیسے ترنج سیب اور پھول اور شگوفہ ہین انکا استعمال حرام نہین اس
لیے کہ ان سے خوشبو ہی مقصود نہین ہوتی اور حکمت ان چیزون سے منع کرنے مین یہ ہے کہ ترفہ اور آرائش اور زینت
اور تزک اور تکلف کی بو جاتی رہے اور خشوع اور خضوع اور تذلل اور عجز و نیاز و عبدیت کی خو آجاوے اور یہ امر چیز
ہووے مراقبہ اور مشاہدہ پر اور بچاوے منکرات اور محظورات سے اور تذکرہ ہو موت کا اور کفن پوشی کا اور بعث و قیامت
کا کہ اسدن لوگ ننگے سر اور ننگے پیر ننگے بدن ہون گے اور اس روایت مین مذکور ہوا کہ جو نعلین نپاوے وہ موزہ
پہن لے اور کاٹ لے اور ابن عباس کی روایت جو آگے آئی ہے اس مین کاٹنے کا ذکر نہین اور علماء نے اسمین
اختلاف کیا ہے چنانچہ امام احمد نے فرمایا ہے کہ نعلین نپاوے تو موزہ کا ویسا ہی پہننا جائز ہے کاٹنا ضرور نہین
اس لیے کہ اسمین اضاعت مال کی ہے اور انہون نے کہا کہ حدیث ابن عمر کی جسمین کاٹنے کا حکم ہے منسوخ ہے
ابن عباس اور جابر کی روایت سے کہ اسمین کاٹنے کا حکم نہین اور امام مالک اور ابو حنیفہ اور شافعی کا اور
جماہیر علماء کا قول ہے کہ پہننا موزہ کا بغیر کاٹے درست نہین اور حدیث ابن عباس اور جابر کی مطلق ہے
اور حدیث ابن عمر کی مقید ہے اور حمل مطلق کا مقید پر ضرور ہے اور زیادت ثقہ کی مقبول ہے اور اضاعت
مال جب ہو کہ حکم شارع نہ ہو اور جب بحکم شارع ہوا تو اب اداے اسکا واجب ہوا اور یہ بھی مسئلہ مختلف فیہ ہے
کہ جو موزے پہنے اور نعلین نپاوے تو اوسپر فدیہ ہے یا نہین سو امام مالک اور شافعی کا قول ہے کہ اوسپر کچھ
واجب نہین اگر واجب ہوتا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرما دیتے اور ابو حنیفہ اور انکے اصحاب
نے کہا ہے کہ اوسپر فدیہ ہے جیسے ضرورت سر منڈانے مین فدیہ ہے اور ورس اور زعفران مین سب
خوشبوئین آگئین کہ باجماع امت حرام ہین اس لیے کہ خوشبو جماع کی رغبت دلانیوالی ہے کہ اوسکو حرام کیا اور اس
مین عورت اور مرد دونون برابر ہین غرض محرمات احرام سات ہین لباس سیا ہوا جسکی
تفصیل گذر گئی اور خوشبو اور بالون اور ناخونون کا دور کرنا اور سر مین اور ڈاڑھی مین تیل لگانا اور
عقد نکاح اور جماع اور ہر طرح کا استمتاع اور منی نکالنا کسی طرح سے ہو اور شکار کو تلف کرنا

عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيهِ قَالَ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ قَالَ لَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ الْقَمِيصَ وَلَا الْعِمَامَةَ وَلَا الْبُرْنُسَ وَلَا السَّرَاوِيلَ وَلَا ثَوْبًا مَسَّهُ وَرْسٌ وَلَا زَعْفَرَانٌ وَلَا الْخُفَّيْنِ اِلَّا اَنْ لَا يَجِدَ نَعْلَيْنِ فَلْيَقْطَعْهُمَا حَتّٰى يَكُوْنَا اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ **ترجمہ** سالم نے اپنے باپ سے روایت کی کہ اونہون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسینے پوچھا کہ محرم کیا پہنے آپ نے فرمایا کرتا اور عمامہ اور باران کوٹ اور پائجامہ نہ پہنے اور نہ وہ کپڑا پہنے جسمین ورس اور زعفران لگی ہو نہ موزے اور اگر نعلین نہ ہووے تو موزے پہنے اور اُنکو ٹخنون کے نیچے تک کاٹ دے کہ جوتی کیطرح ہو جاوے) **فائدہ** سائل نے پوچھا تہا کہ کیا پہنے آپ نے فرمایا یہ نہ پہنو اور سوا اس کے جو چاہے پہنے اس مین اُمت کو آسانی ہے اور دائرہ اباحت کا وسیع رہتا ہے **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَلْبَسَ الْمُحْرِمُ ثَوْبًا مَصْبُوْغًا بِزَعْفَرَانٍ اَوْ وَرْسٍ وَقَالَ مَنْ لَمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرؓ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا محرم کو زعفران اور ورس کا رنگا ہوا کپڑا پہنے اور فرمایا جو نعلین نہ پاوے وہ موزے پہن لے ٹخنون کے نیچے سے کاٹ کر **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَخْطُبُ يَقُوْلُ السَّرَاوِيلُ لِمَنْ لَمْ يَجِدِ الْاِزَارَ وَالْخُفَّانِ لِمَنْ لَمْ يَجِدِ النَّعْلَيْنِ يَعْنِي الْمُحْرِمَ **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس نے کہا مین نے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پائجامہ اوس کیلئے ہے جو تہمت نپاوے اور موزہ اوس کیلئے ہے جو نعلین نہ پاوے یعنی محرم ہو **ف** یہی روایت سند ہے امام احمد کی کہ موزہ بے کاٹے پہن لے **عَنْ** عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ بِعَرَفَاتٍ فَذَكَرَ هٰذَا الْحَدِيْثَ **ترجمہ** عمرو بن دینار نے اس اسناد سے روایت کی کہ سنا اُنھون نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عرفات مین خطبہ مین یہ بات فرمائی جو اوپر گذری **عَنْ** عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ اَحَدٌ مِنْهُمْ يَخْطُبُ بِعَرَفَاتٍ غَيْرُ شُعْبَةَ وَحْدَهُ **ترجمہ** عمرو بن دینار رضی اللہ عنہ سے اسی اسناد سے وہی روایت مروی ہوئی مگر سوائے شعبہ کے کسی اور نے خطبہ کا ذکر نہین کیا **عَنْ** جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ خُفَّيْنِ وَمَنْ لَمْ يَجِدْ اِزَارًا فَلْيَلْبَسْ سَرَاوِيلَ **ترجمہ** جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو نعلین نہ پاوے

(جب بہت دیر تک نکھری رہی) عن یعلی قال اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم رجل وھو بالجعرانۃ
وانا عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم وعلیہ مقطعات یعنی جبۃ وھو متضمخ بالخلوق
فقال انی احرمت بالعمرۃ وعلی ھذا وانا متضمخ بالخلوق فقال لہ النبی صلی اللہ علیہ
والہ وسلم ما کنت صانعا فی حجک قال انزع عنی ھذہ الثیاب واغسل
عنی ھذا الخلوق فقال لہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما کنت صانعا فی حجک
فاصنعہ فی عمرتک ترجمہ یعلے نے کہا نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص آیا اور آپ
جعرانہ مین تھے اور یعلی کہتے ہین کہ مین آپکے پاس تھا اور وہ سائل جو آیا تہا کرتا پہنے ہوئے تھا اور اُس
مین خوشبو لگی ہوئی تہی اور اوس نے عرض کی کہ مین احرام باندہا ہے عمرہ کا اور اوسپر یہی مین خوشبو
لگائے ہون تو آپ نے فرمایا جو تم حج مین کرتے ہو وہی عمرے مین بہی کرو یعنی خوشبو سے بچنا اور
سیے ہوئے کپڑے نہ پہننا طواف وسعی بجالانا ہے تو اُس نے پھر عرض کیا کہ مین یہ کپڑے اوتار ڈالون
آپنے پہر فرمایا کہ جو تم حج مین کرتے ہو وہی عمرے مین کرو ف معلوم ہوا کہ وہ شخص حج کے
ارکان سے واقف تہا تو اسکو اتنا ہی فرما دینا کافی ہوا عن یعلی کان یقول لعمر بن الخطاب
رضی اللہ تعالے عنہ لیتنی اری نبی اللہ حین ینزل علیہ فلما کان النبی صلی اللہ
علیہ وسلم بالجعرانۃ وعلی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثوب قد اظل بہ علیہ معہ
ناس من اصحابہ فیھم عمر اذ جاءہ رجل علیہ جبۃ صوف متضمخ بطیب فقال یا رسول
اللہ کیف تری فی رجل احرم بعمرۃ فی جبۃ بعد ما تضمخ بطیب فنظر الیہ
النبی صلی اللہ علیہ وسلم ساعۃ ثم سکت فجاءہ الوحی فاشار عمر رضی اللہ
تعالے عنہ بیدہ الی یعلی بن امیۃ تعالی فجاء یعلی فادخل راسہ فاذا النبی صلی
اللہ علیہ وسلم محمر الوجہ یغط ساعۃ ثم سری عنہ فقال این الذی سالنی
عن العمرۃ انفا فالتمس الرجل فجیئ بہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اما الطیب
الذی بک فاغسلہ ثلاث مرات واما الجبۃ فانزعھا ثم اصنع فی عمرتک
ما تصنع فی حجک ترجمہ یعلے ہمیشہ حضرت عمر سے کہا کرتے تھے کہ کبھی مین دیکھتا رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم کو جبکہ آپ پر اُترتی اور وحی اوترتی ہے پھر جب آپ جعرانہ مین تھے اور آپ کے اوپر

ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلِاَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ وَلِاَهْلِ نَجْدٍ قَرْنًا وَلِاَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ قَالَ فَهُنَّ لَهُنَّ وَ
لِمَنْ اَتٰى عَلَيْهِنَّ مِنْ غَيْرِ اَهْلِهِنَّ مِمَّنْ اَرَادَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَمَنْ كَانَ دُوْنَهُنَّ فَمِنْ
اَهْلِهٖ وَكَذَا حَتّٰى اَهْلُ مَكَّةَ يُهِلُّوْنَ مِنْهَا ترجمہ عبداللہ بن عباس نے فرمایا کہ میقات مقرر
کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل مدینہ کے لیے ذو الحلیفہ اور اہل شام کے لیے جحفہ اور اہل نجد کے لیے
قرن اور اہل یمن کے لیے یلملم اور یہ سب میقاتیں اون لوگون کے لیے بھی ہین جو اُن ملکون مین رہتے
ہین اور اُنکے لیے بھی ہین جو اور ملکون سے وہان آوین جو حج کا ارادہ رکھتے ہون یا عمرہ کا پھر جو ان
میقاتون کے اندر رہنے والے ہون یعنی مکہ سے قریب تو وہ اہل مکہ سے ہین اور وہ وہین سے احرام باندہین
یہانتک کہ مکہ والے مکہ سے اہلال پکارین ف ذو الحلیفہ جو مدینہ والون کی میقات ہے مکہ سے
بنسبت اور میقاتون کے بہت دور ہے اور یہ میقاتین حد حرم ہین کہ اُن کے اندر شکار کرنا درختون کے
پتے توڑنا وغیرہ امور منع ہین اور ذو الحلیفہ مکہ سے نو دس منزل ہے اور مدینہ سے چھ میل پر واقع ہے اور جحفہ
اہل شام اور اہل مصر دونون کی میقات ہے اور اسکو مہیعہ بھی کہتے ہین اور وہ مکہ سے تین منزل ہے اور
یلملم کو الملم بھی کہتے ہین اور وہ ایک پہاڑ ہے تہامہ کے پہاڑون سے اور اہل ہند کا میقات وہی ہے
کہ جہاز مین احرام باندہ لیتے ہین جب اوسکی مقابل پہونچتے ہین اور اہل نجد کے میقات قرن منازل اور وہ مکہ
سے دو منزل ہے اور یہ سب میقاتون آخر کیسہ ہے مکہ کیطرف اور ذات عرق میقات ہے اہل عراق کی اور وہ
آگے آویگی اور علماء کا ہے اختلاف کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقرر فرمائی ہے یا حضرت عمر
اجتہاد سے مقرر ہوئی ہے اور امام شافعی نے اُم مین جو انکی کتاب ہے تصریح کی ہے توقیت عمر کی اور
بخاری مین بھی اسیکی تصریح ہے اور جمہور نے توقیت نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا زعم کیا ہے انکی دلیل
روایت جابر ہے مگر اوس کے مرفوع ہونے مین کلام ہے اور دارقطنی نے اوسکی تضعیف بھی کی ہے اسلیے کہ عراق
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک مین فتح نہین ہوا تھا مگر یہ تعلیل دارقطنی کی معقول نہین اس
لیے کہ شام بھی آپکے وقت مین فتح نہین ہوا تھا اور اجماع ہے علماء کا کہ یہ مواقیت شرعی ہین اور مذہب
امام مالک اور ابو حنیفہ اور شافعی اور احمد اور جمہور کا یہ ہے کہ اگر کوئی اُن سے آگے بڑہ گیا اور آگے
بڑہکر احرام باندہا تو گنہگار ہوا اور اوسپر دم لازم آیا اور حج اوسکا صحیح ہو گیا اور عطا اور نخعی کا قول ہے
کہ اوسپر کچھ واجب نہین اور سعید بن جبیر نے کہا کہ اوسکا حج صحیح نہین ہوتا اور غرض مواقیت کی مقرر

کرنے سے پہلے تو جو حج اور عمرہ کا ارادہ کرے اوسکو آگے بڑہنا موافیت سے حرام ہے بغیر احرام کے اور اگر
بڑہا تو دم لازم آویگا اور اصحاب شافعیہ نے کہا ہے کہ اگر پہر میقات تک لوٹ آوے قبل نسک حج بجا لاوے
تو اس سے دم ساقط ہو جاتا ہے اور جو حج اور عمرہ کا ارادہ نہ رکہتا ہو اوس پر احرام واجب نہیں دخول
مکہ کے لیے صحیح قول شافعیہ کا یہی ہے خواہ وہ ایسی حاجت کو لیے جاوے جو مکرر ہوتی ہے جیسے لکڑیان لیجانا
یا گہانس لانا یا ایسی ہو جو مکرر نہ ہو جیسے اور تجارتیں ہیں اور جو میقات سے بغیر احرام کے تجاوز کر گیا اور
ارادہ مکہ جانیکا نہ رکہتا تہا پہر اوس کے دل میں آیا کہ احرام باندہ لے تو وہیں سے احرام باندہ لے جہاں پہنچا
ہے پہر اگر وہاں احرام نہ باندہا اور آگے بڑہ گیا تو آثم ہوا اور اوس پر دم لازم ہوا اور اگر وہیں سے
احرام باندہا جہاں سے ارادہ کیا تہا دخول مکہ کا تو اوس پر دم نہیں ہے اور اوسکو میقات تک لوٹنا بہی
ضرور نہیں یہی مذہب ہے شافعیہ کا اور مذہب ہے جمہور کا اور احمد اور اسحاق کا قول ہے کہ اوسکو ضرور
ہے کہ میقات تک لوٹ کر جاوے اور وہاں سے احرام باندہ کر آوے عن ابن عباس رضی اللہ
تعالى عنهما أن رسول الله صلى الله عليه وسلم وقت لأهل المدينة ذا الحليفة و
لأهل الشام الجحفة ولأهل نجد قرن المنازل ولأهل اليمن يلملم وقال هن لهم ولكل آت
أتى عليهن من غيرهن ممن أراد الحج والعمرة ومن كان دون ذلك فمن حيث أنشأ
حتى أهل مكة من مكة ترجمہ عبد اللہ نے وہی مضمون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت
کیا عن ابن عمر رضي الله عنهما أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال يهل
أهل المدينة من ذي الحليفة وأهل الشام من الجحفة وأهل نجد من قرن قال عبد الله
وبلغني أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ويهل أهل اليمن من يلملم ترجمہ عبد اللہ
نے تین میقاتوں کا بیان ویسا ہی کیا اور کہا کہ مجھے پہونچا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ اہل یمن یلملم سے اہلال کریں عن ابن عمر بن الخطاب قال سمعت رسول الله صلى الله عليه
وسلم يقول مهل أهل المدينة ذو الحليفة ومهل أهل الشام مهيعة وهي الجحفة
ومهل أهل نجد قرن قال عبد الله بن عمر وزعموا أن رسول الله صلى الله عليه وسلم
قال ولم أسمع ذلك منه قال ومهل أهل اليمن يلملم ترجمہ عمر بن خطاب نے مدینہ اور شام
اور نجد والوں کی میقات ویسی ہی روایت کی اور عبد اللہ بن عمر نے کہا کہ لوگوں نے ذکر کیا کہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میقات اہل یمن کی یلملم ہے مگر میں نے خود اون سے نہیں سنا عن
ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما قال امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اھل المدینۃ ان
یھلوا من ذی الحلیفۃ واھل الشام من الجحفۃ واھل نجد من قرن قال عبد اللہ بن
عمر واخبرت انہ قال ویھل اھل الیمن من یلملم ترجمہ عبد اللہ بن عمر نے کہا کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مدینہ والے ذی الحلیفہ سے اور شام والے جحفہ سے اور نجد والے قرن سے
احرام باندہیں اور کہا عبد اللہ نے کہ مجھے خبر لگی کہ یمن والے یلملم سے عن جابر بن عبد اللہ رضی
اللہ تعالی عنہما یسأل عن المھل فقال سمعت ثم انتھی فقال اراہ یعنی النبی صلی اللہ
علیہ وسلم ترجمہ جابر نے یہی میقاتیں روایت کی ہیں یعنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عن
سالم عن ابیہ رضی اللہ تعالی عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یھل اھل
المدینۃ من ذی الحلیفۃ ویھل اھل الشام من الجحفۃ ویھل اھل نجد من قرن قال
ابن عمر وذکر لی ولم اسمع ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ویھل اھل الیمن
من یلملم ترجمہ سالم نے اپنے باپ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مدینہ والے ذی
الحلیفہ سے اور شام والے جحفہ سے اور نجد والے قرن سے اہلال کریں ابن عمر نے کہا کہ مجھے پہنچا ہے اور
میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں سنا کہ آپ نے فرمایا کہ اہلال کریں یمن والے یلملم سے عن
جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہما یسأل عن المھل فقال سمعت احسبہ رفع الی النبی
صلی اللہ علیہ وسلم فقال مھل اھل المدینۃ من ذی الحلیفۃ والطریق الاخر الجحفۃ
ومھل اھل العراق من ذات عرق ومھل اھل نجد من قرن ومھل اھل الیمن من یلملم
ترجمہ جابر نے وہی موقیتیں مرفوعًا بیان کیے اور مدینہ کی ایک میقات ذوالحلیفہ کہی دوسری دوسری راہ سے جحفہ
کہی باقی وہی ہیں جو اوپر مذکور ہوئیں **باب** التلبیۃ وصفتہا لبیک کا بیان عن
عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ان تلبیۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لبیک اللھم
لبیک لبیک لاشریک لک لبیک ان الحمد والنعمۃ لک والملک لاشریک لک وقال
وکان عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما یزید فیہا لبیک لبیک وسعدیک
والخیر بیدیک لبیک والرغباء الیک والعمل ترجمہ عبد اللہ بن عمر نے کہا کہ لبیک پکارتا رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ تھا لبیک سے لا شریک لک تک یعنی حاضر ہوں میں تیری خدمت میں یا اللہ حاضر ہوں
میں تیری خدمت میں حاضر ہوں میں کوئی شریک نہیں تیرا حاضر ہوں میں بیشک سب تعریف اور نعمت
تیرے ہی لیے ہے اور ملک تیرا ہی ہے اور تیرا کوئی شریک نہیں اور عبداللہ بن عمر ان میں یہ کلمات
زیادہ پڑھتے تھے لبیک سے آخر تک یعنی میں حاضر ہوں تیری خدمت میں اور حاضر ہوں تیری خدمت میں
اور سعادت سب تیری ہی طرف سے ہے اور خیر تیرے ہی دونوں ہاتھوں میں ہے حاضر ہوں میں تیرے آگے
اور رغبت کرتا ہوں میں تیری ہی طرف اور عمل تیرے ہی لیے ہے **عن** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ
اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا اسْتَوَتْ بِہٖ رَاحِلَتُہٗ قَائِمَۃً
عِنْدَ مَسْجِدِ ذِی الْحُلَیْفَۃِ اَہَلَّ فَقَالَ لَبَّیْکَ اللّٰہُمَّ لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ اِنَّ
الْحَمْدَ وَالنِّعْمَۃَ لَکَ وَالْمُلْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ قَالُوْا وَکَانَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا
یَقُوْلُ ہٰذِہٖ تَلْبِیَۃُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ نَافِعٌ وَکَانَ عَبْدُ اللّٰہِ یَزِیْدُ مَعَ
ہٰذَا لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ وَسَعْدَیْکَ وَالْخَیْرُ بِیَدَیْکَ لَبَّیْکَ وَالرَّغْبَاءُ اِلَیْکَ وَالْعَمَلُ **ترجمہ**
عبداللہ بن عمر نے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سوار ہوئے اونٹنی پر اور وہ آپ کو لیکر سیدھی
کھڑی ہو گئی مسجد ذی الحلیفہ کے نزدیک تب آپنے لبیک پکاری پھر وہی لبیک ذکر کی جو اوپر ہو چکی اور
عبداللہ بن عمر فرماتے تھے کہ یہ لبیک تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے اور اس میں وہی الفاظ بڑھاتے
تھے جو اوپر ہو چکے مگر اس میں لبیک کا لفظ ابتدا میں تین بار ہے اور اس میں دو ہی بار تھا **عن**
ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ تَلَقَّفْتُ التَّلْبِیَۃَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَذَکَرَ بِمِثْلِ
حَدِیْثِہِمْ عبداللہ بن عمر نے کہا سیکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پھر ذکر کی حدیث مثل حدیث
انہی لوگوں کی **ف** اس صیغہ تثنیہ سے صاف معلوم ہوا کہ پروردگار تعالی شانہ کے ہاتھ ہیں اور اس کو
تثنیہ سے معلوم ہوا کہ مراد ہونا قدرت کا محال ہے اور جن لوگوں نے دعوی کیا ہے کہ تثنیہ اسکا تاکید کے لیے
ہے یعنی صیغہ تثنیہ ہے یہ قول ان کا جمیع اہل لغت اور تمام اہل ادب کے خلاف ہے اسلیے کہ تاکید کے لیے لفظ کو مکرر لاتے ہیں
یا حروف تاکید بڑھاتے ہیں نہ یہ کہ واحد کو تثنیہ کر دیں غرض ان صفات میں جیسے ہاتھ اور قدم اور ساق
اور جنب ہے محدثین اور صحابہ اور تابعین اور اسلاف صالحین سب کا مذہب یہی ہے کہ ان پر ایمان لانا
اور انکو ظاہر معنی پر محمول کرنا اور نفی کرنا ان سے تشبیہ و تمثیل کے اور نہ جانا تاویل و تعطیل کے طرف

عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما عن ابیہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہل ملبدا یقول لبیک اللہم لبیک لبیک لا شریک لک لبیک ان الحمد والنعمۃ لک والملک لا شریک لک لا یزید علی ہؤلاء الکلمات وان عبد اللہ بن عمر کان یقول کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرکع بذی الحلیفۃ رکعتین ثم اذا استوت بہ الناقۃ قائمۃ عند مسجد ذی الحلیفۃ اہل بہؤلاء الکلمات وکان عبد اللہ بن عمر یقول کان عمر بن الخطاب یہل باہلال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ہؤلاء الکلمات ویقول لبیک اللہم لبیک لبیک وسعدیک والخیر فی یدیک لبیک والرغباء الیک والعمل **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ لبیک پکارتے تھی تلبید کیے ہوئے سر مین اور کہتے تھے لبیک سے آخر تک اور عبد اللہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعت پڑہی ذی الحلیفہ مین پہر جب اُنکی اونٹنی اُنکو لیکر سیدہی کہڑی ہوئی مسجد ذی الحلیفہ کے پاس تو اُنہی کلمات سے آپنے لبیک پکاری اور عبد اللہ کہتے تہے کہ عمر بن خطاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کلمات لبیک پکارتے تہے اور اُس کے بعد یہ کلمات زیادہ کرتے تہے لبیک سے آخر تک اور معنی اُن سب کے اوپر گذر گئے

ف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ارادہ حج کیا تو مدینہ مین ظہر کے بعد خطبہ پڑہا اور احکام حج تعلیم کیے اور ظاہر یہ ہی کہ وہ دن ہفتہ کا تہا اور ابن حزم نے کہا ہے کہ پنجشنبہ تہا اور اُس مین ایک بحث طویل ہے کہ ذکر کی ہے ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے زاد المعاد مین پہر آپنے کنگہی کی اور تیل ڈالا اور تہمت پہنی اور چادر اوڑہی اور ظہر اور عصر کے بیچ مین مدینہ سے روانہ ہوئے اور ذی الحلیفہ مین اوترکر عصر کی دو رکعت پڑہی اور شب کو وہان رہی اور مغرب اور عشا اور صبح اور ظہر غرض پانچ نمازین وہان ادا کین اور سب بیبیان آپکے ساتھ تہین اور اُس رات آپنے سب سے صحبت کرنے کے واخیر مین ایک غسل جنابت کیا اور جب ارادہ احرام کیا تو دوسرا غسل کیا اور ابن حزم نے اسکو ذکر نہین کیا اور اور لوگون سے بہی سہوًا ترک ہوا اور خطمی سے آپنے سر دہویا اور پہر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنے ہاتہ سے خوشبو لگائی ذریرہ اور وہ ایک خوشبو ہوتی ہے جسمین مشک ہوتا ہے یہانتک کہ چمک مشک کی آپ کی مانگ مین نظر آتی تہی اور ڈاڑہی مین اور اُسکو آپ نے رہنے دیا اور دہویا نہین پہر آپ نے ازار پہنی اور چادر اوڑہی اور ظہر دو رکعت ادا کی اور لبیک پکاری حج اور عمرہ دونون کی اپنے مصلی ہی پر اور یہین سے لبیک

شروع ہوئی اور چونکہ بار بار آپ پکارتے تہے اس لیے جسنے جہان سے سُنا وہین سے روایت کی مگر ابتدا
یہین سے ہے اور دو رکعت احرام کی آپ سے منقول نہین سوا ظہر کی دو رکعتون کے اور احرام سے
پہلے اپنے بدنہ کے گلے مین ہار ڈالدیا اور داہنی طرف سے کوہان چیر دیا جسے اشعار کہتے ہین اور خون اُسکے
بہ چلا اور احرام آپ کا قران کا تہا اور یہی صحیح ہے چنانچہ بیس سے اوپر روایتین اُسپر بصراحت دلالت
کرتی ہین (کذا فی زاد المعاد) **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ كَانَ الْمُشْرِكُوْنَ يَقُوْلُوْنَ
لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ قَالَ فَيَقُوْلُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيْلَكُمْ قَدْ قَدْ فَيَقُوْلُوْنَ إِلَّا شَرِيْكًا
هُوَ لَكَ تَمْلِكُهُ وَمَا مَلَكَ يَقُوْلُوْنَ هٰذَا وَهُمْ يَطُوْفُوْنَ بِالْبَيْتِ **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس
نے کہا کہ مشرکین کہ کہتے تہے لبیک لا شریک لک تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تہے کہ خرابی ہو
تمہاری یہین تک رہنے دو یہین تک رہنے دو (یعنے آگے نہ کہو) اور وہ اُسکے آگے کہتے تہے کہ مگر ایک
شریک ہی تیرا کہ یا اللہ تو اُسکا مالک ہے اور وہ کسی شے کا مالک نہین غرض یہی کہتے جاتے تہے اور بیت اللہ کا
طواف کرتے جاتے تہے **ف** غرض اس سے معلوم ہوا کہ مشرکان مکہ بہی اپنے شریکون کو اللہ کے برابر
نہین جانتے تہے بلکہ اللہ تعالی کو ہر شے کا مالک جانتے تہے اور اُنکو کسی شے کا مالک نہ جانتے تہے تاہم اُن کو
پکارنا اور اپنا سفارشی اور وکیل ٹہرا دینا اللہ تعالی کی بارگاہ مین اُنکے مشرک کرنے کو اور ابد الآباد دوزخ
مین جہونکنے کو کافی تہا پس معلوم ہوا کہ جو اپنا حمایتی اور وکیل اور سفارشی سمجہکر بہی کسی کی عبادت کرے
اور اُسکو دور دور سے پکارے تو وہ بہی مشرک ہوجاتا ہے گو اُسکو خدا کے برابر نجانے اور اسلیے آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم لبیک لا شریک لک پر فرماتے تہے کہ یہین تک رہنے دو اور شریک نہ ٹہراؤ مگر وہ ملاعین
کب سنتے تہے اور ان حدیثون سے مشروعیت لبیک کی ثابت ہوئی اور وہ حج اور عمرہ کے لیے ایسا ہی
جیسے تکبیر اولے نماز کے لیے اور اسکی فرضیت مین اختلاف ہے امام شافعی وغیرہ کا قول ہے کہ یہ سنت ہے اور
صحت حج کی شرط نہین اور اگر اسکو ترک کیا تو حج بن صحیح ہے اور اسپر دم واجب نہین مگر فضیلت ترک ہو
گئی اور بعض اصحاب شافعیہ کا قول ہے کہ واجب ہے اور اگر کوئی چہوڑ دے تو دم واجب ہے اور حج صحیح ہوجاتا
ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ وہ شرط ہے صحت احرام کی اور حج اور احرام بے اُسکے صحیح نہین ہوتا اور امام
مالک نے کہا ہے کہ واجب تو نہین مگر تارک اُسکے پر دم لازم آتا ہے اور حج صحیح ہوجاتا ہے اور بہرحال
آواز بلند سے لبیک پکارنا مستحب ہے اور مستحب ہے کہ جب پکارے تین بار پکارے اور بیچ مین کچہ کلام نہ

کرے اور عورت کو آواز بلند کرنا ضرور نہین اور تغیر احوال کیوقت لبیک کہنا ضرور ہے جیسے صبح شام اوٹھنا بیٹھنا لیٹنا سوار ہونا اوترنے کے وقت اور حاجی تلبیہ کرتا رہے جبتک یوم النحر یعنے دسوین تاریخ مین رمی جمرہ عقبہ شروع نہ کرے یا طواف افاضہ اگر طواف کو رمی پر مقدم کیا ہو یا حلق تک پکارا رہے جن لوگون کے نزدیک حلق بہی نسک مین داخل ہے اور عمرہ مین جبتک طواف شروع نہین کیا اور ہر حالت مین عورت و مرد کو مستحب ہے خواہ حائض ہو یا جنب یا محدث **باب** اَمْرِ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ بِالْاِحْرَامِ مِنْ عِنْدِ مَسْجِدِ ذِي الْحُلَيْفَةِ ذی حلیفہ سے احرام باندہنے کا بیان مدینہ والون کے لیے **عن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ يَقُوْلُ بَيْدَاءُ كُمْ هٰذَا الَّتِيْ تَكْذِبُوْنَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهَا مَا اَهَلَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا مِنْ عِنْدِ الْمَسْجِدِ يَعْنِيْ ذَا الْحُلَيْفَةِ **ترجمہ** عبداللہ کہتے تہے کہ یہ بیدا تمہارا وہی مقام ہے جہان جہوٹ باندہتے ہو تم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپنے لبیک نہین پکاری مگر مسجد ذی الحلیفہ کے نزدیک سے **ف** بیدا ایک ٹیلہ ہے ذی الحلیفہ کے آگے مسجد سے قریب مکہ کی راہ مین اور بیدا اوسکو کہتے ہین جسمین کچہ اثر بنا کا نہ ہوا اور ہر چٹیر زمین کو بیدا کہتے ہین مگر یہان یہی مقام خاص مراد ہے غرض عبداللہ بن عمر نے فرمایا کہ تم لوگ جانتے ہو کہ احرام یہان سے باندہا حالانکہ آپنے لبیک مسجد کے پاس ہی پکاری بلکہ اپنے مصلی مین سے پکارنا شروع کیا جیسا ہم اوپر لکہہ آئے ہین **عن** سَالِمٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اِذَا قِيْلَ لَهُ الْاِحْرَامُ مِنَ الْبَيْدَاءِ قَالَ الْبَيْدَاءُ الَّتِيْ تَكْذِبُوْنَ فِيْهَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَهَلَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا مِنْ عِنْدِ الشَّجَرَةِ حِيْنَ قَامَ بِهِ بَعِيْرُهُ **ترجمہ** سالم نے کہا کہ ابن عمر سے جب کہا جاتا کہ احرام بیدا سے ہے تو وہ فرماتے کہ وہی بیدا جسپر تم جہوٹ باندہتے ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر آپنے تو لبیک پکاری ہے اوس درخت کے نزدیک جب آپکا اونٹ آپکو لیکر سیدہا کھڑا ہوا ہے **باب** بَيَانِ اَنَّ الْاَفْضَلَ اَنْ يُحْرِمَ حِيْنَ تَنْبَعِثُ بِهِ رَاحِلَتُهُ مُتَوَجِّهًا اِلٰى مَكَّةَ لَا عَقِبَ الرَّكْعَتَيْنِ باب بیان احرام باندہنے کا جب اونٹ اوٹہے مکہ کیطرف متوجہ ہو کر **عن** عُبَيْدِ بْنِ جُرَيْجٍ اَنَّهُ قَالَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ رَاَيْتُكَ تَصْنَعُ اَرْبَعًا لَمْ اَرَ اَحَدًا مِنْ اَصْحَابِكَ يَصْنَعُهَا قَالَ مَا هُنَّ يَا ابْنَ جُرَيْجٍ قَالَ رَاَيْتُكَ لَا تَمَسُّ مِنَ الْاَرْكَانِ اِلَّا الْيَمَانِيَيْنِ وَرَاَيْتُكَ تَلْبَسُ النِّعَالَ السِّبْتِيَّةَ وَرَاَيْتُكَ تَصْبُغُ بِالصُّفْرَةِ

رَأَيْتُكَ إِذَا كُنْتَ بِمَكَّةَ أَهَلَّ النَّاسُ إِذَا رَأَوُا الْهِلَالَ وَلَمْ تُهِلَّ أَنْتَ حَتَّى يَكُونَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ
فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَمَّا الْأَرْكَانُ فَإِنِّي لَمْ أَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَمَسُّ إِلَّا الْيَمَانِيَيْنِ وَأَمَّا النِّعَالُ السِّبْتِيَّةُ فَإِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَلْبَسُ النِّعَالَ الَّتِي لَيْسَ فِيهَا شَعَرٌ وَيَتَوَضَّأُ فِيهَا فَأَنَا أُحِبُّ أَنْ أَلْبَسَهَا وَأَمَّا الصُّفْرَةُ فَإِنِّي رَأَيْتُ
رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْبُغُ بِهَا فَأَنَا أُحِبُّ أَنْ أَصْبُغَ بِهَا وَأَمَّا الْإِهْلَالُ فَإِنِّي
لَمْ أَرَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهِلُّ حَتَّى تَنْبَعِثَ بِهِ رَاحِلَتُهُ ۔ مترجمہ عبید بن جریج نے
عبداللہ بن عمر سے کہا کہ اے ابو عبدالرحمن میں نے تم کو چار باتیں کرتے دیکھا ہے کہ تمہارے اور یاروں میں سے
کسی کو کرتے نہیں دیکھا عبداللہ نے فرمایا کہ وہ کیا ہیں اے بیٹے جریج کے انہوں نے کہا اول تو میں تمکو دیکھتا ہوں
کہ تم کعبہ کے کونوں میں سے صرف دو کونوں ہی کو ہاتھ نہیں لگاتے ہو مگر دو کونوں میں جو یمن کیطرف ہیں دوسری
تم نعال سبتی پہنتے ہیں تیسرے داڑھی رنگتے ہو زردی سے (یعنی زعفران و ورس وغیرہ سے) چوتھی جب
تم مکہ میں ہوتے ہو تو لوگ چاند دیکھ کر لبیک پکارتے ہیں اور تم یوم الترویہ یعنی آٹھویں تاریخ ذی الحجہ کی لبیک
پکارتے ہو پس عبداللہ نے جواب دیا کہ سو ارکان کو تو میں نے نہیں دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چھوتے
ہوں سوا ان کے جو یمن کیطرف ہیں اور انکو رکن یمانی کہتے ہیں اور نعال سبتی تو میں نے دیکھا ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ ایسی نعلین پہنتے تھے جسمیں بال نہ ہوں اور انہی میں وضو کرتے تھے (یعنی وضو کر کے
گیلے پیر میں انکو پہن لیتے تھے) سو میں بھی دوست رکھتا ہوں کہ اوسی کو پہنوں رہی زردی تو میں نے
دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ اس سے رنگتے تھے (یعنی بالوں کو یا کپڑوں کو) تو میں دوست رکھتا ہوں
کہ اس سے رنگوں اور لبیک سے میں نے نہیں دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ آپنے لبیک پکاری ہو مگر جب
کہ اونٹنی آپ کو سوار کر کے اوٹھی (یعنی مسجد ذی الحلیفہ کے پاس) ف امام مالک اور شافعی اور جمہور
کا مذہب یہ ہے کہ افضل ہے لبیک پکارنا جب سواری اپنی کھڑی ہو متوجہ ہو کر مکہ کیطرف اور ابو حنیفہ کا مذہب
ہے کہ نماز کے بعد لبیک پکارے قبل سوار ہونے کے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مصلی ہی
سے لبیک شروع کی ہے چنانچہ اتم ہو چکی زاد المعاد سے اور گذری اور رکنین یمانیین سے ایک رکن یمانی
مراد ہے اور ایک وہ کونا جس میں حجر اسود نصب کیا ہوا ہے اور تغلیباً ان دونوں کو رکن یمانی بولتے ہیں
اور دو رکن اوس کے مقابل کے شام کیجانب ہیں انکو شامیین بولتے ہیں چنانچہ نقشہ مندرجہ حاشیہ بخاری

ظاہر ہے اور رکنین یمانیین دونون بنائے ابراہیم پر باقی ہین یعنے اوسی نیو پر بنی ہوئی ہین جو ابراہیم
علیہ السلام نے ڈالی تہی بخلاف شامیین کے کہ اودہر سے کعبہ شریفہ چہوٹا کردیا گیا ہے اور اسلیے حضرت
نے اوسکو نہین چہوا اور اب اتفاق ہوگیا ہے فقہا کا رکن شامیین کے نہ چہونے پر اور نعل سبتی وہ ہے جسکا
چمڑا دباغت کیا گیا ہو اور بال اوس کے دور کردیے گئے ہون اور ابن عمر زرد رنگ سے اپنی داڑہی دہویا
کرتے تہے اور ابوداود نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی داڑہی زعفران اور ورس سے
دہوتے تہے جو ایک زرد رنگ گہانس ہوتی ہے یمن کی اور چونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب سفر حج
شروع کیا جب احرام باندہا اس لیے عبداللہ بن عمر نے قیاس کیا کہ آٹہوین تاریخ لوگ منا کو جاتے ہین اسی
دن سے ابتداء حج ہوتی ہے تو ابتداء احرام بہی اوسی دن سے چاہیے نہ اوس کے قبل سے اور امام شافعی اور
اصحاب انکے اور بعض اصحاب امام مالک کے اس بارہ مین ابن عمر کے موافق ہین اور دوسرے لوگون نے کہا ہے
کہ افضل اول ذی الحجہ سے لبیک پکارنا ہے اور دونو جائز ہے باجماع امت عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ
جُرَيْجٍ قَالَ حَجَجْتُ مَعَ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا بَيْنَ حَجٍّ وَعُمْرَةٍ ثِنْتَيْ
عَشْرَةَ مَرَّةً فَقُلْتُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ لَقَدْ رَأَيْتُ مِنْكَ أَرْبَعَ خِصَالٍ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِهٰذَا
الْمَعْنٰى إِلَّا فِيْ قِصَّةِ الْإِهْلَالِ فَإِنَّهُ خَالَفَ رِوَايَةَ الْمَقْبُرِيِّ فَذَكَرَهُ بِمَعْنًى سِوٰى ذِكْرِهِ
إِيَّاهُ **ترجمہ** عبید نے کہا مین نے عبداللہ بن عمر کا ساتہ دیا حج مین قریب بارہ حج وعمرے کے اور مین نے اون سے
اوسی چار باتون کا ذکر کیا اور وہی مضمون روایت کیا جو اوپر گذرا مگر اہلال کے بارے مین انہون نے مقبری
کے خلاف روایت کی اور اور مضمون روایت کیا سوا اوس مضمون کے جو اوپر گذرا تہا عَنِ ابْنِ عُمَرَ
قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وَضَعَ رِجْلَهُ فِي الْغَرْزِ وَانْبَعَثَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ
قَائِمَةً أَهَلَّ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب رکاب
مین پیر رکہا اور آپ کی اونٹنی اوٹہی ذی الحلیفہ مین جب لبیک پکارا عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ
رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّهُ كَانَ يُخْبِرُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهَلَّ حِيْنَ اسْتَوَتْ
بِهِ نَاقَتُهُ قَائِمَةً عبداللہ عمر کے بیٹے خبر دیتے تہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لبیک پکاری جب
آپ کی اونٹنی آپ کو لیکر کہڑی ہوئی عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ
رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْكَبُ رَاحِلَتَهُ بِذِي الْحُلَيْفَةِ ثُمَّ يُهِلُّ حِيْنَ تَسْتَوِيْ

براحلته ترجمہ اسکا بھی مضمون وہی ہے عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما انہ قال بات
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بذی الحلیفۃ مبدأہ وصلی فی مسجدھا عبد اللہ نے کہا کہ رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم شب کو ذو الحلیفہ میں رہے حج کے ابتدا میں اور نماز پڑھی اوسکی مسجد میں **ف**
یعنے پانچ نمازیں جو ہم اوپر ذکر کر آئے ہیں **باب** استحباب الطیب قبیل الاحرام فی البدن
واستحبابه فی المسك وانه لا بأس ببقاء وبیصه خوشبو لگانا احرام کے قبل بدن میں اور مسک کا
استحباب اور اسکی چمک باقی رہنا حالت احرام میں اسکا جواز **عن** عائشة رضی اللہ تعالی عنہا
قالت طیبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لحرمه حین احرم ولحله قبل ان یطوف
بالبیت ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے فرمایا میں نے خوشبو لگائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
اون کے احرام کے لیے جب احرام باندھا اور اونکے احلال کے لیے قبل طواف افاضہ کے **ف** اس سے معلوم ہوا
مستحب ہونا خوشبو کے استعمال کا قبل احرام کے اور جائز ہوا باقی رہنا اوسکی خوشبو اور اثر کا بعد احرام
باندھنے کے اور حرام یہی ہے کہ حالت احرام میں ابتدا کرے خوشبو کی یہی مذہب ہے شافعیہ کا اور خلائق
کثیر کا صحابہ اور تابعین میں سے اور جماہیر محدثین کا اور فقہا کا جیسے سعد اور ابن عباس اور ابن زبیر اور
معاویہ اور حضرت عائشہ اور ام حبیبہ اور ابو حنیفہ اور ثوری اور ابو یوسف اور احمد اور ابو داؤد وغیرہم
ہیں اور بعضوں نے اسکا خلاف کیا ہے مگر قوی مذہب یہی ہے اور جو تاویلات کیں ہیں حضرت عائشہ کی روایت
کی وہ قوی نہیں اور یہ جو فرمایا کہ اون کے احلال کے لیے قبل طواف کر اس سے معلوم ہوا کہ بعد رمی جمرہ عقبہ
کے خوشبو کا استعمال مباح ہے اور حلق بھی روا ہے اگرچہ ابھی طواف افاضہ نہ کیا ہو اور یہ مذہب ہے
شافعی کا اور تمام علما کا مگر امام مالک نے اسکو مکروہ کہا ہے قبل طواف افاضہ کے اور یہ حدیث اونپر حجت
ہے **عن** عائشة زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالت طیبت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم بیدی لحرمه حین احرم ولحله حین حل قبل ان یطوف بالبیت **ترجمہ**
حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے وہی مضمون مروی ہے کہ میں نے اپنے ہاتھ سے خوشبو لگائی **عن**
عائشة رضی اللہ تعالی عنہا انہا قالت کنت اطیب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاحرامه
قبل ان یحرم ولحله قبل ان یطوف بالبیت ترجمہ اسکا بھی مضمون وہی ہے **عن** عائشة
رضی اللہ تعالی عنہا قالت طیبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لحله ولحرمه ترجمہ حضرت

عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ خوشبو لگائی میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احرام کھولنے کے
لیے بھی اور باندھنے کے لیے بھی عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ طَيَّبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِيْ بِذَرِيْرَةٍ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ لِلْحِلِّ وَالْإِحْرَامِ ترجمہ حضرت عائشہ رضی
اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنے ہاتھوں سے خوشبو لگائی ذریرہ سے
(اور وہ ایک قسم کی خوشبو ہے نووی نے لکھا ہے کہ ہند سے آتی ہے) حجۃ الوداع میں احرام اور حل کے
لیے عَنْ عُرْوَةَ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا بِأَيِّ شَيْءٍ طَيَّبْتِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ حُرْمِهِ قَالَتْ بِأَطْيَبِ الطِّيْبِ ترجمہ عروہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے
پوچھا کہ تم نے کون سی خوشبو لگائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احرام کے وقت تو انہوں نے فرمایا سب سے
عمدہ خوشبو (یعنی مشک جیسے آگے آتا ہے) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ
أُطَيِّبُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَطْيَبِ مَا أَقْدِرُ عَلَيْهِ قَبْلَ أَنْ يُّحْرِمَ ثُمَّ يُحْرِمُ
ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا میں خوشبو لگاتی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
جو ملتی تھی قبل احرام کے پھر احرام باندھتے تھے عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ طَيَّبْتُ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحُرْمِهِ حِيْنَ أَحْرَمَ وَلِحِلِّهِ قَبْلَ أَنْ يُّفِيْضَ بِأَطْيَبِ مَا وَجَدْتُ
ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں نے خوشبو لگائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
احرام کے قبل اور ان کے احرام کھولنے کے وقت قبل اس کے کہ وہ طواف افاضہ کریں عمدہ خوشبو جو
پائی عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ كَأَنِّيْ أَنْظُرُ إِلَى وَبِيْصِ الطِّيْبِ فِيْ مَفْرِقِ
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ وَلَمْ يَقُلْ خَلَفٌ وَهُوَ مُحْرِمٌ وَلٰكِنَّهُ قَالَ وَذَاكَ
طِيْبُ إِحْرَامِهِ ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا گویا میں ابھی نظر کر رہی ہوں
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مانگ میں چمک خوشبو کی اور وہ احرام باندھے ہوئے تھے اور خلف جو راوی
ہیں انہوں نے یہ نہیں کہا کہ وہ احرام باندھے ہوئے تھے مگر یہ کہا کہ وہ خوشبو تھی ان کے احرام کی۔
(یعنی جو احرام کے قبل لگائی تھی) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَكَأَنِّيْ أَنْظُرُ إِلَى وَبِيْصِ الطِّيْبِ فِيْ
مَفَارِقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُهِلُّ ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
نے فرمایا کہ میں گویا نظر کر رہی ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مانگ میں چمک خوشبو کی اور آپ

لبیک پکار رہے تھے عن عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت کانی انظر الی وبیص الطیب
فی مفارق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو یلبی وہی مضمون ہے عن عائشۃ رضی
اللہ تعالیٰ عنہا قالت لکانی انظر بمثل حدیث وکیع وہی مضمون ہے عن عائشۃ
رضی اللہ عنہا انہا قالت کانما انظر الی وبیص الطیب فی مفارق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
وھو محرم وہی مضمون ہے اور اسمیں یہ ہے کہ میں دیکھتی تھی اور وہ محرم تھے عن عائشۃ رضی
اللہ تعالیٰ عنہا قالت ان کنت لانظر الی وبیص الطیب فی مفارق رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم وھو محرم وہی مضمون ہے عن عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت کان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اراد ان یحرم یتطیب باطیب ما یجد ثم اری وبیص الدھن
فی راسہ ولحیتہ بعد ذلک ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم جب ارادہ کرتے احرام کا تو عمدہ سے عمدہ خوشبو لگاتے جو پاتے پھر میں دیکھتی تھی
چمک تیل کی آپ کے سر اور ڈاڑھی میں احرام باندھنے کے بعد عن عائشۃ قالت کانی انظر
الی وبیص المسک فی مفرق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو محرم حضرت عائشہ رضی
اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ گویا میں دیکھتی ہوں چمک مشک کی آپ کی مانگ میں اور آپ احرام میں ہیں
عن الحسن بن عبید اللہ بھذا الاسناد مثلہ حسن نے اس اسناد سے مثل روایت
سابق کے روایت کی عن عائشۃ قالت کنت اطیب النبی صلی اللہ علیہ وسلم
قبل ان یحرم ویوم النحر قبل ان یطوف بالبیت بطیب فیہ مسک ترجمہ حضرت عائشہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں خوشبو لگاتی تھی نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے قبل احرام کے اور نحر کے
دن (یعنے بعد رمی جمرہ عقبہ کے) قبل اس کے کہ آپ طواف افاضہ کریں بیت اللہ کا اور اس خوشبو
میں مشک ہوتا تھا عن محمد بن المنتشر قال سألت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ
عنہما عن الرجل یتطیب ثم یصبح محرما فقال ما احب ان اصبح محرما انضخ طیبا
لان اطلی بقطران احب الی من ان افعل ذلک فدخلت علی عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
فاخبرتھا ان ابن عمر رضی اللہ عنہما قال وما احب ان اصبح محرما انضخ طیبا لان
اطلی بقطران احب الی من ان افعل ذلک فقالت عائشۃ انا طیبت رسول اللہ صلی اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ إِحْرَامِهِ ثُمَّ طَافَ فِي نِسَائِهِ ثُمَّ أَصْبَحَ مُحْرِمًا محمد منتشر کے بیٹے نے کہا مین نے
عبد اللہ بن عمر سے پوچھا کہ جو شخص خوشبو لگاوے اور صبح کو احرام باندہے تو اوس کے لیے کیا حکم ہے تو انہون
نے کہا کہ مین خوب نہین جانتا کہ صبح کو احرام باندہون ایسے حال مین کہ خوشبو جہاڑتا ہون اور اگر مین ڈانبر
اپنے اوپر مل لون تو مجہے اس سے بہتر معلوم ہوتا ہے کہ مین خوشبو لگاؤن پہر مین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے
عنہا کے پاس گیا اور اون سے یہ سب کہا تو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا نے فرمایا کہ مینے خوشبو لگائی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اون کے احرام کے قریب اور آپنے اپنی سب بیبیون سے صحبت کی پہر صبح کو
احرام باندہا عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ كُنْتُ أُطَيِّبُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَطُوفُ عَلَى نِسَائِهِ ثُمَّ يُصْبِحُ مُحْرِمًا يَنْضَخُ طِيبًا حضرت عائشہ رضی
اللہ تعالی عنہا نے فرمایا مین خوشبو لگاتی تہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور آپ اپنی بیبیون پر طواف
کرتے تہے (یعنی سب سے صحبت کرتے تہے) پہر صبح کو احرام باندہتے اور خوشبو جہڑتی رہتی عَنْ
مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا يَقُولُ لَأَنْ أُصْبِحَ مُطَّلِيًا بِقَطِرَانٍ
أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُصْبِحَ مُحْرِمًا أَنْضَخُ طِيبًا قَالَ فَدَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا
فَأَخْبَرْتُهَا بِقَوْلِهِ فَقَالَتْ طَيَّبْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَافَ فِي نِسَائِهِ ثُمَّ
أَصْبَحَ مُحْرِمًا ترجمہ محمد بن منتشر سے وہی مضمون مروی ہوا جو ابہی اوپر گذرا اور قطران [ف] ایک روغن
کالا ہے جو کشتیون پر پہیرا جاتا ہے اب اوسے ڈانبر بولتے ہین ف غرض ان سب روایتون سے
بخوبی معلوم ہوا کہ بقا اوس خوشبو کی جو قبل احرام لگائی ہو مضر نہین اور ابتدا خوشبو نہ لگاوے وذلک
المقصود باب تَحْرِيمِ الصَّيْدِ الْمَأْكُولِ الْبَرِّيِّ عَلَى الْمُحْرِمِ بِحَجٍّ أَوْ عُمْرَةٍ أَوْ بِهِمَا صید
ماکول جنگل کی حرمت محرم کے لیے عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهُ أَهْدَى
لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِمَارًا وَحْشِيًّا وَهُوَ بِالْأَبْوَاءِ أَوْ بِوَدَّانَ فَرَدَّهُ عَلَيْهِ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَلَمَّا أَنْ رَأَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا فِي
وَجْهِي قَالَ إِنَّا لَمْ نَرُدَّهُ عَلَيْكَ إِلَّا أَنَّا حُرُمٌ ترجمہ صعب بن جثامہ رضی اللہ تعالی عنہ نے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایک گدہا جنگلی ہدیہ دیا اور آپ ابوا یا ودان مین تہے (کہ نام مقام کا ہے) اور
آپنے پہیر دیا جب آپ نے دیکہا اونکے چہرے کا ملال تو فرمایا کہ ہم نے کسی اور وجہ سے نہین پہیرا فقط احرام ہے

کہ ہم لوگ احرام باندھے ہوئے ہیں عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ اَهْدَيْتُ لَهٗ حِمَارَ وَحْشٍ كَمَا قَالَ مَالِكٌ وَفِي حَدِيْثِ اللَّيْثِ وَصَالِحٍ اَنَّ الصَّعْبَ بْنَ جَثَّامَةَ اَخْبَرَهٗ کا مضمون وہی ہے کچھ لفظوں کا فرق ہے عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ اَهْدَيْتُ لَهٗ مِنْ لَحْمِ حِمَارِ وَحْشٍ ترجمہ اس روایت میں وحشی گدھے کا گوشت ہدیہ دینے کا ذکر ہے عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَهْدَى الصَّعْبُ بْنُ جَثَّامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِمَارَ وَحْشٍ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَرَدَّهٗ عَلَيْهِ قَالَ لَوْلَا اَنَّا مُحْرِمُوْنَ لَقَبِلْنَاهُ مِنْكَ ترجمہ اس میں بھی وہی مضمون ہے مگر آپ نے فرمایا ہم محرم نہ ہوتے تو قبول کر لیتے عَنِ الْحَكَمِ اَهْدَى الصَّعْبُ بْنُ جَثَّامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رِجْلَ حِمَارٍ وَفِي رِوَايَةِ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَجُزَ حِمَارِ وَحْشٍ يَقْطُرُ دَمًا وَفِي رِوَايَةِ شُعْبَةَ عَنْ حَبِيْبٍ اُهْدِيَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شِقُّ حِمَارِ وَحْشٍ فَرَدَّهٗ ترجمہ حکم نے کہا صعب نے حمار وحشی کا پیر ہدیہ دیا اور شعبہ نے حکم سے سرین حمار وحشی کہ اوس میں خون ٹپکتا تھا روایت کیا اور شعبہ کی روایت حبیب سے یوں ہے کہ ایک ٹکڑا حمار وحشی کا ہدیہ دیا پھر آپ نے پھیر دیا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ قَدِمَ زَيْدُ بْنُ اَرْقَمَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَقَالَ لَهٗ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا يَسْتَذْكِرُهٗ كَيْفَ اَخْبَرْتَنِيْ عَنْ لَحْمِ صَيْدٍ اُهْدِيَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ حَرَامٌ قَالَ اُهْدِيَ لَهٗ عُضْوٌ مِنْ لَحْمِ صَيْدٍ فَرَدَّهٗ فَقَالَ اِنَّا لَا نَاْكُلُهٗ اِنَّا حُرُمٌ عبد اللہ نے کہا زید بن ارقم آئے اور عبد اللہ نے اُن کو یاد دلا کر کہا کہ تم نے کیونکر خبر دی تھی لحم صید کی جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ہدیہ دیا گیا تھا اور آپ احرام باندھے ہوئے تھے انہوں نے کہا کہ ہدیہ دیا گیا ایک عضو شکار کے گوشت کا اور آپ نے پھیر دیا اور فرمایا کہ ہم لوگ احرام باندھے ہوئے ہیں **ف** اتفاق ہے علما کا اس پر کہ محرم کو جنگل کا شکار کرنا حرام ہے اور امام شافعی وغیرہ نے کہا ہے کہ شکار کا مالک ہونا خرید کر بھی حرام ہے اور اسی طرح ہبہ سے اور میراث کی وجہ سے مالک ہونے میں اختلاف ہے باقی رہا گوشت شکار کا اگر محرم نے خود شکار کیا ہے یا اُس کے لیے دوسرے نے شکار کیا ہے تو حرام ہے برابر ہے خواہ اسکی حکم سے شکار کیا ہو یا بغیر حکم کے پھر اگر کسی حلال نے اپنے لیے شکار کیا ہے اور محرم کے دینے کا ارادہ نہیں کیا پھر محرم کو بھی اوس کے گوشت میں سے ہدیہ دیدیا یا بیچ ڈالا تو اوسکا کھانا حرام نہیں اور یہ مذہب ہے شافعیہ کا

اور مالک اور احمد اور داؤد کا اور ابو حنیفہ نے کہا جو بے اعانت محرم کی محرم کے لیے شکار کیا جاوے وہ حلال ہے اور ایک گروہ نے کہا ہی کہ شکار کا گوشت مطلقاً حرام ہے محرم پر کسیطرح حلال نہیں برابر ہے کہ اسنے خود شکار کیا ہو یا دوسرے نے اوس کے لیے خواہ اپنے لیے غرض بہر طور حرام ہے اور قاضی عیاض نے یہ قول حضرت علی اور ابن عمر اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے نقل کیا ہے اور انہوں نے استدلال کیا ہی اس آیت کی ظاہر سے وَحُرِّمَ عَلَيْكُمْ صَيْدُ الْبَرِّ مَا دُمْتُمْ حُرُمًا کہ انہوں نے کہا ہی کہ مراد صید سے وہ جانور ہے جو بذریعہ شکار ہاتھ آیا ہے غرض وہ بہرحال حرام ہے اور ظاہر حدیث صعب بن جثامہ بھی اسی پر دال ہی کہ آپ نے اُنکا ہدیہ واپس فرمایا اور بیان یہ فرمایا کہ ہم لوگ محرم ہیں اور یہ نہیں فرمایا کہ تمنے ہمارے لیے شکار کیا اس لیے ہم واپس کرتے ہیں اور احتجاج کیا ہے امام شافعی اور اُن کے موافقین نے ابی قتادہ کی روایت سے جو مسلم میں آگے آتی ہے اس لیے کہ ابو قتادہ نے جو شکار کیا تھا اور وہ حلال تھے اوسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور محرمین سب ہی فرمایا کہ کہاؤ یہ حلال ہے اور ایک روایت میں آیا ہے کہ آپ نے پوچھا تمہارے پاس اُس میں کا بچا ہوا کچہ ہے اونہوں نے عرض کی کہ ہاں اُسکا پیر آپنے اوسے لیا اور کہایا اور سنن ابی داؤد اور ترمذی اور نسائی نے جابر سے روایت کی کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شکار جنگل کا تمکو حلال ہی جب تک تمنے خود شکار نہ کیا ہو اور توفیق صعب اور ابو قتادہ کی روایت میں یوں ہی کہ صعب کی روایت اس پر محمول کیجاوے کہ اوسنے محرموں کے لیے شکار کیا اور ابو قتادہ نے اپنے لیے اور اس صورت میں مذہب شافعی بہت صحیح اور قوی ہو گیا اور سب روایتوں میں توفیق بہی ہو گئی اور آیت قرآنی کو حمل کرین خود شکار کرنے پر اور اسپر جو محرم کے لیے شکار کیا گیا ہو اور یہ فرمانا آپکا صعب سے کہ ہم محرم ہیں اس کے منافی نہیں کہ احتمال ہی کہ انہوں نے آپکے لیے شکار کیا ہو (النووی) عَنْ اَبِي مُحَمَّدٍ مَوْلٰى اَبِي قَتَادَةَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ اَبَا قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اِذَا كُنَّا بِالْقَاحَةِ فَمِنَّا الْمُحْرِمُ وَمِنَّا غَيْرُ الْمُحْرِمِ اِذْ بَصُرْتُ بِاَصْحَابِيْ يَتَرَاءَوْنَ شَيْئًا فَنَظَرْتُ فَاِذَا حِمَارُ وَحْشٍ فَاَسْرَجْتُ فَرَسِيْ وَاَخَذْتُ رُمْحِيْ ثُمَّ رَكِبْتُ فَسَقَطَ مِنِّيْ سَوْطِيْ فَقُلْتُ لِاَصْحَابِيْ وَكَانُوْا مُحْرِمِيْنَ نَاوِلُوْنِي السَّوْطَ فَقَالُوْا وَاللّٰهِ لَا نُعِيْنُكَ عَلَيْهِ بِشَيْءٍ فَنَزَلْتُ فَتَنَاوَلْتُهُ ثُمَّ رَكِبْتُ فَاَدْرَكْتُ الْحِمَارَ مِنْ خَلْفِهِ وَهُوَ وَرَاءَ اَكَمَةٍ فَطَعَنْتُهُ بِرُمْحِيْ فَعَقَرْتُهُ فَاَتَيْتُ بِهِ اَصْحَابِيْ فَقَالَ بَعْضُهُمْ كُلُوْهُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا تَاْكُلُوْهُ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ اَمَامَنَا فَحَرَّكْتُ فَرَسِيْ فَاَدْرَكْتُهٗ فَقَالَ هُوَ حَلَالٌ فَكُلُوْهُ ترجمہ ابی محمد غلام آزاد ابوقتادہ
کے کہتے ہیں کہ میں نے ابوقتادہ سے سنا کہ وہ کہتے تھے کہ نکلے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ یہاں تک کہ جب
پہونچے ہم قاحہ میں (اور وہ ایک میدان ہے سقیا سے ایک میل پر اور مدینہ سے تین منزل پر) اور بعض لوگ
ہم میں سے محرم تھے اور بعض غیر محرم کہ اتنے میں میرے یاروں کو میں نے دیکھا کہ وہ کسی چیز کو دیکھ رہے ہیں جب میں نے
نظر کی تو ایک گدھا وحشی تھا اور میں نے اپنے گھوڑے پر زین رکھا اور اپنا نیزہ لیا اور سوار ہوا اور میرا کوڑا
گر پڑا اور میں نے اپنے یاروں سے کہا اور وہ محرم تھے کہ میرا کوڑا اٹھا دو انہوں نے کہا اللہ کی قسم ہم تمہاری
کچھ مدد نہ کریں گے پھر میں نے اتر کر کوڑا لیا اور سوار ہوا اور اس گدھے تک پہونچا اور اس کے پیچھے سے اور وہ
ٹیلے کے پیچھے تھا پھر اسکو نیزہ مارا اور اسکی کونچیں کاٹ ڈالی اور اپنے یاروں کے پاس لایا اور کسی نے
کہا کہاؤ کسی نے کہا مت کہاؤ اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم ہمارے آگے تھے سو میں نے اپنا گھوڑا ایڑ دیا اور
اُن تک پہونچا اور ان سے عرض کی انہوں نے فرمایا وہ حلال ہے اور کہاؤ عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى
عَنْهُ اَنَّهٗ كَانَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اِذَا كَانَ بِبَعْضِ طَرِيْقِ مَكَّةَ تَخَلَّفَ
مَعَ اَصْحَابٍ لَهٗ مُحْرِمِيْنَ وَهُوَ غَيْرُ مُحْرِمٍ فَرَاٰى حِمَارًا وَحْشِيًّا فَاسْتَوٰى عَلٰى فَرَسِهٖ فَسَاَلَ اَصْحَابَهٗ
اَنْ يُّنَاوِلُوْهُ سَوْطَهٗ فَاَبَوْا فَسَاَلَهُمْ رُمْحَهٗ فَاَبَوْا عَلَيْهِ فَاَخَذَهٗ ثُمَّ شَدَّ عَلَى الْحِمَارِ فَقَتَلَهٗ فَاَكَلَ
مِنْهُ بَعْضُ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبٰى بَعْضُهُمْ فَاَدْرَكُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَسَاَلُوْهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ اِنَّمَا هِيَ طُعْمَةٌ اَطْعَمَكُمُوْهَا اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ ترجمہ
ابوقتادہ سے مروی ہے کہ وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کسی راہ میں مکہ کے اور وہ چند یاروں کے ساتھ
حضرت سے پیچھے رہ گئے اور وہ غیر محرم تھے اور یار ان کے محرم پھر ایک وحشی گدھا دیکھا اور اپنے گھوڑے پر چڑھے
اور یاروں سے کوڑا مانگا کسی نے نہ دیا نیزہ مانگا کسی نے نہ دیا پھر انہوں نے آپ لے لیا اور گھوڑے کو دوڑایا اور
گدھے کو مار لیا اور اصحاب میں سے کسی نے کہا یا کسی نے نہیں پھر جب حضرتؐ کے پاس پہونچے اور آپ سے پوچھا
آپ نے فرمایا وہ تو ایک خوراک ہے کہ اللہ عزوجل نے تم کو دی عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ فِيْ
حِمَارِ الْوَحْشِ مِثْلَ حَدِيْثِ اَبِي النَّضْرِ غَيْرَ اَنَّ فِيْ حَدِيْثِ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَلْ مَعَكُمْ مِنْ لَحْمِهٖ شَيْءٌ عطاء نے ابوقتادہ سے جنگلی گدھے کے بارہ میں وہی
مضمون روایت کیا جو ابی النضر سے اوپر گذرا مگر زید بن اسلم کی روایت میں یہ بھی ہے کہ آپ نے پوچھا

کہ اس کے گوشت مین سے کچہہ ہے تمہارے پاس عن عبد اللہ بن ابی قتادۃ قال انطلق ابی رضی اللہ
تعالی عنہ مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عام الحدیبیۃ فاحرم اصحابہ ولم یحرم وحدث
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان عدوا بغیقۃ فانطلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال
فبینما انا مع اصحابہ یضحک بعضہم الی اذ نظرت فاذا انا بحمار وحش فحملت علیہ فطعنتہ
فاثبتہ فاستعنتہم فابوا ان یعینونی فاکلنا من لحمہا وخشینا ان نقتطع فانطلقت
اطلب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارفع فرسی شیئا واسیر شیئا فلقیت رجلا من بنی
غفار فی جوف اللیل فقلت این لقیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ترکتہ بتعہن
وہو قائل السقیا فلحقتہ فقلت یا رسول اللہ ان اصحابک یقرؤن علیک السلام
ورحمۃ اللہ وانہم قد خشوا ان یقتطعوا دونک انتظرہم فانتظرہم فقلت یا رسول
اللہ انی اصطدت ومعی منہ فاضلۃ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم للقوم کلوا وہم
محرمون ترجمہ عبد اللہ بن ابی قتادہ نے کہا میرا باپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ تہا حدیبیہ کے
سال اور اصحاب نے احرام باندہا تہا اور اونہون نے نہین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر لگی کہ دشمن
غیقہ مین ہے اور آپ چلے اور ابو قتادہ نے کہا کہ مین اپنے یارون کے ساتہہ تہا کہ بعض لوگ میرے طرف دیکہہ کے
ہنسنے لگے اور مین نے جو نظر کی تو میرے آگے ایک وحشی گدہا تہا اور مین نے اوسپر حملہ کیا اور اسکو نیزہ مار کر روک
دیا اور اپنے لوگون سے مدد چاہی اور کسی نے میری مدد نہ کی (بسبب احرام کے) پہر ہمنے اسکا گوشت
کہایا اور خوف ہوا کہ ہم راہ مین حضرت سے چہوٹ نہ جائین اسلیے مین آپ کو ڈہونڈہتا چلا اور کبہی اپنے
گہوڑے کو دوڑاتا اور کبہی قدم قدم چلاتا کہ ایک آدمی ملا بنی غفار کا اندہیری رات مین اور مین نے اوس سے
پوچہا کہ تم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہان ملے اوس نے کہا کہ مین نے انکو تعہن مین چہوڑا ہے۔
(نام ہے ایک مقام کا اور وہ ایک نہر ہے پانی کی سقیا سے تین میل پر اور سقیا ایک گاؤن ہے مدینہ سے
تین منزل مکہ کی راہ مین) اور وہ سقیا مین دوپہر کو ٹہیرا چاہتے ہین غرض مین آپ سے ملا اور مین نے عرض کی
کہ یا رسول اللہ آپکے اصحاب آپ پر سلام اور رحمت بہیجتے ہین اور انکو خوف ہے کہ دشمن ان کو آپ سے دور
کر کے کاٹ نہ ڈالے تو آپ انکا انتظار کریے سو آپنے ان کا انتظار کیا پہر مین نے عرض کی کہ یا رسول اللہ مین نے شکار
کیا ہے اور اس مین سے کچہ میرے پاس بچا ہوا ہے تو آپنے فرمایا لوگون سے کہ کہاؤ اور وہ لوگ سب احرام

باندھے ہوئے عن عبد الله بن أبي قتادة عن أبيه رضي الله تعالى عنه قال خرج رسول الله صلى الله
عليه وسلم حاجا وخرجنا معه قال فصرف من أصحابه فيهم أبو قتادة فقال خذوا ساحل
البحر حتى تلقوني قال فأخذوا ساحل البحر فلما انصرفوا قبل رسول الله صلى الله عليه
وسلم أحرموا إلا أبا قتادة فإنه لم يحرم فبينما هم يسيرون إذ رأوا حمر وحش فحمل
عليها أبو قتادة فعقر منها أتانا فنزلوا فأكلوا من لحمها قال فقالوا أكلنا لحما
ونحن محرمون قال فحملوا ما بقي من لحم الأتان فلما أتوا رسول الله صلى الله عليه
وسلم قالوا يا رسول الله إنا كنا أحرمنا وكان أبو قتادة لم يحرم فرأينا حمر وحش
فحمل عليها أبو قتادة فعقر منها أتانا فنزلنا فأكلنا من لحمها فقلنا نأكل لحم
صيد ونحن محرمون فحملنا ما بقي من لحمها فقال هل منكم أحد أمره أو أشار
إليه بشيء قال قالوا لا قال فكلوا ما بقي من لحمها ترجمہ عبد اللہ بن ابی قتادہ نے روایت کی
اپنے باپ سے کہ انہوں نے کہا نکلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حج کو اور ہم نکلے آپ کے ساتھ اور کہا ابی قتادہ نے کہ آپ نے اور راہ لی اور اپنے بعض اصحاب سے
فرمایا کہ تم ساحل بحر کی راہ لو اور انہی میں ابو قتادہ بھی تھے یہاں تک کہ مجھ سے ملو اور ان لوگوں نے ساحل بحر کی راہ لی پھر جب پھرے وہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کی طرف تو ان لوگوں نے احرام باندھ لیا تمام لوگوں نے سوا ابو قتادہ کے کہ انہوں نے احرام نہیں باندھا غرض وہ راہ میں چلے جاتے تھے
کہ انہوں نے چند وحشی گدھے دیکھے اور ابو قتادہ نے ان پر حملہ کیا اور ایک گدھی کی انہیں سے کونچیں کاٹیں اور سب یار اتر پڑے اور اس کا گوشت
کھایا اور پھر کہا انہوں نے کہ ہم نے گوشت کھایا اور ہم محرم تھے اور باقی گوشت اس کا ساتھ لے لیا پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچے تو
عرض کی کہ اے رسول اللہ کے ہم نے احرام باندھ لیا تھا اور ابو قتادہ نے احرام نہیں باندھا تھا پھر ہم نے چند وحشی گدھے دیکھے اور ابو قتادہ نے ان پر حملہ کر کے
ایک کی کونچیں کاٹیں پھر ہم اترے اور ہم سب نے اس کا گوشت کھایا اور پھر کہا کہ ہم شکار کا گوشت کھا رہے ہیں اور احرام باندھے ہوئے ہیں اور باقی
گوشت اس کا ہم لیتے آئے ہیں تب آپ نے فرمایا کہ کسی نے تم میں سے اس کا حکم کیا تھا یا اس کی طرف اشارہ کیا تھا تو انہوں نے عرض کی کہ نہیں آپ نے
فرمایا تو کھاؤ جو گوشت اس کا باقی ہے عن عثمان بن عبد الله بن موهب رضي الله تعالى عنه
بهذا الإسناد في رواية شيبان فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم أمنكم أحد أمره
أن يحمل عليها أو أشار إليها وفي رواية شعبة قال أشرتم أو أعنتم أو أصدتم قال
شعبة لا أدري قال أعنتم أو أصدتم ترجمہ عثمان بن عبد اللہ سے اسی اسناد سے یہی مضمون
مروی ہوا اور شیبان کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے

کسینے اُس کے شکار کا حکم کیا کہ اُسپر حملہ کیا جاوے یا اوسکیطرف اشارہ کیا اور شعبہ کی روایت مین ہی کہ تم
نے اشارہ کیا یا مدد کی یا تمنے شکار کیا شعبہ نے کہا مین نہین جانتا کہ مدد کی فرمایا یا شکار کیا فرمایا باقی
مضمون وہی ہے جو اوپر مذکور ہوا عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ قَتَادَۃَ اَنَّ اَبَاہُ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ
اَخْبَرَہٗ اَنَّہٗ غَزَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ غَزْوَۃَ الْحُدَیْبِیَّۃِ قَالَ فَاَھَلُّوْا بِعُمْرَۃٍ
غَیْرِیْ قَالَ فَاصْطَدْتُّ حِمَارَ وَحْشٍ فَاَطْعَمْتُ اَصْحَابِیْ وَھُمْ مُحْرِمُوْنَ ثُمَّ اَتَیْتُ رَسُوْلَ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَنْبَأْتُہٗ اَنَّ عِنْدَنَا مِنْ لَحْمِہٖ فَاضِلَۃً فَقَالَ کُلُوْہُ وَھُمْ مُحْرِمُوْنَ
ترجمہ عبد اللہ بن ابی قتادہ نے کہا کہ اُن کے باپ نے خبر دی انہوں نے جہاد کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے ساتھہ غزوہ حدیبیہ مین تو اور لوگون نے عمرہ کا احرام باندہ لیا سوا میرے اور مین نے ایک حمار
وحشی شکار کیا اور اپنے یارون کو کھلایا اور وہ احرام باندہے ہوئے تھے پھر مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے پاس حاضر ہوا اور اُنکو خبر دی کہ ہمارے پاس اُسکا گوشت بچا ہوا ہے آپنے فرمایا کہاؤ اور وہ لوگ
احرام باندہے ہوئے تھے عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ قَتَادَۃَ عَنْ اَبِیْہِ اَنَّھُمْ خَرَجُوْا مَعَ
رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُمْ مُحْرِمُوْنَ وَاَبُوْ قَتَادَۃَ مُحِلٌّ وَسَاقَ الْحَدِیْثَ وَ
فِیْہِ فَقَالَ ھَلْ مَعَکُمْ مِنْہُ شَیْءٌ قَالُوْا مَعَنَا رِجْلُہٗ قَالَ فَاَخَذَھَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَکَلَھَا ترجمہ عبد اللہ بن ابی قتادہ نے اپنے باپ سے روایت کی کہ وہ نکلے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ اور سب لوگ محرم تھے اور ابو قتادہ غیر محرم اور بیان کی حدیث اور اس
مین یہہ بھی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے ساتھہ اُسمین سے کچھ ہے اُنہون نے کہا
ہمارے ساتھہ اُسکا پیر ہے پھر لیا اوسکو آپ نے اور کہایا عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ قَتَادَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ
تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ کَانَ اَبُوْ قَتَادَۃَ فِیْ نَفَرٍ مُحْرِمِیْنَ وَاَبُوْ قَتَادَۃَ مُحِلٌّ وَاقْتَصَّ الْحَدِیْثَ
وَفِیْہِ ھَلْ اَشَارَ اِلَیْہِ اِنْسَانٌ مِّنْکُمْ اَوْ اَمَرَہٗ بِشَیْءٍ قَالُوْا لَا قَالَ فَکُلُوْہُ ترجمہ عبد اللہ بن ابی
قتادہ نے کہا کہ ابو قتادہ چند محرم لوگون مین تھے اور وہ احرام باندہے ہوئے نہ تھے اور حدیث بیان کی اور
اُس مین یہہ ہے کہ آپنے فرمایا آیا اشارہ کیا تم مین سے کسینے اُس کی طرف یا حکم کیا کسی طرح کا اُنہون نے عرض
کی کہ نہین یا رسول اللہ آپنے فرمایا تو کھاؤ اُسکو ف غرض ان سب روایتون سے معلوم ہوا کہ اگر
کوئی غیر محرم اپنے واسطے شکار کرے اور محرم کا اوس مین حکم و اشارہ و تایید و نصرت نہ ہو تو اُسکا کھانا

محرم کو بھی روا ہے جب اوس کا گوشت محرم کو ہدیہ دیا جاوے اور یہی مذہب ہے امام شافعی کا جیسا ہم اوپر بیان
کر چکے اور یہی صحیح ہے **عن** عبد الرحمن بن عثمان التیمی قال کنا مع طلحۃ بن عبید اللہ رضی
اللہ تعالی عنہ و نحن حرم فاھدی لہ طیر و طلحۃ راقد فمنا من اکل و منا من
تورع فلما استیقظ طلحۃ وفق من اکلہ و قال اکلناہ مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم **عبد الرحمن** نے کہا ہم طلحہ کے ساتھ تھے احرام باندھے ہوئے اور ایک پرندہ شکار کا انکو
ہدیہ دیا گیا (یعنی پکا ہوا) سو بعضوں نے ہم میں سے کھایا اور بعضوں نے پرہیز کیا پھر جب طلحہ جو سو رہے
تھے جاگے تو ان لوگوں کے موافق ہوئے جنہوں نے کھایا تھا اور کہا انہوں نے کہ ہم نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایسا گوشت کھایا ہے **باب** ما یندب للمحرم وغیرہ قتلہ
من الدواب فی الحل والحرم جن جانوروں کا مارنا حل اور حرم میں مستحب ہے انکا بیان **عن**
عائشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم تقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول
اربع کلھن فواسق یقتلن فی الحل والحرم الحدأۃ والغراب والفارۃ والکلب
العقور قال فقلت للقاسم افرایت الحیۃ قال تقتل بصغر لھا **ترجمہ** حضرت عائشہ
نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی بی بی صاحبہ فرماتی ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے
تھے چار چیزیں شریر ہیں کہ قتل کیجاتی ہیں حل وحرم میں چیل اور کوا اور چوہا اور کٹہا کتا اور راوی نے
کہا کہ میں نے قاسم اپنے شیخ سے پوچھا کہ بہلا فرمایے سانپ کو تو انہوں نے کہا مارا جاوے ذلت سے
ف اور دوسری روایت میں بھی حکم آیا ہے غرض یہ چھ چیزیں منصوص ہیں اور جماہیر علماء کا اتفاق ہے
انکے قتل پر حل وحرم و احرام میں اور اتفاق ہے اسپر کہ جو ان کی مثل ہیں معنے میں وہ بھی ان ہی میں
داخل ہیں اور اختلاف ہے اس میں کہ وہ معنے کیا ہے امام شافعی کا قول ہے کہ جو چیزیں کہائی نہ جاتی
ہوں اور نہ وہ متولد ہیں ماکولات وغیرہ سے تو قتل انکا جائز ہے محرم کو اور اسکا فدیہ دینا ضرور نہیں
اور امام مالک نے کہا وہ معنی موذی ہونا ہے غرض جو موذی ہے اسکا قتل روا ہے اور جو موذی نہ ہو اسکا
قتل روا نہیں اور کلب میں اختلاف ہے بعضوں نے کہا اس سے یہی کتا مراد ہے بعضوں نے کہا کہ ہر درندہ
مراد ہے حملہ کرنے والا چنانچہ لغت میں ہر درندے کو کلب عقور کہتے ہیں غرض اوزاعی اور ابو حنیفہ
اور حسن بن صالح نے کہا کہ اس سے بھی کتا مراد ہے اور بھیڑیے کو بھی اسی میں داخل کیا ہے اور

امام زفر نے صرف بھیڑیا ہی مراد لیا ہے اور جمہور کا قول ہے کہ ہر حملہ کرنے والا درندہ مراد ہے جیسے چیتا اور شیر اور شرزہ وغیرہ ہے اور یہ قول ہے زید بن اسلم اور سفیان ثوری اور ابن عیینہ اور شافعی اور احمد وغیرہم کا **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ خَمْسٌ فَوَاسِقُ يُقْتَلْنَ فِي الْحِلِّ وَالْحَرَمِ الْحَيَّةُ وَالْغُرَابُ الْأَبْقَعُ وَالْفَارَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ وَالْحُدَيَّا **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے روایت کی کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ شریر ہیں کہ مارے جاویں حل و حرم میں سانپ اور چتکبرا کوا اور چوہا اور کٹہا کتا اور چیل **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسٌ فَوَاسِقُ يُقْتَلْنَ فِي الْحَرَمِ الْعَقْرَبُ وَالْفَارَةُ وَالْحُدَيَّا وَالْغُرَابُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ **حضرت عائشہ** سے وہی جانور مروی ہوئے اس میں سانپ کی جگہہ بچھو مذکور ہے **عَنْ** هِشَامٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ **ہشام** سے اس سند سے یہی روایت مروی ہوئی **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسٌ فَوَاسِقُ يُقْتَلْنَ فِي الْحَرَمِ الْفَارَةُ وَالْعَقْرَبُ وَالْحُدَيَّا وَالْغُرَابُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ **ترجمہ** حضرت عائشہ سے وہی مضمون مروی ہوا **عَنْ** الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ قَالَ أَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِ خَمْسٍ فَوَاسِقَ فِي الْحِلِّ وَالْحَرَمِ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ يَزِيدَ بْنِ زُرَيْعٍ زہری سے وہی مضمون مروی ہوا **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسٌ مِنَ الدَّوَابِّ كُلُّهَا فَوَاسِقُ يُقْتَلُ فِي الْحَرَمِ الْغُرَابُ وَالْحِدَأَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ وَالْعَقْرَبُ وَالْفَارَةُ وہی مضمون ہے اور پانچ جانوروں کے قتل کا حکم ہے **عَنْ** سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَمْسٌ لَا جُنَاحَ عَلَى مَنْ قَتَلَهُنَّ فِي الْحَرَمِ وَالْإِحْرَامِ الْفَارَةُ وَالْعَقْرَبُ وَالْغُرَابُ وَالْحِدَأَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ قَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ فِي رِوَايَتِهِ فِي الْحُرُمِ وَالْإِحْرَامِ **ترجمہ** سالم سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا جو ان کو مارے گناہ نہیں حرم میں خواہ احرام میں **عَنْ** حَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسٌ مِنَ الدَّوَابِّ كُلُّهَا فَوَاسِقُ لَا حَرَجَ عَلَى مَنْ قَتَلَهُنَّ الْعَقْرَبُ وَالْغُرَابُ وَالْحِدَأَةُ وَالْفَارَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ **ترجمہ** حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے وہی مضمون مروی ہوا

عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ما یقتل المحرم من الدواب فقال اخبرتنی احدی
نسوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ امر او امر ان یقتل الفارۃ والعقرب والحدأۃ
والکلب العقور والغراب ترجمہ عبداللہ بن عمر سے کسی نے پوچھا تو انہوں نے ایک رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے بی بی صاحبہ سے یہی مضمون بیان کیا عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ما یقتل
الرجل من الدواب وھو محرم قال حدثتنی احدی نسوۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ
کان یامر بقتل الکلب العقور والفارۃ والعقرب والحدیا والغراب والحیۃ قال وفی الصلوۃ
ایضا ترجمہ عبداللہ بن عمر سے کسی آدمی نے پوچھا کہ محرم کون کون جانور کو قتل کر سکتا ہے عبداللہ نے کہا مجھ سے حضرت کی
ایک بی بی نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلعم کٹہنا کتا اور چوہا اور بچھو اور چیل بد کوا اور سانپ کو مارنیکے لیے ارشاد فرماتے
اور کہا کہ نماز مین بہی (مارے جاوین) عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال خمس من الدواب لیس علی المحرم فی قتلھن جناح الغراب
والحدأۃ والعقرب والفارۃ والکلب العقور عبداللہ بن عمر نے وہی مضمون روایت
کیا ہے عن نافع قال عبد اللہ سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول خمس من
الدواب لا جناح علی من قتلھن فی قتلھن الغراب والحدأۃ والعقرب والفارۃ و
الکلب العقور عبداللہ بن عمر نے وہی مضمون مرفوعا روایت کیا ہے عن ابن عمر
عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثل حدیث مالک وابن جریج ولم یقل احد منہم
عن نافع عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم الا ابن
جریج وحدہ وقد تابع ابن جریج علی ذلک ابن اسحاق ابن عمر نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی
مضمون مثل حدیث مالک اور ابن جریج کی روایت کیا اور ان راویوں میں سے کسی نے یہ نہیں کہا کہ روایت
ہے نافع سے وہ راوی ہیں ابن عمر سے کہ کہا ابن عمر نے سنا میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مگر ابن
جریج اکیلے اور ابن جریج کی اتباع کی ہے اس بات میں ابن اسحاق نے عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما
قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول خمس لا جناح فی قتل ما قتل منھن فی
الحرم فذکر بمثلہ ترجمہ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ سنا میں نے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کچھ حرج نہیں پانچ جانوروں کے قتل میں پھر مثل اسی کی بیان

کیا عن ابن عمر یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خمس من قتلھن وھو حرام فلا جناح علیہ فیھن العقرب والفارۃ والکلب العقور والغراب والحدیا واللفظ لیحیی بن یحیی ترجمہ عبداللہ بن عمر نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ارشاد ہوا کہ پانچ جانور ہیں کہ انکو جس نے حالت احرام میں مارا اوسپر کچھ گناہ نہیں انکے قتل میں بچھو اور چوہا اور کٹہا کتا اور کوا اور چیل

باب جواز حلق الراس للمحرم اذا کان بہ اذی و وجوب الفدیۃ لحلقہ وبیان قدرھا عذر کے سبب سے سر منڈانے اور فدیہ دینے کا بیان **عن** کعب بن عجرۃ قال اتی علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زمن الحدیبیۃ وانا اوقد تحت قال القواریری قدر لی وقال ابو الربیع برمۃ لی والقمل یتناثر علی وجھی قال ایوذیک ھوام راسک قال قلت نعم قال فاحلق وصم ثلثۃ ایام او اطعم ستۃ مساکین او انسک نسیکۃ قال ایوب فلا ادری بای ذلک بدء ترجمہ کعب نے کہا میرے پاس آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سال حدیبیہ میں اور میں اپنی ہانڈی کے نیچے آگ پہونک رہا تھا اور جوئیں میرے سونہہ پر چلی آتی تہیں تو آپ نے فرمایا تمہاری سر کے کیڑون نے بہت ستایا ہے میں نے کہا ہان آپ نے فرمایا تم سر منڈا دو اور تین دن روزے رکھو یا چھہ مسکینوں کو کہانا کہلاؤ یا ایک قربانی کرو ایوب نے کہا مجھے یاد نہیں کہ پہلے کیا چیز فرمائی **عن** ایوب فی ھذا الاسناد بمثلہ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عن** کعب بن عجرۃ قال فی انزلت ھذہ الایۃ فمن کان منکم مریضا او بہ اذی من راسہ ففدیۃ من صیام او صدقۃ او نسک قال فاتیتہ فقال ادنہ فدنوت فقال ادنہ فدنوت فقال ایوذیک ھوامک قال ابن عون واظنہ قال نعم قال فامرنی بفدیۃ من صیام او صدقۃ او نسک ما تیسر ترجمہ کعب نے کہا یہ آیت فمن کان منکم مریضا او بہ اذی من راسہ میرے ہی حق میں اتری اور میں آیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور آپنے فرمایا نزدیک آ میں نزدیک آیا پہر فرمایا اور نزدیک آ اور میں نزدیک آیا پہر فرمایا کیا جوئیں تمہاری بہت ستاتی ہیں ابن عون نے کہا میں گمان کرتا ہوں کہ انہوں نے کہا ہان پہر مجھے حکم فرمایا فدیہ کا روزہ ہو خواہ صدقہ ہو خواہ قربانی ہو **ف** یہ آیت پارہ سیقول میں ہے معنی یہ ہیں کہ جو بیمار ہو تم میں سے یا تکلیف ہے اوسکی سر میں (اور وہ سر منڈالے) تو فدیہ اوسکا روزے ہیں یا صدقہ یا قربانی اور آگے تفصیل اوسکی آویگی **عن** کعب بن عجرۃ ان رسول

الله صلى الله عليه وسلم فوقفت عليه ورأسه يتهافت قملا فقال أيؤذيك هوامك قلت
نعم قال فاحلق رأسك قال ففي نزلت هذه الآية فمن كان منكم مريضا أو به أذى
من رأسه ففدية من صيام أو صدقة أو نسك فقال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم
صم ثلاثة أيام أو تصدق بفرق بين ستة مساكين أو انسك ما تيسر کعب نے کہا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس کھڑے ہوئے اور میرے سر میں جوئیں جھڑ رہی تھیں اور فرمایا کہ تم کو جوئیں ستاتی
ہیں میں نے کہا ہاں آپ نے فرمایا سر منڈا ڈالو اور یہ آیت میرے ہی حق میں اتری پھر مجھ سے آپ نے فرمایا تین
روزے رکھو یا ایک ٹوکرا خیرات دو تین صاع غلہ پھر چھ مساکین کو یا قربانی کرو جو میسر ہو عن كعب
بن عجرة أن النبي صلى الله عليه وسلم مر به وهو بالحديبية قبل أن يدخل مكة و
هو محرم وهو يوقد تحت قدر والقمل يتهافت على وجهه فقال أيؤذيك هوامك
هذه قال نعم قال فاحلق رأسك وأطعم فرقا بين ستة مساكين والفرق ثلاثة
آصع أو صم ثلاثة أيام أو انسك نسيكة قال ابن أبي نجيح أو اذبح شاة ترجمہ کعب سے وہی
مضمون اوپر کا بیان کر کے کہا کہ آپ نے فرمایا سر منڈا ڈالو اور ایک ٹوکرا غلہ چھ مسکینوں کو بانٹ دو اور
ٹوکرا تین صاع ہے (اور صاع کی تحقیق کتاب الزکوۃ میں گذری) یا تین دن روزے رکھو یا ایک قربانی
کرو ابن ابی نجیح کی روایت میں ہے کہ ایک بکری ذبح کرو عن كعب بن عجرة رضي الله تعالى عنه
أن رسول الله صلى الله عليه وسلم مر به زمن الحديبية فقال له آذاك هوام رأسك قال
نعم فقال له النبي صلى الله عليه وسلم احلق ثم اذبح شاة نسكا أو صم ثلاثة أيام أو أطعم
ثلاثة آصع من تمر على ستة مساكين ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن عبد الله بن
معقل قال قعدت إلى كعب رضي الله تعالى عنه وهو في المسجد فسألته عن هذه الآية
ففدية من صيام أو صدقة أو نسك فقال كعب نزلت في كان بي أذى من رأسي فحملت
إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم والقمل يتناثر على وجهي فقال ما كنت أرى
أن الجهد بلغ منك ما أرى أتجد شاة فقلت لا فنزلت هذه الآية ففدية من صيام
أو صدقة أو نسك قال صوم ثلاثة أيام أو إطعام ستة مساكين نصف صاع طعاما لكل مسكين
قال فنزلت في خاصة وهي لكم عامة ترجمہ کعب کے پاس عبد اللہ بن معقل بیٹھے اور کعب مسجد میں

تہے اور یہ آیۃ پوچھی ففدیۃ من صیام تو انہون نے کہا یہ میرے لیے اتری ہے پہر سارا قصہ بیان کیا جو گزرا کہی
آخر مین حضرت نے فرمایا روزے تین دن کے یا کہانا چہہ مسکینون کا ہر مسکین کو نصف صاع پہر کہا کعب نے یہ
آیت اتری ہے خاص میرے لیے اور باعتبار لفظ کے عام ہے تم سب کے لیے **ف** اللّٰہ کا قربان اُن کے
خلوص اور حسن ایمان کے لیے کہ باوجود اس مسکنت اور سادگی کے اللہ پاک جل جلالہ نے اُن کی طرف التفات
فرمایا اور اُن کے لیے بالای عرش سے فرمان عمیم الاحسان اوتارا غرض اُنکی جوون کا سب کے سر پر احسان ہے
عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهُ خَرَجَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مُحْرِمًا فَقَمِلَ رَأْسُهُ وَلِحْيَتُهُ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ فَدَعَا الْحَلَّاقَ
فَحَلَقَ رَأْسَهُ ثُمَّ قَالَ لَهُ هَلْ عِنْدَكَ نُسُكٌ قَالَ مَا أَقْدِرُ عَلَيْهِ فَأَمَرَهُ أَنْ يَصُومَ ثَلٰثَةَ
أَيَّامٍ أَوْ يُطْعِمَ سِتَّةَ مَسَاكِيْنَ لِكُلِّ مِسْكِيْنَيْنِ صَاعٌ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيْهِ خَاصَّةً
فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيْضًا أَوْ بِهِ أَذًى مِنْ رَأْسِهِ ثُمَّ كَانَتْ لِلْمُسْلِمِيْنَ عَامَّةً **ترجمہ**
وہی ہے **ف** ان سب رواتیون سے معلوم ہوا کہ نسک سے مراد ایک بکری ہے اور سب روایتین مقصود
مین موافق ہین اور وہ مقصود یہی ہے کہ جو سر منڈانے کا محتاج ہو کسی عذر کے سبب سے مثلاً سر مین جوئین
پڑ جاوین یا اور کوئی مرض ہو حالت احرام مین سو وہ سر منڈا لے اور فدیہ دیوے یعنی تین روزے رکہے یا تین
صاع طعام چہہ مسکینون کو کہلاوے اور آیت و روایت دونون متفق ہین اس مین کہ ان تینون باتون مین
وہ مختار ہے جو آسان ہو اُسکو بجا لاوے اور علما سب متفق ہین اسکے ظاہر پر عمل کرنے مین مگر ابو حنیفہ
اور سفیان ثوری کہ اُن سے منقول ہے کہ نصف صاع گیہون مین ہے اور کہجور اور جو وغیرہ مین ایک
صاع ہر مسکین کو دینا چاہیے اور یہ خلاف احادیث ہے اور یہ احادیث اُنپر حجت ہین کہ ان مین حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے صاف فرما دیا ہے ثلاثۃ آصع من تمر یعنے تین صاع ہین کہجور کے اور حسن
بصری وغیرہ سے اور اقوال مذکور ہین مگر سب ان احادیث کی رو سے مردود ہین **بَابُ** جَوَازِ
الْحِجَامَةِ لِلْمُحْرِمِ محرم کو پچہنے لگانے کا جواز **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ
النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ **عبد اللہ** بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما
نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پچہنے لگائی مکہ کی راہ مین اور آپ احرام باندہے ہوے تہے
عَنْ ابْنِ بُحَيْنَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ بِطَرِيْقِ

مَكَّةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ وَسَطَ رَأْسِهِ ترجمہ ابن بحینہ نے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے پچھنے لگائی مکہ
کی راہ مین اپنی سر کے بیچ مین اور آپ احرام سے تھے ف ان روایتون کے سبب سے اجماع کیا ہے علماء نے
پچھنے لگانے کی جواز پر خواہ سر مین لگاوے یا اور کہین جب کہ ضرورت ہو اگرچہ بال ٹوٹ جاوین اور بال ٹوٹنے مین
فدیہ ہے اور اگر بال نہ ٹوٹے تو کچھ فدیہ نہین غرض بغیر ضرورت کے حرام ہے اگر بال ٹوٹنے کا خیال ہے اور اگر بالون
کی جگہہ نہین تو بغیر ضرورت کے بھی ہو تو روا ہے یہی مذہب ہے شافعیہ اور جمہور کا اور اسمین فدیہ نہین اور ابن
عمر اور مالک سے اس صورت مین کراہت منقول ہے اور یہ حدیث محمول ہے اس پر کہ حضرت کو ضرورت ہوگی اور اس حدیث
مین ایک قاعدہ ہے مسائل احرام کا کہ سر منڈانا اور کپڑے پہننا اور قتل صید وغیرہ محرمات احرام مباح ہین بسبب
ضرورت و وقت حاجت اور ان سب مین فدیہ واجب ہے باب جَوَازِ مُدَاوَاةِ الْمُحْرِمِ عَيْنَيْهِ محرم
کو آنکھون کا علاج جائز ہونا عَنْ نُبَيْهِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ حَتَّى إِذَا كُنَّا
بِمَلَلٍ اشْتَكَى عُمَرُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ عَيْنَيْهِ فَلَمَّا كُنَّا بِالرَّوْحَاءِ اشْتَدَّ وَجَعُهُ فَأَرْسَلَ إِلَى
أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ يَسْأَلُهُ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ أَنِ اضْمِدْهُمَا بِالصَّبِرِ فَإِنَّ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَدَّثَ
عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرَّجُلِ إِذَا اشْتَكَى عَيْنَيْهِ وَهُوَ مُحْرِمٌ ضَمَّدَهُمَا بِالصَّبِرِ
ترجمہ نبیہ وہب کے بیٹے نے کہا ہم نکلے ابان بن عثمان کے ساتھ اور جب ملل مین پہونچے (نام ہے ایک موضع
کا کہ مدینہ سے اٹھائیس میل ہے مکہ کی راہ مین) تو عمر بن عبید اللہ کی آنکھین دکھنے لگین پھر جب روحاء مین آئے
بہت درد ہوا تو ابان بن عثمان سے کہلا بھیجا انہون نے کہا کہ ایلوے کا لیپ کرو اسلیے کہ عثمان نے روایت
کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ جب کسی کی آنکھین دکھتی تھین اور وہ احرام باندھے ہوئے تھے تو آپ
نے فرمایا لیپ کرو انپر ایلوے کا ف اتفاق علما کا ہے کہ موافق اس حدیث کے لیپ کرنا ایلوے وغیرہ کا
جس مین خوشبو نہین ہے دوا کے لیے روا ہے اور اس مین فدیہ نہین اور ضرورت ہو خوشبودار دوا کی
تو لگاوے اور فدیہ دے اور سرمہ لگانا زینت کے لیے مکروہ ہے شافعی کے نزدیک اور دوسرے فقہا کے نزدیک
اور احمد و اسحاق اور ایک جماعت نے بالکل منع کیا ہے اور مالک کے اسمین دو قول ہین اور اسمین فدیہ کے
واجب ہونے مین ان کے دو قول ہین عَنْ نُبَيْهِ بْنِ وَهْبٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْمَرٍ رَمِدَتْ
عَيْنَاهُ فَأَرَادَ أَنْ يَكْحُلَهَا فَنَهَاهُ أَبَانُ بْنُ عُثْمَانَ وَأَمَرَهُ أَنْ يُضَمِّدَهُمَا بِالصَّبِرِ وَحَدَّثَ عَنْ
عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ فَعَلَ ذَلِكَ ترجمہ

نبیہ نے کہا عمر بن عبید اللہ کی آنکھیں دکھیں اور سرمہ لگانا چاہا ابان نے منع کیا اور صبر کے لگانے کو بتایا اور
روایت کی عثمان سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا **باب** جَوَازِ غَسْلِ الْمُحْرِمِ رَأْسَهُ
وَبَدَنَهُ محرم کو بدن اور سر دھونا روا ہے **عن** اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ
عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ وَالْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ اَنَّهُمَا اخْتَلَفَا بِالْاَبْوَاءِ فَقَالَ
عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ يَغْسِلُ الْمُحْرِمُ رَأْسَهُ وَقَالَ الْمِسْوَرُ لَا يَغْسِلُ الْمُحْرِمُ رَأْسَهُ فَاَرْسَلَنِيْ ابْنُ
عَبَّاسٍ اِلٰى اَبِيْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ اَسْأَلُهُ عَنْ ذٰلِكَ فَوَجَدْتُهُ يَغْتَسِلُ بَيْنَ الْقَرْنَيْنِ وَهُوَ يَسْتَتِرُ
بِثَوْبٍ قَالَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ مَنْ هٰذَا فَقُلْتُ اَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حُنَيْنٍ اَرْسَلَنِيْ اِلَيْكَ عَبْدُ اللّٰهِ
ابْنُ عَبَّاسٍ اَسْأَلُكَ كَيْفَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْسِلُ رَأْسَهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ
فَوَضَعَ اَبُوْ اَيُّوْبَ يَدَهُ عَلَى الثَّوْبِ فَطَأْطَأَهُ حَتّٰى بَدَا لِيْ رَأْسُهُ ثُمَّ قَالَ لِاِنْسَانٍ يَصُبُّ فَصَبَّ
عَلٰى رَأْسِهِ ثُمَّ حَرَّكَ رَأْسَهُ بِيَدَيْهِ فَاَقْبَلَ بِهِمَا وَاَدْبَرَ ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا رَأَيْتُهُ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ **ترجمہ** ابراہیم نے اپنے باپ سے روایت کی کہ عبد اللہ بن عباس اور مسور بن مخرمہ دونو
مین تکرار ہوئی ابوا میں ابن عباس نے کہا محرم سر دہووے اور مسور نے کہا نہیں تو عبد اللہ نے کہا مجھے بھیجا
ابن عباس نے ابو ایوب کے پاس کہ اُن سے پوچھیں تو میں نے انکو پایا کہ وہ کنوئیں کی دو لکڑیوں کے بیچ میں نہا
رہے تھے اور وہ ایک کپڑے کی آڑ میں تھے اور میں نے اُن سے سلام علیک کی اور انہوں نے پوچھا کہ کون
ہے میں نے کہا کہ میں عبد اللہ بن حنین ہوں اور عبد اللہ بن عباس نے مجھے تمہاری طرف بھیجا ہے کہ میں
پوچھوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احرام میں کیونکر سر دھوتے تھے پس ابو ایوب نے اپنے دونوں ہاتھ سر
پر رکھے اور سر جھکایا یہاں تک کہ مجھکو نظر آیا اور اُس آدمی سے کہا جو اُنپر پانی ڈالتا تھا کہ ڈالو پھر وہ
اپنے سر کو ہلاتے تھے اور اپنے ہاتھ سے ملتے تھے آگے اور پیچھے پھر کہا میں نے ایسے ہی دیکھا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو **ف** اس حدیث میں کئی فوائد ہیں اول محرم کو نہانا جائز ہے دوسرے سر دھونا
اُسکو روا ہے اس طرح کہ بال نہ ٹوٹیں تیسرے خبر واحد کا قبول کرنا کہ یہ صحابہ میں مشہور و معروف تھا
چوتھے رجوع کرنا سنت کیطرف جب اختلاف واقع ہو اور ترک کرنا اجتہاد اور قیاس کا خواہ اپنا قیاس
ہو خواہ دوسرے کا اور یہی لازم ہے ساری امت کو اور یہی سبیل مومنین ہے صحابہ و تابعین و سلف
صالحین کی ولو کرہ المقلدون او المتعصبون پانچویں سلام کا جائز ہونا متوضی اور مغتسل پر بخلاف

اور اُسے جو پاخانہ پھرتا ہو یا پیشاب کرتا ہو جیسے جائز ہونا استعانت کا وضو وغسل وغیرہ مین ساتوین معلوم ہوا اس سے طریقہ مسئلہ پوچھنے کا کہ جب کسی عالم سے پوچھین تو یہ پوچھین کہ کیا ہے اُس مین حکم خداوند تعالےٰ کا یا کیا ہے سنت رسول الثقلین کی یا کیا ہے قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اور نہ سوال کرین کسی کے قیاس سے اور نہ کسی کی رای سے اور اجتہاد سے کہ یہ طریقہ نہین سلف کا بلکہ شناعت اور ملامت کی ہے اُسپر بہت سی اکابر نے صحابہ اور تابعین مین سے اور زجر کیا ہے اور زجر کیا ہے سائلین کو جب پوچھی گئی ہے اُن سے رای اُنکی یا قیاس اُن کا اور اتفاق کیا ہے علماء نے اسپر کہ محرم کو اپنا سر دھونا اور بدن دھونا واجب ہے جنابت کیوقت اور باقی رہا غسل صرف آرام و راحت اور تبرید اور استراحت کے لیے اس مین مذہب شافعیہ کا اور جمہور کا جواز ہے بلاکراہت اور جائز ہے شافعیہ کے نزدیک سر دھونا بیری کے پتون سے یا خطمی سے اس طرح کہ بال نہ ٹوٹین اور جب تک بال نہ ٹوٹین فدیہ نہین اور ابو حنیفہ نے کہا ہے کہ وہ حرام ہے اور موجب فدیہ ہے مگر یہ روایتین اُنپر حجت ہین عن زید بن اسلم بهذا الاسناد وقال فامر ابو ايوب بيديه على راسه جميعا على جميع راسه فاقبل بهما وادبر فقال المسور لابن عباس لا اماريك ابدا زید بن اسلم نے اس اسناد سے بھی روایت کی اور کہا کہ ابو ایوب نے اپنے دونون ہاتھ پھیرے اپنے سارے سر پر آگے اور پیچھے اور مسور نے ابن عباس سے کہا مین آج سے آپ سے تکرار نہ کرونگا

باب ما يفعل بالمحرم اذا مات محرم مرجاوے تو کیا کرین عن ابن عباس رضي الله تعالى عنهما عن النبي صلى الله عليه وسلم خر رجل من بعيره فوقص فمات فقال اغسلوه بماء وسدر وكفنوه في ثوبيه ولا تخمروا راسه فان الله عز وجل يبعثه يوم القيمة ملبيا عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ ایک آدمی اونٹ پر سے گر پڑا اور اُس کی گردن ٹوٹ گئی اور مر گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اُسکو غسل دو پانی اور بیری کے پتون سے اور کفن دو اُسکو دو کپڑون مین اُسی کے اور سر نہ ڈھانپو اس لیے کہ اللہ تعالیٰ اُسکو قیامت کے دن اُٹھاویگا لبیک پکارتا ہوا عن ابن عباس قال بينما رجل واقف مع رسول الله صلى الله عليه وسلم بعرفة اذ وقع من راحلته قال ايوب فاوقصته او قال فاقعصته وقال عمرو فوقصته فذكر ذلك للنبي صلى الله عليه وسلم فقال اغسلوه بماء وسدر وكفنوه في ثوبين ولا تحنطوه ولا تخمروا راسه قال ايوب فان الله يبعثه يوم القيمة

مُلَبِّيًا وَقَالَ عَمْرٌو فَاِنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُلَبِّيْ ترجمہ عبد اللہ بن عباس نے کہا ایک شخص
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ عرفات مین کھڑا تھا کہ اپنی اونٹنی پر سے گر پڑا ابو ایوب نے کہا کہ گردن
ٹوٹ گئی اوسکی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکا ذکر کیا آپنے فرمایا غسل دو اسکو پانی اور بیری
کے پتون سے اور کفن دو اسکو دو کپڑون مین اور خوشبو نہ لگاؤ اور نہ سر ڈہانپو اسکا ایوب نے کہا کہ اللہ تعالے
اسکو اٹھاویگا قیامت کے دن لبیک پکارنیوالا اور عمرو نے کہا پکارتا ہوا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ
اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ رَجُلًا كَانَ وَاقِفًا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَذَكَرَ
نَحْوَ مَا ذَكَرَ حَمَّادٌ عَنْ اَيُّوْبَ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ
تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ اَقْبَلَ رَجُلٌ حَرَامًا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَّ مِنْ بَعِيْرِهٖ فَوُقِصَ وَقْصًا فَمَاتَ
فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْسِلُوْهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَاَلْبِسُوْهُ ثَوْبَيْهِ وَلَا تُخَمِّرُوْا
رَاْسَهٗ فَاِنَّهٗ يَاْتِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُلَبِّيْ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ
تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ اَقْبَلَ رَجُلٌ حَرَامٌ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ غَيْرَ اَنَّهٗ
قَالَ فَاِنَّهٗ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مُلَبِّيًا وَزَادَ لَمْ يُسَمِّ سَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ حَيْثُ خَرَّ ترجمہ
ابن عباس سے وہی مضمون مروی ہوا صرف اتنا فرق ہے کہ انہون نے کہا اٹھایا جائیگا قیامت کے دن لبیک
پکارتا ہوا اور سعید بن جبیر نے اُس جگہہ کا نام نہین لیا جہان وہ گرا تہا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ
اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ رَجُلًا اَوْقَصَتْهُ رَاحِلَتُهٗ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَمَاتَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْسِلُوْهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَكَفِّنُوْهُ فِيْ ثَوْبَيْهِ وَلَا تُخَمِّرُوْا وَجْهَهٗ وَلَا رَاْسَهٗ
فَاِنَّهٗ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مُلَبِّيًا ترجمہ وہی مضمون ہے مگر اتنا فرق ہے کہ اوسکی اونٹنی نے اسکی
گردن توڑ ڈالی اور آپنے فرمایا کہ اسکا منہہ بہی نہ ڈہانپو عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا
اَنَّ رَجُلًا كَانَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحْرِمًا فَوَقَصَتْهُ نَاقَتُهٗ فَمَاتَ فَقَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْسِلُوْهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَكَفِّنُوْهُ فِيْ ثَوْبَيْهِ وَلَا تَمَسُّوْهُ
بِطِيْبٍ وَلَا تُخَمِّرُوْا رَاْسَهٗ فَاِنَّهٗ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مُلَبِّدًا ترجمہ وہی مضمون صرف
اتنا فرق ہے کہ وہ قیامت کے دن سر مین تلبید کیے ہوے اوٹہیگا تلبید کسی چیز سے بال جمانے کو کہتے
ہین اس سے تلبید کا استحباب ثابت ہوا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ رَجُلًا

وَقَصَتْهُ بَعِيرُهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُغْسَلَ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَلَا يُمَسَّ طِيبًا وَلَا يُخَمَّرَ رَأْسُهُ فَإِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
مُلَبِّدًا اور وہی مضمون ہے فقط اتنا فرق ہے کہ اوسکی اونٹ نے اوسکی گردن توڑ ڈالی عَنِ ابْنِ
عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا يُحَدِّثُ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَوَقَعَ
مِنْ نَاقَتِهِ فَأَقْعَصَتْهُ فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُغْسَلَ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَأَنْ
يُكَفَّنَ فِي ثَوْبَيْنِ وَلَا يُمَسَّ طِيبًا خَارِجٌ رَأْسُهُ قَالَ شُعْبَةُ ثُمَّ حَدَّثَنِي بِهِ بَعْدَ ذٰلِكَ خَارِجٌ
رَأْسُهُ وَوَجْهُهُ فَإِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مُلَبِّدًا ترجمہ ابن عباس نے وہی مضمون بیان کیا اور
اس میں یہ ہے کہ کفن دو اوسکے تئیں دو کپڑوں میں کہ سر باہر نکلا رہے اور خوشبو نہ لگاؤ اور شعبہ نے
کہا پھر مجھ سے شیخ نے یوں روایت کی کہ سر اور مونہہ دونوں باہر نکلے رہیں باقی مضمون وہی ہے
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا وَقَصَتْ رَجُلًا رَاحِلَتُهُ وَهُوَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ
وَأَنْ يَكْشِفُوا وَجْهَهُ حَسِبْتُهُ قَالَ وَرَأْسَهُ فَإِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَهُوَ يُهِلُّ ترجمہ
وہی ہے عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كَانَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَوَقَصَتْهُ نَاقَتُهُ فَمَاتَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْسِلُوهُ وَلَا تُقَرِّبُوهُ
طِيبًا وَلَا تُغَطُّوا وَجْهَهُ فَإِنَّهُ يُبْعَثُ يُلَبِّي وہی مضمون ہے۔ **فائدہ** ان
سب روایتوں سے مذہب امام شافعی اور احمد اور اسحاق کی تائید ہوتی ہے کہ محرم جب مر جاوے اوسکو سیا
کپڑا نہ پہناویں اور نہ سر ڈھانپیں نہ خوشبو لگاویں اور مالک اور اوزاعی نے اور ابو حنیفہ وغیرہم نے کہا ہے کہ
اسکا حکم مثل غیر محرم کی ہے اور یہ احادیث انپر حجت ہیں اور انکی مذہب کے رد میں اور بیری کے پتوں سے
غسل دینے کا استحباب بھی ثابت ہوا اور محرم وغیر محرم اوس میں دونوں برابر ہیں اور یہی مذہب ہے شافعیہ اور
طاؤس اور عطا اور مجاہد اور ابن منذر اور دوسرے فقہا کا اور منع کیا ہے مالک اور دوسرے لوگوں نے
اور یہ روایتیں اونکی رد میں

باب جَوَازِ اشْتِرَاطِ الْمُحْرِمِ التَّحَلُّلَ بِعُذْرِ الْمَرَضِ وَنَحْوِهِ
محرم اگر یہ شرط کرے کہ بیمار ہونگا تو احرام کھول ڈالونگا اسکا جواز

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى ضُبَاعَةَ بِنْتِ الزُّبَيْرِ فَقَالَ لَهَا أَرَدْتِ الْحَجَّ قَالَتْ وَاللّٰهِ

مَا اُجِدُنِی اِلَّا وَجِعَةً فَقَالَ لَهَا حُجِّی وَاشْتَرِطِی وَقُولِی اَللّٰهُمَّ مَحِلِّی حَیْثُ حَبَسْتَنِی وَکَانَتْ تَحْتَ
الْمِقْدَادِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالیٰ عَنْهُ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہین کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم تشریف لائی ضباعہ بنت زبیر کے پاس اور فرمایا کہ تم نے ارادہ کیا ہے حج کا انہون نے کہا کہ ہان
قسم ہے اسکی اور مین اکثر بیمار ہو جاتی ہون تو آپ نے فرمایا حج کرو اور شرط کرو اور یون کہو کہ اے
اللہ احرام کہولنا میرا وہین ہی جہان تو مجھے روک دے اور وہ مقداد کے نکاح مین تہین عَنْ
عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی ضُبَاعَةَ بِنْتِ الزُّبَیْرِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَتْ
یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّی اُرِیْدُ الْحَجَّ وَاَنَا شَاکِیَةٌ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حُجِّی وَاشْتَرِطِی
اَنَّ مَحِلِّی حَیْثُ حَبَسْتَنِی حضرت عائشہ سے وہی مضمون مروی ہوا اسمین ضباعہ نے عرض
کی کہ مین حج کا ارادہ کرتی ہون عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا مِثْلَهٗ وہی مضمون جو اوپر گذرا
عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالیٰ عَنْهُمَا اَنَّ ضُبَاعَةَ بِنْتَ الزُّبَیْرِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اَتَتْ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اِنِّی امْرَأَةٌ ثَقِیْلَةٌ وَاِنِّی اُرِیْدُ الْحَجَّ فَمَا تَأْمُرُنِی قَالَ اَهِلِّی بِالْحَجِّ
وَاشْتَرِطِی اَنَّ مَحِلِّی حَیْثُ تَحْبِسُنِی قَالَ فَاَدْرَکَتْ ترجمہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے وہی
مضمون روایت کیا آخر مین یہ ہے کہ انہون نے حج پا لیا احرام کہولنے کی ضرورت نہین پڑی عَنْ
ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالیٰ عَنْهُمَا اَنَّ ضُبَاعَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالیٰ عَنْهَا اَرَادَتِ الْحَجَّ فَاَمَرَهَا
النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تَشْتَرِطَ فَفَعَلَتْ ذٰلِكَ عَنْ اَمْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ ترجمہ ابن عباس نے کہا کہ ضباعہ نے حج کا ارادہ کیا اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا انکو
کہ اپنے احرام مین شرط کر لین اور انہون نے حضرت کے حکم سے ویسا ہی کیا عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ
رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالیٰ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِضُبَاعَةَ حُجِّی وَاشْتَرِطِی
اَنَّ مَحِلِّی حَیْثُ تَحْبِسُنِی وَفِی رِوَایَةِ اِسْحٰقَ اَمَرَ ضُبَاعَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا ترجمہ
ابن عباس سے وہی مضمون مروی ہے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جسکو کسی مرض کا ڈر ہوتا ہو
اور اسکا خوف ہو جیسے دمہ اور بخار اور اور امراض ہین اسکو جائز ہے کہ احرام کے وقت شرط کر لے
کہ اگر مین بیمار ہون گا تو احرام کہول ڈالون گا پھر بیماری کے وقت احرام کہول ڈالے اور یہی قول ہے
حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور علی اور مسعود کا اور دوسرے صحابہ کا اور ایک جماعت

کا تابعین سے اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق اور ابو ثور اور یہی صحیح روایت ہے شافعی سے اور حجت ان سب لوگوں کی یہی حدیث ہے صحابہ کی اور ابو حنیفہ اور مالک اور بعض تابعین کا قول ہے کہ اشتراط روا نہیں اور انہوں نے اس حدیث کو ایک قضیۂ خاصہ میں محمول کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ اُن کے لیے خاص تھا اور قاضی عیاض وغیرہ بعض لوگوں نے اس حدیث کو ضعیف کہا ہے اور اصیلی نے کہا ہے کہ اشتراط کے بارے میں کوئی اسناد حدیث صحیح نہیں ہوئی اور نسائی نے کہا ہے کہ سوا اس روایت کو مرفوع نہیں کیا سوا زہری کے معمر سے حالانکہ یہ قول قاضی اور اصیلی کا غلط فاحش ہے اور نووی نے اسکی تغلیط پر تصریح کی ہے اور یہ حدیث مشہور ہے صحیح بخاری میں اور مسلم اور ترمذی اور ابی داؤد اور نسائی اور تمام کتب حدیث میں جنپر اعتماد اور اعتبار کیا جاتا ہے اور طرق متعددہ سے باسانید کثیرہ متنوعہ مروی ہوئی صحابہ سے اور صرف مسلم ہی نے جن طرق سے بیان کیا ہے وہی اسکی تصحیح و اثبات کو کافی ہیں اور جب حدیث صحیح ہوئی اشتراط روا ہوا اور دعوی تخصیص کا بلا دلیل ہے **باب** اِحْرَامِ النُّفَسَاءِ وَاسْتِحْبَابِ غُسْلِهَا لِلْإِحْرَامِ وَكَذَا الْحَائِضُ **ترجمہ** حائضہ اور نفساء کے احرام کا بیان اور غسل مستحب ہونا انکو **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ نُفِسَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ بِمُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ بِالشَّجَرَةِ فَأَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا بَكْرٍ أَنْ تَغْتَسِلَ وَتُهِلَّ **حضرت** عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے فرمایا کہ نفاس ہوا اسماء بیٹی عمیس کو محمد بن ابی بکر کے پیدا ہونیکا ذی الحلیفہ کے سفر میں سو حکم کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو بکر کو کہ اُن سے کہیں کہ نہا دیں اور لبیک پکاریں **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا فِي حَدِيثِ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ حِيْنَ نُفِسَتْ بِذِي الْحُلَيْفَةِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ أَبَا بَكْرٍ فَأَمَرَهَا أَنْ تَغْتَسِلَ وَتُهِلَّ **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے وہی مضمون مروی ہوا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ احرام نفساء اور حائضہ کا صحیح ہے اور احرام کے لیے انہیں غسل کرنا مستحب ہے اور مذہب شافعیہ اور مذہب مالک اور ابو حنیفہ اور جمہور کے نزدیک یہ غسل مستحب ہے اور حسن اور اہل ظاہر کے نزدیک واجب ہے اور حائض اور نفساء جمیع افعال حج بجا لاویں سوا طواف اور دو رکعت طواف کے اور اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ دو رکعتیں احرام کی واجب نہیں اور نہ مروی ہوئی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تصریح کی ہے اسکی ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے زاد المعاد میں **ف** اور تلبیہ کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل کے ساتھ اور غسل بکسر غین وہ چیز ہے جس سے

سر دہو یا جاوے جیسے خطمی وغیرہ اور تلبید بالون کا جمانا ہی لیسدار چیز سی کہ پریشان نہ ہون اور اپنے مصلے ہی پر لبیک
پکاری بعد ظہر کے پہر اونٹنی پہ سوار ہوئے اور پہر لبیک پکاری پہر جب بیدا پر پہونچے لبیک پکاری ابن عباس نے کہا
کہ اللہ کی قسم ہے آپنے واجب کیا حج کو اپنے مصلے مین اور اہلال کیا اور جب اونٹنی آپ کو لیکر سیدہی ہوئی
جب بہی اہلال کیا جب بیدا کے ٹیلے پر چڑہے جب بہی اہلال کیا اور کبہی آپ حج اور عمرے کی ساتہہ اہلال
فرماتے اور کبہی صرف حج کے ساتہہ کہ عمرہ اوسکا ایک جز ہے اور اسی وجہ سی یہ قول ثابت ہوا کہ آپ قارن
تہے اور اسی سبب سے شبہ ہوا کہ آپ متمتع تہے اور شبہ ہوا کہ آپ نے افراد کیا تہا اور ابن حزم نے کہا کہ یہہ
قبل ظہر کے تہا اور حالانکہ یہ وہم اور صحیح یہی ہے کہ آپ قارن تہے اور یہ بعد ظہر ہوا اور آپنے اہلال ظہر
کے بعد کیا اور اسکا کوئی قائل نہین ہے کہ احرام آپکا ظہر کے قبل تہا اور ابن عمر نے کہا کہ شجر کے پاس سے
آپنے اہلال شروع کیا جب اونٹ آپ کا کہڑا ہوا اور انس نے کہا کہ نماز ظہر آپنے پڑہی اور سوار ہوئے
اور دونون حدیثین صحیح بخاری مین ہین اور ان دونون روایتون کے ملانے سی معلوم ہوتا ہے کہ آپنے
بعد نماز ظہر کے اہلال کیا اور پہر لبیک سے آواز بلند کی اور آپ کی آواز اور صحابہ نے اب سنی اور حکم کیا
اُن کو بامر اللہ تعالے کہ اپنی آوازین بلند فرماوین تلبیہ کے ساتہہ اور آپ کی سواری حج مین شتر تہا پالان
کے ساتہہ نہ محمل تہا نہ ہودج نہ عماری اور زنبیل توشہ کی نیچے بندہی تہی اور محرم کے محمل اور ہودج اور
عماری پر سوار ہونے مین اختلاف ہے اور اسکے جواز مین امام احمد کے دو قول ہین ایک یہ کہ جائز ہے اور یہی مذہب
ہے شافعی کا اور ابی حنیفہ رحمۃ اللہ علیہما کا اور دوسرے یہ کہ منع ہے اور یہ مذہب ہے مالک کا پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ
سلم نے مخیر کیا اپنے اصحاب کو نسک ثلاثہ یعنے افراد و تمتع و قران مین پہر ترغیب دی جب کہ مکہ کے قریب
پہونچے کہ حج کو اور قران کو فسخ کر ڈالین اور عمرہ بجا لاکر احرام کہول لین جن لوگون کے پاس ہدی (قربانی)
نہین ہے پہر مروہ کے قریب اسکا حکم حتمی فرمایا اور ذی الحلیفہ مین اسماء بنت عمیس زوجہ ابی بکر صدیق
کو وضع حمل ہوا اور محمد بن ابی بکر پیدا ہوئے تو حکم فرمایا انکو جو اس باب مین گذرا (زاد المعاد) اور ان کے قصہ سے
تین مسئلے معلوم ہوئے اول غسل محرم کا ثانی یہہ کہ حائض بہی احرام کے لیے غسل کرے ثالث یہہ کہ احرام صحیح ہے
حائض کا پہر حضرت چلے اور لبیک پکارتے تہے اور صحابہ لبیک مین جو چاہتے بڑہاتے گہٹاتے تہے اور حضرت منع
نہین کرتے تہے اور پسند فرماتے تہے پہر جب روحا مین پہونچے وہان ایک گدہا کونچین کٹا ہوا ملا آپنے فرمایا اسے
چہوڑ دو کہ اسکا مارنے والا آویگا یہانتک کہ وہ آیا اور اوسنے کہا یا رسول اللہ یہہ گدہا آپ کے اختیار مین ہے

آپنے ابوبکر کو حکم کیا کہ اسکو بانٹ دو اور اس سے ثابت ہوا کہ محرم کو اوس شکار کا کہانا حلال ہے جو اوسکے واسطے نمارا
گیا ہو اور صاحب اوسکا جسنے اوسکو شکار کیا تہا شاید وہ ذی الحلیفہ پر سے نہین گذرا تہی ابو قتادہ غیر محرم
تہی (اور حال ونکا اوپر گذر چکا) اور اس قصہ سے معلوم ہوا کہ ہبہ مین قبضہ کہنا ضرور نہین بلکہ کر لی ہی لفظ ہو صحیح
ہو جاتا ہے اور معلوم ہوا کہ تقسیم گوشت کی ہڈیون سمیت اندازے سے جائز ہے اور معلوم ہوا کہ شکار شکاری کی ملک
ہو جاتا ہے جب وسکو بہاگنے سے روکدے اور اوسکی ملک ہو جاتا ہے جس نے روکا یا زخمی وغیرہ کرکے نہ اوسکی
جو پاوے اور معلوم ہوا کہ گوشت جنگلی گدہی کا حلال ہے اور معلوم ہوا کہ وکیل کرنا تقسیم مین واہی اور معلوم ہوا کہ
قاسم ایک ہونا چاہیے (زاد المعاد) **باب** بیان وجوہ الاحرام احرام کی قسمونکا بیان **عن**
عائشة رضي الله تعالى عنها انها قالت خرجنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم عام
حجة الوداع فاهللنا بعمرة ثم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من كان معه
هدي فليهلل بالحج مع العمرة ثم لا يحل حتى يحل منهما جميعا فقدمت مكة و
انا حائض لم اطف بالبيت ولا بين الصفا والمروة فشكوت ذلك الى رسول الله صلى
الله عليه وسلم فقال انقضي رأسك وامتشطي واهلي بالحج ودعي العمرة قالت ففعلت
فلما قضينا الحج ارسلني رسول الله صلى الله عليه وسلم مع عبد الرحمن بن ابي بكر الصديق
الى التنعيم فاعتمرت فقال هذه مكان عمرتك فطاف الذين اهلوا بالعمرة بالبيت و
بالصفا والمروة ثم حلوا ثم طافوا طوافا آخر بعد ان رجعوا من منى لحجهم واما الذين
كانوا جمعوا الحج والعمرة فانما طافوا طوافا واحدا **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی
عنہا نے فرمایا کہ نکلے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حجۃ الوداع کے سال مین اور لبیک پکاری ہم
نے عمرہ کی پہر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس کے ساتھ ہدی ہو وہ حج اور عمرہ دونون کا لبیک پکارے
لے اور پہر مین احرام نہ کہولے یہانتک کہ دونون سے فارغ ہو کر حلال ہو وے فرمایا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے
کہ پہر جب مین مکہ کو آئی حائض تہی اور نہ طواف کیا بیت کا نہ صفا مروہ پہری اور اسکی شکایت کی مین نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تو آپنے فرمایا تم اپنے سر کے بال کہول ڈالو اور کنگہی کرو اور حج کا احرام باندہ
لو اور عمرہ کو چہوڑ دو فرماتی ہین کہ پہر مین نے ایسا ہی کیا پہر جب ہم حج سے فارغ ہوئے بہیجا مجہکو رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد الرحمن بن ابی بکر کے ساتھ تنعیم کیطرف اور مین نے وہان سے عمرہ کیا اور فرمایا

کہ یہ تمہاری عمرہ ہی جاتا ہے پھر طواف کیا اُن لوگون نے کہ احلال کیا تھا عمرہ کا بیت اللہ کا پھر صفا اور مروہ پر احرام کھول ڈالا پھر طواف کیا دوبارہ اسکی بعد کہ لوٹ کر آوین منیٰ سے حج کرکے اور جن لوگون نے کہ حج وعمرہ کو جمع کیا تھا (یعنے قارن تھے) انہون نے ایک ہی طواف کیا (عمرہ وحج دونون کیطرف سے) —

ف یہ احادیث سب جواز تمتع وافراد وقران پر دال ہین اور اجماع ہو سب پر کہ تینون قسمین حج کی روا ہین اور وہ نہی جو حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہما سے مروی ہے اوسکی توضیح آگے آوے گی **افراد** یہ ہو کہ احرام باندہے صرف حج کا اور اُسی سے فارغ ہوجائے اور **تمتع** یہ ہو کہ احرام باندہے عمرے کا اشہر حج مین اور اُس سے فارغ ہوکر پھر اُسی سال حج کرے اور **قران** یہ ہو کہ ان دونون کا احرام ایک ساتھ ہی باندہے اور اسیطرح اگر ایک شخص نے احرام باندہا عمرے کا اور پھر حج کا احرام باندہ لیا عمرہ کے طواف سے پہلے تو بھی قارن ہوگیا پھر اگر احرام حج کا باندہا اور پھر احرام عمرے کا باندہا تو اُس کے لیے شافعی کے دو قول ہین اصح قول اُن کا یہ ہے کہ احرام عمرہ کا صحیح نہین اوسکو اور دوسرا قول ہے کہ صحیح ہے اور وہ قارن ہوجاتا ہے بشرطیکہ احرام عمرہ کا احرام حج کہولنے کے قبل باندہے اور ایک قول ہو کہ قبل وقوف عرفات کی باندہے اور ایک قول ہے کہ قبل نفل فرض کے باندہے اور ایک قول ہو کہ قبل طواف قدوم کے باندہے اور اختلاف کیا ہے علماء نے کہ ان تینون مین افضل کون ہے سو شافعی اور مالک کا اور اکثر لوگون کا قول ہے کہ افضل افراد ہے پھر تمتع پھر قران اور امام احمد اور دوسرے فقہاء کا قول ہو کہ افضل تمتع ہے اور ابوحنیفہ اور دوسرون کا قول ہو کہ افضل قران ہے اور یہ دونون آخر کے دوسرا قول ہو شافعی کا اور نووی کے نزدیک صحیح تفضیل افراد کی ہے پھر تمتع کی پھر قران کی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حج مین بھی اختلاف ہو علماء کا کہ آپ مفرد تھے یا متمتع یا قارن مترجم کہتا ہو کہ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے یہی قول اختیار کیا ہے کہ آپ قارن تھے اور قران افضل ہے اور زاد المعاد مین اسکو خوب دلائل قویہ سے ثابت کیا ہو انتہی پھر فرمایا نووی نے اور ہر فرقہ اپنی مذہب کیموافق حضرت کے حج کو ٹھیراتا ہے اور صحیح یہ ہے کہ پہلے آپ مفرد تھے پھر احرام عمرہ کا بھی باندہ لیا پھر اسکی اور داخل کیا اوسکو حج پر اور قارن ہوگئے اس کے بعد نووی نے دلائل تینون مذہبون کے ذکر کیے ہین اور ترجیح دی ہو قول شافعی کو کہ افراد افضل ہے پھر اسکی بعد وجہ اختلاف صحابہ بیان کی ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حج مین واقع ہوا کہ خلاصہ اسکا یہ ہے کہ اول احرام آپ نے افراد کا کیا اسلیے مفرد کہلائے پھر

اور حکم تمتع کا دیا اسی لیے متمتع ہوئے اور اکیلے حج کے احرام کے بعد عمرہ کے تئین بہی اسمین منضم کیا اس لیے
قارن کہلائے غرض حالت ثانیہ آپ کی قران ہی تہی اور اس مین اختیار ہے اسوقت کا کہ آپ نے حکم دیا انہی یارون
کو کہ عمرہ کر کے احرام کہول ڈالین جن کے پاس ہدی نہو اور جنکے پاس ہدی تہی وہ قارن رہے اس معنے سے کہ
انہون نے عمرہ کو حج مین ملا لیا اور وہ احرام نکہول سکے اس لیے کہ اُنکے ساتہہ ہدی تہی اور آپ نے اس لیے عمرہ
کو حج مین داخل کر دیا کہ اسمین دلجوئی اور تسکین تہی صحابہ کی اور اطمینان کا موجب تہا اون کیواسطے اس لیے
کہ اُن کے نزدیک مدت سے اشہر حج مین عمرہ بجالانا بہت برا تہا اور بسبب ساتہہ ہونے ہدی کے آپ یارون
کے ساتہہ احرام نہین کہول سکے اور اس عذر کو بیان فرما دیا غرض آپ آخر حج مین قارن ہو چکے اور متفق ہو
چکے ہین علما اسپر کہ جائز ہے ملانا حج کا عمرہ پر اور بعض لوگون نے بطور شذوذ کے اس مین خلاف کیا ہے اور
اس کے مانع ہوئے ہین اور کہا ہے کہ ایک احرام دوسرے احرام پر داخل نہین ہو سکتا جیسے ایک نماز دوسری نماز
مین نہین مل سکتی اور اختلاف کیا ہے عمرہ کو حج پر ملانے مین اور اسکو اصحاب الرای نے جائز کہا ہے (یعنے دین مین
رای کو دخل دینے والون نے اور یہ شرف خاص ہے اہل کوفہ کے لیے) اور یہی قول ہے شافعی کا ان روایتون
کے روسے اور بعض لوگون نے اسکو منع کیا ہے اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ خاص کیا ہے اس لیے
کہ اُسوقت عمرہ کی ضرورت تہی اشہر حج مین (مگر نووی نے اس ضرورت کو بیان نہین کیا) اور جن لوگون نے
کہا ہے کہ آپ متمتع تہے مطلب اُنکا یہ ہے کہ آپ نے اشہر حج مین عمرہ سے تمتع یعنے برخورداری پائی اور اس
صورت مین تمام حدیثون مین تطبیق ہو جاتی ہے اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے پہلے تو حج کا احرام
باندہا تہا جیسے اکثر رواة سے مروی ہے بعد اسکے حضرت نے اُنکو حکم کیا کہ حج کو فسخ کر کے عمرہ کر لو جیسے اور
یارون کو حکم فرمایا جنہون کے ساتہہ ہدی نہ تہی اسیلیے حضرت عائشہ کے احرام مین رواة نے اختلاف کیا
ہے کسی نے عمرہ کا کہا کسی نے حج کا اور اس روایت مین تصریح ہے اسکی کہ جب آپ حائضہ ہو گئین تو حضرت نے
فرمایا اپنا عمرہ چہوڑ دو اور حج کا احرام باندہ لو اور اس صورت مین سب روایتون مین تطبیق ہو جاتی ہے
کہ جس نے حج کا احرام کہا اوس نے باعتبار اول احرام کے کہا اور جس نے عمرہ کا کہا اُس نے باعتبار آخر
حال کے اور یہ جو فرمایا کہ اپنا عمرہ چہوڑ دو اس سے یہ مراد نہین ہے کہ اُسے باطل کر دو بلکہ مطلب یہ ہے کہ ابہی
اُسکے افعال مین دیر کر دو یہانتک کہ پاک ہو جاؤ اور افعال حج بجالانا شروع کر دو اس لیے کہ افعال حج جیسے
وقوف عرفات ہے یا رمی جمار ہے یہ حیض کیحالت مین بہی ہو سکتی ہین بخلاف طواف کے کہ عمرہ کا بڑا فعل

ہے اور وہ مسجد کے اندر ہوتا ہے پھر وہ حائضہ سی کیونکہ ہو سکتا ہو چنانچہ موید ہی اس تاویل کی وہ روایت جو مروی ہے ابن طاؤس سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے کہ اُنھوں نے احرام باندھا عمرہ کا اور جب آئیں مکہ میں تو قبل طواف کی حائضہ ہو گئیں اور حج کا احرام باندہ لیا اور مناسک حج ادا کئے اور آپ نے مناسی لوٹنے کے دن اُن سے فرمایا کہ تم جواب طواف و سعی کر و گے اوس مین حج و عمرہ دونوں کے طواف و سعی ادا ہو جاوینگی غرض اس کو بخوبی واضح ہو گیا کہ عمرہ باقی ہے اور باطل و لغو نہیں ہوا اور دوسری روایت مین جو یہ آیا ہے کہ آپ نے جب اُنکو عبد الرحمن کے ساتھ بھیجا تنعیم کو تو فرمایا یہ تمہاری عمرے کی جگہہ ہے تو اسکا مطلب یہ ہے کہ حضرت عائشہ نے ارادہ کیا کہ عمرہ اُنکا حج سے جدا ہو جاوے جیسے اور امہات المومنین وغیرہن کا ہوا یا جیسے اون اصحاب کا ہوا جو اپنے ساتھ ہدی نلائی تھے اور اُنھوں نے حج کو عمرہ کر کے فسخ کر دیا تھا اور پھر احرام کھولڈالا اور حج کا احرام دوبارہ یوم الترویہ مین باندہا غرض اُنکا عمرہ الگ ہوا اور حج الگ ہوا تو انہوں نے بھی ارادہ کیا کہ میرا عمرہ بھی الگ ہو جاوے تو آپ نے فرمایا کہ تنعیم سے ایک عمرہ لیا و اور یہ اُسی عمرہ کی جگہہ ہو جو تم نے کیا تہا اور یہ جو کہا کہ جن لوگون نے حج و عمرہ کو جمع کیا الخ اس سے معلوم ہوا کہ قارن کو ایک ہی طواف کافی ہے حج و عمرہ دونوں کیطرف سے اور عمرہ اُسکا حج مین مندرج ہو جاتا ہے اور امام شافعی اسی کے قائل ہین اور یہی منقول ہے ابن عمر اور جابر اور عائشہ اور مالک اور احمد اور اسحاق اور داؤد سے اور ابو حنیفہ نے کہا کہ لازم ہین اوسکو دو طواف اور دو سعی اور وہ منقول ہے علی بن ابیطالب اور ابن مسعود اور شعبی سے اور نخعی سے ذکرہ من النووی بالاختصار

عن عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَّةَ الْوَدَاعِ فَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِالْحَجِّ حَتَّى قَدِمْنَا مَكَّةَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَحْرَمَ بِعُمْرَةٍ وَلَمْ يُهْدِ فَلْيَحْلِلْ وَمَنْ أَحْرَمَ بِعُمْرَةٍ وَأَهْدَى فَلَا يَحِلُّ حَتَّى يَنْحَرَ هَدْيَهُ وَمَنْ أَهَلَّ بِالْحَجِّ فَلْيُتِمَّ حَجَّهُ قَالَتْ عَائِشَةُ فَحِضْتُ فَلَمْ أَزَلْ حَائِضًا حَتَّى كَانَ يَوْمُ عَرَفَةَ وَلَمْ أُهْلِلْ إِلَّا بِعُمْرَةٍ فَأَمَرَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَنْقُضَ رَأْسِي وَأَمْتَشِطَ وَأُهِلَّ بِالْحَجِّ وَأَتْرُكَ الْعُمْرَةَ قَالَتْ فَفَعَلْتُ ذَلِكَ حَتَّى إِذَا قَضَيْتُ حَجَّتِي بَعَثَ مَعِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي بَكْرٍ وَأَمَرَنِي أَنْ أَعْتَمِرَ مِنَ التَّنْعِيمِ مَكَانَ عُمْرَتِي الَّتِي أَدْرَكَنِي الْحَجُّ وَلَمْ أَحْلِلْ مِنْهَا **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ

عنہا سے مروی ہے کہ نکلے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حجۃ الوداع میں اور کسی نے عمرہ کا کسی نے حج کا اہلال
کیا جب مکہ آئی تو حضرت نے فرمایا جس نے عمرہ کا اہلال کیا اور قربانی نہیں لایا وہ احرام کھولڈالے اور جس
نے عمرہ کا احرام کیا اور قربانی لایا وہ نہ کھولے جبتک قربانی نحر نہ کرلے اور جس نے حج کا اہلال کیا وہ حج پورا
کرے حضرت عائشہ نے کہا مجھے حیض ہوگیا اور میں عرفہ کے دن تک حائض رہی اور میں نے عمرہ کا اہلال کیا تھا
پھر مجھے آپ نے فرمایا چوٹی کھولڈالو کنگھی کرو اور حج کا اہلال کرو عمرہ چھوڑ دو میں نے ایسا ہی کیا جب حج کر چکی
تو میرے ساتھ عبدالرحمن کو بھیجا کہ میں تنعیم سے عمرہ لاؤں وہ عمرہ جسکو میں نے پورا نہیں کیا تھا اور حج کا احرام
باندھ لیا تھا اوسکا احرام کھولنے کے قبل **ف** مطلب اسکا بہت تفصیل کے ساتھ اوپر گذر گیا **عن**
عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَاَهْلَلْتُ
بِعُمْرَةٍ وَلَمْ اَكُنْ سُقْتُ الْهَدْيَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيُهْلِلْ
بِالْحَجِّ مَعَ عُمْرَتِهِ ثُمَّ لَا يَحِلُّ حَتّٰى يَحِلَّ مِنْهُمَا جَمِيْعًا قَالَتْ فَحِضْتُ فَلَمَّا دَخَلَتْ لَيْلَةُ عَرَفَةَ قُلْتُ
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ كُنْتُ اَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ فَكَيْفَ اَصْنَعُ بِحَجَّتِيْ قَالَ انْقُضِيْ رَاْسَكِ وَامْتَشِطِيْ
وَاَمْسِكِيْ عَنِ الْعُمْرَةِ وَاَهِلِّيْ بِالْحَجِّ قَالَتْ فَلَمَّا قَضَيْتُ حَجَّتِيْ اَمَرَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ اَبِيْ بَكْرٍ فَاَرْدَفَنِيْ
فَاَعْمَرَنِيْ مِنَ التَّنْعِيْمِ مَكَانَ عُمْرَتِيَ الَّتِيْ اَمْسَكْتُ عَنْهَا **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے
عنہا نے کہا نکلے ہم حجۃ الوداع میں اور میں نے عمرہ کا اہلال کیا اور ہدی نہیں لائی اور آپ نے فرمایا جس کے ساتھ
ہدی ہو وہ حج و عمرہ دونوں کا اہلال کرے اور احرام نہ کھولے جبتک دونوں سے فارغ نہ ہوں اور میں حائضہ ہو
گئی پھر جب شب عرفہ ہوئی میں نے عرض کی یا رسول اللہ میں نے عمرہ کا اہلال کیا تھا تو اب حج کیونکر کروں فرمایا سر
کھول ڈالو کنگھی کرو عمرہ کے افعال سے باز رہو حج کا اہلال کرو پھر جب میں حج کر چکی عبدالرحمن کو حکم فرمایا وہ
مجھے پیچھے بٹھالے گئے یعنے اونٹ پر اور عمرہ کرالائے اس عمرہ کی جگہ جسکی بجا آوری افعال سے میں باز رہی
تھی **عن** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
مَنْ اَرَادَ مِنْكُمْ اَنْ يُّهِلَّ بِحَجٍّ وَّعُمْرَةٍ فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ اَرَادَ اَنْ يُّهِلَّ بِحَجٍّ فَلْيُهِلَّ وَمَنْ اَرَادَ اَنْ يُّهِلَّ
بِعُمْرَةٍ فَلْيُهِلَّ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَاَهَلَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَجٍّ وَّ
اَهَلَّ بِهِ نَاسٌ مَّعَهُ وَاَهَلَّ نَاسٌ بِالْعُمْرَةِ وَالْحَجِّ وَاَهَلَّ نَاسٌ بِعُمْرَةٍ وَّكُنْتُ فِيْمَنْ اَهَلَّ بِالْعُمْرَةِ
ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے فرمایا ہم نکلے آپ کے ساتھ اور آپ نے فرمایا جو چاہے حج و عمرہ

دونون کا اہلال کرے جو چاہے حج کا جو چاہے عمرہ کا اور حضرت نے حج کا اہلال کیا اور آپکے ساتھ اور لوگون نے
بھی اور بعضون نے حج و عمرے دونون کا اور بعضون نے فقط عمرے کا اور مین انہی مین تھی **عن**
عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ
مُوَافِيْنَ لِهِلَالِ ذِي الْحِجَّةِ قَالَتْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَرَادَ مِنْكُمْ
اَنْ يُّهِلَّ بِعُمْرَةٍ فَلْيُهِلَّ فَلَوْلَا اَنِّيْ اَهْدَيْتُ لَاَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ قَالَتْ فَكَانَ مِنَ الْقَوْمِ مَنْ
اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَمِنْهُمْ مَنْ اَهَلَّ بِالْحَجِّ قَالَتْ فَكُنْتُ اَنَا مِمَّنْ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ فَخَرَجْنَا حَتّٰى
قَدِمْنَا مَكَّةَ فَاَدْرَكَنِيْ يَوْمُ عَرَفَةَ وَاَنَا حَائِضٌ لَمْ اَحِلَّ مِنْ عُمْرَتِيْ فَشَكَوْتُ ذٰلِكَ اِلَى
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ دَعِيْ عُمْرَتَكِ وَانْقُضِيْ رَاْسَكِ وَامْتَشِطِيْ وَاَهِلِّيْ بِالْحَجِّ
قَالَتْ فَفَعَلْتُ فَلَمَّا كَانَتْ لَيْلَةُ الْحَصْبَةِ وَقَدْ قَضَى اللّٰهُ حَجَّنَا اَرْسَلَ مَعِيْ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ
اَبِيْ بَكْرٍ فَاَرْدَفَنِيْ وَخَرَجَ بِيْ اِلَى التَّنْعِيْمِ فَاَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ فَقَضَى اللّٰهُ حَجَّنَا وَعُمْرَتَنَا وَلَمْ
يَكُنْ فِيْ ذٰلِكَ هَدْيٌ وَّلَا صَدَقَةٌ وَّلَا صَوْمٌ ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے فرمایا نکلے ہم
حجۃ الوداع مین ہلال ذی الحجہ کے قریب اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو ارادہ کرے عمرہ کا اہلال
کرے اور اگر مین ہدی نہ لاتا تو عمرہ ہی کا اہلال کرتا اور کسی نے عمرہ کا کسی نے حج کا اہلال کیا اور مین انہی
مین تھی جنہون نے عمرہ کا اہلال کیا تھا پھر جب مکہ آئے اور عرفہ کا دن ہوا مین حائضہ ہو گئی اور ابھی آپنے
عمرے سے احرام نہین کھولا تھا پھر حضرت سے عرض کی آپنے فرمایا عمرہ چھوڑ دو اور حج کا اہلال کرو پھر مین نے
ایسا ہی کیا پھر جب شب محصب ہوئی اور اللہ تعالے نے ہمارا حج پورا کیا میرے ساتھ آپنے عبد الرحمن بن ابی بکر
کو بھیجا اور وہ مجھے تنعیم لے گئے اور مین نے اہلال عمرے کا کیا اور اللہ تعالی نے ہمارے حج اور عمرہ دونون
پورے کیے اور نہ اسمین قربانی واجب ہوئی نہ صدقہ نہ روزہ **ف** ان حدیثون سے معلوم ہوا کہ جانور
پر دو آدمی کا بیٹھنا روا ہے اگر جانور کو طاقت ہو اور معلوم ہوا کہ تینون قسم مناسک کے روا ہین افراد
و تمتع و قران اور اسپر اجماع ہے تمام اہل اسلام کا اور شب محصب بعد ایام تشریق کے ہے جس رات محصب
مین آپنے شب کاٹی اور منے سے کوچ کیا اور تاریخ مدینہ سے چلنے کی اوپر بیان ہو چکی ہے اور یہ جو فرمایا
حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے کہ نہ اسمین قربانی ہوئی نہ صدقہ نہ روزہ یہ مشکل ہے اس لیے کہ قارن
اور متمتع دونون پر قربانی ہے اور تاویل اسکی یہ ہے کہ اس قربانی سے مراد وہ قربانی ہے جو بسبب ارتکاب

محظورات کے لازم آتی ہے جیسے خوشبو لگا لینی حالت احرام میں یا مونہہ ڈھانپ لینا یا شکار کرنا یا بال اوکھاڑنا یا ناخون لینا وغیرہ سے غرض مطلب یہ ہے کہ ان وجوہ سے کوئی قربانی لازم نہیں آتی اور یہ تاویل مختار ہی نووی نے اسی پر تصریح کی ہے **عن** عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت خرجنا موافین مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لھلال ذی الحجۃ لا نریٰ الا الحج فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من احب منکم ان یھل بعمرۃ فلیھل بعمرۃ وساق الحدیث بمثل حدیث عبدۃ **وہی مضمون** دوسری سند **عن** عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم موافین لھلال ذی الحجۃ منا من اھل بعمرۃ ومنا من اھل بحجۃ وعمرۃ ومنا من اھل بحجۃ فکنت فیمن اھل بعمرۃ وساق الحدیث بنحو حدیثھما وقال فیہ قال عروۃ فی ذلک انہ قضی اللہ حجھا وعمرتھا قال ھشام ولم یکن فی ذلک ھدی ولا صیام ولا صدقۃ **حضرت** عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے وہی مضمون مروی ہوا **عن** عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا انھا قالت خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عام حجۃ الوداع فمنا من اھل بعمرۃ ومنا من اھل بحج وعمرۃ ومنا من اھل بالحج واھل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالحج فاما من اھل بعمرۃ فحل واما من اھل بحج او جمع بین الحج والعمرۃ فلم یحلوا حتی کان یوم النحر **وہی مضمون** ہے آخر میں یہ ہے کہ جس نے حج کا احرام باندھا تھا یا حج وعمرہ دونوں کا انہوں نے احرام نہیں کھولا مگر جب نحر کا دن ہوا یعنی دسویں تاریخ ذی الحجہ کی **عن** عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت خرجنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم ولا نریٰ الا الحج حتی اذا کنا بسرف او قریبا منھا حضت فدخل علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وانا ابکی فقال انفست یعنی الحیضۃ قالت قلت نعم قال ان ھذا شیٔ کتبہ اللہ علیٰ بنات ادم فاقضی ما یقضی الحاج غیر ان لا تطوفی بالبیت حتی تغتسلی قالت وضحی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن نسائہ بالبقر **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا ہم نکلے آپ کے ساتھ اور خیال نہیں کرتے تھے مگر حج کا اسلیے کہ عمرہ ایام حج میں برا جانتے تھے جاہلیت کے دنوں میں کہ حضرت نے اس خیال کو مٹایا جب سرف میں آئی میں حائضہ ہو گئی اور رونے لگی حضرت نے اگر پوچھا کیا تمکو حیض ہوا میں نے کہا ہاں آپ نے فرمایا یہ تو آدم کی بیٹیوں کے لیے اللہ نے لکھہ دیا ہے سواب تم

حج کے کام کرو سوا طواف کے کہ وہ غسل کے بعد کرنا اور آپ نے اپنی بیبیوں کیطرف سے قربانی میں گائے کی **ف**
اس سے معلوم ہو گیا کہ حائضہ اور نفسا کو جمیع افعال حج سوا طواف کے روا ہے جیسا اوپر گذر گیا اور سرف
ایک مقام ہے مکہ سے قریب کئی میل پر اور اس حدیث سے استدلال کیا ہے بخاری نے کہ حیض جمیع عورتوں پر آتا ہے
بخلاف اسکے جو قائل ہے کہ یہ بلا بنی اسرائیل سے شروع ہوئی اور بخاری نے اس قائل پر انکار کیا ہے اور استدلال
بخاری کا صحیح ہے اور معلوم ہوا کہ حائضہ کو غسل مسنون جیسے احرام کا غسل ہے روا ہے اور معلوم ہوا کہ طواف
حائضہ سے صحیح نہیں اور یہ بالاتفاق مسلم ہے مگر اُسکی علت میں اختلاف ہے اور سبب اسکا شرط کرنا ہے
طہارت کا طواف میں سو امام مالک اور شافعی اور احمد نے کہا ہے کہ طہارت شرط طواف ہے اور ابو حنیفہ نے
کہا شرط نہیں ہے اور یہی مذہب ہے داؤد کا غرض جن نے طہارت کو شرط کہا ہے اُن کے نزدیک عدم طہارت
کے سبب سے طواف حائضہ باطل ہے اور جنہوں نے اُسے شرط نہیں کیا انہوں نے کہا کہ طواف سے حائضہ اسلیے روکی
گئی کہ اُسے مسجد میں ٹھیرنا پڑتا ہے اور یہ جو فرمایا کہ آپ نے قربانی کی بیبیوں کیطرف سے اس میں احتمال ہے کہ آپ
نے اُن سے پوچھ لیا ہو اس لیے کہ قربانی غیر کیطرف سے بے اُس کے پوچھے صحیح نہیں ہوتی اور امام مالک نے اس
حدیث سے استدلال کیا ہے کہ قربانی گائے کی اونٹ سے افضل ہے اور شافعی کے نزدیک اونٹ افضل ہے اس
لیے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو جمعہ کے دن اول ساعت میں آوے وہ ایسا ہے جیسے اونٹ کی قربانی کرنے والا اور اس
حدیث سے شافعی نے استدلال کیا ہے اور ان روایتوں سے معلوم ہوا کہ حج عورت پر بھی واجب ہے جب استطاعت
راہ کی ہو اور محرم کا ساتھ ہونا یہ بھی استطاعت میں داخل ہے یا نہیں اس میں اختلاف ہے اور اسپر اجماع
ہے کہ زوج حج نفل سے زوجہ کو روک سکتا ہے رہا حج فرض تو جمہور کا قول ہے کہ نہیں روک سکتا اور شافعی
کے دو قول ہیں ایک جمہور کے موافق اور اصح قول انکا یہ ہے کہ روک سکتا ہے اسلیے کہ حق اُسکا علی الفور زوجہ
پر واجب ہے بخلاف حج کے کہ وہ علی الفور واجب نہیں اور اصحاب شافعیہ نے تصریح کی ہے کہ عورت کو مستحب
تو یہی امر ہے کہ شوہر کے ساتھ حج کرے جیسا احادیث صحیحہ میں وارد ہو چکا ہے اور اب چونکہ زمانہ فتنہ کا ہے
لہٰذا اگر اس کے وجوب پر فتوی دیا جائے تو بھی شاید بنظر مصلحت بعید نہ ہو **عَنْ عَائِشَةَ**
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَذْكُرُ إِلَّا الْحَجَّ
حَتّٰى جِئْنَا سَرِفَ فَطَمِثْتُ فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَبْكِيْ
فَقَالَ مَا يُبْكِيْكِ فَقُلْتُ وَاللّٰهِ لَوَدِدْتُ أَنِّيْ لَمْ أَكُنْ خَرَجْتُ الْعَامَ قَالَ مَا لَكِ

لعلك نفست قلت نعم قال هذا شيء كتبه الله عز وجل على بنات آدم افعلي
الصلوة والسلام افعلي ما يفعل الحاج غير ان لا تطوفي بالبيت حتى تطهري قالت فلما قدمنا
مكة قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لاصحابه اجعلوها عمرة فاحل الناس الا من كان
معه الهدي قالت فكان الهدي مع النبي صلى الله عليه وسلم وابي بكر وعمر وذوي اليسار
ثم اهلوا حين راحوا قالت فلما كان يوم النحر طهرت فامرني رسول الله صلى الله عليه
وسلم فافضت قالت فاتينا بلحم بقر فقلت ما هذا فقالوا اهدى رسول الله صلى الله عليه
وسلم عن نسائه البقر فلما كانت ليلة الحصبة قلت يا رسول الله يرجع الناس بحجة وعمرة
وارجع بحجة قالت فامر عبد الرحمن بن ابي بكر فاردفني على جمله قالت فاني
لاذكر وانا جارية حديثة السن انعس فيصيب وجهي مؤخرة الرحل حتى جئنا الى
التنعيم فاهللت منها بعمرة جزاء بعمرة الناس التي اعتمروا حضرت عائشہ صدیقہ
ام المومنین مبراۃ من فوق اسمار رضی اللہ تعالی عنہا فرماتی ہین کہ ہم نکلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ
نہین خیال کرتے تھے ہم مگر حج کا پھر جب سرف مین آئی مین حائضہ ہوئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
آئے اور مین رو رہی تھی آپنے سبب پوچھا مینے عرض کی کہ کاش اس سال نہ آتی آپنے فرمایا شاید تمکو حیض
ہوا مینے عرض کی ہان آپنے فرمایا یہ بلا تو اللہ پاک نے آدم کی سب لڑکیون کے لیے لکھی ہے تو اب تم
وہی کرو جو حاجی کرتا ہے بجز اس کے کہ طواف نکرو بیت کا جب تک پاک نہ ہو فرماتی ہین کہ پھر جب ہم مکہ مین
آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے یارون کو کہ اس احرام کو عمرہ کر ڈالو سو لوگون نے احرام کھول
ڈالا (یعنے عمرہ کرکے) مگر جس کے ساتھ ہدی تھی اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہدی تھی اور ابوبکر
وعمر اور مالدارون کے ساتھ بھی پھر احرام باندھا انہون نے (یعنے جنہون نے کھولڈالا تھا) جب چلے یعنے
حج کو فرمایا حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے کہ جب دن ہوا نحر کا تو مین پاک ہوئی اور مجھے آپنے حکم
فرمایا سو مینے طواف افاضہ کیا اور ہمارے پاس گائے کا گوشت آیا مین نے کہا یہ کیا ہے لوگون نے کہا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیبیون کیطرف سے گائے کی ہے پھر جب شب محصب ہوئی مین نے
عرض کی یا رسول اللہ لوگ حج اور عمرہ کر کے لوٹتے ہین اور مین صرف حج کر کے تب آپنے حکم فرمایا عبد الرحمن
کو انہون نے مجھے اپنے اونٹ پر اپنے پیچھے بٹھا لیا اور فرماتی ہین کہ مجھے خوب یاد ہے اور مین اونگھ

کم سن لڑکی تھی اور اونگھ جاتی تھی اور میرے سوکھنہ مین کجاوے کے پیچھے کی لکڑی لگ لگ جاتی تھی یہانتک
کہ ہم تنعیم پہونچے اور وہان سے مین نے عمرے کا احرام باندھا اوس عمرہ کے بدلے مین جو اور لوگون نے
کیا تھا **ف** امام ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے زاد المعاد مین فرمایا ہے کہ فقہا نے اس مسئلہ مین اختلاف
کیا ہے جسکو بنا قصہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا ہے اور وہ مسئلہ یہ ہے کہ عورت جب احرام باندھے
عمرے کا اور حائضہ ہو جاوے اور طواف نہ کر سکے قبل وقوف عرفات کے تو احرام عمرے کا توڑ دے
اور حج مفرد کا اہلال کرے یا حج کو عمرے مین ملا دے اور قارن ہو جاوے سو فقہائے کوفہ نے جیسے امام
اعظم اور اُنکے اصحاب ہین اُنہون نے کہا ہے کہ عمرہ توڑ دے اور حج مفرد کا اہلال کرے اور فقہائے
حجاز نے کہا ہے جیسے امام شافعی اور مالک ہین اور حج کو عمرے مین ملا دے اور یہی مذہب ہے اہلحدیث کا جیسے
امام احمد اور اُن کے اتباع ہین اور کوفیون نے عروہ کی روایت سے استدلال کیا ہے جس مین مذکور ہے کہ
حضرت نے فرمایا حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے کہ تم اپنے عمرے کو چھوڑ دو اور چوٹی کھولڈالو اور
اخیر مین فرمایا کہ یہ تمہارے عمرے کا بدلا ہے اور یہ روایت مع ترجمہ اوپر گذر چکی غرض یہ روایت دلالت
کرتی ہے کہ وہ متمتع نہین اور دلالت کرتی ہے کہ اُنہون نے عمرہ چھوڑ دیا اور احرام حج کا باندہ لیا اور اگر وہ اپنے
احرام پر باقی رہتین تو کنگھی کرنا اُنکو روا نہ ہوتا اور اسیلیے جب وہ عمرہ تنعیم سے لائین تو حضرت نے فرمایا
یہ تمہارے عمرے کا بدلا ہے پہر اگر عمرہ اول باقی رہتا تو آپ یہ کیون فرماتے کہ یہ اُسکا بدلا ہے بلکہ عمرہ تنعیم ایک
عمرہ مستقلہ ہوتا اور اہلحدیث نے اسکا یہ جواب دیا ہے کہ اگر تم تامل کرو اس روایت مین اور سب الفاظ و
عبارات کو جو اس مین بطریق مختلفہ مروی ہوئے ہین اس مین غور کرو تو بخوبی واضح ہو جاوے کہ وہ
قارن تہین اور اُنہون نے عمرے کو نہین چھوڑا تھا چنانچہ مسلم کی روایتون مین اس بات کی تصریح ہے
کہ جب حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے حج کا طواف کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہہ
طواف تمہارے حج اور عمرے دونون کو کافی ہے اور اُنہون نے عرض کی کہ میرے دل مین خلجان ہے
کہ مین نے جب تک حج نہین کیا طواف نہین کیا اوسپر آپنے عبد الرحمن سے فرمایا کہ اُنکو تنعیم لے جاؤ اور طاؤس
کی روایت مین بھی یہی ہے کہ آپ نے منی سے کوچ کے دن فرمایا کہ تمہارا یہ طواف (یعنے طواف افاضہ
حج اور عمرے دونون کو کافی ہوگا غرض یہ نصوص صریحہ دال ہین کہ وہ قارن تہین اور حج وعمرہ دونون
کو اُنہون نے ادا کیا چنانچہ اوپر نووی نے بھی اسپر تصریح کی ہے کہ ہم ذکر کر چکے ہین اور دال ہین یہ نصوص

کہ قارن کو ایک ہی طواف اور ایک ہی سعی کافی ہے اور بصراحت دال ہین کہ انہون نے عمرہ ترک نہین کیا
اور احرام اوسکا باقی تہا مگر اوس کی افعال بجالانے مین دیر کی اور یہ جو فرمایا کہ اپنا سر کہول ڈالو اور کنگہی کرو
اس مین البتہ اشکال ہے اور اسکی حل مین فقہا کے چار مسالک ہین **مسلک اول** یہ ہی کہ یہ قول دلیل
ہے عمرہ کی ترک کی جیسے حنفیہ کا قول ہے **مسلک ثانی** یہ ہے کہ یہ قول دلیل ہے اسکی کہ محرم کو اپنی
کنگہی کرنا روا ہے اور کنگہی کے منع ہونے پر کوئی دلیل کتاب سے ہے نہ سنت سے نہ اجماع امت سے اور یہ
قول ابن حزم وغیرہ کا ہے **مسلک ثالث** یہ ہے کہ اس لفظ کو رد کرنا اور کہنا کہ یہ لفظ فقط عروہ
نے بیان کیا ہے اور تمام راویون کے خلاف کہا ہے اور طاوس وقاسم واسود وغیرہم نے یہہ روایت
بیان کی ہے مگر کسینے یہ لفظ نہین کہا کہ آپنے سر کہولنے اور کنگہی کرنے کو فرمایا ہو اور اس گروہ نے کہا ہے
کہ حماد نے زید سے اور اس نے ہشام سے اور اس نے اپنے باپ عروہ سے روایت کی کہ عروہ نے کہا مجہسے کسی شخص نے
بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اپنا عمرہ چہوڑ دو اور سر کہول ڈالو اور کنگہی کرو غرض
اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ سر کہولنے کی بات عروہ نے خود حضرت عائشہ سے نہین سنی **مسلک رابع**
یہ ہے کہ عمرہ چہوڑ دینے سے مراد یہ ہے کہ اسکو اپنے حال پر رہنے دو اور یہہ مراد نہین ہے کہ بالکل ترک ہی کردو
اور اوسکی دو دلیلین بڑی پکی ہین **اول** یہ فرمانا آپ کا طواف افاضہ کیوقت کہ یہ طواف تمہارا
حج اور عمرہ دونون کو کافی ہے کہ اس سے معلوم ہوا کہ عمرہ بالکل باطل نہین ہوا **دوسرے** یہ فرمانا آپ
کا کافی ہے کُونِیْ فِیْ عُمْرَتِكِ یعنی اپنے عمرے مین رہو اور یہ جو آپنے فرمایا عمرہ تنعیم کو کہ یہ تمہارے
عمرے کی جگہ ہے اس سے مراد یہ ہے کہ حضرت ام المومنین محبوبہ سید المرسلین نے چاہا کہ ایک عمرہ مفردہ بجا لاوین
اور آنحضرت نے انکو خبر دی کہ طواف تمہارا تمہارے عمرہ وحج دونون کو کافی ہو گیا اور عمرہ حج مین داخل ہو
گیا تو انہون نے اصرار کیا کہ جیسے اور امہات مومنین کا عمرہ ہوا یا اون لوگون کا جو ہدی نہ لائے تہے کہ ان
کے عمرے کا احرام الگ اور حج کا احرام الگ تہا ایسا ہی میرا بہی ایک عمرہ جدا احرام کے ساتہہ ہو
جاوے پہر جب تنعیم سے عمرہ لائین تو آپ نے فرمایا یہ ویسا ہی عمرہ ہے جیسا تم نے چاہا تہا اور اس مین
بہی اختلاف ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے پہلے پہل احرام کسکا باندہا تہا اور اس مین دو
قول ہین **اول** یہ کہ عمرہ مفردہ کا احرام تہا اور یہی صواب ہے اسلیے کہ حدیث صحیح مین آچکا ہے کہ حضرت
نے صحابہ کو تینون نسک کی اجازت دی اور فرمایا کہ اگر میرے ساتہہ ہدی نہ ہوتی تو مین بہی عمرہ ہی کا احرام

باندہتا اور یہ جو حضرت نے فرمایا کہ عمرہ رہنے دو اور حج کا احرام باندہو یہ بہی اسی پر دال ہو اور دوسرا قول یہ ہے کہ اُنہون نے اول احرام حج کا باندہا تہا اور مفردہ تہین چنانچہ ابن عبد البر نے کہا ہے کہ روایت کی قاسم بن محمد اور اسود بن یزید اور عمرہ ان سب لوگون نے حضرت عائشہ سے وہ بات جو دلالت کرتی ہے کہ اُنہون نے احرام حج کا باندہا تہا نہ عمرہ کا پہر دلائل ان کے بیان کیے اور مذہب اول کو ثابت کیا اور آخر مین کہا کہ محرم کو اگرچہ بال اوکہاڑنا منع ہو مگر کنگہی کرنا کسی نے منع کیا ہے اور کنگہی مین نزاع ہے اور وہ البتہ محل اجتہاد ہے (زاد المعاد) **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ لَبَّيْنَا بِالْحَجِّ حَتّٰى إِذَا كُنَّا بِسَرِفَ حِضْتُ فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَبْكِيْ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِنَحْوِ حَدِيْثِ الْمَاجِشُوْنِ غَيْرَ أَنَّ حَمَّادًا لَيْسَ فِيْ حَدِيْثِهِ فَكَانَ الْهَدْيُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ وَذَوِي الْيَسَارَةِ ثُمَّ أَهَلُّوْا حِيْنَ رَاحُوْا وَلَا قَوْلُهَا وَأَنَا جَارِيَةٌ حَدِيْثَةُ السِّنِّ أَنْعَسُ فَيُصِيْبُ وَجْهِيْ مُؤْخِرَةُ الرَّحْلِ **ترجمہ** اس سند سے وہی مضمون مروی ہوا مگر اس مین یہ نہین ہے کہ ہدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ اور ابوبکر اور عمر اور مالدارون کے ساتہہ تہی پہر ان لوگون نے اہلال کیا جب چلے اور نہ یہ ذکر ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے فرمایا ہو کہ مین کم سن لڑکی تہی اونگہتی تہی اور میرے موُنہہ مین کجاوے کی لکڑی لگ جاتی تہی **عَنْ** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْرَدَ الْحَجَّ **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے افراد کیا حج کا **ف** حضرت عائشہ اور ابن عمر سے جو یہ مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے افراد کیا حج کا اس کے تین معنے ہو سکتے ہین **اول** یہ کہ صرف حج کا اہلال کیا ہو **دوسرے** یہ کہ عمل مین افراد کیا ہو یعنے حج و عمرہ دونون کے واسطے ایک ہی طواف اور ایک ہی سعی بجالائے ہون **تیسرے** یہ کہ ایک ہی حج کیا بعد ہجرت کے اور دوسرا حج نہین کیا بخلاف عمرے کے کہ وہ چار بار کیا اور صحیح معنے افراد حج کے وہی دوسرے معنے ہین اور یہان اور ابن عمر کے قول مین وہی معنے مراد ہین کہ افعال دونون کے ایک ہی بار بجا لائے اور اس مین سب روایتون مین توفیق بہی ہو جاتی ہے اور حضرت کی شان کے لائق بہی ہے اس نظر سے کہ آپ اپنی امت پر رفق اور آسانی چاہتے تھے اور اسی آسانی کی راہ سے آپ نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا کو بہی فرمایا تہا کہ تمہارا یہ طواف (یعنے طواف افاضہ) حج و عمرہ دونون کو کافی ہے اور اس صورت میں

اون روایتون کی تاویل نہین کرنی پڑتی جن مین قران وتمتع کی تصریح آئی ہے (زاد المعاد) عَنْ

عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُهِلِّيْنَ بِالْحَجِّ فِيْ

اَشْهُرِ الْحَجِّ وَفِيْ حُرُمِ الْحَجِّ وَلَيَالِي الْحَجِّ حَتّٰی نَزَلْنَا بِسَرِفَ فَخَرَجَ اِلٰی اَصْحَابِهٖ فَقَالَ مَنْ لَّمْ يَكُنْ مَّعَهٗ

مِنْكُمْ هَدْيٌ فَاَحَبَّ اَنْ يَّجْعَلَهَا عُمْرَةً فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ كَانَ مَعَهٗ هَدْيٌ فَلَا فَمِنْهُمُ الْاٰخِذُ

بِهَا وَالتَّارِكُ لَهَا مِمَّنْ لَّمْ يَكُنْ مَّعَهٗ هَدْيٌ فَاَمَّا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ مَعَهٗ

الْهَدْيُ وَمَعَهٗ رِجَالٌ مِّنْ اَصْحَابِهٖ لَهُمْ قُوَّةٌ فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَاَنَا اَبْكِيْ قَالَ مَا يُبْكِيْكِ قُلْتُ سَمِعْتُ كَلَامَكَ مَعَ اَصْحَابِكَ فَسَمِعْتُ بِالْعُمْرَةِ قَالَ وَ

مَا لَكِ قُلْتُ لَا اُصَلِّيْ قَالَ فَلَا يَضُرُّكِ فَكُوْنِيْ فِيْ حَجِّكِ فَعَسَی اللّٰهُ اَنْ يَّرْزُقَكِيْهَا وَاِنَّمَا اَنْتِ

مِنْ بَنَاتِ اٰدَمَ كَتَبَ اللّٰهُ عَلَيْكِ مَا كَتَبَ عَلَيْهِنَّ قَالَتْ فَخَرَجْتُ فِيْ حَجَّتِيْ حَتّٰی نَزَلْنَا مِنًی

فَتَطَهَّرْتُ ثُمَّ طُفْنَا بِالْبَيْتِ فَنَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُحَصَّبَ فَدَعَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ

ابْنَ اَبِيْ بَكْرٍ فَقَالَ اخْرُجْ بِاُخْتِكَ مِنَ الْحَرَمِ فَلْتُهِلَّ بِعُمْرَةٍ ثُمَّ لِتَطُفْ بِالْبَيْتِ فَاِنِّيْ اَنْتَظِرُكُمَا

هٰهُنَا قَالَتْ فَخَرَجْنَا فَاَهْلَلْتُ ثُمَّ طُفْتُ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَجِئْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِيْ مَنْزِلِهٖ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ فَقَالَ هَلْ فَرَغْتِ قُلْتُ نَعَمْ فَاٰذَنَ

فِيْ اَصْحَابِهٖ بِالرَّحِيْلِ فَخَرَجَ فَمَرَّ بِالْبَيْتِ فَطَافَ بِهٖ قَبْلَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ ثُمَّ خَرَجَ اِلَی الْمَدِيْنَةِ

ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہین کہ نکلے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ لبیک

پکارتی حج کی حج کے مہینون مین اوقات ومواضع حج مین (یا ممنوعات شرعیہ حج سے بچتی ہوئی) اور حج

کی راتون مین (مراد اس سے یہ قول ہے اللہ تعالیٰ کا اَلْحَجُّ اَشْهُرٌ مَّعْلُوْمَاتٌ اور امام شافعی اور جماہیر علما کے

نزدیک صحابہ وتابعین سے اور اسلاف صالحین سے حج کے مہینے شوال اور ذی قعدہ اور دس اتین ہین

ذی الحجہ کی کہ تمام ہوتی ہین نحر کی رات کی صبح تک یعنی دسوین تاریخ کی صبح تک اور امام مالک سے بھی یہی

مروی ہے اور مشہور روایت مالک کی یہ ہے کہ وہ شوال اور ذیقعدہ اور ذیحجہ کا سارا مہینہ ہے اور یہی

مروی ہے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور ابن عمر رضی اللہ عنہ سے اور مشہور روایت ان دونون

کی وہی ہے جو ہمنے اوپر جماہیر سے نقل کی) یہانتک کہ سرف مین اترے اور آپ اصحاب کی طرف نکلے اور

فرمایا جس کے ساتھ ہدی نہ ہو تو میرے نزدیک بہتر ہے کہ وہ اس احرام کو عمرہ کرلے اور جس کے ساتھ ہدی

ہو وہ نہ کرے سو بعضی لوگون نے اسپر عمل کیا اور بعضون نے نہین (اس لیے کہ امر وجوب کے طور پر نہ تہا بلکہ استحباب
کے طور پر تہا) حالانکہ اون کے ساتہہ ہدی نہ تہی (مگر تاہم وہ احرام حج ہی کا باندہے رہی اور نیت حج ہی کی کی
رہی) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ تو ہدی تہی اور اُن لوگون کے ساتہہ بہی جنکو طاقت تہی
ہدی کی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور مین رو رہی تہی آپنے فرمایا تم کیون
روتی ہو مینے عرض کی کہ آپ نے جو یارون سے فرمایا مین نے سُنا کہ آپنے عمرے کا حکم دیا اور مین اُسکی بجا آوری
سے بسبب حیض کے مجبور ہون) آپنے فرمایا کیون مینے عرض کی کہ مین نماز نہین پڑہتی (یہان سے معلوم
ہوا کہ حیض کو بے نمازی آگی بولنا مستحب ہے کہ اس مین حیا اور تہذیب ہے اور یہ اصطلاح گویا اسی حدیث سے
نکلی ہے) آپ نے فرمایا تمہے کیا نقصان ہے تم حج مین مشغول رہو (یعنے ابہی افعال عمرہ مین تاخیر کرو اگرچہ
احرام عمرہ کا ہے) تو اس سے امید ہے کہ تم کو وہ بہی عنایت فرماوے اور بات تو یہ ہے کہ آخر تم آدم کی اولاد ہو اور
اللہ تعالےٰ نے تمہارے اوپر بہی وہی لکہا ہے جو اُن سب پر لکہا ہے (اس سے معلوم ہوا کہ تخصیص حیض کی اور
ابتدا اسکی بنی اسرائیل سے باطل ہے) پہر فرماتی ہین کہ ہم حج مین نکلی اور ہم منا مین اوترے اور مین پاک
ہوئی اور طواف کیا بیت اللہ کا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم محصب مین اُترے اور آپنے عبدالرحمن
بن ابی بکر سے فرمایا کہ اپنی ہمشیرہ کو حرم سے باہر لے جاؤ اور وہ عمرہ کا احرام باندہے (اس سے استدلال کیا
ہے اُن لوگون نے جو قائل ہین کہ مکہ والا جب عمرہ کرے تو حل مین یعنے حرم سے باہر اور روا نہین ہے کہ حرم
ہی سے احرام باندہ لیوے اور اگر اُسنے حرم ہی مین احرام باندہا اور پہر حل مین گیا طواف سے پہلے تو بہی
کافی ہے اور اُسپر دم واجب نہین اور اگر حرم مین احرام باندکر بہی حل مین نہ نکلا اور طواف وسعی اور حلق
کیا تو اس مین دو قول ہین ایک یہ کہ عمرہ اُسکا صحیح نہین جب تک کہ حل کیطرف نہ نکلے پہر طواف وسعی کرے
اور حلق اور دوسرا قول یہ ہے کہ عمرہ صحیح ہے مگر اوسپر دم لازم آتا ہے (یعنے ایک بکری) اس لیے کہ اوسنے
میقات کو ترک کیا اور علمار نے کہا ہے کہ واجب ہے حل کیطرف نکلنا تاکہ نسک اُسکا حل وحرم دونون مین ہو
جاوے جیسے حاجی دونون مین جاتا ہے اور عرفات مین وقوف کرتا ہے اور وہ حل مین ہے پہر مکہ داخل ہوتا ہے
طواف وغیرہ کے لیے یہ تفصیل ہے مذہب شافعی کی اور یہی کہا ہے جمہور علمار نے کہ واجب ہے نکلنا حل
کیطرف عمرہ کے احرام کے لیے جدہر سے حل قریب ہو اور امام مالک ہی کا مذہب ہے کہ احرام عمرہ کا تنعیم سے
اور معتمرین کی میقات وہی ہے مگر یہ قول شاذ ومردود ہے اور جماہیر کا وہی قول ہے کہ تمام جوانب حل کے

برابر ہین خواہ تنعیم ہو یا اور کوئی (نووی) اور طواف کرے بیت اللہ کا اور فرمایا آپنے کہ مین تم دونون کا منتظر ہون یہین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا فرماتی ہین کہ پہر ہم دونون نکلے اور مینے لبیک پکاری اور بیت اللہ کا طواف کیا اور صفا مروہ کی سعی کی اور ہم آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور آپ اوسی منزل مین تہے رات مین پہر آپنے فرمایا کہ تم فارغ ہو گئین مینے عرض کی کہ ہان آپنے اپنے اصحاب مین کوچ پکار دی اور نکلے اور بیت اللہ پر سے گذرے اور طواف کیا (یہ طواف وداع کیا) نماز صبح کے پہلے پہر مدینہ کو چلے **فائدہ** قولہ اور آپ اصحاب کیطرف نکلے اور فرمایا جس کے ساتہہ ہدی نہ ہو الخ زاد المعاد مین ہے کہ پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو اختیار دیا نسک ثلاثہ مین پہر جب مکہ کے قریب پہونچے تو حکم دیا کہ جو لوگ حج اور قران کا احرام باندہے ہین اور ہدی نہین لائے وہ اسکو فسخ کر دین عمرہ کے ساتہہ پہر مروہ پر پہونچکر بطریق وجوب کے انکو یہی حکم دیا قولہ اور فرمایا کہ اپنی بہن کو حرم سے باہر لے جاوے الخ زاد المعاد مین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عمرون مین ایک بہی ایسا عمرہ نہین ہے کہ آپنے مکہ سے باہر نکل کر حل سے عمرہ کا احرام باندہا ہو جیسے آج کل لوگ کیا کرتے ہین اور آپکے تمام عمرے وہی تہے جبکہ مین باہر سے آنیوالے کے ہوتے ہین (یعنے اور بغیر قیاس کرنا مکہ والون کے عمرے کا جو ساکنان مکہ ہین اور انکو حکم دینا کہ حل مین جاکر احرام باندہین قیاس مع الفارق ہے) اور حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعد وحی کے تیرہ برس مکہ مین مقیم رہے مگر ہرگز ان سے یہ مروی نہین ہوا کہ آپ نے اس مدت مین کبہی مکہ سے حل مین جاکر عمرہ کا احرام باندہا اور آپنے جو عمرہ کیا ہے اور اسکو مشروع ٹہیرایا ہے وہ اوس شخص کا عمرہ ہے جو باہر سے مکہ مین آوے نہ اسکا جو مکہ ہی مین رہتا ہو کہ وہ باہر نکل کر احرام باندہے اور یہ آپکے زمانہ مین کسینے بہی نہین کیا سوا حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کے حالانکہ ہزارون صحابہ آپکے ساتہہ تہے اور وجہ حضرت عائشہ کی فعل کی یہ تہی کہ وہ عمرہ کا احرام باندہ کر حائضہ ہو گئین اور آپ نے حکم کیا عمرہ پر حج کو ڈالو اور وہ قارنہ ہو گئین اور حضرت نے فرمایا کہ تمہارا طواف حج اور عمرہ دونون کو کافی ہو جاوے گا تو اونہی یہ ملال ہوا کہ اور بیبیان تو حج اور عمرہ دونون مستقل (یعنے الگ الگ احرام سے) ادا کرکے جاتی مین اس لیے کہ وہ متمتعات تہین اور انکو حیض بہی نہین آیا اور انہون نے قران بہی نہین کیا اور مین ایسے عمرے کے ساتہہ جاتی ہون جو حج کے ضمن مین ہوا ہے اس سے انکو ملال ہوا تو آپنے انکے بہائی کو حکم دیا کہ تنعیم سے عمرہ کرا لاوے کہ ان کا دل خوش ہو جاوے اور حالانکہ نہ رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم نے وہان سے عمرہ کیا اور نہ تنعیم سے اور کسی صحابی نے جو آپکے ساتھ تھے انتہی غرض اس کلام سے
یہ ہے کہ آجکل جو مکے لوگ احرام عمرہ کے لیے حل مین جانا واجب جانتے ہین اور احرام اسکا مکہ کے اندر درست
نہین جانتے یہ خلاف ہے اور قصہ حضرت عائشہ سے استدلال انکا باطل ہے اس لیے کہ فعل کو عموم نہین علی الخصوص
جب اس فعل کی ایک علت خاص پائی جاوے اور وہ ہم اوپر بیان کر چکے اور کلیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کا ہمارے لیے علی العموم موجود ہے کہ آپنے فرمایا کہ جو ارادہ رکھتا ہو حج اور عمرہ کا اور میقات کے اندر ہو وہ وہین
سے جہان رہتا ہے لبیک پکارے یہانتک کہ اہل مکہ مکہ سے اور یہ لفظ حدیث باسانید متعددہ باب المواقیت
مین مسلم کے اوپر گذر چکا پس مکی کو احرام عمرہ کے لیے حل مین جانا ضرور نہین وذلک المقصود اور منسک الختام
مین ہے کہ صاحب سبل نے کہا ہے کہ اہل مکہ عام ہین خواہ ساکنان مکہ ہون یا مجاوران مکہ یا واردان مکہ اور
احرام حج کے لیے باندھا ہو یا عمرہ کے لیے اور اس سے معلوم ہوا کہ میقات عمرہ کی اہل مکہ کے لیے مکہ ہی
ہے جیسے حج کی مکہ ہی ہے اور اسی طرح میقات قارن کی بھی مکہ ہی ہے مگر محب طبری نے کہا ہے کہ مین
نہین جانتا کسی کو کہ اس نے مکہ کو عمرہ کے میقات کہا ہو اور جواب اس کا یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و
سلم نے خود میقات عمرہ کی بھی مکہ ٹھیرایا ہے اسی حدیث کی رو سے (جسکا ٹکڑا ہم مسلم سے ابھی لکھ چکے ہین) اور
ابن عباس سے جو مروی ہے کہ انہون نے فرمایا اے اہل مکہ جو کوئی تم مین سے چاہے کہ عمرہ بجا لاوے تو اوسکو چاہیے
کہ اپنے اور اسکے درمیان مین بطن محسر کو کر لیوے اور یہ بھی کہا کہ جو ارادہ کرے اہل مکہ سے عمرہ کا وہ تنعیم
کو جاوے اور حرم سے باہر ہو جاوے پس یہہ آثار موقوفہ ہین اور حدیث مرفوع صحیح کے مقابل نہین ہو سکتی
اسکے بعد حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کی تنعیم جانے کی وہی وجہ بیان کی ہے جو ہم اوپر بیان کر آئے
پھر کہا اس حدیث حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے یہ نہین ثابت ہوتا کہ عمرہ بغیر حل کے جائے صحیح نہین
اوس شخص کے لیے جو مکہ مین رہتا ہے اور جب اسمین یہ احتمال نکل آیا تو وہ اور یہ بھی حدیث مسلم مذکور کے
مقابل اور برابر نہین ہو سکتی اور طاوس نے کہا ہے مین نہین جانتا کہ جو لوگ تنعیم سے عمرہ لاتے ہین
وہ ثواب پاتے ہین یا عذاب لوگون نے کہا عذاب کیون پانے لگے انہون نے کہا بیت اللہ اور اسکا طواف
چھوڑ کر چار میل جاتے ہین اور اس مدت مین دو سو طواف کر سکتے اور ہر طواف انکا اس آمد و رفت بے
معنے سے افضل و بہتر ہے اگرچہ یہ کلام انکا تفضیل مین طواف کی ہے عمرہ پر متضمن ہے کہتا ہے کہ "ا ہم دلالت
کرتا ہے اس آمد و رفت کے بے معنے ہونے اور بلا وجہ اور لاشی ہونے پر انتہی باقبال المترجم اور

امام احمد نے کہا ہے کہ بعض لوگون نے عمرہ کو مکہ مین طواف سے افضل کہا ہے کہ بعض نے مکہ مین رہنا اور طواف کو افضل کہا ہے اور اصحاب احمد کے نزدیک عمرہ مکے کا جب مکہ سے احرام باندہے تو صحیح ہے مگر اوسپر دم لازم آتا ہے اس لیے کہ اوس نے میقات سے احرام کو ترک کیا اور صاحب نے کہا ہے کہ واجب کہنا دم کا اوسپر بے دلیل ہے انتہے ما قال فی المسک الختام غرض مترجم حقیر کے نزدیک مختار یہی ہے کہ مکی کو احرام عمرہ مکہ سے باندہنا بقول رسول معصوم صلی اللہ علیہ وسلم کے جائز ہے اور اُس کے وجوب پر کوئی دلیل نہین کہ وہ حل مین نکلے اور قصہ حضرت عائشہ مثبت وجوب نہین ہو سکتا اور اگرچہ بڑے بڑے لوگون نے اسکا خلاف کیا ہے مگر الحق اکبر من ہؤلاء **عن** اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ مِنَّا مَنْ اَهَلَّ بِالْحَجِّ مُفْرِدًا وَمِنَّا مَنْ قَرَنَ وَمِنَّا مَنْ تَمَتَّعَ **حضرت** عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا مسلمانون کی مان فرماتی ہے کہ بعض لوگون نے ہم مین سے اہلال کیا تہا حج مفرد کا اور بعضون نے قران کیا تہا اور بعضون نے تمتع **عن** الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ جَاءَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا حَاجَّةً **ترجمہ** قاسم نے کہا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا حج کا احرام باندہکر آئین تہین **ف** یعنی پہلے عمرہ کا اہلال کیا تہا پہر بوجہ حیض کے عمرے کو چہوڑ دیا اور حجکا اہلال کیا مکہ سے اور یہہ کہنا صحیح ہو گیا کہ وہ حج کو آئین تہین اس لیے کہ اگر حیض نہ ہوتا تو عمرہ کے بعد ضرور حج ادا کرتین جیسے متمتع کو کہہ سکتے ہین کہ حج کو آیا ہے اگرچہ اول احرام اسکا عمرہ ہی کا ہوتا ہے **عن** عَمْرَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا تَقُوْلُ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِخَمْسٍ بَقِيْنَ مِنْ ذِي الْقَعْدَةِ لَا نَرٰى اِلَّا اَنَّهُ الْحَجُّ حَتّٰى اِذَا دَنَوْنَا مِنْ مَكَّةَ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ اِذَا طَافَ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ اَنْ يَحِلَّ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا فَدُخِلَ عَلَيْنَا يَوْمَ النَّحْرِ بِلَحْمِ بَقَرٍ فَقُلْتُ مَا هٰذَا فَقِيْلَ ذَبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَزْوَاجِهِ قَالَ يَحْيٰى فَذَكَرْتُ هٰذَا الْحَدِيْثَ لِلْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ فَقَالَ اَتَتْكَ وَاللّٰهِ بِالْحَدِيْثِ عَلٰى وَجْهِهِ **ترجمہ** عمرہ نے کہا میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سنا کہ فرماتی تہین ہم نکلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہ جب پانچ تاریخین ذیقعدہ کی باقی رہ گئین اور ہم خیال حج ہی کا کرتے تہے بیشک کہ جب مکہ کے پاس آئے تو آپ نے حکم فرمایا کہ جس کے ساتہ ہدی نہو تو وہ طواف وسعی کے بعد احرام کہولڈالے (یعنے حج کو عمرہ کردے) حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہین کہ پہر ہمارے پاس نحر کے دن (یعنے دسوین تاریخ

گائے کا گوشت آیا میں نے کہا یہ کیا ہے لوگوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیبیوں کیطرف سے
ذبح کیا ہے پھر میں نے یہ حدیث قاسم بن محمد سے ذکر کی (یہہ قول عمرہ کا ہے) انہوں نے کہا تم سے خوب برابر
جیسے تہی ویسی ہی روایت کی عَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ یحیی نے اس اسناد سے مثل
اسکی روایت کی عَنْ اُمِّ الْمُؤْمِنِیْنَ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا قَالَتْ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ یَصْدُرُ النَّاسُ
بِنُسُکَیْنِ وَاَصْدُرُ بِنُسُکٍ وَّاحِدٍ قَالَ انْتَظِرِیْ فَاِذَا طَهَرْتِ فَاخْرُجِیْ اِلَی التَّنْعِیْمِ فَاَهِلِّیْ مِنْهُ
ثُمَّ الْقَیْنَا عِنْدَ کَذَا وَکَذَا قَالَ اَظُنُّهٗ قَالَ غَدًا وَّلٰکِنَّهٗ عَلٰی قَدْرِ نَصَبِکِ اَوْ قَالَ
نَفَقَتِکِ **ترجمہ** حضرت عائشہ ام المؤمنین رضی اللہ تعالی عنہا سے مروی ہے کہ انہوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ
لوگ مکہ سے لوٹتے ہیں دو عبادتوں کے ساتہہ (یعنے حج اور عمرہ جدا جدا کے ساتہہ) اور میں لوٹتی ہوں ایک
کے ساتہہ آپ نے فرمایا تم ٹہیرو جب تم پاک ہو گی تو تنعیم کو جانا اور لبیک پکارنا اور پہر ہمسے فلاں فلاں مقام
میں ملنا گمان کرتا ہوں میں کہ آپ نے فرمایا کل کے روز اور ثواب تمہاری اس عمرے کا تمہاری تکلیف اور خرچ
کے موافق ہے **ف** یعنے حضرت نے فرمایا کہ وہاں سے لوٹتے وقت فلاں مقام پر ہمسے ملنا اور اس سے
معلوم ہوا کہ عبادت کا ثواب تکلیف اور مشقت اور نفقہ کے موافق گہٹتے بڑہتے رہتے ہیں مگر نفقہ سے وہی
نفقہ مراد ہے جو شرع میں منع نہ ہو اور تکلیف وہ جو حد رہبانیت اور بدعت کو نہ پہونچے عَنْ اُمِّ الْمُؤْمِنِیْنَ عَائِشَۃَ
رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا قَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ یَصْدُرُ النَّاسُ بِنُسُکَیْنِ فَذَکَرَ الْحَدِیْثَ **ترجمہ** وہی
جو اوپر گذرا عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلَا نُرٰی اِلَّا اَنَّهُ
الْحَجُّ فَلَمَّا قَدِمْنَا تَطَوَّفْنَا بِالْبَیْتِ فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ لَّمْ یَکُنْ سَاقَ الْهَدْیَ
اَنْ یَّحِلَّ قَالَتْ فَحَلَّ مَنْ لَّمْ یَکُنْ سَاقَ الْهَدْیَ وَنِسَاؤُهُ لَمْ یَسُقْنَ فَاَحْلَلْنَ قَالَتْ عَائِشَۃُ رَضِیَ
اللّٰہُ عَنْہَا فَحِضْتُ فَلَمْ اَطُفْ بِالْبَیْتِ فَلَمَّا کَانَتْ لَیْلَۃُ الْحَصْبَۃِ قَالَتْ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ
یَرْجِعُ النَّاسُ بِعُمْرَۃٍ وَّحَجَّۃٍ وَّاَرْجِعُ اَنَا بِحَجَّۃٍ قَالَ اَوَمَا کُنْتِ طُفْتِ لَیَالِیَ قَدِمْنَا مَکَّۃَ قَالَتْ
قُلْتُ لَا قَالَ فَاذْهَبِیْ مَعَ اَخِیْكِ اِلَی التَّنْعِیْمِ فَاَهِلِّیْ بِعُمْرَۃٍ ثُمَّ مَوْعِدُكِ مَکَانَ کَذَا وَ
کَذَا قَالَتْ صَفِیَّۃُ مَا اُرَانِیْ اِلَّا حَابِسَتَکُمْ قَالَ عَقْرٰی حَلْقٰی اَوَمَا کُنْتِ طُفْتِ یَوْمَ النَّحْرِ
قَالَتْ بَلٰی قَالَ لَا بَاْسَ انْفِرِیْ قَالَتْ عَائِشَۃُ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فَلَقِیَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُصْعِدٌ مِّنْ مَّکَّۃَ وَاَنَا مُنْهَبِطَۃٌ عَلَیْهَا اَوْ اَنَا مُصْعِدَۃٌ وَّهُوَ مُنْهَبِطٌ

شِئْتِهَا وَقَالَ اِسْحَاقُ مُتَّهِبِطَةٌ وَمُتَّهِبِطٌ **ترجمہ** جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ ہم
اور سب لوگ نکلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور ہمارا حج کے سوا اور کچھہ ارادہ نہ تھا پھر جب ہم لوگ
مکہ میں آئے طواف کیا بیت اللہ کا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ جس کے ساتھ ہدی نہ ہو وہ احرام
کھول ڈالے غرض اُن لوگون نے کھول ڈالا اور آپ کی بیبیاں ہدی نہین لائین تھین سو انہون نے بھی احرام
کھول ڈالا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا فرماتی ہین کہ مجھے حیض ہوا اور مین نے طواف نہین
کیا پھر جب شب حصبہ ہوئی تو مین نے عرض کی آپ سے کہ لوگ تو حج وعمرہ کر کے لوٹتے ہین اور مین صرف حج کر کر
آپ نے فرمایا کیا جن راتون ہم مکہ مین آئے تھے تم نے طواف نہین کیا تھا مین نے عرض کی کہ نہین فرمایا اچھا
تم اپنے بھائی کے ساتھہ تنعیم جاؤ اور عمرہ کا احرام باندہو اور پھر ہمارے تمہارے ملنے کی فلان جگہہ ہے اتنے
مین صفیہ نے کہا کہ مین خیال کرتی ہون کہ شاید مین تم سب کو روکون (یعنے مجھے بھی حیض عارض ہوا اور
طواف وداع کی انتظار مین میرے لیے سب کو ٹھیرنا پڑے) حضرت نے فرمایا نگوری سر منڈی کیا تو نے نحر کے
دن طواف نہین کیا (یعنے طواف افاضہ) انہون نے عرض کی کیون نہین (اور یہ فرمانا آپ کا لطور روز
مرہ عرب کے اور بول چال کے تہا جیسے زبان مین مستعمل ہے نہ بطریق بددعا کے اور نہ اس ارادہ سے کہ معنی اصلی
اُسکے مراد ہون جیسے تربت یداک اور قاتلہ اللہ مستعمل ہے اور براہ بے تکلفی اور خیال اختلاط کے تہا اور بی بی صاحبہ
نے یہ خیال فرمایا کہ شاید طواف وداع کے لیے ہمکو انتظار کرنا پڑے پھر آپ نے فرمادیا کہ طواف وداع حائضہ کو
معاف ہے) آپ نے فرمایا اب کچھہ مضائقہ نہین کوچ کرو جناب صدیقہ محبوبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی
ہین پھر ملے مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بلندی پر چڑھتے ہوئے مکہ سے اور مین اترتی تہی اور پھر یا مین چڑھتی تہی
اور آپ اترتے تھے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ طواف وداع حائضہ پر واجب نہین اور نہ
اُسکو انتظار طہر کا اُس کے لیے ضرور ہے اور نہ اوسپر اُسکی وجہ سے دم لازم ہوتا ہے اور یہی مذہب ہے شافعیہ کا
اور تمام علما کا کذا ذکرہ جو نقل کیا ہے قاضی عیاض نے خلاف بعض سلف کا وہ قول شاذ و مردود ہے
انتہے زاد المعاد مین ہمارے شیخ ابن القیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین کہ یہ عمرہ جو جناب صدیقہ محبوبہ محبوب خدا
رضی اللہ تعالیٰ عنہا تنعیم سے لائین ہین اس مین فقہائے امت کے چار مسلک ہین **اول** یہ کہ یہ عمرہ
صرف اُن کے دلخوش کرنے کے لیے تہا اور نہین تو طواف اور سعی اون کے عمرہ اور حج دونون کو کافی ہوگئی
تہی **دوسرے** یہ کہ جب وہ حائضہ ہوئین تو آپ نے حکم فرمایا کہ عمرہ چھوڑ دین اور حج مفرد بجا لائین پھر حج کی

بعد اوسکی قضا کا حکم دیا او عمرہ تنعیم قضا تہی عمرہ سابقہ کی اور یہ مسلک ہے ابوحنیفہ اور اُن کے اتباع کا اور اس قول کیموافق یہ عمرہ انپر واجب تہا اور قول اول کی روسی جائز اور جب متمتعہ حائضہ ہوجاوے اوس کا اونہی دونون قول کیموافق حال ہے کہ یا توحج کو عمرہ پر ملا کر قارنہ ہوجاوے یا عمرہ کو چہوڑ کر مفردہ ہوجاوے اور پہر اوسکی قضا کرے **تیسرے** یہ کہ جب وہ قارنہ ہوگئین تو ایک عمرہ مفردہ الگ بجالانا ضرور ہوا اس لیے کہ عمرہ قارن کا عمرہ اسلام کو کافی نہین اور یہ ایک روایت ہے احمد کی وو روایتون مین سے **چوتہے** یہ کہ مفردہ تہین اور طواف قدوم سے بسبب حیض کے باز رہین اور افراد ہی بجالائین یہانتک کہ پاک ہوئین اور حج پورا کیا اور یہ عمرہ تنعیم عمرہ اسلام تہا اور یہ مسلک ہے قاضی اسمعیل بن اسحاق وغیرہ کا مالکیہ مین سے اور یہ مسلک مترجم کے نزدیک نہایت ہی ضعیف ہے بہ نسبت اور مسالک کی تفصیل کی نہ ہے اسکی ضعف پر ابن قیم وغیرہ نے انتہی

ف بہر حال اس عمرے سے اور اس روایت سے جناب صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا کے بڑے بڑے اصول مناسک معلوم ہوئے کہ جزائے خیر دیوے اللہ تعالی ہماری ماں کو اور بلند کرے درجہ اُن کا اعلے علیین میں **اول** یہ کہ معلوم ہوا کہ قارن کو ایک طواف اور ایک سعی کافی ہے عمرہ اور حج دونون کے لیے **دوسرے** یہ کہ طواف قدوم ساقط ہوجاتا ہے حائضہ سے اور حال صفیہ کا جو جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا نے بیان کیا وہ اصل اصیل ہے اس مسئلہ کی **تیسرے** یہ کہ داخل و شامل کرنا حج کا عمرہ پر حائضہ کو جائز ہے جیسے طاہر کو جائز ہے اور کیون نہو کہ وہ زیادہ تر اسکی محتاج ہے اس لیے کہ معذور ہے **چوتہی** یہ کہ حائضہ سب افعال حج بجالاوے سوا طواف کے **پانچوین** یہ کہ تنعیم حل مین ہے **چہٹی** یہ کہ دو عمرون کا ایک سال مین بلکہ ایک ماہ مین بجالانا روا ہے **ساتوین** یہ کہ متمتع جب فوت کا خوف رکہتا ہو تو اوسکو روا ہے کہ حج کو عمرہ پر داخل کرے اور یہ روایت اس مسئلہ کی اصل ہے **آٹہوین** یہ کہ مکے کے عمرے کے لیے یہہ روایت اصل ہو اور جو اسکو مستحب جانتا ہے اوسکے ہاتہہ مین اس روایت کے سوا اور کوئی دلیل نہین اس لیے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کبہی مکہ سے باہر نکلکر عمرہ نہین کیا نہ کسی اور صحابی نے جو آپکے ساتہہ تہے سوا جناب صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا کے اور عمرہ مکیہ والیون نے اسی روایت کو اپنے اس قول کی دلیل ٹہیرایا ہے کہ مکی کو حل مین جانا ضرور ہے احرام عمرہ کے لیے حالانکہ اسمین کوئی باہر جانیکے وجوب پر ہرگز دلالت نہین اس لیے کہ عمرہ جناب صدیقہ کا یا تو عمرہ قضا تہا اوس عمرہ کے عوض مین جو اونہون نے ترک کیا تہا ان لوگون کے قول کے موافق جو اوسکو واجب کہتے ہین جیسے ہمنے اوپر تصریح کردی ہے یا زیادت محض تہی صرف اون کی

دلجوئی کے لیے اوسکے قول کے موافق جو اونکو قارن نہ کہتا ہے حالانکہ طواف اور سعی اون کے دونون کا فی ہو
چکی تہی رصرح بذلک کلما ابن القیم فی زاد المعاد) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نُلَبِّی لَا نَذْکُرُ حَجًّا وَلَا عُمْرَۃً وَسَاقَ الْحَدِیْثَ بِمَعْنٰی حَدِیْثِ مَنْصُوْرٍ ترجمہ
حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا نے فرمایا کہ نکلے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ لبیک پکارتے
ہوئے نہ ارادہ خاص حجکا رکہتے تہے نہ خاص عمرے کا اور بیان کی راوی نے باقی حدیث مثل روایت منصور
کی جو اوپر گذری ف کہا ہمارے محقق زمان شیخ ابن قیم علیہ الرحمۃ والغفران نے زاد المعاد مین کہ
مطلق احرام باندہنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بلا تعین نسک کے یہ ایک قول ہے امام شافعی کا اون
کے دو قولون مین سے کہ تصریح کی ہے انہون نے اوسکی کتاب اختلاف حدیث مین اس کے بعد مفصل قول انکا
کا نقل کیا اور تصریح کی ہے شیخ مذکور نے اس کتاب مین جابجا اسپر کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قارن تہے
اور یہی صحیح ہے محدثین کے نزدیک اور جو قائل ہین کہ آپ کا احرام مطلق تہا بغیر تعین نسک کے اون کا
اعذار مین سے یہ روایت بہی ہے جناب صدیقہ کی جسکی ذیل مین ہم فائدہ لکہہ رہے ہین کہ یہی روایت بخاری مین
بہی مروی ہوئی ہے اور طاؤس نے بہی اس مضمون کو روایت کیا ہے کہ ہم نکلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
ساتھہ اور آپ نہ حج کا نام لیتے تہے نہ عمرہ کا اور حکم الٰہی کے منتظر تھے کہ حکم الٰہی صفا اور مروہ کے بیچ
مین اوترا اور جابر نے بہی روایت کی ہے کہ ہمنے عمل کیا جو آپنے کیا اور آپنے لبیک پکاری توحید کے ساتھ
پہر ذکر کیا تلبیہ کا اور کہا کہ لوگون نے بہی وہی تلبیہ کہا جو آپنے کہا غرض ان روایتون مین کسی نسک
کی تعیین نہین ہے پہر اسکا جواب دیا ہے کہ ان روایتون مین کوئی بات ایسی مروی نہین جو اون روایتون
کے مخالف ہو جنمین تعیین آپ کی نسک کی مذکور ہے اب سنو کہ روایت طاؤس کی تو مرسل ہے اور وہ مقابلہ
نہین ہو سکتی اون روایات صحیحہ متصل الاسناد کی جو ثبوت تعین کے باب مین مروی ہو چکی ہین اور طاؤس
کی روایت کا اتصال سند نہ کسی طریق صحیح سے معلوم ہوتا ہے نہ حسن سے اور اگر صحیح بہی ہو تو جس حکم الٰہی
کے آپ منتظر تہے وہ میقات سے پیشتر آپ کو پہونچا اور آپکے پاس ایک فرشتہ پروردگار عالم کیطرف سے آیا اور
اُسنے کہا کہ اس وادی مبارک مین نماز ادا کرو اور کہو عمرہ ہے حج مین ملا ہوا غرض یہ حکم الٰہی آپ کو قبل
احرام کے پہونچ چکا اور آپ قران کا احرام باندہ چکے اور طاؤس اپنی روایت مین کہتے ہین کہ حکم الٰہی آپ
پر صفا اور مروہ کے بیچ مین اوترا اور یہ حکم اور ہے اور حکم اول کے سوا جو آپکو وادی عقیق مین

اوترا تھا یعنے قبل احرام ـ اور یہ حکم جو صفا اور مروہ پہ اوترا یہ فسخ حجکا حکم ہے کہ آپنے صحابہ کو حکم دیا
کہ حج کو عمرہ بجا لاکر فسخ کردین جنکے ساتھہ ہدی نہ ہو اور یہین پر آپنے فرمایا کہ اگر پہلے سے مین جانتا اپنے کام
کو جسکو مینے آخر مین جانا تو ہدی ساتھہ نلاتا (یعنے آرزو کی احرام کے کہولڈالنے کی مگر بسبب ہدی لانیکے مجبور
تہے اور یہ آرزو اس لیے تہی کہ اس مین امت کی آسانی اور صحابہ کی دلجوئی اور اون کی موافقت تہی) اور یہان
آپنے فسخ حجکا حکم وجوب کے طور پر دیا اور جب صحابہ نے تامل کیا تو آپنے فرمایا وہی کرو جو مین تمہے حکم دیتا
ہون باقی رہا یہ فرمانا ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کا نہ خیال رکھتے تہے ہم حجکا نہ عمرہ کا یہ اگر
محفوظ ہو تو مطلب اسکا یہ ہے کہ یہ بات احرام سے پہلے تہی اور نہین تو آپکے کلام مین مخالفت ہوگی کہ اور روایات
صحیحہ مین آچکا ہے کہ کچہ لوگون نے ہم مین سے حجکا کچہ لوگون نے عمرہ کا احرام باندہا تہا اور آپنے بہی خود احرام
عمرہ کا باندہا تہا اور یہ جو ام المومنین سے مروی ہے کہ ہم لبیک پکارتے تہے نہ حجکا خیال تہا نہ عمرہ کا یہ بہی احرام
سے پہلے تہا اور یہ اون سے کہین مروی نہین کہ مکہ تک ہمارا یہی حال تہا کہ یہ محض باطل ہے یقیناً اور جن لوگون
نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا لبیک سنا ہے اور حج اور عمرہ کا بیان کیا ہے انکی روایتین کیونکر رد کی جاوین
گی اور یہ روایت حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے صحیح بہی ہو تو انتہا درجہ اسکا یہ ہوگا کہ انکو صحابہ کا
لبیک جو میقات پر ہوا یاد نرہا اور مرد بہ نسبت عورتون کے اس سے زیادہ واقف ہین اگر اس کہنے کی ضرورت
نہین اسلیے کہ جابر ہی نے خود تصریح کردی ہے کہ بعض ہم مین سے عمرہ کا احرام باندہے تہے اور بعض
حجکا (اور جابر سے جو مروی ہے کہ آپنے توحید کا لبیک پکارا تو اس مین نہ الفاظ لبیک کے مروی ہین نہ
عدم تعیین نسک کے اور روایات اثبات تعیین مین ایک زیادت ہے اور زیادت ثقات کی مقبول ہے انتہے
عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَرْبَعٍ
مَضَيْنَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ اَوْ خَمْسٍ فَدَخَلَ عَلَيَّ وَهُوَ غَضْبَانُ فَقُلْتُ مَنْ اَغْضَبَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
اَدْخَلَهُ اللّٰهُ النَّارَ قَالَ اَوَمَا شَعَرْتِ اَنِّيْ اَمَرْتُ النَّاسَ بِاَمْرٍ فَاِذَا هُمْ يَتَرَدَّدُوْنَ قَالَ
الْحَكَمُ كَاَنَّهُمْ يَتَرَدَّدُوْنَ اَحْسِبُ وَلَوْ اَنِّي اسْتَقْبَلْتُ مِنْ اَمْرِيْ مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا
سُقْتُ الْهَدْيَ مَعِيَ حَتّٰى اَشْتَرِيَهُ ثُمَّ اَحِلُّ كَمَا حَلُّوْا ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی
اللہ تعالی عنہا فرماتی ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذی الحجہ کی چوتہی یا پانچوین کو آئے اور میرے پاس
تشریف لائے غصہ مین بہرے سو مینے عرض کی کہ آپکو کس نے غصہ دلایا اے اللہ کے رسول اللہ اوس کو

دوزخ مین ڈالے آپ نے فرمایا کہ تم نہین جانتی ہو کہ مین نے لوگون کو ایک کام کا حکم دیا اور وہ اُس مین تردد کرتے
ہین حکم نے کہا کہ مین خیال کرتا ہون کہ آپ نے فرمایا گویا وہ تامل کرتے ہین اور فرمایا کہ اگر مین پہلے سے جانتا
ہوتا اپنے کام کو جو مین نے بعد جانا تو ہدی کو اپنے ساتھہ نلاتا (اس قول سے معلوم ہوا کہ انبیا کو علم غیب
نہین) اور یہان تک کہ مین خرید لیتا اور ان لوگون نے جیسا احرام کہولڈالا ہے ویسا ہی مین بہی کہول
ڈالتا **ف** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا غصہ اس نظر سے تہا کہ آپ کی حکم مین تردد کرنا شیوہ
ایمان نہین اور ایمانداری کی بات یہی ہے کہ جب امر دین مین آپ کا حکم معلوم ہو جاوے کسی بہی امتی
کو تو اوسکو دل سے ماننا اور اُسیکو بہتر و افضل جاننا ضرور ہے اور اسیپر عمل کرنا اولے اور نسب ہی ادہر
مضمون ہی اس آیت کا فَلَا وَرَبِّکَ لَا یُؤْمِنُوْنَ حَتّٰی یُحَکِّمُوْکَ فِیْمَا شَجَرَ بَیْنَہُمْ ثُمَّ لَا یَجِدُوْا فِیْ اَنْفُسِہِمْ حَرَجًا
مِّمَّا قَضَیْتَ وَیُسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا اور یہ حکم عام ہے تمام اہل اسلام کو قیامت تک اور تامل اور تردد کی جگہہ
مجتہدون اور مولویون اور درویشون کی باتین ہین جن مین احتمال خطا کا موجود ہے نہ رسول معصوم
مین جنکا وہن احتمال خطا کی آلایشون سے پاک ہے اور رسول کی بات کو محل تردد و تامل جاننا نقص
ایمان ہی اور زوال ایقان اور شریعت کی بے ادبی ہے اور حدیث سے معلوم ہوا کہ جو رسول کے حکم
مین ذرا بہی تردد کرے اوس کے لیے بد دعا کرنا کہ اللہ تعالی اوسے جہنمی کرے دوزخ مین ڈالے رسیاہ
کرے روا ہی کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے یہ دعا کی اور حضرت نے اُسکو منع نہین فرمایا یہان
سے مقلدان متعصبین کو کوسنا روا ہوا اور اُن کا حال بد تامل کہل گیا (نووی) اور اس حدیث
سے معلوم ہوا کہ افسوس کرنا کسی امر دین کے فوت ہونے پر روا ہے اور لَا تَاْسَوْا عَلٰی مَا فَاتَکُمْ مین
داخل نہین اور نہ اس حدیث مین جو حضرت نے فرمائی کہ اگر کا لفظ کہنا شیطان کا دروازہ کہولتا ہے
اور معلوم ہوا کہ یہ آیت اور حدیث کا مطلب ہے کہ دنیا کی نعمتین فوت ہونے پر افسوس نہ کرے کہ اگر
مین ایسا کرتا تو ایسا ہوتا اور اس تقریر سے حدیثون مین اور آیہ مین مطابقت ہو گئی **عن**
عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا قَالَتْ قَدِمَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِاَرْبَعٍ اَوْ خَمْسٍ مَّضَیْنَ
مِنْ ذِی الْحِجَّۃِ بِمِثْلِ حَدِیْثِ غُنْدَرٍ وَلَمْ یَذْکُرِ الشَّکَّ مِنَ الْحَکَمِ فِیْ قَوْلِہٖ یَتَرَدَّدُوْنَ
وہی مضمون ہے مگر اس مین حکم راوی کا شک مذکور نہین تامل کی ذکر مین **ف**
غرض ان روایتون سے معلوم ہوا کہ آپ چوتھی تاریخ ذی الحجہ کی مکہ مین داخل ہوئے اور فرمایا بس دن

پہونچے اور نکلنا آپ کا ہم اوپر ذکر کر آئے ہین فلا الغودہ اور ذی طوی مین جسکو آبار الزاہر کہتے ہین اتوار کی شب کو اترے اور صبح کی نماز وہین ادا کی پہر اتوار کے دن غسل کیا اور مکہ کو چلے اور دن مین اعلای مکا سے ثنیۃ العلیا سے جو حجون کے قریب ہے داخل مکہ ہوئے (ثنیہ ٹیلا علیا بلند اوپر کا حجون مین پہلے نائے حطی ہے پہر جیم ایک مقام کا نام ہے) اور عمرہ مین مکہ کی نیچے کی جانب سے داخل ہوتے تہے اور حج مین اوپر کی جانب سے داخل ہوئے اور نکلے نیچے کی جانب سے پہر مسجد مین چاشت کے وقت داخل ہوئے اور طبرانی نے کہا کہ جب آپکی نظر بیت اللہ کیطرف پڑتی تہی دعا کرتے تہے اللہم زد بیتک ہذا تشریفا وتعظیما وتکریما ومہابۃ پہر جب مسجد مین آئے تحیۃ المسجد نہین پڑہی اسواسطے کہ مسجد الحرام کی تحیت طواف ہے اور جب حجر اسود کے روبرو آئے اسکا استلام کیا (استلام ہاتہہ سے یا لکڑی سے چہونا یا بوسہ دینا یا ہاتہہ سے چہوکر ہاتہہ کو یا لکڑی سے چہوکر لکڑی کو بوسہ دینا) اور حجر اسود سے رکن یمانی کیطرف نہین بلکہ باب کعبہ کیطرف گئے اور طواف شروع کیا اور ہاتہہ نہین اٹہائے اور نہ زبان سے طواف کی نیت کی اور نہ تکبیر کہی جیسے نماز کے لیے کہتے ہین جیسے عوام الناس سنت کو نہ جاننے والے کرتے ہین اور یہ امور سب بدعات و منکرات مین سے ہین (زاد المعاد) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّهَا اَهَلَّتْ بِعُمْرَةٍ فَقَدِمَتْ مَكَّةَ وَلَمْ تَطُفْ بِالْبَيْتِ حَتّٰى حَاضَتْ فَنَسَكَتِ الْمَنَاسِكَ كُلَّهَا وَقَدْ اَهَلَّتْ بِالْحَجِّ فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّفْرِ يَسَعُكِ طَوَافُكِ لِحَجِّكِ وَعُمْرَتِكِ فَاَبَتْ فَبَعَثَ بِهَا مَعَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اِلَى التَّنْعِيْمِ فَاعْتَمَرَتْ بَعْدَ الْحَجِّ **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا فرماتی ہین کہ انہون احرام باندہا عمرہ کا اور آئین اور طواف نہین کیا تہا کہ حائضہ ہو گئین پہر سب مناسک حج کے ادا کیے حج کا احرام باندہکر اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا منی سے کوچ کے دن کہ تمہارا طواف حج اور عمرہ دونون کو کافی ہو جاوے گا اونہون نے اس بات سے اپنی خوشی ظاہر نکی تو آپ نے عبد الرحمن کے ساتہہ بہیجا تنعیم کو کہ بعد حج کے عمرہ لائین **ف** اس روایت مین تصریح ہو گئی کہ اونہون نے عمرہ چہوڑا نہین صرف اسکے اعمال مین بسبب حیض کے دیر کی اور معلوم ہوا کہ قارن کو ایک ہی طواف و سعی عمرہ و حج دونون کے لیے کافی ہو جاتی ہے اور معلوم ہوا کہ عمرہ پر حج کو داخل کرنا جائز ہے اور معلوم ہوا کہ عمرہ تنعیم صرف انکی دلخوشی کے لیے تہا ورنہ طواف دونو کو کافی تہا عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا حَاضَتْ بِسَرِفَ فَتَطَهَّرَتْ بِعَرَفَةَ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجْزِئُ عَنْكِ طَوَافُكِ

بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ عَنْ حَجِّكِ وَعُمْرَتِكِ **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا کو حیض ہوا سرف
مین اور طہارت کی انہون نے (یعنے غسل کیا وقوف کرلیے) عرفہ مین اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے تمکو طواف تمہارا صفا اور مروہ کا حج اور عمرہ دونون کو کافی ہے (طواف سے سعی مراد
ہے) **عَنْ** عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيَرْجِعُ النَّاسُ بِاَجْرَيْنِ وَاَرْجِعُ بِاَجْرٍ فَاَمَرَ
عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ اَبِيْ بَكْرٍ اَنْ يَنْطَلِقَ بِهَا اِلَى التَّنْعِيْمِ قَالَتْ فَاَرْدَفَنِيْ خَلْفَهُ عَلٰى جَمَلٍ لَهُ قَالَتْ
فَجَعَلْتُ اَرْفَعُ خِمَارِيْ اَحْسُرُهُ عَنْ عُنُقِيْ فَيَضْرِبُ رِجْلِيْ بِعِلَّةِ الرَّاحِلَةِ قُلْتُ لَهُ وَهَلْ تَرٰى
مِنْ اَحَدٍ قَالَتْ فَاَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ ثُمَّ اَقْبَلْنَا حَتّٰى انْتَهَيْنَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَهُوَ بِالْحَصْبَةِ **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ مین نے عرض کی
رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ یارسول اللہ کیا لوگ دو ثواب لیکر لوٹتے ہین اور مین ایک لیکر
تو آپ نے حکمدیا عبد الرحمن کو کہ انکو لے جاؤ تنعیم تک اور وہ مجھے لے گئے اور اپنے اونٹ پر لے گئے
اور مجھے اپنے پیچھے بٹھالیا اور مین اپنے اوڑھنی سے اپنی گردن کھولدیتی تھی اور عبد الرحمن (اس
خیال سے کہ بے پردگی کیون کرتی ہے) میرے پیر پر مارتے تھے اس ڈھب سے کہ کوئی جانے اونٹ کو مارا
ہین اور مین اُن سے کہتی تھی کہ یہان تم کسیکو دیکھتے بھی ہو (یعنے یہان کوئی نہین ہے اسلیے مین نے
اپنا سر کھولدیا ہے) پھر فرماتی ہین کہ مین نے احرام باندھا عمرے کا اور پھر ہم لوٹکر آئے اور رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہونچے اور آپ حصبہ مین تھے **ف** ان روایتون مین ایک طرح کا
اختلاف معلوم ہوتا ہے اس لیے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا لوٹ کر آنا ایک روایت مین یون
مذکور ہوا کہ جب کہ آئین تو حضرت بلندی پر چڑھتے تھے اور یہ اترتی تھین دوسرے وہ اُترتے تھے
اور یہ چڑھتی تھین اور ایک مین یون ہے کہ جب وہ آئین تو آپ اپنی منزل مین تھے محصب مین اور
آپ نے اسکے بعد کوچ کا حکمدیا اور پھر طواف کیا بیت اللہ کا اور ایک مین یہ ہے کہ جب وہ
آئین تو انکو حصبہ مین پایا (یعنے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کو جیسے ابھی مذکور ہوا) اور تطبیق
مین یہ ہے کہ اصل یہ ہے کہ آپ نے ایام تشریق کی اخیر رات مین ایک شب انکو عمرہ کیطرف رخصت
کیا اور فرمادیا کہ ہم یہین ملین گے محصب مین اور بعد انکی روانگی کے آپ نے قصد کیا کہ طواف
اضافہ سے فارغ ہو جائین اور حضرت ام المومنین آپ سے جب ملین کہ آپ فارغ ہو کر محصب مین

آچکی تھیں اور یہ جو فرمایا ام المومنین نے کہ پھر آپ نے کوچ کا حکم دیا اس مین بیان مین تقدیم و تاخیر ہوگئی
ہے غرض طواف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت عائشہ کی روانگی کے بعد تھا اور آپ فارغ ہو چکے تھے
طواف سے قبل اون کے آنے کے اور اس مین بھی تصریح ہے کہ حضرت عائشہ کو دل خوش کرنے کو تنعیم
بھیجا تھا ورنہ طواف اُن کا حج و عمرہ دونون کو کافی تھا عن عبد الرحمن بن ابی بکر رضی اللہ تعالی
عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم امرہ ان یردف عائشۃ فیعمرھا من التنعیم ترجمہ عبد الرحمن
سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا انکو کہ اپنے پیچھے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کو بٹھا کر
لے جاوین اور تنعیم سے عمرہ لے آوین عن جابر انہ قال اقبلنا مھلین مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم بحج مفرد و اقبلت عائشۃ رضی اللہ عنھا بعمرۃ حتی اذا کنا بسرف عرکت عائشۃ حتی
اذا قدمنا طفنا بالکعبۃ والصفا والمروۃ فامرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یحل
منا من لم یکن معہ ھدی قال فقلنا حل ماذا قال الحل کلہ فواقعنا النساء وتطیبنا
بالطیب ولبسنا ثیابنا ولیس بیننا وبین عرفۃ الا اربع لیال ثم اھللنا یوم الترویۃ ثم دخل
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی عائشۃ فوجدھا تبکی فقال ما شانک قالت شانی
انی قد حضت وقد حل الناس ولم احلل ولم اطف بالبیت والناس یذھبون الی الحج الان
فقال ان ھذا امر کتبہ اللہ علی بنات آدم فاغتسلی ثم اھلی بالحج ففعلت و
وقفت المواقف حتی اذا طھرت طافت بالکعبۃ والصفا والمروۃ ثم قال قد حللت من
حجک و عمرتک جمیعا قالت یا رسول اللہ انی اجد فی نفسی انی لم اطف بالبیت حتی
حججت قال فاذھب بھا یا عبد الرحمن فاعمرھا من التنعیم وذلک لیلۃ الحصبۃ ترجمہ
جابر نے کہا کہ آئے ہم احرام باندھے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج مفرد مین (شاید اُن کا اور
بعض صحابہ کا احرام ایسا ہی ہو اور حضرت تو قارن تھے) اور آئین جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی
عنہا عمرہ کے احرام کے ساتھ یہانتک کہ جب سرف مین پہنچے تو حضرت عائشہ صدیقہ حائضہ ہو گئین پھر
جب ہم مکہ مین آئے طواف کیا کعبہ کا اور صفا اور مروہ کا اور حکم کیا ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم کہ جس کے ساتھ ہدی (قربانی) نہ ہو وہ احرام کھولڈالے ہمنے کہا کیا کہا کہ بالکل کھول ڈالے کہا
راوی نے کہ پھر ہم پڑ گئے عورتون کے پاس (یعنے ڈھیرے سو جماع کرنے لگے) اور خوشبو لگائی

اور کپڑے پہنے اور ہمارا عرفہ مین چار شب کا فرق باقی تہا پہر ترویہ کے دن (یعنے آٹہوین تاریخ ذی حجہ کی) احرام باندہا یعنے حج کا پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا کی پاس اور انکو روتے ہوئے پایا پوچہا کیون کیا حال ہے تمہارا اونہون نے عرض کی کہ مین حائضہ ہوگئی اور لوگ احرام کہول چکے اور مین نے نہ احرام کہولا نہ طواف کیا بیت اللہ کا اور لوگ اب حج کو چلے تو آپ نے فرمایا یہ تو ایک چیز ہے کہ اللہ تعالی نے آدم کی سب لڑکیون پر لکھہ دی ہے سو تم غسل کرو (یعنے احرام کے لیے) اور احرام باندہو حج کا اور انہون نے وہی کیا اور وقوف کیا وقوف کی جگہون مین یہانتک کہ جب طاہر ہوئین تو طواف کیا بیت اللہ کا اور صفا اور مروہ کا اور آپ نے فرمایا کہ تمہارا احرام پورا ہوگیا حج اور عمرہ دونون کا تو اونہون نے عرض کی کہ یا رسول اللہ مین اپنے دل مین ایک بات پاتی ہون کہ مین نے طواف نہین کیا جب تک حج سے فارغ نہ ہوئی تو آپ نے فرمایا اے عبد الرحمن ان کو تنعیم مین لے جاکر عمرہ کرا لاؤ اور یہ معاملہ اوس شب ہوا جب محصب مین ٹہیرے تہے **ف** ان سب روایتون مین یہ تصریح بخوبی ہو چکی کہ حیض جناب صدیقہ کا سرف مین تہا مگر یہ نہین آیا کہ طہر کہان ہوا سو مجاہد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت کی کہ وہ عرفات مین پاک ہوئین اور عروہ نے اون سے روایت کی کہ عرفہ کا دن آن پونچا اور وہ حائضہ تہین اور ابن حزم نے کہا ہے کہ عرفہ مین پاک ہونے سے مراد یہ ہے کہ عرفات مین وقوف کے لیے غسل کیا اور ابہی تک حیض باقی تہا پس ان دونون روایتون مین تطبیق ہوگئی پہر اور عروہ نے اون سے روایت کی ہے کہ وہ فرماتی ہین کہ مین حائضہ تہی عرفہ کے دن اور مجاہد نے بہی اسی انتہا کو بیان کیا غرض قول محقق یہی ٹہیرا کہ عرفہ تک حیض تہا اور عرفات کی وقوف کے لیے غسل کیا اور یوم النحر مین حیض تمام ہوا اسی کی تصریح کی ہے ابن قیم نے زاد المعاد مین اور یہی صحیح ہے **قولہ** پہر ترویہ کے دن احرام باندہا یہی مذہب ہے امام شافعی کا کہ جو مکہ مین ہو اور ارادہ حج کا کرے اوسے مستحب ہے کہ ترویہ کے دن احرام باندہے نہ اوس کے آگے سے **قولہ** سو تم غسل کرو الخ یعنے غسل احرام کا کرو معلوم ہوا کہ مستحب ہے غسل کرنا احرام کے لیے خواہ عورت حائضہ ہو یا پاک اور یہ حکم ہے ہر دو عورت کو اور آپ نے فرمایا کہ تمہارا احرام پورا ہوگیا حج وعمرہ دونون کا اس سے تین مسئلے نکلے اول یہ کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا قارنہ تہین عمرہ کو بالکل چہوڑا نہ تہا دوسرے یہ کہ قارن کو ایک سعی طواف وسعی کافی ہے اور یہی مذہب ہے امام شافعی اور جمہور کا اور ابو حنیفہ نے اور ایک گروہ

نے جنکا تمسک محض رای ہے اور مخالفت احادیث صحیحہ سے کچہ باک نہین رکہتی انہون نے اس کا خلاف
کیا ہے اور کہا ہے کہ اوسکو دو طواف اور دو سعی لازم ہے تیسرے یہ کہ سعی صفا اور مروہ کے طواف صحیح
کے بعد چاہیے اور طواف سے پہلے نہین ہو سکتی اسیلیے آپ نے ام المومنین کو جیسا طواف سے بسبب
حیض کے روکا ویسا ہی سعے سے بہی روکا اور ابتداے حیض حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کا ہفتہ کا
دن تہا سرف مین اور انتہا بہی اوس کی ہفتہ کے دن ہوئی یوم النحر مین اسلیے کہ عرفہ کا دن حجۃ الوداع مین
جمعہ تہا اور تیسری تاریخ ذیحجہ کو ابتداے حیض تہی اور دسوین سال مین ہجرت کے یہ حج ہوا یہی ذکر کیا
ہے ابن حزم نے کتاب حجۃ الوداع مین **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا یَقُوْلُ دَخَلَ
النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا وَھِیَ تَبْکِیْ فَذَکَرَ بِمِثْلِ حَدِیْثِ
اللَّیْثِ اِلٰی اٰخِرِہٖ وَلَمْ یَذْکُرْ مَا قَبْلَ ھٰذَا مِنْ حَدِیْثِ اللَّیْثِ **جابر** سے مثل حدیث
لیث کی مروی ہوا (یعنے جو اوپر گذری) مگر اس روایت مین اتنا ہی مضمون ہے جہان سے حضرت
عائشہ کا رونیکا ذکر ہے اور اوسکی اوپر کا مضمون مذکور نہین **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ
اللّٰہُ عَنْہُمَا اَنَّ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فِیْ حَجَّۃِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَھَلَّتْ
بِعُمْرَۃٍ وَّسَاقَ الْحَدِیْثَ بِمَعْنٰی حَدِیْثِ اللَّیْثِ وَزَادَ فِی الْحَدِیْثِ قَالَ وَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَجُلًا سَھْلًا اِذَا ھَوِیَتِ الشَّیْءَ تَابَعَھَا عَلَیْہِ فَاَرْسَلَھَا مَعَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ
ابْنِ اَبِیْ بَکْرٍ فَاَھَلَّتْ بِعُمْرَۃٍ مِّنَ التَّنْعِیْمِ قَالَ مَطَرٌ قَالَ اَبُو الزُّبَیْرِ فَکَانَتْ عَائِشَۃُ اِذَا
حَجَّتْ صَنَعَتْ کَمَا صَنَعَتْ مَعَ نَبِیِّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ **جابر** نے روایت کی کہ جناب
صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حج مین احرام عمرہ کا باندہا تہا اور حدیث روایت
کی مانند حدیث لیث کی اور اتنا زائد بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نرم دل تہے جب اون
سے جناب صدیقہ کچہ فرمائش کرتی تہین تو آپ مان لیتے تہے (یہ کمال اخلاق تہا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کا کہ اپنی بی بیون کی خاطرداری فرماتے تہے اور اُن کی فرمائشین پوری کر دیتے تہے
جب تک اللہ پاک کی نافرمانی نہ ہو اور جناب صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا کی خاطر تو سب سے زیادہ
تہی اللہ پاک اون کا درجہ بلند کرے اعلی علیین مین اور اُن سے راضی ہو اور ہم کو اُنکی کفش برداری
مین قبول فرماوے آمین یا رب العالمین) غرض بہیجدیا اُنکو عبد الرحمن بن ابی بکر کے ساتہ

اور وہ نعیم سے عمرہ لائین مطر جو راوی ہین اُنہون نے ابو الزبیر سے روایت کی کہ اُنہون نے کہا کہ حضرت عائشہ جب حج کرتی تہین تو ویسا ہی کرتی تہین جیسا حضرت کے ساتھ حج مین کیا تہا **عن** جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مهلین بالحج معنا النساء والولدان فلما قدمنا مكة طفنا بالبيت وبالصفا والمروة فقال لنا رسول الله صلى الله عليه وسلم من لم يكن معه هدى فليحلل قال قلنا أى الحل قال الحل كله قال فأتينا النساء ولبسنا الثياب ومسسنا الطيب فلما كان يوم التروية أهللنا بالحج وكفانا الطواف الأول بين الصفا والمروة فأمرنا رسول الله صلى الله عليه وسلم أن نشترك في الإبل والبقر كل سبعة منا في بدنة **ترجمہ** جابر نے کہا ہم نکلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ حج کا لبیک پکارتے ہوئے ہمارے ساتہہ عورتین اور بچے بہی تہے پہر جب مکہ آئے طواف کیا بیت اللہ کا اور سعی کی صفا اور مروہ کی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا جسکے ساتہہ ہدی نہو وہ احرام کہولڈالے اور حلال ہوجاوے ہمنے جابر سے کہا کیسا حلال ہونا انہون نے کہا پورا پہر ہم عورتون کے پاس آئے (یعنے جماع کیا) اور کپڑے پہنے اور خوشبو لگائی پہر جب آٹہوین تاریخ ہوئی حج کی لبیک پکاری اور کفایت کرگئی ہمکو سعی صفا اور مروہ کی جو پہلے کی تہی اور حکم کیا ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ شریک ہوجاوین اونٹ اور گائے مین سات سات آدمی **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حج چہوٹے نابالغ لڑکے کا بہی درست ہے اور یہی مذہب ہے امام مالک اور شافعی اور احمد اور تمام علماء کا صحابہ اور تابعین سے اور جو لوگ اُن کے بعد ہین سب قائل ہین کہ حج اوسکا صحیح ہے اور وہ بہی ثواب پاتا ہے اور حج نابالغ کے احکام اوسپر جاری ہوتے ہین مگر اتنا ہے کہ فرض اسلام سے وہ حج کافی نہین ہوتا اور جب بالغ ہو تو اُسکو حج پہر فرض ہوتا ہے بہ شرطیکہ زاد راہ کی طاقت ہو جیسے اور دن پہ فرض ہوتا ہے اور ابو حنیفہ نے اس مسئلہ مین صریح جمہور علماء کا سلف سے خلف تک خلاف کیا اور صراحۃً خلاف حدیث کہا ہے اور قائل ہوئے ہین کہ نہ اوسکا احرام صحیح ہے نہ حج اور نہ اوسمین ثواب ہے اور نہ اوسپر احکام حج مرتب ہوتے ہین اور کہا ہے کہ حج اوسکا صرف اسواسطے ہے کہ اُسے مشق ہو اور احکام سیکہے اور اُسکی محظورات سے بچے حالانکہ یہ قول ایک ادنے بچے کے نزدیک بہی صریح نادانی ہے اسلیے کہ ہم کہتے

ہون تو شاید اکثر رد نہین مگر ان سب سے مذہب امام شافعی کا صحیح معلوم ہوتا ہے جب تک عدم جواز پر کوئی
دلیل قائم نہ ہو اور برائت اصلیہ اون کے مذہب کے ساتھ لگی ہوئی ہے جب تک کوئی دلیل معارض
نہ پائی جاوے اور صحابہ سے بھی یہی منقول ہے عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا قَالَ
اَمَرَنَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمَّا اَحْلَلْنَا اَنْ نُحْرِمَ اِذَا تَوَجَّهْنَا اِلٰی مِنًی قَالَ فَاَهْلَلْنَا
مِنَ الْاَبْطَحِ ترجمہ جابر بن عبد اللہ نے کہا حکم کیا ہمکو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے جب ہمنے احرام کہول
ڈالا کہ جب ہم منے کو چلین (یعنے آٹھوین تاریخ) تو لبیک پکاری ہمنے حج کی ابطح سے ف
ابطح کنکریلی زمین کو بھی کہتے ہین اور یہان ابطح سے ایک خاص میدان مراد ہے جو محصب کے قریب
ہے اور اس روایت سے شافعی نے استدلال کیا ہے کہ متمتع کو مستحب یہی ہے کہ احرام حج کا آٹھوین
تاریخ باندہے اور یہی حکم ہے اسکا جو مکہ سے حج کو چلے اور مالک وغیرہ نے کہا ہے کہ مستحب یہ ہے کہ اول
ذیحجہ سے احرام باندہے عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا یَقُوْلُ لَمْ یَطُفِ النَّبِیُّ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلَا اَصْحَابُہٗ بَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃِ اِلَّا طَوَافًا وَّاحِدًا زَادَ فِیْ حَدِیْثِ مُحَمَّدِ
بْنِ بَکْرٍ طَوَافَہُ الْاَوَّلَ جابر عبد اللہ کے بیٹے کہتے تھے کہ طواف نہین کیا نبی صلے اللہ علیہ
وسلم نے اور نہ آپکے اصحاب نے صفا اور مروہ مین مگر ایک بار زیادہ کیا محمد بن بکر کی روایت مین
وہی طواف اوّل ف یعنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قارن تھے اور قارن کو ایک ہی
سعی کافی ہے صفا اور مروہ کی اور جو متمتع ہو اسکو دو سعیان ضرور ہین اور اسمین صاف صراحت
مذہب شافعی کی کہ جو قارن ہو اسکو ایک طواف اور ایک سعی کافی ہے وہی طواف افاضہ کے وقت
اور یہی مذہب ہے ابن عمر اور جابر بن عبد اللہ اور جناب عائشہ صدیقہ اور طاوس اور عطا اور حسن بصری
اور مجاہد اور مالک اور ابن ماجشون اور احمد اور اسحاق اور داؤد اور ابن منذر کا اور یہی طرف
گئے ہین ابن تیمیہ اور ابن قیم اور یہی قوی ہے کہ بہت سی احادیث اسپر دال ہین اور ایک گروہ نے
ان کا خلاف کیا ہے اور کہا ہے کہ اسکو دو طواف اور دو سعیان ضرور ہین اور قائل ہین اس کے
شعبی اور نخعی اور جابر بن زید اور عبد الرحمن بن اسود اور ثوری اور حسن بن صالح اور ابو حنیفہ
رضی اللہ عنہم اور محکی ہوا ہے یہ قول علی اور ابن مسعود سے اور ابن منذر نے کہا ہے کہ حضرت علی
کرم اللہ وجہہ سے یہ قول ثابت نہین اور یہ مذہب نصوص صریحہ نبی معصوم کے مخالف ہے اور اسی

غرض یہ ہو انسان کی قسمت میں یہی آیا انا للہ وانا الیہ راجعون عن عطاءٍ قال سمعت جابر بن عبد الله
رضي الله عنهما في ناسٍ معي قال أهللنا أصحاب محمدٍ صلى الله عليه وسلم بالحج خالصًا وحده قال
عطاءٌ قال جابرٌ فقدم النبي صلى الله عليه وسلم صبح رابعةٍ مضت من ذي الحجة فأمرنا أن نحل قال عطاءٌ قال حلوا و
أصيبوا النساء قال عطاءٌ ولم يعزم عليهم ولكن أحلهن لهم فقلنا لما لم يكن بيننا وبين عرفة
إلا خمسٌ أمرنا أن نفضي إلى نسائنا فنأتي عرفة تقطر مذاكيرنا المني قال يقول جابرٌ
رضي الله عنه بيده كأني أنظر إلى قوله بيده يحركها قال فقام النبي صلى الله عليه
وسلم فينا فقال قد علمتم أني أتقاكم لله وأصدقكم وأبركم ولولا هديي لحللت
كما تحلون ولو استقبلت من أمري ما استدبرت لم أسق الهدي فحلوا فحللنا وسمعنا
وأطعنا قال عطاءٌ قال جابرٌ فقدم عليٌّ من سعايته فقال بم أهللت فقال بما أهل به
النبي صلى الله عليه وسلم فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم فأهد وامكث حرامًا
قال وأهدى له عليٌّ هديًا فقال سراقة بن مالك بن جعشمٍ يا رسول الله ألعامنا هذا
أم لأبدٍ فقال لأبدٍ **ترجمہ** عطاء نے کہا سنا میں نے جابر بن عبد اللہ سے اور میرے ساتھ کئی شخص
تھے کہ انھوں نے کہا لبیک پکاری ہم سب اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فقط حج کی اور کہا عطاء
نے کہ کہا جابر نے پھر آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم چوتھی ذی الحجہ کی صبح کو اور ہم کو حکم فرمایا کہ ہم احرام کھول
ڈالیں عطاء نے کہا کہ پھر احرام کھول ڈالا اور عورتوں سے صحبت کی اور عطا نے کہا کہ یہ حکم ان کو وجوب
کے طور پر نہیں دیا بلکہ احرام کھولنا انکو جائز کر دیا پھر ہمنے کہا کہ اب عرفہ میں پانچ ہی دن باقی ہیں کہ
حکم کیا ہم کو کہ ہم صحبت کریں اپنی عورتوں سے اور عرفات میں جاویں اس طرح سے کہ ہماری آلتوں
سے منی ٹپکتی ہو کہا عطا نے کہ جابر اپنے ہاتھ سے اشارہ کرتے تھے اور میں گویا کہ اب دیکھ رہا ہوں
ان کے ہاتھ کو جیسے وہ ہلاتے تھے (یعنی صحابہ نے اس عذر کی راہ سے احرام کھولنے میں تامل کیا)
تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے بیچ میں کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ تم بخوبی جان چکے ہو کہ میں تم
سب سے زیادہ نیک ہوں (پھر میرے حکم بجا لانے میں کیا تامل ہے) اور اگر میرے ساتھ میری ہدی نہ ہوتی
تو میں بھی احرام کھول ڈالتا جیسے تم کھول رہے ہو اور اگر مجھے پہلے سے یہ بات معلوم ہوتی جو بعد کو
معلوم ہوئی تو میں ہدی ساتھ نہ لاتا غرض پھر صحابہ نے احرام کھول ڈالا اور ہم سب نے آپ کی بات دل سے

اور روایت کی عطا نے کہا کہ جابر نے کہا کہ پھر آئے حضرت علی (اموال صدقات کی تحصیل لیکر جس کے لیے
حضرت نے انکو بھیجا تھا یمن کیطرف اور حقیقت میں یہ وہان امیر ہوکر گئی تھی نہ صدقات کی تحصیل کے
لیے اور شاید عاملون نے اُن کے سپرد کر دیے ہون کہ حضرت تک پہونچا دین ورنہ اموال صدقات بنی
ہاشم کو لینا روا نہین) پھر حضرت نے اون سے فرمایا کہ تم نے کیا احرام باندہا اُنہون نے عرض کی کہ جو
اہلال ہو نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا (یعنے مین نے لبیک مین یہی کہا کہ جو لبیک حضرت کی ہو وہی میری
ہے یہ ویسی بات ہوئی جیسے نیت امام کی وہ میری) آخر کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ قربانی کرو اور
محرم رہو اور حضرت کے لیے ہدی لائے حضرت علی اور سراقہ بن مالک بن جعشم نے کہا کہ یا رسول
اللہ کیا یہہ حکم (یعنے حج کو فسخ کر دینا عمرہ کرکے) ہمارے اسی سال کے لیے ہے یا ہمیشہ کے لیے ؎
فائدہ دوسری روایت مین آیا ہے کہ سراقہ بن جعشم اوٹھے اور عرض کی کہ یا رسول اللہ کیا یہہ
ہمارے اسی سال کے لیے ہے یا ہمیشہ کے واسطے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ہاتھ کی انگلیان
دوسرے ہاتھ کی انگلیون مین ڈالین اور فرمایا داخل ہوگیا عمرہ حج مین دوبار یہی فرمایا اور فرمایا کہ بلکہ یہ
ہمیشہ کے لیے ہے ہمیشہ کے لیے ہے اور نووی نے کہا ہے کہ علمار نے اس مین اختلاف کیا ہے اور
اس کے چار معنے کہے ہین اوّل اور اصح معنے یہ ہین اور جمہور بہی اسیکے قائل ہین کہ معنے اسکے یہ ہین
کہ عمرہ بجا لانا حج کے ایام مین جائز ہے قیامت تک (حالانکہ ایام جاہلیت مین ایام حج مین عمرہ کرنے کو
بہت برا جانتے تھے) غرض آپ کو جاہلیت کی عادت کا باطل کرنا منظور تہا کہ وہ حج کے مہینون مین
عمرے کو ممنوع جانتے تہے **دوسرے** معنے یہ ہین کہ قران روا ہے اور تقدیر اس کلام کی یہ ہے
کہ داخل ہوگئے افعال عمرے کے افعال حج مین قیامت تک **تیسری** تاویل ہے بعض لوگون کی
کہ اونہون نے کہا کہ عمرہ واجب نہین اور معنے اوس کے یہ ہین کہ عمرہ ساقط ہوگیا اور کہا اونہون نے
کہ داخل ہونا اُسکا حج مین یہ ہے کہ وجوب عمرہ کا ساقط ہوگیا اور حج کی فرضیت نے اوس کے وجوب کو
ساقط کر دیا اور یہہ ضعیف بلکہ باطل ہے اور سیاق صاف دلالت کرتا ہے کہ یہ تاویل غلط ہے **چوتھی**
یہ ہے کہ تاویل کی ہے بعض اہل ظاہر نے کہ مراد اس سے یہ ہے کہ فسخ حج کا عمرہ کرکے جائز ہوگیا قیامت
تک اور اسکو نووی نے ضعیف کہا ہے تمام ہوا کلام نووی کا اور شیخ ابن قیم نے زاد المعاد مین اسی
قول کو (یعنے چوتھے کو) باحسن وجوہ ثابت کیا ہے اور خلاصہ اون کی تقریر کا یہ ہے کہ روایت کیا ہے

؎ یہ امر جائز ہوگیا تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمیشہ کے لیے ہے

اس نے ذکر کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے چودہ صحابہ نے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حفصہ
اور علی اور فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اسماء بنت ابی بکر صدیق اور جابر بن عبد اللہ
اور ابو سعید خدری اور براء بن عازب اور عبد اللہ بن عمر اور انس بن مالک اور ابو موسیٰ اشعری اور
عبد اللہ بن عباس اور سبرہ بن سعید جہنی اور سراقہ بن مالک مدلجی رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین پھر
اُن کی روایات صحیحہ و حسنہ نقل کیے ہیں اور سراقہ بن مالک بن جعشم کی روایت جس میں مذکور ہے کہ
انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ یہ ہمارے اسی سال کے لیے ہے اور آپ نے فرمایا
کہ ہمیشہ کے لیے ہے نقل کر کے کہا کہ اس لفظ اخیر میں صراحت ہو گئی کہ جو لوگ قائل ہیں کہ یہ خاصہ تھا
صحابہ کا اون کا قول باطل ہے اس لیے کہ حضرت نے صاف فرما دیا کہ یہ ہمیشہ کے لیے ہے اور براء بن عازب
کی روایت میں یہ بھی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون لوگوں پر غصہ بھی فرمایا جو احرام کھولنے
میں تامل کرتے تھے اور اسکے بعد کہا کہ یہی مذہب ہے اہل بیت کا اور حبر امت ابن عباس کا اور اون کے
یاروں کا اور ابی موسیٰ اشعری اور امام احمد بن حنبل کا اور عبد اللہ بن حسن عنبری قاضی
بصرہ کا اور اہل ظاہر کا اور سلمہ بن شبیب نے امام احمد بن حنبل سے کہا کہ آپ کی سب باتیں اچھی ہیں
مگر ایک بات انہوں نے کہا وہ کیا سلمہ نے کہا کہ آپ فسخ حج بعمرہ کے قائل ہیں امام صاحب نے فرمایا کہ
اے سلمہ میں تم کو عقل والا جانتا تھا میرے پاس گیارہ حدیثیں صحیح رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی
موجود ہیں اس بارہ میں اُن کو تمہارے قول کے سبب سے کیونکر چھوڑ دوں پھر ابن قیم رحمۃ
اللہ تعالیٰ علیہ نے تین عذر بیان کیے ہیں جو لوگ اس میں پیش کرتے **اول** یہ کہ یہ منسوخ ہے
دوسرے مخصوص بصحابہ ہے تیسرے بعض روایتیں اس کے معارض ہیں پھر اُن تینوں
کے جوابات تو یہ دیے ہیں اور بخوبی معنے چہارم کو یعنے جواز فسخ حج بعمرہ کو ثابت کیا ہے اور حق
انہی کے ساتھ ہے اور اہل ظاہر ہی کا مذہب صحیح و موافق روایات ہے (من شاء فلیرجع الیہ
لینظر بعین الانصاف الی زاد المعاد) **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما
قَالَ اَهْلَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَجِّ فَلَمَّا قَدِمْنَا مَكَّةَ اَمَرَنَا اَنْ نَحِلَّ
وَنَجْعَلَهَا عُمْرَةً فَكَبُرَ ذٰلِكَ عَلَيْنَا وَضَاقَتْ بِهِ صُدُوْرُنَا فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا نَدْرِيْ اَشَيْءٌ بَلَغَهُ مِنَ السَّمَاءِ اَمْ شَيْءٌ مِنْ قِبَلِ النَّاسِ فَقَالَ اَيُّهَا النَّاسُ

أَحِلُّوا فَلَوْلَا الْهَدْيُ الَّذِي مَعِي فَعَلْتُ كَمَا فَعَلْتُمْ قَالَ فَأَحْلَلْنَا حَتَّى وَطِئْنَا النِّسَاءَ وَفَعَلْنَا
مَا يَفْعَلُ الْحَلَالُ حَتَّى إِذَا كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ وَجَعَلْنَا مَكَّةَ بِظَهْرٍ أَهْلَلْنَا بِالْحَجِّ۔ ترجمہ
جابر بن عبداللہ نے کہا کہ لبیک پکاری ہمنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کی پھر جب ہم مکہ
میں آئے تو آپ نے حکم دیا ہمکو کہ ہم احرام کھول ڈالیں اور اس احرام کو عمرہ کر ڈالیں (یعنے حج کو عمرہ
کر کے فسخ کر دیں) اور یہ بات ہم پر گران گذری اور ہمارے سینہ اس سے تنگ ہوگئے اور یہ بات حضرت صلی
اللہ علیہ وسلم کو پہونچی پھر ہم نہیں جانتے کہ آیا انکو کوئی حکم آسمان سے آیا یا کوئی بات لوگون سے پہونچی
غرض آپنے فرمایا کہ اے لوگو احرام کھول ڈالو اور اگر میرے ساتھ ہدی نہ ہوتی تو میں بھی وہی کرتا
جو تمنے کیا ہے (یعنے عمرہ کر کے حج کو فسخ کرتا اور احرام کھول ڈالتا) تب تو ہمنے احرام کھول ڈالا
یہانتک کہ صحبت کی ہمنے عورتون سے اور سب کام کیے جو بے احرام والے کرتے ہین (یعنے
خوشبو لگائی سیے کپڑے پہنے جماع کیا) پھر جب آٹھوین تاریخ ہوئی اور مکہ سے ہمنے پیٹھ موڑی
(یعنے منی کو چلے) حج کا لبیک پکارا۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى
عَنْهُمَا أَنَّهُ حَجَّ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ سَاقَ الْهَدْيَ مَعَهُ وَقَدْ أَهَلُّوا بِالْحَجِّ
مُفْرَدًا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحِلُّوا مِنْ إِحْرَامِكُمْ فَطُوفُوا بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ
الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَقَصِّرُوا وَأَقِيمُوا حَلَالًا حَتَّى إِذَا كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ فَأَهِلُّوا بِالْحَجِّ وَاجْعَلُوا
الَّتِي قَدِمْتُمْ بِهَا مُتْعَةً قَالُوا كَيْفَ نَجْعَلُهَا مُتْعَةً وَقَدْ سَمَّيْنَا الْحَجَّ فَقَالَ افْعَلُوا مَا أَمَرْتُكُمْ
بِهِ فَإِنِّي لَوْلَا أَنِّي سُقْتُ الْهَدْيَ لَفَعَلْتُ مِثْلَ الَّذِي أَمَرْتُكُمْ بِهِ لَكِنْ لَا يَحِلُّ مِنِّي حَرَامٌ
حَتَّى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهُ فَفَعَلُوا۔ ترجمہ جابر بن عبداللہ انصاری نے حج کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے ساتھ جس سال کہ آپکے ساتھ ہدی تھی (یعنے حجۃ الوداع میں کیونکہ آپنے ہجرت کے بعد ایک ہی
حج کیا ہے) اور بعض لوگون نے صرف حج مفرد کا احرام باندھا تہا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ تم احرام کھولڈالو پھر لوگون نے طواف کیا بیت اللہ اور سعی کی صفا مروہ کی اور بال کترائے اور احرام
کھول کر رہے پھر جب ترویہ کا دن ہوا (یعنے آٹھوین تاریخ ذی حجہ کی) تو لبیک پکاری حج کی اور آپنے
فرمایا کہ تم جو احرام لیکر آئے ہو اوسکو متعہ کر ڈالو (یعنے اگرچہ وہ احرام حج کا ہے مگر عمرہ کر کے کھول ڈالو
اور پھر حج کر لینا تو یہ متعہ ہو جاوے گا) اور لوگون نے عرض کی کہ ہم کیونکر اسے متعہ کرین حالانکہ ہمنے

نام لیا ہے حج کا آپنے فرمایا وہی کرو جسکا مین تمکو حکم دیتا ہون اسلیے کہ مین اگر ہدی کو ساتھہ نہ لاتا تو مین بھی ایسا ہی کرتا جیسے تم کو حکم دیتا ہون مگر یہ کہ میرا احرام کہل نہین سکتا جب تک کہ قربانی اپنے محل تک پہونچ لے (یعنے ذبح نہ ہولے) پہر لوگون نے کیا **ف** اس بیان مین مضمون آگے پیچھے ہوگیا ہے اصل یہہ ہے کہ یہ سب گفتگو عمرہ کرنے اور احرام کہولنے مین اصحاب سے ہوئی وہ عمرہ سے پہلے ہی ہوئی جیسا اور روایتون مین آیا ہے اگرچہ اسکو راوی نے یہان بعد بیان کیا ہے مگر اصل بات وہی ہے کہ یہ گفتگو ابتدا مین ہوئی ہے غرض اس روایت مین تصریح ہے کہ پہلے لوگون نے حج مفرد کا احرام باندہا تہا پہر عمرہ کرکے کہولڈالا اور یہی فسخ حج بعمرہ ہے اور اسکی تفصیل اوپر خوب گذری کہ قیامت تک فسخ روا ہے اور صحیح مذہب بقول ابن قیم یہی ہے اور نووی نے کہا ہے کہ اس مین لوگون نے اختلاف کیا ہے بعض نے کہا ہے کہ یہ فسخ خاص تہا صحابہ کے ساتھہ اور ان کے بعد کسیکو روا نہین اور انکو بہی اوس سال کے سوا اور برسون مین روا نہ تہا اور یہ قول ہے مالک اور شافعی اور ابو حنیفہ اور جماہیر سلف و خلف کا اور بعض نے کہا ہے کہ قیامت تک اسکا جواز باقی ہے کہ جو احرام حج کا باندہکر آوے اور ہدی ساتھہ نلاوے وہ عمرہ کرکے احرام کہول ڈالے پہر یوم الترویہ مین حج کا احرام باندہ لے اور یہ قول ہے امام احمد بن حنبل امیر المحدثین اور ایک گروہ کا اہل ظاہر سے ہے اور اسی کو اختیار کیا ہے ابن قیم نے اور یہی مروی ہے چودہ صحابہ سے کہ آپ نے حکم فسخ دیا اور سراقہ بن جعشم نے آپ سے پوچہا کہ اسی سال کے لیے یہ حکم ہے تو آپنے فرمایا کہ نہین قیامت تک کے لیے ہے اور اسی کی آرزو کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مگر بسبب سوق ہدی کے لاچار تہے **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَدِمْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُهِلِّيْنَ بِالْحَجِّ فَاَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَّجْعَلَهَا عُمْرَةً وَّنَحِلَّ قَالَ وَكَانَ مَعَهُ الْهَدْيُ فَلَمْ يَسْتَطِعْ اَنْ يَّجْعَلَهَا عُمْرَةً **جابر** بن عبد اللہ نے کہا کہ آئے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ حج کی لبیک پکارتے ہوئے اور آپنے ہم کو حکم فرمایا کہ ہم اسکو عمرہ کر ڈالین اور احرام کہول دین اور آپکے ساتھہ قربانی تہی اس لیے آپ اسکو عمرہ نہ کرسکے **عَنْ** اَبِيْ نَضْرَةَ قَالَ كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا يَاْمُرُنَا بِالْمُتْعَةِ وَكَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ يَنْهٰى عَنْهَا قَالَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا فَقَالَ عَلٰى يَدَيَّ دَارَ الْحَدِيْثُ تَمَتَّعْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَامَ عُمَرُ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ يُحِلُّ لِرَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَاءَ بِمَا شَاءَ وَاِنَّ الْقُرْاٰنَ قَدْ نَزَلَ

منازل کہ فَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ كَمَا اَمَرَكُمُ اللّٰهُ وَاَبِتُّوْا نِكَاحَ هٰذِهِ النِّسَاءِ فَلَنْ اُوْتٰى بِرَجُلٍ نَكَحَ
امْرَاَةً اِلٰى اَجَلٍ اِلَّا رَجَمْتُهُ بِالْحِجَارَةِ ترجمہ ابی نضرہ نے کہا کہ ابن عباس تو ہم کو حکم کرتے تھے
متعہ کا اور ابن زبیر اوس سے منع فرماتے تھے اور مین نے اسکا ذکر کیا جابر سے تو انہون نے کہا یہ حدیث تو
میرے ہاتھ سے لوگون مین پھیلی ہے اور ہم نے تمتع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ پھر جب حضرت
عمر خلافت پر قائم ہوے تو اونہون نے کہا کہ اللہ تعالی اپنے رسول کیواسطے جو چاہتا تھا حلال کر دیتا تھا
جس سبب سے کہ چاہتا تھا اور قرآن کا ہر ایک حکم اپنی اپنی جگہہ مین اترا ہے تو پورا کرو تم حج اور عمرہ کو
اللہ کے واسطے جیسا تمکو اللہ پاک نے حکم دیا ہے اور قطعی اور دائمی ٹھیراو ہمیشہ کے لیے نکاح اون عورتون
کا یعنے جن سے متعہ کیا گیا ہے یعنے ایک مدت معین کی شرط پر نکاح کیا گیا ہے) اور میرے پاس جو آدے
گا ایسا کوئی شخص کہ اوس نے کسی عورت سے نکاح کیا ہو گا ایک مدت معین تک تو مین اسکو ضرور پتھرون سے
مارون گا عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ فِى الْحَدِيْثِ فَافْصِلُوْا حَجَّكُمْ مِنْ عُمْرَتِكُمْ
فَاِنَّهٗ اَتَمُّ لِحَجِّكُمْ وَاَتَمُّ لِعُمْرَتِكُمْ ترجمہ قتادہ سے اسی اسناد سے یہی حدیث مروی ہے اور
اس مین یہ بھی ہے کہ حضرت عمر نے فرمایا جدا کرو حج کو اپنے عمرے سے اسلیے کہ اسمین حج بھی پورا ہوا اور
تمہارا عمرہ بھی پورا ہوا یعنے ہر ایک کو الگ الگ سفر مین بجا لاو) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ
قَدِمْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَقُوْلُ لَبَّيْكَ بِالْحَجِّ فَاَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَجْعَلَهَا عُمْرَةً ترجمہ جابر نے کہا کہ آئے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ اور
ہم لبیک پکارتے تھے حج کی اور حکم کیا ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہم اوس احرام حج کو عمرہ
کر ڈالین ف نووی نے کہا مازری سے منقول ہے کہ حضرت عمر نے جس متعہ سے منع کیا ہے وہ کہ
ہے بعضون نے کہا مراد اوس سے فسخ کرنا حج کا ہے عمرہ کیطرف اور کسی نے کہا اشہر حج مین مطلق عمرہ بجا لانا
ہے اور پھر اوس سال مین حج بھی کرنا اور یہہ اسلیے منع فرمایا کہ ترغیب دی آپنے افراد کی کہ وہ افضل ہے
اور چونکہ اب امن ہو گیا ہے راہون مین تو اولے ہے کہ لوگ ایک ہی سفر مین دونون نسک بجا لامین
اس نظر سے آپنے منع فرمایا کہ تمتع حج کو باطل جانتے تھے یا اوسکی حرمت کے قائل تھے اور قاضی عیاض
کا قول ہے کہ ظاہر حدیث جابر اور عمران اور ابی موسی کی اوسپر دال ہے کہ حضرت عمر نے حج کو فسخ کرنا عمرہ
کرکے اسی سے منع فرمایا اور اسی لیے حضرت عمر اسپر مارتے تھے اور صرف تمتع پر نہین مارتے تھے اور

اسپر کوئی اشہر حج مین عمرہ بجالاوی اور مارنا حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ کا اس خیال سے تہا کہ وہ اور تمام
صحابہ یہ خیال کرتے تہے کہ فسخ حج بعمرہ یہ خاص تہا اوسی سال کے ساتہہ جس مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے حج کیا ہے ابن عبد البر نے کہا ہے کہ اس مین اختلاف نہین کہ جو تمتع اس آیت مین مذکور ہے فَمَن
تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ اس سے یہی مراد ہے کہ اشہر حج مین عمرہ کرے اور
حج کے قبل اور پہر اُس سال حج بہی کرے اور تمتع مین قران بہی داخل ہے اس لیے کہ اس مین بہی ایک
قسم کی برخورداری ہے کہ ایک ہی سفر مین جو اپنے وطن سے نکلا تو دونو نسک بجالایا اور تمتع مین یہ بہی داخل
ہے کہ حج کے احرام کو عمرہ کر کے کہولڈالے جسکو فسخ حج بعمرہ کہتے ہین الغرض یہ تینون معنی اس آیت مین
ہوسکتے ہین) تمام ہوا کلام قاضی عیاض کا نووی نے کہا میرے نزدیک مختار یہ ہے کہ حضرت عمر اور
عثمان وغیرہ نے جو منع فرمایا ۔ متعہ سے اوس سے مراد یہی ہے کہ عمرہ کرے اشہر حج مین اور پہر اُسی
سال حج بہی کرے اور اس نہی سے نہی تحریم اور بطلان مراد نہین بلکہ نہی اولویت ہے کہ اونہون نے کہا
اولی یہ ہے کہ دونو کو الگ الگ کرو اور غرض ترغیب دینا تہی افراد کی اور اب اجماع ہوگیا ہے علماء کا
کہ افراد اور تمتع اور قران بغیر کراہت کے بلا تامل روا ہین اور اختلاف اسکی افضل مین ہے کہ اولی کون ہے
اور اوپر اوسکی بحث ہوچکی ہے باقی رہا حضرت عمر کا متعہ نکاح کو منع فرمایا جو اسمین مذکور ہے تو وہ
ایک مدت معین پہ نکاح کرنا ہے اور وہ ابتداے اسلام مین مباح تہا پہر منسوخ ہوا خیبر کے دن پہر
مباح ہوا فتح مکہ مین پہر منسوخ ہوا ایام فتح مین اور اسکی حرمت ابتک چلی جاتی ہے اور قیامت تک
چلی جاوے گی اور زمانہ اول مین اسمین کچہ اختلاف تہا (اس لیے کہ روایات حرمت بعض لوگون کو
پونچی تہی پہر وہ اختلاف مرتفع ہوگیا اور سب نے اوسکی تحریم پر اجماع کیا اور تفصیل اسکی کتاب النکاح
مین آویگی انشاء اللہ تعالے) اور علامہ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے زاد المعاد مین کہا ہے
کہ روایت کی اعمش نے فضیل بن عمرو سے اونہون نے سعید بن جبیر سے اونہون نے ابن عباس سے کہ تمتع
کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو عروہ نے کہا کہ منع کیا ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما نے متعہ سے تو ابن عباس
نے کہا مین دیکہتا ہون کہ اب یہ لوگ ہلاک ہون گے مین تو کہتا ہون کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے اور یہ کہتے ہین کہ کہا ابوبکر وعمر نے اور عروہ نے ابن عباس سے کہا کہ تم ڈرتے نہین ہو کہ رخصت دیتے
ہو متعہ کی تو ابن عباس نے کہا جا اپنی مان سے پوچہہ اے چہوٹے عروہ تو عروہ نے کہا کہ ابوبکر اور عمر نے

توکبھی منع نہین کیا یعنے تمتع حجکا ابن عباس نے فرمایا اللہ کی قسم یقین تم لوگون کو دیکھتا ہون کہ تم باز
نہ آؤگے جبتک اللہ تعالی تم کو عذاب نہ کریگا مین تو تم سے حدیث بیان کرتا ہون رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی اور تم کہتے ہو کہ ابوبکر وعمر نے یون کہا تب عروہ نے کہا کہ وہ لوگ سنت رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کو تم سے زیادہ جانتے تھے اور تم سے زیادہ پیرو سنت تھے اور جواب دیا ہے ابو محمد بن حزم نے
عروہ کی بات کا اس طور سے کہ ہم کہتے ہین عروہ سے کہ ابن عباس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو تم
سے زیادہ جانتے تھے اور اسیطرح ابوبکر وعمر کے حال سے بھی تجسے زیادہ واقف تھے اور تم سے بہتر حال
بہتر تھے اور ان تینون کے نزدیک تم سے اول تھے اور یہہ تینون اون سے زیادہ قریب تھے بہ نسبت تمہارے
کہ اس مین کوئی مسلمان ذرا بھی شک نہین کر سکتا اور عائشہ ام المومنین رضی اللہ عنہا بھی تم سے
زیادہ علم والی تھین اور تم سے زیادہ سچی تھین پہر قوری کی سند سے حضرت عائشہ کی روایت بیان کی
کہ اونہون نے کہا کون امیر موسم ہوا ہے لوگون نے کہا ابن عباس تو اونہون نے فرمایا کہ وہ سب لوگون
سے زیادہ جاننے والے ہین حج کے احکام کو اور کہا ابو محمد بن حزم نے کہ اور راویان نے جو افضل اور
اعلم اور صدق اور اوثق ہین عروہ سے اونہون نے عروہ کے خلاف بیان کیا ہے پہر بزار کے طریق
سے روایت کی ابن عباس سے کہ تمتع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور ابوبکر وعمر نے اور پہلے جس
نے اُس سے منع کیا وہ معاویہ ہین اور روایت کی عبد الرزاق کے طریق سے ابن عباس سے کہ تمتع کیا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور ابوبکر نے یہانتک کہ وفات پائی اور حضرت عمر نے اور عثمان رضی اللہ تعالے
عنہما نے بھی ایسا ہی کیا اور پہلے جس نے اُس سے منع کیا وہ معاویہ علیہ الرحمۃ ہین ابن قیم نے فرمایا کہ یہ حدیث
ابن عباس کی جو روایت کی جس مین معاویہ کا ذکر ہے اخراج کیا ہے اسکو احمد نے مسند مین اور ترمذی
نے اور حسن کہا ہے اوسکو پہر ذکر کی گئین روایتین حضرت عمر سے جسمین مذکور ہے کہ حضرت عمر نے فرمایا کہ
اگر مین عمرہ کرتا تو حج کرتا اور تمتع کرتا اور ثابت کیا اونکو باسانید معتبرہ بستعدد پہر ذکر کیا جواب ابن تیمیہ
رحمۃ اللہ علیہ کا کہ فرمایا اونہون نے کہ حضرت عمر نے البتہ کبھی منع نہین کیا متعہ سے بلکہ یون فرمایا کہ پورا
حج تمہارا اور پورہ عمرہ یہ ہے کہ دونو کو الگ الگ بجالاؤ اور اختیار کیا اونہون نے افضل امور کو اور وہ یہ ہے
کہ ہر ایک کو عمرہ اور حج مین سے جدا جدا سفر کے ساتھ ادا کرے کہ اپنے شہر سے چلکر مکہ تک آوے اور قران
اور تمتع خاص ہے کہ جو ایک ہی سفر مین دونون کی ادائی ہو جاوے یعنے حج اور عمرہ کی افضل ہے

اور تخصیص کی ہے اوسکی احمد اور ابو حنیفہ اور مالک اور شافعی رحمہم اللہ نے اور اور فقہا نے بھی اور یہ
وہی افراد ہے جو بجا لائے ہین ابو بکر اور عمر رضی اللہ تعالی عنہما اور حضرت عمر اسی کو پسند کرتے تھے لوگون
کے لیے اور ایسا ہی کہا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے چنانچہ حضرت عمر اور علی رضی اللہ عنہما بھی تفسیر کرتے
تھے اس آیت کی وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰہِ کہ اتمام اون کا یہ ہے کہ احرام باندھے ہر ایک کے لیے اپنے گھر سے
اور الگ سفر مین بجا لاوے ہر ایک کو اس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا
سے فرمایا ہے کہ ثواب تمہارا بقدر تمہاری تکلیف کے ہے غرض جب عمرہ کر کے حاجی لوٹ گیا اپنے گھر کو
اور پھر وہان سے احرام باندھکر آیا اور حج کیا اور وہ عمرہ حج کے مہینون سے پیشتر ہوا تو یہ دونون نسک پوری
ہوئی یا عمرہ کیا اوسنے قبل اشہر حج کے اور مکہ مین ٹھیرا رہا اور حج کیا تو یہ پورا حج وعمرہ ہوا غرض یہ
مذہب مختار تھا حضرت عمر کا اور اس مین لوگون نے غلطیان کین کہ اونہون نے متعہ سے منع کیا ہے اور
کسینے سمجھا کہ متعہ فسخ کو منع کرتے ہین اور کسینے جانا کہ ترک اولی کی نظر سے منع کرتے ہین (جیسا نووی کے
قول مین اوپر گذرا) اور یہ اوسنے خیال کیا جسکے نزدیک افراد افضل ہے اور کسی نے معارضہ کیا روایات
نہی کو روایات استحباب پر چنانچہ روایات دونو قسم کے حضرت عمر سے اوپر گذر چکی اور کسینے سمجھا کہ اس
مسئلہ مین اون کے دو قول ہین جیسے اور مسائل مین اون کے دو قول ہین اور کسی نے نہی کو قول قدیم جانا
اور پھر روایات جواز کو رجوع سمجا جیسے ابن حزم کا مسلک ہے اور کسی نے اون کے منع کو اون کی رائے خیال
کیا جیسے مروی ہے اسود بن یزید سے کہ مین اور حضرت عمر وقوف مین تھے عرفات کے کہ انہون نے ایک شخص
کو دیکھا خوب بالون مین کنگھی کیے ہوئے اور خوشبو آتی ہوئی اوس سے تو فرمایا کہ تو محرم ہے اوس نے
کہا ہان آپنے فرمایا کہ محرم کی یہی شکل ہوتی ہے اوس کے بال پریشان خاک آلود چہرہ ہوتا ہے اوس نے
کہا کہ مین متمتع تھا اور میری بیوی میرے ساتھ ہے اور مین نے آج ہی احرام باندھا ہے تو یہین سے
حکم فرمایا حضرت عمر نے کہ کوئی تمتع نکرے الحدیث اور اس سے واضح ہوا کہ یہ ایک رائے تھی اونکی ابن حزم
نے کہا کہ کیا خوب اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رات کو اپنے سب بیبیون سے جماع کیا اور پھر صبحکو
احرام باندھا اور اس مین کوکسی کا اختلاف نہین کہ جماع حلال ہے احرام کے ایک لحظہ پیشتر بھی غرض یہ
رائے حضرت عمر کی مخالف تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام ابن قیم کا ایسا ہی ہے منع
اختصار وزیادۃ قلیلۃ **باب فی حجۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم** یہ باب ہے بیان مین

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کے

عن جعفر بن محمد عن ابیہ قال دخلنا علی جابر بن عبد اللہ
رضی اللہ تعالی عنہما فسأل عن القوم حتی انتهی الی فقلت انا محمد بن علی بن حسین فاهوی
بیده الی راسی فنزع زری الاعلی ثم نزع زری الاسفل ثم وضع کفه بین ثدیی وانا یومئذ
غلام شاب فقال مرحبا بک یا ابن اخی سل عما شئت فسألته وهو اعمی وحضر وقت الصلوة
فقام فی نساجة ملتحفا بها کلما وضعها علی منکبه رجع طرفاها الیه من صغرها ورداؤه
الی جنبه علی المشجب فصلی بنا فقلت اخبرنی عن حجة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال بیده
فعقد تسعا فقال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکث تسع سنین لم یحج ثم اذن فی
الناس فی العاشرة ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حاج فقدم المدینة بشر کثیر کلهم
یلتمس ان یاتم برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ویعمل مثل عمله فخرجنا معه حتی اتینا ذا الحلیفة
فولدت اسماء بنت عمیس محمد بن ابی بکر رضی اللہ تعالی عنهما فارسلت الی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیف اصنع قال اغتسلی واستثفری بثوب واحرمی فصلی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی المسجد ثم رکب القصواء حتی اذا استوت به ناقته علی
البیداء نظرت الی مد بصری بین یدیه من راکب وماش وعن یمینه مثل ذلک
(وعن یساره مثل ذلک ومن خلفه مثل ذلک)
ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین اظهرنا وعلیه ینزل القرآن وهو یعرف تاویله
وما عمل من شیء عملنا به فاهل بالتوحید لبیک اللهم لبیک لبیک لا شریک لک لبیک ان الحمد والنعمة لک والملک
لا شریک لک واهل الناس بهذا الذی یهلون به فلم یرد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیهم
شیئا منه ولزم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تلبیته قال جابر رضی اللہ تعالی عنه
لسنا ننوی الا الحج لسنا نعرف العمرة حتی اذا اتینا البیت معه استلم الرکن فرمل
ثلاثا ومشی اربعا ثم تقدم الی مقام ابراهیم فقرا واتخذوا من مقام ابراهیم مصلی فجعل
المقام بینه وبین البیت فکان ابی یقول ولا اعلمه ذکره الا عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
کان یقرا فی الرکعتین قل هو اللہ احد وقل یا ایها الکافرون ثم رجع الی الرکن فاستلمه
ثم خرج من الباب الی الصفا فلما دنا من الصفا قرا ان الصفا والمروة من شعائر اللہ ابدا
بما بدا اللہ به فبدا بالصفا فرقی علیه حتی رای البیت فاستقبل القبلة فوحد اللہ

وکبرہ وقال لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر لا الٰہ
الا اللہ وحدہ انجز وعدہ ونصر عبدہ وھزم الاحزاب وحدہ ثم دعا بین ذلک فقال
مثل ھذا ثلاث مرات ثم نزل الی المروۃ حتی انصبت قدماہ فی بطن الوادی سعی حتی
اذا صعدنا مشی حتی اتی المروۃ ففعل علی المروۃ کما فعل علی الصفا حتی اذا کان اخر
طواف علی المروۃ فقال لو انی استقبلت من امری ما استدبرت لم اسق الھدی و
جعلتھا عمرۃ فمن کان منکم لیس معہ ھدی فلیحل ولیجعلھا عمرۃ فقام سراقۃ
ابن جعشم فقال یا رسول اللہ العامنا ھذا ام لابد فشبک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اصابعہ واحدۃ فی الاخری وقال دخلت العمرۃ فی الحج مرتین لا بل لابد ابد وقدم علی
من الیمن ببدن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فوجد فاطمۃ ممن حل ولبست ثیابا صبیغا واکتحلت
فانکر علیھا ذلک فقالت ان ابی امرنی بھذا قال فکان علی یقول بالعراق فذھبت الی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم محرشا علی فاطمۃ للذی صنعت مستفتیا لرسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم فیما ذکرت عنہ فاخبرتہ انی انکرت ذلک علیھا فقال صدقت صدقت
ماذا قلت حین فرضت الحج قال قلت اللھم انی اھل بما اھل بہ رسولک صلی اللہ علیہ
وسلم قال فان معی الھدی فلا تحل قال فکان جماعۃ الھدی الذی قدم بہ علی رضی
اللہ تعالی عنہ من الیمن والذی اتی بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم مائۃ قال فحل الناس
کلھم وقصروا الا النبی صلی اللہ علیہ وسلم ومن کان معہ ھدی فلما کان یوم الترویۃ
توجھوا الی منی فاھلوا بالحج ورکب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فصلی بھا الظھر و
العصر والمغرب والعشاء والفجر ثم مکث قلیلا حتی طلعت الشمس وامر بقبۃ من
شعر تضرب لہ بنمرۃ فسار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولا تشک قریش الا انہ واقف
عند المشعر الحرام کما کانت قریش تصنع فی الجاھلیۃ فاجاز رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم حتی اتی عرفۃ فوجد القبۃ قد ضربت لہ بنمرۃ فنزل بھا حتی اذا زاغت الشمس
امر بالقصواء فرحلت لہ فاتی بطن الوادی فخطب الناس وقال ان دماءکم واموالکم
حرام علیکم کحرمۃ یومکم ھذا فی شھرکم ھذا فی بلدکم ھذا الا کل شیء

مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ تَحْتَ قَدَمَيَّ مَوْضُوعٌ وَدِمَاءُ الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوعَةٌ وَإِنَّ أَوَّلَ دَمٍ أَضَعُ مِنْ دِمَائِنَا
دَمُ ابْنِ رَبِيعَةَ بْنِ الْحَارِثِ كَانَ مُسْتَرْضِعًا فِي بَنِي سَعْدٍ فَقَتَلَتْهُ هُذَيْلٌ وَرِبَا الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوعٌ وَ
أَوَّلُ رِبًا أَضَعُ رِبَانَا رِبَا عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَإِنَّهُ مَوْضُوعٌ كُلُّهُ فَاتَّقُوا اللَّهَ فِي النِّسَاءِ فَإِنَّكُمْ
أَخَذْتُمُوهُنَّ بِأَمَانِ اللَّهِ وَاسْتَحْلَلْتُمْ فُرُوجَهُنَّ بِكَلِمَةِ اللَّهِ وَلَكُمْ عَلَيْهِنَّ أَنْ لَا يُوطِئْنَ فُرُشَكُمْ
أَحَدًا تَكْرَهُونَهُ فَإِنْ فَعَلْنَ ذَلِكَ فَاضْرِبُوهُنَّ ضَرْبًا غَيْرَ مُبَرِّحٍ وَلَهُنَّ عَلَيْكُمْ رِزْقُهُنَّ
وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ وَقَدْ تَرَكْتُ فِيكُمْ مَا لَنْ تَضِلُّوا بَعْدَهُ إِنِ اعْتَصَمْتُمْ بِهِ كِتَابَ
اللَّهِ وَأَنْتُمْ تُسْأَلُونَ عَنِّي فَمَا أَنْتُمْ قَائِلُونَ قَالُوا نَشْهَدُ أَنَّكَ قَدْ بَلَّغْتَ وَأَدَّيْتَ وَنَصَحْتَ فَقَالَ
بِإِصْبَعِهِ السَّبَّابَةِ يَرْفَعُهَا إِلَى السَّمَاءِ وَيَنْكُتُهَا إِلَى النَّاسِ اللَّهُمَّ اشْهَدْ اللَّهُمَّ اشْهَدْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ
ثُمَّ أَذَّنَ ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الْعَصْرَ وَلَمْ يُصَلِّ بَيْنَهُمَا شَيْئًا ثُمَّ رَكِبَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَتَى الْمَوْقِفَ فَجَعَلَ بَطْنَ نَاقَتِهِ الْقَصْوَاءِ إِلَى الصَّخَرَاتِ وَجَعَلَ
حَبْلَ الْمُشَاةِ بَيْنَ يَدَيْهِ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَلَمْ يَزَلْ وَاقِفًا حَتَّى غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَذَهَبَتِ الصُّفْرَةُ
قَلِيلًا حَتَّى غَابَ الْقُرْصُ وَأَرْدَفَ أُسَامَةَ خَلْفَهُ وَدَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ
قَدْ شَنَقَ لِلْقَصْوَاءِ الزِّمَامَ حَتَّى إِنَّ رَأْسَهَا لَيُصِيبُ مَوْرِكَ رَحْلِهِ وَيَقُولُ بِيَدِهِ الْيُمْنَى أَيُّهَا
النَّاسُ السَّكِينَةَ السَّكِينَةَ كُلَّمَا أَتَى حَبْلًا مِنَ الْحِبَالِ أَرْخَى لَهَا قَلِيلًا حَتَّى تَصْعَدَ حَتَّى أَتَى
الْمُزْدَلِفَةَ فَصَلَّى بِهَا الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِأَذَانٍ وَاحِدٍ وَإِقَامَتَيْنِ وَلَمْ يُسَبِّحْ بَيْنَهُمَا شَيْئًا
ثُمَّ اضْطَجَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى طَلَعَ الْفَجْرُ فَصَلَّى الْفَجْرَ حِينَ تَبَيَّنَ لَهُ الصُّبْحُ
بِأَذَانٍ وَإِقَامَةٍ ثُمَّ رَكِبَ الْقَصْوَاءَ حَتَّى أَتَى الْمَشْعَرَ الْحَرَامَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَدَعَاهُ
وَكَبَّرَهُ وَهَلَّلَهُ وَوَحَّدَهُ فَلَمْ يَزَلْ وَاقِفًا حَتَّى أَسْفَرَ جِدًّا فَدَفَعَ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ
وَأَرْدَفَ الْفَضْلَ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا وَكَانَ رَجُلًا حَسَنَ الشَّعْرِ أَبْيَضَ وَسِيمًا
فَلَمَّا دَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّتْ ظُعُنٌ يَجْرِينَ فَطَفِقَ الْفَضْلُ يَنْظُرُ إِلَيْهِنَّ
فَوَضَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ عَلَى وَجْهِ الْفَضْلِ فَحَوَّلَ الْفَضْلُ وَجْهَهُ إِلَى الشِّقِّ الْآخَرِ
يَنْظُرُ فَحَوَّلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ مِنَ الشِّقِّ الْآخَرِ عَلَى وَجْهِ الْفَضْلِ يَصْرِفُ
وَجْهَهُ مِنَ الشِّقِّ الْآخَرِ يَنْظُرُ حَتَّى أَتَى بَطْنَ مُحَسِّرٍ فَحَرَّكَ قَلِيلًا ثُمَّ سَلَكَ الطَّرِيقَ الْوُسْطَى

الَّتِي تَخْرُجُ عَلَى الْجَمْرَةِ الْكُبْرَى حَتَّى أَتَى الْجَمْرَةَ الَّتِي عِنْدَ الشَّجَرَةِ فَرَمَاهَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ
مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ مِنْهَا مِثْلَ حَصَى الْخَذْفِ رَمَى مِنْ بَطْنِ الْوَادِي ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى الْمَنْحَرِ فَنَحَرَ
ثَلَاثًا وَسِتِّينَ بِيَدِهِ ثُمَّ أَعْطَى عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ فَنَحَرَ مَا غَبَرَ وَأَشْرَكَهُ فِي هَدْيِهِ
ثُمَّ أَمَرَ مِنْ كُلِّ بَدَنَةٍ بِبَضْعَةٍ فَجُعِلَتْ فِي قِدْرٍ فَطُبِخَتْ فَأَكَلَا مِنْ لَحْمِهَا وَشَرِبَا مِنْ مَرَقِهَا
ثُمَّ رَكِبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَفَاضَ إِلَى الْبَيْتِ فَصَلَّى بِمَكَّةَ الظُّهْرَ فَأَتَى بَنِي
عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَسْقُونَ عَلَى زَمْزَمَ فَقَالَ انْزِعُوا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَلَوْلَا أَنْ يَغْلِبَكُمُ النَّاسُ
عَلَى سِقَايَتِكُمْ لَنَزَعْتُ مَعَكُمْ فَنَاوَلُوهُ دَلْوًا فَشَرِبَ مِنْهُ ترجمہ جعفر بن محمد اپنے باپ سے
روایت کرتے ہین کہ اونہون نے کہا ہم جابر بن عبد اللہ کے گہر گئے اور اُنہون نے سب لوگون کو پوچھا
یہان تک کہ جب میری باری آئی تو مینے کہا مین محمد بن علی ہون امام حسین کا پوتا سو اُنہون نے
میری طرف (شفقت سی) ہاتہہ بڑہایا اور میرے سر پہ ہاتہہ رکھا اور میرے اوپر کی گھنڈی کہولی
پہر نیچے کی گھنڈی کہولی (یعنے شلوکے وغیرہ کی) اور پہر اپنی تہیلی رکہی میرے سینہ پر دونون چہاتیون
کے بیچ مین اور مین اون دنون جوان لڑکا تہا پہر کہا کہ شاباش خوش رہو اے میرے بہتیجے اور پوچھو
مجہسے جو چاہو پہر مینے اون سے پوچہا اور وہ نابینا تہے اور اتنے مین نماز کا وقت آگیا اور وہ کہڑے
ہوی ایک چادر اوڑہکر کہ جب اوسکی دونون کنارون کو دونون کندہون پر رکہتے تہے تو وہ نیچے گر جاتی
تہی اوس چادر کے چہوٹے ہونے کے سبب سے اور اُنکی چادر بڑی تپائی پر رکہی تہی **ف**
اس حدیث مین بہت بڑی فائدے ہین اور بہت قواعد اسلام ہین اور یہ حدیث مسلم کی اکیلی حدیثون مین
سے ہے کہ بخاری مین نہین ہے اور ابو داؤد نے مثل مسلم کے روایت کی ہے اور ابو بکر منذر نے ایک
کتاب تصنیف کی ہے فقط اوس کے فائدون مین اور اس سے ڈیڑہ سو سے اوپر مسئلہ نکالے ہین اور اگر
کوئی غور کرے تو اس سے بہی زیادہ پاوے اور اب اتنے ٹکڑے مین جو فوائد ہین ہم اُن کو ذکر کرتے ہین
اول یہ کہ جب لوگ ملاقات کو آوین تو ہر ایک کی خاطر کیجاوے اوس کے مرتبہ کے موافق جیسا حضرت
عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا سے مروی ہے کہ خیال رکھو لوگون کے مرتبون کا **دوسرے**
تعظیم اور خاطرداری ہے اہل بیت کی جیسے حضرت جابر نے دلجوئی کی محمد بن علی کی جو پوتے ہین امام حسین
رضی اللہ تعالے عنہ کے **تیسرے** جابر نے اون سے فرمایا مرحبا خوش رہو اور شاباش اس سے معلوم

ہوا کہ جو آدمی اوسکی دل خوشی کی کچھ بات کہنا چاہو تہی نرمی اور اخلاق اور انس دینا اپنے ملاقاتیوں کو
اور انکو محبت سے جراءت دینا کہ کچھ پوچہیں اور خوف نہ کرین اسی لیے حضرت جابر نے اون کے سینہ پر ہاتہہ
رکہا پہر فرمایا کہ پوچہو پانچوین صاحب زادی صاحب محمد نے جو یہ کہا کہ مین اندنون جوان تہا اس سے
معلوم ہوا کہ وجہ اون سے زیادہ محبت کرنے کی اور دلجوئی کی یہی تہی کہ وہ صغیر السن اور چہوٹے تہے
اور اور بوڑہون کے ساتہہ یہ بات کہ سینہ پر ہاتہہ رکہنا ضرور نہین اور یہ خاطر داری سبب ہوگی اون کو
حدیث کا مطلب یاد رکہنے کا چہٹے معلوم ہوا کہ امامت اندہے کی روا ہے اور اسکی جائز ہونے مین اختلاف
نہین مگر افضل ہونے مین تین قول ہین شافعیہ کے ایک یہ کہ امام ہونا اندہے کا آنکہہ والے سے
افضل ہے اس لیے کہ اوسکی نگاہ کہین نہین پڑتی اور خیال نہین بٹتا دوسرے یہ کہ آنکہہ والا
افضل ہے اس لیے کہ وہ ناپاکیون سے خوب بچ سکتا ہے تیسری یہ کہ دونون برابر ہین اور یہی قول
صحیح تر ہے اور یہی منصوص ہے امام شافعی سے ساتوین یہ کہ گہر والے کا امام ہونا افضل ہے گو نابینا
بہی ہو آٹہوین یہ کہ نماز جائز ہے ایک کپڑے سے گو اور کپڑے بہی موجود ہون جیسے انکی بڑی چادر دہری
تہی نوین تپائی وغیرہ کا گہر مین رہنا جائز ہے ح پہر نماز پڑہی اونہون نے ہم کو (یعنے امامت
کی) اور مین نے کہا کہ خبر دیجیے مجہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حج سے (یعنے حجۃ الوداع سے) تو
جابر رضی اللہ تعالی عنہ نے اپنے ہاتہہ سے اشارہ کیا نو کا اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نو
برس تک مدینہ منورہ مین رہے اور حج نہین کیا پہر لوگون مین پکار دیا دسوین سال کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم حج کو جانیوالے ہین پہر جمع ہوگئے مدینہ مین بہت سے لوگ اور سب چاہتے تہے کہ پیروی کرین رسول
مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی اور ویسا ہی کام کرین (حج کرنے مین) جیسے آپ کرین ف پکار دیا
تا کہ لوگ طیاری کرین حج کی اور مناسک اور احکام حج خوب سیکہہ لین اور آپ کی باتین اور وصیتین
خوب یاد کرین اور یاد رکہین اور لوگون کو پہونچاوین اور دعوت اسلام کی اور شوکت ایمان کی خوب ظاہر ہو جاوے
دسوین۔ اس سے معلوم ہوا کہ امام کو مستحب ہے کہ جب بڑے کام پر چلے تو لوگون کو آگاہ کر دے کہ انکی
سواری کے لیے طیار ہو جاوین گیارہوین معلوم ہوا کہ سب لوگون نے احرام حج کا باندہا تہا پہلے
جابر نے کہا کہ پہر آنحضرت نے وہی کیا جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا پہر جب آپ نے جو لوگ ہدی نہین لائے
تہے انکو فسخ حج عمرہ کا حکم فرمایا تو لوگون نے تامل کیا یہانتک کہ آپ کو غصہ کرنا پڑا اور آپ نے عذر کیا کہ

میرے ساتھہ ہدی ہے ورنہ مین بہی احرام کہولدالتا اور معلوم ہوا کہ علی اور ابوموسی نے بہی احرام حج ہی کا باندہا
تہا جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا احرام تہا انتہی ح غرض ہم لوگ سب آپکے ساتھہ نکلی یہانتک
کہ ذوالحلیفہ پہنچے اور وہان اسماء بنت عمیس جنین اور محمد ابوبکر کے بیٹے پیدا ہوئے اور انہون نے حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم سے کہلا بہیجا آپ نے فرمایا کہ غسل کرلو اور لنگوٹ باندہ لو ایک کپڑے کا اور احرام باندہ
لو پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعت پڑہی مسجد مین اور سوار ہوئے قصوا اونٹنی پر ف
اس سے کئی مسئلے معلوم ہوئے چنانچہ بارہوین بات یہ ہے کہ مستحب ہے غسل احرام کا اوس عورت کو بہی
جو حائضہ ہو یا نفاس والی تیرہوین نفاس والی عورت کو مستحب ہے لنگوٹ باندہنا کچہہ کپڑا اندام نہانی پر
رکہہ کے اور اس مین اختلاف نہین ۔ چودہوین معلوم ہوا کہ وقت احرام کے آپ نے دو رکعت
پڑہی اور نووی نے انکو مستحب کہا ہے اور کہا ہے کہ یہ مذہب ہے کافہ علماء کا کہ احرام کے وقت دو رکعت
مستحب ہے سوا حسن بصری وغیرہ کے اور جو لوگ استحباب کے قائل ہین وہ کہتے ہین کہ اگر کوئی نہ پڑہے تو اسپر
کچہہ دم وغیرہ لازم نہین آتا نہ وہ گنہگار ہوتا ہے مگر ایک فضیلت فوت ہوگئی اور جن وقتون مین نماز منع ہے
اگر اسی وقت احرام باندہے تو مشہور یہی ہے کہ نہ پڑہے اور بعض اصحاب شافعیہ کا قول ہے کہ پڑہ لے اور حسن
بصری وغیرہ نے کہا ہے کہ ان دو رکعتون کا پڑہنا کسی نماز فرض کے بعد مستحب ہے نہین تو نہین اور ابن
قیم رحمۃ اللہ علیہ نے زاد المعاد مین فرمایا ہے جو بڑے محقق اور حافظ حدیث ہین کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
ذوالحلیفہ مین ظہر کی دو رکعت پڑہی اور لبیک پکاری حج و عمرہ دونون کی اور یہہ نماز ظہر کی فرض تہی اور
احرام کی دو رکعتین پڑہنا آپ سے کہین ثابت نہین سوا فرض ظہر کے اور جابر کی روایت سے بہی ظاہر یہی
معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے دو رکعت پڑہی پس غالب ہے کہ یہ ظہر ہی کی دو رکعتین ہون اور سوا احرام کی نہ ہون
چنانچہ بعضی روایتون مین آیا ہے کہ آپنے مدینہ مین ظہر کی چار رکعتین پڑہین اور ذی الحلیفہ مین دو پس یہہ رکعتین
ظہر ہی کی تہین اور قول ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ کا قوی معلوم ہوتا ہے غرض جنہون نے سب روایتون
مین غور نہین کیا انہون نے سمجہا کہ یہ احرام کی تہین اور قصوا آپکی اونٹنی کا نام تہا ح یہانتک
کہ جب آپ کو لیکر وہ سیدہی ہوئی بیدا پر (وہ ایک مقام ہے مثل ٹیلے کی) تو مین نے دیکہا آگے کیطرف
جہانتک کہ میری نظر گئی کہ سوار اور پیادے ہی نظر آتے تہے اور داہنی طرف بہی ایسے ہی بہیڑ تہی
اور بائین طرف بہی ایسے ہی اور پیچہے بہی ایسے ہی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے بیچ مین تہے

اور آپ پر قرآن شریف اترتا جاتا تہا اور آپ اوس کی حقیقت خوب جانتے تہے اور جو کام آپ نے کیا وہی ہم
نے بہی کیا **ف** قولہ سوار اور پیادی اس سے **پندرہوان** مسئلہ یہ ثابت ہوا کہ حج مین سوار اور
پیادہ دونون طرح جانا روا ہے اور یہ ایسا مسئلہ ہی کہ سب کا اسپر اتفاق ہی اور دلائل کتاب و سنت اس
مین موجود ہین چنانچہ اسد تعالی جل شانہ فرماتا ہے وَاَذِّنْ بِالنَّاسِ فِی الْحَجِّ یَاْتُوْکَ رِجَالًا وَّعَلٰی کُلِّ ضَامِرٍ
اور اختلاف ہی علماء کا اس مین کہ افضل کیا ہے سو امام شافعی اور مالک اور جمہور کا قول ہی کہ سواری
پر جانا افضل ہے اس لیے کہ اس مین پیروی ہے رسول اسد صلے اسد علیہ وسلم کی اور اسلیے بہی کہ اس مین
مناسک کا ادا کرنا آسان ہے اور اسلیے بہی کہ اس مین خرچ زیادہ ہوتا ہے اور جتنا خرچ زیادہ ہو اوتنا ہی
ثواب زیادہ ہے اس لیے کہ وہ اسد تعالی کی راہ مین ہے اور داؤد کا قول ہے کہ پیدل جانا افضل ہے کہ
اس مین مشقت زیادہ ہے اور یہ قول ٹہیک نہین اس لیے کہ مشقت مطلوب نہین بلکہ پیروی رسول اسد
صلے اسد علیہ وسلم کی مطلوب ہی **سولہوان** مسئلہ ہی کہ یہ جو کہا کہ اون پر قرآن اوترتا تہا اس سی ثابت
ہوگیا کہ جو عمل اون کیطرف سی روایت ہو اوسی کو اختیار کرنا ضرور ہی اور وہی دین ہے نہ وہ قول و فعل
جو رائے سے نکالا گیا ہو کہ وہ ہرگز قابل اخذ نہین نہ وہ دین ہو سکتا ہے **ح** پہر آپنے توحید کے ساتہ
لبیک پکاری اور کہا لبیک سی لا شریک لک تک اور معنی اس کے اوپر ہوچکے ہین اور لوگون نے بہی یہی
لبیک پکاری جواب لوگ پکارتے ہین یعنے حضرت کی لبیک مین کچہ لفظ بڑہا کر پکاری اور آپ نے اون کو
روکا نہین اور آپ اپنی ہی لبیک پکارتے رہی اور جابر نے کہا کہ ہم حج کے سوا اور کچہ ارادہ نہین کرتی
تہے اور عمرہ کو تو پہچانتے ہی نہین تہے (بلکہ ایام حج مین عمرہ بجالانا ایام جہالت سی برا جانتے تہے)
ف یعنی جن صحابہ نے آپکی لبیک پر کچہ لفظ زیادہ کیے تو آپ نے منع نہین کیا اس سے
سترہوان مسئلہ معلوم ہوگیا کہ لبیک مین زیادتی آپ نے منظور کی اور یہہ جو کہا توحید کے ساتہ
اس سی معلوم ہوا کہ **مشرک لوگ** جو شرک کی باتین بڑہاتے تہے اون کو حضرت نے نکال
دیا اور اکثر علماء نے کہا ہی کہ فقط اوتنا ہی لبیک کہنا جتنا حضرت سے ثابت ہی مستحب ہے اور یہی قول ہے
امام مالک اور شافعی کا **ح** یہانتک کہ جب ہم بیت اسد مین آئے آپ کے ساتہ آپ نے حجر اسود کو
(یعنے حجر اسود کو) اور طواف مین تین بار اوچہل اوچہل کر چہوٹے چہوٹے ڈگ رکہہ کر شانے اوچہال
اوچہال کر چلے اور چار بار عادت کی موافق چلے پہر مقام ابراہیم پر آئے اور یہ آیت پڑہی وَاتَّخِذُوْا

مِن مَّقَامِ اِبْرٰہِیْمَ مُصَلًّی یعنے مقرر کرو مقام ابراہیم کو نماز کی جگہہ اور مقام کو اپنے اور بیت اللہ کے بیچ مین کیا
پہر سیر باپ کہتے تہے اور مین نہین جانتا کہ انہون نے ذکر کیا ہو مگر نبی ہی صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر
کیا ہوگا کہ آپ نے پڑہین دو رکعتین اور اون مین قل ہو اللہ احد اور قل یا ایہا الکفرون ٹرہی پہر لوٹ کر
گئے آپ حجر اسود کے پاس اور اسکو بوسہ دیا اور نکلے اوس دروازہ سے جو صفا کی طرف ہے **فائدہ** اس سے
کئی مسئلے معلوم ہوئے چنانچہ **اٹھارہوان** یہ ہے کہ طواف قدوم مین آپ نے تین بار رمل کیا اور
چار بار بدستور متعارف چلے اس سے ثابت ہوا کہ طواف قدوم سنت ہے اور اُسپر ساری امت کا اتفاق ہے
اونیسوان یہ کہ طواف سات پہیرے ہے **بیسوان** یہ کہ رمل تین پہیرون مین اول کے سنت ہے اور
رمل اور جھپٹ کر چلنے کو کہتے ہین اور ہر پہیرے کو شوط کہتے ہین اور اصحاب شافعیہ کا قول ہے کہ ایک
طواف مین خواہ حج کا ہو یا عمرہ کا رمل سنت ہے اور سوا حج اور عمرے کے جو طواف ہے اُس مین رمل سنت
نہین اور جلدی چلنا بہی ایک ہی مین سنت ہے دوسرے طواف مین نہین اور اسمین شافعی کے دو قول مشہور
ہین اصح قول یہ ہے کہ جلدی چلنا اُس طواف مین سنت ہے جس کے بعد سعی ہے ورنہ نہین اور یہ صورت
طواف قدوم اور طواف افاضہ مین ہو سکتی ہے کہ ان دونون کے بعد سعی ہو سکتی ہے اور طواف وداع
مین نہین ہو سکتی اور دوسرا قول یہ ہے کہ جلدی نہ چلے مگر طواف قدوم مین خواہ اوسکے بعد سعی کا
ارادہ ہو یا نہ ہو اور اسیطرح طواف عمرہ مین جلدی اسلیے کہ عمرہ مین اوسکے بعد کوئی طواف نہین اور اسی
طرح سنت ہے اضطباع اور یہہ **اکیسوان مسئلہ** ہے اضطباع یہ ہے کہ چادر کا بیچ داہنی بغل کے نیچے ڈالدے
اور دونون سرے ایک آگے سے ایک پیچہے سے لیکر بائین کندہے پر ڈالدے اور بایان کندھا کہلا رہے
کہ اُس مین ایک بہادری پائی جاتی ہے اور یہ اضطباع بہی اوسی طواف مین سنت ہے جسمین رمل سنت
ہے اور اصل رمل کی یہ ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عمرہ قضا مین مکہ کو تشریف لائے تو مشرکان
مکہ نے کہا کہ انکو مدینہ کے تپ نے دبلا کر دیا اور سُست ہو گئے سو آپ نے یارون کو حکم دیا کہ اس طرح
طواف کرین کہ کافرون پر رعب ہو جاوے اور بہادری اور قوت مسلمانون کے اوپر ظاہر ہوا اور بعد
اس علت دور ہو جانے کے بہی یہ حکم حجۃ الوداع مین باقی رہا اب وہ قیامت تک سنت ہو گیا بخلاف
حصہ مولفۃ القلوب کے کہ وہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت مین تہا اب نہ رہا۔ **بائیسوان**
مسئلہ یہ ہے کہ جب طواف سے فارغ ہو تو مقام ابراہیم کے پیچھے آکر دو رکعت طواف کی ادا کرے

اور اس مین اختلاف ہی کہ یہہ واجب ہی یا سنت اور شافعیہ کے اس مین تین قول ہین اول اور سب
صحیح اور پکا یہہ ہی کہ یہ سنت ہین دوسرا یہ کہ واجب ہین تیسرا یہ کہ اگر طواف واجب ہی تو یہ رکعتین بہی واجب
ہین اور اگر طواف سنت ہی تو یہ بہی سنت ہین اور بہر حال اگر کسی نے اُن کو نہ پڑہا تو طواف اوسکا باطل نہین
ہوتا اور مسنون یہی ہے کہ اُن کو مقام ابراہیم کے پیچھے پڑہے اور اگر وہان جگہہ نہ ملے تو حجر مین (یعنے
حطیم مین پڑہے) اور نہین تو مسجد مین نہین تو مکہ مین نہین تو حرم مین اور اگر اپنے وطن مین جاکر پڑہے
جب بہی روا ہے اور اگر کئی بار پورا طواف (یعنی سات سات شوط) کرکے پہر ہر طواف کے لیے دو دو
رکعت ادا کرے تو بہی اصحاب شافعیہ کے نزدیک جائز ہے مگر خلاف اولی ہے اور مکروہ نہین اور اسی کے
قائل ہین مسور بن مخرمہ اور عائشہ اور طاوس اور عطا اور سعید بن جبیر اور احمد اور اسحاق اور ابو یوسف
اور مکروہ کہا ہے اسکو ابن عمر اور حسن بصری اور زہری اور مالک اور ثوری اور ابو حنیفہ اور ابو ثور اور
محمد بن حسن اور ابن منذر نے اور نقل کیا ہے اسکو قاضی نے جمہور فقہا سے تئیسوان (٢٣) مسئلہ یہہ ہی
کہ طواف کی رکعتون مین پہلی رکعت مین قل یا ایہا الکافرون اور دوسرے مین قل ہو اللہ احد پڑہنا سنت ہی
چوبیسوان مسئلہ اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ طواف قدوم کے بعد سنت ہی کہ جب دو رکعتون سے
فارغ ہو تو پہر حجر اسود کو چہوئے اور باب الصفا سے نکلے اور اسپر اتفاق ہے کہ یہ چہونا واجب نہین اور
اگر نہ چہوئے تو کچہ دم لازم نہین آتا اور یہی قول ہی امام شافعی کا پچیسوان مسئلہ یہہ ہی کہ اس روایت
مین قل ہو اللہ پہلے مذکور ہی اور قل یا ایہا الکافرون بعد تو معلوم ہوا کہ پہلی رکعت مین قل ہو اللہ پڑہے اور دوسری مین
قل یا ایہا الکافرون اور اس سے ثابت ہوا کہ مقدم مؤخر سورتین پڑہنا روا ہے اگرچہ بعض جہال اس مین تعجب کرین اور بعضی
روایتون مین اسکے برعکس بہی آیا ہے جیسے ہمنے تئیسوین مسئلہ مین لکہا ہے ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ
نے زاد المعاد مین فرمایا کہ طواف قدوم مین اختلاف ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیدل کیا یا سواری
پر اور جابر کی یہ حدیث دلالت کرتی ہے کہ طواف قدوم پیدل تہا اور جن روایتون مین حجۃ الوداع مین
اونٹ پر طواف کرنا آیا ہے مراد اس سے شاید طواف افاضہ ہو اور ابن حزم نے جو صفا اور مروہ کی طواف
مین کہا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سوار تہے اونٹ پر اور تین بار دوڑایا اور چار بار آہستہ چلے اون کی
غلطی ہے حقیقت مین یہ دوڑنا تین بار اور چار بار آہستہ چلنا یہ طواف بیت اللہ مین واقعہ ہوا ہے نہ سعی بین
الصفا والمروہ مین پہر کہا ہے کہ صفا اور مروہ مین ہر بار بطن وادی (یعنے بیچ کے نشیب کی جگہہ) مین جہان

اب دو سبز کھنبے کھڑے کر دیے ہیں) بیچ میں دوڑنا مسنون ہے اور باقی راہ میں آہستہ چلنا اور کہا ہے کہ میں نے اپنے
استاذ شیخ ابن تیمیہ قدس اللہ روحہ سے پوچھا تو اونہوں نے کہا کہ یہہ ابن حزم کی بھول ہے اور یہہ بھول ویسی ہے
ہے جیسے کسی نے کہا ہے کہ حضرت چودہ بار پھرے صفا اور مروہ کے بیچ میں اور وہ یہ سمجھا کہ شاید آنے اور جانے
دونوں کو ملا کر ایک سعی کہتے ہیں اور ایسی ہی سات مرتبہ کرنا چاہیے حالانکہ یہ صریح غلط ہے اس لیے کہ اگر
ایسا ہوتا تو سعی صفا پر تمام ہوتی جہاں سے شروع ہوئی تھی اور یہ بخوبی ثابت ہے کہ آپ نے سعی مروہ پر ختم
کی اور صفا سے شروع کی **ح** پھر جب صفا کی قریب پہنچے (وہ ایک پہاڑ کا نام ہے جو کعبہ کے دروازے سے
بیس پچیس قدم پر ہے) تو یہ آیت پڑھی اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰہ یعنے صفا اور مروہ دونوں اللہ کی نشانیوں
میں سے ہیں) اور فرمایا آپ نے کہ ہم شروع کرتے ہیں جس سے شروع کیا اللہ تعالی نے اور آپ صفا
پر چڑھے یہانتک کہ بیت اللہ کو دیکھا اور قبلہ کیطرف مونہہ کیا اور اللہ کی توحید بیان کی اور اسکی بڑائی
کی (یعنے لا الٰہ الا اللہ اور اللہ اکبر کہا اور کہا لا الٰہ الا اللہ سے ہزم الاحزاب وحدہ تک (یعنے کوئی معبود
لائق عبادت کے نہیں سوا اللہ تعالی کے اکیلا ہے وہ پورا کیا اوس نے اپنا وعدہ (یعنے دین کے پھیلانے
کا اور اپنے نبی کی مدد کا) اور مدد کی اوس نے اپنے غلام کی (یعنے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی)
اور شکست دی اوس نے اکیلے سب لشکروں کو پھر اُس کے بعد دعا کی پھر ایسا ہی کہا پھر دعا کی غرض تین بار ایسا ہی
کیا پھر اوترے اور مروہ کیطرف چلے یہانتک کہ جب آپ کے قدم میدان کے بیچ میں اوترے تو دوڑے یہانتک
کہ جب چڑہ گئے تو پھر آہستہ چلنے لگے یہانتک کہ مروہ پر پہونچے پھر مروہ پر بھی ویسا ہی کیا جیسے کہ صفا پر
کیا تھا (یعنے وہ کلمات کہے اور دعا کی قبلہ رخ کھڑے ہو کر یہانتک کہ جب طواف تمام ہوا مروہ پر (یعنے
سات شوط ہو چکے) **ف** اس سے بہت مناسک معلوم ہوئے چنانچہ **چھبیسواں** مسئلہ یہ ہے
کہ سعی صفا سے شروع کرنا چاہیے اور یہی قول ہے شافعی اور مالک اور جمہور کا اور نسائی میں آیا ہے کہ آپ
نے صحابہ کو حکم فرمایا کہ شروع کرو وہیں سے جہاں سے شروع کیا ہے اللہ نے اور اسناد اوسکی صحیح ہے
اور **ستائیسواں** مسئلہ یہ ہے کہ صفا اور مروہ پر چڑہنا چاہیے اور اس چڑہنے میں اختلاف ہے
جمہور شافعیہ نے کہا ہے کہ چڑہنا سنت ہے نہ شرط ہے نہ واجب ہے اور اگر کوئی اوس پر نہ چڑہا تو سعی صحیح ہو
گئی مگر فضیلت فوت ہوئی اور ابو حفص بن وکیل شافعی کا قول ہے کہ سعی صحیح نہیں ہوئی اور صواب وہی
قول اول ہے مگر ضرور ہے کہ صفا کی دو زمین اڑیان لگا کر سعی شروع کرے اور مروہ کی دو زمین پیر کی

اونگلیان لگا کر تمام کرے کہ سعی ناقص نہ ہوا ٹھائیسواں یہ ہے کہ مستحب ہے کہ اتنا چڑہے کہ کعبہ دکھائی دے اگر ممکن ہو ورنہ خیر اونتیسواں یہ ہے کہ مستحب ہے بلکہ مسنون ہے کہ صفا پر کھڑا ہو اور وہی دعیات پڑہے اور دعا کرے قبلہ رخ ہوکر اور تین بار ذکر او رتین بار دعا کرے اور بعضوں نے کہا تین بار ذکر اور دو بار دعا کرے مگر قول اول صحیح ہے اور اس دعا مین اشارہ ہے کہ جنگ احزاب مین تمام قبائل عرب مدینہ پر چڑہ آئے تھے اللہ تعالی نے انکو بھگا دیا اور یہہ جنگ جسکو خندق کہتے ہین جو تھے سال ہجرت کے یا پانچوین سال مین ماہ شوال مین واقعہ ہوئی تیسواں یہ کہ وادی کے بیچمین دوڑنا مستحب ہے نہ جانا حسب عادت اور اس دوڑ نیکو سعے کہتے ہین اور ہر بار مین جب وادی کے بیچ مین پہونچے دوڑ کر چلے اور اگر کسینے اُس کو ترک کیا تو فضیلت فوت ہوئی یہ مذہب ہے شافعی کا اور اُن کے موافقین کا اور امام مالک نے کہا ہے کہ جو خوب نہ دوڑا اوسپر دوبارہ اعادہ واجب ہے اور ایک دوسری روایت بھی اون سے آئی ہے اکتیسواں مسئلہ یہ ہے کہ مروہ پر پہنچکر بھی وہی ذکر اور دعا کرے جو صفا پر کی ہے اور یہہ متفق علیہ مسئلہ ہے۔ بتیسواں مسئلہ یہ ہے کہ معلوم ہوا کہ سعے آپ کی مروہ پر تمام ہوئی تو صفا سے مروہ پر پہنچنا یہہ ایک پھیرا ہوا اور وہان سے پھر صفا پر آنا دوسرا پھیرا ہے ایسے ہی سات پھیرے چاہیین اور یہی مذہب ہے جمہور سلف وخلف کا صرف دو شخصون نے غلطی اور خطا سے ہمارا اختلاف کیا ہے اور کہا ہے کہ صفا سے جانا اور پھر صفا پر آجانا یہ ایک پھیرا ہوا غرض ایسے ہی سات پھیرے کہ جمہور کے حساب سے چودہ پھیرے ہوتے ہین ضرور ہے اور یہہ قول اون کا اسحدیث سے مردود ہوگیا اس لیے کہ اس صورت مین سعی صفا پر تمام ہوتی اور ہمین مذکور ہے کہ مروہ پر تمام ہوئی اور وہ دو شخص ابن بنت شافعی اور ابو بکر صیرفی ہین اصحاب شافعیہ سے اور اب عمل ساری امت کا جمہور کے موافق ہے اور ابن قیم رحمۃ اللہ تعالے علیہ نے زاد المعاد مین اون صاحبون کے قول کو خطا کہا ہے ح تو آپ نے فرمایا کہ مجھے اگر پہلے سے معلوم ہوتا اپنا کام جو بعد معلوم ہوا تو مین ہدی ساتھہ نہ لاتا (اور مکہ ہی مین خرید لیتا) اور اپنے اس احرام حج کو عمرہ کر ڈالتا تو اب تم مین سے جسکے ساتھہ ہدی نہ ہو وہ احرام کھول ڈالے (یعنے طواف وسعی تو ہو چکی اور عمرہ کے افعال پورے ہو گئے) اور اسکو عمرہ کرلے پھر سراقہ ابن مالک بن جعشم کھڑے ہوئے اور عرض کی کہ یا رسول اللہ یہہ حج کو عمرہ کر ڈالنا ہماری اسی سال کے لیے خاص ہے یا ہمیشہ کے لیے ہمکی اجازت ہے تو آپ نے فرمایا کہ ہمیشہ کے لیے اجازت ہے اور ہمیشہ کے لیے ہے اور حضرت علی

مین سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اونٹ لیکر آئے اور حضرت فاطمہ کو دیکھا کہ اُن مین ہین جنہون نے احرام کہول ڈالا
اور رنگین کپڑے پہنے ہوئے ہین اور سرمہ لگائے ہوئے ہین تو حضرت علی نے بُرا مانا تو اونہون نے فرمایا کہ
میرے باپ نے حکم فرمایا اس کا پہر راوی نے کہا کہ حضرت علی عراق مین فرماتے تہے کہ مین رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے پاس گیا غصہ کرتا ہوا حضرت فاطمہ پر اس احرام کہولنے کے سبب سے جو اونہون نے کیا تہا
پوچہنے کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسباب کو جو مین نے ذکر کی اور آپ کو خبر دی مین نے کہ
مینے اُسکو برا جانا تو آپنے فرمایا کہ فاطمہ نے سچ کہا سچ کہا (یعنے مین ہی نے اونکو احرام کہولنے کا
حکم دیا ہے) پہر آپنے فرمایا کہ تمنے کیا کہا جب حج کا قصد کیا تو مین نے عرض کی کہ مین نے کہا یا اللہ مین
اہلال کرتا ہون اوسکا جسکا اہلال کیا ہے تیرے رسول نے تو آپنے فرمایا میرے ساتہہ ہدی ہے (اسی لیے مین
نے احرام نہین کہولا) اب تم بہی احرام نہ کہولو کہا جابر نے کہ پہر وہ اونٹ جو حضرت علی یمن سے لائے
تہے اور جو نبی صلے اللہ علیہ وسلم اپنے ساتہہ لائے سب ملکر سو اونٹ ہوگئے کہا جابر نے کہ پہر سب لوگون
نے احرام کہول ڈالا اور بال کترائے مگر نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اور جن کے ساتہہ قربانی تہی (کہ وہ محرم
ہی رہی) **ف** قولہ مجہے اگر پہلے سے معلوم ہوتا الخ اس سے معلوم ہوگیا کہ انبیا کو علم غیب نہین
ہوتا جبتک اللہ پاک کسی بات کی خبر بذریعہ وحی یا الہام صحیح کے نہ دے جبتک بات معلوم کر لینا اون کا کام
نہین اور یہ بہی معلوم ہوا کہ آپنے آرزو کی کہ اگر ہدی ساتہہ نہوتی تو احرام حج کا عمرہ کرکے فسخ کر ڈالتا
کہ اس مین آسانی اور سہولت ہے امت کے لیے اور آپ کی عادت تہی کہ جب اختیار دیا جاتا آپ کو دو باتون
مین تو اوسے اختیار کرتے جو آسان یا آسان تر ہوتی اور اس سے باطل ہوگیا قول ان لوگون کا جو حج
کے فسخ کے قائل نہین عمرہ کرکے اور بڑی تائید ہوتی مذہب ظاہریہ کی جو فسخ حج بعمرہ کے قائل ہین اور اکثر
تابعین دو عذر بڑے پیش کرتے ہین **اول** یہہ کہ جب صحابہ مین اختلاف ہوا اُس کے جواز و عدم جواز
مین تو احتیاط یہی ہے کہ فسخ نہ کرے اور اس کا **جواب** تو اتنا ہی کافی ہے کہ احتیاط جب ہوتی
ترک فسخ مین کہ سنت رسول الثقلین ہمپر ظاہر نہوتی اور جب آپ کی سنت ظاہر ہوگئی اور آپ نے
قیامت تک کے لیے فرما دیا سراقہ بن جعشم کے جواب مین تو اب احتیاط اتباع سنت مین ہے نہ ترک
سنت مین اور **دوسرا** عذر یہ ہے کہ آپ نے صحابہ کو فسخ حج کا حکم اسلیے دیا کہ معلوم ہوجاوے
اون لوگون کو کہ عمرہ حج کے مہینون مین جائز ہے اسلیے کہ جاہلیت کے زمانہ مین عمرہ حج کے مہینون مین

ممنوع جانتے تھے اور یہ عذر اس سے بھی لغو ہے اور اسکا جواب **اول** یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
اس سے پہلے تین عمرے کر چکے تھے اور وہ تینون ذی قعدہ کے مہینے مین ہوئے تھے اور ذی قعدہ حج کے
مہینون مین ہے تو اب امر ممنوع کے بجا لانے کی جسکو تم منع کرتے ہو کیا ضرورت رہی **دوسری** یہ
کہ صحیحین مین روایات متعددہ مین یہ امر مذکور ہو چکا ہے کہ آپ نے میقات پر اجازت دی کہ جو چاہے
عمرہ کا احرام کرے جو چاہے حج کا جو چاہے حج وعمرہ دونون کا پھر اسی سے معلوم ہو گیا کہ عمرہ حج کے مہینون
مین جائز ہو گیا اب فسخ کی کیا ضرورت رہی **تیسرے** یہ کہ آپ نے بجلی تصریح کر دی اور صاف فرما دیا
کہ جس کے پاس ہدی نہین ہے وہ احرام کھولڈالے اور جس کے ساتھ ہدی ہے وہ محرم رہے اور آپ نے
بھی آرزو کی کہ اگر مین ہدی نہ لاتا تو احرام کھول ڈالتا غرض دونون قسم کے محرمون مین آپنے فرق کیا
تو بجلی ثابت ہو گیا کہ احرام ہرگز مانع فسخ نہین بلکہ ہدی کا ساتھ لانا مانع فسخ ہے اور تم جو علت فسخ کی
بیان کرتے ہو (یعنے تا صحابہ کو معلوم ہو جاوے کہ ایام حج مین عمرہ درست ہی) یہ ہر محرم مین پائی
جاتی ہے اور ایسی نہین ہے کہ ایک محرم مین پائی جاوے اور دوسرے مین نپائی جائے حالانکہ
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہدی کو فارق ٹھیرایا کہ جو لایا ہے وہ فسخ نکرے اور جو نہین لایا ہے وہ
فسخ کر دے۔ اور اگر وہ علت ہوتی جو تم نے کہی ہے تو سب کو فسخ کا حکم دیا جاتا غرض اسیطرح کے
گیارہ جواب مانعین فسخ کو علامہ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے زاد المعاد مین دیے ہین (فمن اراد الزیادۃ
فلیرجع الیہ) اور یہ جو مذکور ہوا یعنے علم غیب نہونا **تینتیسوان** مسئلہ ہے اسحدیث کا اور جواز فسخ
حج **چونتیسوان** اور یہ جو ہے کہ حضرت علی نے برا مانا الخ اس سے معلوم ہوا **پینتیسوان**
مسئلہ کہ ضرور ہی شوہر کو کہ اگر کوئی خلاف شرع بات بی بی سے دیکھے تو اوسپر غصہ کرے اور مانع
ہو اگرچہ وہ پیغمبر زادی ہو پھر اورون کا تو کیا ذکر ہے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو تو یہی خیال ہوا
پھر جب حضرت کی اجازت معلوم ہو گئی چپ ہو گئے **چھتیسوان** مسئلہ یہ ہے کہ حضرت علی کی
لبیک سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی یون احرام باندہے کہ یا اللہ میرا احرام وہی ہے جو فلان شخص کا
احرام ہو تو یہ روا ہے **سینتیسوان** مسئلہ یہ ہے کہ راوی نے جو کہا کہ اونہون نے بال
کترائے اور اس سے معلوم ہوا کہ کترانا بھی روا ہے گو منڈانا سرکا افضل ہے مردون کو مگر صحابہ
نے بیان افضل پر اسلیے عمل نکیا کہ اگر منڈاتے تو حج کے وقت مطلق بال نرہتے اسلیے

یہان تقصیر پر کفایت کی اور حلق نہ کیا **ح** پہر جب ترویہ کا دن ہوا (یعنے آٹھوین تاریخ ذی الحجہ کی) تو سب لوگ منا کو چلے اور حج کی لبیک پکاری اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہی سوار ہوئے اور منی مین ظہر اور عصر اور مغرب اور عشا اور فجر (پانچ نمازین) پڑہین پہر تہوڑی دیر ٹہیرے یہان تک کہ آفتاب نکل آیا اور حکم فرمایا آپنے اوس خیمہ کا جو بالون کا بنا ہوا تہا کہ لگا دیا جاوے نمرہ مین (کہ نام ہے ایک مقام کا) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چلے اور قریش یقین کرتے تہے کہ آپ مشعر الحرام مین وقوف کرینگے جیسے سب قریش کے لوگون کی عادت تہی ایام جاہلیت مین اور آپ وہان سے آگے بڑہ گئے یہان تک کہ عرفات پہنچے اور آپنے خیمہ اپنا نمرہ مین لگا پایا اور اُس مین اوترے یہانتک کہ جب آفتاب ڈہل گیا آپنے حکم فرمایا کہ قصوا اونٹنی کسی گئی اور آپ وادی کے بیچ مین پہنچے اور خطبہ پڑہا لوگون پہ اور فرمایا کہ تمہارے خون اور اموال ایک دوسرے پر حرام ہین جیسے آج کے دن کی حرمت ہے اس مہینے کے اندر اس شہر کے اندر اور ہر چیز زمانہ جاہلیت کی میرے دونون پیرون کے نیچے رکھدی گئی (یعنے اُن چیزون کا اعتبار نہ رہا) اور جاہلیت کے خون بے اعتبار ہو گئے اور پہلا وہ خون جو مین اپنے خونون مین سے معاف کیے دیتا ہون ابن ربیعہ کا خون ہے کہ وہ دودہ پیتا تہا بنی سعد مین اور اُسکو ہذیل نے قتل کر ڈالا (غرض مین اوسکا بدلا نہین لیتا) اور اسیطرح زمانہ جاہلیت کا سود سب چھوڑ دیا گیا (یعنے کوئی اُسوقت کا چڑہا سود نہ لے نہ دے) اور پہلے جو سود کہ ہم اپنے یہان کے سود مین سے چھوڑ دیتے ہین (اور طلب نہین کرتے) عباس بن عبد المطلب کا سود ہے اسلیے کہ وہ سب معاف کر دیا گیا اور تم لوگ اب ڈرو اللہ سے کہ عورتون پہ زیادتی نہ کرو اسلیے کہ اُنکو تمنے اللہ پاک کی امان مین لیا ہے اور حلال کیا ہے تمنے اون کے ستر کو اللہ تعالی کے کلمہ سے اور تمہارا حق اون کے اوپر یہ ہے کہ تمہارے بچہونے پر کسی ایسے شخص کو نہ آنے دین (یعنے تمہارے گہر مین) جسکا آنا تم کو ناگوار ہو پہر اگر وہ ایسا کرین تو انکو ایسا مارو جو سخت چوٹ نہ لگے (یعنے ہڈی وغیرہ نہ ٹوٹے کوئی عضو ضائع نہ ہو حسن صورت مین فرق نہ آوے کہ تمہاری کہیتی اوجڑ جاوے) اور انکا حق تمہارے اوپر اتنا ہے کہ روٹی اون کی اور کپڑا اون کا دستور کے موافق تمہارے ذمہ ہے اور تمہارے درمیان چہوڑے جاتا ہون مین ایسی چیز کہ اگر تم اوسے مضبوط پکڑے رہو تو کبہی گمراہ نہ ہو اللہ کی کتاب اور تم سے سوال ہوگا (قیامت مین) اور میرا حال پوچہا جاوے گا پہر تم کیا کہوگے تو سبنے عرض کی کہ ہم گواہی دیتے ہین کہ بیشک

آپ نے اللہ پاک کا پیغام پہنچایا اور رسالت کا حق ادا کیا اور اُمت کی خیر خواہی کی پھر آپ نے اشارہ کیا اپنی انگشت شہادت (کلمہ کی اونگلی) سے کہ آپ اُسے آسمان کیطرف اُٹھاتے تھے اور لوگون کیطرف جھکاتے تھے اور فرماتے تھے یا اللہ گواہ رہیو یا اللہ گواہ رہیو تین بار یہی فرمایا اور یون ہی اشارہ کیا پھر اذان اور تکبیر ہوئی اور ظہر کی نماز پڑہی اور پھر اقامت کہی اور عصر پڑہی اور ان دونون کے بیچ مین کچھ نہین پڑہا (یعنے نفل سنت وغیرہ) **ف** اس سے کئی مسائل معلوم ہوئے چنانچہ مع مسائل سابقہ **اٹھتیسوان** مسئلہ یہ ہے کہ آپ نے حج کے لیے آٹھوین تاریخ منا کا ارادہ کیا اس سے معلوم ہوا کہ جو مکہ مین ہو وہ آٹھوین تاریخ احرام باندہے اور یہی مذہب ہے امام شافعی اور اُن کے موافقین کا کہ اون کے نزدیک افضل یہی ہے اسی حدیث کر دسرا **اونتالیسوان** یہ کہ سنت یہی ہے کہ آٹھوین تاریخ سے پہلے منا نہ جاوے اور امام مالک نے پہلے اس سے جانیکو مکروہ کہا ہے اور بعض سلف نے کہا ہے کچھ مضائقہ نہین اگر پہلے جاوے اور یہ جو فرمایا کہ آپ بھی سوار ہوے اس سے **چالیسوان** مسئلہ معلوم ہوا کہ اس جگہہ مین سوار ہونا افضل ہے پیدل چلنے سے جیسے اور راہون مین حج کے سوار ہونا افضل ہے پیدل چلنے سے اور امام نووی نے اسی کو صحیح کہا ہے اور امام شافعی کا ایک قول ضعیف یہی ہے کہ پیدل چلنا افضل ہے **اکتالیسوان** یہ کہ منا مین یہ پانچ نمازین پڑہنا مسنون ہے جیسے حضرت نے پڑہین **بیالیسوان** یہ کہ منے مین اس شب یعنے نوین رات کو رہنا سنت ہے اور یہ رہنا مسنون ہے کچھ رکن نہین نہ واجب ہے اور اگر کسی نے اسکو چھوڑ دیا تو اوسپر دم جب نہین ہوتا اور اُسپر اجماع ہے **تینتالیسوان** یہ کہ یہ جو کہا جب آفتاب نکل آتا اس سے ثابت ہوا کہ منی سے نہ نکلے جب تک آفتاب طلوع نہو اور یہہ سنت ہے باتفاق **چوالیسوان** یہ کہ نمرہ مین اوترنا مستحب ہے اس لیے کہ سنت یہ ہے کہ عرفات مین داخل نہوین جب تک آفتاب ڈھل نہ جاوے پھر جب آفتاب ڈہلجاوے ظہر اور عصر ملاکر پڑہین پھر عرفات مین داخل ہون اس لیے نمرہ مین اوترنا مسنون ہوا اگر جسکا خیمہ ہو لگا یا جاوے اور زوال کے قبل غسل کرین وقوف عرفات کے لیے پھر جب زوال ہو جاوے امام لوگون کے ساتھہ مسجد ابراہیم مین جاوے اور وہان دو چھوٹے چھوٹے خطبے پڑہے اور دوسرا خطبہ بہت چھوٹا ہو پھر بعد اسکے ظہر اور عصر دونون کو جمع کرکے ادا کرے پھر نماز سے فارغ ہو کر موقف مین جاوے **پینتالیسوان** مسئلہ یہ ہے کہ معلوم ہوا کہ محرم کو خیمہ مین یا اور سایہ کے نیچے رہنا درست ہے **چھیالیسوان** خیمون کا

رکھنا روا ہے بالون کے ہون خواہ اور کسی چیز کے اور نمرہ ایک موضع ہے عرفات کے بغل مین اور عرفات مین داخل نہین قولہ قریش یقین کرتے تھے اسکا مطلب یہ ہے کہ قریش تمام عرب کے خلاف کرتے تھے کہ عرب لوگ عرفات مین جاکر وقوف کرتے اور قریش مزدلفہ مین کھڑے رہتے اور کہتے کہ ہم اللہ تعالی کے گھر والے ہین ہم حرم سے باہر نہ جاوین گے اور مزدلفہ حرم مین ہے پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بفرمان واجب الاذعان قرآن کے عرفات مین جاکر وقوف کیا جیسے اللہ صاحب نے فرمایا ہے ثُمَّ اَفِیضُوا مِنْ حَیْثُ اَفَاضَ النَّاسُ یعنے پھر لوٹو وہان سے جہان سے سب لوگ لوٹتے ہین یعنے عرفات سے قولہ یہانتک کہ جب آفتاب ڈھل گیا اس سے **سنیتالیسوان** مسئلہ ثابت ہوا کہ عرفات مین داخل ہونا قبل صلوۃ ظہر وعصر کے خلاف سنت ہے قولہ آپ وادی کے بیچ مین پہنچے الخ یہ وادی وادی عُرنہ ہے جسمین عین کو پیش ہے اور کو زبر اس کے بعد نون ہے اور عرنہ عرفات مین داخل نہین امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اور تمام علماء کا یہی قول ہے مگر امام مالک فرماتے ہین کہ عرفات مین ہے قولہ پھر خطبہ پڑھا الخ اس سے **اڑتالیسوان** مسئلہ معلوم ہوا کہ خطبہ یہان مستحب ہے امام کو عرفہ کے دن اور یہ باتفاق ثابت مسنون ہے اور جمہور کا یہی قول ہے اور خلاف کیا ہے اس مین مالکیہ نے اور مذہب شافعی کا یہ ہے کہ حج مین چار خطبہ سنت ہین ایک تو ساتوین تاریخ ذیحجہ کی کعبہ کے پاس بعد ظہر کے **دوسرے** یہی جو مذکور ہوا عرنہ مین عرفات کے دن **تیسرے** یوم النحر مین یعنے دسوین تاریخ **چوتھی** کو حج کے دن منے سے جسکو یوم نفر اول کہتے ہین اور وہ ایام تشریق کا دوسرا دن ہے یعنے بارہوین تاریخ اور اصحاب شافعیہ نے کہا ہے کہ یہ سب جگہہ ایک ہی ایک خطبہ ہے مگر عرفات کے دن کہ اوس مین دو ہین اور اسیطرح یہ سب خطبے بعد نماز ظہر کے ہین مگر خطبہ عرفات کہ وہ قبل ظہر کے ہے اور ہر خطبہ مین احکام ضروری حج کے تعلیم کرنا ضرور ہین **قولہ** اور تمہارے خون اور اموال الخ اس مین بڑی تاکید فرمائی کہ جیسے عرب کو اسدن کی حرمت اور اس ماہ کی حرمت اور اس شہر مکہ کی حرمت بخوبی معلوم تھی ویسے ہی ایک دوسرے کو مارنا مال لوٹنا ایذا دینا سکو آپنے حرام فرمایا اور اس سے ثابت ہوا **اونچاسوان** مسئلہ کہ نظیر دینا اور مثال بیان کرنا اور تشبیہ دینا درست ہے جیسے آپ نے یہان مال وجان کی حرمت کی تشبیہ دی **قولہ** ہر چیز ایام جاہلیت کی میرے پیرون کے نیچے ہے الخ اس کا مقصود یہ ہے کہ بیع وشرا اور معاملات ایسے کہ جن مین ابھی قبضہ نہین اور خون ایسے جنکا قصاص نہین

لیا گیا اور سود جو وصول نہین کیا گیا اُس کا مطالبہ اب نہ کرنا چاہیے اور یہ سب باطل اور لغو ہو گیا اور ابن ربیع کا نام محققون نے لکھا ہے کہ ایاس تہا بیٹا ربیعہ کا وہ بیٹا حارث کا وہ بیٹا عبد المطلب کا اور بعضون نے اس کا نام حارثہ کہا ہے اور یہ لڑکا چہوٹا تہا اور گہرون مین گہٹنیان چلتا تہا اور بنی سعد اور بنی لیث کے بیچ مین لڑائی ہوئی اور اُس کے ایک پتھر لگا اور مر گیا یہ قول ہے زبیر بن بکار کا اور یہ جو فرمایا ڈرو اسہ سے عورتون پر الخ اس سے پچاسوان مسئلہ ثابت ہوا کہ عورتون کے ساتہہ حسن سلوک اور اخلاق اور محبت اور نرمی سے بسر کرنا ضرور ہے اور اس بارہ مین بہت احادیث آئی ہین اور بہت ڈرایا ہے آپ نے اونکی حق تلفی سے اور فرمایا ہے کہ تم مین سب سے بہتر وہ ہے جو عورتون کے ساتہہ اچھی طرح رہتا ہے اور امام نووی کی اس بارہ مین ایک کتاب ہے ریاض الصالحین اور یہ جو فرمایا حلال کیا ہے تمنے اون کے ستر کو الخ یعنے اللہ تعالی نے فرمایا ہے فامساک بمعروف او تسریح باحسان اس حکم سے خدا تعالی کے اُن کے فروج تمپر حلال ہوئے ہین تو اسکا خیال رکھو کہ اُنہے تکلیف نہ دو اور اُن کے حقوق تلف نہ کرو یا مراد اس سے یہ آیت ہے فانکحوا ما طاب لکم من النساء یا مراد کلمہ سے ایجاب و قبول ہے اور یہ کلمہ اللہ ہی نے بتایا ہے اور یہ جو فرمایا تمہارے بچہونے پر الخ اس سے زنا مراد نہین اسلیے کہ اس مین تو رجم ہے یعنے پتہراو کر کے مار ڈالنا بلکہ مراد یہ ہے کہ کسی غیر کے ساتہہ تخلیہ نہ کرین یا کسی کو گہر مین آنے نہ دین جب تک کی اجازت نہ ہو خواہ مرد ہو خواہ عورت خواہ اجنبی ہو خواہ بی بی کے محارم مین سے ہو غرض بغیر اجازت شوہر کے کسی کو گہر مین آنے نہ دینا چاہیے پہر خواہ اجازت زبان سے پائی جاوے خواہ عرف و عادت سے اکاونواں یہ مسئلہ ہے کہ عورت کو مارنا تنبیہ اور تادیب کے لیے مگر ایسی ہی ضرب ہو کہ جس سے ضرر شدید نہ پہنچ جاوے اور اگر ایسی مار ماری جو درست ہے یعنے اُس مین ضرر شدید نہ تہا اور اتفاق سے وہ مر گئی تو اوسپر (یعنے زوج پر) دیت ہے اور زوج کے عاقلہ پر اوسکی ادا واجب ہے اور زوج اپنے مال سے کفارہ دے باونواں قولہ روٹی اونکی الخ معلوم ہوا کہ خرچ عورت کا اور کہلانا پلانا اور کپڑا دستور کے موافق زوج پر واجب ہے اور یہ مسئلہ اجماعی ہے کسی کا اس مین اختلاف نہین تریپنواں وصیت کی آپ نے قرآن کے تمسک پر اور فرمایا کہ جب تک اُسکو پکڑے رہو گے گمراہ نہ ہو گے اور حد بیان کی ہدایت کی اُس کے تمسک تک معلوم ہوا کہ جس نے قرآن چہوڑ دیا یعنے اوسکی اوامر پر عمل نکیا نواہی سے نہ بچا قصص سے عبرت نہ پکڑی خبرون کی تصدیق نہ کی وعدون کی امید نہ کہی وعیدون سے خوف نہ کیا صفات باری پر

یقین نہ لایا وہ گمراہ ہوا یہ اوسکا حال ہو جو قرآن سے معانی اور [illegible] پر عمل نہین کرتا ہے
پہر اُسکا حال پوچہتے ہو جو کم بخت قل ہو اللہ کے معنے بہی نہین جانتا اور اُس بدبخت شقی ازلی کا کیا ذکر ہے
جو مردود و ملعون یہ خیال رکہتا ہے کہ قرآن مجید کا ترجمہ پڑہنے سے آدمی گمراہ ہو جاتا ہے یا کہتا ہو
کہ بے فقہ کے قرآن پڑہنے سے گمراہ ہو جاتا ہے یا خیال کرتا ہے کہ بے فقہ جانے حدیث پر چلنے سے گمراہ
ہو جاتا ہے غرض یہ سب شعبہ ہین ضلالت و گمراہی کے کہ اللہ تعالی اُس سے ہر مسلمان کو بچاوے —
چوتہا مسئلہ یون پورے ہوئے کہ آپنے خبر دی کہ تم سے سوال ہوگا میرے حال سے یہ خبر دی آپنے
قیامت کو سوال سے کہ ہر اُمت سے ہوگا اور ہر نبی سے اور روبکاری حضرت عیسی علیہ السلام کی قرآن
شریف مین اور روبکاری حضرت نوح علیہ السلام کی حدیث مین اوسی جلسہ سے ہے پانچوین مسئلہ
یون پوری ہوئے کہ آپنے اشارہ کیا آسمان کی طرف اور کہا یا اللہ الی آخرہ اس سے معلوم ہوا کہ اللہ پاک
جل جلالہ وجل شانہ اپنی ذات مقدس سے عالم کے اوپر ہے اور یہی عقیدہ تہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کا اور اسیلیے آپنے اشارہ حسی کیا اوسکی طرف اور باطل ہوا مذہب خبیثان امت گرفتاران جہمیت
کا جو قائل ہین کہ خداوند تعالی سب جگہہ ہے یا زعم ہین کہ جیسے عرش پر ہے ویسے ہی فرش پر ہے یا
مدعی ہین کہ جیسے عالم کے اوپر ہے ویسے ہی نیچے ہے اور معلوم ہوا کہ یہی عقیدہ تہا صحابہ کا جو مہر در
انبیا کا تہا اس لیے کہ اگر ایک صحابی کا خیال بہی اوسکے موافق نہوتا تو وہ برق کیطرح چمک کے حضرت
سے سوال کرتا اور آپکے جواب باصواب مین اپنی صلاح دین و دنیا جانتا اور آپ کے قول ذیشان کو جان
جہان اور نور ایمان تصور کرتا اور ظاہر ہے کہ ایسا اجماع صحابہ کا جیسے عرفات مین تہا کبہی کا ہے کو
ہوا ہی غرض اس حدیث نے اطفال جہمیہ کو یتیم کر دیا اور افراخ فلاسفہ کو بے مادر و پدر اور معتزلہ اور
منکران صفات کو جن کے اقوال شذر و مذر واقع ہوئے ہین ملک ایمان سے شہر بدر کر دیا غرض جب
ثابت ہوا کہ ایک اعرابی بہی اُسپر متعجب ہوا اور کسی بدوی نے اوسپر کچہ سوال نہ کیا تو اب جو دنی علم
و دنی فہم اُس کے خلاف عقیدہ رکہے وہ پلے سرے کا گنوار اور حد درجے کا کندہ ناتراش کج فہم و بدقماش
بدعقیدہ و بدمعاش ہے چہٹین مسئلہ یون پوری ہوئی کہ آپنے ظہر اور عصر ملا کر پڑہے اور اُمت کا
اسپر اجماع ہے کہ یہہ جمع یہان جائز ہے اور مشروع ہے مگر اس کے سبب مین اختلاف ہے کسی نے کہا سبب
اسکا بجا آوری نسک ہے اور یہ مذہب ابو حنیفہ اور بعض اصحاب شافعی کا ہے اور اکثر شافعیہ نے کہا سبب

اسکا سفر ہے اور اُن لوگون کا قول ہے کہ جو وہین رہتا ہو یا کہ کا ہو کہ وہ دو منزل سے کم ہے تو اُسکو جمع روا نہیں جیسے قصر روا نہیں ستاون مسلہ یون پورے ہوئے کہ جو شخص جمع کرے دو نماز دن کو تو اُسکو لازم ہے کہ ترتیب سے پڑہے یعنے ظہر پہر عصر اور پہلے نماز کے لیے اذان اور اقامت اور دوسرے کے لیے فقط اقامت کہے اور اُن کے بیچمین کچہ نہ پڑہے اور اس مین شافعیہ کا اتفاق ہے اور یہی صحیح ہے

ح پہر سوار ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہانتک کہ آئے کہڑے ہونے کی جگہہ مین پہر اُونٹنی کا پیٹ کر دیا پتہرون کیطرف اور پگ ڈنڈی کو اپنے آگے کر لیا اور قبلہ کیطرف مونہہ کیا اور کہڑے رہے یہانتک کہ آفتاب ڈوب گیا اور زردی تہوڑی تہوڑی جاتی رہی اور سورج کی ٹکیا ڈوب گئی اور اسامہ کو اپنے پیچہے بٹہا لیا اور لوٹے اور مہار قصوا کی اسقدر کہینچی ہوئی تہی کہ سر اُس کا کجاوہ کے آگے مورک مین لگ گیا تہا (مورک وہ جگہہ ہے جہان سوار بعضے وقت تہک کر اپنا پیر جو لٹکا ہوا رہتا ہے اوس جگہہ رکہتا ہے) اور آپ سیدہے ہاتہہ سے اشارہ کرتے تہے کہ اے لوگو آہستہ آہستہ چلو آرام سے اور جب کسی ریت کی ڈہیری پر آجاتے (جہان بہیڑ کم پاتے) تو ذرا مہار ڈہیلی کر دیتے یہان تک کہ اونٹنی چڑہ جاتی آخر مزدلفہ پہنچ گئے اور وہان مغرب اور عشا پڑہی ایک اذان سے (جو مغرب کے پہلے کہی) اور دو تکبیرون سے اور اُن دونون فرضون کے بیچمین نفل کچہ نہین پڑہے (یعنے سنت وغیرہ نہین پڑہی) پہر آپ لیٹ رہے یہانتک کہ صبح برآمد ہوئی پہر فجر کی نماز ادا کی (سبحان اللہ کیسے خادم ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ رات دن آپکے سونے بیٹہنے اوٹہنے جاگنے کہانے پینے پر نظر ہے اور ہر فعل مبارک کی یاد و حفاظت ہے اللہ تعالی رحمت کرے اُنپر) جب فجر خوب ظاہر ہو گئی اذان اور تکبیر کے ساتہہ پہر قصوا (اونٹنی پر) سوار ہوئے یہانتک کہ مشعر الحرام مین آئے اور وہان قبلہ کیطرف مونہہ کیا اور اللہ تعالی سے دعا کی اور اللہ اکبر کہا اور لا الہ الا اللہ کہا اور اُسکی توحید پکاری اور وہان ٹہہرے رہے یہانتک کہ روشنی ہو گئی بخوبی اور لوٹے آپ وہان سے قبل طلوع آفتاب کے اور فضل بن عباس کو اپنے پیچہے بٹہا لیا اور فضل ایک نوجوان اچہے بالون والا گورا اچہا خوب صورت جوان تہا پہر آپ جب چلے تو ایک گروہ عورتون کا ایسا چلا جاتا تہا کہ ایک ایک اونٹ پر ایک عورت سوار تہی اور سب چلی جاتیں تہی اور فضل اُنکے طرف دیکہنے لگے سو رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم نے فضل کے منھہ پر ہاتھہ رکھدیا (اور زبان سے کچہ نہ فرمایا سبحان اللہ یہ اخلاق کی بات تہی اور نہی منکر کس خوبی سے ادا کیا) اور فضل نے مونہہ اپنا دوسری طرف پہیر لیا اور پہر دیکہنے لگا دریان کی کمال اطمینان کی وجہ تہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق پر تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہر اپنا ہاتہہ اودہر پہیر کر اون کے مونھہ پر رکہہ دیا تو فضل نے دوسری طرف مونہہ پہیر کر پہر دیکہنے لگے یہانتک کہ بطن محسر مین پہنچے تب اونٹنی کو ذرا چلایا اور بیچ کی راہ لی جو جمرہ کبری پر جا نکلتی ہے یہانتک کہ اُس جمرہ کے پاس آئے جو درخت کے پاس ہے اور اُسیکو جمرہ عقبی کہتے ہین) اور سات کنکریان اُسکو مارین ہر کنکری پر اللہ اکبر کہتے ایسی کنکریان جو چٹکی سے ماری جاتی ہین اور دانہ باقلا کے برابر ہون) اور وادی کے بیچ سے کہڑے ہو کر مارین اکہ منے اور عرفات اور مزدلفہ داہنی طرف اور مکہ بائین طرف رہا) پہر نحر کی جگہہ آئے اور ترسٹھہ اونٹ اپنے دست مبارک سے نحر کیے (قربان دست و بازویت شوم) باقی حضرت علی کو دیے کہ اونہون نے نحر کیے اور شریک کیا آپنے اُن کو اپنی ہدی مین پہر حکم فرمایا کہ ہر اونٹ مین سے ایک ٹکڑا لیوین اور ایک ہانڈی مین ڈالا اور پکایا گیا پہر آپ نے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دونو نے اوس مین سے گوشت کہایا اور اُس کا شوربا پیا پہر سوار ہوئے اور بیت اللہ کیطرف آئے اور طواف افاضہ کیا اور ظہر مکہ مین پڑہی اور بنی عبد المطلب کے پاس آئے کہ وہ لوگ زمزم پر پانی پلا رہے تہے آپنے فرمایا پانی بہرو اے اولاد عبد المطلب کی اگر مجہے یہ خیال نہ ہوتا کہ لوگ بہیڑ کرکے تمہے پانی نہ بہرنے دینگے تو مین بہی تمہارا شریک ہو کر پانی بہرتا (یعنے جب آپ بہرتے سنت ہو جاتا تو پہر ساری امت بہرنے لگتی اور اُن کی سقایت جاتی رہتی) پہر ان لوگون نے ایک ڈول آپ کو دیا اور آپنے اوس مین سے پیا **ف** اب مسائل سنو قولہ پہر آئے کہڑے ہونے کی جگہہ **اوٹہا ون** مسئلہ یون پوری ہوئے کہ مستحب ہے جب نماز سے فارغ ہو تو جلد موقف مین آجاوے **اونسٹھہ** یون ہوئے کہ وقوف سواری پر افضل ہے اور احادیث سے بہی ثابت ہوتا ہے اور اس مین شوافع کے تین قول ہین کہ اصح اون مین یہی ہے کہ سواری پر افضل ہے اور دوسرا یہ کہ بے سواری کے افضل ہے تیسرا یہ کہ دونو برابر ہین مگر سواری پر فضل بنی ہے اور بے سواری کے تقریر اور فعل تقریر سے افضل ہے پس قول اول بہتر ہے **ساٹہہ** یون ہوئے کہ اُن پتہرون کے پاس افضل ہے وقوف کرنا اور وہ پتہر بچہے ہوئے ہین جبل رحمت کے دامن اور جبل رحمت

زمین عرفات کے بیچ مین واقع ہے غرض موقف مستحب وہی ہے اور یہ جو عوام مین مشہور ہے کہ جبل رحمت پر
چڑہنا موجب قربت ہے اور بعض نادان سمجھتے ہین کہ بے اوسکی چڑہے وقوف صحیح نہین وہ بیوقوف
ہین اور جبل رحمت پر چڑہنے کو اولی جاننا مفت کی زحمت ہے بلکہ تمام عرفات کا میدان موقف ہے اور
مستحب اور افضل وہی موقف نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہے اکسٹھہ مسئلے یون پوری ہوے کہ معلوم ہوا کہ
قبلہ کیطرف موہنہ کرنا وقوف کے وقت مستحب ہے باسٹھہ یون پوری ہوے کہ وقوف مغرب تک
چاہیے کہ آفتاب بخوبی ڈوب جاوے اور اوسکے ڈوبنے کے بعد مزدلفہ کو چلے پہر اگر کوئی قبل غروب کے
ہی چلا گیا تو وقوف اور حج تو اوسکا پورا ہو گیا مگر اوسپر دم آتا ہے وجوب کی راہ سے یا استحباب کے
طور سے اور اس مین شافعی کے دو قول ہین صحیح قول یہ ہے کہ سنت ہے اور دوسرا یہ ہے کہ دم واجب
ہے اور بنا اسکی اسپر ہے کہ آیا وقوف کرنے والے پر رات اور دن دونون کو جمع کرنا واجب ہے یا نہین
تو صحیح تر قول یہی ہے کہ سنت ہے رہا وقت وقوف کا تو وہ عرفہ کے دن زوال شمس سے دوسرے دن
کے طلوع فجر تک ہے یعنے یوم النحر کی فجر تک غرض جو اسوقت مین وہان ٹہیر گیا تہوڑی دیر بہی
اوسکا وقوف ہو گیا اور حج اوسکو ملگیا ورنہ فوت ہو گیا یہ مذہب ہے امام شافعی اور جماہیر علماء
کا اور امام مالک کا قول ہے کہ صرف دن مین وقوف صحیح نہین بلکہ کچہ رات بہی شامل ہونا ضرور ہے اور
اگر فقط رات پر اکتفا کی تو صحیح ہو گیا اور اگر فقط دن پر اکتفا کی تو وقوف صحیح نہین ہوا اور امام احمد
نے کہا ہے کہ وقوف کا وقت عرفہ کی فجر سے شروع ہوتا ہے اور اسپر تمام امت کا اجماع ہے کہ اصل
وقوف بہت بڑا رکن ہے حج کا وہ اگر فوت ہو گیا تو حج فوت ہو گیا اور بے اوسکے حج صحیح نہین ہوتا۔ قولہ
اور اسامہ کو پیچہے بٹہا لیا اس سے ترسٹھہ مسئلہ پوری ہوے کہ ایک جانور پر دو آدمی کا بیٹہنا
درست ہے اگر جانور طاقت رکہتا ہو اور اسباب مین بہت روایتین آئین ہین قولہ سر اوسکا کجاوہ کے
تکے مورک مین لگ گیا مورک وہ جگہہ ہے جو کجاوہ کے آگے ہوتی ہے اور کبہی سوار جب تہک جاتا
ہے اور پیر لٹکے لٹکے سن ہو جاتے ہین تو اوٹہا کر وہان رکہہ لیتا ہے اور وہان ایک چمڑا لگا ہوتا ہے
اور اس سے ثابت ہو گیا ایک مسئلہ کہ پورے ہوے اس چوسٹھہ مسئلہ کہ سوار کو ضرور ہوا کہ پیادون
کے ساتہہ نرمی کرے اور اونکے بیچ مین سواری دوڑا دے نہین کہ ان مین بہاگڑ پڑے اور کہبرا جاوین
یا ہلا چلی مچے پہیر آپ بہا کہنچی ہے اور پینسٹھہ یون پورے ہوے کہ ثابت ہوا کہ جب عرفات سے لوٹے

تو آہستہ آہستہ رسان رسان چلو جلدی چلنے کی حاجت نہین کہ خلاف سنت ہی قولہ آخر مزدلفہ پہونچ گئے اور مزدلفہ مشہور جگہہ ہے حد اوسکی مشہور ہے اور عرفات سی تین کوس ہے اور مزدلفہ سی منے تین کوس ہی اور منی سے مکہ تین کوس ہے اور وہ حرم مین داخل ہی اور اس سے ثابت ہوئے مسائل کہ چہارم مسئلہ یون ہوے ہوئے کہ شب کو آپ وہان رہی اور شب کو وہان رہنا حنفیہ کے نزدیک واجب ہے اور امام احمد کے نزدیک بہی اور بعض شافعیہ کا بہی یہی قول ہی اور بعض شافعیہ کے نزدیک فرض ہے مسئلہ ط یون ہوے ہوئے ہی کہ آپ نے مغرب اور عشا ایک اذان اور دو اقامت سے پڑہی جیسے ظہر و عصر عرفات مین پڑہی تہی اور یہ مذہب ہی شافعی اور زفر کا اور دوسرے اماموں کا اور ابوحنیفہ کے نزدیک یہ ہی کہ عشا مین اقامت ضرور نہین اسلیے کہ وہ اپنے وقت پر ہی بخلاف عصر عرفات کے کہ وہ غیر وقت مین تہی مگر سنت اس علت پر مقدم ہے اور ارظ مسئلہ یون ہوے ہوئے کہ سنت یہی ہے کہ عرفات سی جب لوٹے تو مغرب مین دیر کرے اور عشا کے ساتہہ ملا کر پڑہے اور یہ جمع تاخیر ہے اور اسپر اجماع ہے تمام امت کا کہ یہان جمع تاخیر ضرور ہے اور اس مین اختلاف ہی کہ سبب اسکا کیا ہے ابحنیفہ اور ایک گروہ کا قول ہے کہ یہ بسبب نسک کے ہے اور جائز ہے یہ جمع اہل مکہ اور اہل مزدلفہ کو بہی اور اہل منے کو بہی اور اور لوگون کو بہی اور صحیح یہ ہے کہ یہ جمع بسبب سفر کے ہے اور انہی مسافر کو روا ہی کہ جو مسافت قصر کا ارادہ رکھتا ہو اور وہ دو منزل مین اور ایک قول شافعی کا یہ ہے کہ جائز ہے جمع ہر سفر مین گو چہوٹا ہی سفر ہو یہ مضمون ہے نووی کا شرح مسلم مین اور عالمگیری مین ہے کہ جمع مزدلفہ کے لیے خطبہ اور سلطان اور جماعت اور احرام شرط نہین بخلاف جمع عرفہ کے کذا فی المصفی اور نووی نے لکھا ہے کہ اگر کسینے ارض عرفات مین یا راہ مین مزدلفہ کے مغرب پڑہ لی اور جمع نہ کی ساتھہ عشا کے تو روا ہے مگر خلاف افضل کے اور بات یہ ہی کہ یہ ثابت نہین ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور بہر طور اطاعت انکی واجب ہی امت پر اور یہی مذہب ہی صحابہ اور تابعین کا اور اوزاعی اور ابو یوسف اور اشہب کا بہی قول یہی ہے اور اصحاب حدیث کا بہی کہ اگر الگ الگ اپنے اپنے وقت مین ادا کی تو بہی روا ہے اور ابوحنیفہ وغیرہ کوفیون نے کہا ہے کہ ضرور ہے کہ مزدلفہ میں جمع کرے اور اس سی پہلے کہین روا نہین اور امام مالک نے بہی کہا ہے کہ قبل مزدلفہ کے روا نہین مگر جسکو یا جسکی سواری کو کچہہ عذر ہو جاوے مگر اسکو بہی ضرور ہے کہ مغرب بعد غروب شفق ادا کرے اور ا[illegible] مسئلہ یون

پوری ہوئے کہ اندر دفن کے بیچ مین ثابت ہوا کہ سنت نہ پڑہے مگر اس مین اختلاف ہو کہ یہ نہ پڑہنا سنت کا شرط ہی جمع کی یا نہین اصحاب شافعیہ کے نزدیک صحیح یہی ہے کہ شرط نہین بلکہ سنت مستحبہ ہو اور بعض اصحاب شافعیہ نے کہا ہے شرط ہے قولہ اسکے بعد جو مذکور ہے کہ پھر آپ لیٹ رہے اور سنتمثر مسئلہ یون پوری ہوئے کہ رات کو وہان رہنا واجب ہو یا سنت ہو صحیح قول شافعی کا یہ ہے کہ اگر کوئی شب کو وہان رہا تو حج اوسکا صحیح ہو گیا اور گنہگار ہوا مگر اوسپر دم وجب ہو اور دوسرا قول یہ ہے کہ اوسکی ترک مین گناہ نہین اور نہ دم واجب ہوتا ہے مگر وہان ٹہیرنا رات کو مستحب ہو اور ایک جماعت کا قول ہے کہ وہ رکن ہے اور بغیر اوس کے حج صحیح ہی نہین ہوتا جیسے بغیر وقوف عرفات کے حج صحیح نہین ہوتا اور یہ قول ہو امام شافعی کے نواسے کا اور ابو بکر محمد بن اسحق بن خزیمہ کا اور علقمہ اور اسود اور شعبی اور نخعی اور حسن بصری کا اور اکہتر یون ہوئے کہ مزدلفہ مین نماز سویرے پڑہنا چاہیے صبح کی اس لیے کہ آج مناسک بہت ہین بہتر یون ہوئے کہ صبح کی نماز مین اذان اور اقامت دونون مسنون ہین اور اسیطرح تمام نمازون مین مسافر کے اور اسمین بہت حدیثین وارد ہوئی ہین کہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر مین بہی اذان دلوائی جیسے حضر مین دلواتے تہے قولہ پہر چلے یہانتک کہ مشعر الحرام مین آئے اور اوس سے تہتر مسئلہ یون پورے ہوگئے کہ معلوم ہوا کہ یہان وقوف بہی سواری پر افضل ہے پیدل سے جیسا اوپر بہی گذرا اور اس سے معلوم ہوا کہ مشعر الحرام وہی قزح ہے اور جماہیر مفسرین اور اہل سیر نے کہا ہے کہ مشعر الحرام تمام مزدلفہ ہے اور چوہتر یون پورے ہوئے کہ معلوم ہوا یہان بہی وقوف کرنا مناسک حج مین داخل ہے اور اس مین کچہ اختلاف نہین مگر اختلاف اس مین ہے کہ یہان سے کب چلے سو ابن مسعودؓ اور ابن عمرؓ اور ابو حنیفہؒ اور شافعیؒ اور جماہیر علما کا قول ہے کہ یہان کہڑا دعا کرتے رہے اور ذکر مین مشغول رہے یہانتک کہ صبح روشن ہو جاوے جیسے اس حدیث مین ہے اور امام مالک نے کہا کہ یہان سے روشنی ہونے کے قبل چلدیے قولہ فضل کے موںہہ پر ہاتہہ رکہدیا اس سے پورے ہوئے پچہتر مسئلہ یعنی معلوم ہوا کہ اجنبی عورتون سے آنکہہ بند کرنا چاہیے اور پورے ہوگئے چہتر اے مسئلہ کہ معلوم ہوا جو قدرت رکہے گناہ سے روکنے کی اپنے ہاتہہ سے تو روکدے اپنے ہاتہہ سے اسیلیے آپنے ہاتہہ رکہدیا قولہ لطن محسر مین پہونچے محسر اسکو اس لیے کہتے ہین کہ فیل اصحاب فیل کا وہان رک گیا تہا اور روکنے کو عربی مین حسر کہتے ہین۔ قولہ ثم

اونٹنی کو ذرا چلایا اس سے پورے ہوئے ستتر مسئلہ کہ اصحاب شافعیہ نے کہا ہے کہ بطن محسر سے جلدی گذرنا
چاہیے اور یہ سنت ہر اس مقام کی سنتوں میں سے اور وہ ایک تیر کے ٹپہ تک ہے یا ڈھیلا پونہچنے کی مسافت
تک قولہ بیچ کی راہ لی اس سے پورے ہوئے اٹھہتر ۷۸ مسئلہ کہ معلوم ہوا لوٹتے وقت عرفات سے اس راہ سے
منیٰ میں داخل ہونا سنت ہے اور یہ اُس راہ کے سوا ہے جس راہ سے آپ عرفات کو گئے تھے اور یہ ایسی
بات ہے جیسے آپ نے مکہ جاتے وقت ثنیۃ العلیا کی راہ لی اور نکلتے وقت ثنیۃ السفلی کی عید میں بھی
آپ ایک راہ سے جاتے دوسرے سے آتے یا استسقا میں چادر الٹتے غرض یہ سب گویا بطور تفاؤل کے ہوا
قولہ جمرہ عقبہ اس سے پورے ہوئے اوناسی ۷۹ مسئلہ یعنے معلوم ہوا کہ سنت یہی ہے کہ جب مزدلفہ
سے آدمی تو منے میں پہونچ کر پہلے جمرہ عقبہ کی رمی کرے اور اس سے پہلے کچھ نہ کرے اور یہ رمی اونکی
منے میں اترنے سے پہلی ہو غرض اس رمی سے فارغ ہو کر پھر اوترے قولہ اور سات کنکریاں الخ اس
سے پوری ہوئے اسّی ۸۰ مسئلہ یعنی معلوم ہوا کہ سات کنکریاں ماریں دانہ باقلا کے برابر نہ اس سے بڑی
نہ چھوٹی اور اگر اس سے بڑے چھوٹے ہوں تب بھی کافی ہیں مگر پتھر ہوں اور امام شافعی اور جمہور کے
نزدیک سرمہ اور ہڑتال اور سونے اور چاندی وغیرہ سے رمی درست نہیں اسیطرح جن چیزوں کو حجر
نہیں کہتے اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اجزاء ارض میں سے جو چیز ہو درست ہے اور
پوری ہوئے اس سے اکاسی ۸۱ مسئلہ یعنی معلوم ہوا کہ ہر کنکرے پر تکبیر کہے یعنے اللہ اکبر اور معلوم ہوا کہ
ایک ایک کنکرے الگ الگ مارے اور یہی ثابت ہے احادیث سے اور بطن وادی میں کھڑا ہو جیسے ہم اوپر
تصریح کر چکے ہیں اور بعضوں نے کہا قبلہ کیطرف مونہہ کر کے کھڑا ہوا اور یوم النحر میں یہی رمی جمرہ
عقبہ مشروع ہے اور کچھ نہیں اور اسپر اجماع ہے تمام مسلمانوں کا اور یہ رمی نسک میں داخل ہے باجماع
مسلمین اور مذہب شافعیہ کا ہے کہ یہ واجب ہے رکن نہیں پھر اگر کسی نے چھوڑ دی یہانتک کہ ایام
رمی کے نکل گئے تو گنہگار ہوا اور اسپر دم لازم آیا اور حج صحیح ہو گیا اور مالک نے کہا ہے حج فاسد
ہو گیا اور واجب ہیں سات کنکریاں کہ اگر ایک بھی کم ہو گئی تو چھ کافی نہیں ہوتیں قولہ پھر نحر
کی جگہہ میں آئے اس سے معلوم ہوا کہ ہدی بہت لانا مستحب ہے کہ آپ کی سو اونٹ ہدی تھی
اور پورے ہوئے بیاسی مسئلہ یعنے ثابت ہوا کہ مستحب ہے ذبح کرنا ہدی کا اپنے ہاتھ سے اور نیابت
بھی جائز ہے بالاجماع جب نائب مسلمان ہو اور پورے ہوئے اس سے تراسی مسئلہ یعنے

معلوم ہوا کہ مستحب ہے جلدی ذبح کرنا ہدایا کا اگرچہ بہت ہوں اور ذبح سب کا یوم النحر میں مستحب ہے اور رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ترسٹھ اونٹ جو آپکے ساتھ آئے تھے وہ آپ ذبح کیے اور باقی حضرت علی رضی
اللہ عنہ لائے تھے وہ اُن کو ذبح کے لیے دیے جو وہ یمن سے لائے تھے غرض یہ سب کے سب سو ہو گئے قولہ
پھر فرمایا کہ ہر اونٹ میں سے ایک ٹکڑا الخ اس سے پورے ہوئے چوراسی مسئلے یعنے معلوم ہوا کہ ہر قربانی
میں سے کچھ کھانا سنت ہے اور چونکہ ہر ایک میں سے کھانا مشکل تھا تو آپنے یہ ترکیب کی اور اسکی سنت
ہونے پر سب علما کا اتفاق ہے قولہ اور طواف افاضہ کیا الخ اور اس سے پورے ہوئے پچاسی مسئلے
یعنے معلوم ہوا کہ طواف افاضہ رکن ہے اور یہ بہت بڑا رکن ہے حج کا باجماع مسلمین اور اول اسکا شب
نحر کے نصف کے بعد سے ہے شافعیہ کے نزدیک اور افضل وقت رمی جمرہ عقبہ کے بعد ہے اور ذبح ہدی اور حلق کے
پیچھے اور اُس میں دن چڑھ جاتا ہے یوم النحر کا اور سارے دن میں نحر کے جب چاہے بجا لاوے بلا کراہت اور
یوم النحر سے زیادہ تاخیر کرنا مکروہ ہے اور تاخیر کرنا ایام تشریق سے زیادہ تر مکروہ ہے اور آخر وقت اُسکا
جب تک آدمی زندہ رہے مگر شرط یہ ہے کہ بعد وقوف عرفات کے ہو اور اگر وقوف عرفات سے پہلے کرے
تو روا نہیں اور تمام علماء کا اتفاق ہے کہ طواف افاضہ میں نہ رمل ہے نہ اضطباع ہے اور اگر کسی نے طواف
وداع کی نیت سے طواف کیا اور طواف افاضہ اوسکے ذمہ تھا تو یہ طواف افاضہ کی جگہہ ہو گیا اور اس میں نص
ہے شافعی کا جیسے کسی پر حج اسلام ہو اور وہ بہ نیت قضا یا بہ ارادہ نذر حج بجا لاوے تو وہ حج اسلام کی
جگہہ ہو جاتا ہے اور ابو حنیفہ اور اکثر علماء نے کہا ہے کہ طواف افاضہ کسی اور طواف کی نیت سے صحیح
نہیں ہوتا اور اس طواف افاضہ کو طواف الزیارت اور طواف الصدر اور طواف الفرض اور
طواف الرکن بھی کہتے ہیں اور اس سے پورے ہوئے چھیاسی مسئلے یعنے معلوم ہوا کہ پانی بھرنا
اور پلانا بڑی فضیلت ہے کہ آرزو کی آپنے اسکی مگر اس خوف سے کہ بنی عبدالمطلب کی خدمت چھین جاوے
بجا نہ لائے اور معلوم ہوا اس سے کہ بعض مستحبات کا ترک کسی مصلحت سے روا ہے اور پورے ہوئے اس سے
ستاسی مسئلے کہ ثابت ہوئی فضیلت زمزم کے پینے کی اور بہت روایتیں اسکے بارہ میں آئی ہیں اور
یہ ایک مشہور کنواں ہے بیت اللہ شریف سے اڑتیس ہاتھ پر اور وہ مار زمزم سے مشتق ہے کہ آب کثیر کو کہتے
ہیں اور حضرت علی سے مروی ہے کہ زمین کے تمام کنووں سے بہتر زمزم اور سب سے بدتر برہوت تمام ہوئی شرح
الحدیث کی اور ہمنے اختصار کیا اوسکی شرح میں ورنہ بہت فوائد ہیں اس کے والحمد للہ علی اتمامہ

عن جعفر بن محمد قال حدثني ابي قال اتيت جابر بن عبد الله رضي الله تعالى عنهما نسالته عن حجة رسول الله صلى الله عليه وسلم وساق الحديث بنحو حديث حاتم بن اسمعيل وزاد في الحديث وكانت العرب يدفع بهم ابو سيارة على حمار عري فلما اجاز رسول الله صلى الله عليه وسلم من المزدلفة بالمشعر الحرام لم تشك قريش انه سيقتصر عليه ويكون منزله ثم فاجاز ولم يعرض له حتى اتى عرفات فنزل ترجمہ جعفر بن محمد نے کہا میرے باپ نے مجھ سے بیان کیا کہ مین جابر کے پاس گیا اور اُن سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کا حال پوچھا اور اُنہون نے بیان کیا حدیث جیسے حاتم بن اسمعیل نے بیان کی تھی اور اُسمین اتنا زیادہ کیا کہ عرب کا قاعدہ تھا (یعنے ایام جاہلیت میں) کہ ابو سیارہ (ایک شخص کی کنیت ہے) اُنکو مزدلفہ سے لوٹا لاتا تھا (اور عرفات کو نہ جاتا تھا) پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مزدلفہ سے آگے بڑہے تو قریش نے یقین کیا کہ آپ مشعر الحرام مین ٹھیرینگے اور وہین آپ کی منزل ہوگی اور آپ وہان سے بھی آگے بڑہ گئے اور اس سے کچھ تعرض نہ کیا یہانتک کہ عرفات پہنچے (یعنے قریب عرفات) اور وہان اوترے ف یعنے قریش نے خیال کیا کہ آپ مزدلفہ مین وقوف کرینگے جیسے وہ بیوقوف ایام جاہلیت مین کرتے تھے حضرت اوس سے بڑہکر عرفات کے قریب اوترے اور بعد زوال عرفات مین وقوف کیا جیسے اوپر گذرا عن جعفر حدثني ابي عن جابر رضي الله تعالى عنه في حديثه ذلك ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال نحرت ههنا ومنى كلها منحر فانحروا في رحالكم ووقفت ههنا وعرفة كلها موقف ووقفت ههنا وجمع كلها موقف ترجمہ جابر سے اسی حدیث مین یہ زیادہ ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین نے یہان نحر کیا اور منی ساری نحر کی جگہہ ہے تو تم اپنے اپنے اُترنے کی جگہہ مین نحر کرو اور مین نے یہان وقوف کیا اور عرفہ سارا وقوف کی جگہہ ہے اور مشعر الحرام اور مزدلفہ سب وقف کی جگہہ ہے اور مین نے یہان وقوف کیا ف یہ کمال نرمی اور آسانی کے لیے ہے کہ فرمادیا ورنہ ہر شخص کو تکلیف ہوتی اور آپ کے موقف اور منحر مین وہ بھیڑ بھاڑ ہوتی کہ اونٹ کے عوض مین آدمی قربان ہوتے عن جابر بن عبد الله رضي الله تعالى عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم لما قدم مكة اتى الحجر فاستلمه ثم مشى على يمينه فرمل ثلاثا ومشى اربعا ترجمہ جابر سے اسی مین یون مروی ہے کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مین آئے حجر اسود کو چوما اور تین پھیرون مین رمل کیا اور چار مین عادت کے موافق چلے

فائدہ بیان ان سب کا مفصل اوپر گذرا عن عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت کان
قریش ومن دان دینہا یقفون بالمزدلفۃ وکانوا یسمون الحمس وکان سائر العرب
یقفون بعرفۃ فلما جاء الاسلام امر اللہ نبیہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یاتی عرفات
فیقف بہا ثم یفیض منہا فذلک قولہ عز وجل ثم افیضوا من حیث افاض الناس
ترجمہ جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ قریش اور جو لوگ انکی چال پر تہے مزدلفہ میں
وقوف کرتے تہے اور اپنی کو حمس نام رکہتے تہے (ابو الہیثم نے کہا ہے کہ یہ نام ہے قریش کا اور انکی اولاد
کا اور کنانہ اور جدیلہ قیس کا اسلیے کہ وہ تحمس کہتے تہے اپنے دین میں یعنی تشدد اور سختی رکہتے
تہے) اور باقی عرب کے لوگ عرفہ میں وقوف کرتے تہے پہر جب اسلام آیا اللہ پاک نے اپنے نبی کو حکم فرمایا
کہ عرفات میں آویں اور وقوف فرماویں اور وہیں سے لوٹیں اور یہی مطلب ہے اس آیت کا ثم افیضوا
یعنی لوٹو وہیں سے جہاں سے اور لوگ لوٹتے ہیں عن ہشام عن ابیہ قال کانت العرب یطوفون
بالبیت عراۃ الا الحمس والحمس قریش وما ولدت کانوا یطوفون عراۃ الا ان
تعطیہم الحمس ثیابا فیعطی الرجال الرجال والنساء النساء وکانت الحمس لا یخرجون
من المزدلفۃ وکان الناس کلہم یبلغون عرفات قال ہشام فحدثنی ابی عن عائشۃ
رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت الحمس ہم الذین انزل اللہ عز وجل فیہم ثم افیضوا من
حیث افاض الناس قالت کان الناس یفیضون من عرفات وکان الحمس یفیضون
من المزدلفۃ یقولون لا نفیض الا من الحرم فلما نزلت افیضوا من حیث افاض
الناس رجعوا الی عرفات ترجمہ ہشام نے اپنے باپ سے روایت کی کہ عرب طواف کرتے تہے بیت
اللہ کا ننگے مگر حمس اور حمس قریش ہیں اور انکی اولاد غرض لوگ ننگے طواف کرتے تہے مگر جبکہ
قریش لوگ ان کو کپڑے دے دیتے تہے سو مرد مردوں اور عورتیں عورتوں کو کپڑے دیا کرتی تہیں اور
حمس مزدلفہ سے باہر نہ جاتے اور سب لوگ عرفات تک جاتے ہشام نے کہا میرے باپ نے مجھے خبر دی کہ
جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے وہی مضمون فرمایا جو اوپر ابہی گذرا اتنی بات زیادہ ہے
کہ جب آیت مذکورہ اتری تو سب عرفات جانے لگے عن محمد بن جبیر بن مطعم یحدث عن ابیہ
جبیر بن مطعم قال اضللت بعیرا لی فذہبت اطلبہ یوم عرفۃ فرایت رسول

اللہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاقِفًا مَعَ النَّاسِ بِعَرَفَۃَ فَقُلْتُ وَاللّٰہِ اِنَّ ھٰذَا لَمِنَ الْحُمْسِ فَمَا شَانُہٗ ھٰھُنَا وَکَانَتْ قُرَیْشٌ تُعَدُّ مِنَ الْحُمْسِ **ترجمہ** جبیر بن مطعم نے کہا میرا ایک اونٹ کھو گیا اور میں اسکی تلاش کو نکلا عرفہ کے دن تو کیا دیکھتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے ساتھ کھڑے ہوئے ہیں عرفات میں تو میں نے کہا کہ اللہ کی قسم یہ تو حمس کے آدمی ہیں انکو کیا ہوا جو یہاں تک آگئے (یعنے قریش تو مزدلفہ سے آگے نہیں آتے تھے) اور قریش حمس میں شمار کیے جاتے تھے (جو لوگ مزدلفہ سے باہر نجاتے تھے)

بَابُ جَوَازِ تَعْلِیْقِ الْاِحْرَامِ وَھُوَ اَنْ یُّحْرِمَ بِاِحْرَامٍ کَاِحْرَامِ فُلَانٍ ایک شخص نے احرام میں کہے کہ جو فلاں شخص کا احرام ہے وہی میرا بھی اس کے جائز ہونے کا بیان **ف** جیسے حضرت علی نے کہا تھا کہ جو احرام رسول اللہ کا ہو وہی میرا بھی اور آپ نے اسے جائز رکھا **عَنْ** اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَدِمْتُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ مُنِیْخٌ بِالْبَطْحَاءِ فَقَالَ لِیْ اَحَجَجْتَ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ بِمَا اَھْلَلْتَ قَالَ قُلْتُ لَبَّیْکَ بِاِھْلَالٍ کَاِھْلَالِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فَقَدْ اَحْسَنْتَ طُفْ بِالْبَیْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَۃِ وَاَحِلَّ قَالَ فَطُفْتُ بِالْبَیْتِ وَبِالصَّفَا وَبِالْمَرْوَۃِ ثُمَّ اَتَیْتُ امْرَاَۃً مِّنْ بَنِیْ قَیْسٍ فَفَلَتْ رَاْسِیْ ثُمَّ اَھْلَلْتُ بِالْحَجِّ قَالَ فَکُنْتُ اُفْتِیْ بِہِ النَّاسَ حَتّٰی کَانَ فِیْ خِلَافَۃِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فَقَالَ لَہٗ رَجُلٌ یَا اَبَا مُوْسٰی اَوْ یَا عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ قَیْسٍ رُوَیْدَکَ بَعْضَ فُتْیَاکَ فَاِنَّکَ لَا تَدْرِیْ مَا اَحْدَثَ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ فِی النُّسُکِ بَعْدَکَ فَقَالَ یَا اَیُّھَا النَّاسُ مَنْ کُنَّا اَفْتَیْنَاہُ فُتْیَا فَلْیَتَّئِدْ فَاِنَّ اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ قَادِمٌ عَلَیْکُمْ فِیْہِ فَاْتَمُّوْا قَالَ فَقَدِمَ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فَذَکَرْتُ ذٰلِکَ لَہٗ فَقَالَ اِنْ نَّاْخُذْ بِکِتَابِ اللّٰہِ تَعَالٰی فَاِنَّ کِتَابَ اللّٰہِ یَاْمُرُ بِالتَّمَامِ وَاِنْ نَّاْخُذْ بِسُنَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمْ یَحِلَّ حَتّٰی بَلَغَ الْھَدْیُ مَحِلَّہٗ **ترجمہ** ابی موسی نے کہا میں آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور آپ اونٹ بٹھائے ہوئے بطحا ئے مکہ میں تھے اور مجھ سے فرمایا کہ تم نے حج کی نیت کی میں نے کہا ہاں آپ نے فرمایا کیا احرام باندھا میں نے عرض کی کہ میں نے کہا لبیک مانند لبیک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے آپ نے فرمایا خوب کیا اب بیت اللہ کا طواف کرو اور صفا اور مروہ کا اور احرام کھولڈالو (اس لیے کہ ان کے ساتھ ہدی تو تھی ہی نہیں) پھر میں طواف کیا بیت اللہ اور صفا اور مروہ کا اور قبیلہ بنی قیس کی ایک عورت کے پاس آیا اوس نے میرے

مرگی جوئین دیکہہ دین پہر مین نے حج کی لبیک پکاری اور مین لوگون کوبہی فتوے دیتا تہا کہ جو حج کو آوے اور ہدی نہ لاوے وہ عمرہ کرکے احرام کہول ڈالے پہر یوم الترویہ مین حج کا احرام باندہ لے) یہانتک کہ جب خلافت ہوئی حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ کی تو ایک شخص نے مجہہ سے کہا اے ابو موسی یا کہا اے عبد اللہ بن قیس تم اپنے بعض فتوے روک رکہو اسلیے کہ تم کو معلوم نہین کہ امیر المومنین نے کون سی نئی بات نکالی نسک مین تمہارے پیچہے (معلوم ہوا کہ صحابہ کا عقیدہ تہا کہ خلفا کی بات کو بہی احداث جانتے تہے اور نو پیدا خیال کرتے تہے اور سنت مین داخل نہ جانتے تہے اسیوجہ سے حضرت عمر نے بہی جماعت تراویح جب کو آپنے مقرر فرمایا تہا نعمت البدعۃ ھذہٖ فرمایا اور یہ نہ کہا نعمت السنۃ ھذہٖ حالانکہ اصل تراویح کی سنت سے ثابت تہی بلکہ اصل جماعت کی بہی ثابت تہی مگر صرف دوام اوسپر حضرت سے نہیں کیا تہا اور دوام کا حکم حضرت عمر نے دیا اتنے سے تغیر کو جو اون کی جانب سے تہا آپ کو پسند نہ آیا کہ اسکو سنت مین داخل کرین سبحان اللہ کیا ادب تہا صحابہ کو جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کا اور یہی سے معلوم ہوا کہ قول صحابی حجت نہین ورنہ خلفا کے بات کو احداث نہ کہتے) تب ابو موسی نے کہا اے لوگو جن کو مینے فتوی دیا ہے (یعنی احرام کہولڈالنے کا) تو وہ تامل کرین اسلیے کہ امیر المومنین آنے والے ہین سو تم انکی پیروی کرو کہا اونے پہر آئے حضرت عمر اور مین نے اون سے ذکر کیا تو اونہون نے کہا اگر ہم اللہ کی کتاب پر چلین تو وہ حکم فرماتی ہے پورا حج و عمرہ بجا لانے کا اور اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر چلین تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام نہین کہولا جب تک قربانی نہ پہنچ لی اپنی جگہہ پر **ف** اور جس کے پاس قربانی ہووے ہی نہین غرض حضرت عمر بن خطاب نے یہان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فعل کا خیال کیا اور قول کا خیال نہ آیا کہ آپ نے تمام صحابہ مین حکم دیا کہ جس کے پاس ہدی نہ ہو وہ احرام کہولڈالے اور بعض شارحان حدیث نے اس کی تاویل کی ہے یہ کہ منع کرنا آپ کا احتیاط کے طریق سے تہا کہ خواہش آپکی یہ تہی کہ لوگ حج کو الگ سفر مین اور عمرہ کو الگ سفر مین بجا لاوین اور اسی کو وہ پورا خیال فرماتے تہے گو وہ خیال کیسا ہی ہو **کہا** مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اور بیان کی ہم سے یہی روایت عبید اللہ بن معاذ نے اون سے معاذ اون کے باپ نے اون سے شعبہ نے اس اسناد سے مانند اس کی **عن** ابی موسی رضی اللہ تعالے عنہ قال قدمت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

وَهُوَ مُنِيخٌ بِالْبَطْحَاءِ فَقَالَ بِمَ أَهْلَلْتَ قَالَ قُلْتُ أَهْلَلْتُ بِإِهْلَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ هَلْ سُقْتَ مِنْ هَدْيٍ قُلْتُ لَا قَالَ فَطُفْ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ حِلَّ فَطُفْتُ بِالْبَيْتِ
وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ أَتَيْتُ امْرَأَةً مِنْ قَوْمِي فَمَشَطَتْنِي وَغَسَلَتْ رَأْسِي فَكُنْتُ أُفْتِي
النَّاسَ بِذَلِكَ فِي إِمَارَةِ أَبِي بَكْرٍ وَإِمَارَةِ عُمَرَ فَإِنِّي لَقَائِمٌ بِالْمَوْسِمِ إِذْ جَاءَنِي رَجُلٌ فَقَالَ
إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَحْدَثَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ فِي شَأْنِ النُّسُكِ فَقُلْتُ أَيُّهَا النَّاسُ مَنْ كُنَّا
أَفْتَيْنَاهُ بِشَيْءٍ فَلْيَتَّئِدْ فَهَذَا أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ قَادِمٌ عَلَيْكُمْ فَبِهِ فَأْتَمُّوا فَلَمَّا قَدِمَ
قُلْتُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مَا هَذَا الَّذِي أَحْدَثْتَ فِي شَأْنِ النُّسُكِ قَالَ إِنْ نَأْخُذْ بِكِتَابِ
اللّٰهِ فَإِنَّ اللّٰهَ قَالَ وَأَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ وَإِنْ نَأْخُذْ بِسُنَّةِ نَبِيِّنَا عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ
فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَحِلَّ حَتَّى نَحَرَ الْهَدْيَ ابی موسی نے کہا میں جناب
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ مکہ کی کنکریلی زمین میں اونٹ بٹھائے ہوئے تھے۔
(یعنے وہاں منزل کی ہوئی تھی) اور آپ نے مجھ سے پوچھا کیا احلال کیا تم نے میں نے عرض کی جو
احلال نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا آپ نے فرمایا تم قربانی ساتھ لائے ہو میں نے کہا نہیں تو آپ نے فرمایا بیت
اللہ اور صفا مروہ کا طواف کر کے احرام کھول ڈالو اور میں نے طواف کیا ویسا ہی پھر ایک عورت کے
پاس آیا اپنی قوم کے اوس نے میرے سر میں کنگھی کر دی اور میرا سر دھو دیا غرض میں یہی فتوی دینے
لگا لوگوں کو آگے۔ وہی مضمون ہے جو اوپر گذرا **فائدہ** غرض یہ ہے کہ منع کرنا حضرت عمر
فاروق رضی اللہ تعالی عنہ کا بطور حرمت کے نہیں تھا کہ فسخ احرام کو حرام جانتے ہوں یا تمتع کو باطل خیال
کرتے ہوں بلکہ اس منع کرنے کی علت خود آگے کے روایت میں آتی ہے **عن** ابی موسی رضی اللہ
تعالی عنہ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَنِي إِلَى الْيَمَنِ قَالَ فَوَافَقْتُهُ فِي
الْعَامِ الَّذِي حَجَّ فِيهِ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا مُوسَى كَيْفَ قُلْتَ
حِينَ أَحْرَمْتَ قَالَ قُلْتُ لَبَّيْكَ إِهْلَالًا كَإِهْلَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
هَلْ سُقْتَ هَدْيًا فَقُلْتُ لَا قَالَ فَانْطَلِقْ فَطُفْ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ أَحِلَّ
ثُمَّ سَاقَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِ حَدِيثِ شُعْبَةَ وَسُفْيَانَ ابی موسی سے یہی مضمون مروی ہوا اتنی بات زیادہ
ہے کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن کو بھیجا تھا اور میں اس سال آیا جس سال آپ نے حج کیا

آگے وہی مطلب ہے جو اوپر مذکور ہوا **عَنْ** اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّہٗ کَانَ یُفْتِیْ بِالْمُتْعَۃِ فَقَالَ لَہٗ رَجُلٌ رُوَیْدَكَ بِبَعْضِ فُتْیَاكَ فَاِنَّكَ لَا تَدْرِیْ مَا اَحْدَثَ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ فِی النُّسُكِ بَعْدُ حَتّٰی لَقِیَہٗ بَعْدُ فَسَاَلَہٗ فَقَالَ عُمَرُ قَدْ عَلِمْتُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَدْ فَعَلَہٗ وَاَصْحَابُہٗ لٰكِنْ كَرِهْتُ اَنْ یَّظَلُّوْا مُعْرِسِیْنَ بِهِنَّ فِی الْاَرَاكِ ثُمَّ یَرُوْحُوْنَ فِی الْحَجِّ تَقْطُرُ رُؤُسُهُمْ **ترجمہ** ابی موسی فتوے دیتے تہے متعہ کا اجبیا اور یہ کہ گذرا کہ حج کو عمرہ کر کے فسخ کر ڈالنا اور پھر یوم الترویہ میں حج کا احرام باندہنا تو ایک شخص نے کہا تم اپنے بعض فتوے کو روک رکہو اس لیے کہ تمکو معلوم نہیں کہ امیر المومنین نے کونسی نئی بات نکالی نسک میں پہر وہ ملے حضرت عمر سے اور ان سے پوچہا انہوں نے کہا کہ تم جانتے ہو کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے متعہ کیا ہے اور انکے اصحاب نے (ایام حج میں مطلق عمرہ بجا لانے کو اور پہر اسی سال حج کرنے کو بہی عمرہ کہتے ہیں) اگر میں جو منع کرتا ہوں تو اس لیے کہ مجھے برا معلوم ہوتا ہے کہ لوگ عورتوں کے ساتھ شب باشی پیلو کے درختوں میں کریں پہر حج کو جاویں کہ اون کے سر میں سے پانی ٹپکتا ہو اور اسی حال میں عرفات کو جاویں) **ف** یہ عذر بیان کر دیا حضرت عمر نے کہ آپ کو پسند آیا کہ لوگ عرفات میں پراگندہ اور حاجیوں کے گرد آلود ہوں اور حجاج کی خوبی گویا یہی ہے کہ سر پریشان اور خشوع اور خضوع ان میں ظاہر ہو اور مسکنت کی سامان لوٹیں نمود ہوں نہ راحت و آرام کے علامتیں اونپر ظاہر ہوں اور امر ظاہر ہے کہ یہ علت حدیث مرفوع منصوص کے سامنے کچہ نہیں اسلیے کہ احرام سے ایک لحظہ پیشتر بہی سب طرح کی زینت حلال ہے اور عورتوں سے جماع وغیرہ درست ہے اور خوشبو لگانا روا ہے غرض قول حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ کا معارض حدیث مرفوع کہیں نہیں ہو سکتا نہ آپ کو معارضہ منظور تہا صرف اپنی ایک امر کی بات کہی اور جسکا جی چاہے اوسکو قبول کرے چاہے نہ کرے

بَابُ جَوَازِ التَّمَتُّعِ تمتع کے جائز ہونے کا بیان

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ شَقِیْقٍ كَانَ عُثْمَانُ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ یَنْهٰی عَنِ الْمُتْعَۃِ وَكَانَ عَلِیٌّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ یَاْمُرُ بِهَا فَقَالَ عُثْمَانُ لِعَلِیٍّ كَلِمَۃً ثُمَّ قَالَ عَلِیٌّ لَقَدْ عَلِمْتَ اَنَّا قَدْ تَمَتَّعْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَجَلْ وَلٰكِنَّا كُنَّا خَائِفِیْنَ **ترجمہ** عبد اللہ بن شقیق نے کہا کہ حضرت عثمان نے منع کیا متعہ سے اور حضرت علی اسکا حکم کرتے تہے تو حضرت عثمان نے حضرت علی کو کچہ کہا تب حضرت علی نے کہا آپ جانتے ہو کہ ہمنے متعہ کیا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (یعنے تمتع حج کا) تو انہوں نے کہا کہ ہاں مگر ہم اسوقت ڈرتے تہے **ف** یہ منع کرنا حضرت عثمان کا بہی تنزیہًا نہ تحریمًا اور یہ فرمانا

اُن کا کہ ہم ڈرتے تھے مراد اس سے عمرہ قضا ہے جو قبل فتح ہوا ہے اور چونکہ وہ عمرہ بھی ذیقعدہ مین تھا لہذا
اوسپر بھی تمتع کا اطلاق صحیح ہے کہا مسلم نے اور بیان کی مجھسے یہی روایت یحیی بن حارثی نے اون سے
خالد نے یعنے ابن الحارث نے اون سے شعبہ نے اسی اسناد سے مثل اسی کی عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ
اجْتَمَعَ عَلِيٌّ وَعُثْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا بِعُسْفَانَ فَكَانَ عُثْمَانُ يَنْهَى عَنِ الْمُتْعَةِ أَوِ الْعُمْرَةِ
فَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ مَا تُرِيدُ إِلَى أَمْرٍ فَعَلَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
تَنْهَى عَنْهُ فَقَالَ عُثْمَانُ دَعْنَا مِنْكَ قَالَ إِنِّي لَا أَسْتَطِيعُ أَنْ أَدَعَكَ فَلَمَّا أَنْ رَأَى عَلِيٌّ ذٰلِكَ
أَهَلَّ بِهِمَا جَمِيعًا سعید بن المسیب نے کہا کہ حضرت علی اور حضرت عثمان دونون عسفان مین (کہ نام
ہے ایک مقام کا) جمع ہوئے اور عثمان متعہ سے منع کرتے تھے (یعنے ایام حج مین کہ وہ تمتع ہے) تو حضرت
علی نے کہا کیا ارادہ ہے تمہارا اس کام کے ساتھ جو خود نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا ہے اور تم اس سے
منع کرتے ہو تو عثمان نے کہا تم ہمین چھوڑ دو ہماری حال پر حضرت علی نے فرمایا مین تمہے نہین چھوڑ سکتا
پھر جب حضرت علی نے یہ حال دیکھا تو حج اور عمرہ دونو کا لبیک پکارا عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ كَانَتِ الْمُتْعَةُ
فِي الْحَجِّ لِأَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاصَّةً ابو ذر نے کہا تمتع حج کا خاص تھا اصحاب نبی
صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے **ف** یہ اثر معارض نہین ہو سکتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد
سراسر رشاد کے کہ آپ نے سراقہ بن جعشم سے فرمایا کہ تمتع ہمیشہ کے لیے جائز ہے عَنْ أَبِي ذَرٍّ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كَانَتْ لَنَا رُخْصَةً يَعْنِي الْمُتْعَةَ فِي الْحَجِّ ابو ذر نے کہا تمتع حج مین ہمارے
ہی لیے خاص تھا عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ لَا تَصْلُحُ الْمُتْعَتَانِ إِلَّا لَنَا خَاصَّةً يَعْنِي
مُتْعَةَ النِّسَاءِ وَمُتْعَةَ الْحَجِّ **ترجمہ** ابو ذر نے کہا دو متعہ ایسے ہین کہ ہمارے ہی لیے خاص تھے یعنے
متعہ عورتون کا (یعنے ایک وقت نکاح کرنا ایک وقت مقرر تک) اور متعہ حج کا **ف** یعنے ایام حج
مین عمرہ بجالانا یا احرام حج کو عمرہ کرکے فسخ کر دینا اور پھر حج کرنا اور متعہ حج کی خصوصیت محض اُن کی رائے
ہے مخالف نصوص محمدیہ پس حجت نہین ہو سکتا عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ قَالَ أَتَيْتُ إِبْرَاهِيمَ
النَّخَعِيَّ وَإِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيَّ فَقُلْتُ إِنِّي أَهُمُّ أَنْ أَجْمَعَ الْعُمْرَةَ وَالْحَجَّ الْعَامَ فَقَالَ إِبْرَاهِيمُ
النَّخَعِيُّ لٰكِنْ أَبُوكَ لَمْ يَكُنْ لِيَهُمَّ بِذٰلِكَ قَالَ قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ بَيَانٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ
أَنَّهُ مَرَّ بِأَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ بِالرَّبَذَةِ فَذَكَرَ لَهُ ذٰلِكَ فَقَالَ إِنَّمَا كَانَتْ لَنَا خَاصَّةً دُونَكُمْ

ترجمہ عبدالرحمن بن ابی الشعثار نے کہا کہ آیا مین ابراہیم نخعی اور ابراہیم تیمی کے پاس اور کہا کہ مین چاہتا ہون کہ جمع کرون حج اور عمرہ دونون کو اس سال مین سو ابراہیم نخعی نے کہا کہ تمہارے والد تو کبھی ایسا ارادہ نہ کرتے تھے اور قتیبہ نے کہا کہ روایت کی ہمسے جریر نے اون سے بیان نے اون سے ابراہیم تیمی نے اون سے اُن کے باپ نے کہ وہ ابوذر کے ساتھ ربذہ کو گئے اور اُن سے حج و عمرہ جمع کرنے کا ذکر کیا تو اونہون نے کہا کہ یہ ہم لوگون کے واسطے خاص تھا اور تمہارے واسطے نہین ہے (یعنے صحابہ کے سوا اور ون کو روا نہین) **ف** اور یہ ابوذر کی رائے اور تجویز ہے اور راوی کی روایت حجت ہے اور رائے حجت نہین اور دلائل جواز فسخ حج بعمرہ ہم اوپر چوتیسوین مسئلہ کے ذیل مین بیان کر آئے ہین عَنِ الْفَزَارِيِّ قَالَ سَعِيدٌ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ عَنْ غُنَيْمِ ابْنِ قَيْسٍ قَالَ سَأَلْتُ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ الْمُتْعَةِ فَقَالَ فَعَلْنَاهَا وَهَذَا يَوْمَئِذٍ كَافِرٌ بِالْعُرُشِ يَعْنِي بُيُوتَ مَكَّةَ **فزاری** نے روایت کی کہ سعید نے کہا روایت کی مجھ سے مروان نے جو فرزند ہین معاویہ کے کہ خبر دی ہم کو سلیمان تیمی نے غنیم بن قیس سے کہ اونہون نے کہا مین نے سعد بن ابی وقاص سے پوچھا متعہ کو تو اُنہون نے فرمایا کہ ہمنے متعہ کیا ہے اور معاویہ اوس دن کافر تھے مکہ کے گھرون مین **ف** کافر ہونے کے دو معنے ہین اول یہ کہ عرب کہتا ہے اِكْتَفَرَ الرَّجُلُ جب کوئی شخص گاؤن مین رہے اس لیے کہ کفور گاؤن کو کہتے ہین غرض اس صورت مین مطلب یہ ہوا کہ حضرت معاویہ مکہ مین تھے اور ہمنے متعہ کیا دوسرے معنے یہ ہین کہ وہ ابھی ایمان نہ لائے تھے اور دین جاہلیت پر تھے اور یہی معنے صحیح ہین کہ قاضی عیاض وغیرہ نے اوسیکو اختیار کیا ہے اور مراد متعہ سے عمرۃ القضاء ہے جو ساتوین سال ہجرت کی ہوا اور حضرت معاویہ آٹھوین سال مین جب مکہ فتح ہوا ہے تب ایمان لائے ہین اور ایک قول ضعیف یہ ہے کہ بعد عمرہ قضا کے ساتوین ہی سال مین ایمان لائے مگر قول اول اُن کے اسلام کے باب مین صحیح ہے اور باقی عمرہ جو عمرۃ القضا کے بعد ہوئے اوس مین تو حضرت معاویہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور دولت اسلام سے مشرف ہو چکے تھے (نووی) **کہا** مسلم نے اور بیان کی ہمسے یہی روایت ابوبکر بن ابی شیبہ نے اون سے یحیے بن سعید نے اون سے سلیمان تیمی نے اسی اسناد سے اور اُنکی روایت مین ہے یعنے معاویہ اور کہا روایت کی ہمسے عمرو ناقد نے اون سے ابو احمد زبیری نے اون سے سفیان نے اور کہا

روایت کی ہم سے محمد نے اون سے روح نے اون سے عبادہ نے اون سے شعبہ نے اون سب سے سلیمان نے
اسی اسناد سے مثل ان دونون روایتون کی اور سفیان کی روایت مین المتعۃ فی الحج زیادہ ہے یعنی یہہ مذکور
حج کے متعہ کا تہا عن مطرف قال قال لی عمران بن حصین رضی اللہ تعالی عنہما انی
لاحدثک بالحدیث الیوم ینفعک اللہ بہ بعد الیوم واعلم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم قد اعمر طائفۃ من اہلہ فی العشر فلم تنزل آیۃ تنسخ ذلک ولم ینہ عنہ حتی
مضی لوجہہ ارتأی کل امرئ بعد ما شاء ان یرتئی مطرف نے کہا کہ مجھ سے عمران
بن حصین نے کہا کہ مین تمسے آج ایک حدیث بیان کرون کہ اللہ تعالی تم کو آج سے اسکا نفع دے گا اور جانو
لوکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے گھر والون سے ایک گروہ کو عمرہ کروایا عشرہ ذی الحجہ مین اور پہر اسکے
کوئی آیت نہ اوتری کہ اس حکم کو منسوخ کرتی اور نہ اون دونون مین عمرہ سے منع فرمایا یہان تک کہ دنیا سے
چلے گئے پہر آپکے بعد جسکا جو جی چاہے اپنی راے سے کہا کرے عن الجریری فی ہذا الاسناد
وقال ابن حاتم فی روایتہ ارتأی رجل برأیہ ما شاء یعنی عمر جریری سے اسی سند سے
یہی حدیث مروی ہے اور ابن حاتم کی روایت مین یہہ ہے کہ پہر ایک شخص نے اپنی راے سے جو چاہا
کہدیا یعنے حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ نے ف ان روایتون سے عمران کا مقصود یہہ ہے کہ عمرہ لانا
ایام حج مین اور اسیکو تمتع کہتے ہین جائز اور روا ہے اور حضرت عمر پر اونہون نے انکار کیا کہ وہ اپنی راے
سے منع کرتے تہے حالانکہ قرآن شریف سے اور حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان سے اسکا جواز
معلوم ہوا اس مقام مین غور کرنا چاہیے کہ حضرت عمر باوجودیکہ خلیفہ خاص ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم کے اور مسند خلافت راشدہ کے زینت بخش ہین مگر ان کی راے بہی جب حدیث رسول معصوم کے
خلاف ہوئی تو سلف نے اوپر انکار کیا پہر امامون کی بات جب رسول معصوم کی حدیث کے خلاف ہو کیون
نہ قابل انکار و مردود ہوگی اور منع کرنا حضرت عمر کا متعہ سے اس نظر سے نہ تہا کہ متعہ روا ہی نہین بلکہ
صرف اس خیال سے کہ افراد کو متعہ پر ترجیح ہے پہر بہی اگلی راے پر انکار کیا اور یہان برادران احناف
اعدای انصاف کا یہ قاعدہ ہو رہا ہے کہ حدیث کے مقابل مین امامون کی حلت و حرمت پیش کی جاتی
ہے اور حدیث شریف کے خلاف ہوتے ہوئے بہی اونہی کی بات لی جاتی ہے افسوس صد افسوس
عن مطرف قال قال لی عمران بن حصین رضی اللہ عنہما احدثک حدیثا

عَسَى اللهُ اَنْ يَّنْفَعَكَ بِهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ بَيْنَ حَجَّةٍ وَّعُمْرَةٍ ثُمَّ لَمْ يَنْهَ عَنْهُ حَتّٰى مَاتَ وَلَمْ يَنْزِلْ فِيْهِ قُرْاٰنٌ يُّحَرِّمُهُ وَقَدْ كَانَ يُسَلَّمُ عَلَيَّ حَتّٰى اكْتَوَيْتُ فَتُرِكْتُ ثُمَّ تَرَكْتُ الْكَيَّ فَعَادَ ترجمہ مطرف نے کہا کہ مجھ سے عمران بن حصین نے کہا کہ میں تم سے ایک حدیث بیان کروں شاید اللہ عز وجل اوس سے تم کو فائدہ بخشے اور وہ یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج اور عمرہ جمع کیا اور پھر اوس سے منع نہ فرمایا یہانتک کہ انتقال فرمایا اور نہ اس میں کوئی قرآن کی آیت اتری جس سے انکا جمع کرنا حرام ہوتا اور ہمیشہ میرے اوپر سلام فرمایا جاتا تھا جب تک میں نے داغ نہیں لیا تھا پھر جب داغ لیا تو سلام موقوف ہوگیا پھر میں نے داغ لینا چھوڑ دیا تو پھر سلام ہونے لگا مجھ پر ف یعنے مطلب یہ کہ عمران بن حصین صحابی رضے اللہ تعالیٰ عنہ کو مرض بواسیر تھا اور فرشتے انپر سلام کیا کرتے تھے جب تک انہوں نے داغ نہیں لیا اور نہایت تکلیف بیماری سے اوٹھاتے تھے اخیر میں جب داغ لیا تو فرشتوں نے سلام موقوف کر دیا جب چھوڑ دیا اور داغ لینے سے باز آئے پھر فرشتے سلام کرنے لگے (نووی شرح مسلم) عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ قَالَ سَمِعْتُ مُطَرِّفًا قَالَ قَالَ لِيْ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ بِمِثْلِ حَدِيْثِ مُعَاذٍ ترجمہ حمید سے وہی مضمون مروی ہے جیسا اوپر مذکور ہوا عَنْ مُطَرِّفٍ قَالَ بَعَثَ اِلَيَّ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ فِيْ مَرَضِهِ الَّذِيْ تُوُفِّيَ فِيْهِ فَقَالَ اِنِّيْ كُنْتُ مُحَدِّثَكَ بِاَحَادِيْثَ لَعَلَّ اللهَ اَنْ يَّنْفَعَكَ بِهَا بَعْدِيْ فَاِنْ عِشْتُ فَاكْتُمْ عَنِّيْ وَاِنْ مِتُّ فَحَدِّثْ بِهَا اِنْ شِئْتَ اَنَّهُ قَدْ سُلِّمَ عَلَيَّ وَاعْلَمْ اَنَّ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ جَمَعَ بَيْنَ حَجٍّ وَّعُمْرَةٍ ثُمَّ لَمْ يَنْزِلْ فِيْهَا كِتَابُ اللهِ وَلَمْ يَنْهَ عَنْهَا نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَجُلٌ فِيْهَا بِرَاْيِهِ مَا شَاءَ ترجمہ مطرف نے کہا مجھے پیغام بھیجکر عمران بن حصین نے بلا بھیجا اوس بیماری میں جس میں انکی وفات ہوئی تھی اور کہا کہ میں تمسے کئی حدیثیں بیان کرتا ہوں شاید اللہ تعالے میرے بعد تمکو اُن سے نفع دیوے پھر اگر میں جیتا رہا (یعنے اس مرض سے اچھا ہوکر) تو تم اُسکو میرے نام سے بیان نہ کرنا اور پوشیدہ رکھنا اور اگر میں مرگیا تو چاہنا بیان کرنا اول بات یہ ہے کہ مجھپر سلام کیا گیا (یعنے فرشتوں کا) دوسرے یہ کہ میں خوب جانتا ہوں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے حج اور عمرہ دونوں کو جمع کیا (یعنے ایام حج میں) اور پھر اسمیں نہ تو قرآن اترا اور نہ آپنے اوس جمع سے منع فرمایا اور اس شخص نے جو چاہا سو اپنی رائے سے کہدیا (یعنے حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالے عنہ نے) ف اس روایت سے معلوم ہوا کہ

کر اپنے کسی کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث سے مقدم نہیں ہو سکتی اور معلوم ہوا کہ کلام فرشتوں کا
غیر نبی بھی سن سکتا ہے **عَنْ** مُطَرِّفٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ
تَمَتَّعْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَنْزِلْ فِيهِ الْقُرْآنُ قَالَ رَجُلٌ بِرَأْيِهِ مَا
شَاءَ ترجمہ مطرف سے مروی ہے کہ عمران نے اون سے کہا کہ متعہ کیا ہمنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے ساتھ اور نہ اترا اس میں قرآن (یعنے اس سے نہی ہیں) پھر فلان شخص نے اپنی راے سے جو
چاہا کہدیا اور **کہا** امام مسلم علیہ الرحمۃ نے کہ روایت کی مجھسے حجاج بن شاعرہ نے اون سے عبید اللہ
بن عبد المجید نے اون سے اسمعیل بن مسلم نے اون سے محمد بن واسع نے اون سے مطرف بن عبد اللہ بن
شخیر نے اون سے عمران بن حصین نے یہی حدیث کہ متعہ کیا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اور متعہ کیا ہمنے
آپ کے ساتھ **عَنْ** أَبِي رَجَاءٍ قَالَ قَالَ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا نَزَلَتْ آيَةُ
الْمُتْعَةِ فِي كِتَابِ اللّٰهِ يَعْنِي مُتْعَةَ الْحَجِّ وَأَمَرَنَا بِهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لَمْ تَنْزِلْ آيَةٌ
تَنْسَخُ آيَةَ مُتْعَةِ الْحَجِّ وَلَمْ يَنْهَ عَنْهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى مَاتَ قَالَ رَجُلٌ
بِرَأْيِهِ بَعْدُ مَا شَاءَ **وہی مضمون** ہے جو اوپر مذکور ہوا کہا مسلم نے روایت کی مجھسے محمد بن حاتم
نے اون سے یحیی نے اون سے عمران قصیر نے اون سے ابو رجا نے اون سے عمران بن حصین نے مثل
اسی روایت کی مگر اتنا فرق ہے کہ اونہوں نے کہا کہ کیا ہمنے یہ یعنے متعہ حج کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم کے ساتھ اور یہ نہیں کہا کہ حکم کیا ہم کو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کا (یعنے جیسے اوپر
کی روایت میں حکم کا ذکر تھا ویسا اس میں نہیں) **بَابُ** وُجُوبِ الدَّمِ عَلَى الْمُتَمَتِّعِ وَأَنَّهُ إِذَا
عَدِمَهُ لَزِمَهُ صَوْمُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةٍ إِذَا رَجَعَ إِلَى أَهْلِهِ جو تمتع کرے حج میں اوسپر
قربانی واجب ہے نہیں تو تین روزے ایام حج میں اور سات جب گھر جاوے **عَنْ** سَالِمِ بْنِ
عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ تَمَتَّعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ وَأَهْدَى فَسَاقَ مَعَهُ الْهَدْيَ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ وَبَدَأَ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَهَلَّ بِالْعُمْرَةِ ثُمَّ أَهَلَّ بِالْحَجِّ وَتَمَتَّعَ النَّاسُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ فَكَانَ مِنَ النَّاسِ مَنْ أَهْدَى فَسَاقَ الْهَدْيَ
وَمِنْهُمْ مَنْ لَمْ يُهْدِ فَلَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ قَالَ

کتاب اللہ

قَالَ لِلنَّاسِ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ اَهْدٰى فَاِنَّهٗ لَا يَحِلُّ مِنْ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ حَتّٰى يَقْضِيَ حَجَّهٗ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ مِنْكُمْ اَهْدٰى فَلْيَطُفْ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَلْيُقَصِّرْ وَلْيَحْلِلْ ثُمَّ لِيُهِلَّ بِالْحَجِّ وَلْيُهْدِ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ هَدْيًا فَلْيَصُمْ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةً اِذَا رَجَعَ اِلٰى اَهْلِهٖ فَطَافَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ قَدِمَ مَكَّةَ فَاسْتَلَمَ الرُّكْنَ اَوَّلَ شَيْءٍ ثُمَّ خَبَّ ثَلَاثَةَ اَطْوَافٍ مِنَ السَّبْعِ وَمَشٰى اَرْبَعَةَ اَطْوَافٍ ثُمَّ رَكَعَ حِيْنَ قَضٰى طَوَافَهٗ بِالْبَيْتِ عِنْدَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَانْصَرَفَ فَاَتَى الصَّفَا فَطَافَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ سَبْعَةَ اَطْوَافٍ ثُمَّ لَمْ يَحِلَّ مِنْ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ حَتّٰى قَضٰى حَجَّهٗ وَنَحَرَ هَدْيَهٗ يَوْمَ النَّحْرِ وَاَفَاضَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ ثُمَّ حَلَّ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ وَفَعَلَ مِثْلَ مَا فَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَهْدٰى فَسَاقَ الْهَدْيَ مِنَ النَّاسِ **ترجمہ** سالم بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر نے فرمایا کہ متعہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع مین عمرہ کے ساتھہ حج مین ملاکر اور قربانی کی اور قربانی کے جانور اپنے ساتھہ لے گئے ذی الحلیفہ سے اور شروع مین آپ نے لبیک پکاری عمرہ کی پہر لبیک پکاری حج کی اور اسیطرح لوگون نے بہی آپکے ساتھہ تمتع کیا عمرہ کا حج کے ساتھہ اور لوگون مین کسی کے پاس قربانی تہی کہ وہ قربانی کے جانور اپنے ساتھہ لایا تہا اور کسی کے پاس قربانی نہ تہی پہر جب آپ مکہ مین پہونچے لوگون سے فرمایا کہ جو قربانی لایا ہو وہ کسی چیز سے حلال نہ ہو جس سے حالت احرام مین دور رہا ہے جب تک اپنے حج سے فارغ نہ ہو اور جو قربانی نہ لایا ہو وہ تو بیت اللہ کا طواف کرے اور صفا اور مروہ مین سعی کرکے اپنے بال کتر ڈالے اور احرام کھول ڈالے پہر حج کی لبیک پکارے یعنی آٹھوین تاریخ اور چاہیے کہ بعد حج کے قربانی کرے پہر جسکو قربانی میسر نہ ہو تو وہ تین روزے رکھے حج مین اور سات روزے رکھے جب اپنے گھر پہنچے اور جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ مین آئے تو پہلے پہل حجر اسود کو بوسہ دیا پہر تین بار کود کود کر شانہ اوچہال کر طواف کیا (یعنی جسکو رمل کہتے ہین) اور چار بار چلکر طواف کیا (جیسی عادت کے موافق چلتے ہین) پہر دو رکعت پڑہی جب طواف سے فارغ ہو چکے اور وہ دو رکعت مقام ابراہیم کے پاس ادا کی پہر سلام پہیرا اور صفا پر تشریف فرما ہوے اور صفا اور مروہ کے بیچ مین سات بار طواف کیا اور پہر کسی چیز کو اپنے اوپر حلال نہین کیا ان چیزون مین سے جنکو بسبب احرام کے اپنے اوپر حرام کیا تہا یہانتک کہ حج سے بالکل فارغ ہو گئے اور قربانی

اپنی ذیحجہ کی یوم النحر یعنے دسوین تاریخ مین اور پھر مکہ کو لوٹ آئے اور طواف افاضہ کیا بیت اللہ کا پھر ہر چیز
کو اپنے اوپر حلال کر لیا جنکو احرام سے حرام کیا تھا اور جو لوگ قربانی اپنے ساتھ لائے تھے انہون نے
بھی ویسا ہی کیا جیسا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا **فائدہ** قولہ تمتع کیا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے مراد اس سے یہ ہے کہ پہلے حج کا احرام باندھا پھر عمرہ کا اور قاضی عیاض کا یہی قول ہے اور لغت
کے رو سے یہ بھی تمتع ہوا اور یہی لوگون کے متعہ سے بھی مراد ہے کہ پہلے انہون نے احرام حج کا باندھا پھر عمرہ
کرکے احرام کھولڈالا پھر حج کیا مکہ سے احرام باندھکر یہ بھی لغت کے رو سے متعہ اور تمتع ہوا قولہ اپنے بال
کتروائے الخ اس سے معلوم ہوا کہ بال کترانا یا منڈانا یہ بھی مناسک حج مین داخل ہے اور یہی مذہب
ہے جماہیر علما کا اور صحیح مذہب شافعیہ کا اور انکو مناسک حج نہ جاننا ضعیف مذہب ہے اگرچہ حلق یعنے
منڈانا بالون کا افضل ہے مگر یہان آپنے کترانے کا حکم اس لیے دیا کہ حج کے بعد منڈانا ہو ورنہ بال نہ رہتے
اور چاہیے کہ بعد حج کے قربانی کرے الخ مراد اس سے قربانی تمتع کی ہے کہ متمتع پر واجب ہے اور اسکو
وجوب کے شروط کتب فقہ مین مذکور ہین قولہ جسکو قربانی میسر نہ ہو تین روزے رکھے یہ تین روزے اولی
ہین کہ عرفہ سے پیشتر رکھ لے اور حج کا احرام باندھنے کے بعد جب عمرہ سے فارغ ہو جاوے اور اگر عمرہ کے اور
احرام حج کے قبل رکھے تو بھی کافی ہین مذہب صحیح کے رو سے اور اگر احرام عمرہ کے بعد قبل فراغ عمرہ کے رکھے
تو صحیح مذہب شافعیہ کا یہ ہے کہ وہ کافی نہین اور اصحاب مالک کا قول بھی ایسا ہی ہے اور ثوری اور
ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالی کے نزدیک کافی ہے اور اگر عید اور ایام تشریق سب گذر گئے تو انکی قضا
شافعیہ کے نزدیک واجب ہے اور ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالی کا قول ہے کہ اب وہ روزے نہین رکھ سکتا
بلکہ اسکو قربانی دینا ضرور ہے اگر طاقت ہو باقی رہے سات روزے وہ وطن مین جا کر رکھے اور اس
حدیث سے معلوم ہوا کہ طواف قدوم مستحب ہے اور اس مین رمل بھی تین بار کرنا مستحب ہے اور رمل کے معنی
اسی حدیث مین اوپر ہو چکے اور معلوم ہوا کہ طواف کی دو رکعتین مقام ابراہیم کے پیچھے ادا کرنا مستحب ہے
(نووی شرح مسلم) اور کہا مسلم علیہ الرحمۃ نے کہ روایت کی مجھ سے عبدالملک بن شعیب نے ان سے
ان کے باپ نے ان سے انکے دادا نے ان سے عقیل نے ان سے ابن شہاب نے ان سے
عروہ نے کہ جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا نے خبر دی انکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
تمتع سے (یعنے باعتبار تمتع لغوی کے کہ حج مین عمرہ ملا کر کیا) اور لوگون کے تمتع سے جیسے خبر دی مجھکو

سالم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تمتع سے **بَابُ** بَيَانِ أَنَّ الْقَارِنَ لَا يَتَحَلَّلُ إِلَّا فِي وَقْتِ تَحَلُّلِ الْحَاجِّ الْمُفْرِدِ باب اس بیان مین کہ قارن احرام نہ کہولے مگر جبکہ مفرد احرام کہولے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا أَنَّ حَفْصَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا شَأْنُ النَّاسِ حَلُّوا وَلَمْ تَحِلَّ أَنْتَ مِنْ عُمْرَتِكَ قَالَ إِنِّي لَبَّدْتُ رَأْسِي وَقَلَّدْتُ هَدْيِي فَلَا أَحِلُّ حَتَّى أَنْحَرَ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے مروی ہے کہ ام المومنین حفصہ رضی اللہ تعالی عنہا نے عرض کی کہ اے رسول اللہ تعالے کے لوگون نے اپنا احرام کہول ڈالا اور آپ نے عمرہ فرما کے احرام کیون نہین کہولا تو آپ نے فرمایا کہ مین نے اپنے سر کے بالون کو گوند یا خطمی وغیرہ سے جمایا ہے اور اپنی قربانی کے گلون مین ہار ڈالے ہین سو مین احرام نہ کہولون گا جب تک کہ قربانی ذبح نہ کرلون **کہا** مسلم نے اور روایت کی ہم سے یہی حدیث ابن نمیر نے اون سے خالد بن مخلد نے اون سے مالک نے اون سے نافع نے اون سے ابن عمر نے اون سے حفصہ نے کہ انہون نے عرض کی کہ یا رسول اللہ کیا سبب ہو کہ آپ نے احرام نہ کہولا مانند اوپر کی روایت کی **عَنْ** حَفْصَةَ قَالَتْ قُلْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَأْنُ النَّاسِ حَلُّوا وَلَمْ تَحِلَّ مِنْ عُمْرَتِكَ قَالَ إِنِّي قَلَّدْتُ هَدْيِي وَلَبَّدْتُ رَأْسِي فَلَا أَحِلُّ حَتَّى أَحِلَّ مِنَ الْحَجِّ **ترجمہ** حضرت حفصہ رضی اللہ تعالی عنہا سے وہی مضمون مروی ہے مگر اس مین یہ ہے کہ آپ نے فرمایا مین احرام نہ کہولون گا جب تک حج کا احرام نہ کہولون اور **کہا** مسلم علیہ الرحمۃ نے کہ روایت کی ہم سے ابوبکر بن ابی شیبہ نے اون سے ابواسامہ نے اون سے عبیداللہ نے اون سے نافع نے اون سے ابن عمر نے کہ حفصہ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ اور روایت کی مثل حدیث مالک کے اور اس مین یہ ہے کہ آپ نے فرمایا مین احرام نہ کہولون گا جب تک کہ قربانی ذبح نہ کرلون **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ حَدَّثَتْنِي حَفْصَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ أَزْوَاجَهُ أَنْ يَحْلِلْنَ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ قَالَتْ حَفْصَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا فَقُلْتُ مَا يَمْنَعُكَ أَنْ تَحِلَّ فَقَالَ إِنِّي لَبَّدْتُ رَأْسِي وَقَلَّدْتُ هَدْيِي فَلَا أَحِلُّ حَتَّى أَنْحَرَ هَدْيِي **ترجمہ** عبداللہ حضرت عمر کے لخت جگر نے کہا کہ بیان کیا مجھ سے حفصہ نے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا اپنی بیبیون کو کہ احرام کہول ڈالین حجۃ الوداع کے سال مین تو بولی بی حفصہ نے عرض کی کہ آپ کو کون روکتا

سے احرام کھولنے سے آپ نے فرمایا کہ میں نے اپنے سر کے بالوں کو خطمی وغیرہ سے جمایا ہے اور اپنی قربانی
کی گلے میں ہار ڈالا ہے سو میں احرام نہ کھولوں گا جب تک اپنی قربانی نحر نہ کر لوں **ف** نووی
نے فرمایا کہ ان سب روایتوں سے معلوم ہوا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم قارن تھے اور قارن
جب تک کہ وقوف عرفات اور رمی سے فارغ نہ ہو جب تک احرام نہیں کھول سکتا اور ان سے یہ بھی
معلوم ہوا کہ تلبید کرنا یعنے بالوں کو کسی لسیدار چیز سے جیسے گوند یا السی وغیرہ سے جما لینا مستحب ہے اور
قربانی کے گلے میں ہار ڈالنا بھی مستحب ہے اور یہ دونوں باتفاق مسنون ہیں **باب** جواز
التحلل بالاحصار وجواز القران واقتصار القارن علی طواف واحد وسعی واحد
حاجی جو کہیں راہ میں معذور ہو جاوے تو اسکو احرام کھولنے کا اور قران کے جائز ہونے کا اور
قارن کو ایک طواف اور ایک سعی کافی ہونے کا بیان **عن** نافع ان عبد اللہ بن عمر رضی
اللہ تعالی عنہما خرج فی الفتنۃ معتمرا وقال ان صددت عن البیت صنعنا
مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فخرج فاہل بعمرۃ وسار حتی اذا ظہر علی
البیداء التفت الی اصحابہ فقال ما امرہما الا واحد اشہدکم انی قد اوجبت
الحج مع العمرۃ فخرج حتی اذا جاء البیت طاف بہ سبعا وبین الصفا والمروۃ سبعا
لم یزد علیہ وراٰی انہ مجزئ عنہ واہدی **ترجمہ** نافع سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر
نکلے ایام فتنہ میں عمرے کو اور کہا اگر میں روکا گیا بیت اللہ سے تو ویسا ہی کرینگے جیسا کیا ہم نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ میں پھر نکلے عمرہ کا احرام کرکے اور گئے یہانتک کہ بیدا پر پہونچے
(جہاں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی لبیک اکثر صحابہ نے سنی تھی حجۃ الوداع میں) اپنے یاروں
سے کہا کہ حج اور عمرہ کا حکم ایک ہی ہے کہ دونوں سے حلال کر سکتے ہیں اگر روکے جاویں تو میں تمکو
گواہ کرتا ہوں کہ میں نے اپنے اوپر حج بھی عمرہ کے ساتھ واجب کر لیا اور چلے یہانتک کہ بیت اللہ پہنچے
اور وہاں سات بار طواف کیا اور سات بار صفا اور مروہ کے بیچ میں سعی کی اور اس سے زیادہ کچھ نہیں
کیا اور اسیکو کافی سمجھا اور قربانی کی **فائدہ** قولہ جیسا ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ
کیا الخ یعنے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدیبیہ کے سال میں کافروں کی شرارت سے روکے گئے تو آپ
نے احرام کھول ڈالا ویسے ہی ہم روکے جاینگے تو راہ میں ہی احرام کھول ڈالیں گے اور حدیث

سے معلوم ہوا کہ قارن کو ایک ہی طواف اور ایک ہی سعی حج و عمرہ دونو کے لیے کافی ہے اور یہی مذہب ہے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا اور جمہور کا اور خلاف کیا ہے اس حدیث کا اور جمہور کا ابو حنیفہ نے اور ایک گروہ نے اور کہا ہے کہ دو طواف اور دو سعی ضرور ہیں عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ عَبْدِ اللّٰهِ وَسَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ كَلَّمَا عَبْدَ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ حِيْنَ نَزَلَ الْحَجَّاجُ لِقِتَالِ ابْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَا لَا يَضُرُّكَ اَنْ لَّا تَحُجَّ الْعَامَ فَاِنَّا نَخْشٰى اَنْ يَّكُوْنَ بَيْنَ النَّاسِ قِتَالٌ يُحَالُ بَيْنَكَ وَبَيْنَ الْبَيْتِ قَالَ اِنْ حِيْلَ بَيْنِيْ وَبَيْنَهٗ فَعَلْتُ كَمَا فَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا مَعَهٗ حِيْنَ حَالَتْ كُفَّارُ قُرَيْشٍ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْبَيْتِ اُشْهِدُكُمْ اَنِّيْ قَدْ اَوْجَبْتُ عُمْرَةً فَانْطَلَقَ حَتّٰى اَتٰى ذَا الْحُلَيْفَةِ فَلَبّٰى بِالْعُمْرَةِ ثُمَّ قَالَ اِنْ خُلِّيَ سَبِيْلِيْ قَضَيْتُ عُمْرَتِيْ وَاِنْ حِيْلَ بَيْنِيْ وَبَيْنَهٗ فَعَلْتُ كَمَا فَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا مَعَهٗ ثُمَّ تَلَا لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ ثُمَّ سَارَ حَتّٰى اِذَا كَانَ بِظَهْرِ الْبَيْدَاءِ قَالَ مَا اَمْرُهُمَا اِلَّا وَاحِدٌ اِنْ حِيْلَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ الْعُمْرَةِ حِيْلَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ الْحَجِّ اُشْهِدُكُمْ اَنِّيْ قَدْ اَوْجَبْتُ حَجَّةً مَّعَ عُمْرَتِيْ فَانْطَلَقَ حَتّٰى ابْتَاعَ بِقُدَيْدٍ هَدْيًا ثُمَّ طَافَ لَهُمَا طَوَافًا وَّاحِدًا بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ لَمْ يَحِلَّ مِنْهُمَا حَتّٰى اَحَلَّ مِنْهُمَا بِحَجَّةٍ يَّوْمَ النَّحْرِ **ترجمہ** نافع سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عبد اللہ اور سالم بن عبد اللہ ان دونوں نے عبد اللہ بن عمر سے کہا جن دنوں حجاج بن یوسف ظالم ابن زبیر سے لڑنے آیا تھا کہ اگر آپ اس سال حج نہ کریں تو کیا ضرر ہے اس لیے کہ ہم کو خوف ہے کہ ایسا نہ ہو کہ لوگوں میں لڑائی ہو اور آپ بیت اللہ تک نہ جا سکیں تو اونہوں نے کہا اگر میں نہ جا سکوں تو ویسا ہی کروں گا جیسا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیا ہے جب کفار قریش نے آپ کو روک لیا تھا بیت اللہ سے اور میں آپ کے ساتھ تھا پھر عبد اللہ بن عمر نے کہا کہ گواہ رہو میں نے عمرہ اپنے پر واجب کیا اور چلے یہاں تک کہ ذی الحلیفہ پہنچے اور عمرہ کی لبیک پکاری پھر کہا کہ اگر میری راہ کھل گئی تو میں عمرہ بجا لاؤں گا اور اگر میری اور بیت اللہ میں کوئی حائل ہو گیا تو ویسا ہی کروں گا جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہے اور میں بھی آپ کے ساتھ تھا پھر یہ آیت پڑھی کہ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ یعنے تم کو اچھی پیروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں پھر چلے یہاں تک کہ جب بیدا کی پیٹھ پر پہنچے تو کہا کہ حج اور عمرہ دونو

کا حکم ایک ہی ہے کہ اگر مین اپنے عمرہ سے روکا گیا تو حج سے بھی روکا جاؤن گا مین تم کو گواہ کرتا ہون کہ
مین نے حج بھی اپنے عمرہ کے ساتھ واجب کیا پھر چلے یہانتک کہ قدید سے قربانی خریدی اور حج اور عمرہ
دونون کے لیے ایک طواف اور ایک سعی کی بیت اللہ اور صفا مروہ کی اور احرام نہ کھولا یہانتک کہ
حج سے فارغ ہوئے اور قربانی کے دن دونون سے احرام کھولا عَنْ نَافِعٍ قَالَ اَرَادَ ابْنُ عُمَرَ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا الْحَجَّ حِيْنَ نَزَلَ الْحَجَّاجُ بِابْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَاقْتَصَّ الْحَدِيْثَ
بِمِثْلِ هٰذِهِ الْقِصَّةِ وَقَالَ فِيْ اٰخِرِ الْحَدِيْثِ وَكَانَ يَقُوْلُ مَنْ جَمَعَ بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ كَفَاهُ
طَوَافٌ وَّاحِدٌ وَّلَمْ يَحِلَّ حَتّٰى يَحِلَّ مِنْهُمَا جَمِيْعًا ترجمہ نافع سے وہی قصہ مذکور ہے مگر اخیر مین یہ ہے کہ عبد اللہ
بن عمر کہتے تھے کہ جو حج و عمرہ جمع کرے اُسکو ایک طواف کافی ہے اور احرام نہ کھولے یہانتک کہ دونون
سے فارغ ہو کر احرام کھولے عَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ اَرَادَ الْحَجَّ عَامَ نَزَلَ الْحَجَّاجُ بِابْنِ الزُّبَيْرِ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَقِيْلَ لَهٗ اِنَّ النَّاسَ كَائِنٌ بَيْنَهُمْ قِتَالٌ وَّاِنَّا نَخَافُ اَنْ يَّصُدُّوْكَ
قَالَ فَقَالَ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ اَصْنَعُ كَمَا صَنَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ اُشْهِدُكُمْ اَنِّيْ قَدْ اَوْجَبْتُ عُمْرَةً ثُمَّ خَرَجَ حَتّٰى اِذَا كَانَ بِظَاهِرِ
الْبَيْدَاءِ قَالَ مَا شَاْنُ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ اِلَّا وَاحِدٌ اشْهَدُوْا وَقَالَ ابْنُ رُمْحٍ اُشْهِدُكُمْ اَنِّيْ قَدْ
اَوْجَبْتُ حَجًّا مَعَ عُمْرَتِيْ وَاَهْدٰى هَدْيًا اشْتَرَاهُ بِقُدَيْدٍ ثُمَّ انْطَلَقَ يُهِلُّ بِهِمَا جَمِيْعًا
حَتّٰى قَدِمَ مَكَّةَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَلَمْ يَزِدْ عَلٰى ذٰلِكَ وَلَمْ يَنْحَرْ وَلَمْ
يَحْلِقْ وَلَمْ يُقَصِّرْ وَلَمْ يَحْلِلْ مِنْ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ حَتّٰى كَانَ يَوْمُ النَّحْرِ فَنَحَرَ وَحَلَقَ وَرَاٰى
اَنْ قَدْ قَضٰى طَوَافَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ بِطَوَافِهِ الْاَوَّلِ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا
كَذٰلِكَ فَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ نافع سے وہی مضمون مروی ہوا جو کئی بار
اوپر گذرا اتنی بات زیادہ ہے کہ جب ابن عمر مکہ مین آئے تو حج اور عمرہ دونون کی لبیک پکارتے تھے
اور بیت اللہ اور صفا مروہ کا ایک ہی بار طواف کیا اور قربانی کی اور نہ سر منڈایا نہ بال کترائے
اور نہ کسی چیز کو حلال کیا جن کو احرام کے سبب سے حرام کیا تھا یہانتک کہ نحر کا دن ہوا یعنے دسوین
تاریخ ذی حجہ کی ۔ اور قربانی کی اور سر منڈایا اور خیال کیا کہ حج اور عمرہ کو وہی طواف اول کافی ہو گیا اور
عبد اللہ بن عمر نے کہا کہ ایسا ہی کیا رسول خدا صلی اللہ تعالے علیہ وسلم نے کہا امام مسلم

علیہ الرحمۃ اور روایت کی ہمسے ابو الربیع زہرانی اور ابو کامل نے دونون نے کہا روایت کی ہمسے حماد نے
اور کہا مسلم نے روایت کی مجہہ سے زہیر نے جو فرزند ہین حرب کے انہون نے کہا روایت کی مجہہ سے اسمعیل اور
حماد اور اسمعیل ان دونون سے روایت کی ایوب نے اون سے ابن عمر نے سارا یہی قصہ جو مذکور ہوا اور نبی
صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر فقط حدیث کے شروع مین کیا جب لوگون نے ابن عمر سے کہا تہا کہ کہین لوگ آپ کو
روکیں نہین تو انہون نے جواب مین کہا کہ اگر روکین تو مین وہی کرونگا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
کیا ہے جیسے لیث کی روایت مین اوپر گذر چکا **بَابٌ** فِی الْاِفْرَادِ وَالْقِرَانِ افراد اور قران
کا بیان **عَنْ** نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا فِیْ رِوَایَۃِ یَحْیٰی قَالَ اَھْلَلْنَا
مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالْحَجِّ مُفْرَدًا وَفِیْ رِوَایَۃِ ابْنِ عَوْنٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَھَلَّ بِالْحَجِّ مُفْرَدًا **ترجمہ** عبد اللہ عمر بن خطاب کے فرزند سے روایت ہے
کہ انہون نے کہا لبیک پکاری ہمنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ اکیلے حج کی اور ابن
عون کی روایت مین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اکیلے حج کی لبیک پکاری **عَنْ** اَنَسٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صلعم یُلَبِّیْ بِالْحَجِّ
وَالْعُمْرَۃِ جَمِیْعًا قَالَ بَکْرٌ فَحَدَّثْتُ بِذٰلِکَ ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ لَبّٰی بِالْحَجِّ وَحْدَہٗ فَلَقِیْتُ اَنَسًا فَحَدَّثْتُہٗ بِقَوْلِ ابْنِ عُمَرَ فَقَالَ
اَنَسٌ مَا تَعُدُّوْنَنَا اِلَّا صِبْیَانًا سَمِعْتُ النَّبِیَّ صلعم یَقُوْلُ لَبَّیْکَ عُمْرَۃً وَّحَجًّا **ترجمہ** انس نے کہا سنا مین نے رسول اللہ صلعم
سے کہ لبیک پکارتے تہے حج اور عمرہ دونوں کی بکر نے کہا کہ مین نے یہی حدیث ابن عمر سے بیان کی تو انہون نے کہا فقط حج کی
لبیک پکاری سو مین انس سے ملا اور ان سے کہا کہ ابن عمر تو یون کہتے ہین۔ انس نے کہا کہ تم لوگ
ہمکو بچہ جانتے ہو مین نے بخوبی سُنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تہے لبیک ہے
عمرہ کی او حج کی **عَنْ** اَنَسٍ اَنَّہٗ رَاَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَمَعَ بَیْنَھُمَا بَیْنَ
الْحَجِّ وَالْعُمْرَۃِ قَالَ فَسَاَلْتُ ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ اَھْلَلْنَا بِالْحَجِّ فَرَجَعْتُ اِلٰی اَنَسٍ فَاَخْبَرْتُہٗ
مَا قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَقَالَ کَاَنَّمَا کُنَّا صِبْیَانًا مضمون وہی ہے **فائدہ**
تطبیق ان سب روایتون مین یہی ہے کہ اول آپ نے احرام حج مفرد کا باندہا تہا پہر عمرہ بہی ملا لیا اور آپ
قارن ہوگئے اور یہی مذہب صحیح اور مختار ہے محدثین محققین کا کہ آپ اول مفرد تھے پہر قارن ہوئے اور
روایت ابن عمر مین ابتداے احرام کا بیان ہے کہ جب مفرد تھے اور روایت انس مین آخر کا کہ آپ
قارن تہے **بَابٌ** اِسْتِحْبَابِ طَوَافِ الْقُدُوْمِ لِلْحَاجِّ وَالسَّعْیِ بَعْدَہٗ

طواف قدوم اور اسکے بعد سعی کا بیان **عَنْ** وَبَرَةَ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى
عَنْهُمَا فَجَاءَهٗ رَجُلٌ فَقَالَ اَيَصْلُحُ لِيْ اَنْ اَطُوْفَ بِالْبَيْتِ قَبْلَ اَنْ اٰتِيَ الْمَوْقِفَ فَقَالَ
نَعَمْ فَقَالَ فَاِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا يَقُوْلُ لَا تَطُفْ بِالْبَيْتِ حَتّٰى تَاْتِيَ الْمَوْقِفَ
فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا فَقَدْ حَجَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَافَ
بِالْبَيْتِ قَبْلَ اَنْ يَاْتِيَ الْمَوْقِفَ فَبِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَقُّ اَنْ تَاْخُذَ
اَوْ بِقَوْلِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اِنْ كُنْتَ صَادِقًا **ترجمہ** وبرہ نے کہا کہ مین ابن
عمر کے پاس بیٹھا تہا کہ ایک شخص آیا اور کہا کہ مجھے طواف کرنا قبل عرفات مین جانے کے درست ہے
ابن عمر نے کہا کہ ہان اوسنے کہا ابن عباس تو کہتے ہین کہ جب تک عرفات مین نجاوے تب تک طواف
نکرے ابن عمر نے کہا کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حج کیا اور بیت اللہ کا طواف کیا عرفات
مین جانے سے پہلے تو رسول اللہ کا قول لینا بہتر ہے یا ابن عباس کا۔ اگر تو سچا ہو **فائدہ**
ابن عمر کے قول سے طواف قدوم حاجی کے لیے ثابت ہوا اور قبل عرفات مین وقوف کرنے کے مشروع
ہے اور یہی قول ہے تمام علما کا سوا ابن عباس کے اور سب علما نے کہا ہے کہ یہہ طواف قدوم سنت ہی
اور واجب نہین مگر بعض اصحاب شافعیہ اوس کے وجوب کے قائل ہین کہ اگر کوئی چھوڑ دے تو قربانی دے اور
مشہور یہی ہے کہ وہ سنت ہی اور اُس کے چھوڑنے سے قربانی لازم نہین اور وقوف عرفات تک کسی نے
نکیا تو فوت ہوگیا اور بعد وقوف کے اگر اس نیت سے بھی کیا تو طواف قدوم نہوا اور قدوم کے معنے آنے
کے ہین حاجی آتے ہی یہ طواف کرتا ہے اس لیے اسے طواف قدوم کہتے ہین اور جس نے کہ بعد وقوف
عرفات کے طواف قدوم کی نیت سے طواف کیا تو طواف افاضہ ادا ہوگیا اور نیت لغو ہوگئی اور طواف
افاضہ کے بعد اگر کیا تو طواف نفل ہوگیا نیت جب بہی لغو ٹہیری اور طواف قدوم کے بہت نام ہین
طواف قادم اور طواف ورود اور طواف وارد اور طواف تحیت اور عمرہ مین طواف قدوم نہین
بلکہ عمرہ مین جو طواف کرے گا وہ اُسکا رکن ہے اگرچہ قدوم کی نیت سے ہی کرے بلکہ نیت اوسکی لغو ہو
جاوے گی اور رکن ادا ہو جاوے گا جیسے کسی پر حج واجب ہو اور نفل کی نیت سے حج کرے تو واجب ادا
ہو جاویگا نیت بیکار ہو جاوے گی اور یہ جو فرمایا ابن عمر نے کہ اگر تو سچا ہو یعنے اگر تو ایمان مین سچا ہے
اور نبی صلے اللہ تعالی علیہ وسلم کا یقین سچے طور سے رکہتا ہے تو رسول اللہ کا قول تسے شریف ہو

کسی کے قول کیطرف التفات بہی نکر ابن عباس ہون یا اونکے والد عباس کیون نہون اس سے معلوم ہوا کہ رسول معصوم کا قول ہوتے ہوے کسی کے قول پر چلنا خواہ امام ہو یا مجتہد یا اور کوئی پیر و مرشد یہ سچون کا کام نہین ہے بلکہ جہوٹے بے ایمانون کا کام ہے جنکو رسول اللہ کی نبوت کا سچے طور سے یقین نہین ہے (نووی) عَنْ وَبَرَةَ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ ابْنَ عُمَرَ أَطُوفُ بِالْبَيْتِ وَقَدْ أَحْرَمْتُ بِالْحَجِّ فَقَالَ وَمَا يَمْنَعُكَ فَقَالَ إِنِّي رَأَيْتُ ابْنَ فُلَانٍ يَكْرَهُهُ وَأَنْتَ أَحَبُّ إِلَيْنَا مِنْهُ رَأَيْنَاهُ قَدْ فَتَنَتْهُ الدُّنْيَا فَقَالَ وَأَيُّنَا أَوْ أَيُّكُمْ لَمْ تَفْتِنْهُ الدُّنْيَا ثُمَّ قَالَ رَأَيْنَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ أَحْرَمَ بِالْحَجِّ وَطَافَ بِالْبَيْتِ وَسَعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَسُنَّةُ اللهِ وَسُنَّةُ رَسُولِهِ أَحَقُّ أَنْ تَتَّبِعَ مِنْ سُنَّةِ فُلَانٍ إِنْ كُنْتَ صَادِقًا وبرہ نے کہا کہ ایک شخص نے ابن عمر سے پوچہا کہ مین طواف کرون بیت اللہ کا اور مین حج کا احرام باندہا ہے تو اونہون نے کہا کہ طواف سے تمکو کون روکتا ہے اونہون نے کہا کہ مین نے فلانے کے فرزند کو دیکہا (یعنے ابن عباس کو) کہ وہ اسکو مکروہ جانتے ہین اور آپ ان سے زیادہ ہمارے پیارے ہین اور مین انکو دیکہتا ہون کہ دنیا نے انکو غافل کر دیا ہے تو ابن عمر نے فرمایا کہ ہم مین اور تم مین ایسا کون ہے جسکو دنیا نے غافل نہین کیا پہر کہا ابن عمر نے کہ ہمنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکہا کہ انہون نے حج کا احرام باندہا اور بیت اللہ کا طواف کیا اور صفا مروہ مین سعی کی اور سنت اللہ اور رسول کی بہتر ہے تابعداری کے لیے فلانے کی سنت سے اگر تو سچا ایمان دار ہے **ف** ابن عمر نے یہ جو کہا کہ کون ایسا ہے جسے دنیا نے غافل نہین کیا یہ اُن کا زہد اور تقوی تہا اور قصر نفس کی راہ سے فرمایا **باب** بَيَانِ أَنَّ الْمُحْرِمَ بِعُمْرَةٍ لَا يَتَحَلَّلُ بِالطَّوَافِ قَبْلَ السَّعْيِ وَأَنَّ الْمُحْرِمَ بِحَجٍّ لَا يَتَحَلَّلُ بِطَوَافِ الْقُدُومِ وَكَذَلِكَ الْقَارِنُ عمرہ والے کا احرام سعی کے قبل اور حاجی کا اور قارن کا طواف قدوم سے نہین کہلتا عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ سَأَلْنَا ابْنَ عُمَرَ عَنْ رَجُلٍ قَدِمَ بِعُمْرَةٍ فَطَافَ بِالْبَيْتِ وَلَمْ يَطُفْ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ أَيَأْتِي امْرَأَتَهُ فَقَالَ قَدِمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا وَصَلَّى خَلْفَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ سَبْعًا وَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ **ترجمہ** عمرو بن دینار نے کہا کہ مین نے پوچہا ابن عمر سے کہ ایک شخص عمرہ لایا اور بیت اللہ کا طواف کیا اور صفا اور مروہ کے بیچ مین نہین پہرا

کیا وہ اپنی بی بی سے صحبت کرے تو اونہون نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مین آئے اور بیت
اللہ کا طواف کیا سات بار اور مقام ابراہیم کے پیچھے نماز پڑھی دو رکعت اور صفا اور مروہ کے بیچ مین
سعی کی دو بار اور تم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی خوب ہے **ف** مراد اس سے یہ
ہے کہ پھر اس سے احرام آپ کا نہین کھلا جب تک کہ آپ عمرہ مین سعی سے بھی فارغ نہوئے اور تم کو
بھی متابعت آنکی ضرور ہے غرض جب تک عمرہ مین صفا اور مروہ کی سعی نہ کرے تب تک احرام نہین
کھل سکتا اور وہ شخص اپنی بی بی سے صحبت وغیرہ نہین کرسکتا اور جتنی امور احرام مین حرام ہوئی ہین
مین کوئی اوسکو حلال نہین اور یہ قول جیسا ابن عمر کا ہے یہی مذہب ہے تمام علماء کا مگر قاضی عیاض
نے جو ابن عباس سے روایت کیا ہے اور اسحق بن راہویہ سے کہ ان دونون نے کہا کہ بعد طواف کے
احرام کھل جاتا ہے اور یہ مذہب ضعیف اور مخالف سنت ہے کہا امام مسلم علیہ الرحمۃ نے کہ اور
روایت کی ہمسے یحییٰ بن یحییٰ نے اور ابو الربیع نے حماد سے اور کہا مسلم نے کہ روایت کی ہمسے عبد
بن حمید نے انکو خبر دی محمد بن بکر نے انکو ابن جریج نے ان سب کو روایت پہنچی ہے عمرو بن دینار
سے انکو ابن عمر سے انکو نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل ابن عیینہ کی روایت کی (یعنے جو اوپر گذری)

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ رَجُلًا مِّنْ اَهْلِ الْعِرَاقِ قَالَ لَهٗ سَلْ لِيْ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ رَجُلٍ يُهِلُّ بِالْحَجِّ فَاِذَا طَافَ بِالْبَيْتِ اَيَحِلُّ اَمْ لَا فَاِنْ قَالَ لَكَ
لَا يَحِلُّ فَقُلْ لَهٗ اِنَّ رَجُلًا يَقُوْلُ ذٰلِكَ قَالَ فَسَاَلْتُهٗ فَقَالَ لَا يَحِلُّ مَنْ اَهَلَّ بِالْحَجِّ اِلَّا
بِالْحَجِّ قُلْتُ فَاِنَّ رَجُلًا كَانَ يَقُوْلُ ذَاكَ قَالَ بِئْسَ مَا قَالَ فَتَصَدَّانِي الرَّجُلُ فَسَاَلَنِيْ فَحَدَّثْتُهٗ
فَقَالَ فَقُلْ لَهٗ فَاِنَّ رَجُلًا كَانَ يُخْبِرُ . . . . . . اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَدْ فَعَلَ ذٰلِكَ وَمَا شَاْنُ اَسْمَاءَ وَالزُّبَيْرِ فَعَلَا ذٰلِكَ قَالَ فَجِئْتُهٗ فَذَكَرْتُ
لَهٗ ذٰلِكَ فَقَالَ مَنْ هٰذَا فَقُلْتُ لَا اَدْرِيْ قَالَ فَمَا بَالُهٗ لَا يَاْتِيْنِيْ بِنَفْسِهٖ يَسْاَلُنِيْ اَظُنُّهٗ
عِرَاقِيًّا قُلْتُ لَا اَدْرِيْ قَالَ فَاِنَّهٗ قَدْ كَذَبَ قَدْ حَجَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَاَخْبَرَتْنِيْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّ اَوَّلَ شَيْءٍ بَدَاَ بِهٖ حِيْنَ قَدِمَ مَكَّةَ
اَنَّهٗ تَوَضَّاَ ثُمَّ طَافَ بِالْبَيْتِ ثُمَّ حَجَّ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَكَانَ اَوَّلَ
شَيْءٍ بَدَاَ بِهِ الطَّوَافُ بِالْبَيْتِ ثُمَّ لَمْ يَكُنْ غَيْرُهٗ ثُمَّ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ حَجَّ عُثْمَانُ فَرَأَيْتُهُ أَوَّلَ شَيْءٍ بَدَأَ بِهِ الطَّوَافُ بِالْبَيْتِ ثُمَّ لَمْ يَكُنْ غَيْرُهُ ثُمَّ مُعَاوِيَةُ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا ثُمَّ حَجَجْتُ مَعَ أَبِي الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَكَانَ أَوَّلَ شَيْءٍ بَدَأَ بِهِ الطَّوَافُ بِالْبَيْتِ ثُمَّ لَمْ يَكُنْ غَيْرُهُ ثُمَّ رَأَيْتُ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارَ يَفْعَلُونَ ذٰلِكَ ثُمَّ لَمْ يَكُنْ غَيْرُهُ ثُمَّ آخِرُ مَنْ رَأَيْتُ فَعَلَ ذٰلِكَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا ثُمَّ لَمْ يَنْقُضْهَا بِعُمْرَةٍ وَهٰذَا ابْنُ عُمَرَ عِنْدَهُمْ أَفَلَا يَسْأَلُونَهُ وَلَا أَحَدٌ مِمَّنْ مَضٰى مَا كَانُوا يَبْدَؤُونَ بِشَيْءٍ حِينَ يَضَعُونَ أَقْدَامَهُمْ أَوَّلَ مِنَ الطَّوَافِ بِالْبَيْتِ ثُمَّ لَا يَحِلُّونَ وَقَدْ رَأَيْتُ أُمِّي وَخَالَتِي حِينَ تَقْدَمَانِ لَا تَبْدَآنِ بِشَيْءٍ أَوَّلَ مِنَ الْبَيْتِ تَطُوفَانِ بِهِ ثُمَّ لَا تَحِلَّانِ وَقَدْ أَخْبَرَتْنِي أُمِّي أَنَّهَا أَقْبَلَتْ هِيَ وَأُخْتُهَا وَالزُّبَيْرُ وَفُلَانٌ وَفُلَانٌ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ بِعُمْرَةٍ قَطُّ فَلَمَّا مَسَحُوا الرُّكْنَ حَلُّوا وَقَدْ كَذَبَ فِيمَا ذَكَرَ مِنْ ذٰلِكَ

ترجمہ محمد سے جو فرزند ہین عبد الرحمن کے روایت ہے کہ ایک شخص نے عراق والون سے اون سے کہا کہ عروہ بن زبیر سے میرے لیے یہہ پوچھو کہ جو شخص لبیک پکاری حج کی اور طواف کر چکے بیت اللہ کا تو وہ حلال ہو چکا یا نہین (یعنے احرام اوس کا کہل گیا یا نہین) پہر اگر وہ تم سے کہین کہ نہین حلال ہوا تو اون سے کہو کہ ایک شخص کہتا ہے کہ وہ حلال ہو گیا محمد نے کہا کہ پہر مین نے عروہ سے پوچہا تو انہون نے فرمایا کہ نہین حلال ہوا وہ شخص جس نے لبیک حج کی پکاری ہے جب تک کہ حج پورا نہ کرے مین نے کہا کہ ایک شخص کہتا ہے حلال ہو گیا تو انہون نے فرمایا بہت برا کہتا ہے وہ پہر وہ عراقی مجہے ملا اور مجہہ سے پوچہا تو مین نے اس سے بیان کر دیا (یعنے جواب عروہ کا) تو اس نے کہا کہ اون سے کہو وہ یہ کہتا ہے کہ ایک شخص نے خبر دی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا اور اسما اور زبیر نے بھی پہر ان دونون نے ایسا کیون کیا محمد نے کہا مین پہر عروہ کے پاس گیا اور ان سے اسکا ذکر کیا تو انہون نے فرمایا کہ وہ کون شخص ہے مین نے کہا مین اسکا حال نہین جانتا انہون نے فرمایا کہ وہ میرے پاس آکر کیون نہین پوچہہ لیتا مین اوسکو عراق والا جانتا ہون مین نے کہا مین نہین جانتا (اسوقت تک شاید ان کو بہی معلوم نہ ہو کہ یہ عراقی ہے بعد معلوم ہوا ہو) تب عروہ نے کہا کہ اوس نے جہوٹ کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو حج کیا تو اسکی خبر دی مجکو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا نے کہ پہلے پہل جو آپ مکہ مین داخل ہوئے تو وضو کیا اور بیت اللہ

کا طواف کیا (اس سے ثابت ہوا وضو کرنا اور امت کا اجماع ہے کہ وضو طواف کے لیے مشروع ہے مگر اس
مین اختلاف ہے کہ واجب ہے یا شرط ہے صحت طواف کی سو امام مالک اور شافعی اور جمہور اور امام احمد
کا قول ہے کہ شرط ہے یعنے بغیر وضو طواف صحیح نہین اور ابو حنیفہ کا قول ہے کہ مستحب ہے اور شرط
نہین اور جمہور کی دلیل یہی حدیث ہے اور ابن عباس کا قول بہی اسکی دلیل ہے جو ترمذی وغیرہ نے روایت
کیا ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ طواف بیت اللہ کا نماز ہے مگر اللہ تعالی نے اس مین کلام
روا کر دیا اور اگرچہ صحیح یہی ہے کہ یہ روایت موقوف ہے اور قول ابن عباس کا ہے مگر جب قول
صحابی مشہور ہو جاوے اور کوئی اوسپر انکار نکرے تو حجت ہے علی الخصوص جب فعل نبی کا بہی اوسپر دال
ہو پہر اوسکی حجت ہونی مین کیا مقال ہے) پہر حج کیا حضرت ابو بکرؓ اور انہون نے بہی پہلے طواف
کیا بیت اللہ کا اور نہ تہا کچہ سوا اس کے (یہان پر جو متن مین لم یکن غیرہ ہے اور آگے بہی کئی جگہ
یہی لفظ آیا ہے اسکو قاضی عیاض نے کہا ہے کہ کاتب کی غلطی ہے صحیح یہ ہے کہ لم یکن عمرۃ یعنے
پہر ابو بکر نے طواف کر کے اپنے حج کو عمرہ نہین کر ڈالا کہ عمرہ کر کے احرام کہول دیے ہون اور حج
کا احرام پہر دوبارہ مکہ سے باندہے ہون جیسا مذہب ہے بعض کا اور یہی قول ہے ابن قیم وغیرہ کا اور
دلائل اوس کے ہم اوپر بیان کر چکے ہین اور اس سائل کا بہی مذہب یہی تہا اور نووی نے فرمایا ہے
کہ غیرہ کا لفظ غلط نہین ہے بلکہ لفظ اور معنے دونون صحیح ہین یعنے لم یکن غَیَّرَہ بتشدید یا ہے
یعنے پہر طواف کر کے حضرت ابو بکر نے اوسکو بدل نہین ڈالا کہ حج کو عمرہ کر دیا ہو یا قران کر دیا ہو پہر
عمر نے بہی اسی کی مثل کیا پہر حج کیا عثمان نے اور انکو بہی مین نے دیکہا کہ پہلے طواف بیت اللہ
کیا اور اوسکو بدلا نہین پہر معاویہ اور عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالے عنہما نے بہی پہر حج کیا مین نے
اپنے باپ زبیر کے ساتہ سو انہون نے بہی پہلے طواف کیا بیت اللہ کا اور پہر اوسکو بدلا نہین پہر مین نے
مہاجرین اور انصار کو بہی ایسا ہی کرتے دیکہا پہر مین نے سب کے اخیر مین جسکو ایسا کرتے دیکہا وہ ابن
عمر ہین کہ انہون نے بہی حج کو عمرہ کر کے توڑ نہین ڈالا اور ابن عمر تو انکے پاس موجود ہین یہ لوگ انسے
کیون نہین پوچہہ لیتے اور اسیطرح جتنے لوگ گذر چکے ہین سب جب مکہ مین قدم رکہتے تہے تو پہلے طواف
کرتے تہے بیت اللہ کا اور پہر احرام نہین کہولتے تہے (اس سے معلوم ہوا کہ طواف قدوم سے
احرام نہین کہلتا اور معلوم ہوا کہ باہر کا آدمی جب حرم مین داخل ہو تو پہلے طواف کرے تحیۃ

المسجد نہ پہنچے اور یہ سب باتیں متفق علیہ ہیں) اور میں نے اپنی والدہ اور خالہ کو دیکھا کہ جب یہ تشریف
لائیں مکہ میں تو اول بیت اللہ کا طواف کرتیں اور پہر احرام نہ کہولتیں (یعنے جب تک حج اور عمرہ سے
فارغ نہ ہولیتیں) اور میری ماں نے مجھے خبر دی ہے کہ وہ آئیں اور اُنکی بہن (یعنے حضرت عائشہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہا) اور زبیر اور فلانے فلانے عمرہ لیکر پہر جب حجر اسود کو چہوا حلال ہوگئیں (یعنے
بعد اتمام اور طواف اور سعی کے) اور اُس عراقی نے جو کہا جہوٹ کہا اس مسئلہ میں) **ف**
یہ جو کہا کہ مجھے میری ماں نے خبر دی کہ وہ آئیں اور اُن کے بہن وغیرہ اور حجر اسود کو چہوا اور حلال ہوگئے
اور مراد ان چہونے والوں سے حضرت عائشہ کے سوا اور لوگ ہیں اس لیے کہ یہ ان دنوں حائضہ تہیں اور
اُنہوں نے طواف تو عذر قوی ... نہ کیا ہے حجۃ الوداع میں اور اسی طرح جو قول اسمار کا آگے
کی روایت میں آویگا اس سے بھی اُن کے سوا اور لوگ مراد ہیں اور قاضی عیاض کا یہی قول ہے
اور مقصود اس سے یہی ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے حجۃ الوداع سے خبر دی اور ظاہر ہے کہ یہ ان
لوگوں کا عمرہ تہا جو حج سے فسخ کرکے عمرہ کر دیا اور حضرت کے حال کا استثنا اسلیے نہیں کیا کہ قصہ
اُنکا مشہور تہا اور یہ بھی احتمال ہے کہ شاید یہ حال اُس عمرہ کا ہو جو جناب عائشہ صدیقہ تنعیم سے لائیں
تہیں اور جس نے یہ خیال کیا کہ یہ قصہ حجۃ الوداع کے سوا اور وقت کا تہا اوس نے خطا کی اسلیے کہ حدیث
میں تصریح ہے کہ یہ بیان حجۃ الوداع کا ہے اور یہ جو فرمایا کہ جب حجر اسود کو چہوا حلال ہوگئیں اس سے یہ مراد
نہیں ہے کہ قبل سعی کے حلال ہوگئیں بلکہ مراد یہی ہے کہ جب حجر اسود کو چہوا اور طواف اور سعی تمام
کی اور حلق اور قصر سے فارغ ہوئے حلال ہوئے اور یہ مضمون اس عبارت میں مقدر ہے اس لیے
کہ اجماع ہے مسلمانوں کا اسپر کہ قبل طواف تمام ہونے کے حلال نہیں ہوتا اور جمہور کا مذہب ہے
کہ طواف کے بعد سعی بھی ضرور ہے اور راوی نے اس تفسیر کو بسبب شہرت کے چہوڑ دیا اگرچہ
بعض سلف سے منقول ہے کہ سعی واجب نہیں اور اسکے قائلین کو اس حدیث سے حجت نہیں ہوسکتی
اس لیے کہ یہ حدیث بالاجماع مؤول ہے (نووی) عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِیْ بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی
عَنْهُمَا قَالَتْ خَرَجْنَا مُحْرِمِیْنَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ کَانَ مَعَهٗ
هَدْیٌ فَلْیَقُمْ عَلٰی اِحْرَامِهٖ وَمَنْ لَّمْ یَکُنْ مَعَهٗ هَدْیٌ فَلْیَحْلِلْ فَلَمْ یَکُنْ مَعِیَ هَدْیٌ
فَحَلَلْتُ وَکَانَ مَعَ الزُّبَیْرِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُ هَدْیٌ فَلَمْ یَحْلِلْ قَالَتْ فَلَبِسْتُ ثِیَابِیْ

ثُمَّ خَرَجْتُ فَجَلَسْتُ إِلَى الزُّبَيْرِ فَقَالَ قُومِي عَنِّي فَقُلْتُ أَتَخْشَى أَنْ أَثِبَ عَلَيْكَ **ترجمہ**
اسماء ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صاحبزادی سے روایت ہے کہ انہون نے فرمایا ہم احرام باندھکر نکلے
اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے ساتھہ ہدی ہو وہ تو اپنے احرام پر قائم رہے اور جسکے ساتھہ نہو
وہ احرام کہول ڈالے اور میرے ساتھہ ہدی نہ تھی سو مین نے احرام کہول ڈالا اور زبیر کے ساتھہ ہدی تھی اور یہ
اُن کے شوہر تھے) سو اُنہون نے احرام نہ کہولا اسماء کہتی ہین کہ پہر مین نے اپنے کپڑے پہنے اور نکلی اور
زبیر کے پاس جابیٹھی تو اونہون نے کہا تم میرے پاس سے اوٹھ جاؤ (اسلیے کہ مین احرام مین ہون) اور
یہ احتیاط اور تقوے کی بات تھی کہ شاید بی بی کیطرف مائل ہون اور شہوت سے چہیڑ چہاڑ ہو) تو مین
نے اُن سے کہا کہ کیا تم ڈرتے ہو کہ مین تمہارے اوپر کود پڑون گی (یہہ انہون نے ظرافت سے کہا کہ مرد ہو
کر عورتون سے کیا ڈرتے ہو) **عن** اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قالت
قَدِمْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُهِلِّينَ بِالْحَجِّ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ
جُرَيْجٍ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَقَالَ اسْتَرْخِي عَنِّي اسْتَرْخِي عَنِّي فَقُلْتُ أَتَخْشَى أَنْ أَثِبَ عَلَيْكَ
ترجمہ اسماء سے وہی مضمون مروی ہے اور اس مین یہہ ہے کہ جب اسماء کپڑے بدل کر زبیر کے پاس آئین
تو اونہون نے فرمایا تم مجھسے دور ہو جاؤ تم مجھسے دور ہو جاؤ تو اونہون نے کہا کیا تم ڈرتے ہو کہ مین
تمپر کود پڑون گی **عن** أَبِي الْأَسْوَدِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ مَوْلَى أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى
عَنْهُمَا حَدَّثَهُ أَنَّهُ كَانَ يَسْمَعُ أَسْمَاءَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا كُلَّمَا مَرَّتْ بِالْحَجُونِ تَقُولُ
صَلَّى اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ لَقَدْ نَزَلْنَا مَعَهُ هَهُنَا وَنَحْنُ يَوْمَئِذٍ خِفَافُ الْحَقَائِبِ قَلِيلٌ ظَهْرُنَا
قَلِيلَةٌ أَزْوَادُنَا فَاعْتَمَرْتُ أَنَا وَأُخْتِي عَائِشَةُ وَالزُّبَيْرُ وَفُلَانٌ وَفُلَانٌ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى
عَنْهُمْ فَلَمَّا مَسَحْنَا الْبَيْتَ أَحْلَلْنَا ثُمَّ أَهْلَلْنَا مِنَ الْعَشِيِّ بِالْحَجِّ قَالَ هَارُونُ فِي رِوَايَتِهِ
أَنَّ مَوْلَى أَسْمَاءَ وَلَمْ يُسَمِّ عَبْدَ اللَّهِ **ترجمہ** ابی الاسود سے روایت ہے کہ عبداللہ نے جو مولی ہین اسماء
بنت ابی بکر کے اون سے بیان کیا کہ اسماء ہمیشہ جب حجون کے اوپر گذرتین (حجون بفتح حا و ضم جیم حرم
مکہ مین ایک بلند پہاڑ ہے مسجد حرم کے قریب مکہ کی بلندی کیطرف اور جب جانے والا محصب پر
چڑہتا ہے تو وہ داہنی طرف پڑتا ہے) فرماتین کہ اللہ تعالیٰ رحمت کرے اپنے رسول پر کہ ہم اُن
کے ساتھہ یہان اوترے تھے اور ہمارے پاس اسباب بوجہہ کم تھے اور سواریان تہوڑی تہین

اور توشہ قلیل تھا (یعنے عرب کی سادگی اور دنیا سے آزادگی تھی) اور میں نے اور میری بہن جناب عائشہ
صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا نے اور زبیر نے اور فلانے فلانے شخصوں نے عمرہ کیا تھا پھر جب ہم نے
بیت اللہ کو چھوا (یعنے طواف اور سعی پوری کی) تو حلال ہو گئی پھر تیسرے پہر کو حج کا احرام باندھا اور
ہارون نے اپنی روایت میں کہا کہ روایت کی اسماء کے مولے نے اور اُن کا نام عبد اللہ نہیں لیا
عَنْ مُسْلِمٍ الْقُرِّيِّ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا عَنْ مُتْعَةِ الْحَجِّ فَرَخَّصَ
فِيهَا وَكَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ يَنْهَى عَنْهَا فَقَالَ هٰذِهِ أُمُّ ابْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ
اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا تُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِيهَا فَادْخُلُوا عَلَيْهَا
فَاسْأَلُوهَا قَالَ فَدَخَلْنَا عَلَيْهَا فَإِذَا امْرَأَةٌ ضَخْمَةٌ عَمْيَاءُ فَقَالَتْ قَدْ رَخَّصَ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا ترجمہ مسلم قری نے کہا کہ میں نے ابن عباس سے حج کے تمتع کو پوچھا تو انہوں
نے اجازت دی اور ابن زبیر اوس سے منع کرتے تھے تو ابن عباس نے فرمایا کہ یہ ابن زبیر کی ماں
موجود ہیں کہ روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی اجازت دی ہے سو تم لوگ
اُن کے پاس جاؤ اور ان سے پوچھو کہا اونہوں نے کہ پھر ہم اون کے پاس گئے اور انکو دیکھا کہ وہ ایک
فربہ عورت ہیں اور نابینا سو انہوں نے کہا کہ بیشک اجازت دی ہے تمتع کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم نے عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ فَأَمَّا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فَفِي حَدِيثِهِ الْمُتْعَةُ وَلَمْ يَقُلْ
مُتْعَةُ الْحَجِّ وَأَمَّا ابْنُ جَعْفَرٍ فَقَالَ قَالَ شُعْبَةُ قَالَ مُسْلِمٌ لَا أَدْرِي مُتْعَةُ الْحَجِّ أَوْ مُتْعَةُ
النِّسَاءِ ترجمہ شعبہ نے اسی اسناد سے یہی مضمون روایت کیا اور عبد الرحمن کی روایت میں صرف متعہ
کا لفظ ہے اور متعہ حج مذکور نہیں اور ابن جعفر کی روایت میں ہے کہ انہوں نے کہا کہ شعبہ نے کہا کہ
مسلم نے کہا میں نہیں جانتا کہ یہ متعہ حج کا ہے یا متعہ عورتوں کا **ف** مگر اوپر کی روایت میں
صاف تصریح اسکی ہے کہ ابن عباس سے انہوں نے متعہ حج کو پوچھا تھا اور آگے روایت میں بھی متعہ
حج کا ہی بیان ہے عَنْ مُسْلِمٍ الْقُرِّيِّ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا يَقُولُ أَهَلَّ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعُمْرَةٍ وَأَهَلَّ أَصْحَابُهُ بِحَجٍّ فَلَمْ يَحِلَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَلَا مَنْ سَاقَ الْهَدْيَ مِنْ أَصْحَابِهِ وَحَلَّ بَقِيَّتُهُمْ فَكَانَ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ
مِمَّنْ سَاقَ الْهَدْيَ فَلَمْ يَحِلَّ ترجمہ مسلم نے ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے سنا کہتے تھے

کہ لبیک پکاری نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے عمرہ کی اور آپکے یارون نے حج کی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرہ کے بعد احرام نہین کہولا اور نہ اون لوگون نے جو قربانی لائے تہے اور باقی لوگون نے عمرہ کرکے احرام کہولڈالا اور طلحہ بن عبید اللہ اُن مین تہے جو قربانی لائے تہے سو اونہون نے احرام نہین کھولا مسلم نے کہا کہ روایت کی ہم سے یہی حدیث محمد بن بشار نے اون سے محمد نے یعنے ابن جعفر نے اون سے شعبہ نے اسی اسناد سے مگر اوس مین یہ ہے کہ طلحہ بن عبید اللہ اون لوگون مین تہے جو قربانی نہین لائے تہے اور ایک اور شخص بہی اونہی مین تھے سو ان دونون نے احرام کہول ڈالا **باب جواز العمرۃ فی اشہر الحج** حج کے مہینون مین عمرہ کے جائز ہونے کا بیان **عن** ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما قال کانوا یرون ان العمرۃ فی اشہر الحج من افجر الفجور فی الارض ویجعلون المحرم صفر ویقولون اذا برا الدبر وعفا الاثر وانسلخ صفر حلت العمرۃ لمن اعتمر قدم النبی صلی اللہ علیہ وسلم واصحابہ صبیحۃ رابعۃ مہلین بالحج فامرہم ان یجعلوہا عمرۃ فتعاظم ذلک عندہم فقالوا یا رسول اللہ ای الحل قال الحل کلہ **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے روایت ہو کہ اُنہون نے کہا کہ لوگ جاہلیت مین یعنے اسلام کے زمانہ سے پہلے حج کے دنون مین عمرہ لانیکو زمین کے اوپر بڑا گناہ جانتے تھے اور محرم کے مہینے کو صفر کردیا کرتے تہے (یعنے اسلیے کہ تین مہینے برابر ماہ حرام کے جو آتے ذیقعدہ ذی الحجہ محرم تو وہ گہبرا جاتے اور لوٹ پاٹ نکر سکتے اس لیے یہ شرارت نکالی کہ محرم کی جگہہ صفر کو رکہہ دیا اور اور خوب لوٹ پاٹ کی اور جب صفر کا مہینہ آیا تو محرم کیطرح اُسکا ادب کیا اور یہی نسی تہی جسکو قرآن مین اللہ تعالی مشرکون کی عادت فرماتا ہے) اور اونٹون کی پیٹھین اچھی ہوجاوین یعنے جو سفر حج کے سبب سے لگ گئی ہین اور زخمی ہوگئی ہین اور رستون سے حاجیون کے اونٹون کے نشان قدم مٹ جاوین اور صفر کا مہینہ تمام ہوجاوے تب عمرہ جائز ہے عمرہ کرنے والے کو پہر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے یار چوتہی ذی حجہ کو حج کا احرام باندہے ہوئے مکہ مین داخل ہوئے تو آپنے اُنکو حکم فرمایا کہ اس حج کے احرام کو عمرہ بنا دین (جیسے مذہب ابن قیم وغیرہ کا ہے کہ اوپر بدلائل گذرچکا) سو لوگون کو بڑی انوکہی بات لگی اور عرض کی کہ یا رسول اللہ ہم کیسے حلال ہون (یعنے پورے یا اوہورے کہ بعض چیزے نہ بچتے رہین) تو آپ نے فرمایا کہ پورے حلال ہو (یعنے کسی چیز سے پرہیز

کی ضرورت نہین عن ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما یقول اھل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالحج فقدم لاربع مضین من ذی الحجۃ فصلی الصبح وقال لما صلی الصبح من شاء ان یجعلھا عمرۃ فلیجعلھا عمرۃ عبد اللہ عباس کے فرزند فرماتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لبیک پکاری تہی حج کی پہر جب چار تاریخین گذرین ذیحجہ کی اور آپنے صبح کی نماز پڑہی پہر جب نماز صبح سے فارغ ہوئے فرمایا جسکا جی چاہے اس احرام حج کو عمرہ کرڈالے مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ روایت کی ہم سے یہی حدیث ابراہیم بن دینار نے اون سے روح نے اور کہا مسلم علیہ الرحمۃ نے روایت کی ہے ابی داؤد مبارکی نے اون سے ابوشہاب نے اور کہا مسلم نے روایت کی ہم سے محمد بن مثنی نے اون سے یحیی بن کثیر نے ان سب نے روایت کی شعبہ سے اسی اسناد سے مگر روح اور یحیی بن کثیر دونون نے ویسی کہا جیسا کہ نصر نے کہا تہا یعنے اونکی روایت مین کہ اہلال کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کا اور ابوشہاب کی روایت مین یہہ ہے کہ نکلے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کی لبیک پکارتے ہوئے اور اون سب راویون کی روایت مین یہہ مضمون ہے کہ آپ نے نماز صبح کی بطحا مین پڑہی سوا جہضمی کے روایت کے کہ اوس مین اُسکا ذکر نہین عن ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما قال قدم النبی صلی اللہ علیہ وسلم واصحابہ لاربع خلون من العشر وھم یلبون بالحج فامرھم ان یجعلوھا عمرۃ عبد اللہ عباس کے فرزند سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اُن کے یار چوتہی تاریخ ذیحجہ کی مکہ مین آئے لبیک پکارتے ہوئے حج کی سو آپ نے انکو حکم فرمایا کہ اُسکو عمرہ کرڈالو عن ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما قال صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الصبح بذی طوی وقدم لاربع مضین من ذی الحجۃ وامر اصحابہ ان یحولوا احرامھم بعمرۃ الا من کان معہ الھدی ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ نماز پڑہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی ذی طوی مین (وہ ایک وادی ہے مکہ کے قریب) اور مکہ مین آئے آپ جب تاریخ چوتہی گذر چکی ذیحجہ کی اور اپنے یارون کو حکم فرمایا کہ اپنے حج کے احرام کو عمرہ کر ڈالین مگر جسکے پاس قربانی ہو عن ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھذہ عمرۃ استمتعنا بھا فمن لم یکن عندہ الھدی فلیحل الحل کلہ فان العمرۃ قد دخلت

فِي الْحَجِّ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ترجمہ عبد اللہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ عمرہ جس سے ہمنے نفع لیا سو جس کے پاس قربانی نہ ہو وہ اسی طرح حج کا احرام عمرہ کر کے کھول ڈالے اس لیے کہ عمرہ حج کے دنوں میں ردا ہو گیا قیامت تک **فائدہ** رد ہو گیا اس سے اہل جاہلیت کا قول جو حج کے دنوں میں عمرہ کو برا جانتے تھے **عن** شُعْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جَمْرَةَ الضُّبَعِيَّ قَالَ تَمَتَّعْتُ فَنَهَانِي نَاسٌ عَنْ ذٰلِكَ فَأَتَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَنْهُمَا فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذٰلِكَ فَأَمَرَنِي بِهَا ثُمَّ انْطَلَقْتُ إِلَى الْبَيْتِ فَنِمْتُ فَأَتَانِي آتٍ فِي مَنَامِي فَقَالَ عُمْرَةٌ مُتَقَبَّلَةٌ وَحَجٌّ مَبْرُورٌ قَالَ فَأَتَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَنْهُمَا فَأَخْبَرْتُهُ بِالَّذِي رَأَيْتُ فَقَالَ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ سُنَّةُ أَبِي الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ شعبہ نے ابو جمرہ ضبعی سے سنا کہ اونہوں نے کہا میں نے تمتع کیا اور لوگوں نے مجھے منع کیا میں ابن عباس کے پاس آیا اور اُن سے پوچھا سو اُنہوں نے مجھے حکم دیا اور میں بیت اللہ کے پاس جا کر سو رہا اور خواب میں دیکھا کہ ایک شخص آیا اور اُس نے کہا کہ عمرہ بھی مقبول ہے اور حج بھی قبول ہے میں نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے خواب بیان کیا کہا سب بزرگی اللہ کو ہے سب بزرگی اللہ کو ہے یہ سنت ہے ابی القاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی (یعنے پھر کیوں نہ قبول ہو) **باب** إِشْعَارِ الْبُدْنِ وَتَقْلِيدِهٖ عِنْدَ الْإِحْرَامِ قربانی کی کوہان چیرنی اور اسکے گلے میں ہار ڈالنے کا بیان **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَنْهُمَا قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ ثُمَّ دَعَا بِنَاقَتِهٖ فَأَشْعَرَهَا فِي صَفْحَةِ سَنَامِهَا الْأَيْمَنِ وَسَلَتَ الدَّمَ وَقَلَّدَهَا نَعْلَيْنِ ثُمَّ رَكِبَ رَاحِلَتَهٗ فَلَمَّا اسْتَوَتْ بِهٖ عَلَى الْبَيْدَاءِ أَهَلَّ بِالْحَجِّ ترجمہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز پڑھی ذی الحلیفہ میں اور اپنی اونٹنی کو منگایا یعنے قربانی کی اور اوس کی کوہان کے اوپر داہنی طرف اشعار کیا یعنے ایک زخم لگا دیا اور خون بہ چلا اور اوس کے گلے میں دو جوتیوں کا ہار لٹکا دیا (یہ تقلید ہوئی) پھر اپنی سواری پر سوار ہوئے اور جب اونٹنی آپ کو لیکر بیدا پر سیدھی کھڑی ہوئی تو آپ نے لبیک پکاری (یعنے اگرچہ نماز کے بعد بھی لبیک کہہ چکے تھے مگر یہاں بھی پکاری) **ف** یہ کونچا دیدینا قربانی کے جانور کو اس لیے ہے کہ پہچانا جاوے کہ یہ جانور قربانی کا ہے تا کوئی اسکو

ایذا اندکو اور لوٹے نہین اور یہہ مستحب ہے انہی روایتوں کے روسے اور ابو حنیفہ رضی اللہ تعالی عنہ نے اوسکو جو بدعت کہا ہے یہہ قول اُن کا مردود ہے اور احادیث صحیحہ کے خلاف ہے شاید اون کو یہہ احادیث نہین پہنچیں اور اسیکو اشعار کہتے ہین اور امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالی عنہ نے جو اسکو مثلہ کہا ہے وہ قول بہی لغو ہے اس لیے کہ یہہ مثلہ نہین بلکہ مانند فصد و حجامت کے ہے یا مانند ختان اور داغ کے اور اس اشعار کی جگہہ تمام علماے سلف و خلف کے نزدیک داہنی جانب سے کوہان شتر کی اور امام مالک نے کہا ہے کہ بائین جانب ہے اور اسحدیث مین اُن کا رد ہے اور بکریون کے گلے مین ہار ڈالنا مسنون ہے نزدیک شافعیہ کے اور نزدیک جمیع علماء سلف و خلف کے سوا امام مالک علیہ الرحمۃ کے کہ وہ اسکے قائل نہین ہین اور شاید انکو یہ احادیث صحیحہ نہین پہنچیں حالانکہ احادیث صحیحہ اسبابا مین بہت ہین اور وہ حجت ہین اور حدیث صحیح کے آگے کسی کا قول حجت نہین اور اسپر اتفاق ہے کہ بکری کو یا دنبہ کو اشعار ضرور نہین اسلیے کہ ضعیف ہے اور گاے کے لیے مستحب ہے امام شافعی کے نزدیک اور اسیطرح ہار ڈالنا بھی اور دونون چیزون کو جمع کرنا جیسے اونٹ کے لیے ہوتا ہے ویسے ہی گاے کے لیے بہی ہے شافعیہ کے نزدیک اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اونٹ کے گلے مین ہار ڈالنا دو جوتیون کا مستحب ہے اور یہی مذہب ہے تمام علماء کا اور اگر تاگا چمڑا کچہہ اور ڈالدیا تو بھی روا ہے اور اسحدیث سے یہی معلوم ہوا کہ آپ سوار ہوے اپنی اونٹنی پر اور یہہ اونٹنی اوسکی سوا تہی جسکو اشعار کیا تہا اور سوار ہونا حج مین افضل ہو اپیدل چلنے سے کہا مسلم علیہ الرحمۃ نے اور روایت کی ہمسے یہی حدیث محمد بن مثنے نے اون سے معاذ نے اون سے ہشام اُن کے باپ نے اون سے قتادہ نے اس سند سے یہی مضمون جو شعبہ کی روایت مین ہے مگر اوس مین یہ ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم جب ذی الحلیفہ مین آئے اور نماز ظہر کا ذکر نہین کیا **باب** قَوْلِهِ لِابْنِ عَبَّاسٍ مَا هٰذَا الْفُتْيَا الَّتِي قَدْ تَشَغَّفَتْ أَوْ تَشَغَّبَتْ بِالنَّاسِ احلال کے بارہ مین ابن عباس کے فتوے کا بیان **عن**

قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حَسَّانَ الْأَعْرَجَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي الْهُجَيْمِ لِابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا مَا هٰذَا الْفُتْيَا الَّتِي قَدْ تَشَغَّفَتْ أَوْ تَشَغَّبَتْ بِالنَّاسِ أَنَّ مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ فَقَدْ حَلَّ فَقَالَ سُنَّةُ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنْ رَغِمْتُمْ

ترجمہ قتادہ نے کہا مین نے ابو حسان اعرج سے سُنا کہ ایک شخص نے بنی ہجیم کے قبیلہ مین سے کہا کہ

آ ابن عباس نے کیا فتوی آپ دیتے ہین جس مین لوگ مشغول ہو رہے ہین یا جس مین وہ لوگ گڑبڑ کر رہے ہین
کہ جس نے طواف کیا بیت اللہ کا (یعنے حاجیون مین سے اور اس طواف سے طواف قدوم مراد ہے) سو وہ حلال
ہو گیا تو انہون نے فرمایا یہ سنت ہے تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اگرچہ تمہاری ناک مین خاک بھر جاوے
(یعنے تمہاری خلاف ہو تو ہوا کرے) **عَنْ** قَتَادَةَ عَنْ اَبِیْ حَسَّانَ قَالَ قِیْلَ لِاِبْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ
اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا اِنَّ هٰذَا الْاَمْرَ قَدْ تَفَشَّغَ بِالنَّاسِ مَنْ طَافَ بِالْبَیْتِ فَقَدْ حَلَّ الطَّوَافُ
عُمْرَةٌ فَقَالَ سُنَّةُ نَبِیِّكُمْ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاِنْ رَغِمْتُمْ **ترجمہ** قتادہ سے روایت ہے
کہ ابی حسان نے کہا کسی نے ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے کہا کہ یہ مسئلہ ایسا ہے کہ لوگون
مین بہت پھیل گیا ہے کہ جو طواف کرے بیت اللہ کا وہ حلال ہو گیا اور اوسکو عمرہ کر ڈالے (یعنے اگرچہ
احرام حج کا ہووے) تو اونہون نے فرمایا کہ یہ سنت تمہارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی ہے اگرچہ
تمہارے ناک مین خاک بھرے **عَنْ** عَطَاءٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا یَقُوْلُ
لَا یَطُوْفُ بِالْبَیْتِ حَاجٌّ وَلَا غَیْرُ حَاجٍّ اِلَّا حَلَّ قُلْتُ لِعَطَاءٍ مِنْ اَیْنَ یَقُوْلُ ذٰلِكَ قَالَ مِنْ
قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ مَحِلُّهَا اِلَی الْبَیْتِ الْعَتِیْقِ قَالَ قُلْتُ فَاِنَّ ذٰلِكَ بَعْدَ الْمُعَرَّفِ
قَالَ كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا یَقُوْلُ هُوَ بَعْدَ الْمُعَرَّفِ وَقَبْلَهٗ كَانَ یَاْخُذُ ذٰلِكَ
مِنْ اَمْرِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حِیْنَ اَمَرَهُمْ اَنْ یَّحِلُّوْا فِیْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ **عطا**
نے کہا کہ ابن عباس فتوی دیتے تھے کہ جس نے طواف کیا بیت اللہ کا (یعنے پہلے پہل مکہ کے آتے ہی)
وہ حلال ہو گیا خواہ حاجی ہو یا غیر حاجی (یعنے معتمر ہو) مین نے عطا سے کہا کہ وہ یہ بات کہان سے کہتے
تھے اونہون نے کہا اس آیت سے کہ اللہ تعالے نے فرمایا ہے کہ پھر جگہہ اوس قربانی کی پہنچنے کی بیت اللہ
تک ہے تو مین نے کہا یہ تو عرفات سے آنے کے بعد ہے اونہون نے کہا کہ ابن عباس کا قول یہ ہے کہ محل
اوسکا بیت اللہ ہے خواہ بعد عرفات کے ہو یا قبل اوس کے اور وہ یہ بات نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے فعل
مبارک سے نکالتے تھے کہ آپنے خود حکم فرمایا کہ لوگ احرام کھول ڈالین حجۃ الوداع مین **ف**
نووی نے کہا ہے کہ ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما کا مذہب یہی ہے کہ حاجی بھی جب طواف
کرے بیت اللہ کا تو اوسکو عمرہ کرکے احرام کھول ڈالنا چاہیے اور یہ مذہب ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ
تعالی عنہما کا اور مذہب جمہور کا اس کے خلاف ہے سلف ہون خواہ خلف اسلیے کہ تمام علما کا قول یہ ہے

کہ حاجی مجرد طواف قدوم حلال نہین ہوتا بلکہ جبتک وقوف عرفات اور رمی جمار اور حلق اور طواف زیارت سے فارغ نہو وہ محرم
اور تین چیزون کے بجالانیسے دو دفعہ طرحکا حل حاصل ہوتا ہے یعنی پورا کر سب چیز حلال ہوجاوے وہ تینون یہ ہین رمی جمرہ عقبہ اور حلق
اور طواف اور اس طواف سے طواف زیارت مراد ہے جو وقوف عرفات کے بعد ہوتا ہے اور رمی جمرہ اور حلق اگر کرچکا ہے اور طواف
زیارت نہین کیا تو سب چیز اسکو حلال ہوئی سوا عورت کے اور اس آیت مین ابن عباس کے قول کی کچھ دلیل نہین اسلیے کہ آیت کا
مضمون صرف اتنا ہی ہے کہ قربانی کا محل بیت العتیق ہے یعنی وہان ذبح کیجاوے یعنی حرم مین اور اسمین حرم کہولنے کہولنے کا
مطلق ذکر نہین اور استدلال انکا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کرنے سے حجۃ الوداع مین اپنے یارون کو کہ احرام کہولڈالین سو وہ
بھی ایسا ہے کہ انکے مذہب پر اسکو دلالت نہین اسلیے کہ آپنے حج کے فسخ کا جو حکم دیا وہ اسی سال کے لیے تہا یہ خلاصہ تقریر ہے
نووی کی اور ابن قیم رح کا مختار یہی ہے جو ابن عباس کا مذہب ہے کہ ہر حاجی کو فسخ کی اجازت ہے مگر جو ہدی لایا ہو جیسا حدیث
مین مذکور ہے اور یہ فرمانا نووی کا کہ اجازت فسخ کی خاص تہی حجۃ الوداع کے سال کے لیے تو صریح خلاف حدیث ہے بلکہ اوپر گذر
چکا ہے کہ سراقہ بن مالک نے پوچھا کہ حکم فسخ جو آپ دیتے ہین یہ اسی سال کے لیے ہے کہ ہمیشہ کے لیے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فرمایا کہ ابدالآباد کے لیے ہے اور یہ روایت صحیح بخاری وغیرہ مین آچکی ہے غرض خاص کرنا فسخ کا اوسی سال کے ساتھ
جیسا نووی نے لکھا ہے عجیب بات ہے بس حدیث کے روسے مذہب ابن عباس کا اور ابن قیم کا قوی معلوم ہوتا ہے گو جمہور
کے خلاف ہو اور ابو موسی اشعری کا بھی قول وہی ہے جو ابن عباس کا ہے کہ وہ بھی سارے امت کے لیے فسخ حج بعمرہ کو جائز
جانتے ہین اور ابو موسی اشعری فتوی دیتے تہے اس فسخ کا تمام مدت مین خلافت ابو بکر کی اور کچھ ابتدا مین خلافت
عمر کے یہانتک کہ حضرت عمر اس سے مانع ہوئے پہر نہین بدل سکتا حکم رسول معصوم صلعم کا منع سے عمر کے اور زاد المعاد مین ہے کہ رجوع
بھی حضرت عمر کا اس منع سے ثابت ہوا ہے۔ فمن شاء زیادۃ الاطلاع فلیرجع الیہ **باب** جَوَازِ تَقْصِیْرِ الْمُعْتَمِرِ مِنْ
شَعْرِہٖ وَاَنَّہٗ لَا یَجِبُ حَلْقُہٗ وَاَنَّہٗ یُسْتَحَبُّ کَوْنُ حَلْقِہٖ اَوْ تَقْصِیْرِہٖ عِنْدَ الْمَرْوَۃِ بال کترنا بھی روا ہے اور حلق واجب نہین اور
مستحب ہے کہ مروہ کے پاس منڈاوے یا کتروا دے **عَنْ** طَاوٗسٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ لِیْ مُعَاوِیَۃُ اَعَلِمْتَ اَنِّیْ قَدْ
قَصَّرْتُ مِنْ رَاْسِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عِنْدَ الْمَرْوَۃِ بِمِشْقَصٍ فَقُلْتُ لَہٗ لَا اَعْلَمُ ھٰذَا اِلَّا حُجَّۃً عَلَیْکَ **ترجمہ**
طاوس نے کہا کہ مجہہ سے ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما نے ذکر کیا کہ مجہہ سے معاویہ نے کہا کہ مین تمہے خبر دے چکا
ہون کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک کے بال کترے ہین مروہ کے نزدیک تیر کی پیکان سے
سو مین نے ان کو جواب دیا کہ یہ تو تمہارے اوپر حجت ہے **عَنْ** طَاوٗسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی
عَنْھُمَا اَنَّ مُعَاوِیَۃَ بْنَ اَبِیْ سُفْیَانَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا اَخْبَرَہٗ قَالَ قَصَّرْتُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ

صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِشْقَصٍ وَهُوَ عَلَى الْمَرْوَةِ اَوْ رَاَيْتُهُ يُقَصَّرُ عَنْهُ بِمِشْقَصٍ وَهُوَ عَلَى الْمَرْوَةِ **ترجمہ** حضرت طاؤس نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ معاویہ نے انکو خبر دی کہ مین نے بال کترے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے مروہ کے اوپر تیر کی بھال سے یا مین نے آپ کو مروہ پر دیکھا کہ آپ بال کتروا رہے ہین تیر کی بھال سے مروہ پر **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بال کتروانا بھی روا ہے حج و عمرہ مین اگرچہ منڈانا افضل ہے اور تمتع مین افضل یہ ہے کہ عمرہ کے بعد کترا وائے حج کے بعد منڈائے کہ دونون کا حق بخوبی ادا ہو جائے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ قصر و حلق مروہ کے پاس ہو عمرہ مین کہ مروہ ہی جگہ ہے عمرہ کے حلال ہونے کی جیسے حاجی کو مستحب ہے کہ حلق و قصر منی مین کرے اور اگر حرم مین کہین اور بھی ہو تو بھی روا ہے اور یہ روایت معاویہ کی کہ انہون نے حضرت کے بال کترے یا کترتے دیکھا عمرہ جعرانہ مین ہے اس لیے کہ حجۃ الوداع مین تو آپ قارن تھے اور ثابت ہوا ہے کہ حجۃ الوداع مین آپ نے منی مین حلق کیا اور ابو طلحہ نے آپ کے مبارک بال تقسیم کیے اور حدیث معاویہ کی عمرہ قضا پر بھی محمول نہین ہو سکتی اسلیے کہ عمرہ قضا سن سات مین ہوا ہجرت سے اور اوسوقت تک حضرت معاویہ ایمان نہین لائے تھے اس لیے کہ وہ تو آٹھوین سال ہجرت کے ایمان لائے تھے یہی قول مشہور اور صحیح ہے اور جس نے اس روایت کو حجۃ الوداع مین سمجھا ہے بڑی غلطی کی ہے اور دوسری غلطی یہ ہوئی اون لوگون سے کہ حضرت کے حج کو تمتع سمجھا حالانکہ آپ قارن تھے جیسا روایات متعددہ مین اور پیدا کور ہوا کہ آپکے ساتھ ہدی تھی اسلیے آپنے احرام نہین کھولا مگر بعد وقوف عرفات کے اور بعد فراغ حج کے۔

باب جَوَازِ التَّمَتُّعِ فِي الْحَجِّ وَالْقِرَانِ تمتع اور قران کے جائز ہونے کا بیان حج مین

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَصْرُخُ بِالْحَجِّ صُرَاخًا فَلَمَّا قَدِمْنَا مَكَّةَ اَمَرَنَا اَنْ نَجْعَلَهَا عُمْرَةً اِلَّا مَنْ سَاقَ الْهَدْيَ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ وَرُحْنَا اِلَى مِنًى اَهْلَلْنَا بِالْحَجِّ **ترجمہ** ابو سعید نے کہا ہم نکلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کو پکارتے ہوئے پھر جب مکہ مین آئے تو آپ نے حکم دیا کہ ہم اس احرام حج کو عمرہ کر ڈالین مگر وہ لوگ جنکے ساتھ قربانی ہے پھر جب آٹھوین تاریخ ہوئی ذی حجہ کی اور ہم سب منی کو چلے تو پھر لبیک پکاری حج کی (یعنے بیچ مین عمرہ کر کے احرام کھول ڈالا تھا) **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ لبیک پکار کر کہنا اور چیخنا مستحب ہے اور یہ حکم ہے مردون کو اور عورتین اس آواز سے کہین کہ آپ سنین اور

مردون کو پکارنا سب علما کے نزدیک مستحب ہے عَنْ جَابِرٍ وَّاَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی
عَنْهُمَا قَالَا قَدِمْنَا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَصْرُخُ بِالْحَجِّ صُرَاخًا ترجمہ ابوسعید
اور جابر دونون نے کہا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ کو آئے حج پکارتے ہوئے عَنْ
اَبِیْ نَضْرَةَ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُ فَاَتَاهُ اٰتٍ فَقَالَ اِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ
وَابْنَ الزُّبَیْرِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُمَا اخْتَلَفَا فِی الْمُتْعَتَیْنِ فَقَالَ جَابِرٌ فَعَلْنَاهُمَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ نَهَانَا عَنْهُمَا عُمَرُ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُ فَلَمْ نَعُدْ لَهُمَا ترجمہ
ابی نضرہ نے کہا کہ مین جابر کے پاس تھا کہ ایک شخص نے آکر کہا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما اور ابن زبیر دونو
متعون مین اختلاف کر رہے ہین (یعنے ایک متعہ نسا مین اور ایک متعہ حج مین) تو جابر نے کہا کہ ہم نے دونو
متعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے کیے ہین پھر حضرت عمر نے ان دونون کو منع فرمایا تو پھر نہ
نہین کیا ف منع فرمانا حضرت عمر کا متعہ حج کو اس ارادے سے تھا کہ آپ کی غرض تھی کہ افضل یہ
ہے کہ حج اور عمرہ کو الگ الگ سفر مین بجا لاوین تو یہ منع اس نظر سے تھا کہ افضل کو کیون ترک کرتے ہین
اگرچہ تمتع کو بھی جائز جانتے تھے اور متعہ نسا کا منع فرمانا اس نظر سے تھا کہ وہ قیامت تک حرام ہو چکا ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد سے مگر اسکی حرمت سے بعض صحابہ آگاہ نہ تھے اسلیے آپ نے اوسکی
حرمت کو مشہور کر دیا ہے عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ عَلِیًّا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُ
قَدِمَ مِنَ الْیَمَنِ فَقَالَ لَهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِمَ اَهْلَلْتَ قَالَ اَهْلَلْتُ بِاِهْلَالِ
النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْلَا اَنَّ مَعِیَ الْهَدْیَ لَاَحْلَلْتُ انس رضی اللہ تعالی عنہ
نے کہا کہ حضرت علی یمن سے آئے اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اون سے پوچھا کہ تمنے کیا احرام باندھا اونھون
نے کہا مین نے یون لبیک پکاری کہ جو لبیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ہو وہی میری لبیک ہے آپنے فرمایا
کہ میرے ساتھ اگر قربانی نہ ہوتی تو مین عمرہ کرکے احرام کھولڈالتا (یعنے اب تم بھی احرام نہ کھولنا جیسے
مین نہ کھولون گا عَنْ سُلَیْمِ بْنِ حَیَّانَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ غَیْرَ اَنَّ فِیْ رِوَایَةِ بَهْزٍ
لَحَلَلْتُ ترجمہ سلیم سے اسی سند سے بھی مضمون مروی ہوا مگر بہز کی روایت مین لحللت کا لفظ ہے
لاحللت کی جگہ پر معنے دونون کے ایک ہی ہین عَنْ یَحْیَی بْنِ اَبِیْ اِسْحَاقَ وَعَبْدِ الْعَزِیْزِ
بْنِ صُهَیْبٍ وَّحُمَیْدٍ اَنَّهُمْ سَمِعُوْا اَنَسًا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَہَلَّ بِہِمَا جَمِیْعًا لَبَّیْکَ عُمْرَۃً وَّحَجًّا لَبَّیْکَ عُمْرَۃً وَّحَجًّا یحییٰ وغیرہ نے انس سے سنا کہ انہوں نے کہا سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے لبیک پکاری حج اور عمرہ دونوں کی **عَنْ** یَحْیَی بْنِ اَبِیْ اِسْحَاقَ وَحُمَیْدِ الطَّوِیْلِ قَالَ یَحْیٰی سَمِعْتُ اَنَسًا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَبَّیْکَ عُمْرَۃً وَّحَجًّا وَقَالَ حُمَیْدٌ قَالَ اَنَسٌ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَبَّیْکَ بِعُمْرَۃٍ وَّحَجٍّ **وہی مضمون ہے** **عَنْ** حَنْظَلَۃَ الْاَسْلَمِیِّ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ یُحَدِّثُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَیُھِلَّنَّ ابْنُ مَرْیَمَ بِفَجِّ الرَّوْحَاءِ حَاجًّا اَوْ مُعْتَمِرًا اَوْ لَیَثْنِیَنَّھُمَا **ترجمہ** حنظلہ جو قبیلہ بنی اسلم سے ہیں انہوں نے ابوہریرہ سے سنا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ قسم ہے اس پروردگار کی کہ میری جان اوسکے ہاتھ میں ہے کہ البتہ بلا شک و شبہ عیسی فرزند مریم کے روحا کی گھاٹی میں جو مکہ مدینہ کے بیچ میں ہے لبیک پکارین گے حج کی یا عمرہ کی یا قران کرین گے اور دونوں کی لبیک پکارین گے ایک ہی ساتھ **ف** یہ قیامت کے قریب ہوگا جب حضرت عیسی علیہ السلام نزول فرمادین گے اس سے معلوم ہوا کہ قران کا حکم قیامت تک رہیگا اور منسوخ نہیں ہوا اور معلوم ہوا کہ حضرت عیسی علیہ الصلوۃ والسلام ضرور نازل ہون گے اور معلوم ہوا کہ اسی شریعت پر عمل کرین گے اور وہ صاحب حج ہین نہ متمذہب بمذاہب اہل تقلید جیسا مقلدون کا وہم باطل ہے کہ اس میں لازم آتی ہے تفضیل غیر نبی کی نبی پر و ذلک باطل **عَنْ** ابْنِ شِہَابٍ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَہٗ قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِہٖ **وہی مضمون ہے** کہا مسلم نے اور روایت کی مجھ سے حرملہ نے اون سے ابن وہب نے اون سے یونس نے اون سے ابن شہاب نے اون سے حنظلہ بن اسلمی نے اونہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے سنا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اوس پروردگار کی قسم ہے کہ میری جان جس کے ہاتھ میں ہے آگے وہی مضمون ہے جو اوپر کی روایت میں دونو راویون نے بیان کیا ہے

باب بَیَانِ عَدَدِ عُمَرِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَزَمَانِھِنَّ

بیان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عمرون کا اور اون کے وقت کا **عَنْ** قَتَادَۃَ اَنَّ اَنَسًا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَخْبَرَہٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اعْتَمَرَ اَرْبَعَ عُمَرٍ کُلُّھُنَّ فِیْ ذِی الْقَعْدَۃِ اِلَّا الَّتِیْ مَعَ حَجَّتِہٖ عُمْرَۃً مِّنَ الْحُدَیْبِیَۃِ اَوْ زَمَنَ الْحُدَیْبِیَۃِ فِیْ ذِی الْقَعْدَۃِ

وعُمْرَةً مِّنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ فِي ذِي الْقَعْدَةِ وَعُمْرَةً مِّنْ جِعْرَانَةَ حَيْثُ قَسَمَ غَنَائِمَ حُنَيْنٍ فِي ذِي الْقَعْدَةِ وَعُمْرَةً مَّعَ حَجَّتِهٖ ترجمہ قتادہ کو انس نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار عمرہ کیے اور سب ذی القعدہ میں مگر وہ جو حج کے ساتھ ہوا اب سنو کہ ایک عمرہ حدیبیہ ذی قعدہ میں دوسرا اوسکے بعد کے سال میں ذی قعدہ میں تیسرا عمرہ جو جعرانہ سے لائے جہاں حنین کی لوٹ کی تقسیم کی ذی قعدہ میں اور چوتھا وہ جو حج کے ساتھ ہوا کہ وہ ماہ ذی‌الحجہ میں ہوا عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسًا رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ كَمْ حَجَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَجَّةً وَّاحِدَةً وَّاعْتَمَرَ أَرْبَعَ عُمَرٍ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ هَدَّابٍ ترجمہ قتادہ نے انس رضی اللہ تعالی عنہ سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنے حج کیے اونہوں نے فرمایا کہ ایک حج کیا اور چار عمرہ کیے باقی مضمون وہی ہے جو اوپر کی روایت میں گذرا عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَأَلْتُ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ كَمْ غَزَوْتَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَبْعَ عَشْرَةَ قَالَ وَحَدَّثَنِيْ زَيْدُ ابْنُ أَرْقَمَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزَا تِسْعَ عَشْرَةَ وَأَنَّهٗ حَجَّ بَعْدَ مَا هَاجَرَ حَجَّةً وَّاحِدَةً حَجَّةَ الْوَدَاعِ قَالَ أَبُوْ إِسْحَاقَ وَبِمَكَّةَ أُخْرٰى ابو اسحاق نے کہا کہ میں نے زید بن ارقم سے پوچھا کہ تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کتنے جہادوں میں رہے اونہوں نے کہا سترہ میں اور اونہوں نے مجھ سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انیس جہاد کیے اور ہجرت کے بعد ایک حج کیا جس حجۃ الوداع کہتے ہیں اور ابو اسحاق نے کہا دوسرا حج جب کیا کہ مکہ میں تھے یعنی قبل ہجرت کے عَنْ عَطَاءٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كُنْتُ أَنَا وَابْنُ عُمَرَ مُسْتَنِدَيْنِ إِلٰى حُجْرَةِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا وَإِنَّا لَنَسْمَعُ ضَرْبَهَا بِالسِّوَاكِ تَسْتَنُّ قَالَ فَقُلْتُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اعْتَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَجَبٍ قَالَ نَعَمْ فَقُلْتُ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا أَيْ أُمَّتَاهُ أَلَا تَسْمَعِيْنَ مَا يَقُوْلُ أَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَتْ وَمَا يَقُوْلُ قُلْتُ يَقُوْلُ اعْتَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَجَبٍ فَقَالَتْ يَغْفِرُ اللّٰهُ لِأَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ لَعَمْرِيْ مَا اعْتَمَرَ فِي رَجَبٍ وَمَا اعْتَمَرَ فِي رَجَبٍ وَمَا اعْتَمَرَ مِنْ عُمْرَةٍ إِلَّا وَإِنَّهٗ لَمَعَهٗ قَالَ وَابْنُ عُمَرَ يَسْمَعُ فَمَا قَالَ لَا وَلَا نَعَمْ سَكَتَ ترجمہ عطا نے کہا خبر دی مجھے عروہ نے کہ میں اور ابن عمر دونوں حضرت عائشہ کے حجرے سے تکیہ لگائے ہوئے

بیٹھے تھے اور جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا مسواک کر رہی تھین اور مین اونکے مسواک کی آواز
سن رہا تھا سو مین نے کہا آ ابو عبد الرحمن (یہ کنیت ہی عبد اللہ بن عمر کی) کیا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے رجب
مین عمرہ کیا ہے اونہون نے کہا کہ ہان مین نے جناب عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے عرض کی کہ اے
میری مان آپ سنتی ہین کہ ابو عبد الرحمن کیا کہتے ہین اُنہون نے کہا کہ کیا کہتے ہین مین نے کہا وہ
کہتے ہین کہ عمرہ کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے رجب مین تو جناب عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا نے فرمایا کہ
اللہ بخشے ابو عبد الرحمن کو قسم ہے میری جان کی کہ حضرت نے کبھی رجب مین عمرہ نہین کیا اور جب آپ نے عمرہ
کیا تو ابو عبد الرحمن آپکے ساتھ تھے اور ابن عمر یہ باتین سنتے تھے اور نہ ہان کہا نہ نا اور چپ ہو رہے عَنْ مُجَاهِدٍ
قَالَ دَخَلْتُ اَنَا وَعُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰے عَنْهُ الْمَسْجِدَ فَاِذَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا جَالِسٌ اِلٰى حُجْرَةِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا وَالنَّاسُ يُصَلُّوْنَ
الضُّحٰى فِي الْمَسْجِدِ فَسَاَلْنَاهُ عَنْ صَلٰوتِهِمْ فَقَالَ بِدْعَةٌ فَقَالَ لَهٗ عُرْوَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى
عَنْهُ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ كَمِ اعْتَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَرْبَعَ عُمَرٍ
اِحْدٰىهُنَّ فِي رَجَبٍ فَكَرِهْنَا اَنْ نُكَذِّبَهٗ وَنَرُدَّ عَلَيْهِ وَسَمِعْنَا اسْتِنَانَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تعـ
عَنْهَا فِي الْحُجْرَةِ فَقَالَ عُرْوَةُ اَلَا تَسْمَعِيْنَ يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ اِلٰى مَا يَقُوْلُ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ
فَقَالَتْ وَمَا يَقُوْلُ قَالَ يَقُوْلُ اعْتَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعَ عُمَرٍ اِحْدٰىهُنَّ فِي
رَجَبٍ فَقَالَتْ يَرْحَمُ اللّٰهُ اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مَا اعْتَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اِلَّا وَهُوَ مَعَهٗ وَمَا اعْتَمَرَ فِي رَجَبٍ قَطُّ ترجمہ مجاہد سے روایت ہے کہ اونہون نے کہا مین اور عروہ
دونو مسجد نبوی مین گئے اور عبد اللہ بن عمر حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا کے حجرہ کے پاس بیٹھے
تھے اور لوگ مسجد مین نماز چاشت پڑھ رہے تھے سو مین نے عبد اللہ سے پوچھا کہ یہ نماز کیسی ہے اُنہون
نے فرمایا بدعت ہے (یعنی مسجد مین ادا کرنا اس کا اور اہتمام کرنا مثل صلوۃ مفروضہ کے بدعت ہے)
پھر اون سے کہا عروہ نے کہ ای ابو عبد الرحمن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنے عمرے کیے ہین
اونہون نے فرمایا کہ چار کہ ایک اون مین سے رجب مین ہے سو ہم کو برا معلوم ہوا کہ ہم اون کو جھٹلا دین یا
انکو رد کرین اور مین نے مسواک کرنیکی آواز سنی جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا کی
کہ وہ حجرے مین تھین سو عروہ نے کہا کہ آپ سنتی ہین اے مومنون کی مان جو ابو عبد الرحمن کہہ

رہی مین اونہون نے پوچہا کہ کیا کہتے ہین کہا کہتی ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار عمرے کیے
مین ایک اون مین سے رجب مین تو جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا نے فرمایا کہ اللہ تعالی رحمت
کرے ابو عبدالرحمن پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی عمرہ ایسا نہین کیا جو یہ اون کے ساتھ نہ ہون اور
رجب مین آپ نے کوئی عمرہ نہین کیا **ف** حاصل ان روایتون کا یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم نے چار عمرے کیے ایک ذی قعدہ مین سال حدیبیہ مین چہٹے سال مین ہجرت کے اور اوس عمرے سے
کافرون نے روکا اور سب نے احرام کہولڈالا بغیر اس کے کہ طواف و سعی فرماوین اور یہ بہی عمرون مین شمار
کیا گیا اور دوسرا ماہ مذکور مین سن سات ہجری مین اور یہ عمرہ پہلے عمرہ کی قضا تہا اور تیسرا ماہ مذکور مین
سن آٹہہ ہجری مین اور اسی سال مکہ فتح ہوا اور چوتہا جو حجۃ الوداع کے ساتھ ہوا اور احرام اوسکا ماہ ذی قعدہ
مین ہوا اور اعمال اوسکی ذی حجہ مین ہوئی اور ماہ رجب مین کوئی عمرہ نہین کیا علما نے کہا ہے کہ عبداللہ
بن عمر بہول گئے یا شک ہو گیا اسی لیے جب جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا نے اونکی بات
رد فرمائی تو وہ چپ ہو رہے اور آپ نے یہ سب عمرے ذی قعدہ مین اسلیے کیے کہ کفار کی رسم ٹوٹ جائے
کہ وہ ایام حج مین عمرہ کو برا جانتے تہے چنانچہ اوپر گذر چکا ہے اور بعد ہجرت کی تو آپ نے ایک ہی
حج کیا اور قبل ہجرت کہ مسلم مین ایک ہی حج مروی ہے اور اور کتب مین دو بہی آئے ہین اور زید
بن ارقم کی روایت مین بیان اونیس ہی جہاد مذکور ہین اور صحیح یہ ہے کہ جہاد آپ کی چبیس ہین اور
بعضون نے ستائیس بہی کہی ہین اور اسکی سوا اور بہی قول ہین کہ وہ کتب مغازی مین مشہور ہین اور
یہ جو جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا نے فرمایا لعمری یعنے قسم ہے میری جان کی یہ عرب کی بول
چال ہی اور بعضون نے اسی سے لعمری کہنے کو جائز کہا ہے اور امام مالک کی نزدیک یہ مکروہ ہے اس لیے
کہ اس مین تعظیم ہے غیر اللہ کی اور مشابہت ہی اللہ تعالے سے اوس کے غیر کی اور بدعت فرمانا صلوۃ
ضحے کو اس نظر سے تہا کہ اوسکی لیے اجتماع کرنا اور مساجد مین مثل نماز فرض کے باہتمام تمام ادا کرنا
بدعت ہی اگرچہ اصل اوس کی سنت سی ثابت ہی اس سے معلوم ہوا کہ جس کی اصل بہی ثابت ہو وہ بہی ہیئت
شرعی کے بدل دینے سے بدعت ہو جاتی ہے غرض سنت مین فرض کا سا اہتمام اور مستحب مین واجب کا سا
انتظام اور مکروہات سی حرام کا سا پرہیز اور حلال سے مکروہات کا سا احتراز یہ سب اشیا کو بدعات مین داخل
کر دیتا ہے **باب** فَضْلِ الْعُمْرَةِ فِی رَمَضَانَ رمضان شریف مین عمرہ کی فضیلت عن

عطاءٍ قال سمعتُ ابن عباسٍ رضی اللہ تعالیٰ عنہما یحدثنا قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لامراۃٍ من الانصار سماھا ابن عباسٍ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فنسیتُ اسمھا ما منعکِ ان تحجی معنا قالت لم یکن لنا الا ناضحان فحج ابو ولدھا وابنھا علی ناضحٍ وترک لنا ناضحا ننضح علیہ قال فاذا جاء رمضانُ فاعتمری فان عمرۃً فیہ تعدل حجۃً

ترجمہ عطا نے کہا مین نے ابن عباس سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کی ایک بی بی سے فرمایا اور ابن عباس نے اون کا نام بہی لیا مگر مین بہول گیا کہ کیون تم ہمارے ساتہہ حج کو نہین چلتین تو اونہون نے عرض کی کہ ہمارے پاس پانی لانے کے دو ہی اونٹ تہے سو ایک پر ہمارا شوہر اور ہمارا بیٹا حج کو گیا اور ایک اونٹ ہمارے لیے چہوڑ گیا کہ اوس پر ہم پانی لاتے ہین تو آپ نے فرمایا کہ اچہا جب رمضان آوے تو تم ایک عمرہ کر لینا کہ اوسکا بہی ثواب حج کے برابر ہے **ف** یعنی ثواب اگرچہ اُسکا حج کے برابر ہے مگر یہ نہین کہ حج فرض اوسکے ذمہ سے اوتر جاوے اور اُس عورت پر حج فرض نتہا کہ اُس کے پاس سواری نتہی **عن** عطاءٍ عن ابن عباسٍ رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لامراۃٍ من الانصار یقال لھا ام سنانٍ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ما منعکِ ان تکونی حججتِ معنا قالت ناضحان کانا لابی فلانٍ زوجھا حج ھو وابنہ علی احدھما وکان الآخر یسقی علیہ غلامنا قال فعمرۃٌ فی رمضان تقضی حجۃً او حجۃً معی **ترجمہ** ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے وہی مضمون مروی ہے مگر اس مین ہے کہ اوس عورت نے کہا کہ ہمارے شوہر کے دو اونٹ تہے ایک پر وہ اور اونکا لڑکا حج کو گیا اور دوسرے پر ہمارا چہوکرا پانی لاتا ہے تو آپ نے فرمایا کہ عمرہ رمضان مین حج کے برابر ہے یا فرمایا ہمارے ساتہہ حج کرنے کے برابر ہے

باب استحباب دخول مکۃ من الثنیۃ العلیا والخروج من الثنیۃ السفلی مکہ مین داخل ہونے اور نکلنے کا بیان

عن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یخرج من طریق الشجرۃ و یدخل من طریق المعرس واذا دخل مکۃ دخل من الثنیۃ العلیا ویخرج من الثنیۃ السفلی **عبداللہ بن عمر** سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ سے نکلتے تو شجرہ کی راہ سے نکلتے اور معرس کی راہ سے داخل ہوتے (معرس ایک مقام ہے مدینہ سے چہہ میل پر) اور جب مکہ مین داخل ہوتے تو اونچی ٹیلے سے اور جب نکلتے تو نیچے کے ٹیلے سے **ف** اور یہی مستحب ہے

مکہ کے جانے والے کو اور راہ بدل دینا مستحب ہے ہر شہر سے نکلنے والے کو عن عُبَيْدِ اللهِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ
وَقَالَ فِي رِوَايَةِ زُهَيْرٍ الْعُلْيَا الَّتِي بِالْبَطْحَاءِ ترجمہ عبید اللہ سے اسی سند سے یہی مضمون مروی ہوا اور
ایک روایت میں زہیر کی یہ ہے کہ داخل ہوتے آپ مکہ میں اوپر کے ٹیلے سے جو بطحا میں ہے (اور وہ ایک
مقام کا نام ہے محصب کی بازو میں اور یہ وہ ٹیلہ ہے کہ اوس سے مقابر مکہ میں اوترجاتے ہیں) عن
عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا جَاءَ إِلَى مَكَّةَ دَخَلَهَا
مِنْ أَعْلَاهَا وَخَرَجَ مِنْ أَسْفَلِهَا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم جب مکہ میں آئے تو داخل ہوئے اوپر کی طرف سے اور نکلے نیچے کی طرف سے عن عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ
تَعَالَى عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَامَ الْفَتْحِ مِنْ كَدَاءٍ مِنْ أَعْلَى
مَكَّةَ قَالَ هِشَامٌ فَكَانَ أَبِي يَدْخُلُ مِنْهُمَا كِلَيْهِمَا وَكَانَ أَبِي أَكْثَرَ مَا يَدْخُلُ مِنْ كُدًا
ترجمہ جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس سال
مکہ فتح ہوا کدا کی طرف سے داخل ہوئے جو مکہ کی بلندی کی طرف ہے (کداء ہمزہ کے ساتھ اور مد سے ایک ٹیلا
ہے مکہ کی بلندی کی طرف اور کدا بغیر مد کے ایک ٹیلا ہے مکہ کے نیچے کی طرف) ہشام نے کہا کہ میرے
والد ان دونوں کی طرف سے داخل ہوتے تھے اور اکثر کدا کی طرف سے داخل ہوتے تھے

باب

اسْتِحْبَابِ الْمَبِيتِ بِذِي طُوًى عِنْدَ إِرَادَةِ دُخُولِ مَكَّةَ وَالْاِغْتِسَالِ لِدُخُولِهَا وَ
دُخُولِهَا نَهَارًا ذی طوی میں رات کو رہنا مستحب ہے اور نہا کر دن کو مکہ میں جانا عن ابْنِ عُمَرَ
رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَاتَ بِذِي طُوًى حَتَّى
أَصْبَحَ ثُمَّ دَخَلَ مَكَّةَ قَالَ وَكَانَ عَبْدُ اللهِ يَفْعَلُ ذَلِكَ وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ سَعِيدٍ حَتَّى صَلَّى
الصُّبْحَ قَالَ يَحْيَى أَوْ قَالَ حَتَّى أَصْبَحَ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم شب کو ذی طوی میں رہے (ذی طوی ایک مقام مشہور ہے مکہ سے قریب) صبح کے وقت تک پھر مکہ
میں داخل ہوئے اور عبد اللہ بھی ایسا ہی کرتے تھے اور ابن سعید کی روایت میں ہے کہ ذی طوی میں
آپ نے صبح کی نماز پڑھی عن نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا كَانَ لَا يَقْدَمُ مَكَّةَ
إِلَّا بَاتَ بِذِي طُوًى حَتَّى يُصْبِحَ وَيَغْتَسِلَ ثُمَّ يَدْخُلُ مَكَّةَ نَهَارًا وَيَذْكُرُ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ فَعَلَهُ ترجمہ نافع سے روایت ہے کہ ابن عمر مکہ میں نہ جاتے جب

تاکہ ذی طوی میں رات کو رہتی پہر جب وہان صبح ہو جاتی نہاتے پہر داخل ہوتے دن کو اور ذکر کرتے
کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی ایسا ہی کیا ہے عن نافع ان عبد اللہ حدثہ ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کان ینزل بذی طوی ویبیت بہ حتی یصلی الصبح حین
یقدم مکۃ ومصلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذلک علی اکمۃ غلیظۃ
لیس فی المسجد الذی بنی ثم ولکن اسفل من ذلک علی اکمۃ غلیظۃ ترجمہ
نافع سے روایت ہے کہ عبد اللہ نے اون سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اترتے تھے ذی طوی
میں اور شب کو وہان رہتے یہانتک کہ صبح کو نماز پڑھتے جب مکہ کو آتے اور رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کی نماز کی جگہہ اوپر ایک موٹے ٹیلے کے ہے کہ وہ ٹیلا اوس مسجد میں نہیں ہے جو وہان
بنی ہے مگر اس سے نیچے ہے ایک موٹے ٹیلہ پر عن نافع ان عبد اللہ اخبرہ ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم استقبل فرضتی الجبل الذی بینہ وبین الجبل الطویل نحو
الکعبۃ یجعل المسجد الذی بنی ثم یسار المسجد الذی بطرف الاکمۃ ومصلی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسفل منہ علی الاکمۃ السوداء یدع من الاکمۃ
عشر اذرع او نحوها ثم یصلی مستقبل الفرضتین من الجبل الطویل الذی بینک
وبین الکعبۃ صلی اللہ علیہ وسلم نافع کو عبد اللہ نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے موطہ کیا طرف دونوں ٹیلوں کی اوس پہاڑ کے جو پہاڑ اون کے اور کعبہ کے بیچ میں تھا اور اس مسجد
کو جو وہان بنی ہے بائیں طرف کر دیتے تھے اوس مسجد کے جو کنارے پر ہے ٹیلہ کے اور جناب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کی جگہہ اوس کالے ٹیلے سے نیچے ہے اوس کالے ٹیلے سے دس ہاتھ چھوڑ
کر یا اس سے کچھ کم وبیش پہر نماز پڑھتے تھے موطہ کیے ہوئے دونوں ٹیلوں کیطرف اس لنبے پہاڑ کے جو
تیرے اور کعبہ کے بیچ میں ہے اللہ رحمت اور سلام بھیجے انپر ف ان سب روایتوں سے معلوم
ہوا کہ مکہ میں داخل ہونے کے وقت نہانا مستحب ہے اور رات کو ذی طوے میں رہنا جسکی راہ میں پڑے
ورنہ اوس کے بعد کا اندازہ کر لے اور شافعیہ کے نزدیک یہ غسل سنت ہے اور اگر غسل نہ ہو سکے تو تیمم
کرے اور شب کو ذی طوے میں رہنا بھی مستحب ہے اور مکہ کو دن میں داخل ہونا بھی مستحب ہے اور
بعضوں نے کہا رات دن دونوں برابر ہے اور بعضوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جعرانہ کے عمرہ

میں رات کو داخل ہوئے اور بعضوں نے کہا وہ بیان جواز کے لیے تھا افضل وہی دن کو جانا ہے **باب**
اِسْتِحْبَابِ الرَّمَلِ فِي الطَّوَافِ فِي الْعُمْرَةِ وَفِي الطَّوَافِ الْاَوَّلِ فِي الْحَجِّ رمل کا مستحب ہونا طواف
اول میں حج کے اور طواف عمرہ میں **عن** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا طَافَ بِالْبَيْتِ الطَّوَافَ الْاَوَّلَ خَبَّ ثَلَاثًا وَمَشٰی اَرْبَعًا وَ
كَانَ يَسْعٰی بِبَطْنِ الْمَسِيْلِ اِذَا طَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی
عَنْهُمَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ **نافع** نے ابن عمر سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب پہلا طواف
کرتے بیت اللہ کا تو تین بار جلدی جلدی چلتے چھوٹے چھوٹے قدم رکھ کے اور چار بار عادت کے موافق
چلتے اور نہیا کے آنے کی جگہ میں دوڑتے جب سعی کرتے صفا اور مروہ میں اور ابن عمر بھی ایسا ہی
کرتے **عن** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ
اِذَا طَافَ فِي الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ اَوَّلَ مَا يَقْدَمُ فَاِنَّهُ يَسْعٰی ثَلَاثَةَ اَطْوَافٍ بِالْبَيْتِ ثُمَّ يَمْشِيْ
اَرْبَعَةً ثُمَّ يُصَلِّيْ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ يَطُوْفُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ **ابن عمر** سے روایت ہے کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب حج میں یا عمرہ میں پہلے پہل طواف کرتے تو تین بار دوڑتے اور چار بار چلتے
اور دو رکعت نماز پڑھتے پھر سعی کرتے صفا اور مروہ کی **عن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا
قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ يَقْدَمُ مَكَّةَ اِذَا اسْتَلَمَ الرُّكْنَ الْاَسْوَدَ
اَوَّلَ مَا يَطُوْفُ حِيْنَ يَقْدَمُ يَخُبُّ ثَلَاثَةَ اَطْوَافٍ مِنَ السَّبْعِ **عبد اللہ بن عمر** نے کہا
کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب مکہ آتے اور حجر اسود چھوتے اور پہلے پہل طواف کرتے
تو تین بار دوڑتے سات پھیروں میں سے **عن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا
قَالَ رَمَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْحَجَرِ اِلَی الْحَجَرِ ثَلَاثًا وَمَشٰی اَرْبَعًا **ترجمہ**
وہی مضمون ہے **عن** نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا رَمَلَ مِنَ الْحَجَرِ اِلَی الْحَجَرِ
وَذَكَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَهُ **نافع** نے کہا کہ ابن عمر نے حجر اسود سے حجر اسود
تک رمل کیا اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ایسا ہی کیا **عن** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ
اَنَّهُ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَلَ مِنَ الْحَجَرِ اِلَی الْحَجَرِ الْاَسْوَدِ حَتّٰی
انْتَهٰی اِلَيْهِ ثَلَاثَةَ اَطْوَافٍ **جابر** عبد اللہ کے بیٹے سے ویسا ہی رمل آپ کا مروی ہوا **عن**

جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنہما ان رسول الله صلی الله علیہ وسلم رمل الثلاثۃ اطواف من الحجر الی الحجر وہی مضمون ہے **عن** ابی الطفیل قال قلت لابن عباس رضی الله تعالیٰ عنہ ارأیت ہذا الرمل بالبیت ثلاثۃ اطواف ومشی اربعۃ اطواف اسنۃ ہو فان قومک یزعمون انہ سنۃ قال فقال صدقوا وکذبوا قال قلت ما قولک صدقوا وکذبوا قال ان رسول الله صلی الله علیہ وسلم قدم مکۃ فقال المشرکون ان محمدا واصحابہ لا یستطیعون ان یطوفوا بالبیت من الھزل قال وکانوا یحسدونہ فامرہم رسول الله صلی الله علیہ وسلم ان یرملوا ثلاثا ویمشوا اربعا قال قلت لہ اخبرنی عن الطواف بین الصفا والمروۃ راکبا اسنۃ ہو فان قومک یزعمون انہ سنۃ قال صدقوا وکذبوا قال قلت وما قولک صدقوا وکذبوا قال ان رسول الله صلی الله علیہ وسلم کثر علیہ الناس یقولون ہذا محمد ہذا محمد حتی خرج العواتق من البیوت قال وکان رسول الله صلی الله علیہ لا یضرب الناس بین یدیہ فلما کثر علیہ رکب والمشی والسعی افضل **ترجمہ** ابو الطفیل نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا کہ خبر دو مجھے بیت اللہ کے طواف کی اور اُس مین تین بار رمل کرنا اور چار بار چلنا سنت ہی اس لیے کہ تمہاری لوگ کہتے ہین کہ وہ سنت ہی تو انہون نے کہا کہ وہ جھوٹے بہی ہین سچے بہی ہین نے کہا اسکا کیا مطلب اونہون نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب مکہ مین تشریف لائے تو مشرکون نے کہا کہ محمد اور اُن کے یار بیت اللہ شریف کا طواف نہین کر سکتے ضعف اور لاغری کے سبب اور آپ سے حسد رکہتے تہے تو آپ نے حکم دیا کہ تین بار رمل کرین اور چار بار عادت کے موافق چلین (غرض یہ ہے کہ انہون نے اس فعل کو جو سنت مؤکدہ مقصودہ سمجہا یہ اون کا جھوٹ تہا باقی بات سچ تہی) پہر مین نے کہا ہمکو خبر دیجیے صفا و مروہ کے بیچ مین سعی کرنے کے سوار ہو کر کہ وہ سنت ہی کہ آپ کے لوگ اوسکو سنت کہتے ہین انہون نے فرمایا وہ سچے بہی ہین جھوٹے بہی مین نے کہا اسکا مطلب انہون نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ مین تشریف لائے تو لوگون کی بہیڑ بہاڑ ایسی ہوئی کہ کواری عورتین تک باہر نکل آئین اور لوگ کہنے لگے کہ یہ محمد ہین یہ محمد ہین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خوش خلقی ایسی تہی کہ آپ کے آگے لوگ مارے نہجاتے تہے

(یعنے شور و بچو بغل ہو چلو چلو جیسے امرائے دنیا کے ساتھ ہوتی ہے آپ کے لیے نہ ہوتی تھی) پھر جب لوگوں کے
بڑی بھیڑ ہوئی تو آپ سوار ہو گئے اور پیادل سعی کرنا افضل ہے (یعنے ایسا جھوٹ ہوا کہ جو چیز بضرورت ہوگئی
تھی اوسکو بلا ضرورت سنت کہا باقی سچ ہے کہ آپ نے سعی سوار ہو کر کی ہے) کہا مسلم نے اور روایت
کی ہم سے محمد بن مثنی نے ان سے یزید نے ان سے جریری نے اسی اسناد سے اسی روایت کی مانند مگر
اس میں یوں ہے کہ ابن عباس نے فرمایا کہ مکہ کے لوگ حاسد تھے اور یہ نہیں کہا کہ وہ آپ سے حسد رکھتے تھے
عَنْ اَبِی الطُّفَیْلِ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ اِنَّ قَوْمَكَ يَزْعُمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ رَمَلَ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَهِيَ سُنَّةٌ قَالَ صَدَقُوْا وَكَذَبُوْا ترجمہ وہی مضمون
ہے باختصار عَنْ اَبِی الطُّفَیْلِ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اُرَانِيْ قَدْ رَاَيْتُ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَصِفْهُ لِيْ قَالَ قُلْتُ رَاَيْتُهُ عِنْدَ الْمَرْوَةِ عَلٰى
نَاقَةٍ وَقَدْ كَثُرَ النَّاسُ عَلَيْهِ قَالَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا ذَاكَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهُمْ كَانُوْا لَا يُدَعُّوْنَ عَنْهُ وَلَا يُكْهَرُوْنَ ترجمہ ابی الطفیل نے
ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے کہا میں خیال کرتا ہوں کہ میں نے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کو دیکھا ہے اونہوں نے کہا کہ مجھسے بیان کرو ابو الطفیل نے کہا میں نے مروہ کے پاس ایک اونٹنی پر دیکھا اور
لوگوں کا اونپر ہجوم تھا تو ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما نے کہا کہ ہاں وہی تھے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم اس لیے کہ صحابہ کی عادت تھی کہ لوگوں کو آپکے پاس سے ہانکتے نہ تھے اور نہ ہٹاتے تھے
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَاَصْحَابُهُ مَكَّةَ وَقَدْ وَهَنَتْهُمْ حُمّٰى يَثْرِبَ قَالَ الْمُشْرِكُوْنَ اِنَّهُ يَقْدَمُ عَلَيْكُمْ
غَدًا قَوْمٌ قَدْ وَهَنَتْهُمُ الْحُمّٰى وَلَقُوْا مِنْهَا شِدَّةً فَجَلَسُوْا مِمَّا يَلِي الْحِجْرَ وَاَمَرَهُمُ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّرْمُلُوْا ثَلَاثَةَ اَشْوَاطٍ وَّيَمْشُوْا مَا بَيْنَ الرُّكْنَيْنِ لِيَرَى الْمُشْرِكُوْنَ
جَلَدَهُمْ فَقَالَ الْمُشْرِكُوْنَ هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ اَنَّ الْحُمّٰى قَدْ وَهَنَتْهُمْ هٰؤُلَاءِ
اَجْلَدُ مِنْ كَذَا وَكَذَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا وَلَمْ يَمْنَعْهُ اَنْ يَّاْمُرَهُمْ
اَنْ يَّرْمُلُوا الْاَشْوَاطَ كُلَّهَا اِلَّا الْاِبْقَاءُ عَلَيْهِمْ ترجمہ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما نے
کہا کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے یار مکہ میں آئے اور ان کو ضعیف کر دیا تھا مدینہ کے بخار نے

اور مشرکون نے کہہ رکہا کہ کل تمہارے پاس ایسے لوگ آوین گے کہ انکو بخار نے ضعیف و ناتوان کر رکہا ہے
اور بڑی ناتوانی ہو گئی ہے اور مشرکین حطیم کے پاس بیٹھے اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے یارون کو حکم دیا کہ
تین شوط مین رمل کرین اور مابین حجر اسود کے اور رکن یمانی کے عادت کے موافق چلین کہ مشرکون کو
انکی قوت اور طاقت معلوم ہو سو مشرکون نے کہا کہ تم نے تو کہا تہا کہ اُن کو بخار نے ناتوان کر دیا ہے
یہ تو ایسے طاقتور ہین کہ کیا کہنا ابن عباس نے کہا کہ آپ نے جو انکو ساتون پہیرون مین رمل کا حکم نہین دیا
تو اس لیے کہ یہ تہک جاوین گے **ف** ان حدیثون سے رمل کا مستحب ہونا معلوم ہوگیا اور معنے رمل کے
یہی ہین کہ جلدی جلدی چہوٹے چہوٹے قدم رکہکر چلنا اور کودنا ضرور نہین کہ اس مین شجاعت اور
جلادت اور قوت معلوم ہو اور یہ عمرہ کے طواف مین اور حج کے بہی ایک طواف مین مسنون ہے
اور صحیح قول شافعی کا یہہ ہے کہ رمل حج کے اُس طواف مین ہونا چاہیے جس کے بعد سعی ہو اور اسپر اتفاق
ہے کہ رمل عورتون کو مسنون نہین جیسے صفا اور مروہ مین انکو دوڑنا ضرور نہین صرف عادت کے
موافق چلنا کافی ہے اور اگر کسی نے رمل کو ترک کیا تو سنت چہوٹ گئی اور کچہ جرمانہ اوسپر نہین اور
بعض اصحاب مالک کے نزدیک اوسپر ایک قربانی ہے اور بعضون کے نزدیک نہین اور یہان کی جگہہ مین دوڑکر
چلنا ضرور ہے وہان دو سبز کہنبے لگا دیے ہین اون کے بیچ مین دوڑکر چلے اور جب تین پہیرے طواف
کے پورے ہو جاوین تو چار باقی چکرون مین عادت کے موافق چلے اور یہہ جو اخیر کی روایت ابن عباس
کی ہے جس مین مذکور ہے کہ مابین حجر اسود اور رکن یمانی کی عادت کے موافق چلیے یہ ساتوین سال
عمرہ قضا کا حکم ہے اور حجۃ الوداع مین آپ نے پورے تین شوط مین رمل کیا پس اب
یہ روایت حجۃ الوداع کی ناسخ ہے اور وہ منسوخ غرض پورے تین شوط مین رمل
ہے اور حضرت ابن عباس رضے اللہ تعالے عنہما کا مذہب ہے کہ رمل جناب رسول خدا
صلی اللہ تعالے علیہ وسلم کا ضرورت کے سبب سے تہا کہ کفار پر ناتوانی مسلمانون کی ظاہر
نہ ہو اب بعد رفع ضرورت کے سنت نرہا مگر جمہور صحابہ و تابعین کے نزدیک ہمیشہ
سنت ہے تین شوط مین اور ہر پہیرے کو طواف کے شوط کہتے ہین اور عبد اللہ بن زبیر کا مذہب
ہے کہ ساتون شوط مین رمل سنت ہے اور حسن بصری اور ثوری اور عبد الملک بن ماجشون کے نزدیک اگر
رمل ترک کردے تو قربانی دے اور امام مالک کا بہی پہلے یہی قول تہا پہر اس سے رجوع کیا از کل نہایہ امام النووی

عن ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ قال انما سعی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ورمل
بالبیت لیری المشرکین قوتہ **ترجمہ** ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما نے کہا کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ کے طواف میں اسلیے رمل کیا کہ مشرک لوگ آپکی قوت دیکھیں یعنے اب ضرور
نہیں نہ مسنون ہے اور یہ انہی کا مذہب ہے) **باب** استحباب استلام الرکنین الیمانیین فی
الطواف **صرف** دونوں رکن یمانی کا بوسہ دینا مستحب ہے **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ
تعالی عنہما انہ قال لم ار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یمسح من البیت الا الرکنین
الیمانیین **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو میں نے انہی دونوں کیطرف
کے کونوں کو بوسہ دیتے دیکھا **ف** کعبہ مربع یعنے چار کونوں کا او مستطیل یعنے لنبا مکان ہے اور دو
کونے اوسکے یمن کیطرف منسوب ہیں انکو رکنین یمانیین کہتے ہیں اور دو کونے شام کیطرف منسوب
ہیں انکو شامیین کہتے ہیں اور رکن شامی کیطرف حطیم واقعہ ہے اُن دونوں شامی کونوں کو نہ بوسہ
لیتے ہیں نہ چھوتے ہیں بلکہ حطیم کی دیوار کے پار سے طواف کرتے ہیں کہ حطیم کی جگہہ بھی طواف
میں داخل ہو جاوے اس لیے کہ یہ جگہہ کعبہ کے اندر کی ہے مگر بنائے کعبہ کے وقت باہر رہ گئی ہے
بخلاف دونوں کونوں یمانی کے کہ انکو بوسہ دیتے ہیں ایک کونے میں حجر اسود لگا ہوا ہے اور دوسرے
کو رکن یمانی کہتے ہیں کہ یہ دونوں کونے بنائے حضرت ابرہیم علیہ الصلوۃ والسلام کے موافق ہیں بخلاف
شامیون کے چنانچہ کیفیت اس نقشہ کے مندرجہ حاشیہ سے ذہن نشین ہو سکتی ہے **عن** سالم
عن ابیہ رضی اللہ تعالی عنہ قال لم یکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یستلم من ارکان
البیت الا الرکن الاسود والذی یلیہ من نحو دور الجمحیین **سالم** نے اپنے باپ
سے روایت کی کہ انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیت اللہ کے چار کونوں میں سے
رکن اسود (وہی جسے ہم رکن یمانی اوپر لکھہ چکے ہیں) اور اسکے پاس والے کونے کو جو بنی جمح کے مکانون
کیطرف ہے استلام کرتے تھے **فائدہ** استلام کے معنی چھونا اور حجر اسود کو چھونا اور بوسہ دینا دونوں
چاہیے اور رکن یمانی کو فقط چھونا ہی اور باقی دو کونوں کو نہ چھونا نہ بوسہ دینا کہ وہ بنائے ابرہیم پر
نہیں واقعہ ہیں یہی مذہب ہے جمہور کا اور بعض سلف نے انکا چھونا بھی مستحب کہا ہے چنانچہ امام
حسن اور امام حسین اور ابن زبیر اور . . . .

جابر بن عبد اللہ اور انس بن مالک اور عروہ بن زبیر اور ابو الشعثا کا یہی مذہب ہے کہ چاروں رکنوں کو چھوئے اور قاضی ابو الطیب نے کہا ہے کہ امت کا اجماع ہو چکا ہے کہ ان دونوں کونوں کو نہ چھوئے اور کہا ہے کہ اس میں صحابہ میں پہلے اختلاف تھا پھر سب کا اجماع ہو گیا کہ وہی دونوں کو چھوئے (نووی) **عن** عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ذَکَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ لَا یَسْتَلِمُ اِلَّا الْحَجَرَ وَالرُّکْنَ الْیَمَانِیْ **عبد اللہ** نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حجر اسود اور رکن یمانی کو چھوتے تھے **عن** ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا قَالَ مَا تَرَکْتُ اسْتِلَامَ ھٰذَیْنِ الرُّکْنَیْنِ الْیَمَانِیْ وَالْحَجَرِ مُنْذُ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَسْتَلِمُہُمَا فِیْ شِدَّۃٍ وَّلَا رَخَاءٍ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما نے کہا کہ جب سے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا حجر اسود اور رکن یمانی کو استلام کرتے ہوئے جب سے میں نے نہیں چھوڑا نہ سختی میں نہ آرام میں (یعنے کتنی ہی بھیڑ بھاڑ ہو میں استلام نہیں چھوڑتا) **عن** نَافِعٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ رَاَیْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا اِسْتَلَمَ الْحَجَرَ بِیَدِہٖ ثُمَّ قَبَّلَ یَدَہٗ وَقَالَ مَا تَرَکْتُہٗ مُنْذُ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَفْعَلُہٗ **ترجمہ** نافع رضی اللہ تعالے عنہ نے کہا میں نے ابن عمر کو دیکھا کہ حجر اسود کو اپنے ہاتھ سے چھوا اور ہاتھ کو بوسہ دیا اور کہا کہ جب سے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے ایسا کرتے ہوئے جب سے میں نے نہیں چھوڑا **عن** اَبِی الطُّفَیْلِ الْبَکْرِیِّ حَدَّثَہٗ اَنَّہٗ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا یَقُوْلُ لَمْ اَرَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَسْتَلِمُ غَیْرَ الرُّکْنَیْنِ الْیَمَانِیَیْنِ **ترجمہ** ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما کہتے تھے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بوسہ دیتے نہیں دیکھا سوا ان دو رکن یمانی کے

باب اِسْتِحْبَابِ تَقْبِیْلِ الْحَجَرِ الْاَسْوَدِ فِی الطَّوَافِ حجر اسود کے بوسہ کا بیان

عن سَالِمٍ اَنَّ اَبَاہُ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ حَدَّثَہٗ قَالَ قَبَّلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ الْحَجَرَ ثُمَّ قَالَ اَمَ وَاللّٰہِ لَقَدْ عَلِمْتُ اَنَّکَ حَجَرٌ وَّلَوْلَا اَنِّیْ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُقَبِّلُکَ مَا قَبَّلْتُکَ زَادَ ھَارُوْنُ فِیْ رِوَایَتِہٖ قَالَ عَمْرٌو وَحَدَّثَنِیْ بِمِثْلِہَا زَیْدُ بْنُ اَسْلَمَ عَنْ اَبِیْہِ اَسْلَمَ **ترجمہ** سالم کے باپ نے روایت کی کہ بوسہ دیا عمر بن خطاب نے حجر اسود کا اور کہا کہ اللہ تعالی کی

قسم آگاہ ہو کہ مین جانتا ہون کہ تو ایک پتھر ہے اور اگر مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ دیکھا ہوتا کہ وہ تجھے بوسہ دیتے تھے تو کبھی بوسہ نہ دیتا ہارون نے اپنی روایت مین یہ کہا کہ اسی کی شکل مجھ سے بیان کی زید بن اسلم نے اپنے باپ اسلم سے عَن ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا اَنَّ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَبَّلَ الْحَجَرَ وَقَالَ اِنِّیْ لَاُقَبِّلُكَ وَاِنِّیْ لَاَعْلَمُ اَنَّكَ حَجَرٌ وَلٰكِنِّیْ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُقَبِّلُكَ وہی مضمون ہے عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَرْجِسَ قَالَ رَاَیْتُ الْاَصْلَعَ یَعْنِیْ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ یُقَبِّلُ الْحَجَرَ وَیَقُوْلُ وَاللّٰهِ اِنِّیْ لَاُقَبِّلُكَ وَاِنِّیْ لَاَعْلَمُ اَنَّكَ حَجَرٌ لَا تَضُرُّ وَلَا تَنْفَعُ وَلَوْلَا اَنِّیْ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَبَّلَكَ مَا قَبَّلْتُكَ وَفِیْ رِوَایَةِ الْمُقَدَّمِیِّ وَاَبِیْ کَامِلٍ رَاَیْتُ الْاُصَیْلِعَ ترجمہ عبید اللہ بن سرجس نے کہا کہ مین اصلع کو (یعنے جس کے سر پر بال نہ ہون) اُنکو دیکھا مراد اس سے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہین اس سے معلوم ہوا کہ لقب کسی کا اگر مشہور ہو جاوے اور وہ اُس سے بُرا نہ مانے تو اس سے یاد کرنا درست ہے اگرچہ دوسرا شخص بُرا مانے) اور فرماتے تھے حجر کو بوسہ لیتے ہوئے کہ قسم ہے اللہ تعالیٰ کی مین تجھ کو بوسہ لیتا ہون اور جانتا ہون کہ تو ایک پتھر ہے کہ نہ ضرر پہنچا سکتا ہے نہ نفع دے سکتا ہے (اس قول سے بت پرستون اور گور پرستون اور چلہ پرستون کی نالی مرگئی جو قبرون وغیرہ کو اس خیال سے بوسہ دیتے ہین کہ ہماری مراد دینگے اسلیے کہ حجر اسود جو یمین اللہ ہے اُسکا بوسہ بھی اتباع جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سبب سے ہے نہ اس خیال سے کہ یہ ضرر رسان اور نفع دہندہ ہے تو پھر اور چیزین جنکا بوسہ کہین ثابت نہین بلکہ منع ہے اس خیال ناپاک کے ساتھ کیونکر جائز ہوگا) اور آگے وہی مضمون ہے جو اوپر گذرا) عَنْ عَابِسِ بْنِ رَبِیْعَةَ قَالَ رَاَیْتُ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ یُقَبِّلُ الْحَجَرَ وَیَقُوْلُ اِنِّیْ لَاُقَبِّلُكَ وَاَعْلَمُ اَنَّكَ حَجَرٌ وَلَوْلَا اَنِّیْ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُقَبِّلُكَ لَمْ اُقَبِّلْكَ وہی مضمون ہے عَنْ سُوَیْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ رَاَیْتُ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَبَّلَ الْحَجَرَ وَالْتَزَمَهٗ وَقَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِكَ حَفِیًّا ترجمہ سوید نے کہا کہ مین نے حضرت عمر کو دیکھا کہ انھون نے بوسہ لیا حجر اسود کو اور لپٹ گئے اور فرمایا کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ وہ بہت تجھ کو چاہتے تھے عَنْ سُفْیَانَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ قَالَ وَلٰكِنِّیْ رَاَیْتُ اَبَا الْقَاسِمِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَفِیًّا وَلَمْ یَقُلْ

وَالْتَزَمَہٗ ترجمہ سفیان سے وہی مضمون مروی ہے مگر اس مین لپٹنے کا ذکر نہین ف ان روایتون
سے معلوم ہوا کہ سجدہ کرنا حجر اسود پر مستحب ہے باب جَوَازِ الطَّوَافِ عَلٰی بَعِیْرٍ وَّغَیْرِہٖ
وَاسْتِلَامِ الْحَجَرِ بِمِحْجَنٍ وَّنَحْوِہٖ لِلرَّاکِبِ اونٹ پر طواف روا ہونا اور چھڑی وغیرہ سے حجر اسود کی
چھونے کا بیان عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ طَافَ فِیْ حَجَّۃِ الْوَدَاعِ عَلٰی بَعِیْرٍ یَسْتَلِمُ الرُّکْنَ بِمِحْجَنٍ ترجمہ ابن عباس رضی اللہ
تعالی عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع مین اونٹ پر سوار ہو کر طواف
کیا اور حجر اسود کو اپنی چھڑی سے چھو لیتے تھے ف محجن اوس چھڑی کو کہتے ہین کہ اسکا ایک سرا
مڑا ہوا ہوتا ہے کہ سوار اونٹ کا اوس سے گری پڑی چیز زمین سے اوٹھا لیتا ہے اور دوسرے سرے سے
اونٹ کو ہانکتا ہے اور ہجوم کے وقت رکن کو اگر چھو نہ سکے تو چھڑی وغیرہ سے چھو لے اور اسکو بوسہ
دے لے اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حجۃ الوداع کہنا درست ہے اور جو لوگ اسکو منع کرتے ہین وہ غلطی
پر ہین عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ طَافَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
بِالْبَیْتِ فِیْ حَجَّۃِ الْوَدَاعِ عَلٰی رَاحِلَتِہٖ یَسْتَلِمُ الْحَجَرَ بِمِحْجَنِہٖ لِاَنْ یَّرَاہُ النَّاسُ وَلِیُشْرِفَ
وَلِیَسْأَلُوْہُ فَاِنَّ النَّاسَ غَشُوْہُ جابر نے کہا کہ طواف کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ کا
حجۃ الوداع مین اپنی اونٹنی پر اور حجر کو اپنی چھڑی سے چھوتے تھے تاکہ لوگ آپ کو دیکھین اور آپ
اونچے ہو جاوین اور آپ سے مسائل پوچھین اس لیے کہ لوگون نے آپ کو بہت گھیرا تھا عَنْ
جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا یَقُوْلُ طَافَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ
حَجَّۃِ الْوَدَاعِ عَلٰی رَاحِلَتِہٖ بِالْبَیْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَۃِ لِیَرَاہُ النَّاسُ وَلِیُشْرِفَ وَلِیَسْأَلُوْہُ
فَاِنَّ النَّاسَ غَشُوْہُ لَمْ یَذْکُرِ ابْنُ خَشْرَمٍ وَلِیَسْأَلُوْہُ فَقَطْ ترجمہ جابر رضی اللہ تعالے عنہ سے
وہی مضمون مروی ہے اور ابن خشرم کی روایت مین ولیسألوہ نہین ہے عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ
تَعَالٰی عَنْہَا قَالَتْ طَافَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ حَجَّۃِ الْوَدَاعِ حَوْلَ الْکَعْبَۃِ عَلٰی
بَعِیْرِہٖ یَسْتَلِمُ الرُّکْنَ کَرَاہِیَۃَ اَنْ یُّضْرَبَ عَنْہُ النَّاسُ ترجمہ جناب عائشہ صدیقہ رضی
اللہ تعالی عنہا نے فرمایا کہ طواف کیا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع مین کعبہ کے گرد اپنی اونٹنی
پر اور رکن کو چھوتے جاتے اور اسلیے سوار ہوئے کہ لوگون کو اپنے پاس سے ہٹانا نہ پڑے عَنْ

ابِی الطُّفَیلِ یَقُولُ رَأَیْتُ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَطُوفُ بِالْبَیْتِ وَیَسْتَلِمُ الرُّکْنَ بِمِحْجَنٍ مَعَہُ وَیُقَبِّلُ الْمِحْجَنَ **ترجمہ** ابو الطفیل سے روایت ہے کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ طواف کرتے تھے اور رکن کو اپنی چھڑی سے چھوتے اور چھڑی کو چوم لیتے **عَنْ** اُمِّ سَلَمَۃَ اَنَّہَا قَالَتْ شَکَوْتُ اِلٰی رَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنِّیْ اَشْتَکِیْ فَقَالَ طُوفِیْ مِنْ وَرَاءِ النَّاسِ وَاَنْتِ رَاکِبَۃٌ قَالَتْ فَطُفْتُ وَرَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حِیْنَئِذٍ یُصَلِّیْ اِلٰی جَنْبِ الْبَیْتِ وَھُوَ یَقْرَاُ بِالطُّورِ وَکِتَابٍ مَّسْطُورٍ ام سلمہ نے شکایت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ مین بیمار ہون آپنے فرمایا کہ سب لوگون کے پیچھے سوار ہوکر طواف کرلو سو انہون نے کہا کہ مین طواف کرتی تھی اور آپ سورہ والطور پڑھ رہے تھے نماز مین بیت اللہ کے ایک بازو پر **ف** آپ نے انکو لوگون کے پیچھے طواف کا حکم اس لیے فرمایا کہ ایک تو عورت کو مردون سے دور رہنا لازم ہے دوسرے یہ کہ لوگون کو اون کے جانور سے ایذا نہ پہنچے ان سب روایتون سے ثابت ہوا کہ سوار ہوکر طواف درست ہے علی الخصوص بیمار کو اسی لیے بخاری نے باب ایسا ہی باندھا ہے کہ بیمار کو طواف درست ہے سواری پر **باب** بَیَانِ اَنَّ السَّعْیَ بَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃِ رُکْنٌ لَا یَصِحُّ الْحَجُّ اِلَّا بِہٖ سعی صفا اور مروہ کی رکن ہے کہ بے اوسکے حج نہین ہوتا **عَنْ** عُرْوَۃَ عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا قَالَ قُلْتُ لَہَا اِنِّیْ لَاَظُنُّ رَجُلًا لَوْ لَمْ یَطُفْ بَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃِ مَا ضَرَّہٗ قَالَتْ لِمَ قُلْتُ لِاَنَّ اللّٰہَ یَقُولُ اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰہِ اِلٰی اٰخِرِ الْاٰیَۃِ قَالَتْ مَا اَتَمَّ اللّٰہُ حَجَّ امْرِئٍ وَلَا عُمْرَتَہٗ لَمْ یَطُفْ بَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃِ وَلَوْ کَانَ کَمَا تَقُولُ لَکَانَ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْہِ اَنْ لَّا یَطَّوَّفَ بِہِمَا وَہَلْ تَدْرِیْ فِیْمَا کَانَ ذَاکَ اِنَّمَا کَانَ ذَاکَ اَنَّ الْاَنْصَارَ کَانُوْا یُہِلُّوْنَ فِی الْجَاہِلِیَّۃِ لِصَنَمَیْنِ عَلٰی شَطِّ الْبَحْرِ یُقَالُ لَہُمَا اِسَافٌ وَّنَائِلَۃُ ثُمَّ یَجِیْئُوْنَ فَیَطُوْفُوْنَ بَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃِ ثُمَّ یَحْلِقُوْنَ فَلَمَّا جَاءَ الْاِسْلَامُ کَرِہُوْا اَنْ یَّطُوْفُوْا بَیْنَہُمَا لِلَّذِیْ کَانُوْا یَصْنَعُوْنَ فِی الْجَاہِلِیَّۃِ قَالَتْ فَاَنْزَلَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰہِ اِلٰی اٰخِرِہَا قَالَتْ فَطَافُوْا **ترجمہ** عروہ نے جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے کہا کہ مین جانتا ہون کہ اگر کوئی صفا اور مروہ مین سعی نہ کرے تو کچھ مضائقہ نہین انہون نے فرمایا کیون مین نے کہا کہ اللہ

تعالیٰ فرماتا ہے کہ صفا اور مروہ اللہ پاک کی قدرت کی نشانیون سے ہین سو کچہ گناہ نہین اون مین طواف کرنے سے حضرت عائشہ نے فرمایا کہ یہ بات نہین بلکہ یون ہے کہ حج پورا نہین ہوتا کسی کا اور نہ عمرہ جبتک کہ طواف نہ کرے صفا اور مروہ کا (یعنے سعی نہ کرے) اور اگر ایسا ہوتا جیسا تمنے جانا ہے تو اللہ تعالیٰ یون فرماتا کہ کچہ گناہ نہین اون مین طواف نہ کرنے سے اور تم جانتے ہو کہ یہ آیت کیونکر اور کس حال مین اوتری ہے کیفیت اسکی یہ ہے کہ دریا کے کنارے پر ایام جاہلیت مین دو بُت تہے ایک کا نام اساف دوسرے کا نائلہ تھا اور لوگ اُن کے پاس جاتے تھے اور پھر آکر سعی کرتے تھے صفا اور مروہ پر اور پھر قسم کہاتے تہے پہر جب اسلام آیا تو مسلمانون نے اون مین سعی کرنے کو برا جانا (یعنے مشرکون کی چال سمجہی) تب اللہ پاک نے یہ آیت اُتاری اسی لیے یون فرمایا کہ صفا اور مروہ شعائر اللہ سے ہین اور ان مین طواف کرنا گناہ نہین پہر لوگ سعی کرنے لگے الغرض یہ کہ اب سعی واجب ہے اور ترک اسکا روا نہین عَنْ عُرْوَةَ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا مَا اَرٰى عَلَيَّ جُنَاحًا اَنْ لَّا اَتَطَوَّفَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ قَالَتْ لِمَ قُلْتُ لِاَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُوْلُ اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ الْاٰيَةَ فَقَالَتْ لَوْ كَانَ كَمَا تَقُوْلُ لَكَانَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ لَّا يَطَّوَّفَ بِهِمَا اِنَّمَا اُنْزِلَ هٰذَا فِيْ اُنَاسٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ كَانُوْا اِذَا اَهَلُّوْا اَهَلُّوْا لِمَنَاةَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَلَا يَحِلُّ لَهُمْ اَنْ يَّطُوْفُوْا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَلَمَّا قَدِمُوْا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَجَّ ذَكَرُوْا ذٰلِكَ لَهٗ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ هٰذِهِ الْاٰيَةَ فَلَعَمْرِيْ مَا اَتَمَّ اللّٰهُ حَجَّ مَنْ لَّمْ يَطُفْ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ترجمہ عروہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے عرض کی کہ اگر کوئی طواف نہ کرے صفا و مروہ مین تو مین جانتا ہون کچہ حرج نہین اونہون نے فرمایا کیون کہا اسلیے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے صفا اور مروہ اللہ کی نشانیون سے ہین پہر گناہ نہین کوئی اگر ادس مین طواف کرے تو اونہون نے فرمایا اگر یہ بات ہوتی تو یون فرماتا اللہ پاک کہ اگر کوئی طواف نہ کرے تو کچہ گناہ نہین اور یہ آیت تو انصار کے لوگون مین اوتری ہے کہ وہ لوگ جب لبیک پکارتے تو لبیک پکارا کرتے تہے مناۃ کے نام سے ایام جاہلیت مین اور کہتے تھے کہ ہمکو صفا اور مروہ مین سعی کرنا درست نہین پہر جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کو آرہے تو اس کا ذکر ہوا تب اللہ تعالے نے یہ آیۃ اُتاری

سواب قسم ہے میری جان کی کہ پورا نہ ہوگا حج اُسکا جو سعی نہ کرے صفا مروہ کی **ف** اس حدیث
سے کمال علم اور تفقہ ثابت ہوا ہماری ماں جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا کہ خوب سمجھا اُنہون
نے اس آیت کے مطلب کو کہ ظاہر مین تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ سعی نہ واجب ہے نہ ضرور ہے اور سبب نزول
سے اوس کے معلوم ہوتا ہے کہ اون لوگون نے جب اس مین عیب سمجھا تب اس طرح ارشاد ہوا غرض
ایک شے واجب ہوتی ہے مگر آدمی جب اُسکو برا جاننے لگتا ہے تو اُس سے کہتے ہین کہ اس مین کچھ عیب
نہین اور غرض یہ ہوتی ہے کہ اوس کے خیال کو رد کرین اور وجوب اُس کا جیسا ہو ویسا ہی رہتا ہو
اوسکی مثال ایسی ہے جیسے کوئی عصر کی نماز نہ پڑھا اور غروب آفتاب قریب ہوگیا اور وہ یہ خیال
کرے کہ غروب کیوقت نماز روا نہین تو اس سے کہین گے کہ اسوقت نماز پڑھنے مین کچھ گناہ نہین
تو اسکا مطلب یہ نہین کہ نماز واجب اور فرض نہی اور یہ جو اوپر کی روایت مین مذکور ہوا کہ اساف
ونائلہ دو بت تھے دریا کے کنارے اسکو قاضی عیاض نے غلط کہا ہے اور ٹھیک بات یہ ہے
کہ دوسری روایتون مین وارد ہوا ہے کہ وہ لوگ مناۃ کے نام سے لبیک پکارتے تھے اور ایک روایت
مین ہے کہ مناۃ طاغیہ جو مشلل مین تھا اوسکی لبیک پکارتے تھے اور یہ مشہور ہے کہ مناۃ ایک بت
تھا جو عمرو بن لحی نے دریا کے کنارے کھڑا کیا تھا مشلل مین قدید کے پاس اور ایسا ہی وارد ہوا
ہے اس روایت مین موطا کی اور ازدا و غسان اوسی کے نام کی لبیک پکارتے تھے حج مین اور ابن کلبی
نے کہا کہ مناۃ ایک پتھر تھا کہ ہذیل اُسے پوجتے تھے قدید مین اور اساف اور نائلہ یہ کبھی دریا کے کنارے
نہین تھے بلکہ اُنکی حقیقت یون مشہور ہے کہ وہ مرد و عورت تھے اساف بیٹا تھا بقار کا اور نائلہ بیٹی تھی
ذیب کی اور اُسکو بنت سہل بہی کہتے تہے اور یہ دونو قبیلہ جرہم سے تہے اور اُنہون نے کعبہ کے اندر
زنا کیا تھا سو اللہ تعالے نے اُنکو مسخ کر کے پتھر کر دیا اور یہ کعبہ کے پاس گاڑ دیے گیے یا صفا مروہ
پر کہ لوگ اُنکو دیکھکر عبرت پکڑین اور بعضون نے کہا کہ قصی بن کلاب نے اُنکو پہر وہان سے بدل دیا اور
ایک کو کعبہ سے ملا کے رکھہ دیا اور دوسرے کو زمزم پر اور بعضون نے کہا دونون کو زمزم پر رکھدیا
اور اُن کے پاس قربانی کی اور اُنکی عبادت کا حکمدیا پہر جب مکہ فتح ہوا نبی صلے اللہ علیہ وسلم
نے اُنکو توڑ ڈالا اور یہ قصہ جو ہمنے طول دیا تو بڑے فائدہ کے لیے یعنے جیسا حال اساف ونائلہ کا
ہوا کہ غرض اگلے لوگون کی اوسکے رکھنے سے یہ تھی کہ لوگ اللہ تعالے سے ڈرین اور خانہ کعبہ کا

ادب کرین شیطان نے چند روز مین یہ غرض بہلا کر اپنا مطلب نکالا کہ انکی عبادت کروائی اور خلق کو شرک
مین ڈالدیا پھر نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اُسکو توڑ ڈالا کہ شرک کی برائی اور مشرکون کی اہانت ظاہر ہو
جاوے یہی حال ہے صالحین کے قبور کا اور اُن کے آثار اور مقامات اور چلون کا کہ جب لوگ انکی
زیارات موافق سنت کی چھوڑ دین اور اُنکے قبور کو دیکھکر اپنی موت کا یاد کرنا چھوڑ دین بلکہ اُن
کو سجدہ اور نذرین نیازین منتین چڑہانے لگین اور معبود برحق کیطرح ان کی عبادت کرنے لگین
تو متبعان نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ضرور ہے کہ اون گنبدون کو توڑ ڈالین اور اُن قبرون کو زمین کے
برابر کردین اون چلون کو منہدم اور خاک کرین اگرچہ ہزارون مشرک پڑے چلایا کرین اور لاکھون
گور پرست غل مچایا کرین **عن** عروۃ بن الزبیر قال قلت لعائشۃ زوج النبی صلی اللہ
علیہ وسلم ما اری علی احد لم یطف بین الصفا والمروۃ شیئا وما ابالی ان لا
اطوف بینہما قالت بئس ما قلت یا ابن اختی طاف رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم وطاف المسلمون فکانت سنۃ وانما کان من اہل لمناۃ الطاغیۃ التی بالمشلل
لا یطوفون بین الصفا والمروۃ فلما کان الاسلام سالنا النبی صلی اللہ علیہ وسلم
عن ذلک فانزل اللہ عز وجل) ان الصفا والمروۃ من شعائر اللہ فمن حج البیت
او اعتمر فلا جناح علیہ ان یطوف بہما ولو کانت کما تقول لکانت فلا جناح علیہ
ان لا یطوف بہما قال الزہری فذکرت ذلک لابی بکر بن عبد الرحمن
ابن الحارث بن ہشام فاعجبہ ذلک وقال ان ہذا العلم ولقد سمعت رجالا من
اہل العلم یقولون انما کان من لا یطوف بین الصفا والمروۃ من العرب یقولون
ان طوافنا بین ہذین الحجرین من امر الجاہلیۃ وقال آخرون من الانصار
انما امرنا بالطواف بالبیت ولم نؤمر بین الصفا والمروۃ فانزل اللہ عز وجل
ان الصفا والمروۃ من شعائر اللہ قال ابو بکر بن عبد الرحمن فاراہا قد نزلت
فی ہؤلاء وہؤلاء ترجمہ عروہ نے جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا سے کہا کہ مین
جانتا ہون کہ جو سعی نہ کرے صفا اور مروہ مین اوسپر کچہ گناہ نہین اور مین تو پرواہ نہین رکھتا
اگر نہ سعی کرون اُن مین تو اُنہون نے فرمایا کہ برا کہا تو نے ای میرے بہانجے رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے اور مسلمانوں نے سب نے سعی کی ہے اور یہہ سنت ہو (یہان سنت سو مراد واجب ہو) اور
حقیقت اوسکی یہہ ہے کہ عرب میں دستور تھا کہ جو مناۃ بد بخت کا جو مشلل مین تھا لبیک پکارتا تھا وہ سعی
نکرتا تھا صفا مروہ مین پہر جب اسلام ہوا تو جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا ہم لوگوں نے
تو اللہ تعالی نے یہ آیت اتاری کہ صفا اور مروہ اللہ تعالی کی نشانیوں سے ہین پہر جو حج کرے یا عمرہ لاوے
اوسپر گناہ نہین کہ اون مین سعی کرے اور اگر وہ بات ہوتی جو تمنے کہی تو یون فرماتے کہ گناہ نہین
اوسپر جو سعی نکرے اون مین زہری نے کہا کہ مین نے یہ روایت ابی بکر بن عبد الرحمن سے بیان
کی تو انہوں نے بہت پسند کی اور انہوں نے کہا کہ علم اسیکا نام ہے (یعنے جو عائشہ رضی اللہ تعالے
عنہا نے اس آیت سے سمجھا) اور کہا ابو بکر نے کہ مین نے سنا ہے بہت لوگوں سے جو علم رکھتے تہے
وہ کہتے تھے کہ یہ طواف نکرنے والے صفا اور مروہ مین عرب کے لوگ تھے کہ وہ کہتے تہے کہ اون
دو پتھرون کے بیچ مین طواف کرنا جاہلیت کا کام تہا اور دوسرے لوگون کا قول تہا کہ ہم کو طواف
بیت اللہ کا حکم ہوا ہے اور صفا اور مروہ مین پہرنے کا حکم نہین ہوا جب اللہ تعالے نے یہ آیت
اوتاری کہ صفا اور مروہ دونون اللہ تعالی کی نشانیون سے ہین آخر آیت تک ابو بکر نے کہا کہ مین
بھی یہی خیال کرتا ہون کہ انہی دو گروہون کے واسطے یہ آیۃ اوتری عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّهٗ
قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِنَحْوِهٖ وَقَالَ فِي الْحَدِيْثِ فَلَمَّا
سَأَلُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا كُنَّا نَتَحَرَّجُ
اَنْ نَطُوْفَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ
فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ
تَعَالٰى عَنْهَا قَدْ سَنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطَّوَافَ بَيْنَهُمَا فَلَيْسَ لِاَحَدٍ اَنْ
يَتْرُكَ الطَّوَافَ بِهِمَا ترجمہ عروہ نے وہی قصہ روایت کیا جو اوپر مذکور ہوا اور اسمین یہہ ہے
کہ جب لوگون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا اور عرض کی کہ یا رسول اللہ ہم کو یہان طواف
کرنا برا معلوم ہوتا ہے تب اللہ پاک نے یہ آیت اتاری اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ حضرت
عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا فرماتی ہین کہ پہر سنت ٹھیرا دیا اس سعی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم نے اب کسی کو اسکا ترک کرنا روا نہین عَنْ عُرْوَةَ اَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا

اخبرته ان الانصار كانوا قبل ان يسلموا هم وغسان يهلون لمناة فتحرجوا ان يطوفوا بين الصفا والمروة وكان ذلك سنة في آبائهم من احرم لمناة لم يطف بين الصفا والمروة وانهم سالوا رسول الله صلى الله عليه وسلم عن ذلك حين اسلموا فانزل الله عز وجل في ذلك ان الصفا والمروة من شعائر الله فمن حج البيت او اعتمر فلا جناح عليه ان يطوف بهما ومن تطوع خيرا فان الله شاكر عليم۔ ترجمہ عروہ سے روایت ہے کہ جناب عائشہ صدیقہ نے انکو خبر دی کہ انصار کا قاعدہ تہا اور غسان کا کہ وہ اسلام سے پیشتر مناۃ کے لیے لبیک پکارتے تہے اور صفا اور مروہ مین سعی کرنا برا جانتے تہے اور یہی طریقہ تہا اون کے باپ دادون کا کہ جس نے احرام باندہا مناۃ کے لیے وہ صفا اور مروہ مین سعی نہ کرتا تہا اور جب وہ لوگ مسلمان ہوے تو انہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچہا تب اللہ پاک نے یہ آیت اُتاری کہ صفا اور مروہ اللہ تعالی کی نشانیون سے ہین سو جو حج کرے بیت اللہ کا یا عمرہ لاوے اوسکو گناہ نہین ہے کہ سعی کرے ان دونون مین اور جس نے خوشی سے ایک نیکی کی اللہ تعالے اوسکا قدردان اور جاننے والا ہے **عن** انس رضی اللہ تعالی عنہ قال كانت الانصار يكرهون ان يطوفوا بين الصفا والمروة حتى نزلت ان الصفا والمروة من شعائر الله فمن حج البيت او اعتمر فلا جناح عليه ان يطوف بهما۔ ترجمہ انس سے روایت ہے کہ انصار صفا اور مروہ کی سعی کو برا جانتے تھے یہانتک کہ یہ آیت اوتری ان الصفا والمروۃ

باب بیان ان السعی لا یکرر سعی دوبارہ نہین ہوتی

عن جابر بن عبد الله يقول لم يطف النبي صلى الله عليه وسلم ولا اصحابه بين الصفا والمروة الا طوافا واحدا۔ ترجمہ جابر کہتے تہے کہ سعی نہین کی رسول اللہ علیہ وسلم نے اور نہ آپکے یارون نے صفا اور مروہ کی مگر ایک بار مسلم نے فرمایا کہ روایت کی ہمسے عبد بن حمید نے اونکو خبر دی محمد بن بکر نے انکو ابن جریج نے اسی سند سے مثل روایت مذکور کے اور اس مین یہ ہے کہ ایک ہی بار طواف کیا یعنے صفا اور مروہ کا جو پہلے بار کیا تہا۔

ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حج و عمرہ مین سعی کو ایک ہی بار کرنا چاہیے اور دوبارہ کرنا بیجا ہے اس لیے کہ بدعت ہے اور اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم قارن تہے اس لیے

کہ قارن کو ایک ہی طواف اور ایک ہی سعی کافی ہے مترجم کہتا ہے کہ اس سے حال معلوم ہو گیا اون دعاؤن
اور وظیفوں اور اشغال کا جو مشائخین مین مروج ہین اور پیغمبر معصوم سے ثابت نہین کہ وہ سب بدعت
ہین اس لیے کہ جب ایک چیز کی اصل ثابت ہو اور اسکی تکرار بدعت ہوئی تو جس کے سرے سے اصل بھی ثابت
نہین وہ تو بدرجہ اولی بدعت ہوئی اور معلوم ہوا کہ شارع نے ہر وظیفہ اور اذکار کی جو تعداد مقرر کر دی
ہے اس سے زیادہ کرنا بھی بدعت ہو جاتا ہے اور وہ فعل بہ سبب اس زیادت محدثہ کے بدعت مین شمار کیا جا
ہے اور یہہ بڑے کام کی بات ہے اور اسکو خوب یاد رکھنا چاہیے **باب** اِسْتِحْبَابِ اِدَامَةِ
الْحَاجِّ التَّلْبِيَةَ حَتّٰى يَشْرَعَ فِي رَمْيِ جَمْرَةِ الْعَقَبَةِ يَوْمَ النَّحْرِ حاجی لبیک پکارتے جاوے
جب تک جمرہ عقبہ کی رمی نہ شروع کرے **عَنْ** اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ
رَدِفْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَرَفَاتٍ فَلَمَّا بَلَغَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشِّعْبَ الْاَيْسَرَ الَّذِيْ دُوْنَ الْمُزْدَلِفَةِ اَنَاخَ فَبَالَ ثُمَّ جَاءَ فَصَبَبْتُ عَلَيْهِ
الْوَضُوْءَ فَتَوَضَّاَ وُضُوْءًا خَفِيْفًا ثُمَّ قُلْتُ الصَّلٰوةَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ الصَّلٰوةُ اَمَامَكَ
فَرَكِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اَتَى الْمُزْدَلِفَةَ فَصَلّٰى ثُمَّ رَدِفَ الْفَضْلُ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدَاةَ جَمْعٍ قَالَ كُرَيْبٌ فَاَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا عَنِ الْفَضْلِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَمْ يَزَلْ يُلَبِّيْ حَتّٰى بَلَغَ الْجَمْرَةَ **ترجمہ** اسامہ نے کہا کہ مین جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کی سواری پر پیچھے بیٹھا عرفات سے پھر جب آپ بائین گھاٹی پر پہنچے مزدلفہ کے قریب تو اونٹ
کو بٹھایا پیشاب کیا اور آگے اور مین نے آپ پر پانی ڈالا سو آپ نے ہلکا سا وضو کیا پھر مین نے عرض
کی کہ نماز کا وقت آگیا یا رسول اللہ آپنے فرمایا نماز تمہارے آگے ہے پھر آپ سوار ہوگئے اور مزدلفہ آئے
اور نماز پڑھی پھر فضل کو اپنے ساتھ پیچھے بٹھایا صبح کو مزدلفہ کی کریب نے کہا کہ خبر دی مجھے عبداللہ
بن عباس نے فضل سے کہ جناب رسالتمآب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برابر لبیک پکارتے رہے
یہانتک کہ جمرہ پر پہنچے (یعنی جمرہ عقبہ پر) **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عرفات سے سواری پر لوٹنا
مستحب ہے اور ایک سواری پر دو شخصوں کا بیٹھنا بھی روا ہے جب سواری کو طاقت ہو اور بزرگون کے
پیچھے سواری پر بیٹھنا خلاف ادب نہین قولہ مین نے آپ پر پانی ڈالا اس سے معلوم ہوا کہ وضو مین دوسرے شخص سے بھی

مدد لینا بھی روا ہے مگر عادت نہ کرے جیسے آپ کی عادت نہ تھی اور اُسامہ نے جو کہا نماز کا وقت آگیا مراد
اس سے نماز مغرب ہے کہ اونہوں نے خیال کیا کہ عادت کے خلاف آج نماز مین دیر ہوئی تو آپ نے فرمایا
کہ نماز تمہاری آگے ہے یعنی آج کے دن نماز مغرب مزدلفہ مین پڑہنا مشروع ہے اس سے ثابت ہوا کہ
اپنا بڑا بوڑہا اگر معلوم ہو کہ کچھ بہول گیا تو یاد دلاوے جیسے اسامہ نے خیال کیا تہا کہ حضرت نماز بہول
گئے اور یاد دلائی اور آپنے فرمایا کہ آج کے دن مغرب اور عشا مین جمع تاخیر کرنا ہے اور مزدلفہ مین جمع
کرنا ان دونون نمازون کا باجماع مسلمین سنت ہے اور امام مالک کا ایک قول شاذ ہے کہ اگر کسی نے
راہ مین مغرب پڑہ لی تو اعادہ اُسکا واجب ہے اور باقی کا قول ہے کہ اگر راہ مین پڑہ لے تو روا ہے مگر خلاف
سنت ہوا اور معلوم ہوا کہ لبیک پکارتا ہے حاجی جب تک کہ رمی جمرہ عقبہ کی شروع نہ کرے قربانی
کے دن صبح کو اور یہی مذہب ہے امام شافعی اور سفیان ثوری اور ابوحنیفہ اور ابوثور اور جماہیر
علماء صحابہ و تابعین کا اور تمام فقہائے امصار و قری کا اور حسن بصری کا قول ہے کہ عرفہ کی صبح
تک لبیک کہے پہر جب صبح کی نماز پڑہ چکے موقوف کرے اور حضرت علی اور ابن عمر اور عائشہ اور امام
مالک اور جمہور فقہائے مدینہ کا قول ہے کہ عرفہ کے دن زوال شمس تک لبیک کہے اور جب وقوف
عرفات شروع کرے تب موقوف کرے اور امام احمد اور اسحاق اور بعض سلف کا قول ہے کہ جب تک رمی
جمرہ عقبہ سے فارغ نہو کہے جاوے اور دلیل امام شافعی اور جمہور کی یہی حدیث ہے جسکا ابہی ترجمہ ہوا
اور آگے روایات بہی اس کے مؤید ہین **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْدَفَ الْفَضْلَ مِنْ جَمْعٍ قَالَ فَأَخْبَرَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ
تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ الْفَضْلَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ
يَزَلْ يُلَبِّي حَتَّى رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ **ترجمہ** عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت
ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پیچہے اونٹنی پر بٹہا لیا فضل کو مزدلفہ سے اور راوی نے کہا خبر دی
مجہکو ابن عباس رضی اللہ تعالے نے کہ خبر دی انکو فضل نے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم لبیک پکارتے رہے
یہانتک کہ رمی کی جمرہ عقبہ کی **ف** احمد اور اسحاق کی دلیل یہی روایت ہے اور جمہور اسکا
جواب دیتے ہین کہ مراد اس سے یہ ہے کہ جب تک رمی شروع نہ کی **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ
عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا وَكَانَ رَدِيفَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اَنَّهٗ قَالَ فِیْ عَشِیَّةِ عَرَفَةَ وَغَدَاةِ جَمْعٍ لِلنَّاسِ حِیْنَ دَفَعُوْا عَلَیْکُمْ بِالسَّکِیْنَةِ وَهُوَ کَافٌّ نَاقَتَهٗ حَتّٰی دَخَلَ مُحَسِّرًا وَهُوَ مِنْ مِّنًی قَالَ عَلَیْکُمْ بِحَصَی الْخَذْفِ الَّذِیْ تُرْمٰی بِهِ الْجَمْرَةُ وَقَالَ لَمْ یَزَلْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُلَبِّیْ حَتّٰی رَمَی الْجَمْرَةَ وَحَدَّثَنِیْهِ زُهَیْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبُو الزُّبَیْرِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَیْرَ اَنَّهٗ لَمْ یَذْکُرْ فِی الْحَدِیْثِ لَمْ یَزَلْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُلَبِّیْ حَتّٰی رَمَی الْجَمْرَةَ **ترجمہ** ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ فضل بن عباس جو ردیف تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اُنہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرفہ کی شام کو اور مزدلفہ کی صبح کو لوگوں سے فرماتے تھے کہ آرام سے چلو اور آپ اپنی اونٹنی کو روکے ہوئے چلتے تھے یہانتک کہ محسر میں داخل ہوئے اور محسر منی میں ہے تو وہاں آپ نے فرمایا کہ چٹکی سے مارنے کے کنکریاں اُٹھالو کہ اون سے جمرہ کو مارا جاوے اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برابر لبیک پکارتے رہے یہانتک کہ جمرہ کو کنکری ماری **مسلم** علیہ الرحمۃ نے کہا اور روایت کی ہمسے یہی حدیث زہیر بن حرب نے اون سے یحییٰ نے اون سے ابن جریج نے اون سے ابو الزبیر نے اسی سند سے مگر اُس میں یہ ذکر نہیں کیا کہ جناب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم لبیک پکارتے رہے یہانتک کہ جمرہ کو کنکری ماری اور یہ بات زیادہ بیان کی کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم اشارہ کرتے تھے ہاتھ سے (یعنے جب کنکرے اُٹھانے کا حکم دیا تھا) کہ جیسے چٹکی سے پکڑ کر آدمی کنکرے پھینکتا ہے (یعنے ایسے کنکرے اوٹھانا) **عَنْ** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ یَزِیْدَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ وَنَحْنُ بِجَمْعٍ سَمِعْتُ الَّذِیْ اُنْزِلَتْ عَلَیْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ یَقُوْلُ فِیْ هٰذَا الْمَقَامِ لَبَّیْکَ اللّٰهُمَّ لَبَّیْکَ **ترجمہ** عبد الرحمن رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے کہا کہ عبد اللہ ہم سے مزدلفہ میں کہتے تھے کہ میں نے سنا ہے اونکو جنپر سورہ البقر نازل ہوئی ہے کہ وہ اس مقام میں لبیک پکارتے تھے **ف** یہی مذہب ہے جمہور کا جیسے کہ آگے گذرا اور اس سے معلوم ہوا کہ سورۂ بقر اور سورۂ نسا کہنا درست ہے اور یہی مذہب ہے جمہور صحابہ اور تابعین کا اور قول عبد اللہ بن مسعود کا جو اس حدیث میں مذکور ہوا کہ انہوں نے کہا میں نے سنا ہے اونکو جنپر سورۂ بقر اوتری ہے اس میں سورۂ بقر کی تخصیص اسلئے کی کہ اوس میں اکثر مناسک حج کے مذکور ہیں **عَنْ** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ یَزِیْدَ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ لَبّٰی حِیْنَ اَفَاضَ مِنْ جَمْعٍ فَقِیْلَ اَعْرَابِیٌّ هٰذَا فَقَالَ

عَبْدُ اللّٰهِ اَنَسِیَ النَّاسُ اَمْ ضَلُّوْا سَمِعْتُ الَّذِیْ اُنْزِلَتْ عَلَیْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ یَقُوْلُ فِیْ هٰذَا الْمَکَانِ لَبَّیْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّیْكَ ترجمہ عبدالرحمن نے کہا کہ عبداللہ بن مسعود نے لبیک پکاری جب مزدلفہ سے لوٹے تو لوگون نے کہا کہ شاید یہہ کوئی گاؤن کا آدمی ہے (یعنے جو آب لبیک پکارتا ہے) تو عبداللہ بن مسعود نے فرمایا کہ کیا لوگ بہول گئے (یعنے سنت رسول اللہ کی) یا گمراہ ہوگئے مین نے خود سنا ہے اُنکو جنپر سورہ بقر نازل ہوئی ہے کہ وہ اس جگہہ مین لبیک پکارتے تہے مسلم نے کہا کہہ روایت بیان کی ہم سے حسن حلوانی نے اونہون نے روایت کی یحیےٰ بن آدم سے اونہون نے سفیان سے اونہون نے حصین سے اسی اسناد سے اور کہا مسلم نے کہ روایت کی مجہسے یوسف بن حماد نے اون سے زیاد یعنے بکائی نے اون سے حصین نے اون سے کثیر بن مدرک نے اون سے عبدالرحمن بن یزید نے اور اسود بن یزید نے دونون نے کہا سنا ہم نے عبداللہ بن مسعود سے کہ فرماتے تھے مزدلفہ مین کہ سنا مین نے اون کو جنپر سورہ بقر اُتری ہے کہ اس جگہہ مین لبیک پکارتے تہے پہر انہون نے لبیک پکاری اور ہم لوگون نے بہی اون کے ساتہہ لبیک پکاری

بَابُ التَّلْبِیَةِ وَالتَّکْبِیْرِ فِی الذَّهَابِ مِنْ مِنًى اِلٰی عَرَفَاتٍ فِیْ یَوْمِ عَرَفَةَ

لبیک اور تکبیر کہنے کا بیان جب منی سے عرفات کو جاوے عرفہ کے دن

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَ غَدَوْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مِنًى اِلٰی عَرَفَاتٍ مِنَّا الْمُلَبِّیْ وَمِنَّا الْمُکَبِّرُ ترجمہ عبداللہ بن عمر نے کہا کہ جب ہم صبح کو چلے منے سے عرفات کو رسول اللہ صلی اللہ کے ساتہہ تو کوئی ہم مین سے لبیک پکارتا تہا اور کوئی تکبیر کہتا تہا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَ کُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ غَدَاةِ عَرَفَةَ فَمِنَّا الْمُکَبِّرُ وَمِنَّا الْمُهَلِّلُ فَاَمَّا نَحْنُ فَنُکَبِّرُ قَالَ قُلْتُ وَاللّٰهِ لَعَجَبًا مِنْکُمْ کَیْفَ لَمْ تَقُوْلُوْا لَهٗ مَاذَا رَاَیْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَصْنَعُ ترجمہ عبداللہ بن عمر نے کہا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے عرفہ کے صبح کو سو کوئی ہم مین سے اللہ اکبر کہتا تہا اور کوئی لا الہ الا اللہ اور ہم ان مین تہے جو اللہ اکبر کہتے تہے مین نے اُن سے کہا کہ بڑے تعجب کی بات ہے تم نے اون سے یہہ کیون نہ پوچہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا کرتے دیکہا (سبحان اللہ عاشق سنت ایسے ہوتے ہین کہ انہون نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فعل دریافت کیون نہ کیا کہ آپ کیا فرماتے تھے) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِیْ بَکْرٍ

الثقفي انه سال انس بن مالك رضي الله تعالى عنه وهما غاديان من منى الى عرفة كيف كنتم تصنعون في هذا اليوم مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال كان يهل المهل منا فلا ينكر عليه ويكبر المكبر منا فلا ينكر عليه ترجمہ محمد بن ابی بکر ثقفی نے انس بن مالک سے پوچھا کہ وہ دونوں منے سے عرفات کو جاتے تھے کہ تم لوگ کیا کرتے تھے آج کے دن جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مین کیا کرتے تھے سو انس رضی اللہ تعالے عنہ نے کہا کہ کوئی ہم مین سے لا الہ الا اللہ کہتا تھا سو اوسکو کوئی منع نہ کرتا تھا اور کوئی ہم مین سے اللہ اکبر کہتا تھا سو کوئی اوسکو منع نہ کرتا تھا عن محمد بن ابی بکر قال قلت لانس بن مالك غداة عرفة ما تقول في التلبية هذا اليوم قال سرت هذا المسير مع النبي صلى الله عليه وسلم واصحابه فمنا المكبر ومنا المهل ولا يعيب احدنا على صاحبه ترجمہ مضمون اسکا وہی ہے ف ان روایتون سے معلوم ہوا کہ تکبیر اور تہلیل دونون مستحب ہین جب آدمی منے سے عرفات کو جاوے عرفہ کے دن اور لبیک ان دونو سے افضل ہے اور ان روایتون سے اُن کا قول رد ہو گیا جو کہتے ہین کہ لبیک پکارنا چھوڑ دیوے بعد صبح کے عرفہ کے دن

باب الافاضة من عرفات الى المزدلفة واستحباب صلوتي المغرب والعشاء جمعا بالمزدلفة في هذه الليلة عرفات سے مزدلفہ لوٹنے کا بیان اور اس رات مغرب و عشا جمع کر کے پڑھنے کا

عن كريب مولى ابن عباس عن اسامة بن زيد رضي الله تعالى عنه انه سمعه يقول دفع رسول الله صلى الله عليه وسلم من عرفة حتى اذا كان بالشعب نزل فبال ثم توضا ولم يسبغ الوضوء فقلت له الصلوة قال الصلوة امامك فركب فلما جاء المزدلفة نزل فتوضا فاسبغ الوضوء ثم اقيمت الصلوة فصلى المغرب ثم اناخ كل انسان بعيره في منزله ثم اقيمت العشاء فصلاها ولم يصل بينهما شيئا ترجمہ کریب جو ابن عباس کے غلام ازاد ہین انہون نے اُسامہ سے روایت کی کہ اونہون نے کہا لوٹے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرفات سے یہانتک کہ جب گھاٹی کے پاس آئے اوترے اور پیشاب کیا اور ہلکا سا وضو کیا پورا نہیں ہین نے کہا نماز کا وقت ہو گیا ہے آپ نے فرمایا نماز تمہارے آگے ہے اور پھر سوار ہوئے اور مزدلفہ مین آئے اور اُترے اور وضو

کیا پوری طرح سے پھر نماز کی تکبیر ہوئی اور مغرب پڑھی پھر ہر ایک نے اپنا اونٹ جہان کا تہان بٹھا دیا پھر تکبیر ہوئی اور عشا پڑھی اور ان کے بیچ مین کچھ نہین پڑھا (یعنے سنت نہ پڑھی) **عن** کریب مولی ابن عباس عن اسامۃ بن زید رضی اللہ تعالی عنہ قال انصرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعد الدفعۃ من عرفات الی بعض تلک الشعاب لحاجتہ فصببت علیہ من الماء فقلت اتصلی قال المصلی امامک **ترجمہ** کریب نے کہا کہ اسامہ بن زید نے کہا کہ لوٹے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم عرفات سے اور کسی گھاٹیون مین اترے حاجت کیواسطے اور مین نے آپ پہ پانی ڈالا یعنے وضو کے وقت اور کہا کہ آپ نماز پڑھینگے تو فرمایا کہ نماز کیجگہہ آگے تمہارے ہے (یعنے مزدلفہ) اور باقی تفصیل اس حدیث اسامہ کی اوپر ہو چکی ہے **عن** کریب مولی ابن عباس قال سمعت اسامۃ بن زید رضی اللہ تعالی عنہ یقول افاض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من عرفات فلما انتہی الی الشعب نزل فبال ولم یقل اسامۃ اراق الماء قال فدعا بماء فتوضا وضوءا لیس بالبالغ قال فقلت یا رسول اللہ الصلوۃ قال الصلوۃ امامک قال ثم سار حتی بلغ جمعا فصلی المغرب والعشاء **ترجمہ** کریب نے وہی مضمون اسامہ سے روایت کیا اور اس مین اسامہ کے پانی ڈالنے کا ذکر نہین ہے اور یہہ بات زیادہ ہے کہ پھر آپ مزدلفہ مین پہنچے اور مغرب اور عشا ملا کر پڑھی **عن** کریب انہ سال اسامۃ بن زید رضی اللہ تعالی عنہ کیف صنعتم حین ردفت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشیۃ عرفۃ فقال جئنا الشعب الذی ینیخ الناس فیہ للمغرب فاناخ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ناقتہ وبال وما قال اھراق الماء ثم دعا بالوضوء فتوضا وضوءا لیس بالبالغ فقلت یا رسول اللہ الصلوۃ فقال الصلوۃ امامک فرکب حتی جئنا المزدلفۃ فاقام المغرب ثم اناخ الناس فی منازلھم ولم یحلوا حتی اقام العشاء الاخرۃ فصلی ثم حلوا قلت فکیف فعلتم حین اصبحتم قال ردفہ الفضل بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما وانطلقت انا فی سباق قریش علی رجلی **ترجمہ** کریب نے اسامہ بن زید کے فرزند سے پوچھا کہ تم جب سوار ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے تو کیا کیا عرفہ کی شام کو انھون نے کہا کہ ہم اس گھاٹی تک آئے

جہان لوگ اونٹون کو بٹھاتے ہین نماز مغرب کے لیے سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹنی کو
بٹھایا اور اوترے اور پیشاب کیا اور پانی دینے کا ذکر اسامہ نے نہین کیا پھر وضو کا پانی مانگا اور
ہلکا سا وضو کیا پورا نہین (یعنے ایک ایک بار اعضا دہوئے) اور مین نے عرض کی کہ یا رسول اللہ
نماز آپ نے فرمایا نماز تمہارے آگے ہے پھر آپ سوار ہوئے یہانتک کہ ہم مزدلفہ آئے اور مغرب
کی تکبیر ہوئی اور لوگون نے اونٹ بٹھائے اور کہولے نہین یہانتک کہ عشا کی تکبیر ہوئی اور آپ نے
نماز عشا بہی پڑہی پہر اونٹ کہولدیے مین نے کہا کہ پہر تمنے صبح کو کیا کیا انہون نے کہا کہ پہر فضل بن
عباس رضے اللہ تعالی عنہما آپ کے ساتھ پیچھے سوار ہوئے اور مین قریش کے راہ سے پیدل چلا
عن اسامة بن زيد رضي الله تعالى عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم اتى
النقب الذي ينزله الامراء نزل فبال ولم يقل اهراق ثم دعا بوضوء فتوضأ
وضوءا خفيفا فقلت يا رسول الله الصلوة فقال الصلوة امامك **ترجمہ** وہی مضمون
ہے جو اوپر کی بار گذرا اس مین یہ ہے کہ اس گہاٹی مین آپ اوترے جہان امرا اوترتے ہین ۔
عن اسامة بن زيد رضي الله تعالى عنه انه كان رديف رسول الله صلى الله عليه
وسلم حين افاض من عرفة فلما جاء الشعب اناخ راحلته ثم ذهب الى الغائط
فلما رجع صببت عليه من الاداوة فتوضأ ثم ركب ثم اتى المزدلفة فجمع بها
بين المغرب والعشاء **ترجمہ** وہی مضمون ہے مگر اسمین ہے کہ آپ پاخانے تشریف لیگئے اور
اسامہ نے چہاگل سے پانی ڈالا تب آپ نے وضو فرمایا **عن** ابن عباس رضي الله تعالى عنه
ان رسول الله صلى الله عليه وسلم افاض من عرفة واسامة رضي الله تعالى عنه
ردفه قال اسامة فما زال يسير على هيئته حتى اتى جمعا **ترجمہ** ابن عباس نے روایت کی
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرفات سے لوٹے اور اسامہ آپ کے ساتھ پیچھے سوار ہوئے اور
اسامہ رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ آپ چلتے رہے یہانتک کہ مزدلفہ مین پہنچے **عن** هشام
رضي الله تعالى عنه عن ابيه قال سئل اسامة رضي الله تعالى عنه وانا شاهد او
قال سالت اسامة بن زيد رضي الله تعالى عنه وكان رسول الله صلى الله عليه
وسلم اردفه من عرفات كيف كان يسير رسول الله صلى الله عليه وسلم حين افاض

مِنْ عَرَفَةَ قَالَ كَانَ يَسِيْرُ الْعَنَقَ فَإِذَا وَجَدَ فَجْوَةً نَصَّ **ترجمہ** ہشام نے اپنے باپ سے روایت
کی کہ اون کے سامنے کسینے اسامہ سے پوچھا یا اونہون نے خود پوچھا اور جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو
اپنی اونٹنی پر سوار کر لیا تہا عرفات سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیونکر چلتے تھے یعنے اونٹنی کو کس چال
لیے جاتے تھے تو اونہون نے کہا سیٹھی چال چلاتے تھے پہر جب ذرا کہلی جگہہ پاتے یعنے جہان بہیڑ
کم ہوتی تو اوس جگہہ ذرہ تیز کر دیتے **عَنْ** هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَزَادَ فِيْ حَدِيْثِ
حُمَيْدٍ قَالَ هِشَامٌ وَالنَّصُّ فَوْقَ الْعَنَقِ **ہشام** بن عروہ سے اسی اسناد سے وہی مضمون مروی ہوا
مگر حمید کی روایت مین یہ ہے کہ ہشام نے کہا کہ نص جو اونٹنی کی چال ہے وہ عنق سے تیز ہے **عَنْ**
اَبِيْ اَيُّوْبَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ صَلّٰى مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِالْمُزْدَلِفَةِ **ابوایوب** سے روایت ہے کہ اونہونے نماز پڑہی حجۃ
الوداع مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ مغرب اور عشا ملا کر مزدلفہ مین **عَنْ** يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ
بِهٰذَا الْاِسْنَادِ قَالَ ابْنُ رُمْحٍ فِيْ رِوَايَتِهٖ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ الْخَطْمِيِّ وَكَانَ اَمِيْرًا عَلَى
الْكُوْفَةِ عَلٰى عَهْدِ ابْنِ الزُّبَيْرِ **یحیی** سے اس اسناد سے یہی مضمون مروی ہوا اور ابن رمح کی روایت
مین یہہ ہے کہ عبد اللہ بن یزید خطمی جو راوی ہین وہ امیر تھے کوفہ کے ابن زبیر کے زمانہ مین **عَنْ**
ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ
بِالْمُزْدَلِفَةِ جَمِيْعًا **عبد اللہ** بن عمر نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مغرب اور عشا کی نماز
جمع کر کے مزدلفہ مین پڑہی **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّهٗ قَالَ جَمَعَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِجَمْعٍ لَيْسَ بَيْنَهُمَا سَجْدَةٌ وَصَلَّى الْمَغْرِبَ
ثَلَاثَ رَكَعَاتٍ وَصَلَّى الْعِشَاءَ رَكْعَتَيْنِ فَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يُصَلِّيْ بِجَمْعٍ كَذٰلِكَ حَتّٰى لَحِقَ اللّٰهَ
ترجمہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مغرب اور عشا ملا کر
پڑہی مزدلفہ مین اور اُن کے بیچ مین ایک رکعت بہی نہین پڑہی اور مغرب کی تین رکعت اور عشا کی دو
پڑہین اور عبد اللہ بہی آخر عمر تک مزدلفہ مین اسیطرح پڑہتے رہے **عَنْ** سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ اَنَّهٗ صَلَّى الْمَغْرِبَ
بِجَمْعٍ وَالْعِشَاءَ بِاِقَامَةٍ وَاحِدَةٍ ثُمَّ حَدَّثَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّهٗ صَلّٰى مِثْلَ ذٰلِكَ
وَحَدَّثَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ مِثْلَ ذٰلِكَ

ترجمہ سعید بن جبیر نے مغرب اور عشا کی نماز ایک تکبیر سے پڑہی اور بیان کیا کہ ابن عمر نے بہی ایسا ہی کیا اور ابن عمر نے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے بہی ایسا ہی کیا **عن** شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ صَلَّاهُمَا بِاِقَامَةٍ وَّاحِدَةٍ **شعبہ** نے اسی اسناد سے روایت کی کہ دونوں نمازین ایک تکبیر سے پڑہین **عن** ابْنِ عُمَرَ قَالَ جَمَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاۤءِ بِجَمْعٍ صَلَّى الْمَغْرِبَ ثَلَاثًا وَّالْعِشَاۤءَ رَكْعَتَيْنِ بِاِقَامَةٍ وَّاحِدَةٍ **وہی** مضمون ہے جو اوپر کئی بار گذرا **عن** سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ اَفَضْنَا مَعَ ابْنِ عُمَرَ حَتّٰى اَتَيْنَا جَمْعًا فَصَلّٰى بِنَا الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاۤءَ بِاِقَامَةٍ وَّاحِدَةٍ ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ هٰكَذَا صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَا الْمَكَانِ **سعید** نے کہا کہ ہم لوٹے ...... عبداللہ بن عمر کے ساتھ اور آئے مزدلفہ مین اور وہان مغرب اور عشا ایک تکبیر سے پڑہی اور کہا کہ اسیطرح ہمارے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہان نماز پڑہی تہی **ف** ان روایتون سے معلوم ہوا کہ مغرب مین قصر نہین بلکہ وہ ہمیشہ تین پڑہی جاتی ہین اور سنت یہی ہے کہ جہان جمع ہون دو نمازین وہان بیچ مین سنت نہ پڑہی جاوی **باب** اسْتِحْبَابِ زِيَادَةِ التَّغْلِيْسِ بِصَلٰوةِ الصُّبْحِ يَوْمَ النَّحْرِ بِالْمُزْدَلِفَةِ بہت سویرے صبح کی نماز پڑہنے کا بیان مزدلفہ مین عید کی صبح کو **عن** عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ مَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى صَلٰوةً اِلَّا لِمِيْقَاتِهَا اِلَّا صَلٰوتَيْنِ صَلٰوةَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاۤءِ بِجَمْعٍ وَّصَلَّى الْفَجْرَ يَوْمَئِذٍ قَبْلَ مِيْقَاتِهَا **ترجمہ** عبداللہ نے کہا کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب دیکہا تو نماز وقتون ہی پر پڑہتے دیکہا مگر دو نمازین ایک مغرب دوسرے عشا کہ مزدلفہ مین آپنے ملا کر پڑہین اور اوسکی صبح کو صبح کی نماز اپنے وقت سے پہلے پڑہی (یعنے معمولی وقت سے کہ جسوقت روز پڑہا کرتے تہے) **عن** الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ قَبْلَ وَقْتِهَا بِغَلَسٍ **عمش** سے اسی اسناد سے یہی روایت اور اوسمین یہ ہے کہ صبح کی نماز وقت سے پہلے پڑہے اندہیرے مین **ف** غرض یہ مراد نہین ہے کہ طلوع فجر سے پہلے پڑہے بلکہ مراد یہ ہے کہ بعد طلوع فجر کے اور دنون سے پہلے پڑہی چنانچہ بخاری مین عبداللہ بن مسعود سے مروی ہے کہ انہون نے طلوع فجر کے بعد مزدلفہ مین نماز پڑہی اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی صبح کی نماز اسی گہڑی مین پڑہی تہی جو جمہور کا مذہب ہے کہ جمیع ایام مین نماز اول وقت ادا کرنا مستحب ہے اور علی الخصوص آج کے دن مزدلفہ مین اور زیادہ سویرے ضرور ہے اس لیے کہ حاجی کو آج نہایت کام ہوتا

بڑے بڑے کام ہین اور یہی وجہ ہے آج کے دن بہت سویرے ادا کرنیکی **باب** استحباب تقدیم دفع الضعفۃ من النساء وغیرھن من مزدلفۃ الی منیٰ فی اواخر اللیل قبل زحمۃ الناس ضعیفون کو اور عورتون کو مزدلفہ سے سویرے روانہ کرنا مستحب ہے **عن** عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا انھا قالت استاذنت سودۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیلۃ المزدلفۃ تدفع قبلہ وقبل حطمۃ الناس وکانت امرأۃ ثبطۃ یقول القاسم والثبطۃ الثقیلۃ قال فاذن لھا فخرجت قبل دفعہ وحبسنا حتی اصبحنا فدفعنا بدفعہ ولان اکون استاذنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کما استاذنتہ سودۃ فاکون ادفع باذنہ احب الی من مفروح بہ **ترجمہ** جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ سودہ نے اجازت مانگی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مزدلفہ کی رات کو کہ آپ سے پہلے منیٰ کو لوٹ جاوین اور لوگون کی بھیڑ بھاڑ سے آگے نکل جاوین اور وہ ذرا فربہ بی بی تھین راوی نے کہا کہ پھر آپ نے انکو اجازت دی اور وہ روانہ ہو گئی قبل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لوٹنے کے اور ہم لوگ سب ٹھہر رہے یہانتک کہ صبح کی ہمنے اور حضرت کے ساتھ لوٹے اور اگر مین بھی اجازت لیتی جناب رسول اللہ خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے جیسے سودہ نے اجازت لی تھی اور آپکی اجازت سے چلی جاتی تو خوب تھا اور اس سے بہتر تھا جسکے سبب مین خوش ہو رہی تھی **عن** عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت کانت سودۃ امرأۃ ضخمۃ ثبطۃ فاستاذنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان تفیض من جمع بلیل فاذن لھا فقالت عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فلیتنی کنت استاذنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کما استاذنتہ سودۃ وکانت عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا لا تفیض الا مع الامام **ترجمہ** جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ اونھون نے فرمایا کہ سودہ بہت بھاری بھرکم بی بی تھین سو انھون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت لے لی کہ مزدلفہ سے راتہی رات روانہ ہو جاوین (یعنے منیٰ کو) سو آپنے اُن کو اجازت دیدی سو حضرت عائشہ فرمانی تھین کہ کاشکے مین بھی آپ سے اجازت لیتی جیسے سودہ نے لے لی تھی مگر جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی عادت تھی کہ آپ مزدلفہ سے امام ہی کے ساتھ لوٹا کرتی تھین **عن** عائشۃ قالت وددت انی کنت استاذنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کما استاذنتہ سودۃ فاصلی

الصُّبحِ بِمِنًى فَارمِي الجَمرَةَ قَبلَ اَن يَاتِي النَّاسُ ثَقِيلَ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنهَا فَكَانَت سَودَةُ استَاذَنَتهُ قَالَت نَعَم اِنَّهَا كَانَتِ امرَاَةً ثَقِيلَةً ثَبِطَةً فَاستَاذَنَت رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ فَاَذِنَ لَهَا ترجمہ جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا فرماتی ہین کہ مین نے آرزو کی کہ مین بہی اجازت لیتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جیسی سودہ نے اجازت لی تہی اور نماز صبح کی منے مین پڑہتی اور لوگون کے آنے سے پہلے رمی جمرہ کرلیتی تو کسینے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا سے عرض کی کہ کیا سودہ نے اجازت لی تہی اونہون نے کہا وہ فربہ عورت تہین سو جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت مانگی آپ نے دیدی عَن عَبدِ الرَّحمٰنِ بنِ القَاسِمِ بِهٰذَا الاِسنَادِ نَحوَهُ عبد الرحمن بن قاسم سے اسی اسناد سے مانند اسکی مروی ہے عَن عَبدِ اللهِ مَولٰى اَسمَاءَ قَالَ قَالَت لِي اَسمَاءُ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنهَا وَهِيَ عِندَ دَارِ المُزدَلِفَةِ هَل غَابَ القَمَرُ قُلتُ لَا فَصَلَّت سَاعَةً ثُمَّ قَالَت يَا بُنَيَّ هَل غَابَ القَمَرُ قُلتُ نَعَم قَالَت ارحَل بِي فَارتَحَلنَا حَتّٰى رَمَتِ الجَمرَةَ ثُمَّ صَلَّت فِي مَنزِلِهَا فَقُلتُ لَهَا اَي هَنتَاهُ لَقَد غَلَّسنَا قَالَت كَلَّا اَي بُنَيَّ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ اَذِنَ لِلظُّعُنِ ترجمہ عبد اللہ جو غلام آزاد ہین اسمار کے اونہون نے کہا کہ مجہسے جناب بی بی اسمار نے فرمایا اور وہ مزدلفہ کے گہر کے پاس ٹہیری ہوئی تہین کہ کیا چاند غروب ہوگیا مین نے کہا نہین اونہون نے نماز پڑہلی اسوقت پہر مجہسے فرمایا کہ ای میری بچے چاند ڈوب گیا مینے کہا ہان اونہون نے فرمایا کہ میرے ساتھ روانہ ہو سو ہم روانہ ہوئے یہانتک کہ اونہون نے جمرہ کو کنکریان مارلین پہر نماز پڑہی اپنے فرودگاہ مین سو مین نے کہا ای بی بی ہم بہت سویرے روانہ ہوئے انہون نے فرمایا کہ کچہ حرج نہین ای میرے بیٹے نبی صلے اللہ تعالے علیہ وسلم نے عورتون کو اجازت دی ہے سویرے روانہ ہونے کی ف ان حدیثون کے رو سے لوگون نے اختلاف کیا ہے کہ شب کو کتنی دیر رہنا چاہیے مزدلفہ مین پس امام شافعی کا قول ہے کہ وہان رہنا رات کو واجب ہے کہ اگر کوئی ترک کرے تو اوسپر قربانی واجب ہو مگر حج اوسکا صحیح ہے اور یہی قول ہو فقہا کے کوفہ اور ارباب حدیث کا اور ایک گروہ کا قول ہے کہ وہ سنت ہو کہ اگر کسینے چہوڑ دیا تو فضیلت سے اوسکی محروم رہا باقی نہ اوسپر گناہ ہو نہ قربانی اور یہ قول ہے امام شافعی کا اور ایک جماعت اسطرف گئی ہے اور ایک گروہ نے کہا کہ اوسکا حج ہی صحیح نہین اور یہ نخعی وغیرہ سے منقول ہے اور دو شخص شافعی مذہب

یہی اسطرف گئے ہیں اور وہ ابو عبد الرحمن نواسے ہین شافعی کے اور ابو بکر بن خزیمہ اور عطا اور اوزاعی
سے مروی ہے کہ اونہون نے کہا کہ مزدلفہ مین رات کو رہنا نہ رکن ہے نہ واجب نہ سنت نہ مستحب بلکہ
وہ ایک منزل ہے جیسے اور منزلین ہین چاہے وہان ٹھیرے چاہے نہ ٹھیرے اور یہ قول محض باطل ہے
اور اس مین بھی اختلاف ہے کہ کتنی دیر ٹھیرنا واجب ہے سو صحیح قول امام شافعی کا یہ ہے کہ ایک ساعت
رات کے نصف ثانی تک اور ایک قول انکا یہ ہے کہ صرف ایک ساعت نصف ثانی کی اوس رات کے
بالبعد اوسکی طلوع شمس تک اور تیسرا قول انکا یہ ہے کہ بڑا اکثر رات کا وہان کاٹے اور امام مالک
علیہ الرحمۃ سے تین روایتین ہین ایک تو یہ کہ ساری رات رہے دوسرا یہ کہ بڑا حصہ رات کا تیسرا یہ
کہ تھوڑا رفتہ رات کا اور اس حدیث سے خوش خلقی حضرت اسماء کی اور اُس زمانہ کی عورتون کی معلوم
ہوتی ہے کہ انہون نے اپنے غلامون کو فرزند کے برابر رکہا بات چیت مین نہ یہ کہ اون کے ساتھ
حقارت کی باتین کرین اور لونڈا چھوکرا بولین لکھا مسلم نے اور روایت کی مجھ سے بھی حدیث علی
بن خشرم نے اون سے عیسے نے اون سے ابن جریج نے اسی سند سے اور اُن کی روایت مین یہ ہے کہ
اسماء نے فرمایا اے میرے چھوٹے بیٹے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اجازت دی تھی اپنی بی بی صاحبہ کو۔
عَنْ عَطَاءٍ اَنَّ ابْنَ شَوَّالٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ دَخَلَ عَلٰى اُمِّ حَبِيْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا فَاَخْبَرَتْهُ
اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بِهَا مِنْ جَمْعٍ بِلَيْلٍ ترجمہ عطا کو ابن شوال نے خبر دی کہ وہ ام
حبیبہ کے پاس گئے تو اونہون نے کہا کہ مجھے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے مزدلفہ سے رات کو روانہ کر دیا
عَنْ سَالِمِ بْنِ شَوَّالٍ عَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ قَالَتْ كُنَّا نَفْعَلُهٗ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ نُغَلِّسُ مِنْ جَمْعٍ اِلٰى مِنًى وَفِيْ رِوَايَةِ النَّاقِدِ نُغَلِّسُ مِنْ مُزْدَلِفَةَ ترجمہ سالم بن
شوال سے مروی ہے کہ ام حبیبہ نے فرمایا کہ ہم ہمیشہ یہی کرتے تھے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک
مین کہ اندہیرے مین چل نکلتے تھے مزدلفہ سے منی کو اور ایک روایت مین جو ناقد سے مروی ہے یون ہے
کہ ہم اندہیرے مین چل نکلتے تھے مزدلفہ سے عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ بَعَثَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الثَّقَلِ اَوْ قَالَ فِي
الضَّعَفَةِ مِنْ جَمْعٍ بِلَيْلٍ ترجمہ عبید اللہ نے کہا کہ مین نے ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما
سے سنا کہ فرماتے تھے مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سامان کے ساتھ روانہ کر دیا یا یون

تہا کہ ضعیفون کے ہمراہ روانہ کردیا مزدلفہ سے رات کو **عن** ابن عباس رضی الله تعالی عنهما یقول
انا ممن قدم رسول الله صلی الله علیه وسلم فی ضعفة اهله **ابن عباس** نے کہا کہ مین
ان مین تہا جنکو آگے روانہ کردیا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے لوگون کی ضعیفون مین سے -
عن ابن عباس رضی الله تعالی عنهما قال کنت فیمن قدم رسول الله صلی الله
علیه وسلم فی ضعفة اهله وہی مضمون ہے **عن** ابن عباس رضی الله تعالی
عنهما قال بعث بی نبی الله صلی الله علیه وسلم بسحر من جمع فی ثقل النبی صلی
الله علیه وسلم قلت ابلغك ان ابن عباس رضی الله تعالی عنهما قال بعث بی بلیل
طویل قال لا الا کذلك بسحر قلت له فقال ابن عباس رضی الله تعالی عنهما
رمینا الجمرة قبل الفجر واین صلی الفجر قال لا الا کذلك **ترجمہ** ابن عباس نے کہا
کہ مجکو بہیجدیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آخر شب ہی مزدلفہ سے سامان کے ساتہہ مین نے کہا
کیا تم کو خبر پہنچی ہے کہ اونہون نے یون کہا کہ مجہکو روانہ کیا بہت رات سی تو راوی نے کہا کہ نہین مگر
یون ہی کہا کہ سحر کو یعنے آخر شب کو روانہ کیا پہر مین نے اُن سے پوچہا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے
یہ بہی کہا کہ کنکر مارے ہمنے جمرہ کو فجر سے پہلے اور نماز کہان پڑہی اُنہون نے کہا نہین یہ کچہ نہین
کہا فقط اتنا ہی کہا جو اوپر کہا **عن** سالم بن عبد الله اخبره ان عبد الله بن عمر
رضی الله تعالی عنهما کان یقدم ضعفة اهله فیقفون عند المشعر الحرام
بالمزدلفة بلیل فیذکرون الله ما بدا لهم ثم یدفعون قبل ان یقف الامام
وقبل ان یدفع فمنهم من یقدم منی لصلوة الفجر ومنهم من یقدم بعد ذلك
فاذا قدموا رموا الجمرة وکان ابن عمر رضی الله تعالی عنهما یقول ارخص فی
اولئك رسول الله صلی الله علیه وسلم **ترجمہ** سالم بن عبد اللہ نے خبر دی کہ عبد اللہ
بن عمر اپنے ساتہہ کے ضعیف لوگون کو آگے بہیجدیتے تہے کہ وہ مشعر الحرام مین جو مزدلفہ مین ہے
وقوف کرلین رات کو اور اللہ تعالے کو یاد کرتے رہین جب تک چاہین پہر لوٹ جاوین امام کے وقوف
کرنیکے پہلے اور امام کے لوٹنے کے سے پیشتر سو اُن مین سے کوئی تو صبح کی نماز کے وقت منی
پہونچ جاتا تہا اور کوئی اوس کے بعد پہنچتا تہا اور جب پہونچتے تہے اُسوقت جمرہ کو کنکریان مار لیتے

تھے اور ابن عمر کہا کرتے تھے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ان ضعیفون کو اوسکی اجازت دی ہے **ف** مشعر الحرام فقہا کے نزدیک ایک پہاڑ ہے مزدلفہ مین اور مفسرین کے نزدیک اور اہل سیر کے نزدیک تمام مزدلفہ ہے اور ان سب روایتون سے معلوم ہوا کہ عورتون اور لڑکون کو اگر رات سے مزدلفہ سے روانہ کرنا کہ وہ بھیڑ بھاڑ سے حاجیون کے بیچکر پہلے سے رمی جمرہ سے فارغ ہو جاوین روا ہے

باب رَمْیِ جَمْرَةِ الْعَقَبَةِ مِنْ بَطْنِ الْوَادِیْ وَتَكُوْنُ مَكَّةُ عَنْ يَسَارِهٖ وَيُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ جمرہ عقبہ کی کنکریان مارنیکا بیان

عن عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ رَمٰی عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ مِنْ بَطْنِ الْوَادِیْ بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ قَالَ فَقِيْلَ لَهٗ اِنَّ اُنَاسًا يَرْمُوْنَهَا مِنْ فَوْقِهَا فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ هٰذَا وَالَّذِیْ لَا اِلٰهَ غَيْرُهٗ مَقَامُ الَّذِیْ اُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ **ترجمہ** عبد الرحمن نے کہا کہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالے عنہ نے جھلی جمرہ کو کنکریان نالے کے اندر سے مارین اور سات کنکریان مارین اور ہر کنکری پر اللہ اکبر کہتے تھے سو ان سے کسی نے کہا کہ لوگ تو اوپر سے انکو کنکریان مارتے ہین تو عبد اللہ نے فرمایا کہ قسم ہے اوس معبود کی کہ جس کے سوا کوئی معبود نہین کہ یہ مقام (یعنے جہان سے مین نے مارین ہین) اوس کا ہے جسپر سورہ بقر اتری ہے (یعنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا)

عن الْاَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ الْحَجَّاجَ بْنَ يُوْسُفَ يَقُوْلُ وَهُوَ يَخْطُبُ عَلَی الْمِنْبَرِ اَلِّفُوا الْقُرْاٰنَ كَمَا اَلَّفَهٗ جِبْرِيْلُ اَلسُّوْرَةُ الَّتِیْ يُذْكَرُ فِيْهَا الْبَقَرَةُ وَالسُّوْرَةُ الَّتِیْ يُذْكَرُ فِيْهَا النِّسَاءُ وَالسُّوْرَةُ الَّتِیْ يُذْكَرُ فِيْهَا اٰلُ عِمْرَانَ قَالَ فَلَقِيْتُ اِبْرَاهِيْمَ فَاَخْبَرْتُهٗ بِقَوْلِهٖ فَسَبَّهٗ وَقَالَ حَدَّثَنِیْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يَزِيْدَ اَنَّهٗ كَانَ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ فَاَتٰی جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ فَاسْتَبْطَنَ الْوَادِیَ فَاسْتَعْرَضَهَا فَرَمَاهَا مِنْ بَطْنِ الْوَادِیْ بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ قَالَ فَقُلْتُ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اِنَّ النَّاسَ يَرْمُوْنَهَا مِنْ فَوْقِهَا فَقَالَ هٰذَا وَالَّذِیْ لَا اِلٰهَ غَيْرُهٗ مَقَامُ الَّذِیْ اُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ **ترجمہ** اعمش نے کہا کہ مین نے حجاج بن یوسف کو سنا کہ وہ خطبہ مین کہتا تھا کہ قرآن شریف کی وہی ترتیب رکھو کہ جو جبریل علیہ السلام نے رکھی ہے کہ پہلے وہ سورۃ ہو جس مین بقر کا ذکر ہے پھر وہ جس مین نسا کا ذکر ہے پھر وہ جس مین آل عمران کا ذکر ہے اعمش نے کہا پھر مین ابراہیم سے ملا اور انکو اسبات کی خبر دی تو انہون نے اسکو برا

کہا اور پہر کہا کہ روایت کی مجہسے عبد الرحمن بن یزید نے کہ وہ عبد اللہ بن مسعود کے ساتہہ تہے اور
جمرہ عقبہ پر آئے اور نالے کے بیچ مین کہڑے ہوئے اور جمرہ کو آگے کیا اور اُسکو سات کنکریان ماریں نالہ
کے بیچ سے اور ہر کنکری پر اللہ اکبر کہتے تہے راوی نے کہا کہ پہر مین نے اون سے کہا کہ اے ابو عبد الرحمن
(یہ کنیت ہے عبد اللہ بن مسعود کی) لوگ تو اوپر سے کہڑے ہو کر کنکریان مارتے ہین تو انہون نے کہا کہ یہ
جگہہ اوس معبود کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہین ہے کہ اوسکی ہے جسپر سورۂ بقر اوتری ہے ۔
ف) حجاج بن یوسف کی غرض اس ترتیب سے اگر ترتیب آیات ہے تو صحیح ہے کہ ترتیب آیتون
کی خود نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کی ہے اور توقیفی ہے یعنے شارع کیطرف سے ہے کہ اس مین کسی
کی راے کو دخل نہین اور اسپر اجماع ہے سب مسلمانون کا اور اگر ترتیب سورتون کی مراد ہے تو یہہ
ترتیب اماموں اور قاریون کی راے سے ہوئی ہے اور شارع کیطرف سے نہین اور قاضی عیاض نے
کہا ہے کہ یہان جو حجاج نے سورۂ نسا کو آل عمران سے پہلے ذکر کیا تو یہ دلیل ہے اُسکی کہ اُن کو ترتیب
آیات مقصود تہی کہ آیتون کی ترتیب کو نہ بدلو کہ یہ شارع کیطرف سے ہے اور اعمش نے جو ابراہیم سے یہ بات
بیان کی تو انکی غرض یہ تہی کہ سورۂ بقر یا سورۂ نسا بقول حجاج کہنا درست نہین اسپر انہون نے
رد کیا اور یون روایت کی کہ عبد اللہ بن مسعود نے خود کہا ہے کہ سورۂ بقر تو یہ کہنا روا ہوا ہے اور
اس روایت سے معلوم ہوا کہ جمرہ عقبہ کی رمی اسطرح مستحب ہے کہ نالے کے بیچ مین کہڑا ہو جمرہ کے نیچے اور
مکہ کو بائین طرف رکہے اور منی کو داہنی طرف اور جمرہ عقبہ کیطرف موہنہ کرے اور سات کنکریان مارے
اور ہر کنکری پر اللہ اکبر کہے یہی صحیح مذہب ہے شافعیہ کا اور یہی قول ہے جمہور کا اور اس روایت سے
اُن جاہلون کی بے وقوفی بہی معلوم ہو گئی جو نماز مین ترتیب سور کو واجب جانتے ہین اور اگر کسی نے
اول رکعت مین پچہلی سورت پڑہ دی اور دوسری رکعت مین اگلی پڑہی تو اعتراض کرتے
کہ یہ نہین جانتے کہ ترتیب سورتون کی شارع کیطرف سے نہین نہ اس ترتیب سے سورتین نازل ہوئی
ہین جس ترتیب سے مصحف عثمانی مین موجود ہین اور دوسری یہ ہے کہ ہر رکعت کا حکم جدا ہے اور
ہر ایک کی قرارت جدا پہر اُن مین ترتیب چہ معنے دارد ۔ عَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ الْحَجَّاجَ يَقُوْلُ
لَا تَقُوْلُوْا سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ وَاقْتَصَّ الْحَدِيْثَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ ابْنِ مُسْهِرٍ ترجمہ اعمش نے کہا کہ مین
نے حجاج سے سنا کہ وہ کہتا تہا کہ یون نہ کہو سورۂ بقرہ اور بیان کی حدیث مثل ابن مسہر کی یعنے

وہی روایت جو اوپر گذری عن عبد الرحمن بن یزید انه حج مع عبد الله رضی الله تعالی عنه قال فرمی الجمرة بسبع حصیات وجعل البیت عن یساره ومنی عن یمینه وقال هذا مقام الذی انزلت علیه سورة البقرة ترجمہ عبد الرحمن نے حج کیا عبد اللہ کے ساتھہ اور جمرہ کو کنکریان مارین سات اور کعبہ کو بائین طرف کیا اور منی کو داہنی طرف اور کہا یہ جگہہ اسکی ہے جسپر سورۂ بقر اوتری سے عن شعبة بهذا الاسناد غیر انه قال فلما اتی جمرة العقبة ترجمہ شعبہ سے اسی اسناد سے یہی روایت مروی ہوئی اور اس مین یون ہے کہ جمرہ عقبہ پر آکر باقی مضمون وہی ہے عن عبد الرحمن بن یزید قال قیل لعبد الله ان ناسا یرمون الجمرة من فوق العقبة قال فرماها عبد الله رضی الله تعالی عنه من بطن الوادی ثم قال من ههنا والذی لا اله غیره رماها الذی انزلت علیه سورة البقرة۔ مضمون وہی ہے جو اوپر کئی بار ترجمہ ہوا باب استحباب رمی جمرة العقبة یوم النحر راکبا وبیان قوله صلی الله علیه وسلم لتاخذوا عنی مناسککم مستحب ہونا جمرہ عقبہ کی رمی کا سوار ہوکر اور مناسک کے سیکھنے کا حکم عن ابی الزبیر انه سمع جابرا رضی الله تعالی عنه یقول رایت رسول الله صلی الله علیه وسلم یرمی علی راحلته یوم النحر ویقول لتاخذوا مناسککم فانی لا ادری لعلی لا احج بعد حجتی هذه ابو الزبیر نے جابر سے سنا کہ اونہون نے کہا میں نے دیکھا نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ وہ جمرہ عقبہ کو کنکر مارتے تھے اپنی اونٹنی پر سے قربانی کے دن اور فرماتے تھے کہ سیکھہ لو مجھہ سے مناسک اپنے حج کے اس لیے کہ مین نہین جانتا کہ اس کے بعد حج کرون ف یہی مذہب ہے امام شافعی کا کہ جو سوار ہوکر منے مین پہنچے وہ سواری ہی پر سے کنکریان مارے اور اگر اوتر کر مارین تو بھی روا ہے اور جو منی مین پیدل آوے اوسکو پیدل ہی مارنا چاہیے یہ حکم ہے یوم النحر کا اور بعد اوسکے دو دن مین ایام تشریق یعنے گیارہوین بارہوین سو سنت یہی ہے کہ جمیع جمرات کو پیدل ہی مارے اور تیسرے دن سوار ہوکر مارے اور سیدھا ہی سوار مکہ کو چلا جاوے یہی مذہب ہے شافعی اور مالک وغیرہما کا اور احمد اور اسحق کے نزدیک یوم النحر مین مستحب ہے پیدل مارنا اور ابن منذر نے کہا ہے کہ ابن عمر اور ابن زبیر اور سالم پیدل ہی مارتے تھے اور ہمین اجماع ہے کہ جسطرح مارے درست ہوجاتا ہے جب کنکری جمرات پر پڑے عن

عَنْ یَحْیَی بْنِ حُصَیْنٍ عَنْ جَدَّتِہٖ اُمِّ الْحُصَیْنِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا قَالَ سَمِعْتُہَا تَقُوْلُ حَجَجْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَجَّۃَ الْوَدَاعِ فَرَاَیْتُہٗ حِیْنَ رَمٰی جَمْرَۃَ الْعَقَبَۃِ وَانْصَرَفَ وَہُوَ عَلٰی رَاحِلَتِہٖ وَمَعَہٗ بِلَالٌ وَّاُسَامَۃُ اَحَدُہُمَا یَقُوْدُ بِہٖ رَاحِلَتَہٗ وَالْاٰخَرُ رَافِعٌ ثَوْبَہٗ عَلٰی رَاْسِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنَ الشَّمْسِ قَالَتْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَوْلًا کَثِیْرًا ثُمَّ سَمِعْتُہٗ یَقُوْلُ اِنْ اُمِّرَ عَلَیْکُمْ عَبْدٌ مُّجَدَّعٌ حَسِبْتُہَا قَالَتْ اَسْوَدُ یَقُوْدُکُمْ بِکِتَابِ اللّٰہِ تَعَالٰی فَاسْمَعُوْا لَہٗ وَاَطِیْعُوْا

ترجمہ یحییٰ نے اپنی دادی ام الحصین سے سنا کہ وہ فرماتی تھین کہ حج کیا مین نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حجۃ الوداع سو مین نے آپ کو دیکھا کہ جمرہ عقبہ کو کنکر مارے اور لوٹے اور آپ سوار تھے اپنی اونٹنی پر اور آپکے ساتھ بلال اور اسامہ تھے کہ ایک تو آپ کی اونٹنی کی مہار پکڑ کے کھینچتا تھا اور دوسرا اپنا کپڑا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک پر پکڑے ہوئے تھا دھوپ کے سبب سے سو ام حصین نے کہا کہ آپ نے بہت باتین فرمائین پھر مین نے سنا کہ فرماتے تھے اگر تمہارا اوپر ایک غلام نکٹا حاکم کیا جاوے مین خیال کرتا ہون کہ ام حصین نے یہ بھی کہا کہ کالا غلام ہو اور کہا کہ تم کو کتاب اللہ کے مطابق حکم دیوے تو بھی اسکی بات سنو اور اسکا کہنا مانو

عَنْ اُمِّ الْحُصَیْنِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا ...... قَالَ حَجَجْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَجَّۃَ الْوَدَاعِ فَرَاَیْتُ اُسَامَۃَ وَبِلَالًا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا وَاَحَدُہُمَا اٰخِذٌ بِخِطَامِ نَاقَۃِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالْاٰخَرُ رَافِعٌ ثَوْبَہٗ یَسْتُرُہٗ مِنَ الْحَرِّ حَتّٰی رَمٰی جَمْرَۃَ الْعَقَبَۃِ ترجمہ ام الحصین سے وہی مضمون مروی ہے جو اوپر مذکور ہوا کہا مسلم علیہ الرحمۃ نے کہ نام ابی عبد الرحیم خان کا خالد بن ابی زید ہے اور وہ ماموں ہین محمد بن سلمہ کے اور روایت کی ہے اون سے وکیع اور حجاج اعور نے

باب استحباب کون حصی الجمار بقدر حصی الخذف کنکری کا بیان کہ مٹر کی برابر ہو

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ یَقُوْلُ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَمَی الْجَمْرَۃَ بِمِثْلِ حَصَی الْخَذْفِ جابر کہتے تھے کہ مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ آپ نے جمرہ کو وہ کنکریان مارین جو چٹکی سے پھینکی جاتی ہین ف نووی نے فرمایا کہ اس سے ثابت ہوا کہ مستحب ہے کہ کنکریان دانہ باقلا کے برابر ہون اور اگر اس سے بڑی ماری تو بھی روا ہے مگر مکروہ ہے

باب بَیَانِ وَقْتِ اسْتِحْبَابِ الرَّمْیِ - اوسوقت کا بیان جس مین رمی مستحب ہے

عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ رَمٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْجَمْرَۃَ یَوْمَ النَّحْرِ ضُحًی وَّاَمَّا بَعْدُ فَاِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ **ترجمہ** جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کنکریاں ماریں جمرہ کو نحر کے دن پہر دن چڑہے اور بعد کے دنوں میں جب آفتاب ڈہل گیا **ف** نووی نے فرمایا کہ یہی مستحب ہے کہ دسوین تاریخ کو پہر دن چڑہے رمی کرے اور ایام تشریق مین سے دو دن یعنے گیارہوین بارہوین کو بعد زوال کے اور تیرہوین کو بہی ایسا ہی اور مذہب شافعیہ اور مالک اور احمد اور جمہور علما کا یہ ہے کہ ان تینوں دنوں مین تشریق کے قبل زوال رمی روا نہیں اور سند ان کی یہی حدیث ہی اور طاؤس اور عطا کا قول ہے کہ ان تینوں دنوں مین بہی قبل زوال روا ہے اور ابوحنیفہ اور اسحق بن راہویہ نے کہا ہے کہ تیسرے کو البتہ قبل زوال روا ہے اور دلیل شافعیہ کی تو یہی روایت ہی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمادیا ہے کہ مناسک حج کے مجہہ سے سیکہہ لو پس جسوقت آپ نے کی ہے وہی اولے ہے اور جمرے تین ہین اور مستحب ہی کہ جب جمرہ اولے رمی کر چکے تو تہوڑی دیر ٹہیر کر دعا کرتا رہے قبلہ رخ ہوکر اور اسی طرح دوسری جمرہ کی رمی کے بعد بہی اور تیسری کے بعد پہر نہ ٹہیرے یہی مروی ہوا ہے صحیح روایت مین ابن عمر سے اور یہی مضمون ہے بخاری مین اور اس دعا مین رفع یدین مستحب ہے اور شافعیہ اور جمہور علماء کا یہی مذہب ہی اور امام مالک کا قول ہے کہ اگر کسینے اس وقوف اور دعا کو چہوڑ دیا تو اوسپر کچہ گناہ نہیں مگر ثوری سے منقول ہے کہ وہ کسی فقیر کو کہانا کہلادے یا ایک قربانی کرے کہا مسلم نے اور روایت کی ہمسے یہی حدیث علی نے خبر دی انکو عیسی نے خبر دی انکو ابن جریج نے خبر دی جنکو ابوالزبیر نے کہ اونہوں نے سنا جابر بن عبداللہ سے کہ فرماتے تہے مثل حدیث مذکور کی

باب بَیَانِ اَنَّ حَصَی الْجِمَارِ سَبْعٌ کنکریوں کے عدد کا بیان

عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْاِسْتِجْمَارُ تَوٌّ وَّرَمْیُ الْجِمَارِ تَوٌّ وَّالسَّعْیُ بَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃِ تَوٌّ وَّالطَّوَافُ تَوٌّ وَّاِذَا اسْتَجْمَرَ اَحَدُکُمْ فَلْیَسْتَجْمِرْ بِتَوٍّ **ترجمہ** جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ڈہیلے لینا استنجے کے طاق ہین اور کنکریاں جمرہ کی طاق ہین اور

سعی صفا اور مروہ کی طاق ہے اور طواف کعبہ کا طاق ہے (یعنی یہ تینوں سات سات ہیں) اور اسیطرح
ضرور ہے کہ جو ڈہیلا لیوے استنجے کو تو طاق لیوے یعنی تین یا پانچ جس میں طہارت خوب ہو جاوے ۱۲
ف یعنے اگر طہارت چار میں ہو جاوے تو بہی ایک اور لے کہ طاق ہو جاویں اور بعضے
بے وقوف سفہا نام کے فقہا نے جو یہ کہا ہے کہ ڈہیلے کے تئیں طہارت کیوقت تین بار ٹہونک لے کہ تسبیح
باز رہے یہ بدعت اور بے اصل اور لغو حرکت ہے اور طاق لینا ڈہیلوں کا جمہور علما کے نزدیک
مستحب ہے **باب** تَفْضِيلِ الْحَلْقِ عَلَى التَّقْصِيرِ وَجَوَازِ التَّقْصِيرِ تقصیر کو بال تفضیل جائز ہونا
اور حلق کی فضیلت **عَنْ** نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ قَالَ حَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَحَلَقَ طَائِفَةٌ مِّنْ اَصْحَابِهٖ وَقَصَّرَ بَعْضُهُمْ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَحِمَ اللّٰهُ الْمُحَلِّقِيْنَ مَرَّةً اَوْ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ قَالَ وَالْمُقَصِّرِيْنَ
نافع نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر منڈایا اور ایک گروہ نے آپکے سر
منڈایا اور بعضوں نے فقط بال کترائے عبداللہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
اللہ تعالی رحم کرے سر منڈانے والوں پر ایکبار دعا کی یا دو بار پہر فرمایا کترانے والوں پر بہی
عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ اَللّٰهُمَّ ارْحَمِ الْمُحَلِّقِيْنَ قَالُوْا وَالْمُقَصِّرِيْنَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَللّٰهُمَّ ارْحَمِ الْمُحَلِّقِيْنَ
قَالُوْا وَالْمُقَصِّرِيْنَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَالْمُقَصِّرِيْنَ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر نے روایت کی کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی کہ یا اللہ رحمت کر سر منڈانیوالوں پر لوگوں نے عرض کی کہ کترانیوالوں
پر اے رسول اللہ کے تو پہر آپ نے دعا کی کہ یا اللہ رحمت کر سر منڈانے والوں پر لوگوں نے پہر عرض
کی کہ کترانے والوں پر بہی یا رسول اللہ تو آپ نے فرمایا کترانے والوں پر بہی **فائدہ**
اس حدیث سے سر منڈانے کی فضیلت حج میں ثابت ہوئی کہ اون کے لیے آپ نے دو بار دعا کی اور
کترانا بہی جائز ہوا کہ اون کے لیے بہی ایک بار دعا کی خبر دی ہمکو ابو اسحاق نے جنکا نام ابراہیم
ہے وہ فرزند ہیں محمد کے وہ سفیان کے وہ روایت کرتے ہیں مسلم بن حجاج سے **عَنْ**
اَبِيْ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَحِمَ اللّٰهُ الْمُحَلِّقِيْنَ قَالُوْا وَ
الْمُقَصِّرِيْنَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ رَحِمَ اللّٰهُ الْمُحَلِّقِيْنَ قَالُوْا وَالْمُقَصِّرِيْنَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ

رَحِمَ اللّٰهُ الْمُحَلِّقِيْنَ قَالُوْا وَالْمُقَصِّرِيْنَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَالْمُقَصِّرِيْنَ وہی مضمون ہو مگر
اس مین سر منڈانے والون کو تین بار دعا دی اور کترانے والون کو چوتھی بار کہا مسلم نے اور روایت
کی ہم سے یہی حدیث ابن مثنی نے اون سے عبد الوہاب نے اون سے عبید اللہ نے اسی سند سے اور اس
حدیث مین یہی جب چوتھی بار ہوا تو آپ نے فرمایا اور کترانے والون پر بھی عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِيْنَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَ
لِلْمُقَصِّرِيْنَ قَالَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِيْنَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلِلْمُقَصِّرِيْنَ قَالَ اَللّٰهُمَّ
اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِيْنَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلِلْمُقَصِّرِيْنَ قَالَ وَلِلْمُقَصِّرِيْنَ ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ
عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی کہ یا اللہ بخشش کر سر منڈانے والون کی لوگون
نے عرض کی کہ کترانے والون کی پھر فرمایا یا اللہ بخشش کر منڈانے والون کی پھر عرض کی کہ یا رسول
اللہ کترانے والون کی بھی آپ نے فرمایا یا اللہ بخشش کر منڈانے والون کی پھر لوگون نے عرض کی
کہ کترانے والون کی آپ نے فرمایا اور کترانے والون کی بھی کہا مسلم نے اور روایت کی مجھسے امیہ
ابن بسطام نے
اون سے یزید نے اون سے روح نے اون سے علاء نے اون سے اون کے باپ نے اون سے ابی ہریرہ نے
اونہون نے روایت کی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہی مضمون جو ابو زرعہ نے ابو ہریرہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اوپر روایت کیا عَنْ يَحْيَى بْنِ الْحُصَيْنِ عَنْ جَدَّتِهٖ اَنَّهَا سَمِعَتِ
النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ دَعَا لِلْمُحَلِّقِيْنَ ثَلَاثًا وَّلِلْمُقَصِّرِيْنَ
مَرَّةً وَّاحِدَةً وَلَمْ يَقُلْ وَكِيْعٌ فِیْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ یحیی نے اپنے دادی سے روایت کی انہون
نے حجۃ الوداع مین نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو سنا کہ آپ نے سر منڈانے والون کے لیے تین بار دعا
کی اور کترانے والون کے لیے ایک بار اور وکیع کی روایت مین حجۃ الوداع کا لفظ نہین ہے
عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَلَقَ رَاْسَهٗ فِیْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ
عبد اللہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر منڈایا اپنا حجۃ الوداع مین **ف**
نووی نے فرمایا کہ علماء کا اجماع ہے کہ حلق افضل ہے اور بال کتروانا روا ہے مگر جو ابن منذر
نے حسن بصری سے نقل کیا ہے کہ انہون نے کہا کہ پہلے حج مین منڈانا ضرور ہے اور کترانا روا نہین
اور اگر یہ قول ان کا ثابت بھی ہو تو اجماع اور نصوص صریحہ اور روایات صحیحہ کے آگے مردود ہے

اور ہمارا مذہب یہی کہ حلق اور تقصیر دونون مناسک حج وعمرہ سے ہین اور ایک رکن ہی انکو ارکان ہین سے
اور یہی قول ہی کافہ علمار کا اور ادنی درجہ کفایت کا حلق وتقصیر مین شافعی کے نزدیک تین بال ہین
اور ابوحنیفہ کے نزدیک چوتہائی سر اور ابو یوسف کے نزدیک آدہا سر اور مالک اور احمد کے نزدیک اکثر
سر اور امام مالک سے ایک روایت مین سارا سر بہی آیا ہے اور سارے سر کے افضل ہونے پر سب متفق ہین
یا سارے سر کے کترانا ہو اور عورتون کے حق مین کترانا ہی ہے منڈانا نہین ہے اور اگر کسی دیوانی نے منڈا
لیا تو بہی نسک ادا ہو گیا فقط وہ سر منڈی کہلائے گی اور اتفاق ہے اسپر کہ حلق ہو خواہ تقصیر بعد
کنکریان مارنے کے ہو اور بعد ذبح قربانی کے اگر قربانی اُسکے ساتھ ہو اور طواف افاضہ سے قبل ہو
برابر ہے کہ وہ قارن ہو یا مفرد اور ابن جہم نے جو کہا ہے کہ قارن حلق نہ کرے جبتک طواف وسعی سے
فارغ نہ ہو یعنے طواف افاضہ سو یہ قول باطل و مردود ہے اور حضرت سے طواف افاضہ کے قبل ہی
حلق ثابت ہوا ہے **فصل** نووی نے کہا ہے کہ ہمنے مقدمہ شرح مین ذکر کیا ہے کہ ابراہیم
بن سفیان جو شاگرد ہین مسلم علیہ الرحمۃ کے اُنکو اس کتاب کے سننے مین تین مقام باقی رہ گئے ہین
کہ اول مقام اون مین سے یہ ہی کتاب الحج مین اور یہ جگہہ وہی ہے (یعنے جہان ترجمہ مین ابراہیم کا
ذکر ہے کہ وہ مسلم بن حجاج سے روایت کرتے ہین) اور آگے اسمقام کے اول و آخر پر تنبیہ ہو چکی ہے
غرض اول اس مقام کا وہی جہان سے ابن عمر کی روایت شروع ہوئی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم نے فرمایا رحمت کرے اللہ تعالے سر منڈانے والون پر **بَاب** بَيَانِ اَنَّ السُّنَّةَ
يَوْمَ النَّحْرِ اَنْ يَرْمِيَ ثُمَّ يَنْحَرَ ثُمَّ يَحْلِقَ وَالْاِبْتِدَاءِ فِي الْحَلْقِ بِالْجَانِبِ الْاَيْمَنِ مِنْ رَاْسِ
الْمَحْلُوْقِ **باب** اس بیان مین کہ نحر کے دن پہلے رمی کرے پہر نحر پہر حلق اور حلق داہنی طرف
سے شروع کرے **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اَتٰى مِنًى فَاَتَى الْجَمْرَةَ فَرَمَاهَا ثُمَّ اَتٰى مَنْزِلَهٗ بِمِنًى وَنَحَرَ ثُمَّ قَالَ لِلْحَلَّاقِ خُذْ وَ
اَشَارَ اِلٰى جَانِبِهِ الْاَيْمَنِ ثُمَّ الْاَيْسَرِ ثُمَّ جَعَلَ يُعْطِيْهِ النَّاسَ **ترجمہ** انس بن مالک نے
کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب منی مین آئے تو پہلے جمرہ عقبہ پر گئے اور کنکریان مارین پہر
اپنے فرودگاہ پر تشریف لائے منی مین اور قربانی کی پہر حجام سے کہا کہ لو اور اشارہ کیا داہنی طرف
سر کے اور پہر بائین پہر لوگون کو دینے شروع کیے یعنے موئے مبارک اپنے **حَدَّثَنَا** اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ

شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ وَّاَبُوْ كُرَيْبٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ اَمَّا اَبُوْ بَكْرٍ فَقَالَ فِيْ رِوَايَتِهٖ قَالَ لِلْحَلَّاقِ هَا وَاَشَارَ بِيَدِهٖ اِلَى الْجَانِبِ الْاَيْمَنِ هٰكَذَا فَقَسَمَ شَعَرَهٗ بَيْنَ مَنْ يَّلِيْهِ قَالَ ثُمَّ اَشَارَ اِلَى الْحَلَّاقِ اِلَى الْجَانِبِ الْاَيْسَرِ فَحَلَقَهٗ فَاَعْطَاهُ اُمَّ سُلَيْمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا وَاَمَّا فِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ كُرَيْبٍ قَالَ فَبَدَاَ بِالشِّقِّ الْاَيْمَنِ فَوَزَّعَهُ الشَّعَرَةَ وَالشَّعَرَتَيْنِ بَيْنَ النَّاسِ ثُمَّ قَالَ بِالْاَيْسَرِ فَصَنَعَ مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ قَالَ هٰهُنَا اَبُوْ طَلْحَةَ فَدَفَعَهٗ اِلٰى اَبِيْ طَلْحَةَ روایت کی ہم سے ابوبکر بن ابی شیبہ اور ابن نمیر اور ابوکریب نے تینوں نے کہا کہ روایت کی ہمسے حفص بن غیاث نے اونہون نے ہشام سے اسی اسناد سے اب سنو کہ ابوبکر نے اپنی روایت مین کہا کہ حضرت نے اشارہ فرمایا حجام سے اپنے ہاتھ سے داہنی طرف اس طرح اور بانٹ دیے بال اپنے اون لوگون کو جو قریب تھے آپ سے کہا راوی نے کہ پھر اشارہ کیا حجام کو بائین طرف کے سر کا اور اُس کے بالون کا ایک حلقہ بنایا اور ام سلیم کو عطا فرمایا اور ابوکریب کی روایت مین ہے کہ داہنی طرف سے شروع کیا اور ایک دو دو بال بانٹ دیے لوگون کو پھر بائین طرف اشارہ کیا اور اون کو بھی ایسا ہی کیا یعنے منڈایا پھر فرمایا کہ یہان ابوطلحہ ہین سو انکو دے دیا۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ ثُمَّ انْصَرَفَ اِلَى الْبُدْنِ فَنَحَرَهَا وَالْحَجَّامُ جَالِسٌ وَّقَالَ بِيَدِهٖ عَنْ رَّاْسِهٖ فَحَلَقَ شِقَّهُ الْاَيْمَنَ فَقَسَمَهٗ فِيْمَنْ يَّلِيْهِ ثُمَّ قَالَ احْلِقِ الشِّقَّ الْاٰخَرَ فَقَالَ اَيْنَ اَبُوْ طَلْحَةَ فَاَعْطَاهُ اِيَّاهُ انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمرہ عقبہ کی رمی کی اور پھر آئے تو اونٹ کو ذبح کیا اور حجام بیٹھا ہوا تھا آپ نے اشارہ فرمایا سو داہنی طرف کا سر منڈایا اور اون بالون کو تقسیم کیا اون لوگون مین جو آپ کے نزدیک تھے پھر فرمایا کہ اب دوسری جانب مونڈو۔ سو فرمایا کہ ابوطلحہ کہان ہین وہ بال انکو عنایت فرمائے۔

عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ رَمٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَمْرَةَ وَنَحَرَ نُسُكَهٗ وَحَلَقَ نَاوَلَ الْحَالِقَ شِقَّهُ الْاَيْمَنَ فَحَلَقَهٗ ثُمَّ دَعَا اَبَا طَلْحَةَ الْاَنْصَارِيَّ فَاَعْطَاهُ اِيَّاهُ ثُمَّ نَاوَلَهُ الشِّقَّ الْاَيْسَرَ فَقَالَ احْلِقْ فَحَلَقَهٗ فَاَعْطَاهُ اَبَا طَلْحَةَ فَقَالَ اقْسِمْهُ بَيْنَ النَّاسِ ترجمہ وہی ہے ف ان روایتون سے معلوم ہوا کہ اعمال حج مین

سے نحر کے دن جب مزدلفہ سے لوٹ کر منے مین آوین تو چار عمل ضرور مین پہلے رمی جمرہ عقبہ پہر قربانی کا
ذبح پہر سر منڈانا یا کترانا پہر مکہ جاکر طواف افاضہ کرنا اور اس کے بعد سعی کرنا اگر طواف قدوم کے بعد
نہین کی ہے اور اگر طواف قدوم کے بعد کر چکا ہے تو دوبارہ مکروہ بلکہ بدعت ہے جیسا اوپر گذر گیا اور
ان چارون عملون کو اسی ترتیب سے بجالانا سنت ہے پہر اگر کسینے کچہ اولٹ پلٹ کیا تو بہی روا ہو گیا ان صحیح
حدیثون کے رو سے جو مسلم مین بعد اس کے آوینگی اور یہ بہی مستحب ہے کہ جب منی مین اترے تو پہلے
کہین نہ جاوے بلکہ سواری ہی پر سے جمرہ عقبہ کی رمی کر کے پہر اپنی منزل مین اترے اور اسی طرح
مستحب ہے کہ قربانی کا نحر اور ذبح منی مین ہو اگرچہ حرم مین کہین بہی ہو تو روا ہے اور یہ بہی معلوم
ہوا کہ منڈانا افضل ہے اور مستحب ہے کہ داہنی طرف سے شروع کرے منڈانے والا اپنے سر کو اور یہی مذہب
ہے شافعیہ کا اور جمہور کا بخلاف ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے کہ وہ کہتے ہین کہ منڈانے والا بائین طرف
سے پہلے منڈائے اور قول انکا چونکہ خلاف روایات مذکورہ ہے اس لیے مردود ہے اور یہ بہی معلوم
ہوا کہ آدمی کے بال پاک ہین اور یہی مذہب ہے شافعیہ اور جمہور کا اور یہی صحیح ہے اور یہ بہی معلوم
ہوا کہ نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے موئے مبارک تبرک ہین اور انکو رکھنا جائز ہے مگر بسند متصل معلوم
ہون کہ یہ آپ ہی کے بال ہین اور یہ جو لوگ اس زمانہ مین موئے مبارک ہونے کا دعوی کرتے ہین انکا
دعوی صحیح نہین ہے اسلیے کہ انکی سند متصل تو کیا منقطع بہی بلکہ مفصل بہی نہین قوی تو کیا ضعیف بہی نہین
غیر نبی کے بال کو نبی کا بال جاننا ناحق کا وبال مول لینا ہے اور گویا غیر نبی کو نبی کے برابر اپنی میزان
خرد مین تول لینا ہے وَمَا هٰذَا اِلَّا ضَلَالٌ بَعِيْدٌ اور اس مین اختلاف ہے کہ یہ حجام کون تہا اور اس
کا نام کیا تہا جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مبارک کی حجۃ الوداع مین تو صحیح اور مشہور
تو یہ ہے کہ یہ معمر بن عبد اللہ عدوی ہین اور بخاری مین بہی یہی ہے کہ لوگون نے کہا ہے کہ وہ معمر بن
عبد اللہ ہین اور بعضون نے کہ وہ خراش بن امیہ بن ربیعہ کلبی ہین بضم کاف کہ منسوب ہین کلیب
بن حبشیہ کیطرف (نووی) **بَابُ** جَوَازِ تَقْدِيْمِ الذَّبْحِ عَلَى الرَّمْيِ وَالْحَلْقِ عَلَى الذَّبْحِ
وَعَلَى الرَّمْيِ وَتَقْدِيْمِ الطَّوَافِ عَلَيْهَا كُلِّهَا رمی سے پہلے ذبح . . . اور ذبح اور رمی
سے پہلے حلق اور ان سب سے پہلے طواف کرنے کا بیان **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو
ابْنِ الْعَاصِ قَالَ وَقَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ بِمِنًى لِلنَّاسِ

يَسْأَلُوْنَهُ فَجَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَمْ اَشْعُرْ فَحَلَقْتُ قَبْلَ اَنْ اَنْحَرَ فَقَالَ اذْبَحْ وَلَا حَرَجَ
ثُمَّ جَاءَهُ رَجُلٌ اٰخَرُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَمْ اَشْعُرْ فَنَحَرْتُ قَبْلَ اَنْ اَرْمِيَ فَقَالَ ارْمِ وَ
لَا حَرَجَ قَالَ فَمَا سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شَيْءٍ قُدِّمَ وَلَا اُخِّرَ اِلَّا قَالَ
افْعَلْ وَلَا حَرَجَ **ترجمہ** عبد اللہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ٹھہر گئے بیچ منی کے حجۃ الوداع
میں کہ لوگ آپ سے مسئلہ پوچھیں سو ایک شخص آیا اور اُس نے عرض کی کہ یا رسول اللہ میں نے نجانا
اور سر منڈا لیا قربانی کی نحر سے پہلے تو آپ نے فرمایا اب قربانی ذبح کر لو اور کچھ حرج نہیں پھر دوسرا
آیا اوس نے عرض کی کہ یا رسول اللہ میں نے نجانا اور قربانی ذبح کر لی رمی جمرہ کے پہلے آپ نے فرمایا
اب رمی کر لو اور کچھ مضائقہ نہیں غرض اُن سے جس عمل کی تقدیم تاخیر کو پوچھا یہی فرمایا کہ کچھ مضائقہ
نہیں اب کر لو **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا يَقُوْلُ وَقَفَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رَاحِلَتِهِ فَطَفِقَ نَاسٌ يَسْأَلُوْنَهُ فَيَقُوْلُ الْقَائِلُ
مِنْهُمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ لَمْ اَكُنْ اَشْعُرُ اَنَّ الرَّمْيَ قَبْلَ النَّحْرِ فَنَحَرْتُ قَبْلَ
الرَّمْيِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَارْمِ وَلَا حَرَجَ قَالَ وَطَفِقَ اٰخَرُ يَقُوْلُ
اِنِّيْ لَمْ اَشْعُرْ اَنَّ النَّحْرَ قَبْلَ الْحَلْقِ فَحَلَقْتُ قَبْلَ اَنْ اَنْحَرَ فَيَقُوْلُ انْحَرْ وَلَا حَرَجَ قَالَ
فَمَا سَمِعْتُهُ سُئِلَ يَوْمَئِذٍ عَنْ اَمْرٍ مِمَّا يَنْسَى الْمَرْءُ وَيَجْهَلُ مِنْ تَقْدِيْمِ بَعْضِ الْاُمُوْرِ
قَبْلَ بَعْضٍ وَاَشْبَاهِهَا اِلَّا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ افْعَلُوْا ذٰلِكَ وَلَا حَرَجَ
ترجمہ عبد اللہ کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اونٹنی پر سوار ہو کر کھڑے رہے اور لوگ
آپ سے مسئلہ پوچھنے لگے سو ایک نے کہا کہ یا رسول اللہ میں نے نجانا کہ رمی نحر کے قبل ضرور ہے اور
میں نے نحر کر لیا رمی سے پہلے سو آپ نے فرمایا کہ اب رمی کر لو اور کچھ مضائقہ نہیں اور دوسرے نے کہا
کہ میں نے نجانا کہ نحر قبل حلق کے ہے اور حلق کر لیا قبل نحر کے تو آپ فرماتے تھے کہ اب نحر کر لو اور کچھ
حرج نہیں ہے راوی نے کہا کہ میں نے یہی سنا کہ جس نے اوس دن آپ سے کوئی ایسا کام پوچھا کہ جسے
انسان بھول جاتا ہے اور آگے پیچھے کر لیتا ہے اور اسکی مانند تو آپ نے یہی فرمایا کہ اب کر لو اور کچھ
حرج نہیں **کہا** امام مسلم علیہ الرحمۃ نے اور روایت کی ہم سے حسن حلوانی نے اون سے یعقوب نے
اون سے اون کے باپ نے اون سے صالح نے اون سے ابن شہاب نے مثل حدیث یونس کی

جو زہری سے مروی ہو چکی آخر تک عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی
عَنْھُمَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَیْنَا ھُوَ یَخْطُبُ یَوْمَ النَّحْرِ فَقَامَ اِلَیْہِ رَجُلٌ
فَقَالَ مَا کُنْتُ اَحْسِبُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَنَّ کَذَا وَکَذَا قَبْلَ کَذَا وَکَذَا ثُمَّ جَآءَ
اٰخَرُ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کُنْتُ اَحْسِبُ اَنَّ کَذَا قَبْلَ کَذَا لِھٰٓؤُلَآءِ الثَّلَاثَۃِ قَالَ افْعَلْ
وَلَا حَرَجَ ترجمہ عبد اللہ رضی اللہ تعالے عنہ نے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے نحر کے دن خطبہ
پڑھا اور ایک شخص کھڑا ہوا اور اُس نے کہا کہ یا رسول اللہ آگے وہی مضمون ہے جو اوپر کی روایتوں
میں کئی بار گذرا کہا مسلم نے اور روایت کی ہم سے یہی حدیث عبد بن حمید نے اون سے محمد بن بکر نے
اور کہا مسلم نے اور روایت کی مجھ سے سعید بن یحیی اُموی نے اون سے اُن کے باپ نے اور سب نے
روایت کی ابن جریج سے اسی اسناد سے مگر ابو بکر کی روایت مثل روایت عیسی کی ہے مگر قول اُن کا
کہ یہ تین چیزیں (یعنے رمی اور نحر اور حلق) یہ مذکور نہیں اور یحیی کی روایت میں یوں ہے کہ ایک نے
کہا حلق کیا میں نے قبل نحر کے اور نحر کی قبل رمی کے اور اسیکی مانند عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو
رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا قَالَ اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَقَالَ حَلَقْتُ قَبْلَ اَنْ
اَذْبَحَ قَالَ فَاذْبَحْ وَلَا حَرَجَ قَالَ ذَبَحْتُ قَبْلَ اَنْ اَرْمِیَ قَالَ ارْمِ وَلَا حَرَجَ وہی مضمون ہے
عَنِ الزُّھْرِیِّ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی نَاقَۃٍ بِمِنًی
فَجَآءَہٗ رَجُلٌ بِمَعْنٰی حَدِیْثِ ابْنِ عُیَیْنَۃَ مضمون اسکا وہی ہے عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ
عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
وَاَتَاہُ رَجُلٌ یَوْمَ النَّحْرِ وَھُوَ وَاقِفٌ عِنْدَ الْجَمْرَۃِ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ حَلَقْتُ قَبْلَ اَنْ
اَرْمِیَ قَالَ ارْمِ وَلَا حَرَجَ وَاَتَاہُ اٰخَرُ فَقَالَ اِنِّیْ ذَبَحْتُ قَبْلَ اَنْ اَرْمِیَ قَالَ ارْمِ وَلَا حَرَجَ
وَاَتَاہُ اٰخَرُ فَقَالَ اِنِّیْ اَفَضْتُ اِلَی الْبَیْتِ قَبْلَ اَنْ اَرْمِیَ قَالَ ارْمِ وَلَا حَرَجَ قَالَ فَمَا رَاَیْتُہٗ
سُئِلَ یَوْمَئِذٍ عَنْ شَیْءٍ اِلَّا قَالَ افْعَلُوْا وَلَا حَرَجَ ترجمہ عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ نے
کہا کہ سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور اُن کے پاس ایک شخص آیا نحر کے دن اور
جمرہ کے پاس آپ کھڑے ہوئے تھے سو اُس نے عرض کی کہ یا رسول اللہ میں نے سر منڈا لیا کنکریاں
مارنے سے پہلے آپ نے فرمایا اب کنکریاں مار لو اور کچھ مضائقہ نہیں اور دوسرا آیا اور

عرض کی کہ مین نے ذبح کیا رمی سے پہلے آپنے فرمایا اب رمی کرلو اور کچھ حرج نہین اور تیسرا آیا اور عرض کی کہ مین نے طواف افاضہ کیا بیت اللہ کا رمی سے پہلے آپنے فرمایا اب رمی کرلو اور کچھ حرج نہین کا اور نے کہا کہ اوسدن حضرت سے جو چیز پوچھی کہ آگے پیچھے ہوگئی آپ نے فرمایا اب کرلو اور کچھ حرج نہین ۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيْلَ لَهُ فِي الذَّبْحِ وَالْحَلْقِ وَالرَّمْيِ وَالتَّقْدِيْمِ وَالتَّاْخِيْرِ فَقَالَ لَا حَرَجَ وہی مضمون ہے

ف نحر کے دن چار کام ہین اول رمی جمرۂ عقبہ کی پہر ذبح پہر حلق پہر طواف افاضہ اور سنت یہی ہے کہ یہ چارون کام اسی ترتیب سے بجالاوے اور یہی مذہب ہے سلف کا اور شافعیہ کا اور دلیل انکی یہی روایات ہین اور اُن کا قول ہے کہ اگر کسی نے اُن مین آگے پیچھے کیا کسی کام کو تو روا ہے اور اسپر فدیہ نہین نہ قربانی ہے اور ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالے علیہ اور مالک اور سعید بن جبیر اور حسن بصری اور نخعی اور قتادہ کا قول ہے کہ اوسپر قربانی لازم ہے اور ایک قول شاذ ابن عباس کا بھی ایسا ہی ہے مگر ان سب پر روایات باب حجت ہین اور ظاہر اس لفظ سے جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کچھ حرج نہین یہی معلوم ہوتا ہے کہ اُس کو نہ گناہ ہے نہ اور کوئی چیز واجب ہے قربانی وغیرہ سے اور اگر کچھ واجب ہوتا تو آپ یہان بیان کرتے اور تاخیر بیان کی اوسکے وقت سے روا نہین ہے اور اسپر تو اجماع ہے کہ اگر کسی نے قبل رمی کے نحر کرلیا تو اوسپر کچھ نہین اور اسپر بھی اجماع ہے کہ عامد اور بھولنے والا اس مین برابر ہے پہر جنکے نزدیک قربانی واجب ہے دونو پر واجب ہے اور جن کے نزدیک نہین تو دونون پر نہین اور اتنا فرق ہے کہ قصداً کرنے والا خلاف سنت سے گنہگار ہوتا ہے اور بھولنے والا نہین ہوتا اور یہ جو وارد ہوا کہ آپ اونٹنی سوار ہوکر کھڑے رہے جیسا عبداللہ کی روایت مین اوپر مذکور ہوا اس سے ثابت ہوا کہ ضرورت کے وقت سواری پر بیٹھنا روا ہے اگرچہ کہین جانا منظور نہ ہو اور خطبہ پڑہا آپنے نحر کے دن اور خطبہ حج کے شافعیہ کے نزدیک چار ہین اول مکہ مین کعبہ کے نزدیک ساتوین تاریخ کو ذی الحجہ کی دوسرا نمرہ مین عرفہ کے دن تیسرا منے مین نحر کے دن چوتہا پہر منے مین ایام تشریق کے دوسرے دن ہین اور یہ سب ایک ہی ایک خطبہ مین اور بعد نماز ظہر کے سوا اس خطبہ کے جو نمرہ مین ہے کہ وہ دو خطبہ ہین اور قبل صلوۃ ظہر کے ہین اور بعد زوال کے اور دلائل اُن کے مین نے احادیث صحیحہ سے شرح مہذب مین بیان کیے ہین ایسا ہی کہا نووی

نے تر صحیح مسلم میں **باب** استحباب طواف الافاضۃ یوم النحر طواف افاضہ نحر کے
دن بجا لانا مستحب ہے **عن** نافع عن ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم افاض یوم
النحر ثم رجع فصلی الظہر بمنی قال نافع فکان ابن عمر یفیض یوم النحر ثم
یرجع فیصلی الظہر بمنی ویذکر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم فعلہ۔ **ترجمہ**
نافع نے ابن عمر سے روایت کی کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے طواف افاضہ کیا نحر کے دن اور پھر لوٹے اور
ظہر منے میں پڑھی نافع نے کہا کہ ابن عمر طواف افاضہ کرتے تھے نحر کے دن اور پھر لوٹ کر ظہر
پڑھتے تھے منے میں اور کہتے تھے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم بھی ایسا ہی کرتے تھے **ف**
اس سے معلوم ہوا کہ طواف افاضہ نحر کے دن اول روز میں کر لینا مستحب ہے **باب** استحباب
نزول المحصب یوم النفر محصب میں اترنے کا بیان **عن** عبد العزیز بن الرفیع رضی
اللہ تعالی عنہ قال سألت انس بن مالک قلت اخبرنی بشیء عقلتہ عن رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم این صلی الظہر یوم الترویۃ قال بمنی قلت فاین صلی العصر
یوم النفر قال بالابطح ثم قال افعل ما یفعل امراؤک **ترجمہ** عبد العزیز رفیع کے فرزند سے
کہا کہ پوچھا میں نے انس بن مالک سے کہ خبر دو مجھے جو تم نے یاد رکھا ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ترویہ
کے دن (یعنے آٹھویں تاریخ) نماز ظہر کہاں پڑھی انہوں نے کہا منی میں پھر میں نے کہا کہ نماز عصر
کہاں پڑھی کوچ کے دن کہا ابطح میں پھر کہا کہ تم ویسا کرو جیسا کرتے ہیں تمہارے حاکم لوگ **عن** ابن عمر
رضی اللہ تعالی عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم وابا بکر وعمر کانوا ینزلون
الابطح عبد اللہ رضی اللہ تعالے عنہ نے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر و عمر ابطح میں
اترا کرتے تھے **ف** ابطح وہی ہے جس کو محصب کہتے ہیں **عن** نافع ان ابن عمر کان یری
التحصیب سنۃ وکان یصلی الظہر یوم النفر بالحصبۃ قال نافع قد حصب رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والخلفاء بعدہ **ترجمہ** نافع نے ابن عمر سے روایت کی کہ وہ محصب
میں اترنے کو سنت جانتے تھے اور ظہر وہیں پڑھتے تھے نحر کی نافع نے کہا کہ محصب میں اترے ہیں رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے بعد اترے ہیں خلیفہ آپ کے **عن** عائشۃ رضی اللہ تعالی
عنہا قالت نزول الابطح لیس بسنۃ انما نزلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

لِاَنَّہٗ کَانَ اَسْمَحَ لِخُرُوْجِہٖ اِذَا خَرَجَ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا نے فرمایا کہ محصب مین اترنا کچھ واجب نہین اور جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تو صرف اسلیے وہان اترے ہین کہ وہان سے نکلنا آسان تہا جب مکہ سے آپ نکلے عَنْ ہِشَامٍ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَہٗ ترجمہ ہشام سے اسی اسناد سے وہی مضمون مروی ہوا عَنْ سَالِمٍ اَنَّ اَبَابَکْرٍ وَّعُمَرَ وَابْنَ عُمَرَ کَانُوْا یَنْزِلُوْنَ الْاَبْطَحَ قَالَ الزُّھْرِیُّ وَاَخْبَرَنِیْ عُرْوَۃُ عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا اَنَّھَا لَمْ تَکُنْ تَفْعَلُ ذٰلِکَ وَقَالَتْ اِنَّمَا نَزَلَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِاَنَّہٗ کَانَ مَنْزِلًا اَسْمَحَ لِخُرُوْجِہٖ سالم نے کہا کہ ابوبکر و عمر ابطح مین اترتے تہے زہری نے کہا کہ مجہے عروہ نے خبر دی جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا سے کہ وہ نہین وہان اترتی تہین اور فرماتی تہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو وہان اوترتے تہے تو اس لیے کہ وہان سے روانہ ہو جانا مکہ سے آسان تہا عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا قَالَ لَیْسَ التَّحْصِیْبُ بِشَیْءٍ اِنَّمَا ھُوَ مَنْزِلٌ نَزَلَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ترجمہ عطا نے کہا کہ ابن عباس نے فرمایا کہ محصب مین اُترنا کچہ سنت و واجب نہین وہ تو ایک منزل ہے کہ وہان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوترے ہین عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ یَسَارٍ قَالَ قَالَ اَبُوْ رَافِعٍ لَمْ یَاْمُرْنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ اَنْزِلَ الْاَبْطَحَ حِیْنَ خَرَجَ مِنْ مِّنًی وَّلٰکِنِّیْ جِئْتُ فَضَرَبْتُ فِیْہِ قُبَّۃً فَجَاءَ فَنَزَلَ قَالَ اَبُوْبَکْرٍ فِیْ رِوَایَۃِ صَالِحٍ قَالَ سَمِعْتُ سُلَیْمَانَ بْنَ یَسَارٍ وَّفِیْ رِوَایَۃِ قُتَیْبَۃَ قَالَ عَنْ اَبِیْ رَافِعٍ وَکَانَ عَلٰی ثَقَلِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ترجمہ سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ ابو رافع نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجہے حکم نہین کیا تہا کہ مین اوترون ابطح مین جب آپ منی سے نکلے مگر مین آیا اور مین نے وہان قبہ لگا دیا پہر آپ آئے اور وہان اوتر پڑے ابوبکر کی روایت مین صالح سے یون ہے کہ انہون نے کہا سنا مین نے سلیمان بن یسار سے اور قتیبہ کی روایت مین ہے کہ ابو رافع نے کہا اور ابو رافع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامان پر مقرر تہے عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ نَنْزِلُ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ غَدًا بِخَیْفِ بَنِیْ کِنَانَۃَ حَیْثُ تَقَاسَمُوْا عَلَی الْکُفْرِ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

رضی اللہ تعالی عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا کل ہم خدا چاہے گا
تو خیف بنی کنانہ مین اوترینگے جہان کافرون نے کفر پر قسم کہائی تہی آپس مین عن ابی ھریرۃ رضی
اللہ تعالی عنہ قال قال لنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ونحن بمنی نحن نازلون
غدا بخیف بنی کنانۃ حیث تقاسموا علی الکفر وذلک ان قریشا وبنی کنانۃ حالفت
علی بنی ھاشم وبنی المطلب ان لا یناکحوھم ولا یبایعوھم حتی یسلموا الیھم رسول
اللہ صلی اللہ علیہ یعنی بذلک المحصب ترجمہ ابو ہریرہ نے کہا کہ ہم سے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا منے مین کہ کل ہم خیف بنی کنانہ مین اوترنے والے ہین جہان کافرون نے کفر پر قسم
کہائی تہی اور کیفیت اوسکی یہ تہی کہ قریش نے اور بنی کنانہ نے قسم کہائی تہی کہ بنی ہاشم اور بنی عبد المطلب
سے یعنے اون کے قبیلون سے نہ نکاح کرین نہ خرید و فروخت کرین جب تک وہ جناب رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کو اون کے سپرد نہ کر دین اور مراد خیف بنی کنانہ سے محصب ہے تفصیل اوسکی آگے آویگی انشاء اللہ
تعالے عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال منزلنا
ان شاء اللہ اذا فتح اللہ الخیف حیث تقاسموا علی الکفر ترجمہ حضرت ابو ہریرہ رضی
اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر خدا نے چاہا اور فتح دی تو منزل ہماری
خیف ہے جہان قسم کہائی اونہون نے یعنے کافرون نے کفر پر **ف** غرض یہ کہ محصب مین اوترنا
اس مین اختلاف تہا صحابہ کوئی اسکو منزل اتفاقی کہتے تہے اور یہان اوترنا مسنون نہ جانتے تہے اور
کوئی اسی اقتدای رسول جانکر مستحب ٹہیراتے تہے چنانچہ امام شافعی اور مالک اور جمہور کے نزدیک مستحب
ہے بنظر اقتدا رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم و پیروی خلفاے راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین مگر
اسپر اتفاق ہے کہ اگر کسی نے اسکو ترک کیا تو اوسپر کچہ الزام نہین اور مستحب ہے کہ وہان ظہر اور عصر اور مغرب
اور عشا پڑہے اور کچہہ رات تک ٹہیرے یا ساری رات بنظر اقتداے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور
محصب اور ابطح اور حصبہ اور بطحا اور خیف بنی کنانہ یہ سب نام ایک ہی مقام کے ہین اور اصل مین
خیف اوس زمین کو کہتے ہین کہ نشیب مین واقع ہو پہاڑ کے دامن مین اور وہان سے مدینہ منورہ کا
سیدہا راستہ ہے اسی کے لیے کہا کہ وہان سے نکلنا آسان ہے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ انشاء اللہ تعالے ہم وہان اوترینگے اسلیے کہ اللہ پاک کا حکم ہے کہ ولا تقولن لشیء انی فاعل

ذٰلِكَ غَدًا اِلَّا اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ یعنے نہ کہنا کسی کو کہ کل مین اُسکو کرونگا مگر یون کہنا کہ اگر اللہ تعالی نے
چاہا اور کفار نے جب حضرت مکہ معظمہ مین تھے آپس مین قسم کہائی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور
بنی ہاشم اور بنی عبدالمطلب کو مکہ سے نکالدین اسی خیف بنی کنانہ کی گھاٹی مین لکہ آپس مین ایک
اقرار نامہ لکہا اور طرح طرح کے لغویات اوس مین تحریر کیے اور قطع رحم اور کفر پہ کمر باندہی اور اس
اقرار نامہ کو کعبہ مین لٹکادیا اللہ پاک نے ایک دیمک کو مقرر کیا کہ وہ سارا کاغذ کہا گئی صرف اللّٰہ
اور رسول کا نام اُسمین رہ گیا اور جبرائیل علیہ الصلوٰۃ والسلام نے رسول اللہ صلی اللہ کو خبر دی اور
آپ نے اپنے چچا ابوطالب کو خبر دی اور وہ اُن کافرون کے پاس آئے اور یہ امر ظاہر کیا پہر اونہون نے
وہ کاغذ نکال کر دیکہا اور ویسا ہی پایا چنانچہ بعض علماء نے فرمایا ہے کہ وہان اترنا آپ کا شکر الٰہی
کے ارادہ سے تہا کہ اس نعمت کا شکر بجالاوین کہ اللہ تعالے نے دین کو ظاہر کیا اور عاجزون کو غالب
اور کافرون کو مغلوب فرمایا ایسا ہی کہا نووی نے **بَابُ** وُجُوْبِ الْمَبِيْتِ بِمِنًى لَيَالِيَ
اَيَّامِ التَّشْرِيْقِ وَالتَّرْخِيْصِ فِيْ تَرْكِهٖ لِاَهْلِ السِّقَايَةِ **شب** کو رہنا منی مین ایام تشریق
مین واجب ہے اور جو لوگ مکہ مین زمزم پلاتے ہون اُنکو رخصت ہے **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى
عَنْهُمَا اَنَّ الْعَبَّاسَ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اِسْتَاْذَنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اَنْ يَّبِيْتَ بِمَكَّةَ لَيَالِيَ مِنًى مِنْ اَجْلِ سِقَايَتِهٖ فَاَذِنَ لَهٗ **عبد اللہ** بن عمر رضی
اللہ تعالی عنہما نے کہا کہ عباس رضی اللہ تعالے عنہ نے اجازت مانگی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے
کہ رات کو منی کی راتون مین مکہ مین رہین اسلیے کہ اون کو زمزم پلانے کی خدمت تہی **عَنْ** عُبَيْدِ اللّٰهِ
ابْنِ عُمَرَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ **عبید اللہ** سے اسی اسناد سے یہی مضمون مروی ہے **ف**
اس روایت سے دو مسئلے معلوم ہوئے اول یہ کہ منی کی راتون مین رات کو منی ہی مین رہنا ضرور ہے اور
اسپر اتفاق ہے علماء کا مگر اس مین اختلاف ہے کہ یہ واجب ہے کہ سنت ہے امام شافعی کے اس مین دو قول
مین صحیح قول یہ ہے کہ واجب ہے اور مالک اور احمد کا بہی یہی مقولہ ہے دوسرا قول یہ ہے کہ سنت ہے اور
اسی کے قائل ہین ابن عباس اور حسن اور ابوحنیفہ غرض جس نے واجب کہا ہے اوس نے کہا ہے کہ اوسکے
تارک پر قربانی واجب ہوتی ہے اور جس نے سنت کہا ہے وہ تارک کے لیے قربانی مستحب کہتا ہے اور کس
قدر وہان رہنا واجب ہے اس مین بہی اختلاف ہے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے دو قول مین صحیح

یہہ ہی کہ اکثر رات مین رہنا ضرور ہی دوسرے یہ کہ ایک ساعت ہر رات مین دوسرا مسئلہ یہ ہی کہ جو لوگ زمزم پلاتے ہین اُن کو شب کو منی مین رہنا ضرور نہین بلکہ انکو ضرور ہے کہ مکہ مین جاوین اور رات کو پلاوین اور حوضون مین پانی بھرین کہ پینے والے فراغت سے پیئین اور امام شافعی کے نزدیک یہہ اولاد عباس رضی اللہ تعالی عنہ کے ساتھہ مخصوص نہین بلکہ جو زمزم پلانے والا ہو اوسکو رخصت ہی کہ منے مین نرہی اور اسیطرح جو نیا شخص زمزم پلانے کا التزام کرے اوسکو بھی رخصت ہی اور بعضون نے کہا ہے کہ یہ حضرت خاص آل عباس کو ہے بعضون نے کہا خاص عباس کو تہی اور بعضون نے کہا بنی عباس مین سے بنی ہاشم کو خاص ہے غرض یہ چار قول ہین اصحاب شافعیہ کے اور صحیح ان مین پہلاہی قول ہے اور پانی پلانا خاص حق ہے آل عباس کا اسلیے کہ ایام جاہلیت مین یہ خدمت خاص تہی عباس کو اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اونہی کے لیے قرار دی اور ہمیشہ اونہی کے واسطے ہے نووی نے ایسا ہی کہا ہے **باب** فَضْلِ الْقِيَامِ بِالسِّقَايَةِ وَالثَّنَاءِ عَلَى اَهْلِهَا وَاسْتِحْبَابِ الشُّرْبِ مِنْهَا حج مین پانی پلانے کی فضیلت **عَنْ** بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيِّ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا عِنْدَ الْكَعْبَةِ فَاَتَاهُ اَعْرَابِيٌّ فَقَالَ مَالِي اَرٰى بَنِي عَمِّكُمْ يَسْقُوْنَ الْعَسَلَ وَاللَّبَنَ وَاَنْتُمْ تَسْقُوْنَ النَّبِيْذَ اَمِنْ حَاجَةٍ بِكُمْ اَوْمِنْ بُخْلٍ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ مَا بِنَا حَاجَةٌ وَّلَا بُخْلٌ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رَاحِلَتِهِ وَخَلْفَهُ اُسَامَةُ فَاسْتَسْقٰى فَاَتَيْنَاهُ بِاِنَاءٍ مِّنْ نَبِيْذٍ فَشَرِبَ وَسَقٰى فَضْلَهُ اُسَامَةَ وَقَالَ اَحْسَنْتُمْ وَاَجْمَلْتُمْ كَذَا فَاصْنَعُوْا فَلَا نُرِيْدُ تَغْيِيْرَ مَا اَمَرَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** بکر بن عبداللہ مزنی نے کہا کہ مین ابن عباس کے پاس بیٹہا تہا کعبہ کے نزدیک کہ ایک گاؤن کا آدمی آیا اور اُسنے کہا کیا سبب ہے کہ مین تمہارے چچا کی اولاد کو دیکہتا ہون کہ وہ شہد اور دودہ پلاتے ہین اور تم کہجور کا شربت پلاتے ہو کیا تم نے محتاجی کے سبب سے اسے اختیار کیا ہے یا بخیلی کی وجہ سے تو ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما نے فرمایا کہ الحمد للہ نہ ہم کو محتاجی ہے نہ بخیلی اصل وجہ اسکی یہ ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اپنی اونٹنی پر اور اون کے پیچہے اسامہ تہے اور آپنے پانی مانگا سو ہم ایک پیالہ کہجور کے شربت کا لائے اور آپ نے پیا اور اُس مین سے جو بچا وہ اسامہ کو پلایا اور آپ نے فرمایا کہ تم نے خوب اچہا کام کیا اور ایسا ہی کیا کرو سو ہم اوسکو بدلنا نہین چاہتے جسکا

حکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دی چکے ہیں **ف** اس حدیث سے فضیلت پلانے کی ثابت ہوئی اور پلانے والون کی تعریف نکلی اور آخر مین جو ابن عباس نے فرمایا کہ ہم بدلنا نہیں چاہتے اسے ثابت ہوا اصل مذہب صحابہ کا کہ وہ نہیں چاہتے تھے کہ تغیر کرین کسی امر مین خواہ تغیر صفات کا ہو مثلاً کسی جماعت کے اعداد یا اوقات یا تعینات مین تغیر کرین یا کسی عبادت کے کامون مین کوئی صفت یا عدد اپنی طرف سے بڑہا دین یا گھٹا دین کہ یہ سب منجملہ احداث ہین اور یہی مذہب ہے اہل سنت کا اور طریقہ ہے جماعۃ اصحاب کا اور اس سے رد ہو گئے تمام امور محدثہ اور اوامر و نواہی مبتدعہ و ذالک المقصود **باب**

فِي الصَّدَقَةِ بِلُحُومِ الْهَدَايَا وَجُلُودِهَا وَجِلَالِهَا وَلَا يُعْطِي الْجَزَّارُ مِنْهَا شَيْئًا وَجَوَازُ الِاسْتِنَابَةِ فِي الْقِيَامِ عَلَيْهَا قربانیون کے گوشت اور کھالین اور جھولین صدقہ کر دینے کا بیان اور قصائی کو اس مین کچھ نہ دینے کا ذکر اور اسکے نائب کرنیکا جواز **عَنْ** عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ أَمَرَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَقُومَ عَلَى بُدْنِهِ وَأَنْ أَتَصَدَّقَ بِلُحُومِهَا وَجُلُودِهَا وَأَجِلَّتِهَا وَأَنْ لَا أُعْطِيَ الْجَزَّارَ مِنْهَا قَالَ نَحْنُ نُعْطِيهِ مِنْ عِنْدِنَا **حضرت علی** نے فرمایا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ مین آپکے قربانی کی اونٹون پر کھڑا رہون اور ان کا گوشت اور کھالین اور جھولین خیرات کر دون اور قصاب کی مزدوری اوس مین سے نہ دون اور حضرت علی نے فرمایا کہ مزدوری قصاب کی ہم اپنے پاس سے دینگے **عَنْ** عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وہی مضمون اس سند سے آیا ہے **عَنْ** عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِهِمَا أَجْرُ الْجَازِرِ **حضرت علی** رضی اللہ تعالی عنہ سے وہی مضمون مروی ہوا مگر اس مین قصاب کی مزدوری کا ذکر نہیں ہے **عَنْ** عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهُ أَنْ يَقُومَ عَلَى بُدْنِهِ وَأَمَرَهُ أَنْ يَقْسِمَ بُدْنَهُ كُلَّهَا لُحُومَهَا وَجُلُودَهَا وَجِلَالَهَا فِي الْمَسَاكِينِ وَلَا يُعْطِيَ فِي جِزَارَتِهَا مِنْهَا شَيْئًا **حضرت علی** بن ابیطالب سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے انکو حکم دیا کہ کھڑے ہون وہ آپکے قربانی کے اونٹون پر اور حکم دیا کہ سارا گوشت اور جھولین انکی خیرات کر دین مسکینون کو اور قصاب کی مزدوری اوس مین سے کچھ نہ دین **عَنْ** عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهُ بِمِثْلِهِ وہی مضمون

ف بدنہ کا استعمال اکثر حدیث اور کتب فقہ مین اونٹ پر آتا ہے مگر اہل لغت نے گاؤ اور بکری پر بہی اطلاق کیا ہے اور اس حدیث سے کئی مسئلے ثابت ہوئے اول معلوم ہوا کہ قربانی کا نے جانا مستحب ہے دوسرے اوس کے ذبح اور نحر کے لیے کسی کو نائب کرنا درست ہے تیسرے خود نحر و ذبح کرنا مستحب ہے چوتھے گوشت اور کہال اور جہول سب تقسیم و خیرات کرنا ضرور ہے پانچوین اجرت قصاب کی اوس مین سے نہ دینا چاہیے چہٹے ثابت ہوئے کہ اجرت قصاب کی حلال اور درست ہے اور مذہب شافعیہ کا یہہ ہے کہ فروخت کرنا کہال کا درست نہین نہ گوشت وغیرہ کا اور نہ اُس سے گہر مین نفع لینا خواہ قربانی واجب ہو یا مستحب اور یہی قول ہے عطا اور نخعی اور مالک اور احمد اور اسحاق کا اور ابن منذر ابن عمر اور اسحاق اور احمد سے راوی ہین کہ اس مین کچہ حرج نہین کہ کہال اوسکی بیچ ڈالین اور اُسکی قیمت خیرات کر دین اور ابو ثور نے بہی اجازت دی ہے بیچنے کی اور نخعی اور اوزاعی نے بہی کہا ہے کہ اوس کے عوض مین کچہ مضائقہ نہین اگر چہلنی اور سوپ اور ترازو وغیرہ خرید لین اور حسن بصری نے کہا ہے کہ اجرت جزار مین کہال دینا روا ہے مگر یہہ خلاف سنت ہے اور یہہ قول حسن بصری کا خلاف حدیث ہے اس لیے مردود ہے اور قاضی عیاض نے کہا ہے کہ جہول ڈالنا اونٹ پر سنت ہے اور سلف سے مروج ہے اور مالک اور شافعی وغیرہ نے کہا ہے کہ بعد کوہان چیرنے کے جہول ڈالی جاوے کہ خون نہ بہرے اور کہا ہے کہ قیمت جہول کی بہی اونٹ کی حیثیت کے موافق ہو یعنے جیسی قیمت کا قربانی کا اونٹ ہو اوس کے مناسب جہول بہی ہو جیسے مثل مشہور ہے شتر بمقدار علم

باب جَوَازِ الْاِشْتِرَاكِ فِي الْهَدْيِ

قربانی مین شریک ہونے کا بیان عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ نَحَرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ الْبَدَنَةَ عَنْ سَبْعَةٍ وَالْبَقَرَةَ عَنْ سَبْعَةٍ **ترجمہ** جابر رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ نحر کیا ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حدیبیہ کے سال اونٹ سات آدمیون کی طرف سے اور بیل سات آدمیون کی طرف سے عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُهِلِّيْنَ بِالْحَجِّ فَأَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَشْتَرِكَ فِي الْاِبِلِ وَالْبَقَرِ كُلُّ سَبْعَةٍ مِنَّا فِي بَدَنَةٍ جابر نے کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کا احرام

باندہ کر نکلا اور آپنے ہم کو حکم دیا کہ شریک ہو جاوین اونٹ اور گائے مین سات سات آدمی ہم مین کے **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا قَالَ اشْتَرَکْنَا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الْحَجِّ وَالْعُمْرَۃِ کُلُّ سَبْعَۃٍ فِی بَدَنَۃٍ فَقَالَ رَجُلٌ لِجَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَیُشْتَرَکُ فِی الْبَدَنَۃِ مَا یُشْتَرَکُ فِی الْجَزُوْرِ قَالَ مَا ھِیَ اِلَّا مِنَ الْبُدْنِ وَحَضَرَ جَابِرٌ حُدَیْبِیَۃَ قَالَ نَحَرْنَا یَوْمَئِذٍ سَبْعِیْنَ بَدَنَۃً اشْتَرَکْنَا کُلُّ سَبْعَۃٍ فِی بَدَنَۃٍ جابر نے کہا شریک ہوے ہم ساتھہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حج اور عمرہ مین سات سات آدمی ایک بدنہ مین ایک شخص نے جابر سے کہا کہ کیا بدنہ مین بہی اتنے ہی آدمی شریک ہو سکتے ہین جتنے جزور مین ہوتے ہین تو جابر نے کہا کہ بدنہ اور جزور تو ایک ہی چیز ہے (یعنے دونو اونٹ کو کہتے ہین) اور حاضر ہوئے جابر حدیبیہ مین تو اونہون نے کہا کہ نحر کیا ہمنے ستر اونٹ اور ہر اونٹ مین سات آدمی شریک تھے **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا یُحَدِّثُ عَنْ حَجَّۃِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاَمَرَنَا اِذَا اَحْلَلْنَا اَنْ نُّھْدِیَ وَیَجْتَمِعَ النَّفَرُ مِنَّا فِی الْھَدِیَّۃِ وَذٰلِکَ حِیْنَ اَمَرَھُمْ اَنْ یَّحِلُّوْا مِنْ حَجِّھِمْ فِی ھٰذَا الْحَدِیْثِ **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ بیان کرتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کا حال تو کہا کہ حکم کیا ہم کو آپنے کہ جب ہم احرام کہول ڈالین تو قربانی کرلین اور چند آدمی ہم مین سے ایک ایک قربانی مین شریک ہو جاوین اور یہ جب ہوا کہ آپنے حجۃ الوداع مین جب احرام حج کا عمرہ کروا کے کہلوا دیا تہا **ف** ان حدیثون سے شراکت قربانی مین ثابت ہوئی اور اس مین علماء کا اختلاف ہے مذہب شافعی یہی ہے کہ شراکت روا ہے خواہ قربانی واجب ہو خواہ مستحب اور برابر ہے کہ بعض شریکون پر واجب ہو اور بعض کی نیت صرف قرب الٰہی ہو اور بعض صرف گوشت کہانے کا ارادہ رکہتے ہون غرض سب کی شراکت درست ہے اور دلیل اون کی یہی حدیثین ہین اور امام احمد اور جمہور اور داؤد ظاہری کا قول ہے کہ شراکت ہدی تطوع مین روا ہے نہ واجب مین اور یہی قول ہے بعض مالکیہ کا اور مالکیہ نے کہا کہ مطلق شراکت روا نہین مگر یہ قول بالکل خلاف احادیث صحیحہ ہے لہٰذا مسموع نہین اور ابو حنیفہ نے کہا ہے کہ شراکت جب درست ہے کہ سب کی نیت تقرب الی اللہ کی ہو اور نہین تو نہین (یعنے کوئی گوشت کہانے کی نیت اوسمین نہ رکہتا ہو) اور شراکت بکری مین جائز نہین ہے اسمین سب کا اتفاق ہے اور ان حدیثون سے معلوم ہوا کہ اونٹ اور گائے مین سات سات آدمی شریک

ہوسکتی ہین اور ہر ایک جانور اُن مین سے گویا سات بکریون کے برابر ہے یہانتک کہ اگر کسی پر سات قربانیان ہون تو ایک اونٹ کرنا اُسکو سب کو کافی ہوجاویگا اور جابر کی اخیر روایت سے معلوم ہوا کہ متمتع پر بھی قربانی واجب ہے اور واجب قربانی مین بھی شراکت درست ہے اور اس سے امام مالک کا قول اور داؤد ظاہری وغیرہ کا رد ہوگیا اور اسی روایت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ تمتع کی قربانی بعد عمرہ کے ذبح کرڈالے اور قبل احرام حج کے اور اس مین اختلاف بھی ہے مگر صحیح یہی ہے کہ بعد عمرہ کے ذبح کرے **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال کنا نتمتع مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالعمرۃ فنذبح البقرۃ عن سبعۃ نشترک فیہا **ترجمہ** جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ہم تمتع مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مین ایک گائے مین سات آدمی شریک ہوجاتے تھے **عن** جابر قال ذبح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بقرۃ یوم النحر **ترجمہ** جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کیطرف سے ایک گائے ذبح کی نحر کے دن **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما یقول نحر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن نسائہ وفی حدیث ابن بکر عن عائشۃ بقرۃ فی حجتہ **ترجمہ** جابر سے وہی مضمون مروی ہوا کہ آپ نے اپنی سب بیبیون کیطرف سے اور ابن بکر کی روایت مین ہے حضرت عائشہ کیطرف سے ایک گائے ذبح کی اپنے حج مین

باب استحباب نحر الابل قیاما معقولۃ

اونٹ کو کھڑے رکھہ کر نحر کرنے کا بیان **عن** زیاد بن جبیر ان ابن عمر اتی علی رجل وھو ینحر بدنتہ بارکۃ فقال ابعثہا قیاما مقیدۃ سنۃ نبیکم صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** زیاد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ عبد اللہ بن عمر نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ اونٹ کو بٹھا کر نحر کرتا ہے تو کہا کہ اوسکو اٹھالو اور پیر باندہ دو اور نحر کرو یہ سنت ہے تمہارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی **فائدہ** اس سے معلوم ہوا کہ اونٹ کو بایان پیر اوس کے آگے کا باندہ کر کھڑا کر کے نحر کرنا سنت ہے کہ وہ تین پیرون پر کھڑا ہو اور بقر اور بکری کو لٹا کر ذبح کرنا چاہیے اور تین پیر گائے کے بھی باندہ دینا چاہیے اور ایک داہنا کھلا رہے اور یہی مذہب ہے شافعی علیہ الرحمۃ کا کہ اونٹ کو کھڑے کر کے نحر کرین اور مالک اور احمد اور جمہور کا اور ابو حنیفہ اور ثوری کے نزدیک کھڑے بیٹھے دونو برابر ہے اور یہ خلاف احادیث ہے لہٰذا مردود

باب استحباب بعث الهدي إلى الحرم لمن لا يريد الذهاب بنفسه واستحباب تقليده وفتل القلائد وأن باعثه لا يصير محرما ولا يحرم عليه شيء بسبب ذلك

قربانی کے حرم میں بھیجنے کا بیان عن عائشة رضي الله تعالى عنها قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يهدي من المدينة فأفتل قلائد هديه ثم لا يجتنب شيئا مما يجتنب المحرم ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ سے قربانی روانہ کر دیتے تھے اور میں اون کے گلوں کے ہار بٹا کرتی تھی۔ پھر وہ کسی چیز سے پرہیز نہیں کیا کرتے تھے جیسے محرم پرہیز کیا کرتا ہے عن ابن شهاب بهذا الإسناد مثله ترجمہ ابن شہاب سے وہی مضمون مروی ہوا عن عائشة رضي الله تعالى عنها قالت كأني أنظر إلي أفتل قلائد هدي رسول الله صلى الله عليه وسلم بنحوه ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا فرماتی ہیں کہ میں اپنے آپ کو دیکھتی ہوں کہ میں بٹا کرتی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قربانیوں کے ہار آگے وہی مضمون ہے جو اوپر گزرا عن عائشة رضي الله تعالى عنها تقول كنت أفتل قلائد هدي رسول الله صلى الله عليه وسلم بيدي هاتين ثم لا يعتزل شيئا ولا يتركه ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا فرماتی ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قربانیوں کے ہار بٹا کرتی تھی اپنے ہاتھوں سے پھر آپ کوئی چیز نہ چھوڑتے تھے عن عائشة قالت فتلت قلائد بدن رسول الله صلى الله عليه وسلم بيدي ثم أشعرها وقلدها ثم بعث بها إلى البيت وأقام بالمدينة فما حرم عليه شيء كان له حلا ترجمہ وہی مضمون ہے عن عائشة رضي الله تعالى عنها قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يبعث بالهدي أفتل قلائدها بيدي ثم لا يمسك عن شيء لا يمسك عنه الحلال ترجمہ وہی مضمون ہے عن أم المؤمنين رضي الله تعالى عنها قالت أنا فتلت تلك القلائد من عهن كان عندنا فأصبح فينا رسول الله صلى الله عليه وسلم حلالا يأتي ما يأتي الحلال من أهله ويأتي ما يأتي الرجل من أهله ترجمہ ام المومنین رضی اللہ تعالے عنہا نے فرمایا کہ میں نے ہار بٹے ہیں اون سے جو رنگی ہوتی تھی ہمارے پاس اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان حلال

رہیر یعنے قربانی بھیجکر اور اپنی بی بیون سے صحبت کرتے تھے جیسے حلال لوگ کرتے ہین (یعنے جنکو احرام نہیں ہوتا) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ لَقَدْ رَأَيْتُنِي أَفْتِلُ الْقَلَائِدَ لِهَدْيِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْغَنَمِ فَيَبْعَثُ بِهِ ثُمَّ يُقِيمُ فِينَا حَلَالًا ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا فرماتی ہین کہ مین اپنے کو دیکھہ چکی ہون کہ بٹتی تھی ہار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قربانی کی بکریون کے لیے اور آپ اونکو بھیجکر پھر حلال رہتے تھے (یعنے محرم نہ ہوتے تھے) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ رُبَّمَا فَتَلْتُ الْقَلَائِدَ لِهَدْيِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُقَلِّدُ هَدْيَهُ ثُمَّ يَبْعَثُ بِهِ ثُمَّ يُقِيمُ لَا يَجْتَنِبُ شَيْئًا مِمَّا يَجْتَنِبُ الْمُحْرِمُ وہی مضمون ہے عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ أَهْدٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّةً إِلَى الْبَيْتِ غَنَمًا فَقَلَّدَهَا جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا نے فرمایا کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بار بکریان بھیجین بیت اللہ کو اور اون کے گلے مین ہار ڈالا عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ كُنَّا نُقَلِّدُ الشَّاءَ فَنُرْسِلُ بِهَا وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَلَالٌ لَمْ يَحْرُمْ عَنْهُ شَيْءٌ ترجمہ اوپر کی روایتون سے معلوم ہوگا عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّ ابْنَ زِيَادٍ كَتَبَ إِلٰى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ مَنْ أَهْدٰى هَدْيًا حَرُمَ عَلَيْهِ مَا يَحْرُمُ عَلَى الْحَاجِّ حَتّٰى يُنْحَرَ الْهَدْيُ وَقَدْ بَعَثْتُ بِهَدْيِي فَاكْتُبِي إِلَيَّ بِأَمْرِكِ قَالَتْ عَمْرَةُ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا لَيْسَ كَمَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا أَنَا فَتَلْتُ قَلَائِدَ هَدْيِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيَّ ثُمَّ قَلَّدَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ ثُمَّ بَعَثَ بِهَا مَعَ أَبِي فَلَمْ يَحْرُمْ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْءٌ أَحَلَّهُ اللّٰهُ لَهُ حَتّٰى نُحِرَ الْهَدْيُ عمرہ عبد الرحمن کی بیٹی نے کہا کہ ابن زیاد نے جناب عائشہ صدیقہ کو لکھا کہ عبد اللہ بن عباس کہتے ہین کہ جس نے قربانی بھیجی اوسپر حرام ہوچکین وہ چیزین جو حاجی پر حرام ہوتی ہین جب تک کہ قربانی ذبح نہ ہو اور مین نے قربانی روانہ کی ہے سو جو حکم ہو مجھے لکھو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا نے کہا کہ ابن عباس نے جیسا کہا ویسا نہین ہے مین نے خود بٹے ہین ہار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قربانیون کے اور آپنے اون کے

گلے مین ڈالکر میرے باپ کے ساتھہ قربانی روانہ کردی اور کوئی چیز آپ پر حرام نہ ہوئی اوسکے ذبح تک جو اللہ تعالی نے آپ پر حلال کی تھی عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا وَهِيَ مِنْ وَرَاءِ الْحِجَابِ تُصَفِّقُ وَتَقُولُ كُنْتُ أَفْتِلُ قَلَائِدَ هَدْيِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ بِيَدَيَّ ثُمَّ يَبْعَثُ بِهَا وَمَا يُمْسِكُ عَنْ شَيْءٍ مِمَّا يُمْسِكُ عَنْهُ الْمُحْرِمُ حَتَّى يُنْحَرَ هَدْيُهُ ترجمہ مسروق نے کہا کہ مین نے جناب عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا کو سُنا کہ وہ پردی کی آڑ مین دستک دیتی تہین اور فرماتی تہین کہ مین بٹا کرتی تہی ہار قربانی کے اپنے ہاتہون سے اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اونکو روانہ کردیتے تہے اور پہر اوس کے ذبح تک کسی چیز سے پرہیز نکرتے تہے عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا بِمِثْلِهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وہی مضمون اسی سند سے بہی مروی ہوا **ف** ان سب روایتون سے کئی مسئلے معلوم ہوگئے **۱** قربانی بہیجنا حرم مین مستحب ہے **دوسرے** جو خود نہ جاسکے دوسرے کے ہاتہہ روانہ کردے **تیسرے** قربانی کے گلے مین ہار ڈالنا کوہان چیرنا مستحب ہے **چوتہے** ہار ڈالنا بکری اور اونٹ اور گائے سب مین مستحب ہے **پانچوین** ہار بٹنا مستحب ہے **چھٹے** جو قربانی روانہ کرے محرم نہین ہوتا کافہ علما کے نزدیک اور یہی مذہب صحیح ہے اور جس نے خلاف کیا اُسکا قول بسبب مخالفت حدیث کے مسموع نہین **ساتوین** مالک اور ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہار ڈالنا صرف اونٹ اور گائے مین مستحب ہے اور یہ تخصیص بہی حضرت عائشہ کی روایت سے باطل ہے کہ اوس مین بکری بہی مذکور ہے **آٹھوین** اور ابن زیاد جو اوپر کی روایت مین وارد ہوا ہے یہ غلطی ہے صحیح زیاد بن ابی سفیان ہے اور ایسا ہی بخاری اور موطا اور سنن ابی داؤد وغیرہ مین ہے اور ابن زیاد نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کا زمانہ نہین پایا (نووی) **باب** جَوَازِ رُكُوبِ الْبَدَنَةِ الْمُهْدَاةِ لِمَنِ احْتَاجَ إِلَيْهَا قربانی کے اونٹ پر بوقت ضرورت سوار ہونا روا ہے عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا يَسُوقُ بَدَنَةً فَقَالَ ارْكَبْهَا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّهَا بَدَنَةٌ فَقَالَ ارْكَبْهَا وَيْلَكَ فِي الثَّانِيَةِ أَوْ فِي الثَّالِثَةِ ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکہا کہ قربانی کا اونٹ کہینچ رہا ہے آپ نے فرمایا اُسپر سوار ہوجا اوسنے عرض کی قربانی

کاہے پہر فرمایا اوس نے پہر وہی عرض کی آپ نے تیسری یا دوسری بار فرمایا خرابی ہو تیری سوار ہوجا۔
ف اس سے معلوم ہوا کہ ضرورت کے وقت اوسپر سوار ہونا روا ہے اور شافعی کے نزدیک بغیر ضرورت
روا نہیں اور اس طرح سوار ہووے کہ اوسکو تکلیف نہ ہو یعنے جانور کو اور یہی منقول ہے مالک اور ایک
جماعت کا اور دوسری روایت مالک کی اور قول احمد اور اسحق کا یہ ہے کہ بغیر ضرورت بھی روا ہے اور
اہل ظاہر کا مذہب بھی یہی ہے اور یہ حدیث اونکی دلیل ہے اور ابوحنیفہ کا قول ہے کہ نہایت مجبوری کے
وقت روا ہے عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ بَيْنَا رَجُلٌ يَسُوقُ بَدَنَةً
مُقَلَّدَةً ابی الزناد کی روایت میں بھی وہی مضمون ہے اور اس میں ہے کہ اس اونٹ کے گلے
میں ہار بھی تہا عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ اَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ بَيْنَا رَجُلٌ يَسُوقُ بَدَنَةً مُقَلَّدَةً قَالَ لَهُ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيْلَكَ ارْكَبْهَا فَقَالَ بَدَنَةٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ وَيْلَكَ ارْكَبْهَا
وَيْلَكَ ارْكَبْهَا **ترجمہ** ابوہریرہ نے کئی حدیثین روایت کین اون مین یہ بھی تہی کہ ایک شخص ایک
اونٹ کو کہینچ رہا تہا جو اونٹ مقلد تہا یعنے اوسکے گلے مین ہار پڑا ہوا تہا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ
سلم نے فرمایا خرابی ہو تیری اسپر سوار ہولے خرابی ہے تیری اوسنے عرض کی یا رسول اللہ یہ قربانی کا
ہے آپ نے پہر فرمایا سوار ہولے خرابی ہے تیری **لطیفہ** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مقلد ہونا جانوروں
کا کام ہے اور حضرت نے اور صحابہ نے جو مقلد بنایا تو جانوروں کو بنایا اور وہ حاملان حدیث کی سواری
میں بس واے ہے اون لوگوں پر جو آدمی کی صورت ہو کر مقلد بننا چاہتے ہیں عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ
اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ مَرَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ يَسُوقُ بَدَنَةً فَقَالَ
ارْكَبْهَا فَقَالَ اِنَّهَا بَدَنَةٌ قَالَ ارْكَبْهَا مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا وہی مضمون ہے عَنْ
اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ يَقُولُ مُرَّ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَدَنَةٍ فَذَكَرَ
بِمِثْلِهِ مضمون مثل روایت سابق ہے عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی
عَنْهُمَا سُئِلَ عَنْ رُكُوبِ الْهَدْیِ فَقَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ارْكَبْهَا
بِالْمَعْرُوفِ اِذَا اُلْجِئْتَ اِلَيْهَا حَتّٰی تَجِدَ ظَهْرًا **ترجمہ** جابر رضی اللہ تعالے عنہ سے کسی نے
قربانی کے اونٹ پر سوار ہونیکو پوچہا تو اونہوں نے کہا کہ مین نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے

کہ اوسپر ایسی طرح سوار ہو کہ تکلیف نہ دو اور جب تمہیں ضرورت ہو اور اور سواری نہ ملے **عن** ابن الزبیر قال سألت جابرا رضی اللہ تعالی عنہ عن رکوب الھدی قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول ارکبھا بالمعروف حتی تجد ظھرا وہی مضمون ہے **باب** ما یفعل بالھدی اذا عطب فی الطریق جب قربانی کا جانور راہ میں چل نہ سکے تو کیا کرے **عن** موسی بن سلمۃ الھذلی قال انطلقت انا وسنان بن سلمۃ معتمرین قال وانطلق سنان معہ ببدنۃ یسوقھا فازحفت علیہ بالطریق فعیی بشانھا ان ھی ابدعت کیف یاتی بھا فقال لئن قدمت البلد لاستحفین عن ذلک قال فاضحیت فلما نزلنا البطحاء قال انطلق الی ابن عباس رضی اللہ تعالی عنھما نتحدث الیہ قال فذکر لہ شان بدنتہ فقال علی الخبیر سقطت بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بست عشرۃ بدنۃ مع رجل وامرہ فیھا قال فمضی ثم رجع فقال یا رسول اللہ کیف اصنع بما ابدع علی منھا قال انحرھا ثم اصبغ نعلیھا فی دمھا ثم اجعلہ علی صفحتھا ولا تاکل منھا انت ولا احد من اھل رفقتک **ترجمہ** موسی بن سلمہ نے کہا میں اور سنان دونوں عمرے کو چلے اور سنان کے ساتھہ ایک قربانی کا اونٹ تہا کہ اوسے کہینچتے تہے اور وہ راہ میں تہک گیا اور یہ اوسکا حال دیکہہ کر عاجز ہوئے کہ اگر یہ بالکل رہ گیا تو اوسے کیونکر لاؤں گا اور کہنے لگے کہ اگر میں بلدہ پہونچا تو اسکا حکم بخوبی دریافت کرونگا پہر اتنے میں پہر دن چڑہا اور ہم بطحا میں اترے اور سنان نے مجہسے کہا کہ ہمارے ساتہہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس چلو کہ ان سے ذکر کریں غرض ان سے جاکر ذکر کیا اونہوں نے کہا تمنے خبردار شخص کو پایا اب سنو کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سولہ اونٹ ایک شخص کے ساتہہ روانہ کیے اور وہ چلا پہر لوٹ آیا اور پوچہا کہ یا رسول اللہ اگر ان میں سے کوئی تہک جاوے تو کیا کروں آپ نے فرمایا کہ اوسے نحر کردو اور اسکی گلے کی جوتیاں (جو ہار میں ٹکائی ہیں تاکہ معلوم ہو کہ یہ قربانی کا جانور ہے) اوسکے خون میں رنگ کر اوس کی کوہان میں چہاپا ماردو اور اوس میں نہ تم کہاؤ نہ تمہارا کوئی رفیق **عن** ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بثمان عشرۃ بدنۃ مع رجل ثم ذکرہ بمثل حدیث عبد الوارث

وَلَمْ یَذْکُرْ اَوَّلَ الْحَدِیْثِ ابن عباس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اونٹون کے روانہ کرنے کا مضمون ہے مگر اس مین اٹھارہ اونٹ مذکور ہے اور باقی مضمون وہی ہے اور اول کا قصہ سنان وغیرہ کا اس مین نہین ہے عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُمَا اَنَّ ذُؤَیْبًا اَبَا قَبِیْصَةَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُ حَدَّثَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یَبْعَثُ مَعَهُ بِالْبُدْنِ ثُمَّ یَقُوْلُ اِنْ عَطِبَ مِنْهَا شَیْءٌ فَخَشِیْتَ عَلَیْهِ مَوْتًا فَانْحَرْهَا ثُمَّ اغْمِسْ نَعْلَهَا فِیْ دَمِهَا ثُمَّ اضْرِبْ بِهٖ صَفْحَتَهَا وَلَا تَطْعَمْهَا اَنْتَ وَلَا اَحَدٌ مِّنْ اَهْلِ رُفْقَتِكَ

ترجمہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ذویب نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے ساتھ قربانی کی اونٹ روانہ کیے اور فرمایا کہ اگر کوئی ان مین سے تھک جاوے اور مرنیکا ڈر ہو تو اسکو نحر کرنا اور اوسکی جوتیان خون مین ڈبو کر اوسکی کوہان مین چھاپا مار دینا اور نہ تم کھانا اور نہ تمہارا کوئی رفیق **ف** جب قربانی راہ مین تھک جاوے تو حکم اسکا یہی ہے جو مذکور ہوا اور اسکا کھانا صاحب قربانی اور اوسکے ساتھ والون کو حرام ہے خواہ وہ اوسکے شامل ہون کھانے پینے مین یا جدا ہون اور امام شافعی کے نزدیک اگر وہ قربانی نفل کی ہے تو کھانا کھلانا اور بیچنا وغیرہ اسکا سب روا ہے اور اگر ہدی نذر کی ہے تو اوسکو ذبح کرنا اور چھوڑ دینا اگر ذبح نہ کیا اور وہ مرگئی تو اسکا بدل واجب ہے اور گوشت اسکا امراکو روا نہین مطلقاً سوا مساکین کے اور مساکین بھی وہ جو اس قربانی والے قافلہ مین نہ ہو جمہور کا قول یہی ہے اور اسکی ضائع ہونیکا خوف اس وجہ سے نہین کہ قافلہ پے درپے لگتے ہین دوسرا قافلہ آویگا اوسی کھاے گا

بَابُ وُجُوْبِ طَوَافِ الْوَدَاعِ وَسُقُوْطِهٖ عَنِ الْحَائِضِ طواف وداع کا بیان اور حائضہ اسکے ساقط ہونیکا بیان

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ کَانَ النَّاسُ یَنْصَرِفُوْنَ فِیْ کُلِّ وَجْهٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَنْفِرَنَّ اَحَدٌ حَتّٰی یَکُوْنَ اٰخِرُ عَهْدِهٖ بِالْبَیْتِ قَالَ زُهَیْرٌ یَنْصَرِفُوْنَ کُلَّ وَجْهٍ وَلَمْ یَقُلْ فِیْ **ترجمہ** ابن عباس نے کہا کہ لوگ ادہر اودہر چل پہر رہے تہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی شخص کوچ نکرے جب تک چلتی وقت طواف نہ کرلے بیت اللہ کا زہیر کی روایت مین فِی کا لفظ نہین عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اُمِرَ النَّاسُ اَنْ یَکُوْنَ اٰخِرُ عَهْدِهِمْ بِالْبَیْتِ اِلَّا اَنَّهٗ خُفِّفَ عَنِ

الْمَرْاَۃِ الْحَائِضِ ترجمہ ابن عباس نے کہا کہ لوگوں کو حکم ہوا ہے کہ اخیر ہین بیت اللہ کے پاس سے ہو کر جاویں (یعنے طواف کر کے) اور حائضہ پر تخفیف ہو گئی (یعنے طواف وداع معاف ہے) ف اس سے معلوم ہوا کہ طواف وداع واجب ہے اور اگر اس کو ترک کر دے تو دم لازم آتا ہے اور یہی صحیح مذہب ہے شافعیہ کا اور اکثر علماء کا اور یہی قول ہے حسن بصری اور حکم اور حماد اور ثوری اور ابو حنیفہ اور احمد اور اسحاق اور ابو ثور کا اور مالک اور داؤد اور ابن منذر نے کہا کہ وہ سنت ہے اوسکی ترک سے کچھ لازم نہین آتا اور مجاہد سے دونون روایتین آئی ہین اور حائضہ عورت کو معاف ہے عَنْ طَاؤُسٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اِذْ قَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ تُفْتِيْ اَنْ تَصْدُرَ الْحَائِضُ قَبْلَ اَنْ يَّكُوْنَ اٰخِرُ عَهْدِهَا بِالْبَيْتِ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اِمَّا لَا فَسَلْ فُلَانَةَ الْاَنْصَارِيَّةَ هَلْ اَمَرَهَا بِذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَرَجَعَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا يَضْحَكُ وَهُوَ يَقُوْلُ مَا اَرَاكَ اِلَّا قَدْ صَدَقْتَ طاؤس نے کہا کہ مین ابن عباس کے ساتھ تھا اور زید بن ثابت فتویٰ دیتے تھے کہ حائضہ عورت نکلنے سے پیشتر گویا حیض کے پہلے طواف رخصت کر لے سو ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما نے کہا کہ اگر تم نہین مانتے ہو تو فلانی انصار کی بی بی سے پوچھو کہ آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اسکا حکم دیا ہے یا نہین سو زید بن ثابت ابن عباس کے پاس لوٹ کر آئے اور بولے کہ مین جانتا ہون کہ آپ ہی سچ کہتے تھے ف غرض یہ کہ ضرور نہین کہ پہلے سے طواف کر رکھے قبل چلنے کے کہ شاید چلتے وقت حیض آجاوے بلکہ حکم یہ ہے کہ چلتے وقت اگر حیض نہ ہو طواف کرے اور ہو تو معاف ہے عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ وَعُرْوَةَ اَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ حَاضَتْ صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا بَعْدَ مَا اَفَاضَتْ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا فَذَكَرْتُ حِيْضَتَهَا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صلعم فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلعم اَحَابِسَتُنَا هِيَ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهَا قَدْ كَانَتْ اَفَاضَتْ وَطَافَتْ بِالْبَيْتِ ثُمَّ حَاضَتْ بَعْدَ الْاِفَاضَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْتَنْفِرْ ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے فرمایا کہ صفیہ کو حیض آگیا اور مین نے جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی آپ نے فرمایا کہ ہم کو روکنے والی ہے

میں نے عرض کی کہ وہ طواف افاضہ کر چکی ہیں تب حائضہ ہوئی ہیں آپ نے فرمایا تو کوچ کریں
عَنْ ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ قَالَتْ طَمِثَتْ صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا
زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ بَعْدَ مَا اَفَاضَتْ طَاهِرًا بِمِثْلِ حَدِيْثِ
اللَّيْثِ مضمون وہی ہے عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّهَا ذَكَرَتْ لِرَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ صَفِيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَدْ حَاضَتْ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ
الزُّهْرِيِّ ترجمہ وہی مضمون ہے عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ كُنَّا
نَتَخَوَّفُ اَنْ تَحِيْضَ صَفِيَّةُ قَبْلَ اَنْ تُفِيْضَ قَالَتْ فَجَاءَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ فَقَالَ اَحَابِسَتُنَا صَفِيَّةُ قُلْنَا قَدْ اَفَاضَتْ قَالَ فَلَا اِذًا وہی مضمون جو اوپر بیان ہو چکا
عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا
رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَدْ حَاضَتْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَلَّهَا تَحْبِسُنَا اَلَمْ تَكُنْ طَافَتْ مَعَكُنَّ بِالْبَيْتِ قَالُوْا بَلٰى قَالَ
فَاخْرُجْنَ ترجمہ وہی مضمون ہے صفیہ کا عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَادَ مِنْ صَفِيَّةَ بَعْضَ مَا يُرِيْدُ الرَّجُلُ مِنْ اَهْلِهِ
فَقَالُوْا اِنَّهَا حَائِضٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِنَّهَا لَحَابِسَتُنَا قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهَا قَدْ زَارَتْ
يَوْمَ النَّحْرِ قَالَ فَلْتَنْفِرْ مَعَكُمْ ترجمہ جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وہ ارادہ ہوا جو مرد کو اپنی بی بی سے ہوتا ہے تو عرض ہوئی کہ وہ
حائض ہیں آپ نے فرمایا تو ہم کو روکا چاہتی ہیں عرض کی کہ وہ نحر کے دن طواف افاضہ کر چکی ہیں
تب فرمایا تمہارے ساتھ کوچ کریں عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا اَرَادَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَنْفِرَ اِذَا صَفِيَّةُ عَلٰى بَابِ خِبَائِهَا كَئِيْبَةً حَزِيْنَةً
فَقَالَ عَقْرٰى حَلْقٰى اِنَّكِ لَحَابِسَتُنَا ثُمَّ قَالَ لَهَا اَكُنْتِ اَفَضْتِ يَوْمَ النَّحْرِ قَالَتْ نَعَمْ
قَالَ فَانْفِرِيْ ترجمہ جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ جب حضرت نے
کوچ کا ارادہ کیا صفیہ اپنے خیمہ کے دروازے پر غمگین اور اداس تھیں آپ نے فرمایا بانجھیں سر
مونڈیاں کیا ہم کو روکتی ہیں پھر ان سے فرمایا کیا تم نے نحر کے دن طواف افاضہ کیا ہے انہوں نے

عرض کی جی ہان آپ نے فرمایا چلو یعنے طواف وداع معاف ہوا **عن** الاسود عن عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحو حدیث الحکم غیر انھما لا یذکران کئیبۃ حزینۃ مضمون وہی ہے مگر اس مین غمگین اورواس کا لفظ نہین **ف** ان روایتون سے معلوم ہوا کہ طواف وداع تو حائضہ کو معاف ہے اور طواف افاضہ رکن ہے کہ بغیر اوس کے ادا کیے حائضہ روانہ نہین ہوسکتی اور اگر وہ اپنے وطن چلی گئی بغیر طواف افاضہ کے تو محرمہ رہے گی اور معلوم ہوا کہ طواف افاضہ کو طواف زیارت بھی کہنا روا ہے اور مالک نے کہا ہے کہ مکروہ ہے مگر اون کی کوئی دلیل معتبر نہین۔

باب استحباب دخول الکعبۃ کعبہ کے اندر جانا مستحب ہے **عن** ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دخل الکعبۃ ھو واسامۃ وبلال وعثمان بن طلحۃ الحجبی رضی اللہ تعالیٰ عنہم فاغلقھا علیہ ثم مکث فیھا قال ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فسألت بلالا حین خرج ما صنع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال جعل عمودین عن یسارہ وعمودا عن یمینہ وثلاثۃ اعمدۃ ورائہ وکان البیت یومئذ علی ستۃ اعمدۃ ثم صلی **ترجمہ** ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اسامہ اور بلال اور عثمان بن طلحہ داخل ہوکے کعبہ مین اور دروازہ بند کرلیا اور آپ ٹھہرے پھر ابن عمر نے بلال سے پوچھا جب نکلے کہ کیا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو انہون نے کہا کہ تین کھمبے اپنے بائین کیے اور ایک داہنے اور تین پیچھے اور کعبہ کے اندر ان دنون چھ کھمبے تھے پھر نماز پڑھی **عن** ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم الفتح فنزل بفناء الکعبۃ وارسل الی عثمان بن طلحۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہما فجاء بالمفتح ففتح الباب ثم قال دخل النبی صلی اللہ علیہ وسلم وبلال واسامۃ بن زید وعثمان بن طلحۃ رضی اللہ عنہم وامر بالباب فاغلق فلبثوا فیہ ملیا ثم فتح الباب فقال عبد اللہ فبادرت الناس فتلقیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خارجا وبلال علی اثرہ فقلت لبلال ھل صلی فیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال نعم قلت این قال بین العمودین تلقاء وجھہ قال ونسیت ان اسالہ کم صلی **ترجمہ** حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم آئے فتح مکہ کے دن اور کعبہ کے میدان میں اترے اور عثمان بن طلحہ کے پاس کہلا بھیجا اور وہ کنجی لائے اور دروازہ کھولا اور آپ اور بلال اور اسامہ اور عثمان بن طلحہ اندر گئے اور دروازے کو حکم دیا کہ بند کر دیا اور تھوڑی دیر ٹھیرے پھر دروازہ کہولا سو میں سب لوگوں سے پہلے آپ سے ملا کعبہ کے باہر اور بلال آپ کے پیچھے تھے سو بلال سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی اونہوں نے کہا ہاں میں نے کہا کہاں انہوں نے کہا کہ دو کھمبوں کے بیچ میں اپنے موکھہ کے سامنے اور میں بھول گیا کہ پوچھوں کتنی پڑھی عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ اَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ عَلٰى نَاقَةٍ لِاُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ حَتّٰى اَنَاخَ بِفِنَاءِ الْكَعْبَةِ ثُمَّ دَعَا عُثْمَانَ بْنَ طَلْحَةَ فَقَالَ ائْتِنِيْ بِالْمِفْتَاحِ فَذَهَبَ اِلٰى اُمِّهٖ فَاَبَتْ اَنْ تُعْطِيَهٗ فَقَالَ وَاللّٰهِ لَتُعْطِيَنَّهٗ اَوْ لَيَخْرُجَنَّ هٰذَا السَّيْفُ مِنْ صُلْبِيْ قَالَ فَاَعْطَتْهُ اِيَّاهُ فَجَاءَ بِهٖ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَفَعَهٗ اِلَيْهِ فَفَتَحَ الْبَابَ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ ترجمہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس سال مکہ فتح ہوا اسامہ کی اونٹنی پر سوار کعبہ کے آنگن میں آئے اور اونٹنی کو بٹھایا اور عثمان کو بلایا اور فرمایا کنجی لاؤ وہ اپنی ماں کے پاس گئے اور انہوں نے نہ دی پھر عثمان نے کہا کہ تم کنجی دیدو نہیں تو یہ تلوار میری پیٹھ سے پار ہو جاوے گی تب دی اور وہ لیکر حضرت پاس حاضر ہوئے اور آپ کو دی آپ نے دروازہ کہولا آگے وہی مضمون ہے جو اوپر گذرا حماد کی روایت میں عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْتَ وَمَعَهٗ اُسَامَةُ وَبِلَالٌ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ فَاَجَافُوْا عَلَيْهِمُ الْبَابَ طَوِيْلًا ثُمَّ فُتِحَ فَكُنْتُ اَوَّلَ مَنْ دَخَلَ فَلَقِيْتُ بِلَالًا فَقُلْتُ اَيْنَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَ الْعَمُوْدَيْنِ الْمُقَدَّمَيْنِ فَنَسِيْتُ اَنْ اَسْاَلَهٗ كَمْ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ میں گئے اور اسامہ اور بلال اور عثمان آپ کے ساتھ تھے اور لوگوں نے آپ کے جانے کے بعد دروازہ بند کر لیا بڑی دیر تک پھر دروازہ کہولا تب کے پہلے میں اندر گیا اور میں بلال سے ملا اور کہا کہ کہاں نماز پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونہوں نے کہا دو کھمبوں کے بیچ میں جو آگے ہیں اور میں بھولا کہ اون سے یہ نہ پوچھا کہ کتنی نماز پڑھی عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ اِنْتَهٰى اِلَى

الْكَعْبَةِ وَقَدْ دَخَلَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِلَالٌ وَاُسَامَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا وَاَجَافَ عَلَيْهِمْ عُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ الْبَابَ قَالَ فَمَكَثُوْا فِيْهِ مَلِيًّا ثُمَّ فُتِحَ الْبَابُ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَقِيْتُ الدَّرَجَةَ فَدَخَلْتُ الْبَيْتَ فَقُلْتُ اَيْنَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا هٰهُنَا قَالَ وَنَسِيْتُ اَنْ اَسْاَلَهُمْ كَمْ صَلّٰى

ترجمہ وہی مضمون ہے **عَنْ** سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّهُ قَالَ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْتَ هُوَ وَاُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَبِلَالٌ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ فَاَغْلَقُوْا عَلَيْهِمْ فَلَمَّا فَتَحُوْا كُنْتُ فِيْ اَوَّلِ مَنْ وَلَجَ فَلَقِيْتُ بِلَالًا فَسَاَلْتُهُ هَلْ صَلّٰى فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ صَلّٰى بَيْنَ الْعَمُوْدَيْنِ الْيَمَانِيَيْنِ **ترجمہ** وہی مضمون ہے پر اس میں اتنا ہے کہ راوی نے کہا نماز پڑہی آپ نے یمانی دو کھمبوں کے بیچ میں **عَنْ** سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْكَعْبَةَ هُوَ وَاُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَبِلَالٌ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ وَلَمْ يَدْخُلْهَا مَعَهُمْ اَحَدٌ ثُمَّ اُغْلِقَتْ عَلَيْهِمْ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا فَاَخْبَرَنِيْ بِلَالٌ اَوْ عُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى فِيْ جَوْفِ الْكَعْبَةِ بَيْنَ الْعَمُوْدَيْنِ الْيَمَانِيَيْنِ

سالم بن عبد اللہ نے اپنے باپ سے روایت کی کہ انہوں نے کہا میں نے دیکہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کعبہ میں گئے اور اسامہ اور بلال اور عثمان بہی اور کوئی ان کے ساتھہ نہ گیا پہر دروازہ بند کر دیا عبد اللہ نے کہا کہ خبر دی مجہے بلال نے یا عثمان نے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑہی کعبے کے اندر دو یمانی کہمبوں کے بیچ میں **عَنْ** ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ قُلْتُ لِعَطَاءٍ اَسَمِعْتَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ اِنَّمَا اُمِرْتُمْ بِالطَّوَافِ وَلَمْ تُؤْمَرُوْا بِدُخُوْلِهِ قَالَ لَمْ يَكُنْ يَنْهٰى عَنْ دُخُوْلِهِ وَلٰكِنِّيْ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ اَخْبَرَنِيْ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا دَخَلَ الْبَيْتَ دَعَا فِيْ نَوَاحِيْهِ كُلِّهَا وَلَمْ يُصَلِّ فِيْهِ حَتّٰى خَرَجَ فَلَمَّا خَرَجَ رَكَعَ فِيْ قُبُلِ الْبَيْتِ رَكْعَتَيْنِ وَقَالَ هٰذِهِ الْقِبْلَةُ قُلْتُ لَهُ مَا نَوَاحِيْهَا اَفِيْ زَوَايَاهَا قَالَ بَلْ فِيْ كُلِّ قِبْلَةٍ مِّنَ الْبَيْتِ **ابن جریج** نے کہا کہ میں نے عطا سے کہا کہ تم نے سنا ہے ابن عباس سے

کہ وہ فرماتے تھے کہ تم کو حکم ہوا ہے طواف کا اور نہیں حکم ہوا ہے کعبہ کے اندر جانیکا کہا عطا نے کہ وہ منع نہیں کرتے تھے اوسکے اندر جانے سے مگر مین نے اونکو سنا کہ کہتے تھے خبر دی مجھکو اسامہ بن زید نے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب داخل ہوئے کعبہ مین تو ہر طرف اُس مین دعا کی اور نماز نہیں پڑھی پھر جب نکلے تو دو رکعت پڑھی قبلہ کے آگے اور فرمایا کہ یہی قبلہ ہے مین نے اون سے کہا کہ کیا حکم ہے اوس کے کنارون کا اور کیا حکم ہے اوسکی کونون مین نماز کا تو انہون نے کہا ہر طرف بیت اللہ شریف کے قبلہ ہے —

فائدہ یہی قبلہ ہے یعنے قیامت تک اسی کیطرف نماز ہوگی اور یہہ منسوخ نہ ہوگا جیسے بیت المقدس کیطرف نماز پڑھنا منسوخ ہوچکا یا یہ مراد ہے کہ آپنے گویا امام کا کھڑا ہونا سکھا دیا کہ امام کو مسنون یہی ہے کہ کعبہ کے سامنے کھڑا ہو اور اُسکی کونون اور کنارون مین نہ کھڑا ہو اگرچہ نماز ہر طرف روا ہے مگر امام کی وہی جگہہ مسنون ہے یا یہ مطلب ہے کہ قبلہ یہی کعبہ ہے نہ ساری مسجد جو اوسکے گرد بنی ہے

فائدہ اور ان سب روایتون مین محدثین نے بلال کی روایت سے تمسک کیا ہے جس مین کعبہ کے اندر نماز کا ذکر ہے اور اسامہ کی روایت سے تمسک نہیں کیا اسلیے کہ بلال نے ایک امر زائد ثابت کیا اور مثبت مقدم ہے نافی پر اسلیے اُسکو ترجیح ہوئی اور نماز سے مراد یہی نماز معہود ہے جسمین رکوع اور سجدہ ہوتا ہے اور اسی لیے ابن عمر نے کہا کہ مین بھول گیا کہ اون سے پوچھون کتنی نماز پڑھی یعنے کتنی رکعات اور اسامہ کے نہ دیکھنے کا سبب شاید یہ ہو کہ یہ اور گوشہ مین ہون اور دعا مین مشغول ہون اور حضرت سے دور ہون بخلاف بلال کے کہ وہ جناب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے قریب ہون اور دروازہ بند ہونے سے اندھیرا بھی ہو اور نماز آپ کی وہان ہلکی ہو اور علماء کا اختلاف ہے کعبہ کے اندر نماز ادا کرنے مین بعضون نے کہا ہے کہ جب کسی دیوار کی جانب یا دروازہ کی جانب ادا کرے اور دروازہ بند ہو تو نماز روا ہے خواہ نفل ہو خواہ فرض اور یہ قول ہے شافعی اور ثوری اور ابو حنیفہ اور جمہور اور احمد کا اور مالک نے کہا کہ نفل مطلق صحیح ہے اور فرض اور وتر اور سنتین فجر کی اور دو رکعتین طواف کی جائز نہیں اور بعض اہل ظاہر اور اصبغ مالکی کا قول ہے کہ کوئی نماز اوسمین صحیح نہیں نہ نفل نہ فرض اور جمہور کی دلیل یہی روایات بلال رضی اللہ عنہ کی ہین اور جب نفل روا ہوا تو جائز ہے کہ فرض بھی روا ہو پس مذہب جمہور قوی ہے اور عثمان بن طلحہ سے آپ نے کنجی لی اور پھر بنی طلحہ کے سپرد کی اور فرمایا کہ ہمیشہ تمہارے ہی پاس رہیگی غرض سدانت کعبہ کی اونہی کے خاندان مین ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ

سے اور جب تک ان مین کوئی لائق اور قابل ہو دوسرے کو دینا روا نہین اور آپکے اندر جانے کے بعد
کعبہ کا دروازہ بند کر دیا کہ ہجوم خلائق نہ ہو اور آپ کا دل مطمئن اور خاطر تسکین ہین ہے **عن**
ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم دخل الکعبۃ وفیہا ست
سواری فقام عند کل ساریۃ فدعا ولم یصل **ترجمہ** ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما
نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہوئے کعبہ مین اور اوس مین چھہ کھمبے تھے سو ہر کھمبے کے پاس کہڑے
ہو کر دعا کی اور نماز نہین پڑھی **ف** ان کی روایت نماز نہ پڑہنے کی اس باب مین کیونکر مقبول
ہو سکتی ہے اس لیے کہ یہ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ نہ تہے کعبہ کے اندر بخلاف بلال رضی اللہ
عنہ کے کہ وہ ساتھہ تھے غرض بلال کی روایت کو ترجیح ہے کہ وہ مثبت ہین اور یہ نافی **عن**
اسمعیل بن ابی خالد قال قلت لعبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالی عنہ صاحب رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ادخل النبی صلی اللہ علیہ وسلم البیت فی عمرتہ قال لا
اسمعیل نے کہا کہ مین نے عبد اللہ بن ابی اوفے سے پوچھا جو صحابی تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے کہ کیا داخل ہوئے ہین نبی صلے اللہ علیہ وسلم بیت اللہ مین اپنے عمرہ کی حالت مین اونہون نے
فرمایا کہ نہین **ف** مراد اس سے عمرہ قضا ہے کہ ساتوین سال ہجرت کے ہوا قبل فتح مکہ کے اور سبب
اوسوقت مین نہ جانے کا یہ تہا کہ کعبہ کے اندر بت رکھے تھے اور تصاویر تھے اور مشرک اوسکو ان سے اٹھانے
نہین دیتے تھے پھر جس سال کہ فتح ہوا بت نکال دیے گئے اور آپ داخل ہوئے اور نماز پڑھی اور تصاویر
مٹا دیے گیے **باب** نقض الکعبۃ وبنائہا کعبہ کو توڑ کر بنانے کا بیان **عن** عائشۃ
رضی اللہ تعالی عنہا قالت قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لولا حداثۃ عہد
قومک بالکفر لنقضت البیت ولجعلتہا علی اساس ابراہیم فان قریشا حین بنت
البیت استقصرت ولجعلت لہا خلفا **جناب** عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا نے
کہا کہ مجہہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تمہاری قوم نے نیا نیا کفر نہ چھوڑا ہوتا تو مین
کعبہ کو توڑتا اور اسکو ابراہیم علیہ السلام کی نیو پر بنا دیتا اسلیے کہ قریش نے جب بنایا کعبہ تو چھوٹا
کر دیا اور مین اس مین ایک دروازہ پیچھے بھی بناتا **کہا** مسلم علیہ الرحمۃ نے اور روایت کی ہم سے
یہی حدیث ابوبکر بن ابی شیبہ نے اور ابو کریب نے دونون نے روایت کی ابن نمیر سے انہون نے

ہشام سے یہی حدیث اسی سند سے عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَمْ تَرَيْ أَنَّ قَوْمَكِ حِينَ بَنَوُا الْكَعْبَةَ اقْتَصَرُوا عَنْ قَوَاعِدِ
إِبْرَاهِيمَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أَفَلَا تَرُدُّهَا عَلَى قَوَاعِدِ
إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا حِدْثَانُ
قَوْمِكِ بِالْكُفْرِ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا لَئِنْ كَانَتْ عَائِشَةُ
رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا سَمِعَتْ هٰذَا مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أُرَى رَسُولَ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَكَ اسْتِلَامَ الرُّكْنَيْنِ اللَّذَيْنِ يَلِيَانِ الْحِجْرَ إِلَّا أَنَّ الْبَيْتَ
لَمْ يُتَمَّمْ عَلَى قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيمَ ترجمہ جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ
علیہ وسلم نے ارشاد کیا کہ تم نے نہیں دیکھا کہ جب تمہاری قوم نے کعبہ بنایا تو ابراہیم علیہ السلام
کی نیوون سے کم کر دیا سو میں نے عرض کی کہ اے رسول اللہ کے آپ کیوں نہیں پھیر دیتے اُس کو
ابراہیم علیہ السلام کی نیوں پر سو آپ نے فرمایا کہ اگر تمہاری قوم نے نیا نیا کفر نہ چھوڑا ہوتا تو میں
البتہ ایسا کرتا عبد اللہ بن عمر نے کہا کہ بیشک یہ سنا ہوگا جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسلیے کہ میں دیکھتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چھونا اون دو
کونوں کا اسی واسطے چھوڑ دیا کہ بیت اللہ ابراہیم علیہ السلام کی نیوون پر نہیں تھا ف یعنی
اگر اون دونوں کونوں کو چھوتے تو پورے کعبہ کا طواف نہ ہوتا بلکہ کچھ زمین کعبہ کے اندر کی جو
حطیم کی جانب میں ہے طواف سے رہ جاتی عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَوْلَا
أَنَّ قَوْمَكِ حَدِيثُو عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ أَوْ قَالَ بِكُفْرٍ لَأَنْفَقْتُ كَنْزَ الْكَعْبَةِ فِي سَبِيلِ اللهِ
وَلَجَعَلْتُ بَابَهَا بِالْأَرْضِ وَلَأَدْخَلْتُ فِيهَا مِنَ الْحِجْرِ جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ
عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے سنا کہ اگر تمہاری قوم نئی نئی جاہلیت کو نہ
چھوڑے ہوتی یا کفر کو تو میں کعبہ کا خزانہ اللہ کی راہ میں صرف کر دیتا (یعنی جہاد میں) اور اُس
میں دروازہ زمین کے برابر بناتا اور حطیم کو کعبہ میں ملا دیتا عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ
رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ حَدَّثَتْنِي خَالَتِي يَعْنِي عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ

عَنْ

عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَا عَائِشَۃُ لَوْلَا اَنَّ قَوْمَكِ حَدِیْثُ عَهْدٍ بِشِرْكٍ لَهَدَمْتُ الْكَعْبَۃَ فَاَلْزَقْتُهَا
بِالْاَرْضِ وَجَعَلْتُ لَهَا بَابَیْنِ بَابًا شَرْقِیًّا وَبَابًا غَرْبِیًّا وَّزِدْتُّ فِیْهَا سِتَّۃَ اَذْرُعٍ مِّنَ
الْحِجْرِ فَاِنَّ قُرَیْشًا اِقْتَصَرَتْهَا حَیْثُ بَنَتِ الْكَعْبَۃَ وہی مضمون ہے مگر کچھ زیادہ ہے کہ آپ
نے فرمایا کہ میں کعبہ کو گرا کر زمین سے اوس کے دروازے ملا دیتا اور دو دروازے رکھتا ایک شرق کی
جانب دوسرا غرب کی طرف اور چھ ہاتھ حطیم میں سے زمین کعبہ میں ملا دیتا اسلیے کہ قریش نے جب بنایا
تو چھوٹا کر دیا عَنْ عَطَاءٍ قَالَ لَمَّا احْتَرَقَ الْبَیْتُ زَمَنَ یَزِیْدَ بْنِ مُعَاوِیَۃَ حِیْنَ
غَزَاهُ اَهْلُ الشَّامِ فَكَانَ مِنْ اَمْرِهٖ مَا كَانَ تَرَكَهُ ابْنُ الزُّبَیْرِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ
حَتّٰی قَدِمَ النَّاسُ الْمَوْسِمَ یُرِیْدُ اَنْ یُّجَرِّبَهُمْ اَوْ یُحَرِّبَهُمْ عَلٰی اَهْلِ الشَّامِ فَلَمَّا صَدَرَ
النَّاسُ قَالَ یَا اَیُّهَا النَّاسُ اَشِیْرُوْا عَلَیَّ فِی الْكَعْبَۃِ اَنْقُضُهَا ثُمَّ اَبْنِیْ بِنَاءَهَا اَمْ اُصْلِحُ
مَا وَهٰی مِنْهَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَاِنِّیْ قَدْ فُرِقَ لِیْ رَاْیٌ فِیْهَا اَرٰی اَنْ تُصْلِحَ مَا وَهٰی
مِنْهَا وَتَدَعَ بَیْتًا اَسْلَمَ النَّاسُ عَلَیْهِ وَاَحْجَارًا اَسْلَمَ
النَّاسُ عَلَیْهَا وَبُعِثَ عَلَیْهَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ابْنُ الزُّبَیْرِ لَوْ كَانَ اَحَدُكُمْ
احْتَرَقَ بَیْتُهٗ مَا رَضِیَ حَتّٰی یُجِدَّهٗ فَكَیْفَ بَیْتُ رَبِّكُمْ اِنِّیْ مُسْتَخِیْرٌ رَبِّیْ ثَلَاثًا ثُمَّ
عَازِمٌ عَلٰی اَمْرِیْ فَلَمَّا مَضَی الثَّلَاثُ اَجْمَعَ رَاْیَهٗ عَلٰی اَنْ یَّنْقُضَهَا فَتَحَامَاهُ النَّاسُ
اَنْ یَّنْزِلَ بِاَوَّلِ النَّاسِ یَصْعَدُ فِیْهِ اَمْرٌ مِّنَ السَّمَاءِ حَتّٰی صَعِدَهٗ رَجُلٌ فَاَلْقٰی مِنْهُ حِجَارَۃً
فَلَمَّا لَمْ یَرَهُ النَّاسُ اَصَابَهٗ شَیْءٌ تَتَابَعُوْا فَنَقَضُوْهُ حَتّٰی بَلَغُوْا بِهِ الْاَرْضَ فَجَعَلَ ابْنُ
الزُّبَیْرِ اَعْمِدَۃً فَسَتَرَ عَلَیْهَا السُّتُوْرَ حَتّٰی ارْتَفَعَ بِنَاؤُهٗ وَقَالَ ابْنُ الزُّبَیْرِ اِنِّیْ سَمِعْتُ
عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا تَقُوْلُ اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْلَا اَنَّ
النَّاسَ حَدِیْثٌ عَهْدُهُمْ بِكُفْرٍ وَّلَیْسَ عِنْدِیْ مِنَ النَّفَقَۃِ مَا یُقَوِّیْ عَلٰی بِنَائِهٖ لَكُنْتُ
اَدْخَلْتُ فِیْهِ مِنَ الْحِجْرِ خَمْسَ اَذْرُعٍ وَّلَجَعَلْتُ لَهَا بَابًا یَدْخُلُ النَّاسُ مِنْهُ وَبَابًا یَخْرُجُوْنَ
مِنْهُ قَالَ فَاَنَا الْیَوْمَ اَجِدُ مَا اُنْفِقُ وَلَسْتُ اَخَافُ النَّاسَ قَالَ فَزَادَ فِیْهِ خَمْسَ اَذْرُعٍ
مِّنَ الْحِجْرِ حَتّٰی اَبْدٰی اُسًّا نَظَرَ النَّاسُ اِلَیْهِ فَبَنٰی عَلَیْهِ الْبِنَاءَ وَكَانَ طُوْلُ الْكَعْبَۃِ ثَمَانِیَ
عَشَرَ ذِرَاعًا فَلَمَّا زَادَ فِیْهِ اسْتَقْصَرَهٗ فَزَادَ فِیْ طُوْلِهٖ عَشَرَ اَذْرُعٍ وَجَعَلَ لَهٗ بَابَیْنِ اَحَدُهُمَا

يُدْخَلُ مِنْهُ وَالْآخَرُ يُخْرَجُ مِنْهُ فَلَمَّا قُتِلَ ابْنُ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ كَتَبَ الْحَجَّاجُ إِلٰى عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ يُخْبِرُهُ بِذٰلِكَ وَيُخْبِرُهُ أَنَّ ابْنَ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَدْ وَضَعَ الْبِنَاءَ عَلٰى أُسٍّ نَظَرَ إِلَيْهِ الْعُدُولُ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ فَكَتَبَ إِلَيْهِ عَبْدُ الْمَلِكِ إِنَّا لَسْنَا مِنْ تَلْطِيخِ ابْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فِي شَيْءٍ أَمَّا مَا زَادَ فِي طُولِهِ فَأَقِرَّهُ وَأَمَّا مَا زَادَ فِيهِ مِنَ الْحِجْرِ فَرُدَّهُ إِلٰى بِنَائِهِ وَسُدَّ الْبَابَ الَّذِي فَتَحَهُ فَنَقَضَهُ وَأَعَادَهُ إِلٰى بِنَائِهِ۔

ترجمہ عطا نے کہا کہ جب کعبہ جل گیا یزید بن معاویہ کے زمانہ مین جبکہ مکہ مین آن کر شام والے لڑے تہے اور جو حال ہوا اُسکا وہ ہوا اور ابن زبیر نے کعبہ شریف کو ویسا ہی رہنے دیا یہانتک کہ لوگ موسم حج مین جمع ہوے اور ابن زبیر کا ارادہ تہا کہ لوگون کو خانہ کعبہ دکہا کر جرأت دلادین اون کو اہل شام کی لڑائی پر یا اونکو تجربہ کرین کہ اونہی کچہ حمیت دین ہی یا نہین پہر جب لوگ آگئے تو اونہون نے کہا اے لوگو مشورہ دو مجہے خانہ مبارک کعبہ کے لیے کہ مین اسے توڑ کرنئے سرے سے بناؤن یا جو اُسمین بودا ہو گیا ہے اوسی درست کر دون ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما نے کہا کہ مجہے ایک رائے سوجہی ہے اور مین تو یہ چاہتا ہون کہ تم صرف جو اون مین بودا ہو گیا ہے اوسکی درست کردو اور خانہ کعبہ کو ویسا ہی رہنے دو جیسا لوگون کے وقت تہا اور اونہی پتہرون کو رہنے دو جنکی اوپر لوگ مسلمان ہوے ہین اور جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئی ہین تو ابن زبیر نے کہا کہ اگر تم مین سے کسیکا گہر جل جاوے تو اُسکا دل کبہی نہ چاہے جبتک نیا نہ بناوے پہر تمہارے رب کا گہر تو اوس سے کہین افضل ہے اوسکا کیا حال ہی اور مین اپنے رب سے استخارہ کرتا ہون تین بار پہر مصمم ارادہ کرتا ہون اپنے کام کا پہر جب تین بار استخارہ ہو چکا تو اون کی رائے مین آیا کہ خانہ مبارک کو توڑ کر بنادین اور لوگ خوف کرنے لگے کہ ایسا نہ ہو جو شخص کہ پہلے خانہ کعبہ کے اوپر توڑنے کو چڑہے اوسپر کوئی بلائے آسمانی نازل نہ ہو (اس سے معلوم ہوا کہ مالک اُس گہر کا اوپر ہے اور تمام صحابہ کا یہی عقیدہ تہا) یہانتک کہ ایک شخص چڑہا اور اُسپر سے ایک پتہر گرادیا پہر جب لوگون نے دیکہا کہ اوسپر کوئی بلا نہ اوتری تو ایک دوسرے پر گرنے لگے اور خانہ مبارک کو ڈہا کر زمین تک پہونچا دیا اور ابن زبیر نے چند ستون کہڑے کرکے اون پر پردہ ڈال دیا (تاکہ لوگ اوسی پردہ کیطرف نماز پڑہتے رہین اور مقام کعبہ کو جانتے رہین اور وہ پردے پڑے رہے یہانتک کہ دیوارین اوسکی اونچی ہو گئین اور ابن زبیر نے کہا کہ مین نے جناب عائشہ صدیقہ سے سنا ہے

کہ فرمائی تھین کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر لوگ نئے نئے کفر نہ چھوڑے ہوتے اور میرے پاس اتنا
خرچ بہی نہین ہے کہ اسکو بنا سکون ورنہ مین پانچ گز حطیم سے کعبہ کے اندر داخل کر دیتا اور ایک دروازہ تو اسمین
ایسا رہنے دیتا کہ لوگ اوس مین سے داخل ہوتے اور دوسرا ایسا بناتا کہ لوگ اوس سے باہر جاتے پہر ابن زبیر
نے کہا کہ ہم آج کے دن اتنا خرچ بہی رکھتے ہین کہ اوسے صرف کرین اور لوگون کا خوف بہی نہین کہا راوی
نے کہ پہر ابن الزبیر نے پانچ گز اوس کی دیوارین زیادہ کردین حطیم کی جانب سے یہان تک کہ نکلے وہان پر
ایک نیو کہ لوگون نے اوسے خوب دیکہا (اور وہ نیو تھی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی) پہر اوسی نیو پر سے
دیوار اوٹہانا شروع کی اور طول کعبہ کا اٹھارہ ذراع تہا پہر جب اسمین زیادہ کیا تو چہوٹا نظر آنے لگا
(یعنے چوڑان زیادہ ہوگئی اور لنبان کم نظر آنے لگی) سو اوسکی لنبان مین بہی دس ذراع زیادہ کیے اور
اسکو دو دروازے رکھے کہ ایک مین سے اندر جاوین دوسرے سے باہر آوین پہر جب عبد اللہ بن زبیر شہید
ہوئے تو حجاج نے عبد الملک بن مروان کو یہ خبر لکہہ بہیجی اور لکہا کہ ابن زبیر نے جو بنا کی وہ انہی نیوون
پر کی جسکو معتبر لوگ مکہ کے دیکہہ چکے ہین (یعنے بناے ابراہیم پر کی) سو عبد الملک نے اوسکو جواب لکہا
کہ ہم کو ابن زبیر کی لت پت سے کچہ کام نہین اور تم ایسا کرو کہ جو انہون نے طول مین زیادہ کردیا ہے اسکو
تو رہنے دو اور جو حطیم کیطرف زیادہ کیا ہے اسکو نکال ڈالو اور پہر حالت اولی پر بنا دو اور وہ دروازہ
چہوپ دو جو کہ اونہون نے نیا کہولا ہے غرض حجاج نے اوسے توڑ کر بناے اول پر بنا دیا عَن الحارث
ابن عبد الله بن ابي ربيعة قال عبد الله بن عبيد وفد الحارث بن عبد الله على عبد
الملك بن مروان في خلافته فقال عبد الملك ما اظن ابا خبيب يعني ابن الزبير رضي
الله تعالى عنه سمع من عائشة رضي الله تعالى عنها ما كان يزعم انه سمعه منها قال
الحارث بلى انا سمعته منها قال سمعتها تقول ماذا قال قالت قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم ان قومك استقصروا من بنيان البيت ولولا حداثة عهدهم بالشرك اعدت
ما تركوا منه فان بدا لقومك من بعدي ان يبنوه فهلمي لاريك ما تركوا منه فاراها
قريبا من سبع اذرع هذا حديث عبد الله بن عبيد وزاد عليه الوليد بن عطاء
رضي الله تعالى عنه قال النبي صلى الله عليه وسلم ولجعلت لها بابين موضوعين
في الارض شرقيا وغربيا وهل تدرين لم كان قومك رفعوا بابها قالت قلت لا قال

تعززا ان لا يدخلها الا من ارادوا فكان الرجل اذا هو اراد ان يدخلها يدعونه يرتقي حتى اذا كان ان يدخل دفعوه فسقط قال عبد الملك للحارث رضي الله تعالى عنه انت سمعتها تقول هذا قال نعم قال فنكت ساعة بعصاه ثم قال وددت اني تركته وما تحمل ترجمہ حارث سے روایت ہو کہ عبداللہ بن عبید نے کہا جو قاصد تہے حارث کے عبدالملک کے پاس جب عبدالملک خلیفہ تہا غرض کہ عبدالملک نے عبداللہ سے کہا کہ مجھے گمان ہے کہ ابو خبیب یعنی عبداللہ بن زبیر جو دعوی کرتے ہین کہ انہون نے جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے وہ حدیث سنی ہے (یعنے جسمین بنائے کعبہ کا ذکر ہے) تو وہ جہوٹ کہتے ہین انہون نے کچہ نہین سُنا تب حارث نے کہا کہ نہین بلکہ اصل یہ بات ہے کہ مین نے بہی جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے وہ حدیث سنی ہے عبدالملک نے کہا کہ تم نے کیا سنا ہے اون سے تو حارث نے کہا کہ وہ فرماتی تہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہاری قوم نے کعبہ کی بنا کو چہوٹا کر دیا اور اگر تمہاری قوم نے نیا شرک نچہوڑا ہوتا تو مین جتنا اونہون نے چہوڑ دیا ہے اوسکو بنا دیتا سو اگر تمہاری قوم کا ارادہ ہو کہ ویسا بنا دین (یعنے جیسا مین چاہتا ہون) میرے بعد تو آؤ مین دکہا دون جو انہون نے چہوڑ دیا ہے سو آپنے جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا کو دکہایا کہ وہ قریب سات ہاتہ کے تہا (یعنے حطیم کی طرف سے) یہ تو عبیداللہ بن عبید کی روایت ہوئی اور ولید بن عطا نے کچہ مضمون اور زیادہ کیا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین اوس مین دو دروازے زمین سے ملے ہوئے رکہتا ایک مشرق کیطرف اور دوسرا مغرب کی طرف اور تم جانتی ہو کہ تمہاری قوم نے دروازہ اُس کا اونچا کیون کر دیا جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے نے عرض کی کہ مین نہین جانتی آپ نے فرمایا تکبر کی راہ سے اور اس لیے کہ کوئی اندر جا نسکے مگر جسکو وہ چاہین اور حال اون کا یہ تہا کہ جب کوئی اندر جانے کا ارادہ کرتا تو اسکو جانے دیتے جب اندر جانے لگتا تو اوسے ڈہکیل دیتے کہ گر پڑتا پہر عبدالملک نے حارث سے کہا کہ تم نے جناب عائشہ صدیقہ سے خود سنا ہے کہ وہ ایسا فرماتی تہین انہون نے کہا ہان تب وہ اپنی چہڑی سے زمین کریدنے لگا (جیسے کوئی شرمندہ اور متفکر ہو جاتا ہے) اور پہر کہا کہ مین آرزو کرتا ہون کہ اوسیطرح چہوڑ دیتا اور جو کچہ وہان ہے لکہا مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اور روایت کی ہمسے یہ حدیث محمد بن عمرو نے اون سے ابو عاصم نے اور کہا مسلم نے کہ روایت کی ہمسے عبد بن حمید نے اون سے عبدالرزاق نے اور ان دونون نے روایت کی ابن جریج

سے اسی اسناد ابن بکر کی حدیث کی مانند یعنے جو اوپر گذری **عن** ابی قزعة ان عبد الملک بن
مروان بينما هو يطوف بالبيت اذ قال قاتل الله ابن الزبير رضي الله تعالى عنه حيث
يكذب على ام المؤمنين يقول سمعتها تقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا
عائشة لولا حدثان قومك بالكفر لنقضت البيت حتى ازيد فيه من الحجر فان
قومك قصروا في البناء فقال الحارث بن عبد الله بن ابي ربيعة رضي الله تعالى عنه
لا تقل هذا يا امير المؤمنين فانا سمعت ام المؤمنين رضي الله تعالى عنها تحدث
هذا قال لو كنت سمعته قبل ان اهدمه لتركته على ما بنى ابن الزبير ترجمہ
ابی قزعہ سے روایت ہی کہ عبد الملک بن مروان طواف کر رہا تھا بیت اللہ کا اور کہنے لگا کہ اللہ تعالی ہلاک
کرے ابن زبیر کو کہ وہ جھوٹ باندھتا تھا ام المؤمنین جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا پر اور کہتا
تھا کہ مین نے اون سے سنا ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ای عائشہ اگر تمہاری قوم
نے نیا نیا کفر نہ چھوڑا ہوتا تو مین کعبہ کو توڑ کر حجر کیطرف زیادہ کرتا اس لیے کہ تمہاری قوم نے بناے
کعبہ کم کردی سو حارث نے کہا کہ اے امیر المؤمنین ایسا نہ فرمائیے اسلیے کہ مین نے بھی ام المؤمنین سے سنا ہے کہ وہ یہی
حدیث بیان فرماتی تھین تو عبد الملک نے کہا کہ اگر کعبہ گرانے کے قبل مین یہ حدیث سنتا تو ابن زبیر ہی کی بنا کو قائم
رکھتا **ف** حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کی روایت سے معلوم ہوا کہ جناب رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے مفسدہ قوم کے خوف سے کعبہ کی تغییر روا نہ رکھی اس سے ثابت ہوا کہ بعض امور شرعیہ مین
بنظر مصلحت شرعیہ تاخیر روا ہے اور علماء نے کہا ہے کہ کعبہ پانچ بار طیار ہوا ایک بار فرشتون
نے بنایا پھر ابراہیم علیہ السلام نے پھر قریش نے جاہلیت مین اور یہہ تیسری بنا تھی اور یہہ حضرت کے سامنے
ہوئی اور آپ کی عمر مبارک اوسوقت پینتیس برس کی تھی یا پچیس کے اور اسمین جب آپ کی تہمت
گری ہے پھر چوتھی بار ابن زبیر نے بنایا اور پانچوین حجاج بن یوسف نے اور اب تک حجاج کی بنا موجود
ہے اور بعضون نے کہا ہے دو بار اوبنا ہے یا تین بار اور ہارون رشید نے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ
سے پوچھا کہ مین اسے توڑ کر ابن زبیر کی بنا پر بنادون تو انہون نے فرمایا کہ اے امیر المؤمنین مین
آپ کو قسم دیتا ہون کہ اسکو بادشاہون کا کھلونا نہ بنایے اور یہ جو اوپر کی روایت مین آیا ہے
کہ مین خرچ کر دیتا خزانہ کعبہ کا اللہ تعالی کی راہ مین اس سے معلوم ہوا کہ خزانہ کعبہ کا صرف کرنا اللہ کی

راہ مین درست ہو مگر بنظر مصلحت آپنے اُس مین دست اندازی نہ فرمائی کہ لوگ طعن نہ فرماوین اور ان روایتون سے معلوم ہوا کہ حطیم سے چھہ ذراع بیت اللہ کیطرف بیت اللہ ہی مین داخل ہو بلا خلاف اور اس سے زائد مین اختلاف ہو اور اگر حطیم مین سے چپہ ہاتھہ بیت اللہ سے چھوڑ کر طواف کیا تو اسمین دو قول ہین ایک تو یہ ہے کہ روا ہے حسب ظواہر ان حدیثون کے اور دوسرے یہ کہ حجر کے اندر اور اسکی دیوار پر بہی اگر طواف کیا جب بہی طواف صحیح نہوا جبتک حجر کے باہر سے طواف نہ کرے اور یہی صحیح ہے اور اسی کی تصریح فرمائی ہے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اور اسیکو قائل ہین جمیع علماء مسلمین کے اور خلاف کیا ہے ان سب کا ابو حنیفہ نے اور انہون نے کہا ہو کہ اگر حطیم کے اندر سے کسی نے طواف کیا اور مکہ ہین ہے تو دوبارہ طواف کرے اور اگر چلا گیا تو ایک قربانی دے اور طواف اسکا کافی ہوگیا اور جمہور علما کی سند یہ ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجر کے باہر سے طواف کیا اور فرمایا کہ مجھ سے لو مناسک اپنے حج کے پس قول ابو حنیفہ کا مخالف حدیث ہو اس لیے مردود ہے اور ابن زبیر جب تک دیوارین اونچی نہین ہوئین تو پردے ڈال دیے اور مذہب امام مالک کا یہی ہے کہ مقصود استقبال قبلہ سے بنائے قبلہ ہے نہ زمین اور قاضی عیاض نے اسی سے تمسک کیا ہو اور کہا ہے ابن عباس نے انکو یعنے ابن زبیر کو پردہ ڈالنے کا مشورہ دیا تہا اور ان سے کہا تہا کہ اگر تم اسکو گراتے ہو تو لوگون کو بغیر قبلہ کے مت چھوڑو بلکہ پردہ ڈال دو اور جابر نے کہا کہ پردون کی ضرورت نہین بلکہ زمین کعبہ بہی قبلہ ہے اور مذہب شافعی وغیرہ کا یہی ہے کہ نماز زمین کعبہ کیطرف روا ہے بلا خلاف خواہ دیوار وغیرہ اوسکی اونچی ہو یا نہ ہو **عن** عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا قالت سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الجدار من البیت ہو قال نعم قلت فلم لم یدخلوہ البیت قال ان قومک قصرت بہم النفقۃ قلت فما شان بابہ مرتفعا قال فعل ذلک قومک لیدخلوا من شاءوا ویمنعوا من شاءوا ولولا ان قومک حدیث عہدہم فی الجاہلیۃ فاخاف ان تنکر قلوبہم لنظرت ان ادخل الجدر فی البیت وان الزق بابہ بالارض **ترجمہ** جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا نے کہا کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچہا کیا دیوار حطیم کی بیت مین داخل ہو آپنے فرمایا ہان اس سے بہی رد ہوگیا مذہب ابی حنیفہ کا اور نہ جائز ہوا طواف حطیم کے اندر

اسلیے کہ وہ داخل بیت ہی ا میں نے پہر عرض کی کہ اسکو بیت اللہ مین کیون نہ داخل کیا آپنے فرمایا یہ تمہاری
قوم کی حرکت ہے کہ اون کے پاس خرچ کم ہوگیا پہر مین نے عرض کی کہ دروازہ اسکا کیون اونچا ہے آپنے
فرمایا یہ بہی تمہاری قوم کا کیا ہوا ہے تاکہ جسکو چاہین اوسے جانے دین اور جسکو چاہین نجانے دین اور اگر
تمہاری قوم نے نئی نئی جاہلیت نہ چہوڑی ہوتی و مجہے یہ خیال نہ ہوتا کہ انکے دل بدل جاوینگے تو مین
ارادہ کرتا کہ داخل کردون دیوارون کو یعنے حطیم کی بیت اللہ مین اور دروازہ اوس کا زمین کو لگا دیتا
کہا مسلم نے اور روایت کی ہمسے یہی حدیث ابوبکر بن ابی شیبہ نے اون سے عبید اللہ یعنے ابن موسے
نے اون سے شیبان نے اون سے اشعث نے اون سے اسود نے انسے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی
عنہا نے کہ انہون نے کہا پوچہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حجر کو اور بیان کی حدیث الی حدیث الاحوص کی جنکا
کہم معنے اور اس مین یون ہے کہ کہا اونہون نے کہ دروازہ اسکا اتنا اونچا کیون ہے کہ بغیر سیڑہی کے
اوسپر نہین جاسکتی اور حضرت کے جواب مین یون ہے کہ مین ڈرتا ہون کہ ان کے دل نفرت نکر جاوین

باب الحج عن العاجز لزمانۃ وھرم ونحوھما او للموت بوڑہے اور میت کیطرف سے
حج کرنیکا بیان **عن** عبد اللہ بن عباس انہ قال کان الفضل بن عباس ردیف
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجاءتہ امرأۃ من خثعم تستفتیہ فجعل الفضل
رضی اللہ تعالی عنہ ینظر الیھا وتنظر الیہ فجعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یصرف وجہ الفضل الی الشق الاخر قالت یا رسول اللہ ان فریضۃ اللہ علی عبادہ
فی الحج ادرکت ابی شیخا کبیرا لا یستطیع ان یثبت علی الراحلۃ افاحج عنہ قال
نعم وذلک فی حجۃ الوداع **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس نے فرمایا کہ فضل بن عباس رضی اللہ
تعالی عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیسا تہ سوار تہے پیچہے سو ایک عورت آئی خثعم کے قبیلہ کی اور
وہ پوچہنے لگی اور فضل اوسکیطرف دیکہنے لگے اور وہ فضل کو دیکہنے لگی اور رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فضل کا مونہہ دوسری طرف پہیر دیتے تہے غرض اوس عورت نے عرض کی کہ اے رسول
اللہ کے اللہ نے جو اپنے بندون پر حج فرض کیا ہے میرے باپ پر بہی ہوا اور وہ بوڑہے ہین کہ سواری
پر سوار نہین ہوسکتے کیا مین انکیطرف سے حج کرون آپنے فرمایا کہ ہان اور یہہ ذکر حجۃ الوداع کا
ہے **ف** اس حدیث سے کئی مسئلہ معلوم ہوئے **ایک** سواری پر دو آدمی کا بیٹہنا

روا ہے ۳ اجنبی عورت کی آواز عند الحاجت سننا روا ہے ۳ اور اوسکی طرف نظر کرنا حرام ہے
۴ امر معروف ہاتھہ سے کرنا کہ آپؐ نے ہاتھ سے فضل کا موںہہ پہیر دیا ۵ عاجز مایوس کیطرف سے نیابت
کے طور حج کرنا درست ہی اور اسیطرح میت کیطرف سے ۶ مرد کیطرف سے عورت کو حج کرنا درست ہی ۷
اور والدین کی خدمت کہ اون کا قرض ادا کرنا یا اون کیطرف سے حج یا انکو نفقہ دینا موجب سعادت مندی
ہے ۸ واجب ہونا حج کا ایسے شخص پہ جو خود قدرت سفر کی نہین رکھتا مگر دوسرے سے حج کرا سکتا ہے
اور یہی مذہب ہی شافعیہ اور جمہور کا ۹ اور روا ہونا عورت کی حج کا بلا محرم جب وہ اپنی جان سے
مطمئن ہو اور یہی مذہب ہی شافعیہ اور جمہور کا اور جائز ہے ان سب کی نزدیک حج کرنا عاجز یا میت کیطرف سے
اور مالک اور لیث اور حسن بن صالح کا قول ہے کہ حج نہ میت کیطرف سے اور نہ کسی اور کیطرف سے درست
ہے اور اگر میت نے وصیت بھی کی ہو اور یہی روایت ہی امام مالک کیطرف سے مگر یہ حدیث اُن سب پر حجت ہے
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الْفَضْلِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ اَنَّ امْرَاَةً مِنْ خَثْعَمٍ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
اِنَّ اَبِيْ شَيْخٌ كَبِيْرٌ عَلَيْهِ فَرِيْضَةُ اللّٰهِ فِي الْحَجِّ وَهُوَ لَا يَسْتَطِيْعُ اَنْ يَسْتَوِيَ عَلٰى ظَهْرِ
بَعِيْرِهٖ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحُجِّيْ عَنْهُ فضل سے روایت ہی کہ ایک عورت قبیلہ
خثعم کی اوس نے کہا یا رسول اللہ میرا باپ بوڑہا ہے اور اوسپر حج اللہ تعالی کا فرض کیا ہوا ہے اور
وہ سواری کے پیٹہ پر بہی نہین بیٹھ سکتا تو آپ نے فرمایا کہ تم اوسکیطرف سے حج کرو عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيَ رَكْبًا بِالرَّوْحَاءِ فَقَالَ مَنِ الْقَوْمُ قَالُوا الْمُسْلِمُوْنَ فَقَالُوا مَنْ
اَنْتَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَفَعَتْ اِلَيْهِ امْرَاَةٌ صَبِيًّا لَهَا فَقَالَتْ اَلِهٰذَا
حَجٌّ قَالَ نَعَمْ وَلَكِ اَجْرٌ ترجمہ ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت
کی کہ آپ کو کچھ اونٹوں کے سوار لوگ ملے روحا مین اور آپنے پوچھا کہ تم کون لوگ ہو اونہوں نے کہا کہ مسلمان
آپنے اون لوگون نے پوچھا کہ آپ کون ہین آپنے فرمایا کہ اللہ پاک کا رسول ہون تو ایک عورت نے ایک لڑکے
کو ہاتھون سے بلند کیا اور عرض کیا کہ کیا اسکا حج صحیح ہے آپنے فرمایا کہ ہان صحیح ہے اور ثواب اسکا تمکو
ہے (یعنی مان باپ کو) ف اس حدیث سے کئی مسائل معلوم ہوئے اول یہ کہ لقب اصلی اور صحیح اور
مسنون ہم لوگون کا مسلمان ہی اور اسکی سوا جو القاب اب پہیلے ہوئے ہین جیسے حنفی شافعی چشتی قادری
یہ سب منجملہ بدعات و محدثات ہین پس مومن کو لازم ہے کہ اسی لقب مسنون کو پسند کرین اور القاب محدثہ

سے محترز رہے دوسرے یہہ کہ حج چھوٹے لڑکے کا صحیح و منعقد ہے اور اسپر ثواب مترتب ہوتا ہے اور یہی مذہب ہے شافعی اور مالک اور احمد اور جماہیر علماء کا مگر اتنا ہے کہ یہہ حج نفل ہوتا ہے اور یہی حدیث ان سب کی سند ہے اور خلاف کیا ہے اسکا ابو حنیفہ نے اور کہا کہ حج اسکا صحیح نہین اور قول اون کا خلاف حدیث ہے اس لیے مردود و مطرود و متروک ہو اور حدیث کے خلاف مین جس امتی کا قول ہو مردود ہے اور قاضی عیاض نے کہا ہے کہ لڑکون کو حج جایز ہونے مین کسیکا خلاف نہین مگر ایک گروہ مبتدعین کا تیسرے یہ کہ معلوم ہوا کہ چھوٹے لڑکون کی عبادت کا ثواب ماباپ کو ہوتا ہے اسی لیے چھوٹے لڑکے نے اگر حج کیا اور بعد بالغ ہوا تو پھر اوسپر حج فرض ہے اسپر سب کا اتفاق ہے مگر ایک گروہ کا کہ اون کیطرف علما نے التفات نہین کیا **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ رَفَعَتِ امْرَأَةٌ صَبِيًّا لَهَا فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللهِ أَلِهٰذَا حَجٌّ قَالَ نَعَمْ وَلَكِ أَجْرٌ وہی مضمون ہے **عن** كُرَيْبٍ أَنَّ امْرَأَةً رَفَعَتْ صَبِيًّا فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللهِ أَلِهٰذَا حَجٌّ قَالَ نَعَمْ وَلَكِ أَجْرٌ وہی مضمون ہے **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ بِمِثْلِهِ ابن عباس سے وہی مضمون مروی ہو

باب فَرْضِ الْحَجِّ مَرَّةً فِي الْعُمُرِ حج ساری عمر مین ایکبار فرض ہے **عن** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ فُرِضَ عَلَيْكُمُ الْحَجُّ فَحُجُّوْا فَقَالَ رَجُلٌ أَكُلَّ عَامٍ يَا رَسُوْلَ اللهِ فَسَكَتَ حَتّٰى قَالَهَا ثَلَاثًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ قُلْتُ نَعَمْ لَوَجَبَتْ وَلَمَا اسْتَطَعْتُمْ ثُمَّ قَالَ ذَرُوْنِيْ مَا تَرَكْتُكُمْ فَإِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِكَثْرَةِ سُؤَالِهِمْ وَاخْتِلَافِهِمْ عَلٰى أَنْبِيَائِهِمْ فَإِذَا أَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ فَأْتُوْا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَإِذَا نَهَيْتُكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَدَعُوْهُ

حضرت ابوہریرہ نے کہا کہ خطبہ پڑھا ہم پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور فرمایا کہ اے لوگو تمپر حج فرض ہوا سو حج کرو ایک شخص نے کہا کہ کیا ہر سال یا رسول اللہ آپ چپ ہو رہے اور اس نے تین باریہی عرض کی پھر آپنے فرمایا اگر مین ہان کہدیتا تو ہر سال واجب ہوتا اور پھر تم سے نہو سکتا سو تم مجھے اتنی ہی بات پر چھوڑ دو کہ جسپر مین تمہے چھوڑ دون اس لیے کہ اگلی لوگ اسی سبب سے ہلاک ہوئے ہین کہ انہون نے اپنے نبیون سے بہت سوال کیے اور ان سے بہت اختلاف کرتے رہے پھر جب مین تم کو کسی بات کا حکم دون اوس مین سے جتنا ہو سکے بجا لاؤ اور جب کسی بات سے منع کرون اوس کو چھوڑ دو **ف**

اس حدیث میں بڑے فوائد ہیں اور مروی ہے کہ یہ سائل اقرع بن حابس تھے اور اصولیون نے اس میں اختلاف کیا ہے کہ امر مقتضی تکرار کا ہے یا نہیں اس میں تین مذہب ہیں اول یہ کہ مقتضی تکرار ہے ثانی یہ کہ نہیں ثالث یہ کہ محل توقف ہے اور جو قائل توقف ہیں وہ اسی حدیث سے استدلال کرتے ہیں کہ امر مقتضی توقف ہے جب ہی سائل نے سوال کیا اور باقی بحث اوسکی کتب اصول میں ہے اور یہ جو فرمایا کہ مجھے اتنی ہی بات پر چھوڑ دو الخ اس سے ثابت ہوا کہ اصل یہ ہے کہ بندون پر کوئی چیز واجب نہیں جب تک شارع کی طرف سے کوئی حکم نہ پہنچے اور یہی سچا مذہب ہے اصولیون کا اس لیے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِينَ حَتَّى نَبْعَثَ رَسُولًا اور اس سے ثابت ہوا کہ سلف نے جس کے بارہ میں سکوت کیا ہے اوس میں ساکت رہنا جیسے مسئلہ وحدت وجود ہے یا مسائل کمون و بروز یا تحقیق مسئلہ تقدیر یا اور بہت سے خرافات اور خزعبلات ہیں کہ پچھلون میں اون کی طول طویل ابحاث ہو رہی ہیں ایسی لا یعنی باتون اور بیہودہ تقریرون سے دور رہنا اور احکام میں آپ نے فرمایا کہ جتنا ہو سکے بجا لاؤ معلوم ہوا کہ احکام جب فرض ہوتے ہیں کہ اونکی استطاعت ہو اور مناہی میں آپ نے یہ قید نہیں لگائی کہ امر ہے بہرحال بچنا ضرور ہے اس لیے کہ جلب منفعت سے دفع مضرت زیادہ اہم ہے غرض یہ فرمانا آپ کا کہ جب میں حکم کرون تمکو الخ جوامع الکلم میں سے ہے کہ ہزارون مسائل کو شامل ہے مثلاً نماز و وضو میں سے جتنا ممکن ہو بجا لاؤ اور جس پر قدرت نہ ہو مثلاً قیام یا استعمال پانی کا وہ معاف ہے اور اسی طرح سے ازالہ منکرات میں جہان تک ہو سکے بجا لاؤ اور یہ حدیث موافق ہے اس قول اللہ تعالیٰ کے فَاتَّقُوا اللّٰهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ

باب سَفَرِ الْمَرْأَةِ مَعَ مَحْرَمٍ إِلَى حَجٍّ وَغَيْرِهِ عورت حج وغیرہ میں بے محرم کے سفر نہ کرے

عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُسَافِرِ الْمَرْأَةُ ثَلَاثًا إِلَّا وَمَعَهَا ذُو مَحْرَمٍ ابن عمر نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عورت سفر نہ کرے تین دن کا مگر جب کہ اوسکے ساتھ کوئی محرم ہو **عَنْ** عُبَيْدِ اللّٰهِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ فِي رِوَايَةِ أَبِي بَكْرٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ وَقَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ فِي رِوَايَتِهِ عَنْ أَبِيهِ ثَلَاثَةً إِلَّا وَمَعَهَا ذُو مَحْرَمٍ عبید اللہ سے اسی سند سے ابوبکر کی روایت میں یہ ہے کہ تین دن سے اور ابن نمیر کی روایت میں ہے کہ اون کے باپ نے کہا کہ تین دن مگر اوسکے ساتھ کوئی ذو محرم ہو **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَ

وَالْيَوْمِ الْآخِرِ تُسَافِرُ مَسِيرَةَ ثَلٰثِ لَيَالٍ اِلَّا وَمَعَهَا ذُو مَحْرَمٍ ع ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حلال نہیں کسی عورت کو جو ایمان رکھتی ہو اللہ پر اور پچھلے دن پر کہ سفر کرے
تین رات کا مگر اوسکے ساتھ کوئی محرم ہو **ف** ابو داؤد کی روایت میں آیا ہے کہ ایک برید کا سفر نہ کرے اور
برید آدھے دن کی مسافت ہے اور یہ اختلاف بسبب اختلاف سائلین کے ہے کہ جیسا جس نے سوال کیا
ویسا جواب پایا اور یہ مراد نہیں کہ جہاں تین دن کی نہی مذکور ہے وہاں ایک دن کا سفر جائز ہے یا
ایک برید کا چنانچہ بیہقی نے بھی تصریح کی ہے کہ مثلاً کسی نے پوچھا کہ ایک دن کا سفر عورت کرے
آپنے فرمایا نہیں پھر کسی نے کہا دو دن کا کرے آپنے فرمایا نہیں اور جس نے جیسا سُنا روایت کر دیا اور سب
روایتیں صحیح ہیں اور مطلب سب کا یہی ہے کہ مطلق جسپر سفر کا نام آوے خواہ بہت ہو یا تھوڑا بے
محرم کے روا نہیں ہے اور یہی مضمون ہے ابن عباس کی روایت کا جو مسلم میں وارد ہے کہ اوسمیں
مطلق سفر کی نہی آئی ہے اور اسپر اجماع ہے اُمت کا کہ عورت پر حج فرض ہے جب استطاعت ہو جیسے
مرد پر اسلیے کہ اللہ تعالی نے عام حکم دیا ہے عَلَی النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيلًا مگر
اس میں اختلاف ہے کہ محرم شرط ہے یا نہیں سو ابو حنیفہ نے کہا ہے کہ حج کے وجوب ہونے کو محرم شرط
ہے مگر اُسوقت کہ مکہ کے اور اس کے بیچ میں تین منزل سے مسافت کم ہو اور ایک جماعت محدثین
کی اون کے موافق ہے اور اصحاب رائے بھی اور یہی حسن بصری اور نخعی اور اور لوگوں سے بھی مروی
ہوا ہے اور عطا اور سعید بن جبیر اور ابن سیرین اور مالک اور اوزاعی اور شافعی کی مشہور روایت
یہ ہے کہ محرم شرط نہیں بلکہ یہ شرط ہے کہ اوسکو امن اور اطمینان ہو اپنی ذات کا اور اصحاب
شافعیہ نے کہا ہے کہ امن حاصل ہوتا ہے تین چیزوں سے یا شوہر ہو یا اور کوئی محرم ہو یا چند عورتیں
معتبر قابل اطمینان ہوں اور جب تک ایک ان تینوں میں سے نہ ہو تو حج واجب نہیں اور اگر ایک عورت
معتبر اوسکو ملی تو حج واجب نہیں مگر جائز ہے اور یہی صحیح ہے اور بعضوں نے حج نفل اور سفر
تجارت وغیرہ کو بھی روا کہا ہے جب کہ عورتیں ثقہ ساتھ ہوں اور جمہور کا مذہب یہ ہے کہ جائز نہیں
جب تک شوہر یا محرم نہ ہو اور یہی صحیح ہے احادیث صحیحہ کے رو سے اور استدلال کیا ہے اصحاب
ابو حنیفہ نے اس روایت سے جس میں تین دن کا ذکر ہے اسلیے کہ اون کے یہاں قصر بھی اتنے ہی سفر
میں روا ہے اور یہ استدلال فاسد اور متاع کاسد ہے اس لیے کہ روایات اس بارہ میں مختلف

آگے بھی ہین اور سب کا مطلب ہم اوپر بیان کر چکے ہین اور ایک ہی ہے یعنی مطلق سفر ممنوع ہے تھوڑا ہو خواہ بہت
اور سفر کا اطلاق ایک برید سے لگا کر زیادہ تک سب پر آتا ہے اور اُنکی شبہون کا جواب دندان شکن مین نے
خوب دیا ہے شرح مہذب مین ایسا کہا امام نووی نے شرح صحیح مسلم مین عَنْ قَزَعَةَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ
رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالیٰ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ مِنْهُ حَدِیْثًا فَاَعْجَبَنِیْ فَقُلْتُ لَهٗ اَنْتَ سَمِعْتَ هٰذَا مِنْ
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاَقُوْلُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا لَمْ اَسْمَعْ
قَالَ سَمِعْتُهٗ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ اِلَّا اِلٰی ثَلٰثَةِ مَسَاجِدَ مَسْجِدِیْ هٰذَا وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ
وَالْمَسْجِدِ الْاَقْصٰی وَسَمِعْتُهٗ یَقُوْلُ لَا تُسَافِرُ الْمَرْاَةُ یَوْمَیْنِ مِنَ الدَّهْرِ اِلَّا وَمَعَهَا ذُوْ مَحْرَمٍ
مِنْهَا اَوْ زَوْجُهَا ترجمہ قزعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ مین نے ابی سعید سے ایک حدیث سنی کہ مجھے
بہت پسند آئی اور مین نے اون سے کہا کہ آپ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنی ہے اُنہون
نے کہا کہ جو مین نے اون سے نہ سنی ہوتی تو مین کیون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف نسبت کرتا ایسی
بات کی جو آپ سے نہین سنی اب سنو کہ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ باندہو تم کجاوون
کو (یعنے سفر نہ کرو) مگر تین مسجدون کیطرف ایک میری یہ مسجد اور دوسری مسجد الحرام اور تیسری مسجد
اقصے (یعنے بیت المقدس کی) اور سُنا مین نے آپ سے کہ فرماتے تھے کوئی عورت سفر نہ کرے دو دن
کا زمانہ مین سے مگر اوسکے ساتھ ذو محرم ہو یا اوسکا شوہر ہو **ف** اس مین بڑی فضیلت ہے
ان تین مسجدون کی اس لیے کہ یہ انبیا علیہم السلام کی بنائی ہوئی ہین اور افضل ہین اُن مساجد
سے جو اور لوگون نے بنائی ہین اور اگر نذر کی کسی نے مسجد الحرام کی تو وہ نذر لازم ہوگئی اور ضرور ہے
اُسکو کہ قصد کرے وہان کا حج اور عمرہ کے لیے اور ان کے سوا دو مسجدین یعنے مسجد نبوی اور مسجد اقصی
کی اگر نذر کرے تو اوس مین امام شافعی علیہ الرحمۃ کے دو قول ہین اصح یہ ہے کہ قصد اُن کا بھی مستحب ہے
اور واجب نہین اور دوسرا قول ہے کہ واجب ہے اور یہی قول ہے اکثر علما کا اور سوا ان کے باقی
جتنی مساجد ہین ساری دنیا کی نہ انکا قصد نذر سے واجب ہوتا ہے نہ نذر اُنکی زیارت کی منعقد ہوتی
ہے یہی مذہب ہے ہمارا اور کافہ علما کا مگر محمد بن مسلمہ مالکی نے کہا ہے کہ جب نذر کرے مسجد قبا کے
جانے کی تو واجب ہو جاتا ہے قصد اُسکا اس لیے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم ہمیشہ ہر ہفتہ مین وہان جاتے
تھے کبھی سوار اور کبھی پیادہ اور مذہب جمہور کا یہ ہے کہ اور مسجدون مین سوا ان تین مسجدون کے

اگر نذر کرے تو منعقد ہی نہین ہوتی اور نہ اوسپر کچھ لازم آتا ہے اور امام احمد نے کہا ہے کہ کفارہ یمین بغیر
قسم اوسپر واجب ہوتا ہے اور علما کا اختلاف ہے ان تین مسجدون کے سوا اور جگہہ کے سفر مین جیسے قبور صالحین
کی زیارت کو یا اور موضع فاضلہ کے دیکھنے کو تو شیخ ابو محمد جوینی نے اصحاب شافعیہ سے کہا ہے کہ وہ
حرام ہے اور اسیطرف اشارہ کیا ہے قاضی عیاض نے (نووی) مترجم کہتا ہے یہی قول حدیث سے
مناسبت رکھتا ہے اس لیے کہ جب اور مساجد کی طرف سوا ان مسجدون کے سفر درست نہو اور نہ نذر اون
کی صحیح ہوئی حالانکہ وہ خداوند تعالے کے نام مبارک پر بنائی گئی ہین اور اون کی طرف جانے کے
فضائل بہی بے شمار حدیثون مین وارد ہوے ہین کہ ہر قدم پر نیکی لکہی جاتی ہے اور گناہ معاف ہوتے
ہین اور بشارت دی ہے جناب رسول خدا صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے نور تام کی مساجد کی طرف اندہیرے
مین جانے والون کو اور اعتکاف کیا جاتا ہے اون مین خالص اللہ پاک کے واسطے اور ثواب پاتا ہے
اوس کا صاف رکہنے والا اور جہاڑو دینے والا اور بشارت جنت کی ہے اوس کے بنانے والے کو اور
خانہ خدا کہلاتا ہے پہر قبور صالحین وغیرہ کیطرف کیونکر جائز ہوگا کہ اون کے پختہ کرنے اور گنبد
بنانے والے پر لعن وطعن شارع کیطرف سے مروی ہوا ہے اور جب مسجد نبوی اور مسجد اقصی کی نذر
مین شافعی کے اور محدثین کے دو قول ہوے تو اور کسی جگہہ کی نذر کب صحیح ہو سکتی ہے اور جب مسجد قبا
کی نذر کے صحیح نہونے مین تمام علما کا اتفاق ہوا سوا محمد بن مسلمہ کے تو اور کوئی مقامات متبرکہ کی
نذر کب صحیح ہو سکتی ہے غرض سفر کرنا قبور اولیا کی زیارت کے لیے ناجائز ہے اور جن لوگون نے اس
کا خلاف کیا ہے اون کے پاس کوئی دلیل قوی نہین جیسے امام الحرمین وغیرہ ہین علی الخصوص اس
وقت مین کہ مقابر اولیا اوثان اور اصنام کا حکم پیدا کرین یعنی وہان نذرین مانی جاوین دو نے
چڑہاے جاوین اور پہر سجدہ کیے جاوین طواف کیا جاوے معاذ اللہ من ذلک اسوقت وہ حکم اوثان
مین ہین اور زائرین ان امور کے بت پرست اور مشرکین کے حکم مین آئے اور وہ مقابر اور جنابذ ڈہانے
اور منہدم کرنے کے قابل ہین اسلیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی کہ اَللّٰھُمَّ لَا تَجْعَلْ قَبْرِیْ
وَثَنًا یُّعْبَدُ یا اللہ میری قبر کو بت مت بنائیو کہ پوجی جاوے پہر جب قبر مبارک مشرکون کے حق مین
بت ہو جاوے افعال شرکیہ کے ارتکاب سے تو مدہوش ہید اور منگلو پیر کے ساتہہ تیرا اعتقاد
ہے پناہ اللہ تعالی کی ان مشرکون گور پرستون کے عقائد باطلہ سے جنہون نے سفر مقابر کو حج

سے بڑھکر سمجھ لیا ہے اور مشرکون کی طرح اُنکو صنم اور وثن بنا لیا ہے اور بڑے بڑے اکابر محدثین اور علماء
محققین نے اون کے ہدم و حرق کا فتوی دیا ہے چنانچہ ابن قیم نے زاد المعاد مین فرمایا ہے کہ ضرور ہے جلا
دینا اماکن معصیت کا جن مین نافرمانی کی جاتی ہے اللہ تعالی کی اور اوس کے رسول کی جیسے جلا دیا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد ضرار کو اور حکم دیا اوس کے گرا دینے کا حالانکہ اوس مین نماز پڑھی جاتی تھی اور
اللہ کا نام لیا جاتا تھا جب کہ بنا اوسکی ضرار کے لیے اور مسلمانون کے ایذا دینے کے لیے واقع ہوئی تھی
اور مسلمانون مین پھوٹ ڈالنے کی نیت سے اور منافقون کے جگہہ دینے کے ارادہ سے اور معلوم ہوا
اس سے کہ جو مکان اس نیت سے بنایا جاوے اوسکا یہی حکم ہے اور امام وقت اور حاکم زمان کو واجب ہے بیکار
کر دینا اسکا خواہ گرانے سے ہووے یا جلانے سے یا اوسکی صورت بدل دینے سے اور اسکو اس وضع
سے نکال دینے سے جس کے لیے وہ بنایا گیا ہے اور جب یہ حال ہوا مسجد ضرار کا تو اب مشاہد متبرکہ کہ جنکے مجاور
لوگون کو بلاتے ہین کہ اون مشاہد کو اللہ کا شریک ٹھیراوین وہ بدرجہ اولی جلانے اور گرانے کے لائق
ہین اور انکا معدوم و منہدم کرنا مسجد ضرار سے زیادہ واجب ہے اور یہی حال ہے مقامات فسوق و معاصی
کا جیسے شراب خانے اور سپید خانے ہین اور تمام اماکن مین ارباب منکرات کے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ
نے ایک گاؤن پورا جلا دیا کہ جس مین شراب بکتی تھی اور حانوت رویشد ثقفی کا جلا دیا اور اُسکا نام
فویسق رکھا اور محل سعد کا سر تا پا جلا دیا جب وہ رعیت سے اپنے اس محل مین پردہ نشین رہے اور اُن کی طرف
التفات نہ کرتے تھے اور ارادہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون لوگون کے گھرون کے جلانے کا
جو جمعہ اور جماعات مین نہ آتے تھے اور اُن گھرون کو آپنے صرف عورتون اور لڑکون کے خیال سے
نہین جلایا کہ وہ بے قصور جل جاوینگے حالانکہ اونپر حضور جماعت واجب نہین تمام ہوا مضمون
زاد المعاد کا مین کہتا ہون کہ یہ مقابر بلند بزرگون کے اور جنابذ عالیہ صالحون کے یہ تو اسی غرض
کے لیے بنائے گئے ہین کہ انکی پرستش کی جاوے اور اسی لیے اُنکی زینت اور آرایش کی گئی ہے
کہ وہ انداد من دون اللہ ٹھیرائے جاوین اور سوا اس غرض کے وہان اور کوئی غرض ہو ہی نہین سکتی
پس یہ مسجد ضرار سے بدرجہا بدتر ہین اسلیے کہ جب شارع نے قبرون کے بلند کرنے اور اُنپر بنا کرنے سے
منع فرمایا تو اب کوئی غرض شرعی تو وہان ممکن نہین سواے گور پرستی کے اور جن مقامات کے
جلا دینے کا ذکر اوپر ہوا اون سب مین ایک نوع کا فسق تھا اور اسیپر خلیفہ رشید نے انکو جلوا دیا

پھر منزل تو اکبر کبائر سے ہے اور بئس الفسوق ہے اس کے مکانات کا جلانا تو اہم مہمات سے ہے اور ادجب واجبات اور افرض ضروریات سے ہے عن قزعة قال سمعت ابا سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال سمعت من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اربعا فاعجبننی وآنقننی نھی ان تسافر المرأة مسیرة یومین الا ومعھا زوجھا او ذو محرم واقتص باقی الحدیث ترجمہ قزعہ نے کہا کہ میں نے ابی سعید خدری سے سنا کہ انہوں نے کہا فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چار باتیں کہ سو مجھ کو پسند آئیں اور اچھی معلوم ہوئیں منع کیا آپ نے اس سے کہ سفر کرے عورت دو دن کا مگر جب اس کے ساتھ اس کا شوہر ہو یا ناتے والا اور بیان کی باقی حدیث عن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تسافر المرأة ثلاثا الا مع ذی محرم ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تسافر امرأة فوق ثلاث لیال الا مع ذی محرم ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن قتادة رضی اللہ عنہ بھذا الاسناد وقال اکثر من ثلاث الا مع ذی محرم قتادہ سے اسی اسناد سے وہی مضمون مروی ہے عن ابی ھریرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یحل لامرأة مسلمة تسافر مسیرة لیلة الا ومعھا رجل ذو حرمة منھا وہی مضمون ہے عن ابی ھریرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یحل لامرأة تؤمن باللہ والیوم الاخر تسافر مسیرة یوم الا مع ذی محرم وہی ان سفر بلا محرم مذکور ہے عن ابی ھریرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یحل لامرأة تؤمن باللہ والیوم الاخر تسافر مسیرة یوم ولیلة الا مع ذی محرم علیھا وہی مضمون ہے عن ابی ھریرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یحل لامرأة تسافر ثلاثا الا ومعھا ذو محرم منھا وہی مضمون ہے عن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول

اللہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَحِلُّ لِامْرَأَۃٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ تُسَافِرَ سَفَرًا یَکُوْنُ ثَلَاثَۃَ اَیَّامٍ فَصَاعِدًا اِلَّا وَمَعَہَا اَبُوْہَا اَوِ ابْنُہَا اَوْ زَوْجُہَا اَوْ اَخُوْہَا اَوْ ذُوْ مَحْرَمٍ مِّنْہَا ترجمہ ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حلال نہیں اوس عورت کو جو اللہ تعالیٰ پر اور پچھلے دن پر ایمان رکھتی ہو کہ تین دن کا سفر کرے یا زیادہ کا مگر جب اوسکے ساتھ اوسکا باپ ہو یا فرزند یا شوہر یا بھائی یا اور کوئی ناتے دار کہ جس سے پردہ نہ ہو عَنْ اَلْاَعْمَشِ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ اعمش سے مثل اسی کے مروی ہوا عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا یَقُوْلُ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَخْطُبُ یَقُوْلُ لَا یَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَۃٍ اِلَّا وَمَعَہَا ذُوْ مَحْرَمٍ وَلَا تُسَافِرُ الْمَرْأَۃُ اِلَّا مَعَ ذِیْ مَحْرَمٍ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ امْرَأَتِیْ خَرَجَتْ حَاجَّۃً وَاِنِّیْ اُکْتُتِبْتُ فِیْ غَزْوَۃِ کَذَا وَکَذَا فَقَالَ انْطَلِقْ فَحُجَّ مَعَ امْرَأَتِکَ ترجمہ ابن عباس فرماتے تھے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ مین فرمایا کہ کوئی مرد کسی عورت کے ساتھ ایک مکان مین اکیلا نہ ہو اور نہ عورت سفر کرے مگر ناتے والے کے ساتھ سو ایک شخص کھڑا ہوا اور اوس نے عرض کی کہ یا رسول اللہ میری عورت حج کو جاتی ہے اور مین فلانے لشکر مین لکھا گیا ہون جو فلان طرف جاتا ہے تو آپ نے فرمایا کہ تو جا اپنی عورت کے ساتھ حج کر ف اس سے معلوم ہوا کہ جب دو چیزین باہم جمع ہو جاوین اور دونون ادا نہو سکین تو اون مین سے جو ضرور زیادہ ہوا اوسکو بجا لاوین اسلیے کہ غزوہ مین دوسرا شخص بھی جا سکتا ہے بخلاف حج کے کہ دوسرا اوسکی عورت کے ساتھ نہین جا سکتا۔ عَنْ عَمْرٍو بِھٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَہٗ عمرو سے وہی مضمون مروی ہوا عَنْ اِبْنِ جُرَیْجٍ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَہٗ وَلَمْ یَذْکُرْ وَلَا یَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَۃٍ اِلَّا وَمَعَہَا ذُوْ مَحْرَمٍ ابن جریج سے اسی اسناد سے وہی مضمون مروی ہے اور نہ اوس مین مرد کی خلوت کا ذکر نہین۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ الذِّکْرِ اِذَا رَکِبَ دَابَّتَہٗ مُتَوَجِّھًا لِسَفَرِ حَجٍّ اَوْ غَیْرِہٖ وَبَیَانِ الْاَفْضَلِ مِنْ ذٰلِکَ جب جانور پر سوار ہو تو کیا ذکر کرے عَنْ اِبْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا اسْتَوٰی عَلٰی بَعِیْرِہٖ خَارِجًا اِلٰی سَفَرٍ کَبَّرَ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا ھٰذَا وَمَا کُنَّا لَہٗ مُقْرِنِیْنَ

وَاِنَّا اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ اَللّٰھُمَّ نَسْاَلُكَ فِیْ سَفَرِنَا ھٰذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوٰی وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضٰی اَللّٰھُمَّ ھَوِّنْ عَلَیْنَا سَفَرَنَا ھٰذَا وَاطْوِعَنَّا بُعْدَهٗ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِی السَّفَرِ وَالْخَلِیْفَةُ فِی الْاَھْلِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَکَاٰبَةِ الْمَنْظَرِ وَسُوْءِ الْمُنْقَلَبِ فِی الْمَالِ وَالْاَھْلِ وَاِذَا رَجَعَ قَالَھُنَّ وَزَادَ فِیْھِنَّ اٰئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ

ترجمہ عبداللہ بن عمر نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے اونٹ پر سوار ہوتے کہین سفر مین جانے کو تو تین بار اللہ اکبر فرماتے پھر یہ دعا پڑھتے سبحان سے والاہل تک یعنے پاک ہے وہ پروردگار جسنے ہمارا اوبیل کردیا اس جانور کو اور ہم اوس کو دبا نہ سکتے تھے اور ہم اپنے پروردگار کے پاس لوٹ جانیوالے ہین یا اللہ ہم مانگتے ہین تجھسے اپنے اس سفر مین نیکی اور پرہیزگاری اور ایسے کام جسے تو پسند کرے یا اللہ آسان کردے ہمپر اس سفر کو اور اوس کے لنبان کو ہمپر تھوڑا کردے یا اللہ تو رفیق ہے سفر مین اور تو خلیفہ ہے گھر مین یا اللہ مین پناہ مانگتا ہون تجھسے سفر کی تکلیفون اور رنج اور غم سے اور برے حال مین لوٹ کر آنے سے مال مین اور گھروالون مین یہ تو جاتے وقت پڑھتے اور جب لوٹ کر آتے جب بھی مگر اوس مین اتنا زیادہ کرتے آیبون سے اخیر تک یعنے ہم لوٹنے والے ہین اور توبہ کرنیوالے خاص اپنے رب کو پوجنے والے اور اسکی تعریف کرنے والے **فائدہ** اس سے معلوم ہوا کہ جو سفر کو جاوے سنت ہے کہ یہ دعا پڑھے تا کہ اوسکے گھر مین اور سفر مین اللہ کی حمایت وضمانت ہووے نہ ولیا کرے جیسے مشرکان بے دین کلمہ گویان سبتدعین کرتے ہین کہ چلتے وقت امام ضامن کی ضامنی بولتے ہین اور اون کے نام کا پیسا روپیہ اشرفی بازو پر باندھ دیتے ہین یہ خران بے دم بصورت مردم بھی نہین سمجھتے کہ ایک امام کس کس کی ضامنی کرینگے ہر روز لاکھون آدمی سفر کرتے ہین اور یہ طریقہ انہون نے مشرکان ہند سے سیکھا ہے کہ وہ ہر جنگل مین جب اوترتے کہتے کہ اس جنگل کے جنکی پناہ مین آئے غرض غیر اللہ کی حمایت مین آنے مین یہ اور وہ دونون برابر ہین نعوذ باللہ من ہولا روہولاء **عن** عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَرْجِسَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَافَرَ یَتَعَوَّذُ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَکَاٰبَةِ الْمُنْقَلَبِ وَالْحَوْرِ بَعْدَ الْکَوْنِ وَدَعْوَةِ الْمَظْلُوْمِ وَسُوْءِ الْمَنْظَرِ فِی الْاَھْلِ وَالْمَالِ **عبداللہ** بن سرجس نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کرتے تو اللہ تعالے سے پناہ مانگتے سفر کی مشقتون سے اور غمگین ہوکر لوٹنے سے اور بھلائی کے بعد برائی

کیطرف لوٹنے سے اور اہل ومال مین برائی دیکھنے سے **ف** بہلائی کے بعد برائی کیطرف لوٹنا ہو
جیسے طاعت سے معصیت کیطرف یا ایمان سے کفر کیطرف یا سنت سے بدعت کی یا توحید سے شرک کیطرف
آجانا پناہ اللہ تعالی کی ایسی حالت سے **عن** عَاصِمٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ اَنَّ فِي حَدِيْثِ
عَبْدِ الْوَاحِدِ فِي الْمَالِ وَالْاَهْلِ وَفِي رِوَايَةِ مُحَمَّدِ بْنِ خَازِمٍ قَالَ يَبْدَأُ بِالْاَهْلِ اِذَا رَجَعَ
وَفِي رِوَايَتِهِمَا جَمِيْعًا اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوْذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ **عاصم** سے اسی اسناد سے
وہی دعا مذکور ہوئی مگر عبد الواحد کی روایت مین فِي الْمَالِ وَالْاَهْلِ ہے اور محمد بن خازم کی روایت
مین یہ ہے کہ اہل کا لفظ پہلے بولتے جب لوٹتے اور دونون کی روایتون مین یہ لفظ ہے اللہم سے آخر تک
یعنی یا اللہ پناہ مانگتا ہون مین سفر کی مشقتون سے **باب** مَا يُقَالُ اِذَا رَجَعَ مِنْ سَفَرِ الْحَجِّ
وَغَيْرِهِ سفر حج وغیرہ سے لوٹنے کا بیان **عن** عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَفَلَ مِنَ الْجُيُوْشِ اَوِ السَّرَايَا اَوِ الْحَجِّ اَوِ الْعُمْرَةِ اِذَا اَوْفٰى عَلٰى ثَنِيَّةٍ اَوْ فَدْفَدٍ
كَبَّرَ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ
قَدِيْرٌ آئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ سَاجِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهُ وَنَصَرَ
عَبْدَهُ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهُ **ترجمہ** عبد اللہ سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب لوٹتے
لشکرون سے یا چھوٹی جماعت سے لشکر کی یا حج وعمرہ سے تو جب پہونچ جاتے کسی ٹیلہ پر یا اونچی زمین
کنکریلی پر تو تین بار لا الہ سے آخر تک پڑھتے یعنی کوئی معبود لائق عبادت کے نہین ہے سوا اللہ تعالی کے
اور کوئی شریک نہین اوسکا اوسیکی ہے سلطنت اور اوسیکے لیے ہے سب تعریف اور وہ سب کچھ کر سکتا
ہے ہم لوٹنے والے رجوع ہونے والے عبادت کرنے والے سجدہ کرنے والے اپنے رب کی خاص حمد
کرنے والے ہین سچا کیا اللہ پاک نے وعدہ اپنا اور مدد کی اپنے غلام کی اور شکست دی لشکرون کو اکیلے
عن ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ اِلَّا حَدِيْثَ
اَيُّوْبَ فَاِنَّ فِيْهِ التَّكْبِيْرَ مَرَّتَيْنِ **ترجمہ** وہی مضمون نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی
ہوا مگر ایوب کی روایت مین تکبیر دوبار مذکور ہے **عن** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ
اَقْبَلْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا وَاَبُوْ طَلْحَةَ وَصَفِيَّةُ رَدِيْفَتُهُ عَلٰى نَاقَتِهِ
حَتّٰى اِذَا كُنَّا بِظَهْرِ الْمَدِيْنَةِ قَالَ آئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ فَلَمْ يَزَلْ

يَقُولُ ذٰلِكَ حَتّٰى قَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ انس نے کہا کہ ہم اور ابوطلحہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے
اور صفیہ آپ کے اونٹنی پر آپ کے پیچھے سوار تھیں یہاں تک کہ ہم مدینہ کی پشت پر پہنچے آپ فرمانے لگے آئبون سو
حامدون تک غرض مدینہ تک یہی کہتے چلے آئے **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وہی مضمون ہے **بَابُ** اِسْتِحْبَابِ النُّزُوْلِ بِبَطْحَاءِ
ذِي الْحُلَيْفَةِ وَالصَّلٰوةِ بِهَا اِذَا صَدَرَ مِنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ وَغَيْرِهِمَا فَمَرَّ بِهِمَا بطحاے ذی
الحلیفہ میں اترنے کا بیان **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَاخَ بِالْبَطْحَاءِ الَّتِي بِذِي الْحُلَيْفَةِ فَصَلّٰى بِهَا قَالَ وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ
ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَفْعَلُ عبد اللہ بن عمر نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
اونٹ بٹھایا کنکریلی زمین میں ذی الحلیفہ کے اور وہاں نماز ادا کی اور ابن عمر بھی ایسا ہی کرتے تھے
عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا يُنِيْخُ بِالْبَطْحَاءِ الَّتِي بِذِي الْحُلَيْفَةِ
الَّتِي كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنِيْخُ بِهَا وَيُصَلِّيْ بِهَا نافع نے کہا ابن عمر اپنا
اونٹ بطحاے ذی الحلیفہ میں بٹھاتے اور نماز پڑھتے اور فرماتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
بھی ایسا ہی کیا ہے اور نماز پڑھی ہے **عَنْ** نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ قَالَ كَانَ اِذَا صَدَرَ مِنَ الْحَجِّ
اَوِ الْعُمْرَةِ اَنَاخَ بِالْبَطْحَاءِ الَّتِي بِذِي الْحُلَيْفَةِ الَّتِي كَانَ يُنِيْخُ بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نافع نے کہا کہ عبد اللہ جب لوٹتے حج سے یا عمرہ سے تو اونٹ بٹھاتے بطحاے ذی
الحلیفہ میں جہاں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بٹھاتے تھے **عَنْ** سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى
عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ فِيْ مُعَرَّسِهِ بِذِي الْحُلَيْفَةِ فَقِيْلَ لَهُ اِنَّكَ بِبَطْحَاءَ
مُبَارَكَةٍ سالم نے اپنے باپ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آخر شب میں ذی
الحلیفہ میں اترے ہوئے تھے کہ آپ سے کہا گیا کہ تم مبارک میدان میں ہو **عَنْ** سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ
بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ وَهُوَ فِيْ
مُعَرَّسِهِ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ فِيْ بَطْنِ الْوَادِيْ فَقِيْلَ اِنَّكَ بِبَطْحَاءَ مُبَارَكَةٍ قَالَ مُوْسٰى وَ
قَدْ اَنَاخَ بِنَا سَالِمٌ بِالْمُنَاخِ مِنَ الْمَسْجِدِ الَّذِيْ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يُنِيْخُ بِهِ يَتَحَرّٰى مُعَرَّسَ
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ اَسْفَلُ مِنَ الْمَسْجِدِ الَّذِيْ بِبَطْنِ الْوَادِيْ بَيْنَهُ وَ

بَیْنَ الْقِبْلَۃِ وَسَطًا مِّنْ ذٰلِکَ سالم نے اپنے باپ عبداللہ بن عمر سے روایت کی کہ نبی صلے اللہ
علیہ وسلم کے پاس کوئی فرشتہ آیا اور آپ آخر شب مین ذی الحلیفہ مین اوترے ہوئے تھے میدان کے
بیچ مین سو آپ سے اُس نے کہا کہ آپ مبارک میدان مین ہین اور موسیٰ راوی نے کہا ہمارے ساتھ سالم
بن عبداللہ نے اونٹ بٹھائے اوس جگہہ مین نماز کی جہان عبداللہ بٹھاتے تھے اور اُسکو جانتے
اور خیال کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوترنے کی جگہہ ہے اور وہ اُس مسجد سے نیچے
ہے جو بطن وادی مین بنی ہوئی ہے اور مسجد اور قبلہ کے بیچ مین وہ مقام واقعہ ہوا ہے ف
ان سب حدیثون کے رو سے قاضی عیاض نے کہا ہے کہ اُترنا بطحاے ذی الحلیفہ مین اگرچہ مناسک
حج مین نہین ہے مگر ایک فعل ہے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا اور عمل ہے اور سب اہل مدینہ کا
جو برکت ڈھونڈتے ہین آثار سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور اسلیے کہ وہ میدان مبارک ہے
اور امام مالک نے بھی اسے مستحب کہا ہے اور وہان نماز ادا کرنے کو بھی اور مستحب ہے کہ وہان سے آگے نہ جاوے
جبتک نماز نہ ادا کرے اور اگر ایسے وقت پہنچے کہ نماز کا وقت نہ ہو تو ٹھہرا رہے کہ وقت آجاوے اور نماز
ادا کرے اور پھر چلے

بَابُ لَا یَحُجُّ الْبَیْتَ مُشْرِکٌ وَّلَا یَطُوْفُ بِالْبَیْتِ عُرْیَانٌ وَّبَیَانِ یَوْمِ الْحَجِّ الْاَکْبَرِ

مشرک کے حج اور طواف برہنہ کی نہی اور حج اکبر کے دن کا بیان

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ بَعَثَنِیْ اَبُوْبَکْرِ الصِّدِّیْقُ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ
فِی الْحَجَّۃِ الَّتِیْ اَمَّرَہٗ عَلَیْھَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ قَبْلَ حَجَّۃِ الْوَدَاعِ فِیْ رَھْطٍ یُّؤَذِّنُوْنَ
فِی النَّاسِ یَوْمَ النَّحْرِ لَا یَحُجُّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِکٌ وَّلَا یَطُوْفُ بِالْبَیْتِ عُرْیَانٌ قَالَ ابْنُ شِھَابٍ
وَکَانَ حُمَیْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ یَقُوْلُ یَوْمُ النَّحْرِ یَوْمُ الْحَجِّ الْاَکْبَرِ مِنْ اَجْلِ حَدِیْثِ
اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ابوہریرہ نے کہا کہ مجھے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اوس
حج مین روانہ فرمایا جس مین رسول اللہ نے اون کو امیر کیا حجۃ الوداع کے قبل اور مجھے روانہ کیا اُس جماعت
مین کہ جو پکارتے تھے نحر کے دن کہ اس سال سے بعد اب کوئی مشرک حج کو نہ آوے اور نہ کوئی بیت
اللہ کا ننگا ہوکر طواف کرے (جیسے مشرک لوگ ایام جاہلیت مین کرتے تھے) ابن شہاب زہری نے
کہا کہ عبدالرحمن کے فرزند حمید یہی کہتے تھے کہ حج اکبر کا دن وہی نحر کا دن ہے اسی ابوہریرہ کی حدیث
کے سبب ف یعنے اللہ پاک جل جلالہ نے حکم فرمایا تھا وَاَذَانٌ مِّنَ اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖٓ اِلَی النَّاسِ

يَوْمَ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ یعنی پکار دینا ضرور ہی اللہ کی اور اوسکے رسول کی طرف سے تمام لوگون مین حج اکبر
کے دن کہ اللہ اور رسول بیزار ہین مشرکون سے اور یہ پکارنا نحر کے دن ہوا تو قرآن و حدیث سے ثابت
ہوا کہ نحر ہی کا دن حج اکبر کا دن ہے اور یہ عوام کالانعام مین مشہور ہے کہ حج اکبر وہ ہے کہ عرفہ جمعہ کے
دن پڑے یہ شیطان علیہ اللعنہ نے انکو بتایا ہے اور قرآن و حدیث مین کہین نہین آیا ہے اور محض
خبط اور جنون عوام ذی فنون ہے اور اکثر کٹھ ملا حضرہ یہان بہی اس خبط مین گرفتار ہین اور اختلاف
ہے علما کا کہ حج اکبر کا دن عرفہ کا دن ہے یا نحر کا امام مالک اور شافعی اور جمہور نے کہا ہے کہ یوم النحر
ہے اور قاضی عیاض نے امام شافعی سے نقل کیا ہے کہ عرفہ کا دن ہے اور بعضون کا قول ہے کہ حج اکبر
حج ہے اور حج اصغر عمرہ ہے اور جو قائل ہین کہ حج اکبر عرفہ ہے اونہون نے استدلال کیا ہے اس سے کہ حدیث
مین آیا ہے اَلْحَجُّ عَرَفَةُ کہ حج عرفہ ہے تو یہ جو فرمایا کہ آج سے کوئی مشرک حج نکرے موافق ہے اس آیت
مبارک کے اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ فَلَا يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِهِمْ هٰذَا یعنے مشرک ناپاک ہین سو نزدیک نہ آوین
مسجد الحرام کے اس سال کے بعد اور مراد مسجد حرام سے سارا حرم ہے غرض مشرک کو داخل ہونا حرم مین
کسی حال مین روا نہین یہانتک کہ اگر کسیکا قاصد بنکر آوے تب بہی حرم سے باہر ٹھہرے اور وہان
سے کسی اور کو بہیجدے کہ اُسکا پیغام پہنچاوے اور اگر آیا اور مر گیا بیمار ہوکر خفیہ اور بعد کو معلوم ہوا کہ
مشرک تہا تو حکم ہے کہ اوسکی قبر کہود کر مردہ کو حرم کے باہر لے کر گاڑ دیا جاوے اور جاہلیت مین عرب
کا قاعدہ تہا کہ برہنہ طواف کرتے اور کہتے کہ جن کپڑون سے ہمنے گناہ کیے ہین اون سے طواف کیونکر
کرین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس امر قبیح کو پردہ زمین سے مٹا دیا **باب** فَضْلُ يَوْمِ عَرَفَةَ
عرفہ کے دن کی فضیلت **عَنْ** ابْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اِنَّ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ يَوْمٍ اَكْثَرَ مِنْ اَنْ يُّعْتِقَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيْهِ عَبْدًا مِّنَ
النَّارِ مِنْ يَوْمِ عَرَفَةَ وَاِنَّهُ لَيَدْنُوْ ثُمَّ يُبَاهِيْ بِهِمُ الْمَلٰٓئِكَةَ فَيَقُوْلُ مَا اَرَادَ هٰٓؤُلَآءِ
ترجمہ سعید بن المسیب سے روایت ہی کہ جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عرفہ سے بڑہکر کوئی دن ایسا نہین ہے جس مین اللہ تعالی بندون کو آگ سے
اتنا آزاد کرتا ہو جتنا عرفہ کے دن آزاد کرتا ہے اور خداوند تعالی قریب ہوتا ہے اور فرشتون پر
بندون کا حال دیکہکر فخر کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ یہ کس ارادے سے جمع ہوے ہین **ف**

عبدالرزاق نے اپنی سند میں ابن عمر سے یہ حدیث کو ذکر کیا ہے اور اس میں یون ہو کہ اللہ پاک اوترتا ہے
آسمان دنیا پر اور بندون کا فخر کرتا ہے فرشتون پر اور فرماتا ہے کہ یہ میرے بندے ہیں کہ میرے پاس حاضر ہوئے
ہین پریشان بال اور گرد آلود چہرون سے اور میری رحمت کی امید رکھتے ہین اور میرے عذاب سے ڈرتے
ہین حالانکہ مجھے اُنہون نے دیکھا نہین اور کیا حال ہو اُن کا اگر مجھے دیکھین پھر باقی حدیث ذکر کی اور
اس سے اوترنا خدا پاک کا آسمان دنیا پر ثابت ہوا اور اس کے ظاہر پر ہم ایمان لاتے ہین اور کیفیت
اوسکی پروردگار کو سونپتے ہین اور نہین تاویل کرتے اور یہی مسلک ہے صحابہ کرام اور تابعین اور
تمامی سلف صالحین کا **باب** فَضْلِ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ حج اور عمرے کی فضیلت کا بیان۔
عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعُمْرَةُ
اِلَى الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ لِمَا بَیْنَهُمَا وَالْحَجُّ الْمَبْرُوْرُ لَیْسَ لَهٗ جَزَاءٌ اِلَّا الْجَنَّةُ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی
اللہ تعالی عنہ نے کہا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک عمرے سے دوسرا عمرہ کفارہ ہو جاتا
ہے بیچ کے گناہون کا اور حج مقبول کا بدلہ جنت کے سوا اور کچھ نہین ہے **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ
اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِیْثِ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ ابوہریرہ سے
وہی روایت مروی ہوئی **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَتٰى هٰذَا الْبَیْتَ فَلَمْ یَرْفُثْ وَلَمْ یَفْسُقْ رَجَعَ كَمَا وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ **ترجمہ**
ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو اس گھر مین آیا اور بیہودہ
شہوت رانی کی باتین نہ کین نہ گناہ کیا وہ ایسا پھرا کہ گویا اُسے ماں نے ابھی جنا یعنے گناہون سے
پاک ہو گیا **عَنْ** مَنْصُوْرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَفِیْ حَدِیْثِهِمْ جَمِیْعًا مَنْ حَجَّ فَلَمْ یَرْفُثْ وَلَمْ
یَفْسُقْ **ترجمہ** منصور سے وہی مضمون مروی ہے مگر اس مین یون ہے کہ جس نے حج کیا اور شہوت
کی باتین اور گناہ نہ کیا باقی وہی مضمون ہے **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ
النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ وہی مضمون ہے **ف** حدیث اول سے اصحاب نے استدلال
کی ہے جمہور نے اور شافعیہ نے کہ عمرہ کو مکرر کرنا ایک سال مین بجالانا مستحب ہے اور مالک نے اور اکثر
اون کے شاگردون نے کہا ہے کہ ہر سال مین ایک عمرے سے زیادہ کرنا مکروہ ہے اور قاضی عیاض
اور دوسرے عالمون نے کہا کہ ہر ماہ مین ایک عمرہ سے زیادہ نہ لاوے اور جاننا چاہیے کہ سال بھر عمرہ

کا وقت ہی مگر جو شخص افعال حج مین مشغول ہو سو اسکا عمرہ صحیح نہین جب تک حج سے فارغ نہو اور جو حاجی نہین اوسکو عرفہ کے دن بہی عمرہ مکروہ نہین اور یہی حکم ہے عید اضحی اور ایام تشریق کا جو حاجی نہو اور اسیطرح ساری برس کے دنون کا غرض کسی دنون مین عمرہ مکروہ نہین ہمارے نزدیک اور یہی قول ہی امام مالک اور جماہیر کا کہ غیر حاجی کو عرفہ اور ایام نحر و تشریق وغیرہ مین مکروہ نہین ہے اور ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ پانچ دن مکروہ ہے یوم عرفہ اور یوم النحر اور ایام تشریق اور امام ابویوسف نے کہا ہے کہ چار دن عرفہ اور ایام تشریق مگر ہم کو معلوم نہین ہوتا کہ انکی سند کیا ہے اور بے دلیل کے کسیکا قول قابل تسلیم نہین اور عمرہ کے وجوب مین بہی علما کا اختلاف ہی شافعی اور جمہور کا قول ہے کہ واجب ہی اور اسکے قائل ہین عمر اور ابن عمر اور ابن عباس اور طاؤس اور عطا اور ابن المسیب اور سعید بن جبیر اور حسن بصری اور مسروق وغیرہم اور مالک اور ابوحنیفہ اور ابو ثور نے کہا ہے کہ سنت ہی اور واجب نہین اور حج مقبول وہ ہے کہ اوس مین کسی گناہ کی ملونی نہو اور علامت قبول حج یہ ہے کہ حاجی پہر گناہون کیطرف کبہی مائل نہو اللہ تعالے ہم سب کو یہ قبولیت نصیب کرے جیسے توفیق حج عنایت فرمائی **بَابُ نُزُولِ الْحَاجِّ بِمَكَّةَ وَتَوْرِيثِ دُوْرِهَا** حاجیون کے اوترنے کا مکہ مین اور اوسکے گہرون کے وارث ہونے کا بیان **عَنْ** اُسَامَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ اَنَّهُ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ اَتَنْزِلُ فِي دَارِكَ بِمَكَّةَ قَالَ وَهَلْ تَرَكَ لَنَا عَقِيْلٌ مِنْ رِبَاعٍ اَوْ دُوْرٍ وَكَانَ عَقِيْلٌ وَرِثَ اَبَا طَالِبٍ هُوَ وَطَالِبٌ وَلَمْ يَرِثْهُ جَعْفَرٌ وَلَا عَلِيٌّ لِاَنَّهُمَا كَانَا مُسْلِمَيْنِ وَكَانَ عَقِيْلٌ وَطَالِبٌ كَافِرَيْنِ **ترجمہ** اسامہ بن زید بن حارثہ رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ یا رسول اللہ آپ مکہ مین کیا اپنے گہر مین اوترینگے تو آپ نے فرمایا کہ بہلا عقیل نے ہمارے لیے کوئی چار دیواری یا مکان چہوڑا ہے اور حقیقت اوسکی یہ تہی کہ عقیل اور طالب وارث ہوئے ابوطالب کے اور جعفر اور علی کو اونکی ورثہ مین سے کچہ نہ ملا اسلیے کہ دونون مسلمان تہے اور عقیل اور طالب دونون کافر تہے **ف** قاضی عیاض نے کہا ہے کہ اسامہ نے جو کہا کہ آپ اپنے گہر مین اترینگے مراد اوس سے یہ ہے کہ جس گہر آپ کی سکونت تہی اسلیے کہ اصل مین تو وہ گہر ابوطالب کا تہا اسلیے کہ وہی متکفل تہے آپ کی پرورش کے اور ابوطالب بڑے بیٹے تہے عبدالمطلب کے اور عبدالمطلب کی ساری املاک کی وہی اکیلے وارث

وارث ہوئے جیسا قاعدہ تھا ایام جاہلیت کا اور یہہ بھی گمان ہے کہ شاید عقیل نے سب گہر بیچ ڈالے ہون اور اپنے ملک سے نکال دیئے ہون جیسے ابوسفیان وغیرہ نے مہاجرین کے گھر تمام بیچ ڈالے چنانچہ داؤدی نے ایسا ہی کچھ کہا ہے اور یہہ جو فرمایا کہ عقیل نے ہمارے لیے کوئی الخ اس سے استدلال کیا ہے شافعیہ نے اور اون کے موافقین نے کہ مکہ صلح سے فتح ہوا ہے اور مکان اوسکے مملوک ہین مکان والون کے جیسے اور شہرون کے مکان ہین اور اون مین میراث وغیرہ جاری ہوتی ہے اور بیع اور رہن اور اجارہ اون مکانون کا روا ہے مثل اور تصرفات کی اور مالک اور ابوحنیفہ اور اوزاعی اور دوسری فقہا کا قول ہے کہ وہ جبراً اور قہر کی راہ سے فتح ہوا ہے اور یہ تصرفات کوئی وہان کے ملک کو اپنے مکانون پر روا نہین اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسلمان کافر کا وارث نہین ہوتا اور یہہ تمام علماء کا مذہب ہے عن اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالیٰ عَنْهُ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيْنَ تَنْزِلُ غَدًا اَوْ ذٰلِكَ فِي حَجَّتِهٖ حِيْنَ دَنَوْنَا مِنْ مَكَّةَ فَقَالَ وَهَلْ تَرَكَ لَنَا عَقِيْلٌ مَنْزِلًا ترجمہ وہی مضمون ہے بالاختصار عن اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالیٰ عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيْنَ تَنْزِلُ غَدًا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالیٰ وَذٰلِكَ زَمَنَ الْفَتْحِ قَالَ وَهَلْ تَرَكَ لَنَا عَقِيْلٌ مِنْ مَنْزِلٍ اسامہ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ کل خدا نے چاہا اور ہم پہنچ گئے تو آپ کہان اوترین گے اور یہ بات فتح مکہ کے دنون مین کہی تو آپ نے فرمایا کہ عقیل نے ہمارے لیے کوئی گھر چھوڑا بہی ہے باب اِقَامَةِ الْمُهَاجِرِ بِمَكَّةَ مہاجر کا مکہ مین رہنے کا بیان عن عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ يَسْأَلُ السَّائِبَ بْنَ يَزِيْدَ يَقُوْلُ هَلْ سَمِعْتَ فِي الْاِقَامَةِ بِمَكَّةَ شَيْئًا فَقَالَ السَّائِبُ سَمِعْتُ الْعَلَاءَ بْنَ الْحَضْرَمِيِّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لِلْمُهَاجِرِ اِقَامَةُ ثَلَاثٍ بَعْدَ الصَّدَرِ بِمَكَّةَ كَاَنَّهٗ يَقُوْلُ لَا يَزِيْدُ عَلَيْهَا عمر بن عبد العزیز سائب بن یزید سے پوچھتے تھے کہ تمنے مکہ مین رہنے کے باب مین کچھ سنا ہے تو اُنہون نے کہا کہ مین نے علاء بن حضرمی سے سنا ہے کہ وہ کہتے تھے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ مہاجر کو اجازت ہے حج کی بعد لوٹنے کے پیچھے تین روز تک مکہ مین رہنے کی مراد یہ تھی کہ اس سے زیادہ نہ رہے ف مراد اس سے یہ ہے کہ جو لوگ مکہ مین رہتے تھے اور پھر اسلام کی وجہ سے اُنہون نے فتح مکہ سے پہلے مکہ سے ہجرت کی تہی وہ اگر حج کو اوین یا عمرہ کو تو بعد فراغ کے تین روز

سے زیادہ مکہ میں رہیں اور اس سے شافعیہ نے استدلال کیا ہے کہ تین دن کی اقامت حقیقت میں اقامت
میں داخل نہیں بلکہ تین دن کا رہنے والا مسافر ہے اور اگر کوئی مسافر تین روز تک اقامت کی نیت
کرے سوا روز خروج کے اور روز دخول کے تو وہ مقیم نہیں اور حکم مسافر میں ہو اور رخصتیں مسافر کی
سب اسکو روا ہیں جیسے قصر نماز کا اور افطار روزہ کا عن عمر بن عبد العزيز يقول للسائب
ما سمعتم في سكنى مكة فقال السائب بن يزيد رضي الله تعالى عنه سمعت العلاء
او قال العلاء ابن الحضرمي رضي الله تعالى عنه قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
يقيم المهاجر بمكة بعد قضاء نسكه ثلاثا وہی مضمون ہے عن عمر بن عبد العزيز
يسأل السائب بن يزيد فقال السائب سمعت العلاء بن الحضرمي رضي الله تعالى عنه
يقول سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول ثلاث ليال يمكثهن المهاجر بمكة
بعد الصدر وہی مضمون ہے عن العلاء بن الحضرمي عن رسول الله صلى
الله عليه وسلم قال مكث المهاجر بمكة بعد قضاء نسكه ثلاثا وحدثني
حجاج بن الشاعر قال حدثنا الضحاك بن مخلد قال انا ابن جريج بهذا الاسناد
مثله وہی مضمون دونوں سندوں سے مذکور ہوا باب تحريم صيد مكة وغيره
مکہ میں شکار وغیرہ کا حرام عن ابن عباس رضي الله تعالى عنهما قال قال رسول الله صلى
الله عليه وسلم يوم الفتح فتح مكة لا هجرة ولكن جهاد ونية واذا استنفرتم
فانفروا وقال يوم الفتح فتح مكة ان هذا البلد حرمه الله يوم خلق السموات و
الارض فهو حرام بحرمة الله الى يوم القيمة وانه لم يحل القتال فيه لاحد قبلي
ولم يحل لي الا ساعة من نهار فهو حرام بحرمة الله الى يوم القيمة لا يعضد شوكه
ولا ينفر صيده ولا يلتقط لقطته الا من عرفها ولا يختلى خلاها فقال العباس رضي
الله تعالى عنه يا رسول الله الا الاذخر فانه لقينهم ولبيوتهم فقال الا الاذخر
ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس دن مکہ فتح ہوا کہ آج
سے مکہ کی ہجرت نہیں رہی مگر جہاد اور نیت باقی ہے اور جب تم کو امام جہاد کو بلاویں تو نکلو اور جاؤ اور فرمایا
کہ یہ شہر ایسا ہے کہ بیشک اللہ تعالی نے اسکو ادب کی جگہ قرار دیا ہے جس دن سے آسمان و زمین بنایا

ہے غرض وہ اللہ کے مقرر کرنے سے حرمت و ادب کی جگہہ ٹہیرایا گیا ہے قیامت تک۔ کسی کو اوس مین قتال روا نہین ہوا مجہہ سے پیشتر اور مجہے بہی ایک دن کی صرف ایک گہڑی اجازت ہوئی تہی (یعنے لڑائی کی) اور وہ پہر ویساہی حرام ہوگیا اللہ تعالی کے حرام کرنے سے قیامت تک کہ نہ اُسکا کانٹا اوکہاڑا جاوے اور نہ اُسکا شکار بہگایا جاوے اور نہ اُسکی گری پڑی چیز اُٹہائی جاوے مگر وہ اُٹہاوے جو اوسکو پہچنوائے (کہ جس کی ہو اوسکو دیدے) اور نہ اوسکی ہری گہانس اوکہاڑی جاوے سو عباس یعنے اللہ تعالی عنہما نے کہا کہ یا رسول اللہ مگر اذخر (یعنے اوسکی اجازت دیجیے) کہ وہ سناروں لہاروں کے کام آتی ہے اور اُسسے گہر چہانے جاتے ہین آپ نے فرمایا مگر اذخر یعنے اوسکی توڑنے کاٹنے کی اجازت ہے۔

ف علمار نے لکہا ہے کہ ہجرت دار حرب سے دار اسلام کیطرف قیامت تک باقی ہے اور اس حدیث کی تاویل مین دو قول ہین اول یہہ کہ مراد یہ ہے کہ مکہ کی ہجرت اب نہین رہی اسلیے کہ وہ دار الاسلام ہوگیا بعد فتح کے اور ہجرت تو دار حرب سے ہوتی ہے اور اس مین پیشین گوئی اور معجزہ ہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا کہ ہمیشہ یہہ دار اسلام رہیگا اور ایسا ہی ہوا اور دوسری یہ کہ جو ثواب ہجرت کا قبل فتح مکہ کے تہا وہ ثواب اب نہین رہا گو کہ ہجرت باقی ہو جیسے اللہ تعالے نے فرمایا لَا یَسْتَوِی مِنْکُم مَّنْ اَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَقَاتَلَ یعنے جس نے بعد فتح کے جہاد کیا اور مال خرچ کیا وہ اون کے برابر نہین ہین جنہوں نے قبل فتح یہ کام کیے مگر جہاد و نیت ہے یعنی تحصیل ثواب کا ذریعہ یہ ہے کہ جہاد کرتے رہو اور نیک نیتی سے اعمال صالحہ بجا لاؤ کہ اُس سے ثواب حاصل ہوگا جیسے ہجرت سے حاصل ہوتا تہا بیشک اللہ تعالی نے اُسکو ادب کی جگہہ مقرر کیا ہے جسدن سے آسمان و زمین بنایا ہے یعنی اصل حرمت تو اوسیدن سے ہے مگر وہ پوشیدہ ہوگئی تہی پہر حضرت ابراہیم کے وقت سے ظاہر ہوگئی اسلیے کہ آگے مسلم مین مروی ہوا ہے کہ ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرم قرار دیا ہے اور اس معنے سے دونو مین تطبیق ہوجاتی ہے اور روایات باب سے ثابت ہوا کہ قتال مکہ مین حرام ہے چنانچہ ابو الحسن ماوردی نے احکام سلطانیہ مین لکہا ہے کہ خصائص حرم مین سے ہے کہ وہان کے لوگون سے لڑائی نہ کی جاوے پہر اگر سلطان عادل صاحب عدل سے وہان کے لوگ بغاوت کرین تو اُنکو تنگ کیا جاوے کہ اطاعت قبول کرین نہ جنگ کی جاوے اور جمہور فقہا نے کہا ہے کہ اگر وہ اپنے بغی سے باز نہ آوین اور احکام شرع جو موافق عدل ہون قبول نہ کرین تو البتہ اون سے لڑائی کیجاوے اس لیے کہ باغیون سے لڑنا بہی اللہ تعالے کے حقوق مین سے ہے اور یہی قول قرین صواب ہے

اور سے بیہ تخصیص کی ہے امام شافعی نے کتاب اختلاف الحدیث مین کتب امام سے اور قفال مروزی نے اصحاب
شافعیہ سے کہا ہے کہ اگر ایک جماعت کفار کی بہی قلعہ نشین ہوجاوے مکہ مین تو ہم کو اُن سے لڑنا بہی روا
نہین جب تک وہ مکہ مین ہون اور یہ قول قفال کا محض غلط ہے اور ہرگز قابل قبول نہین اور مجوزین قتال ان
احادیث کا یہ جواب دیتے ہین کہ مراد ان حدیثون کی جو تحریم قتال مین وارد ہوئی ہین یہ ہے کہ جب تک
بغیر قتال کے کام نکلے جب تک اپنی جانب سے اہل مکہ سے لڑائی شروع نہ کرے اور جب مجبور ہوجاوے
تو پہر روا ہے بخلاف اور شہرون کے قتال وہان بطور روا ہے عَنْ مَنْصُوْرٍ فِیْ هٰذَا الْاِسْنَادِ
بِمِثْلِهٖ وَلَمْ يَذْكُرْ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَقَالَ بَدَلَ الْقِتَالِ الْقَتْلَ وَقَالَ يَلْتَقِطُ
لُقَطَتَهٗ اِلَّا مَنْ عَرَّفَهَا ترجمہ منصور سے وہی مضمون مروی ہے اور اس مین یہ مذکور نہین کہ جس دن پیدا
کیا آسمان و زمین کو اور کچہ لفظون مین فرق ہے باقی مضمون وہی ہے عَنْ اَبِیْ شُرَیْحٍ الْعَدَوِیِّ
اَنَّهٗ قَالَ لِعَمْرِو بْنِ سَعِيْدٍ وَهُوَ يَبْعَثُ الْبُعُوْثَ اِلٰى مَكَّةَ ائْذَنْ لِیْ اَيُّهَا الْاَمِيْرُ اُحَدِّثْكَ
قَوْلًا قَامَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغَدَ مِنْ يَوْمِ الْفَتْحِ سَمِعَتْهُ اُذُنَایَ وَوَعَاهُ
قَلْبِیْ وَاَبْصَرَتْهُ عَيْنَایَ حِيْنَ تَكَلَّمَ بِهٖ اَنَّهٗ حَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اِنَّ مَكَّةَ
حَرَّمَهَا اللّٰهُ وَلَمْ يُحَرِّمْهَا النَّاسُ فَلَا يَحِلُّ لِامْرِئٍ يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ يَّسْفِكَ بِهَا
دَمًا وَّلَا يَعْضِدَ بِهَا شَجَرَةً فَاِنْ اَحَدٌ تَرَخَّصَ بِقِتَالِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهَا
فَقُوْلُوْا لَهٗ اِنَّ اللّٰهَ اَذِنَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَاْذَنْ لَكُمْ وَاِنَّمَا اَذِنَ
لِیْ فِيْهَا سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ وَقَدْ عَادَتْ حُرْمَتُهَا الْيَوْمَ كَحُرْمَتِهَا بِالْاَمْسِ وَلْيُبَلِّغِ
الشَّاهِدُ الْغَائِبَ فَقِيْلَ لِاَبِیْ شُرَيْحٍ مَا قَالَ لَكَ عَمْرٌو قَالَ اَنَا اَعْلَمُ بِذٰلِكَ مِنْكَ
يَا اَبَا شُرَيْحٍ اِنَّ الْحَرَمَ لَا يُعِيْذُ عَاصِيًا وَّلَا فَارًّا بِدَمٍ وَّلَا فَارًّا بِخُرْبَةٍ ترجمہ ابو شریح
عدوی رضی اللہ عنہ نے عمرو بن سعید سے کہا جس وقت وہ لشکرون کو روانہ کرتا تہا مکہ کے اوپر (یعنی عبد اللہ بن
زبیر کے قتل کو) کہ اجازت دو مجہے اے امیر کہ مین ایک حدیث بیان کرون کہ جو خطبہ کے طور سے کہڑے ہوکر
فرمائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسرے دن مکہ کی فتح کے اور میرے کانون نے سنی اور دل
نے یاد رکہا اور میری آنکہون نے دیکہا آپ کو جب آپ نے وہ بیان فرمائی پہلے تو آپ نے اللہ کی حمد و ثنا
کی پہر فرمایا کہ مکہ کو اللہ نے حرام کیا ہے اور لوگون نے نہین حرام کیا سو کسی شخص کو روا نہین جو اللہ پر اور

پچھلے دن پر ایمان رکھتا ہو کہ اُس مین کسی کا خون بہاوے اور نہ یہ حلال ہے کہ اُس مین کوئی درخت کاٹے پھر اگر میرے قتال کی سند سے قتال کی اجازت کوئی شخص نکالے تو اُس سے کہدینا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو اجازت دی اوس کی اور تمکو اجازت نہین دی اور مجھے بھی دن مین ایک گھڑی کے لیے اجازت دی اور پھر اوسکی حرمت آج ویسے ہی لوٹ آئی جیسے کل تھی اور ضرور ہے کہ جو حاضر ہو غائبون کو یہہ حدیث پہنچا وے لوگون نے ابو شریح سے کہا کہ پھر عمرو نے آپ کو کیا جواب دیا اونہون نے فرمایا کہ اوس نے کہا کہ اے ابو شریح مین اسے تم سے زیادہ جانتا ہون (یہی ظالم) حرم پناہ نہین دیتا نافرمان کو (یعنی عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کہا معاذ اللہ من ذلک) اور نہ اوس کو جو خون کر کے بھاگا ہو اور نہ اسکو جو چوری اور فساد کر کے بھاگا ہو **ف** قولہ روا نہین ہے جو اللہ پر اور پچھلے دن پر ایمان رکھتا ہو الخ اس سے استدلال کیا ہے اون لوگون نے جو کہتے ہین کہ کفار فروع اسلام کے مخاطب نہین ہین اور صحیح مذہب شافعیہ اور دوسرے فقہا کا یہ ہے کہ وہ مخاطب ہین فروع کے بھی جیسے مخاطب ہین اصول کے اور آپنے یہ اسلیے فرمایا کہ پکا مومن تو وہی ہے جو مطیع فرمان ہو اور محرمات شرعیہ سے بچنے والا ہو اور یہہ مراد نہین کہ جو مومن نہو وہ مخاطب ہی نہین قولہ اللہ تعالےٰ نے اپنے رسول کو اجازت دی ہے الخ اس معلوم ہوا کہ مکہ تیغ سے قہراً اور قتالاً فتح ہوا ہے نہ صلحاً اور جو کہتے ہین صلحاً فتح ہوا ہے وہ اسکی تاویل یون کرتے ہین کہ مراد اس سے یہ ہے کہ آپ قتال کو طیار تھے مگر ضرورت نہ پڑی پس طیاری سبب جواز قتال کے تھی گو اتفاق قتال نہ ہوا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ قَالَ لَمَّا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَىٰ رَسُولِهِ مَكَّةَ قَامَ فِي النَّاسِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنَىٰ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ حَبَسَ عَنْ مَكَّةَ الْفِيلَ وَسَلَّطَ عَلَيْهَا رَسُولَهُ وَالْمُؤْمِنِينَ وَإِنَّهَا لَمْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ كَانَ قَبْلِي وَإِنَّهَا أُحِلَّتْ لِي سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ وَإِنَّهَا لَنْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ بَعْدِي فَلَا يُنَفَّرُ صَيْدُهَا وَلَا يُخْتَلَى شَوْكُهَا وَلَا تَحِلُّ سَاقِطَتُهَا إِلَّا لِمُنْشِدٍ وَمَنْ قُتِلَ لَهُ قَتِيلٌ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ إِمَّا أَنْ يُفْدَىٰ وَإِمَّا أَنْ يُقْتَلَ فَقَالَ الْعَبَّاسُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ إِلَّا الْإِذْخِرَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَإِنَّا نَجْعَلُهُ فِي قُبُورِنَا وَبُيُوتِنَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا الْإِذْخِرَ فَقَامَ أَبُو شَاهٍ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ فَقَالَ اكْتُبُوا لِي يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اكْتُبُوا لِأَبِي شَاهٍ قَالَ الْوَلِيدُ فَقُلْتُ لِلْأَوْزَاعِيِّ مَا قَوْلُهُ اكْتُبُوا لِي يَا رَسُولَ

اللهِ قَالَ هٰذِهِ الْخُطْبَةُ الَّتِیْ سَمِعْتَهَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ابوہریرہؓ نے کہا
جب اللہ تعالیٰ نے مکہ کی فتح دی اپنے رسول کو تو آپ لوگون مین کھڑے ہوئے تو اللہ کی حمد وثنا پھر فرمایا کہ
اللہ پاک نے اصحاب فیل کو مکہ سے روک دیا اور اپنے رسول کو اور مومنون کو اسکا حاکم بنایا اور اُس مین
لڑنا کسی کو حلال نہین ہوا مجھسے پہلے اور مجھ بہی ایک گھڑی کی اجازت ملی دن سے اور اب کبھی حلال
نہوگا میرے بعد کسیکو پہر اوسکا شکار بہگایا نہ جاوے اوسکا کانٹا توڑا نہ جاوے اوسکی پڑی گری چیز اُٹھائی
نجاوے مگر وہ شخص اُٹھاوے جو بتاتا پہرے کہ جس کی ہو اسے دیدے اور جس کا کوئی شخص مارا گیا اسکو
دو باتون کا اختیار ہے خواہ فدیہ لے یعنے خون بہا خواہ قاتل کو قصاص مین مرواڈالے سو عباس
رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی کہ مگر اذخر یا رسول اللہ کہ ہم اوسکو اپنی قبرون مین ڈالتے ہین اور
گہرون کو اس سے چہاتے ہین تو آپنے فرمایا کہ خیر اذخر توڑلو گہاس کو اذخر کہا پہر ابو شاہ ایک شخص
یمن کا اُٹھا اور اُس نے عرض کی کہ یا رسول اللہ مجھے لکھدو آپنے فرمایا لکھدو ابو شاہ کو ولید نے کہا کہ
مین نے اوزاعی سے پوچہا کہ اس کا کیا مطلب یا رسول اللہ مجھے لکھدو اونہون نے کہا یہی خطبہ جو
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یعنے اسکو ابو شاہ نے لکھوالیا کہ بڑے نفع کی بات تھی ف
اس حدیث سے امام شافعی علیہ الرحمۃ نے کہا ہے کہ مقتول کے ولی کو اختیار رہے کہ چاہے قصاص لے
اور چاہے خون بہالے اور یہی قول ہے سعید بن مسیب اور ابن سیرین اور احمد اور اسحاق اور ابو ثور
کا اور امام مالک نے کہا کہ ولی کو اختیار نہین مگر قتل کا یا بخش دینے کا اور دیت کا اختیار نہین مگر
برضائے قاتل اور یہی حدیث کے خلاف ہے اور ابو شاہ کا نام نہین معلوم سوا کنیت کی اور آپنے جو حدیث
لکھوادی اس سے علم کا لکھنا اور حدیثون کا قلمبند کرنا اور کتب کا تصنیف کرنا روا ہوگیا اور اسکا
جواز اور بہی روایتون سے بوجہا جاتا ہے اور اب تو امت کا اجماع ہے اسکی استحباب پر عَنْ
اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ یَقُوْلُ اِنَّ خُزَاعَةَ قَتَلُوْا رَجُلًا مِّنْ بَنِیْ لَیْثٍ عَامَ فَتْحِ
مَكَّةَ بِقَتِیْلٍ مِّنْهُمْ قَتَلُوْهُ فَاُخْبِرَ بِذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَرَكِبَ
رَاحِلَتَهٗ فَخَطَبَ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ حَبَسَ عَنْ مَّكَّةَ الْفِیْلَ وَسَلَّطَ عَلَیْهَا رَسُوْلَهٗ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُؤْمِنِیْنَ اَلَا وَاِنَّهَا لَمْ تَحِلَّ لِاَحَدٍ قَبْلِیْ وَلَمْ تَحِلَّ لِاَحَدٍ بَعْدِیْ اَلَا وَاِنَّهَا
اُحِلَّتْ لِیْ سَاعَةً مِّنَ النَّهَارِ اَلَا وَاِنَّهَا سَاعَتِیْ هٰذِهٖ حَرَامٌ لَا یُخْبَطُ شَوْكُهَا وَلَا یُعْضَدُ

شَجَرُهَا وَلَا يَلْتَقِطُ سَاقِطَتَهَا اِلَّا مُنْشِدٌ وَمَنْ قُتِلَ لَهُ قَتِيْلٌ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ اِمَّا اَنْ يُعْطٰى
يَعْنِي الدِّيَةَ وَاِمَّا اَنْ يُقَادَ اَهْلُ الْقَتِيْلِ قَالَ فَجَاءَ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْيَمَنِ يُقَالُ لَهُ اَبُوْ شَاهٍ فَقَالَ
اُكْتُبْ لِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ اُكْتُبُوْا لِاَبِيْ شَاهٍ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْ قُرَيْشٍ اِلَّا الْاِذْخِرَ
فَاِنَّا نَجْعَلُهُ فِيْ بُيُوْتِنَا وَقُبُوْرِنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا الْاِذْخِرَ ترجمہ
ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ کہتے تھے کہ خزاعہ والون نے ایک شخص کو مار ڈالا قبیلہ بنی لیث سے جس سال
مکہ فتح ہوا اپنے ایک مقتول کے بدلے جس کو بنی لیث نے مار ڈالا تھا اور اسکی خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہوئی
اور آپ اپنی اونٹنی پر سوار ہوئے اور خطبہ پڑھا اور فرمایا کہ اللہ تعالے نے مکہ سے اصحاب فیل کو روکا اور اپنے
رسول اور مومنون کو اوسپر حاکم کیا اور وہ مجھسے پہلے کسی کو حلال نہین ہوا تھا اور نہ میرے بعد کسی کو
ہوگا اور مجھے بھی ایک گھڑی کے لیے حلال ہوا تھا اور اب اس گھڑی مین پھر ویسا ہی مجھپر بھی حرام
ہوگیا (یعنے جیسا پہلے تھا) سو اُسکا کانٹا نہ اوکھاڑا جاوے اور درخت نہ کاٹا جاوے اور پڑی چیز نہ
اٹھائی جاوے مگر بتانے والا اُٹھاوے اور جس کا کوئی شخص مارا جاوے اوسکو دو چیزون کا اختیار ہے
خواہ دیت لے لے خواہ قصاص لے لے پھر ایک شخص یمن کا آیا کہ اوسے ابو شاہ کہتے تھے اور اوس نے کہا کہ
مجھے لکھدیجیے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے یارون سے فرمایا کہ اُسکو لکھدو پھر ایک شخص نے قریش
مین سے کہا کہ مگر اذخر کہ وہ ہمارے گھرون اور قبرون مین کام آتی ہے آپ نے فرمایا کہ خیر مگر اذخر **باب**
النَّهْيِ عَنْ حَمْلِ السِّلَاحِ بِمَكَّةَ مِنْ غَيْرِ حَاجَةٍ ہتھیار اوٹھانا مکہ مین بے ضرورت منع ہے
عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَحِلُّ لِاَحَدِكُمْ
اَنْ يَحْمِلَ بِمَكَّةَ السِّلَاحَ **جابر** رضی اللہ عنہ نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ فرماتے تھے
حلال نہین کسیکو کہ مکہ مین ہتیار اُٹھاوے **ف** یعنے بیحاجت کے اور یہی مذہب ہے شافعیہ کا
اور جماہیر کا قاضی عیاض نے کہا ہے کہ اہل علم کے نزدیک نہی محمول ہے اسپر کہ بلا ضرورت نہ اُٹھاوے
اور یہی قول ہے مالک اور شافعی اور عطا کا اور حسن بصری نے مطلق ہتیار باندھنا مکروہ کہا ہے
بنا بر ظاہر اسی حدیث کے اور جمہور نے استدلال کیا ہے اس سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عمرہ قضا میں
شرط کیے تھے کہ ہتیار لا دین گے میان مین اور اُٹھانے سے مراد ہتھیار باندھنا ہے **باب**
جَوَازِ دُخُوْلِ مَكَّةَ بِغَيْرِ الْاِحْرَامِ مکہ مین بغیر احرام کے داخل ہونا روا ہے **عَنْ**

وَاللَّفْظُ لَهُ قُلْتُ لِمَالِكٍ حَدَّثَكَ ابْنُ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ وَعَلٰى رَأْسِهٖ مِغْفَرٌ فَلَمَّا نَزَعَهٗ
جَاءَهٗ رَجُلٌ فَقَالَ ابْنُ خَطَلٍ مُتَعَلِّقٌ بِأَسْتَارِ الْكَعْبَةِ فَقَالَ اقْتُلُوْهُ فَقَالَ مَالِكٌ نَعَمْ **ترجمہ**
یحییٰ نے یہ لفظ بیان کیے کہ میں نے مالک سے پوچھا کہ کیا ابن شہاب نے انس سے روایت کی کہ نبی صلے اللہ علیہ
وسلم مکہ میں آئے اور آپ کے سر پر خود تھا جس سال مکہ فتح ہوا پھر جب خود اتارا ایک شخص نے آکر کہا
کہ ابن خطل کعبہ کے پردون میں لٹکا ہوا ہے آپ نے فرمایا اُس کو مار ڈالو مالک نے کہا کہ ہان مجھسے یہ روایت
بیان کی ہے **ف** ایک روایت مین ہو کہ آپ کے سر پر سیاہ عمامہ تھا اور دونون مین تطبیق اس
طرح ہے کہ اول دخول کے وقت خود تھا پھر اوسے اوتار کر عمامہ باندھ لیا اور اس حدیث سے سند لی ہے
اُنھون نے جنھون نے کہا ہے کہ مکہ مین بغیر احرام کے داخل ہونا درست ہو اوسکو جو ارادہ حج وعمرہ کا نرکھتا
ہو اور کسی کام کیلیے آیا ہو یا اون کو روا ہے جو ہمیشہ آتے جاتے ہین جیسے لکڑیان باہر سے لانے
والے یا گھاس یا فسکار لانے والے یا اون کے سوا کوئی اور ہو غرض سب کو رخصت ہو بلا احرام داخل
ہونے کی جو ارادہ حج وعمرہ نرکھتا ہو اور برابر ہے کہ امن ہو یا خوف ناک اور یہی صحیح تر قول ہے
شافعی کا اور دوسرا قول یہ ہے کہ داخل ہونا بغیر احرام کے نہین روا ہے اوسکو جسکو بار بار حاجت
آنے کی نہین ہوتی مگر اُسکو جو مقاتل ہو یا خائف ہو قتال سے کسی ظالم کے کہ اگر اوسپر ظاہر ہو جاوے
تو اُسکو ضرر پہنچیگا اور نقل کیا قاضی نے یہ قول اکثر علماء سے عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيِّ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ وَقَالَ قُتَيْبَةُ
دَخَلَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ بِغَيْرِ إِحْرَامٍ وَفِي رِوَايَةِ قُتَيْبَةَ قَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ
عَنْ جَابِرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَكِيْمٍ الْأَوْدِيُّ قَالَ أَنَا شَرِيْكٌ عَنْ عَمَّارٍ الدُّهْنِيِّ عَنْ أَبِي
الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ وَعَلَيْهِ
عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ **ترجمہ** جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مین
داخل ہوئے اور قتیبہ نے کہا کہ فتح مکہ کے دن داخل ہوئے اور آپکے اوپر سیاہ عمامہ تھا بغیر احرام
کے اور آگے کی روایت مین ہے کہ جابر نے روایت کی کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم داخل ہوئے فتح
مکہ کے دن اور آپکے اوپر سیاہ عمامہ تھا عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ

رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَطَبَ النَّاسَ وَعَلَیْہِ عِمَامَۃٌ سَوْدَاءُ عمرو بن حریث سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑھا اور آپ پر سیاہ عمامہ تھا **عَنْ** جَعْفَرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حُرَیْثٍ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ کَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَی الْمِنْبَرِ وَعَلَیْہِ عِمَامَۃٌ سَوْدَاءُ قَدْ اَرْخٰی طَرَفَیْہَا بَیْنَ کَتِفَیْہِ وَلَمْ یَقُلْ اَبُوْ بَکْرٍ عَلَی الْمِنْبَرِ۔

ترجمہ جعفر نے اپنے باپ سے روایت کی کہ مین گویا دیکھ رہا ہون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر کے اوپر اور آپ کے اوپر سیاہ عمامہ ہے کہ آپ نے اوسکے دونون کنارون کو اپنے شانون کے بیچ مین لٹکا دیا ہے اور ابوبکر کی روایت مین منبر کا ذکر نہین ہے **ف** ان روایتون سے سیاہ کپڑے پہننے کا جواز معلوم ہوگیا خواہ خطبہ کے وقت ہو یا سوا اوس کے اور اگرچہ سفید کپڑا افضل ہے جیسا حدیث صحیح مین وارد ہوا ہے

بَابٌ فَضْلِ الْمَدِیْنَۃِ وَدُعَاءِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْہَا بِالْبَرَکَۃِ وَبَیَانِ تَحْرِیْمِہَا وَتَحْرِیْمِ صَیْدِہَا وَبَیَانِ حُدُوْدِ حَرَمِہَا مدینہ کی فضیلت اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی دعا اور اوسکی شکار حرام ہونے اور اوسکے حرم کی حدون کا بیان

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ زَیْدِ بْنِ عَاصِمٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اِبْرَاہِیْمَ حَرَّمَ مَکَّۃَ وَدَعَا لِاَہْلِہَا وَاِنِّیْ حَرَّمْتُ الْمَدِیْنَۃَ کَمَا حَرَّمَ اِبْرَاہِیْمُ مَکَّۃَ وَاِنِّیْ دَعَوْتُ فِیْ صَاعِہَا وَمُدِّہَا بِمِثْلَیْ مَا دَعَا بِہٖ اِبْرَاہِیْمُ لِاَہْلِ مَکَّۃَ

ترجمہ عبداللہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابراہیم نے مکہ کا حرم مقرر کیا (یعنے حرمت اوس کی ظاہر کی ورنہ حرمت اوس کی آسمان وزمین کے بننے کے دن سے تھی) اور اوسکے لوگون کی دعا کی اور مین نے مدینہ کو حرام کیا جیسے ابراہیم نے مکہ کو حرام کیا اور مین نے دعا کی مدینہ کے صاع اور مد کے لیے اُس سے دو حصہ برابر جیسے ابراہیم نے کی تھی اہل مکہ کے لیے **عَنْ** عَمْرِو بْنِ یَحْیٰی بِہٰذَا الْاِسْنَادِ اَمَّا حَدِیْثُ وُہَیْبٍ فَکَرِوَایَۃِ الدَّرَاوَرْدِیِّ مِثْلَ مَا دَعَا بِہٖ اِبْرَاہِیْمُ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ وَاَمَّا سُلَیْمَانُ بْنُ بِلَالٍ وَعَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ الْمُخْتَارِ فَفِیْ رِوَایَتِہِمَا مِثْلَ مَا دَعَا اِبْرَاہِیْمُ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ ترجمہ عمرو سے اسی اسناد سے یہی مضمون مروی ہوا اور وہیب کی روایت مین تو دراوردی کی مثل یہی ہے کہ مین نے دعا کی ابراہیم علیہ السلام کے دو حصہ برابر اور سلیمان بن بلال اور عبدالعزیز کی روایت مین یہ ہے

کو دعا کی جیسے ابراہیم علیہ السلام کو دعا بر عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ حَرَّمَ مَكَّةَ وَاِنِّي اُحَرِّمُ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا يُرِيدُ الْمَدِينَةَ ترجمہ رافع نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابراہیم علیہ السلام نے مکہ حرم قرار دیا اور میں دونوں کالے پتھر والے میدانوں کے بیچ میں حرم قرار دیتا ہوں مراد آپکی مدینہ ہے عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ اَنَّ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ خَطَبَ النَّاسَ فَذَكَرَ مَكَّةَ وَاَهْلَهَا وَحُرْمَتَهَا فَنَادَاهُ رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ فَقَالَ مَا لِي اَسْمَعُكَ ذَكَرْتَ مَكَّةَ وَاَهْلَهَا وَحُرْمَتَهَا وَلَمْ تَذْكُرِ الْمَدِينَةَ وَاَهْلَهَا وَحُرْمَتَهَا قَدْ حَرَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا وَذٰلِكَ عِنْدَنَا فِي اَدِيمٍ خَوْلَانِيٍّ اِنْ شِئْتَ اَقْرَاْتُكَهُ قَالَ فَسَكَتَ مَرْوَانُ ثُمَّ قَالَ قَدْ سَمِعْتُ بَعْضَ ذٰلِكَ نافع رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ مروان نے خطبہ پڑھا اور ذکر کیا مکہ کا اور اس کے رہنے والوں کا سو پکارا اس کو رافع بن خدیج صحابی نے اور کہا کہ یہ کیا سنتا ہوں میں تجھسے کہ تو نے ذکر کیا مکہ کا اور اسکے لوگوں کا اور اسکی حرمت ہونیکا اور نہ ذکر کیا مدینہ کا اور نہ وہاں کے لوگوں کا اور نہ اوسکی حرمت ہونیکا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حرم ٹھیرایا ہے دونوں کالی پتھر والی میدانوں کے بیچ میں اور یہ حدیث رسول اللہ صلعم حرم ٹھیرانیکی ہمارے پاس ایک خولانی چمڑے پر لکھی ہوئی ہے اگر تم چاہو تو میں تمکو پڑھا دوں اونے کہا کہ مروان چپکا ہو رہا اور کہا کہ میں نے بھی تھوڑی سی کچھ سنا ہے عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اِبْرَاهِيمَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَاِنِّي حَرَّمْتُ الْمَدِينَةَ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا لَا يُقْطَعُ عِضَاهُهَا وَلَا يُصَادُ صَيْدُهَا ترجمہ جابر رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابراہیم علیہ السلام نے حرم مقرر کیا مکہ کا اور میں حرم مقرر کرتا ہوں مدینہ کا کہ دونوں کالے پتھر والے میدانوں کے بیچ میں (یعنے جو مدینہ کے دونوں طرف واقع ہیں) کوئی کانٹے دار درخت نکاٹا جاوے اور نہ کوئی جانور شکار کیا جاوے عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّي اُحَرِّمُ مَا بَيْنَ لَابَتَيِ الْمَدِينَةِ اَنْ يُقْطَعَ عِضَاهُهَا اَوْ يُقْتَلَ صَيْدُهَا وَقَالَ الْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ لَا يَدَعُهَا اَحَدٌ رَغْبَةً عَنْهَا اِلَّا اَبْدَلَ اللّٰهُ فِيهَا مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْهُ وَلَا يَثْبُتُ اَحَدٌ عَلٰى لَاْوَائِهَا وَجَهْدِهَا اِلَّا كُنْتُ لَهُ شَفِيعًا اَوْ شَهِيدًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ترجمہ

عامر بن سعد نے اپنے باپ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین نے حرم مقرر کر دیا درمیان
دونو میدان کالے پتھرون والے کے کہ نہ کاٹا جاوے کانٹے دار درخت وہان کا اور نہ مارا جاوے شکار
وہان کا اور فرمایا کہ مدینہ اُن لوگون کے لیے بہتر ہو کاش وہ اُسکو سمجھتے (یہ خطاب ہے اون لوگون کو جو مدینہ
چہوڑکر اور جگہہ چلے جاتے ہین یا تمام مسلمانون کو) اور نہین چہوڑتا کوئی مدینہ کو مگر اللہ تعالی اوس سے بہتر کوئی
آدمی اوس مین بہیجدیتا ہے اور نہین صبر کرتا ہے کوئی اوسکی بہوک پیاس پر اور محنت و مشقت پر مگر
مین اُسکا شفیع یا گواہ ہوتا ہون قیامت کے دن **ف** ان حدیثون سے استدلال کیا ہے ایک
جماعت نے مدینہ کے حرم ہونے پر اور وہان کے شکار حرام ہونے پر اور درخت نہ توڑنے پر اور یہی مذہب
ہے امام شافعی اور امام مالک اور اون کے موافقین کا اور ابو حنیفہ نے ان حدیثون کا خلاف کیا ہے بسبب
قلت علم حدیث کے اور احتجاج کیا ہے حلال ہونے پر شکار مدینہ کے حدیث یَا اَبَا عُمَیْر مَا فَعَلَ النُّغَیْر سے اور نغیر
ایک چڑیا ہے کہ وہ کسی صحابی کے پاس تھی آپ نے اون سے پوچہا کہ وہ کیا ہوئے حالانکہ اس حدیث سے استدلال
اون کا محض لنگڑا اور پایہ چوبین ہے اس لیے کہ احتمال ہے کہ وہ چڑیا قبل ان حدیثون کے پکڑی گئی ہو
جب شکار حرام نہ ہوا ہو دوسرے یہ احتمال ہے کہ اُسکو حل مدینہ سے یعنے حرم کے باہر سے پکڑ کر لائے ہون اور یہ
احتمال ثانی حنفیہ کے مذہب پر درست نہین ہوتا اسلیے کہ اُن کا مذہب ہے کہ حل مین سے جو شکار پکڑ کر حرم
مین لاوین اوسکا بہی چہوڑ دینا واجب ہے اس لیے کہ اُس کا بہی حکم صید حرم کا ہے اور یہہ اصل مذہب انکا
بہی محض بے اصل اور ضعیف و سست ہے اور جب حدیث نُغیر مین احتمال ہوا تو قابل استدلال نہین خصوصًا
ان احادیث صحیحہ متصل الاسناد کے رو برو جس مین صاف نص صریح ہے مدینہ کے حرم ہونے پر اور مشہور
مذہب مالک اور شافعی یہ ہے کہ صید مدینہ مین اور اوس کے درخت اکہاڑنے مین ضمان نہین ہے اگرچہ
حرام ہے اور ابن ابی ذئب اور ابن ابی لیلے نے کہا کہ اوس مین بہی جزا واجب ہوتی ہے جیسے حرم مکہ صید
و قطع اشجار مین اور یہی قول ہے بعض مالکیہ کا اور شافعی کا قول قدیم یہ ہے کہ اوس کے کپڑے اور سامان
چہین لیا جاوے یعنے جو مدینہ کا درخت کاٹے یا شکار کرے اسلیے کہ سعد بن ابی وقاص کی روایت
مین جسکو مسلم نے ذکر کیا ہے ایسا ہی وارد ہوا ہے اور قاضی عیاض نے کہا کہ بعد صحابہ کے کوئی اس کا
قائل نہین ہوا سوا امام شافعی کے کہ اون کا قول قدیم یہی ہے اور قاضی عیاض نے ذکر کیا ہے
کہ مدینہ والون کے لیے یہ جو فرمایا کہ مین شفیع ہونگا یا گواہ مراد اس سے یہ ہے کہ اطاعت کرنے والون کا

لیے گواہ ہونگا اور اہل معاصی کے لیے شفیع ہونگا اور اس مین مزید فضیلت اور زیادت خصوصیت نکلی مدینہ والون کے لیے جیسے آپنے شہدائے احد کے لیے فرمایا کہ مین اون لوگون پر گواہ ہون اور اس سے فضیلت ثابت ہوئی مدینہ کی اور بزرگی نکلی وہان کی سکونت کی اللہ تعالی اس خادم حدیث کو مع اقارب مومنین و احباب مخلصین کے وہان سکونت اور موت عنایت فرماوے آمین یارب العلمین عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ عَنْ اَبِیْہِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ ثُمَّ ذَکَرَ مِثْلَ حَدِیْثِ ابْنِ نُمَیْرٍ وَزَادَ فِی الْحَدِیْثِ وَلَا یُرِیْدُ اَحَدٌ اَھْلَ الْمَدِیْنَۃِ بِسُوْءٍ اِلَّا اَذَابَہُ اللّٰہُ فِی النَّارِ ذَوْبَ الرَّصَاصِ اَوْ ذَوْبَ الْمِلْحِ فِی الْمَاءِ ترجمہ عامر نے یہی روایت بیان کی اور ابن نمیر نے اس مین زیادہ کیا کہ آپنے فرمایا نہین ارادہ کرتا ہے کوئی اہل مدینہ کے ساتھ برائی کا مگر اللہ تعالی اوسکو گھلا دیتا ہے ایسا جیسے سیسہ گل جاتا ہے آگ مین یا نمک گل جاتا ہے پانی مین عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّ سَعْدًا رَکِبَ اِلٰی قَصْرِہٖ بِالْعَقِیْقِ فَوَجَدَ عَبْدًا یَقْطَعُ شَجَرًا اَوْ یَخْبِطُہٗ فَسَلَبَہٗ فَلَمَّا رَجَعَ سَعْدٌ جَاءَہٗ اَھْلُ الْعَبْدِ فَکَلَّمُوْہُ اَنْ یَرُدَّ عَلٰی غُلَامِھِمْ اَوْ عَلَیْھِمْ مَا اَخَذَ مِنْ غُلَامِھِمْ فَقَالَ مَعَاذَ اللّٰہِ اَنْ اَرُدَّ شَیْئًا نَفَّلَنِیْہِ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَبٰی اَنْ یَرُدَّ عَلَیْھِمْ ترجمہ عامر بن سعد نے کہا کہ سعد اپنے مکان کو چلے جو عقیق مین تہا راہ مین ایک غلام کو دیکھا کہ وہ ایک درخت کاٹ رہا ہے یا پتے توڑ رہا ہے سو اوسکے کپڑے لے لیے اور اوسکے گھر والے آئے اور انہون نے کہا آپ وہ اوسکو پہیر دیجیے یا ہم کو عنایت کیجیے انہون نے فرمایا کہ اللہ کی پناہ اس سے کہ مین وہ چیز پہیر دون جو مجہے بطریق انعام کے عنایت کی ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اور ہرگز نہ پہیرا انہون نے سامان اوسکا ف غرض ان سب احادیث صحیحہ متواترۃ المعنی سے بخوبی معلوم ہوتا ہے کہ حرم مدینہ کا حکم ویسا ہی ہے جیسے حرم مکہ کا اور ابو حنیفہ کو شاید یہ احادیث نہ پہنچی ہون سو ان کا عذر مقبول ہے مگر متعصبان حنفیہ کو جنکو بخوبی اون کے آواز مین کان ٹہونک چکین اون کا معلوم نہین کیا حال ہوگا کہ بسبب تعصب اور تصلب فی التقلید کے امام ہی کے قول مردود کو لیے جاتے ہین، امام ابن قیم رحمۃ اللہ تعالے علیہ نے کہا کہ رد کر دیا سنت صحیحہ صریحہ محکمہ کو جسے بیس پر کئی صحابیون نے روایت کیا ہے کہ مدینہ حرم ہے اور وہان کا شکار حرام ہے اور دعوی کیا کہ یہ اصول کے خلاف ہے اور معارضہ کیا اسکو ایک متشابہ قول سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم کے کہ آپنے فرمایا ای

ابا عمیر ہے کیا حال ہوا نغیر کا اور بڑے تعجب کی بات ہے یا اسد وہ کون سا اصول ہے جو ان سنن صحیحہ کا مقابل
ہو سکے حالانکہ سنت عظم اصول ہے اور لازم تہا کہ حدیث ابو عمیر کو ان روایتون کے رو سے جو شہرت اور
تصریح مین بدرجہا اوس سے زیادہ نہین رد کیا جاتا اور ہم تو اسد پاک کی پناہ مانگتے ہین اس سے کہ رد کرین
رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم کی کسی سنت صحیحہ کو جب تک اوس کا نسخ نہ معلوم ہو جاوے حالانکہ حدیث
ابی عمیر مین چار احتمال ہو سکتے ہین کہ ہر طرف ایک جماعت گئی ہے اول یہ کہ احادیث تحریم مدینہ سے
مقدم ہو اور ان حدیثون نے اوسی منسوخ کر دیا دوسرے یہ کہ اون سے متاخر ہو اور ان حدیثون کو منسوخ
کر دیا تیسری یہ کہ نغیر مدینہ کے حرم سے باہر پکڑی گئی ہو اور پہر حرم مین لائی گئی ہو جیسے اکثر شکاری جانور
مین ایسا ہوتا ہے کہ شہر کے باہر پکڑے جاتے ہین چوتہے یہ کہ خاص اوس لڑکے کے لیے اجازت دی
گئی دوسرون کو نہین جیسے ابی بردہ کو عناق کی قربانی کی اجازت دی گئی غرض ان چارون احتمالات
کی وجہ سے یہ حدیث نغیر متشابہہ ہوئی اور ان نصوص صریحہ کے رد کے قابل نہی جو صراحۃً بلا اشتباہ
دلالت کرتی ہین حرم ہونے پر مدینہ کے کذا فی روضۃ الندیہ اور امام نووی نے فرمایا ہے کہ ضمان
واجب ہونا اوس شخص پر جو پتے توڑتا یا درخت کاٹتا ہے مدینہ کو یہ قول قدیم ہے شافعی کا اور سعد کی حدیث
سے یہی ثابت ہوتا ہے اور سعد کی حدیث کا کوئی معارض نہین اور ضمان کی کیفیت مین دو وجہین ہین ایک تو یہ کہ وہ ترکا جو اوس نے مارا
اور وہ درخت یا گہانس جو کاٹی ہے اوسی کی ضمانت اوس پر آتی ہے یعنی قیمت اوسکی لازم ہوتی ہے
اور **دوسری** صورت یہ ہے کہ اوس شخص کے اشیا جس نے یہ حرکت کی ہے سلب کی جاوین اور
اس مین بہی دو قول ہین **اول** یہ کہ فقط کپڑے اوسکے جو پہنے ہین لیے جاوین اور جمہور کا یہ قول ہے کہ اوس کا
سب سامان سلب کر لیا جاوے جیسے کافر مقتول کا سب سامان غازی قاتل لے لیتا ہے کہ اوس مین گہوڑا
اور ہتیار اور نفقہ اوس کا سب داخل ہے اور یہی قول صحیح ہے اور وہ سب سالب کا ہے جس نے اوس سے
سلب کیا ہے اور یہی موافق حدیث ہے عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ لِاَبِیْ طَلْحَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اِلْتَمِسْ لِیْ غُلَامًا مِّنْ غِلْمَانِكُمْ يَخْدُمُنِیْ
فَخَرَجَ بِیْ اَبُوْ طَلْحَةَ يُرْدِفُنِیْ وَرَاءَهٗ فَكُنْتُ اَخْدُمُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلَّمَا
نَزَلَ وَقَالَ فِی الْحَدِيْثِ ثُمَّ اَقْبَلَ حَتّٰى اِذَا بَدَا لَهٗ اُحُدٌ قَالَ هٰذَا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهٗ فَلَمَّا
اَشْرَفَ عَلَى الْمَدِيْنَةِ قَالَ اللّٰهُمَّ اُحَرِّمُ مَا بَيْنَ جَبَلَيْهَا مِثْلَ مَا حَرَّمَ بِهٖ اِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ

الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ مَکَّۃَ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَھُمْ فِی مُدِّھِمْ وَصَاعِھِمْ

ترجمہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوطلحہ سے فرمایا کہ ایک لڑکا ڈھونڈھو جو ہماری خدمت کرے سو ابوطلحہ مجھے لیکر گئے اپنی سواری پر پیچھے بٹھاکر اور مین سوا اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کیا کرتا تھا جب آپ اُترتے تھے اور پھیرا سے باتون مین کہا کہ پھر آپ تشریف لائے یہانتک کہ جب کوہ احد آپ کو دکھائی دیا تو آپ نے فرمایا احد ہم کو دوست رکھتا ہے ہم اوسکو دوست رکھتے ہین پھر جب مدینہ کے قریب آئے تو فرمایا کہ یا اللہ مین حرام کرتا ہون ان دونون پہاڑون کے درمیان کو جیسا ابراہیم علیہ السلام نے حرام کیا مکہ کو یا اللہ برکت دے انکو اون کے مد اور صاع مین کہا امام مسلم علیہ الرحمۃ نے اور روایت کی ہم سے یہی حدیث سعید اور قتیبہ نے اون سے یعقوب نے اون سے عمرو بن ابی عمرو نے اون سے انس نے اونہون نے جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکی جو اوپر گذری مگر اوس مین یہ نہین ہے کہ آپ نے فرمایا مین حرام ٹھیراتا ہون درمیان دونون کالے پتھر ون والے میدانون کے بیچ مین

عَنْ عَاصِمٍ قَالَ قُلْتُ لِاَنَسِ بْنِ مَالِکٍ اَحَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمَدِیْنَۃَ قَالَ نَعَمْ مَا بَیْنَ کَذَا اِلٰی کَذَا فَمَنْ اَحْدَثَ فِیْھَا حَدَثًا قَالَ ثُمَّ قَالَ لِی ھٰذِہٖ شَدِیْدَۃٌ مَنْ اَحْدَثَ فِیْھَا حَدَثًا فَعَلَیْہِ لَعْنَۃُ اللّٰہِ وَالْمَلٰٓئِکَۃِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ لَا یَقْبَلُ اللّٰہُ مِنْہُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ صَرْفًا وَّلَا عَدْلًا قَالَ فَقَالَ ابْنُ اَنَسٍ اَوْ اٰوٰی مُحْدِثًا

ترجمہ عاصم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا مین نے انس بن مالک سے پوچھا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حرم ٹھیرایا مدینہ کو کہا ہان فلان مقام سے فلان تک سو جو اوس مین کوئی نئی بات نکالے یعنے گناہ کی تو اوسپر لعنت ہے اللہ تعالیٰ کی اور فرشتون اور لوگون کی نہ قبول کرے گا اللہ اس سے قیامت کے دن نہ فرض نہ نفل اور انس کے بیٹے نے کہا یا جگہہ دی کسی نئی گناہ کی بات کو۔

عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ قَالَ سَاَلْتُ اَنَسًا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَحَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمَدِیْنَۃَ قَالَ نَعَمْ ھِیَ حَرَامٌ لَا یُخْتَلٰی خَلَاھَا فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِکَ فَعَلَیْہِ لَعْنَۃُ اللّٰہِ وَالْمَلٰٓئِکَۃِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ ترجمہ عاصم احول رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ مین نے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا مدینہ کو حرم ٹھیرایا ہے اونہون نے فرمایا کہ وہ حرم ہے نہ توڑا جاویگا درخت اوسکا اور جو ایسا کرے اوسپر اللہ

اور فرشتوں اور لوگوں کی لعنت ہے عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِيْ مِكْيَالِهِمْ وَبَارِكْ لَهُمْ فِيْ صَاعِهِمْ
وَبَارِكْ لَهُمْ فِيْ مُدِّهِمْ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
دعا کی کہ یا اللہ برکت دے ان کو یعنے مدینہ والوں کو اور ان کے ناپ میں اور برکت دے ان کے صاع
میں اور برکت دے ان کے مد میں عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ بِالْمَدِيْنَةِ ضِعْفَيْ مَا بِمَكَّةَ مِنَ الْبَرَكَةِ
حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی کہ یا اللہ
مدینہ میں مکہ سے دونی برکت دے عَنْ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ خَطَبَنَا عَلِيُّ بْنُ
اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَقَالَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ عِنْدَنَا شَيْئًا نَقْرَؤُهُ اِلَّا كِتَابَ
اللّٰهِ وَهٰذِهِ الصَّحِيْفَةُ مُعَلَّقَةٌ فِيْ قِرَابِ سَيْفِهِ فَقَدْ كَذَبَ فِيْهَا اَسْنَانُ الْاِبِلِ وَ
اَشْيَاءُ مِنَ الْجِرَاحَاتِ وَفِيْهَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمَدِيْنَةُ حَرَمٌ مَا بَيْنَ
عَيْرٍ اِلٰى ثَوْرٍ فَمَنْ اَحْدَثَ فِيْهَا حَدَثًا اَوْ اٰوٰى مُحْدِثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ
وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ صَرْفًا وَّلَا عَدْلًا وَذِمَّةُ الْمُسْلِمِيْنَ وَاحِدَةٌ
يَسْعٰى بِهَا اَدْنَاهُمْ وَمَنِ ادَّعٰى اِلٰى غَيْرِ اَبِيْهِ اَوِ انْتَمٰى اِلٰى غَيْرِ مَوَالِيْهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ
اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ صَرْفًا وَّلَا عَدْلًا وَ
انْتَهٰى حَدِيْثُ اَبِيْ بَكْرٍ وَزُهَيْرٍ عِنْدَ قَوْلِهِ يَسْعٰى بِهَا اَدْنَاهُمْ وَلَمْ يَذْكُرَا مَا بَعْدَهُ
وَلَيْسَ فِيْ حَدِيْثِهِمَا مُعَلَّقَةٌ فِيْ قِرَابِ سَيْفِهِ ابراہیم نے اپنے باپ سے روایت کی کہ
خطبہ پڑھا ہم پر علی بن ابی طالب نے اور فرمایا کہ جو دعویٰ کرے کہ ہمارے پاس (یعنے اہل بیت کے
پاس) کوئی اور چیز ہے سوا کتاب اللہ کے اور اس صحیفہ کے اور راوی نے کہا کہ ایک صحیفہ لٹکا ہوا
تھا ان کی تلوار کے میان میں تو اس نے جھوٹ کہا اور اس صحیفہ میں اونٹوں کے عمر میں (یعنے
زکوٰۃ کے متعلقات) اور کچھ زخموں کا بیان تھا (یعنے ان کے قصاص اور دیتوں کا بیان) اور
اس صحیفہ میں یہ بھی ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مدینہ حرم ہے عیر اور ثور
کے بیچ میں سو جو شخص کہ کوئی نئی بات نکالے اس جگہ یا جگہ دے کسی نئی بات نکالنے والے

کو اوسپر لعنت ہے اللہ تعالیٰ کی اور فرشتون اور سب لوگون کی نہ قبول کرے گا اللہ تعالیٰ اوس کی کوئی فرض
نہ سنت اور امان دینا ہر مسلمان کا برابر ہے کہ اعتبار کیا جاتا ہے اوسکے مسلمان کی پناہ دینے کا بھی
اور جس نے اپنے کو اپنے باپ کے سوا غیر کا فرزند ٹھیرایا یا اپنے آزاد کرنے والے کے سوا کسی اور شخص کا غلام
اپنے کو قرار دیا اوسپر اللہ تعالیٰ اور فرشتون اور سب لوگون کی لعنت ہے اور نہ قبول کرے گا
اوس سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن نہ فرض نہ سنت مسلم علیہ الرحمۃ نے کہا کہ روایت ابوبکر و
زہیر کی تو وہین تک ہو چکی کہ ادنے مسلمان کی پناہ دینے کا بھی اعتبار ہے اور ان دونون کی
روایت مین یہ ذکر نہین کہ صحیفہ تلوار کے میان مین لٹکا ہوا تھا حَدَّثَنِيْهِ عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ
نَحْوَ حَدِيْثِ اَبِيْ كُرَيْبٍ عَنْ اَبِيْ مُعَاوِيَةَ اِلٰى اٰخِرِهٖ وَزَادَ فِي الْحَدِيْثِ فَمَنْ اَخْفَرَ مُسْلِمًا
فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ صَرْفٌ وَّ
لَا عَدْلٌ وَلَيْسَ فِيْ حَدِيْثِهِمَا مَنِ ادَّعٰى اِلٰى غَيْرِ اَبِيْهِ وَلَيْسَ فِيْ رِوَايَةِ وَكِيْعٍ ذِكْرُ
يَوْمِ الْقِيٰمَةِ اعمش نے اسی اسناد سے یہی مضمون مثل ابی کریب کی روایت کا جو ابی معاویہ سے
مروی ہے اخیر تک بیان فرمایا اور اتنا زیادہ کہا کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ جو پناہ توڑے کسی مسلمان کی اوسپر لعنت ہے اللہ تعالیٰ کی اور فرشتون کی اور سب لوگون کی
نہ قبول کرے گا اللہ تعالےٰ اوس سے قیامت کے دن نہ فرض نہ سنت اور اونکی حدیثون مین یہ
مضمون نہین ہے کہ جو اپنے کو باپ کے سوا کسی غیر کا فرزند بنا دے اور وکیع کی روایت مین تو قیامت
کا دن مذکور نہین عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيْثِ ابْنِ مُسْهِرٍ وَّوَكِيْعٍ
اِلَّا قَوْلَهٗ مَنْ تَوَلّٰى غَيْرَ مَوَالِيْهِ وَذِكْرَ اللَّعْنَةِ لَهٗ ۔ اعمش سے اسی اسناد سے یہی مضمون
مروی ہے مثل حدیث ابن مسہر کی اور وکیع کی مگر اوس مین یہ مضمون نہین ہے کہ جو مولے بنا دے
اپنے موالی کے سوا اورون کو اور نہ اوسپر لعنت کا **فائدہ** حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے جو
خطبہ مین فرما دیا کہ ہمارے پاس کتاب اللہ اور سوا اس صحیفہ کے اور کچھ نہین الخ اس مین رد کر دیا ہے
باطل کو رافضیون اور شیعون کے اور جھوٹا کر دیا اون کے اس قول کو جو کہتے ہین کہ حضرت علی
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے بہت سی وصیتین کی تھین اور اسرار علوم اور قواعد
دین اور غوامض شریعت بتائے تھے اور اپنا وصی قرار دیا تھا اور اہل بیت کو بعض اشیا ایسی تعلیم

کیے تھے کہ اون کے سوا اور کوئی اونپر مطلع نہین ہوا غرض اس سے بخوبی معلوم ہوا کہ یہ سب دعاوی باطلہ
اور خیالات فاسدہ مین اور انکی کوئی اصل نہین اور اون دعاوی کے ابطال کے لیے صرف حضرت علی
رضی اللہ عنہ کا قول کافی ہے اور اس سے جائز ہوا لکھنا علم کا اور یہ جو فرمایا کہ مدینہ حرم ہے عیر اور
ثور کے بیچ مین ثور کا لفظ غالبًا بیان غلط ہے راوی سے بہول ہو گئی اس لیے کہ جبل ثور تو
مکہ کے قریب ہے اور صحیح یہ ہے کہ مدینہ حرم ہے عیر اور احد کے بیچ مین چنانچہ مازری اور بعض علمانے
اسپر یہی کہا ہے اور شاید یہ بھی احتمال ہے کہ احد یا اوس کے سوا ثور کسی اور پہاڑ کا نام ہو نواح
مدینہ مین اور اب وہ نام مخفی ہو گیا اور اوپر کی روایتون مین جو وارد ہوا کہ درمیان دو کالے پتھر
والے میدانون کے حد ہے حرم مدینہ کی یہ بیان ہے اوسکی حد کا جو مشرق سے مغرب تک ہو اور اس
روایت مین جو وارد ہوا کہ حد اوسکی درمیان دونون پہاڑون کے ہے یہ جنوب و شمال کی حد ہے
اور امان دینا ہر مسلمان کا برابر ہے مراد اسکی یہ ہے کہ ادنے سے اعلے تک جو مسلمان کسی کافر
کو پناہ دیدے وہ سب مسلمانون کی پناہ مین آگیا اور کسی مسلمان کو روا نہین کہ اب اوسکو ایذا دے اور
یہی مذہب ہے شافعی کا اور اون کے موافقین متبعین سنت کا کہ اگر غلام اور عورت بھی کسی کافر کو امان
دے تو امان دینا اوسکا صحیح ہے اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حرام ہے اپنے باپ کے سوا کسی کی اولاد
کہلانا یا جس نے اپنے کو آزاد کیا اوس کے سوا کسی کو مولا ٹھیرانا اور وعید ہے اس مین اون لوگون کو جو
اپنی ذات بدل دیتے ہین یعنے شیخ سے سید ہو جاتے ہین یا دوسرون کا غلام اپنے کو غلط ٹھیرا
لیتے ہین مثلاً نام رکھہ لیتے ہین غلام محی الدین یا غلام علی یا غلام نبی **قولہ** اور جس نے پناہ توڑی
کسی مسلمان کی یعنے ایک مسلمان نے کسی کافر کو پناہ دی اب جو اوسکو ایذا دے اوس نے پناہ توڑی اور
وہ موذی ملعون ہے **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ الْمَدِیْنَةُ حَرَمٌ فَمَنْ اَحْدَثَ فِیْهَا حَدَثًا اَوْ اٰوٰی مُحْدِثًا فَعَلَیْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ
وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ لَا یُقْبَلُ مِنْهُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ عَدْلٌ وَّلَا صَرْفٌ **ابوہریرہ**
رضی اللہ تعالی عنہ نے روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مدینہ حرم ہے پھر جو اوسمین کوئی
گناہ کرے یا گناہ کرنے والے کو جگہہ دے اوسپر اللہ کی اور فرشتون کی اور سب لوگون کی لعنت ہے
اور نہ قبول کرے گا اللہ تعالے اس سے قیامت کے دن نہ فرض نہ نفل **عَنِ** الْاَعْمَشِ بِهٰذَا

الاسناد مثله ولم يقل يوم القيمة وزاد وذمة المسلمين واحدة يسعى بها ادناهم
فمن اخفر مسلما فعليه لعنة الله والملائكة والناس اجمعين لا يقبل منه يوم
القيمة عدل ولا صرف **ترجمہ** اعمش سے یہی مضمون مروی ہے اور اس مین قیامت کا لفظ
نہین اور مضمون زیادہ ہے اور توڑنے کا زیادہ ہے **عن** ابی هريرة رضي الله تعالى عنه
انه كان يقول لو رأيت الظباء ترتع بالمدينة ما ذعرتها قال رسول الله صلى الله عليه
وسلم ما بين لابتيها حرام **ترجمہ** ابو ہریرہ کہتے تھے کہ اگر مین کسی ہرن کو مدینہ مین چرتا دیکھون تو
کبھی نہ ڈراؤن اس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ دونو کالے پتھرون والے
میدانون کے بیچ مین حرم ہے **عن** ابی هريرة رضي الله تعالى عنه قال حرم رسول
الله صلى الله عليه وسلم ما بين لابتي المدينة قال ابو هريرة فلو وجدت الظباء ما بين
لابتيها ما ذعرتها وجعل اثني عشر ميلا حول المدينة حمى **ترجمہ** ابو ہریرہ نے کہا کہ جناب
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حرم قرار دیا درمیان دونون کالے پتھرون والے میدانون کے جو مدینہ
کے مشرق اور مغرب کیطرف واقع ہین ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ اگر مین کسی ہرن کو
پاؤن جو اُن کے بیچ مین چرتا ہو تو کبھی نہ ڈراؤن اور نہ بھگاؤن اوسکو اور آپ نے بارہ میل کو مدینہ کے
گرداگرد رمنہ مقرر کردیا **ف** رمنہ اوس زمین کو کہتے ہین جس مین حکام و امرا حکم کردیتے ہین
کہ سوا ہمارے جانورون کے اور کوئی نہ چرے تو حرم گویا اللہ تعالے کا رمنہ ہے کہ سوا جنگلی جانورون
کے جو وہان کے باشندے ہین اور کوئی نہ چرے **عن** ابی هريرة رضي الله تعالى عنه
انه قال كان الناس اذا رأوا اول الثمر جاؤا به الى النبي صلى الله عليه وسلم فاذا
اخذه رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اللهم بارك لنا في ثمرنا وبارك لنا في
مدينتنا وبارك لنا في صاعنا وبارك لنا في مدنا اللهم ان ابراهيم عليه
الصلوة والسلام عبدك وخليلك ونبيك واني عبدك ونبيك وانه دعاك
لمكة واني ادعوك للمدينة بمثل ما دعاك لمكة ومثله معه قال ثم يدعو
اصغر وليد له فيعطيه ذلك الثمر **ترجمہ** ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ لوگون کی عادت
تھی کہ جب نیا کوئی پھل دیکھتے جو پہلے پہلے فصل کا تو جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لاتے

اور آپ جب اوسکو لے لیتے تو دعا کرتے کہ یا اللہ برکت دی ہمارے پہلون مین اور برکت دی ہمارے شہر مین اور برکت دی ہمارے صاع مین اور برکت دے ہمارے مُد مین یا اللہ ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام تیرے غلام اور تیرے دوست اور تیرے نبی تہے اور مین تیرا غلام اور نبی ہون اور اونہون نے دعا کی تجہسے مکہ کے لیے اور مین دعا کرتا ہون تجہسے مدینہ کے لیے اوس کے برابر جو اونہون نے مکہ کے لیے کی اور مثل اوسکی اور بھی اوس کے ساتھ پہر بلاتے آپ کسی چہوٹے لڑکے کو اپنے اور وہ پہل دیتے

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یوتی باول الثمر فیقول اللھم بارک لنا فی مدینتنا وفی ثمارنا وفی مدنا وفی صاعنا برکۃ مع برکۃ ثم یعطیہ اصغر من یحضرہ من الولدان ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہلا پہل آتا اور آپ دعا کرتے کہ یا اللہ برکت دی ہمارے شہر مین اور ہماری پہلون مین اور ہمارے مد مین اور ہمارے صاع مین برکت پر برکت پہر وہ پہل دیدیتے کسی چہوٹے لڑکے کو جو اوسوقت حاضر ہوتا **ف** حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وہ پہل اسی لیے لاتے تہے کہ آپ کی دعاے خیر کا ثمرہ پادین اور موجب برکات ہو اور مد ایک سیر اور صاع چار سیر کے قریب ہے اور لین دین غلون اور حبوب کا انہی سے ہوتا ہے اسلیے ان مین برکت کی دعا فرماتے اور چہوٹے بچون کا دل خوش کرنا مکارم اخلاق و محبت و شفقت کا باعث ہے

عن ابی سعید مولی المھری انہم اصابھم بالمدینۃ جھد وشدۃ وانہ اتی ابا سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فقال لہ انی کثیر العیال وقد اصابتنا شدۃ فاردت ان انقل عیالی الی بعض الریف فقال ابو سعید لا تفعل الزم المدینۃ فانا خرجنا مع نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اظن انہ قال حتی قدمنا عسفان فاقام بھا لیالی فقال الناس واللہ ما نحن ھھنا فی شیء وان عیالنا لخلوف ما نامن علیھم فبلغ ذلک النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ما ھذا الذی یبلغنی من حدیثکم ما ادری کیف قال والذی احلف بہ او والذی نفسی بیدہ لقد ھممت او ان شئتم لا ادری ایتھما قال لامرن بناقتی ترحل ثم لا احل لھا عقدۃ حتی اقدم المدینۃ وقال اللھم ان ابراھیم علیہ الصلوٰۃ والسلام حرم مکۃ فجعلھا حرما وانی حرمت

الْمَدِينَةَ حَرَامًا مَا بَيْنَ مَأْزِمَيْهَا أَنْ لَا يُهْرَاقَ فِيهَا دَمٌ وَلَا يُحْمَلَ فِيهَا سِلَاحٌ لِقِتَالٍ وَلَا تُخْبَطَ
فِيهَا شَجَرَةٌ إِلَّا لِعَلْفٍ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي مَدِينَتِنَا اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي صَاعِنَا اللَّهُمَّ
بَارِكْ لَنَا فِي مُدِّنَا اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي صَاعِنَا اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي مُدِّنَا اللَّهُمَّ بَارِكْ
لَنَا فِي مَدِينَتِنَا اللَّهُمَّ اجْعَلْ مَعَ الْبَرَكَةِ بَرَكَتَيْنِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا مِنَ
الْمَدِينَةِ شِعْبٌ وَلَا نَقْبٌ إِلَّا عَلَيْهِ مَلَكَانِ يَحْرُسَانِهَا حَتَّى تَقْدَمُوا إِلَيْهَا ثُمَّ قَالَ
لِلنَّاسِ ارْتَحِلُوا فَارْتَحَلْنَا فَأَقْبَلْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ فَوَالَّذِي نَحْلِفُ بِهِ أَوْ يُحْلَفُ بِهِ الشَّكُّ
مِنْ حَمَّادٍ مَا وَضَعْنَا رِحَالَنَا حِينَ دَخَلْنَا الْمَدِينَةَ حَتَّى أَغَارَ عَلَيْنَا بَنُو عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ غَطَفَانَ وَمَا يُهَيِّجُهُمْ قَبْلَ ذَلِكَ شَيْءٌ **ترجمہ** ابوسعید مولی مہری نے کہا کہ ہم کو مدینہ
مین ایکبار محنت اور شدت فاقہ کی پہنچی اور مین ابوسعید خدری کے پاس گیا اور اُن سے کہا کہ مین
کثیر العیال ہون اور ہمکو سختی پہنچی ہے اور مین نے ارادہ کیا ہے کہ اپنے عیال کو کسی ارد.ن
اور سرسبز ملک مین بیجا ؤن ابوسعید رضی اسد تعالے عنہ نے فرمایا کہ مدینہ کو نہ چھوڑو اس لیے کہ
ہم ایک بار نبی صلی اسد علیہ وسلم کے ساتھ نکلے مین گمان کرتا ہون کہ انہون نے کہا یہانتک کہ
عسفان تک گئے اور وہان کئی شب ٹہیرے سو لوگون نے کہا کہ قسم ہے اسد تعالی کی کہ ہم یہان
بیکار ٹہیرے ہوئے ہین اور ہمارے عیال پیچھے چھٹے ہوئے ہین اور ہم کو اُن کے اوپر
اطمینان نہین (یعنی خوف ہے کہ کوئی دشمن نہ ستا وے) اور یہ خبر جناب رسول خدا صلی اسد
علیہ وسلم کو پہنچی تو آپ نے پوچھا کہ یہ کیا بات ہے جو مجھکو پہونچی ہے (راوی نے کہا کہ مین نہین
جانتا کہ کیا لفظ کہا) قسم ہے اُس خدا کی کہ جس کی مین قسم کہاتا ہون یا فرمایا قسم ہے اُس پروردگار
کی کہ میری جان اوس کے ہاتھ مین ہے البتہ مین نے ارادہ کیا یا فرمایا اگر چاہو تم (مین نہین جانتا
کہ کیا فرمایا ان دونون باتون مین سے) فرمایا کہ البتہ حکم کرون مین اپنی اونٹنی کو کہ وہ کسی جاوے
اور پہر اوسکی ایک گرہ بہی نہ کہولون یہانتک کہ داخل ہون مین مدینہ منورہ مین اور فرمایا کہ یا اسد
ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مکہ کو حرم قرار دیا اور مین نے مدینہ کو حرم ٹہیرایا دو گھاٹیون
یا دو پہاڑون کے بیچ مین کہ نہ اوس مین خون بہایا جاوے اور نہ اوس مین لڑائی کے لیے ہتیار
اٹہایا جاوے نہ اوس مین کسی درخت کے پتے جہاڑے جاوین مگر صرف چارہ کے لیے اور کہ

ادس سے درخت کا چنداں نقصان نہین ہوتا) یا اسد برکت دے ہمارے شہر مین یا اسد برکت دے ہماری
جو سیری مین یا اسد برکت دے ہمارے سیر مین یا اسد برکت دے ہماری جو سیری مین یا اسد برکت دے ہمارے سیر
مین یا اسد برکت دے ہمارے شہر مین یا اسد ایک برکت کے ساتھہ دو برکتین اور دے اور فرمایا قسم ہے
اوس پروردگار کی کہ میری جان اوس کے ہاتھہ مین ہے کہ کوئی گھاٹی اور کوئی ناکہ مدینہ کا ایسا نہین ہے
جسپر دو فرشتے نگاہبان نہون جب تک کہ تم وہان نہ پہنچوگے (یعنے جب تک وہ نگہبان رہینگے) پھر فرمایا
آپنے کوچ کرو اور ہمنے کوچ کیا اور مدینہ مین آئے سو ہم قسم کہاتے ہین اوس پروردگار کی جسکی ہمیشہ قسم
کہایا کرتے ہین یا کہا جسکی قسم کہائی جاتی ہے غرض حماد کو اس مین شک ہوا غرض جب ہم مدینہ
پہنچے تو ہمنے ابہی کجاوے اونٹون پر سے نہین اوتارے تہے کہ بنو عبد اسد بن غطفان نے
ہمپر ڈاکہ ڈالا اور اس سے پہلے انکی ہمت نہ ہوئی کہ وہان آسکین یہ تصدیق ہوئی رسول اسد صلی اسد
علیہ وسلم کے فرمانے کی کہ فرشتے وہان نگہبان ہین **عن** اَبِی سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ
اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْ مُدِّنَا وَ
صَاعِنَا وَاجْعَلْ مَعَ الْبَرَکَۃِ بَرَکَتَیْنِ ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ جناب رسول خدا
صلی اسد علیہ وسلم نے دعا کی کہ یا اسد برکت دے ہمارے مد مین اور ہمارے صاع مین اور ایک برکت
پر دو برکتین اور عنایت فرما **عن** اَبِیْ سَعِیْدٍ مَوْلَی الْمَھْرِیِّ اَنَّہٗ جَاءَ اَبَا سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ لَیَالِیَ الْحَرَّۃِ فَاسْتَشَارَہٗ فِی
الْجَلَاءِ مِنَ الْمَدِیْنَۃِ وَشَکٰی اِلَیْہِ اَسْعَارَھَا وَکَثْرَۃَ عِیَالِہٖ وَاَخْبَرَہٗ اَنَّ لَا صَبْرَ لَہٗ عَلٰی جَھْدِ الْمَدِیْنَۃِ وَلَاْوَائِھَا فَقَالَ لَہٗ
وَیْحَکَ لَا اٰمُرُکَ بِذٰلِکَ اِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا یَصْبِرُ اَحَدٌ عَلٰی لَاْوَائِھَا فَیَمُوْتُ اِلَّا کُنْتُ
لَہٗ شَفِیْعًا اَوْ شَھِیْدًا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اِذَا کَانَ مُسْلِمًا ابو سعید مولے مہری سے روایت ہے کہ وہ
ابو سعید خدری کے پاس آئے حرہ کی راتون مین (یعنے جن دنون مدینہ طیبہ مین ایک فتنہ مشہور
ہوا ہے اور ظالمون نے مدینہ طیبہ کو لوٹا ہے سنہ ترسٹھہ ہجری مین) اور مشورہ کیا اون سے کہ
مدینہ سے کہین اور چلے جاوین اور شکایت کی اون سے وہان کی گرانی نرخ کی اور کثرت عیال
کی اور خبر دی اونکو کہ مجھے صبر نہین آسکتا مدینہ کی محنت اور بہوک پر تو ابو سعید خدری نے فرمایا
کہ خرابی ہو تیرے مین تجھے تہوڑے یہان رہنے کا حکم کرتا ہون بلکہ مین نے جناب رسول مقبول صلی
اسد علیہ وسلم سے سنا ہے کہ وہ فرماتے تہے کہ صبر نہین کرتا ہے کوئی یہان کی تکلیفون پر اور بھر

مرجاتا ہے مگر مین اسکا شفیع یا گواہ ہوتا ہون قیامت کے دن جب وہ مسلمان ہو عن ابی سعید رضی اللہ تعالی عنہ انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول انی حرمت ما بین لابتی المدینۃ کما حرم ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام مکۃ قال ثم کان ابو سعید یاخذ وقال ابو بکر یجد احدنا فی یدہ الطیر فیفکہ من یدہ ثم یرسلہ ابو سعید نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تہے مین نے حرم مقرر کیا ہے درمیان دونون کالے پتھرون کے میدانون مین مدینہ کے جیسے حرم قرار دیا تہا ابراہیم نے یہانتک کہ ایک ہم مین کا پاتا تہا یا لیتا تہا اپنے ہاتھ مین چڑیا اور اسکو جدا کر دیتا تہا پھر چھوڑ دیتا تہا عن سہل بن حنیف قال اھوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدہ الی المدینۃ فقال انھا حرم امن سہل حنیف کے بیٹے نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک مدینہ کیطرف جھکایا اور فرمایا کہ وہ حرم ہے اور امن کی جگہہ ہے عن عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا قالت قدمنا المدینۃ وھی وبیئۃ فاشتکی ابو بکر واشتکی بلال فلما رای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شکوی اصحابہ قال اللھم حبب الینا المدینۃ کما حببت مکۃ او اشد وصححھا وبارک لنا فی صاعھا ومدھا وحول حماھا الی الجحفۃ عن ھشام بن عروۃ بھذا الاسناد نحوہ جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا نے فرمایا کہ جب ہم مدینہ تشریف لائے تو وہان وبا تہی اور ابو بکر اور بلال بیمار ہوئے پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کی بیماری دیکھی تو دعا کی کہ یا اللہ دوست کردے ہمارا مدینہ کو جیسے دوست کیا تہا تو نے مکہ کو یا اس سے بہی زیادہ اور صحت عطا کر اوس کے رہنے والون کو اور برکت دے ہم کو اوسکے چوسیری اور سیر مین اور اوسکی بخار کو جحفہ کیطرف پھیر دے اور ہشام بن عروہ سے بہی یہی مضمون مروی ہے ف جحفہ اون دنون وطن تہا یہود کا غرض اس حدیث مین یہ اشارہ ہے کہ دعا کرنا کافرون پہ بیماری اور ہلاکت اور خسران کے ساتھہ درست ہے اور اس مین دعائے خیر ہوئی مسلمانون کے ساتھہ صحت اور تندرستی کے لیے اور یہی مذہب ہے کافہ علماء کا کہ بددعا کافرون پر درست ہے اور قول بعض جہلائے صوفیہ کا مقبول نہین جو اسکو منع کرتے ہین اور موافقت کی ہے اون جہلائے متصوفہ نے معتزلہ کی کہ وہ بہی ایسی دعا کو بے فائدہ جانتے ہین غرض دونون قول اس حدیث سے مردود ہو گئے اور اس حدیث مین بڑا معجزہ ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ آج تک جحفہ کا پانی جو پیتا ہے اوسی بخار چڑہتا

ہے **باب** الترغیب فی سکنی المدینۃ وفضل الصبر علی لأوائھا وشدتھا مدینہ کی سکونت کی فضیلت اور وہان کی شدت ومحنت پر صبر کرنے کا ثواب **عن** ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من صبر علی لأوائھا کنت لہ شفیعا او شھیدا یوم القیمۃ **عبداللہ** بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ جو صبر کرے مدینہ منورہ کی بہوک پر مین اسکا شفیع یا گواہ ہون گا قیامت کے دن **عن** یحنس مولی الزبیر اخبرہ انہ کان جالسا عند عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فی الفتنۃ فاتتہ مولاۃ لہ تسلم علیہ فقالت انی اردت الخروج یا ابا عبد الرحمن اشتد علینا الزمان فقال لھا عبد اللہ اقعدی لکاع فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا یصبر علی لأوائھا وشدتھا الا کنت لہ شفیعا او شھیدا یوم القیمۃ **یحنس** زبیر کے غلام آزاد سے روایت ہے کہ وہ عبداللہ بن عمر کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ اون کی ایک آزاد باندی آئی اور اون کو سلام کیا اور یہ فتنہ کے دن تھے (یعنے فتنہ حرہ کے دن جسکا ذکر ابھی تھوڑی دور گذرا) اور اُس نے کہا اے ابو عبد الرحمن (یہ کنیت ہے عبداللہ بن عمر کی) ہمپر سخت دن ہین اور مین ارادہ کرتی ہون مدینہ سے نکلنے کا تو عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ بیٹھ اے نادان اسلئے کہ مین نے سنا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے جو صبر کرے گا مدینہ کی بہوک پیاس محنت پر تو مین اسکا شفیع ہونگا (یعنے اگر وہ گنہگار رہے) یا گواہ ہون گا (یعنے اگر وہ نکوکار رہے) قیامت کے دن **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من صبر علی لأوائھا وشدتھا کنت لہ شھیدا او شفیعا یوم القیمۃ یعنی المدینۃ **عبداللہ** بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے وہی قول جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا روایت کیا **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یصبر علی لأواء المدینۃ وشدتھا احد من امتی الا کنت لہ شفیعا یوم القیمۃ او شھیدا **وہی مضمون** ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہوا **عن** ابی عبد اللہ القراظ یقول سمعت ابا ھریرۃ رضی اللہ عنہ یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمثلہ **وہی مضمون** ہے **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال

رسول اللهِ صلی اللهُ علیہ وسلم لا یصبر احدٌ علی لأوآءِ المدینۃ بمثلہ وہی مضمون ہے

باب صیانۃ المدینۃ من دخول الطاعون والدجال الیہا طاعون اور دجال سے مدینہ طیبہ کا محفوظ رہنا **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیٰ انقاب المدینۃ ملٰئکۃ لا یدخلہا الطاعون ولا الدجال **ابوہریرہ** رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مدینہ کے ناکون پر فرشتے ہین کہ اوس مین طاعون اور دجال نہین آسکتا **ف** اس حدیث سے فضیلت مدینہ کی اور ثواب وہان کی سکونت کا اور درجہ وہان کے ساکنین کا معلوم ہوا **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یأتی المسیح من قبل المشرق ھمتہ المدینۃ حتی ینزل دبر احد ثم تصرف الملٰئکۃ وجھہ قبل الشام وھنالک یھلک **ابوہریرہ** نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسیح دجال آوے گا مشرق کیطرف سے اور ارادہ اوسکا مدینہ کا ہوگا یہانتک کہ اوترے گا کوہ احد کے پیچھے اور فرشتے اوسکا منہہ وہین سے شام کیطرف پھیر دینگے اور وہین تباہ ہوجاوے گا **ف** مسیح کا لفظ جناب عیسیٰ علیہ السلام کے واسطے بولا جاتا ہے اور دجال کے واسطے اور اسکے دو معنے ہین ایک چھونے والا اس معنے سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر اطلاق آتا ہے کہ وہ جسکو چھو دیتے تھے اچھا ہوجاتا تھا اور مسیح کے معنے ممسوح بھی ہین یعنے ملا ہوا دبا ہوا اوس کی ایک آنکھ چونکہ اندھی ہے اس لیے اوسے بھی مسیح کہا یا اس نظر سے کہ وہ بھی دعوے کرے گا کہ مین مسیح ہون اور لوگ اوس خبیث کے دہوکے اور فریب مین آجاوین گے **باب** المدینۃ تنفی خبثہا وتسمی طابۃ وطیبۃ مدینہ کا طابہ اور طیبہ نام ہونا اور بری چیزون کو اپنے سے دور کرنا **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یأتی علی الناس زمان یدعو الرجل ابن عمہ وقریبہ ھلم الی الرخاء ھلم الی الرخاء والمدینۃ خیر لھم لو کانوا یعلمون والذی نفسی بیدہ لا یخرج منھم احد رغبۃ عنھا الا اخلف اللہ فیھا خیرا منہ الا ان المدینۃ کالکیر تخرج الخبیث لا تقوم الساعۃ حتی تنفی المدینۃ شرارھا کما ینفی الکیر خبث الحدید **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک وقت لوگون پر ایسا آوے گا کہ آدمی اپنے بھتیجے کو اور اپنے قرابتدار کو پکارے گا کہ آو ارزانی کے ملک

مین آؤ اور ان کے ملک مین اور مدینہ انکے لیے بہتر ہوگا کاش کہ وہ جانتے ہوتے اور قسم ہے اوس پروردگار
کی کہ میری جان اوس کے ہاتہہ مین ہے کہ کوئی شخص مدینہ سے بیزار ہوکر نہین نکلتا ہے کہ اللہ تعالے اوس سے
بہتر دوسرا شخص نہین بہیجدیتا مدینہ مین آگاہ ہو کہ مدینہ ایسا ہے جیسے لوہار کی بہٹی کہ نکال دیتا ہے میل کو اور
قیامت قائم نہ ہوگی جب تک کہ مدینہ نکال نہ دیگا اپنے شریر لوگون کو جیسیکہ بہٹی نکالدیتی ہے لوہے کی میل کو
ف شاید یہ بات دجال کیوقت ہوگی کہ حدیث مین آیا ہے کہ دجال جب مدینہ کے قریب پہنچیگا تو مدینہ
مین تین بار زلزلہ آوے گا اور اللہ تعالی اوس کے سبب سے ہر کافر اور منافق کو نکالدیگا یا ہمیشہ مدینہ مین ایسا
ہوتا ہو **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُمِرْتُ
بِقَرْیَةٍ تَاْکُلُ الْقُرٰی یَقُوْلُوْنَ یَثْرِبُ وَهِیَ الْمَدِیْنَةُ تَنْفِی النَّاسَ کَمَا یَنْفِی الْکِیْرُ خَبَثَ الْحَدِیْدِ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی
اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تہے کہ مجہے حکم ہوا ہے (یعنے ہجرت کا) ایسی قریہ
کی طرف جو سب قریون کو کہا جاوے گا لوگ اوسے یثرب کہتے ہین اور وہ مدینہ ہے اور لوگون کو ایسا چہانٹتا
ہے جیسے بہٹی لوہے کی میل چہانٹتی ہے **ف** سب قریون کو کہا جاوے گا یعنے وہین لشکر اسلام جمع
ہوکر چارون طرف پہیلیگا اور تمام بلاد کو مسخر اور فرمانبردار بنادے گا یا سب طرف سے اموال غنیمت اوسی مین
اکر جمع ہونگے اور وہان کے لوگون کے صرف مین آوین گے اور یہ بہی فرمایا کہ یثرب اوسی لوگ کہتے ہین اور
یثرب کو آپ نے مکروہ جانا اسلیے کہ وہ تثریب سے مشتق ہے اور تثریب کے معنے جہڑکنا اور ملامت کے اور مسند امام
احمد مین ایک روایت آئی ہے کراہت مین یثرب کہنے کے اور قرآن مجید مین جو یثرب واقع ہوا ہے وہ
بہی مقولہ کفار کا ہے یا منافقین کا اور مدینہ بہی جو قرآن مجید مین وارد ہوا ہے وہ منافقون کا قول ہے
غرض اس سے معلوم ہوا کہ اچھی چیز کا نام برا کہنا یہ بہی ایک نفاق کا شعبہ کا ہے اور مسلک نبوت کے
خلاف ہے جیسے محبت الہی کو شراب سے تعبیر کرنا یا عشق الہی کو جنون سے یا خداوند تعالے کو معاذ اللہ
صنم یا معشوق یا نبی کو مبتسم سے یہ تعبیرات جو اکثر شعرا کی زبان زد ہین وہ سب مردود اور مذموم ہین اور
منجملہ محدثات اور شر امور مین ان سے پرہیز کرنا ضرور ہے **عَنْ** یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ
وَقَالَا کَمَا یَنْفِی الْکِیْرُ الْخَبَثَ وَلَمْ یَذْکُرِ الْحَدِیْدَ **ف** یحیی سے بہی یہ مضمون مروی ہے مگر
اوسمین لوہے کا لفظ نہین **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا اَنَّ اَعْرَابِیًّا بَایَعَ
رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَصَابَ الْاَعْرَابِیَّ وَعْکٌ بِالْمَدِیْنَةِ فَاَتَی النَّبِیَّ

صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا محمد اقلنی بیعتی فابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم جاءہ فقال اقلنی بیعتی فابی ثم جاءہ فقال یا محمد اقلنی بیعتی فابی فخرج الاعرابی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما المدینۃ کالکیر تنفی خبثہا وتنصع طیبہا **ترجمہ** جابر رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ ایک گاؤں کا آدمی تہا کہ اوس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی اور اسکو شدت سے بخار آنے لگا مدینہ میں پہر وہ آپکے پاس آیا اور عرض کی کہ یا محمد مجہسے اپنی بیعت پہیر لو تو آپ نے انکار کیا وہ پہر آیا اور کہا کہ مجہسے اپنی بیعت پہیر لو آپ نے پہر انکار کیا اور وہ پہر آیا اور کہا کہ یا محمد مجہسے اپنی بیعت پہیر لو آپ نے انکار کیا اور وہ اعرابی مدینہ سے چلا گیا تب جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مدینہ تو بہٹی کے مانند ہے کہ اپنی میل کو دور کر دیتا ہے اور پاک کو خالص اور صاف کر لیتا ہے **ف** اوس نے اسلام پر اور حضرت کے ساتہہ قیام پر بیعت کی تہی پہر اوسکا اقالہ آپ کیون فرماتے **عن** زید بن ثابت رضی اللہ تعالی عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال انہا طیبۃ یعنی المدینۃ وانہا تنفی الخبث کما تنفی النار خبث الفضۃ **زید بن** ثابت نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا یہ طیبہ ہے یعنے مدینہ اور یہہ میل کو دور کرتا ہے جیسے آگ چاندی کی میل کو دور کرتی ہے **ف** مدینہ کو طیبہ فرمایا یعنے پاکیزہ کہ نجاسات شرک سے اور خباثات کفر سے اور کہیں بالطیب عیش و امان حاصل ہے اور طابہ بہی اسی معنے سے فرمایا جیسے آگے آتا ہے **عن** جابر بن سمرۃ رضی اللہ تعالی عنہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان اللہ سمی المدینۃ طابۃ **ترجمہ** جابر رضی اللہ تعالی عنہ نے سُنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ جل جلالہ نے نام رکہا مدینہ کا طابہ **باب** تحریم ارادۃ اہل المدینۃ بسوء وان من ارادہم بہ اذابہ اللہ مدینہ طیبہ والون کی بدخواہون کی سزا کا بیان **عن** ابی عبد اللہ القراظ انہ قال اشہد علی ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ انہ قال قال ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم من اراد اہل ہذہ البلدۃ بسوء یعنی المدینۃ اذابہ اللہ کما یذوب الملح فی الماء **ابو عبد اللہ** قراظ نے کہا کہ مین گواہی دیتا ہون کہ ابو ہریرہ نے کہا کہ ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو ارادہ اس شہر والون کی برائی کا کرے یعنے مدینہ کی تو اللہ تعالی اوسکو ایسا گہلا دیگا جیسے نمک پانی مین گہل جاتا ہے **عن** عمرو بن یحیی بن

عمارة انه سمع القراظ وكان من اصحاب ابي هريرة يزعم انه سمع ابا هريرة يقول قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم من اراد اهلها بسوء يريد المدينة اذابه الله كما يذوب الملح في الماء قال ابن حاتم في حديث
ابن يحنس بدل قوله بسوء شرا ترجمہ عمرو بن یحیی نے قراظ سے وہی مضمون سنا جو اوپر گذرا عن ابي هريرة
عن النبي صلى الله عليه وسلم بمثله وہی مضمون ہے جو اوپر گذرا عن سعد بن ابي وقاص يقول قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم من اراد اهل المدينة بسوء اذابه الله كما يذوب الملح في الماء وہی مضمون ہے عن سعد
ابن مالك يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم بمثله غير انه قال بدهم او بسوء وہی مضمون ہے
عن ابي هريرة وسعد يقولان قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اللهم بارك لاهل المدينة في مدهم
وساق الحديث وفيه من اراد اهلها بسوء اذابه الله كما يذوب الملح في الماء ابوہریرہ وسعد دونوں کہتے ہیں
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی کہ یا اللہ برکت دے مدینہ والوں کے مد میں اور آگے وہی مضمون بیان کیا جو اوپر کئی بار گذرا

باب ترغيب الناس في سكنى المدينة عند فتح الامصار مدینہ کی سکونت کی فضیلت میں عن سفيان بن ابي
زهير قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم تفتح الشام فيخرج من المدينة قوم باهليهم يبسون والمدينة
خير لهم لو كانوا يعلمون ثم يفتح اليمن فيخرج قوم باهليهم يبسون والمدينة خير لهم لو كانوا يعلمون
ثم يفتح العراق فيخرج من المدينة قوم باهليهم يبسون والمدينة خير لهم لو كانوا يعلمون ترجمہ سفیان نے
کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شام فتح ہوگا اور ایک لوگ مدینہ سے نکلینگے اپنے گھر والوں کے ساتھ اونٹوں کو ہانکتے ہوئے
اور مدینہ انکے لیے بہتر تھا کاش کہ وہ جانتے ہوتے پھر فتح ہوگا یمن اور نکلیگی ایک قوم مدینہ کی اپنے گھر والوں کے ساتھ اونٹوں کو ہانکتے
ہوئے اور مدینہ انکے حق میں بہتر تھا کاش کہ وہ جانتے ہوتے پھر عراق فتح ہوگا اور ایک قوم نکلیگی مدینہ سے اپنے گھر والوں کے ساتھ اونٹوں
کو ہانکتے ہوئے اور مدینہ انکے حق میں بہتر تھا کاش وہ جانتے ہوتے عن سفيان بن ابي زهير قال سمعت رسول الله صلى
الله عليه وسلم يقول يفتح اليمن فياتي قوم يبسون فيتحملون باهليهم ومن اطاعهم والمدينة خير لهم لو كانوا
يعلمون ثم يفتح الشام فياتي قوم يبسون فيتحملون باهليهم ومن اطاعهم والمدينة خير لهم لو كانوا يعلمون
ثم يفتح العراق فياتي قوم يبسون فيتحملون باهليهم ومن اطاعهم والمدينة خير لهم لو كانوا يعلمون ترجمہ
سفیان نے کہا میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے یمن فتح ہوگا اور ایک لوگ وہاں جاوینگے اونٹوں کو ہانکتے ہوئے اور لیجاوینگے
اپنے گھر والوں کو اور جو انکا کہنا مانے اور مدینہ انکے لیے بہتر ہے اگر وہ جانتے پھر شام فتح ہوگا اور ایک لوگ وہاں جاوینگے اونٹوں کو ہانکتے ہوئے اور اپنے گھر
والوں کو لادیجاوینگے اور جو انکا کہنا مانے اور مدینہ انکے لیے بہتر تھا اگر وہ جانتے ہوتے پھر عراق فتح ہوگا اور ایک لوگ وہاں جاوینگے اونٹوں کو ہانکتے

ہو اور لاد لیجاو نیگی اپنے گھر والون کو اور جو اون کا کہنا مانا اگر وہ جانتے ہوتے تو مدینہ طیبہ اون کے حق مین بہتر تھا
ف ان حدیثون مین چند معجزے ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے **اول** یہ کہ آپ نے شام اور
عراق و یمن کی فتح کی خبر دی اور ویسا ہی ہوا کہ خلفاے راشدین کے ہاتھ پر یہ ممالک فتح ہوئے اور
مصداق خلافت راشدہ یہی لوگ ٹھہرے اور مواعید الٰہی ان کے ہاتھ پر پورے ہوئے **دوسرے** یہ کہ لوگ
ان ملکون مین جابسین گے اور اپنے اہل و عیال کو لے جاوین گے اور ایسا ہی ہوا **تیسرے** یہ کہ مفتوح
ہونا ان بلاد کا اس ترتیب سے ہوگا کہ پہلے مین پھر شام پھر عراق اور اسی ترتیب سے یہ بلاد فتح ہوئے
اور ان روایتون سے بڑی فضیلت سکونت مدینہ طیبہ کی ثابت ہوئی **باب** اَخْبَارِهٖ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَرْكِ النَّاسِ الْمَدِيْنَةَ عَلٰى خَيْرِ مَا كَانَتْ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا خبر
دینا کہ لوگ مدینہ کو چھوڑ دین گے **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمَدِيْنَةِ لَيَتْرُكَنَّهَا اَهْلُهَا عَلٰى خَيْرِ مَا كَانَتْ مُذَلَّلَةً لِلْعَوَافِيْ
يَعْنِي السِّبَاعَ وَالطَّيْرَ قَالَ مُسْلِمٌ اَبُوْ صَفْوَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ يَتِيْمُ ابْنِ جُرَيْجٍ
عَشَرَ سِنِيْنَ كَانَ فِيْ حِجْرِهٖ **ترجمہ** حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے تھے کہ جناب
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مدینہ کے لیے کہ لوگ وہان کے مدینہ کو چھوڑ دین گے اور مدینہ انکے
لیے بہتر ہوگا اور ایسا چھوڑ دین گے کہ وطن ہو جاوے گا درندون اور پرندون کا **ف** یہ پیشین
گوئی بھی آپ کی سچی ہے اور قیامت کے قریب ہوگی مسلم نے کہا کہ ابو صفوان جنکا نام عبد اللہ
بن عبد الملک ہے وہ یتیم تھے اور ابن جریج کی گود مین دس برس پرورش پائی **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَتْرُكُوْنَ
الْمَدِيْنَةَ عَلٰى خَيْرِ مَا كَانَتْ لَا يَغْشَاهَا اِلَّا الْعَوَافِيْ يُرِيْدُ عَوَافِيَ السِّبَاعِ وَالطَّيْرِ ثُمَّ
يَخْرُجُ رَاعِيَانِ مِنْ مُزَيْنَةَ يُرِيْدَانِ الْمَدِيْنَةَ يَنْعِقَانِ بِغَنَمِهِمَا فَيَجِدَانِهَا وَحْشًا
حَتّٰى اِذَا بَلَغَا ثَنِيَّةَ الْوَدَاعِ خَرَّا عَلٰى وُجُوْهِهِمَا **حضرت ابوہریرہ** رضی اللہ تعالیٰ
عنہ نے کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے لوگ مدینہ کو چھوڑ دینگے اور وہ بہتر
ہوگا اور نہ رہیگا اوس مین کوئی مگر درندے اور پرندے پھر نکلین گے دو چرواہے قبیلہ مزینہ سے
ارادہ کرتے ہون گے مدینہ کا للکارتے ہونگے اپنی بکریون کو اور پاوین گے مدینہ کو ویران یہان تک

کہ جب پہنچینگی ثنیۃ الوداع تک کہ ایک ٹیلہ ہے گر پڑینگی اپنے مونہہ کے بہل **ف** یہ اخیر زمانہ مین ہوگا قیامت کے قریب کہ جب وہ دونون ٹیلہ کے پاس پہنچینگی قیامت آجاویگی اور وہ اخیر مین ہون گے اون سب لوگون کے جنکا حشر ہوگا جیساکہ بخاری مین ثابت ہوا ہے اور یہی مطلب اس حدیث کا ظاہر و مختار ہے اور یہ معجزہ ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اور بعض فتن مین ایسا ہوبھی چکا ہے **بَابٌ** فَضْلِ مَا بَيْنَ قَبْرِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمِنْبَرِهِ وَفَضْلِ مَوْضِعِ مِنْبَرِهٖ قبر مبارک اور منبر کے درمیان کی موضع منبر کی فضیلت کی حدیثین **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ الْمَازِنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَيْنَ بَيْتِيْ وَمِنْبَرِيْ رَوْضَةٌ مِّنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ عبداللہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے گھر اور منبر کے درمیان ایک چمن ہے جنت کے چمنون مین سے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ الْاَنْصَارِيِّ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا بَيْنَ مِنْبَرِيْ وَبَيْتِيْ رَوْضَةٌ مِّنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ **وہی** مضمون ہے **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَيْنَ بَيْتِيْ وَمِنْبَرِيْ رَوْضَةٌ مِّنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ وَمِنْبَرِيْ عَلٰى حَوْضِيْ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے گھر اور منبر کے بیچ مین ایک کیاری ہے جنت کی کیاریون سے اور منبر میرا میرے حوض پر ہے **ف** اس حدیث کے دو معنی ہوسکتے ہین کہ حجرہ مبارک اور منبر کے بیچ کا ایک موضع جنت مین چلا جاوے گا قیامت کے دن دوسرے یہ کہ وہان عبادت کرنا جنت مین جانے کا سبب ہے کہ جس نے وہان عبادت کی گویا داخل جنت ہوا اور بعضی روایتون مین یون آیا ہے کہ میری قبر اور منبر کے بیچ مین ایک کیاری ہے جنت کی اور مطلب اس کا بھی یہی ہے کہ قبر اور حجرہ مبارک گویا ایک ہے اس لیے کہ قبر حجرے کے اندر ہے اور میرا منبر حوض پر ہے اس کی بھی دو مرادین ہوسکتی ہین ایک یہ کہ جو منبر کے قریب عبادت کرے گا اس حوض سے سیراب ہوگا اور دوسرے یہ کہ یہی منبر مبارک آپ کے حوض کوثر پر کہہ دیا جاوے گا یا میدان قیامت مین جو منبر عنایت ہوگا وہ حوض کوثر پر رکھا جاوے گا **بَابٌ** فَضْلِ اُحُدٍ فضیلت کوہ احد کی **عَنْ** اَبِيْ حُمَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ وَفِيْهِ ثُمَّ اَقْبَلْنَا حَتّٰى قَدِمْنَا وَادِيَ الْقُرٰى فَقَالَ رَسُوْلُ

الله صلى الله عليه وسلم إني مسرع فمن شاء منكم فليسرع معي ومن شاء فليمكث
فخرجنا حتى أشرفنا على المدينة فقال هذه طابة وهذا أحد وهو جبل يحبنا ونحبه
ابی حمید نے کہا کہ نکلے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ تبوک میں اور حدیث بیان کی اور اس
میں یہ کہا کہ چلے ہم یہاں تک کہ پہونچے وادی قری میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں جلدی کر
چلنے والا ہوں جسکا جی چاہے میرے ساتھ چلے اور جس کا جی چاہے ٹھہر کر آوے سو ہم نکلے یہاں تک کہ
دیکھنے لگے ہم مدینہ کو اور آپ نے فرمایا کہ یہ طابہ ہے اور یہ احد ہے اور یہ پہاڑ ایسا ہے کہ ہم اسکو دوست
رکھتے ہیں اور یہ ہمکو دوست رکھتا ہے **عن** أنس بن مالك رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم إن أحدا جبل يحبنا ونحبه **ترجمہ** انس رضی اللہ تعالی عنہ نے
کہا کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ احد ایسا پہاڑ ہے کہ وہ ہمکو دوست رکھتا ہے اور ہم اسکو
ف معلوم ہوا کہ جس دل میں آپ کی محبت نہ ہو وہ پتھر سے سخت اور بدتر ہے **عن** أنس
رضي الله تعالى عنه قال نظر رسول الله صلى الله عليه وسلم إلى أحد فقال إن أحدا
جبل يحبنا ونحبه وہی مضمون ہے

باب فضل الصلوة بمسجدي مكة والمدينة

مسجد مکہ اور مدینہ میں نماز کی فضیلت **عن** أبي هريرة رضي الله تعالى عنه يبلغ به
النبي صلى الله عليه وسلم قال صلوة في مسجدي هذا أفضل من ألف صلوة فيما
سواه إلا المسجد الحرام **ابوہریرہ** رضی اللہ تعالی عنہ اس بات کو جناب رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم تک پہنچاتے تھے کہ آپ نے فرمایا ایک نماز میری اس مسجد میں ہزار نمازوں سے اور مسجدوں
کی افضل ہے سوا مسجد الحرام کے یعنی مکہ کی مسجد کے **عن** أبي هريرة رضي الله تعالى عنه
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم صلوة في مسجدي هذا خير من ألف صلوة
في غيره من المساجد إلا المسجد الحرام **ابوہریرہ** رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک نماز میری اس مسجد میں ہزار نمازوں سے اور مسجدوں کے افضل ہے
سوا مسجد الحرام کے **عن** أبي هريرة رضي الله تعالى عنه يقول صلوة في مسجد رسول الله
صلى الله عليه وسلم أفضل من ألف صلوة فيما سواه من المساجد إلا المسجد الحرام فإن
رسول الله صلى الله عليه وسلم آخر الأنبياء وإن مسجده آخر المساجد قال أبو سلمة

وَ اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ لَمْ نَشُكَّ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ كَانَ يَقُولُ عَنْ حَدِيثِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنَعَنَا ذٰلِكَ اَنْ نَسْتَثْبِتَ اَبَا هُرَيْرَةَ عَنْ ذٰلِكَ الْحَدِيثِ حَتّٰى اِذَا تُوُفِّيَ اَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ تَذَاكَرْنَا ذٰلِكَ وَتَلَاوَمْنَا اَنْ لَا نَكُونَ كَلَّمْنَا اَبَا هُرَيْرَةَ فِي ذٰلِكَ حَتّٰى يُسْنِدَهُ اِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ كَانَ سَمِعَهُ مِنْهُ فَبَيْنَا نَحْنُ عَلٰى ذٰلِكَ جَالَسَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ قَارِظٍ فَذَكَرْنَا ذٰلِكَ الْحَدِيثَ وَالَّذِي فَرَّطْنَا فِيهِ مِنْ نَصِّ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَقَالَ لَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ قَارِظٍ اَشْهَدُ اَنِّي سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنِّي اٰخِرُ الْاَنْبِيَاءِ وَاِنَّ مَسْجِدِي اٰخِرُ الْمَسَاجِدِ **ترجمہ** ابوہریرہ کہتے تھے کہ ایک نماز مسجد مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی افضل ہے ہزار نمازون سے اور مسجدون کے سوا مسجد الحرام کے اسلیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آخر انبیا ہین اور آپ کی مسجد آخر مساجد ہے (یعنے جو نبیون نے بنائی ہین) اور ابوسلمہ اور ابوعبداللہ نے کہا کہ بلا شک ابوہریرہ نے جو یہ بات کہی تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث سے کہی ہوگی (اسلیے کہ ایسی بات کوئی قیاس سے نہین کہہ سکتا) اور ہمنے اس حدیث کو ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے پکی طرح سے دریافت نہین کیا تو اسوجہ سے کہ انہون نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہوگا جب تو کہا یہانتک کہ جب وفات ہوئی ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ کی تو ہمنے آپس مین اسکا ذکر کیا اور ایک دوسرے کو ملامت کی کہ کیون نہ پوچھہ لیا ہمنے ابوہریرہ سے اسکو کہ وہ نسبت کرتے اس حدیث کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک اگر آپ سے سنی ہو غرض ہم اسی بات چیت مین کہ عبداللہ بن ابراہیم کے پاس جا بیٹھے اور اون سے اسکا ذکر کیا اور یہ وجہہ بھی بیان کی جسکے سبب سے ہمنے ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے اسکو دریافت نہین کیا تہا تب عبداللہ نے ہمسے کہا کہ مین گواہی دیتا ہون کہ مین نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے سنا کہ کہتے تھے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بے شک مین آخر انبیا ہون اور میری مسجد آخر مساجد ہے **عَنْ** يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُولُ سَاَلْتُ اَبَا صَالِحٍ هَلْ سَمِعْتَ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَذْكُرُ فَضْلَ الصَّلٰوةِ فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا وَلٰكِنْ اَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ

قارظ انہ سمع ابا ہریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ یحدث ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قال صلوۃ فی مسجدی ہذا خیر من الف صلوۃ او کالف صلوۃ فیما سواہ من المساجد
الا ان یکون المسجد الحرام یحیی بن سعید کہتے تھے کہ میں نے ابوصالح سے پوچھا کہ تم نے ابوہریرہ
سے سنا ہے کہ وہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں نماز کی فضیلت بیان فرماتے
تھے انہوں نے کہا کہ نہیں مگر مجھے عبد اللہ بن ابراہیم نے خبر دی ہے کہ انہوں نے ابوہریرہ رضی
اللہ تعالی عنہ سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ ایک نماز میری اس مسجد میں بہتر
ہے ہزار نمازوں سے جو اور مسجدوں میں ادا ہوں مگر مسجد حرام میں **عن** یحیی بن سعید
بہذا الاسناد یحیی بن سعید سے اسی اسناد سے یہی مضمون مروی ہوا **عن** ابن عمر رضی
اللہ تعالی عنہما عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال صلوۃ فی مسجدی ہذا افضل
من الف صلوۃ فیما سواہ الا المسجد الحرام عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک نماز میری اس مسجد میں افضل ہے ہزار نمازوں سے اور مسجدوں میں
سوا مسجد الحرام کے **عن** عبید اللہ بہذا الاسناد عبید اللہ سے اس اسناد سے بھی یہی مروی
ہوا **عن** ابن عمر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول بمثلہ وہی
مضمون ہے **عن** ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثلہ وہی مضمون ہے
عن ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما انہ قال ان امراۃ اشتکت شکوی فقالت
ان شفانی اللہ لاخرجن فلاصلین فی بیت المقدس فبرأت ثم تجہزت ترید
الخروج فجاءت میمونۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم تسلم علیہا فاخبرتہا
ذلک فقالت اجلسی فکلی ما صنعت وصلی فی مسجد الرسول صلی اللہ علیہ وسلم
فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول صلوۃ فیہ افضل من الف صلوۃ
فیما سواہ من المساجد الا مسجد الکعبۃ **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما نے
کہا کہ ایک عورت بیمار ہوئی اور اس نے کہا کہ اگر اللہ تعالی نے مجھے شفا دی تو میں جاؤں گی اور
بیت المقدس میں نماز پڑھوں گی پھر وہ اچھی ہو گئی اور طیاری کی وہاں جانے کی اور میمونہ
ام المومنین بی بی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئی اور انکو سلام کیا اور اپنے

اراد کی خبر دی تو انہون نے فرمایا کہ جو تم نے توشہ طیار کیا ہے وہ کہا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد مبارک مین نماز پڑہو اس لیے کہ مین نے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ فرماتے تھے ایک نماز اس مین ادا کرنا افضل ہے ہزار نمازون سے اور مسجدون کے سوا مسجد کعبہ کے **باب** فضل المساجد الثلاثة باب تین مسجدون کی فضیلت مین **عن** ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه یبلغ به النبی صلی الله علیه وسلم قال لا تشد الرحال الا الی ثلاثة مساجد مسجدی هذا ومسجد الحرام ومسجد الاقصی ابو ہریرہ کہتے ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کجاوی نہ باندہے جاوین مگر تین مسجدون کیطرف ایک میری یہ مسجد یعنے جو مدینہ مین ہے اور مسجد حرام اور مسجد اقصیٰ یعنے بیت المقدس **عن** الزهری بهذا الاسناد غیر انه قال تشد الرحال الی ثلاثة مساجد زہری سے اس اسناد سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا کجاوے باندہے جاوین ان تین مسجدون کی طرف **عن** ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه یخبر ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال انما یسافر الی ثلاثة مساجد مسجد الکعبة ومسجدی ومسجد ایلیا **ترجمہ** ابو ہریرہ خبر دیتے تہے کہ جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سفر نہ کرے کوئی مگر تین مسجدون کیطرف مسجد کعبہ اور میری مسجد اور مسجد ایلیا یعنے بیت المقدس **ف** جب کسی خانہ خدا کیطرف سفر درست نہ ہوا سوا ان تین کے تو قبرون کی زیارت کے لیئے کب درست ہوگا کہ وہ خانہ عباد ہین اور اوپر اسکی شرح ہم خوب کر آئے ہین جہان بیان ہے کہ عورت کو بغیر محرم کے سفر درست نہین **باب** بیان المسجد الذی اسس علی التقوی تقوی پر کس مسجد کی بنا ہے **عن** ابی سلمة بن عبد الرحمن قال مر بی عبد الرحمن بن ابی سعید الخدری رضی الله تعالیٰ عنه قال قلت له کیف سمعت اباک یذکر فی المسجد الذی اسس علی التقوی قال قال ابی رضی الله تعالیٰ عنه دخلت علی رسول الله صلی الله علیه وسلم فی بیت بعض نسائه فقلت یا رسول الله ای المسجدین الذی اسس علی التقوی قال فاخذ کفا من حصباء فضرب به الارض ثم قال هو مسجدکم هذا المسجد المدینة قال فقلت اشهد انی سمعت اباک هکذا یذکره **ترجمہ** ابو سلمہ بن عبد الرحمن نے کہا کہ میرے پاس سے عبد الرحمن بن ابی سعید خدری گذرے اور

صلی اللہ علیہ وسلم کان یاتی قباء راکبا و ماشیا ترجمہ اوپر گذرا عن ابن
عمر رضی اللہ تعالی عنہما یقول کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یاتی
قباء راکبا و ماشیا ترجمہ اوپر گذرا عن عبد اللہ بن دینار ان ابن عمر
کان یاتی قباء کل سبت و کان یقول رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یاتیہ کل سبت عبد اللہ بن دینار نے کہا کہ ابن عمر ہر ہفتہ مین ایک بار جاتے مسجد
قبا مین اور کہتے تہے کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکہا ہے کہ آپ ہر ہفتہ مین
جاتے تہے عن عبد اللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان
یاتی قباء کل سبت کان یاتیہ راکبا و ماشیا قال ابن دینار و کان ابن عمر
یفعلہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالے عنہما نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبا کو
آتے تہے ہر ہفتہ مین اور آتے تہے آپ سوار بہی اور پیادہ بہی اور ابن دینار نے کہا کہ ابن عمر
بہی ایسا ہی کرتے تہے عن ابن دینار بہذا الاسناد و لم یذکر کل سبت
ترجمہ ابن دینار سے یہی مضمون مروی ہے اور اس مین ہر ہفتہ کا ذکر نہین ہے **ف** ان حدیثون
سے فضیلت قبا کی اور فضیلت وہان کی مسجد کی اور فضیلت اُسکی زیارت کی معلوم ہوئی اور زیارت
اوسکی سوار پیادہ دونو طرح درست ہے اور یہ بہی معلوم ہوا کہ نماز نفل دن کو دو رکعت ہو اور یہی مذہب
ہمارا اور جمہور کا ہے اور ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے اسکا خلاف کیا ہے اور قول اُن کا بنظر مخالفت
حدیث غیر مسموع ہے اور معلوم ہوا کہ زیارت مسجد یہی ہے کہ اوس مین دو رکعت ادا کرے نہ یہ
کہ اوسکی گدکاریان دیکہتا پہرے یا اینٹین گنا کرے کہ یہ تماشائیون کا کام ہے نہ متبعان انبیا
کا علیہم الصلوۃ والتسلیم الحمد للہ والمنۃ کہ کتاب الحج تمام ہوئی

اللہ تعالی کا شکر ہے کہ تیسری جلد صحیح مسلم مترجم اردو شیخ محی الدین تاجر کتب و مہتمم مطبع صدیقی ساکن شہر
لاہور بازار کشمیری کے اہتمام سے ۲۰ ماہ ربیع الاول ۱۳۰۵ ہجری مین زیور طبع سے آراستہ و پیراستہ
ہوکر عاملان حدیث کے لیے مژدہ جان و ایمان ہوئی اللہ تبارک و تعالی اپنے فضل و کرم سے اسکو قبول
فرمادے اور اسکی چوتہی جلد جو چہپنی شروع ہوگئی ہے اُسکو تمام کرنے کی توفیق بخشے آمین یا رب العلمین